صحیح
بخاری شریف مترجم

جلد اوّل

امیر المؤمنین فی الحدیث

رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ



عرض ناشر

یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ اسلام کا دارومدار قرآن وحدیث پر ہے- یہی دو چیزیں ہر مسلمان کا مرجع اور ان ہی سے دین کی بنیاد ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم اور ملزوم کی حیثیت رکھتی ہیں- قرآن بغیر حدیث کے ناقابل عمل ہے-اسی طرح حدیث بغیر قرآن کے مکمل نہیں- قرآن مجید دین کا اصل الاصول ہے اور حدیث شریف اس کی تشریح وتوضیح ہے-

پوری امت مسلمہ اس پر متفق ہے کہ حدیث کے بغیر اسلامی زندگی نامکمل اور ادھوری ہے-اس لیے ان دونوں کو دین میں حجت اور دلیل قرار دیا گیا اور اجماع اور قیاس کو بھی ان ہی کی طرف راجع کیا گیا- لہٰذا ان دونوں کو سمجھنے کے لیے ایک مسلمان کو جتنی کوشش اور محنت کرنا ضروری ہے-اتنا کسی اور کام کے لیے ضروری نہیں-اس کے سمجھنے کے بغیر آدمی اپنی دنیا اور آخرت کے امور میں ناکام اور نامراد ہوتا ہے-

احادیث کی کتب میں صحاح ستہ بخاری' مسلم 'ابوداؤد' نسائی' ترمذی اور موطاء (بعض کے نزدیک ابن ماجہ) کو جو مقام حاصل ہے-وہ کسی سے مخفی نہیں-الحمد للہ! ان تمام کتب احادیث کے تراجم وتشریحات مطبوع ہو کر عوام وخواص کے لیے دنیا وآخرت کی کامیابی کا سامان مہیا کر رہی ہیں-

حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی بلند پایہ تصنیف صحیح بخاری شریف کا اردو ترجمہ مصنفہ علامہ وحید الزماںؒ ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں- تاکہ تمام لوگوں کے لیے مشعل راہ کا کام دے اور عوام وخواص اس سے استفادہ کر سکیں-اصل کام خدمت دین اسلام ہے اور ہمارا نقطۂ نظر بھی اس کتاب کی اشاعت سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے- شاید یہ کتاب ہی ہمارے گناہوں کی معافی کا سبب بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہونے کے اسباب مہیا کر دے-

کتاب کی اشاعت میں ہم نے حتی الامکان تمام ضروری امور کتابت تصحیح اور اشاعت کا خیال رکھا ہے- پھر بھی اگر کوئی غلطی یا کمی رہ گئی ہو تو براہ کرام مطلع فرمائیں- تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا تدارک ہو جائے-

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کے کام لے! آمین

مقبول الرحمٰن

ستمبر ۱۹۸۵ء

ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ

اظہار تشکر

اخادیث رسول کے مجموعے میں صحیح بخاری شریف کو "اصح الکتاب بعد کتاب اللہ" کا مقام حاصل ہے۔اور اسے یہ مقام اس کے یگانہ روزگار مرتب 'امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی بے مثال کاوشوں اور ان کے اخلاص کے سبب حاصل ہوا۔۱۹۸۵ء میں مکتبہ رحمانیہ نے نواب وحید الزماں رحمتہ اللہ علیہ کا ترجمہ بخاری شریف شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ! رب العزت نے اپنے خاص فضل سے اس ترجمے کو بڑی مقبولیت عطا فرمائی۔ہمیں اس بات پہ فخر ہے کہ عالم اسلام کے اطراف واکناف میں جہاں بھی اردو دان طبقہ موجود ہے 'وہاں ہماری شائع شدہ صحیح بخاری دستیاب ہے۔دین حنیف کی اس خدمت کے لئے اپنے انتخاب پر ہم بارگاہ رب العالمین میں جتنے بھی سجدہ ہائے شکر بجالائیں 'کم ہیں۔

آج سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا دور ہے۔ذرائع ابلاغ روز افزوں بڑھ رہے ہیں۔سامان طباعت اور ذرائع اشاعت بھی سائنس کی اس ترقی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔یہ کمپیوٹر کمپوزنگ کا دور ہے۔مروجہ کتابت اب قصہ پارینہ ہو چکی ہے۔آج سے تقریباً اٹھارہ سال قبل جب ہم نے بخاری شریف کی کتابت کروائی 'اس وقت یہ خیال بھی نہ تھا کہ چند ہی سالوں میں یہ کتابت متروک ہو جائے گی اور اس کی جگہ مشینی الفاظ آجائیں گے۔وقت کی اس نزاکت کا احساس کرتے ہوئے آج ہم صحیح بخاری شریف کے اس ترجمے کو عوام کے سامنے کمپیوٹر کمپوزنگ کے ذریعے ایک نئے انداز میں پیش کر رہے ہیں۔اگرچہ کمپیوٹر کے ذریعے اب سالوں کا کام دنوں میں ہونا ممکن ہے لیکن ہم نے کسی بھی قسم کی جلد بازی سے بچتے ہوئے تصحیح کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔اسی کا نتیجہ ہے کہ ہماری یہ کاوش تقریباً تین سال کے عرصے میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے۔اس دوران اردو کمپیوٹر پروگرام مختلف تبدیلیوں کا شکار رہے۔نئی سے نئی سہولتیں آتی گئیں 'جن کے سبب ہم نے کوشش کی کہ اس عظیم علمی کام کو قارئین کی خدمت میں بہتر سے بہتر انداز میں پیش کیا جاسکے۔صحیح بخاری کی عربی اردو کمپوزنگ اور تصحیح کے اس تمام کام کا بیڑا مکتبہ قدوسیہ کے مدیر اور ہمارے نہایت قابل احترام دوست مولانا عبدالخالق قدوسی شہیدؒ کے صاحبزادے ابو بکر قدوسی نے اٹھایا اور انہوں نے خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے یہ خدمت انجام دی ہے۔اپنی تمام تر پیشہ وارانہ مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے انہوں نے اس منصوبے کو مکمل کیا ہے۔ہم ان کے اس مخلصانہ تعاون پر نہایت شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ان کو ان کے اس اخلاص کا بہترین بدلہ دنیا و آخرت میں عطا فرمائے۔

محترم قارئین!

ہم نے اس کتاب کی تصحیح میں انسانی بساط کی حد تک ہر ممکن کوشش کی ہے۔ہماری تمام تر کوشش کے باوجود کسی غلطی کا رہ جانا بعید از امکان نہیں۔اس لئے آپ کو اس میں کوئی بھی غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کے جلیل القدر مولف 'فاضل مترجم 'ناشر 'ناشر کے والدین 'اساتذہ اور ان تمام احباب کو جنہوں نے اس کی اشاعت میں کسی بھی قسم کا تعاون فرمایا ہے 'اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائے۔آمین

مقبول الرحمٰن

اکتوبر ۱۹۹۹ء

باب	مضمون	صفحہ
	امام بخاری کی شخصیت، ذاتی اور فنی کمالات	۵۱
	دیباچہ از مترجم	۶۲
	امام بخاری نے اس کتاب کو کیوں تالیف کیا؟	۶۳
	امام بخاری اس کتاب (صحیح بخاری) میں کس قسم کی حدیثیں لاتے ہیں؟	۶۵
	امام بخاری کی شرط کیا ہے اور اس امر کا بیان کہ صحیح بخاری حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ صحیح اور معتبر ہے۔	۶۶
	صحیح بخاری کی فضیلت صحیح مسلم پر۔	۶۸
	صحیح بخاری میں کل کتنی حدیثیں ہیں۔	۷۰
	امام بخاری کی ولادت و تربیت اور علم حاصل کرنے کی کیفیت۔	۷۰
	امام بخاری کے عادات اور خصائل اور زہد وغیرہ فضائل کا بیان۔	۷۲
	امام بخاری کی تعریف جو اور محدثین نے کی۔	۷۳
	امام بخاری کی وسعت حافظہ اور سرعت ذہن اور وفور علم کا بیان۔	۷۹
	صحیح بخاری کے اور زیادہ فضائل کا بیان	۸۲
	طالب حق کو دنیا میں دو کتابیں کافی ہیں ایک کتاب اللہ دوسری کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	۸۳
	امام بخاری کی وفات کا بیان۔	۸۴
	مولونا وحید الزمان صاحب مترجم کتاب ہذا کی بارہ سندیں امام بخاری علیہ الرحمہ تک۔	۸۸
	پارہ اول	
۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی؟	۹۱

باب	مضمون	صفحہ
	کتاب الایمان	۹۹
	کتاب ایمان کے بیان میں	۹۹
۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا بیان کہ اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی ہے۔	۹۹
۳	ایمان کے کاموں کا بیان۔	۱۰۰
۴	مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔	۱۰۱
۵	کون سا مسلمان افضل ہے۔	۱۰۱
۶	کھانا کھلانا اسلام کی خصلت ہے۔	۱۰۱
۷	ایمان کی بات یہ ہے کہ جو اپنے لئے چاہے وہی اپنے بھائی مسلمان کے لئے چاہے۔	۱۰۱
۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان کا ایک جزو ہے۔	۱۰۲
۹	ایمان کا مزہ۔	۱۰۲
۱۰	انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	۱۰۳
۱۱	پہلے باب سے متعلق۔	۱۰۳
۱۲	فتنے سے بھاگنا ایمانداری ہے۔	۱۰۳
۱۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ کا جاننے والا ہوں اور معرفت (یقین) دل کا فعل ہے۔	۱۰۴
۱۴	جو شخص پھر کافر ہونے کو اتنا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالا جانا، وہ سچا مومن ہے۔	۱۰۴
۱۵	ایمانداروں کا اعمال کی رو سے ایک دوسرے پر افضل ہونا۔	۱۰۵
۱۶	حیا (شرم) ایمان کا ایک جزو ہے۔	۱۰۵
۱۷	اس آیت کی تفسیر پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں	۱۰۶

باب	مضمون	صفحہ
	اور زکوۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو' ان سے تعرض نہ کرو۔	۱۰۶
۱۸	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے ایمان ایک عمل ہے	
۱۹	کبھی اسلام کے حقیقی شرعی معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ ظاہری تابعداری یا جان کے ڈر سے مان لینا۔	۱۰۷
۲۰	افشاء اسلام کرنا اسلام میں داخل ہے۔	۱۰۷
۲۱	خاوند کی ناشکری بھی ایک طرح کا کفر اور ایک کفر دوسرے کفر سے کم ہوتا ہے۔	۱۰۸
۲۲	گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور گناہ کرنے والا گناہ سے کافر نہیں ہوتا البتہ اگر شرک کرے (یا کفر کا اعتقاد رکھے) تو کافر ہو جائے گا۔ الخ.....	۱۰۸
۲۳	ایک گناہ دوسرے گناہ سے کم ہوتا ہے۔	۱۰۹
۲۴	منافق کی نشانیاں۔	۱۰۹
۲۵	شب قدر میں عبادت جاگنا ایمان میں داخل ہے۔	۱۱۰
۲۶	جہاد ایمان میں داخل ہے۔	۱۱۰
۲۷	رمضان میں راتوں کو نماز نفل پڑھنا ایمان میں داخل ہے۔	۱۱۱
۲۸	رمضان کے روزے رکھنا ثواب کی نیت سے ایمان میں داخل ہے۔	۱۱۱
۲۹	اسلام کا دین آسان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو وہ دین بہت پسند ہے جو سچا سیدھا آسان ہو۔	۱۱۱
۳۰	نماز ایمان میں داخل ہے۔ الخ.....	۱۱۱
۳۱	اسلام کی خوبی کا بیان۔	۱۱۲
۳۲	اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔	۱۱۳
۳۳	ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کا بیان۔	۱۱۳
۳۴	زکوۃ دینا اسلام میں داخل ہے۔ الخ	۱۱۴

باب	مضمون	صفحہ
۳۵	جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے۔	۱۱۵
۳۶	مومن کو ڈرنا چاہئے کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر نہ ہو۔	۱۱۵
۳۷	جبرائیلؑ کا آنحضرتؐ سے پوچھنا ایمان کیا ہے؟ اسلام کیا ہے احسان کیا ہے قیامت جانتے ہو کب آئے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان باتوں کو ان سے بیان کرنا۔ الخ.....	۱۱۶
۳۸	پہلے باب سے متعلق۔	۱۱۷
۳۹	جو شخص اپنا دین قائم رکھنے کے لئے (گناہ سے) بچے اس کی فضیلت۔	۱۱۸
۴۰	لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ دینا ایمان میں داخل ہے۔	۱۱۸
۴۱	اس بات کا بیان کہ عمل بغیر نیت اور خلوص کے صحیح نہیں ہوتے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے۔ الخ.....	۱۱۹
۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دین کیا ہے سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری اور اس کے پیغمبر اور مسلمان حاکموں کی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی۔ الخ.....	۱۲۰
	کتاب العلم	۱۲۱
	کتاب علم کے بیان میں	۱۲۱
۴۳	علم کی فضیلت۔	۱۲۱
۴۴	جس شخص سے علم کا مسئلہ پوچھا جائے اور وہ دوسری بات کر رہا ہو پھر اپنی بات پوری کر کے پوچھنے والے کا جواب دے۔	۱۲۱
۴۵	جس نے علم کی بات پکار کر کہی۔	۱۲۲
۴۶	محدث کا یوں کہنا ہم سے بیان کیا اور ہم خبر دی۔	۱۲۲

باب	مضمون	صفحہ
۴۷	استاد اپنے شاگردوں کا علم آزمانے کے لئے کوئی سوال کرے اس کا بیان۔	۱۲۳
۴۸	شاگرد استاد کے سامنے پڑھے اور اس کو سنائے اس کا بیان۔	۱۲۳
۴۹	مناولہ کا بیان اور عالموں کا علم کی باتوں کو لکھ کر دوسرے شہروں میں بھیجنے کا بیان۔	۱۲۵
۵۰	اس شخص کا بیان جو مجلس کے اخیر میں (جہاں جگہ ہو) بیٹھے اور جو حلقے میں کھلی جگہ پاکر اس میں بیٹھ جائے۔	۱۲۶
۵۱	آنحضرت کا یہ فرمانا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس کو میرا کلام پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جس نے مجھ سے سنا۔	۱۲۷
۵۲	علم مقدم ہے قول اور عمل پر۔ الخ.....	۱۲۸
۵۳	آنحضرتؐ صحابہ کو وقت اور موقع دیکھ کر سمجھاتے اور علم کی باتیں بتلاتے تاکہ ان کو نفرت نہ ہو جائے۔	۱۲۸
۵۴	جو شخص علم سیکھنے والوں کے لئے کچھ دن مقرر کردے۔	۱۲۹
۵۵	اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔	۱۲۹
۵۶	علم کے لئے عقل کی ضرورت ہے۔	۱۲۹
۵۷	علم اور دانائی کی باتوں میں رشک کرنا۔	۱۳۰
۵۸	حضرت موسیٰ کا سمندر کے کنارے کنارے خضرؑ کی تلاش میں جانا۔	۱۳۰
۵۹	آنحضرتؐ کا (ابن عباسؓ کے لئے) یہ دعا کرنا یا اللہ! اس کو قرآن کا علم دے۔	۱۳۱
۶۰	کس عمر کا لڑکا حدیث سن سکتا ہے۔	۱۳۱
۶۱	علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا۔	۱۳۲
۶۲	عالم اور علم سکھانے والے کی فضیلت۔	۱۳۳
۶۳	دنیا سے علم اٹھ جانے اور جہالت پھیلنے کا بیان۔	۱۳۳
۶۴	علم کی فضیلت۔	۱۳۴
۶۵	جانور وغیرہ پر سوار رہ کر دین کا مسئلہ بتانا	۱۳۴
۶۶	سر یا ہاتھ کے اشارہ سے مسئلہ کا جواب دینا	۱۳۵
۶۷	آنحضرت کا وفد عبدالقیس کو اس بات کی ترغیب دینا کہ ایمان اور علم کی باتیں یاد کرلیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (اپنے ملک میں ہیں) ان کو خبر کریں۔ الخ	۱۳۶
۶۸	کوئی مسئلہ جو پیش آیا ہو اس کے لئے سفر کرنا	۱۳۷
۶۹	علم حاصل کرنے کے لئے باری مقرر کرنا۔	۱۳۷
۷۰	وعظ کہنے یا پڑھانے میں جب کوئی بری بات دیکھے تو غصہ کرنا۔	۱۳۸
۷۱	امام یا محدث کے سامنے دوزانو (ادب سے) بیٹھنا۔	۱۳۹
۷۲	ایک بات کو خوب سمجھانے کے لئے تین تین بار کہنا۔	۱۳۹
۷۳	اپنی لونڈی اور گھر والوں کو دین کا علم سکھانا۔	۱۴۰
۷۴	امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو دین کی باتیں سکھانا۔	۱۴۰
۷۵	حدیث کے لئے حرص کرنا۔	۱۴۱
۷۶	علم کیونکر اٹھ جائے گا۔	۱۴۱
۷۷	کیا امام عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی الگ دن مقرر کرسکتا ہے۔	۱۴۲
۷۸	کوئی شخص ایک بات سنے اور نہ سمجھے تو دوبارہ پوچھے سمجھنے کے لئے۔	۱۴۳
۷۹	جو شخص سامنے ہو وہ علم کی بات اس کو پہنچادے جو غائب ہو۔	۱۴۳
۸۰	جو شخص آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھے وہ کیسا گناہ گار ہے۔	۱۴۴
۸۱	علم کی باتیں لکھنا۔	۱۴۵

باب	مضمون	صفحہ
۸۲	رات کے وقت تعلیم اور وعظ۔	۱۴۷
۸۳	رات کو علم کی باتیں کرنا۔	۱۴۷
۸۴	علم کو یاد رکھنا۔	۱۴۸
۸۵	عالموں کی بات سننے کے لئے چپ رہنا۔	۱۴۹
۸۶	جب عالم سے یہ پوچھا جائے سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے تو اس کو یوں کہنا چاہئے اللہ کو معلوم ہے۔	۱۴۹
۸۷	ایک عالم سے جو بیٹھا ہو کوئی کھڑے کھڑے مسئلہ پوچھے۔	۱۵۲
۸۸	کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا اور جواب دینا۔	۱۵۲
۸۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا۔	۱۵۲
۹۰	بعض اچھی بات کو اس ڈر سے چھوڑ دینا کہیں نا سمجھ لوگ اس کو نہ سمجھیں اور اس کے نہ کرنے سے بڑھ کر کسی گناہ میں نہ پڑ جائیں۔	۱۵۳
۹۱	بعض علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا کچھ لوگوں کو اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی نہ بتانا۔ الخ.....	۱۵۳
۹۲	علم میں شرم کرنا کیسا ہے۔	۱۵۴
۹۳	شرم کی وجہ سے خود مسئلہ نہ پوچھنا' دوسرے شخص سے پوچھنے کو کہنا۔	۱۵۵
۹۴	مسجد میں علم کی باتیں کرنا' فتویٰ دینا۔	۱۵۵
۹۵	پوچھنے والے نے جتنا پوچھا اس سے زیادہ جواب دینا۔	۱۵۶
	کتاب الوضو	۱۵۶
	کتاب وضو کے بیان میں	۱۵۶
۹۶	اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھوؤ اور اپنے ہاتھ دھوؤ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ۔ الخ.....	۱۵۶
۹۷	بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔	۱۵۷

باب	مضمون	صفحہ
۹۸	وضو کی فضیلت اور ان لوگوں کی جو وضو کے نشان سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔	۱۵۷
۹۹	شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقین نہ ہو۔	۱۵۷
۱۰۰	ہلکا وضو کرنے کا بیان۔	۱۵۸
۱۰۱	وضو پورا کرنے کا بیان۔	۱۵۸
۱۰۲	ایک ہاتھ سے پانی کا چلو لے کر دونوں ہاتھ سے منہ دھونا۔	۱۵۹
۱۰۳	ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنا اور صحبت کرنے کے وقت بھی۔	۱۵۹
۱۰۴	پاخانے میں جاتے کیا کہے۔	۱۶۰
۱۰۵	پاخانے کے پاس پانی رکھنا۔	۱۶۰
۱۰۶	پیشاب یا پاخانے میں قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کوئی عمارت آڑ ہو جیسے دیوار وغیرہ۔	۱۶۰
۱۰۷	کچی دوائینوں پر بیٹھ کر پاخانہ پھرنا۔	۱۶۱
۱۰۸	عورتوں کا پاخانے کے لئے میدان میں نکلنا۔	۱۶۱
۱۰۹	گھروں میں پاخانے پھرنا۔	۱۶۲
۱۱۰	پانی سے استنجا کرنے کا بیان۔	۱۶۲
۱۱۱	طہارت کے لئے پانی ساتھ لے جانا۔	۱۶۳
۱۱۲	استنجا کے لئے نکلے تو پانی کے ساتھ برچھی بھی لے جانا۔	۱۶۳
۱۱۳	داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔	۱۶۳
۱۱۴	پیشاب کرتے وقت داہنے ہاتھ سے ذکر کو نہ تھامے۔	۱۶۴
۱۱۵	ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا بیان۔	۱۶۴
۱۱۶	لید ہینگنی سے استنجا نہ کرے۔	۱۶۴
۱۱۷	وضو میں ایک ایک بار اعضاء کا دھونا۔	۱۶۵
۱۱۸	وضو میں دو دو بار اعضاء کا دھونا۔	۱۶۵
۱۱۹	وضو میں تین تین بار اعضاء کا دھونا۔	۱۶۵

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۰	وضو میں ناک سنکنے کا بیان۔	۱۶۶
۱۲۱	استنجا میں طاق ڈھیلے لینا۔	۱۶۶
۱۲۲	وضو میں پاؤں دھوئے اور ان پر مسح نہ کرے۔	۱۶۶
۱۲۳	وضو میں کلی کرنے کا بیان۔	۱۶۷
۱۲۴	وضو میں ایڑیوں کا دھونا۔	۱۶۷
۱۲۵	چپل پہنے ہو تو پاؤں دھونا اور چپلوں پر مسح نہ کرنا۔	۱۶۷
۱۲۶	وضو اور غسل میں داہنی طرف سے شروع کرنا۔	۱۶۷
۱۲۷	جب نماز کا وقت آجائے تو پانی کی تلاش کرنا۔	۱۶۹
۱۲۸	جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں وہ پاک ہے۔	۱۶۹
۱۲۹	جب کتا برتن میں منہ ڈال کے پی لے تو کیا کرے۔	۱۷۰
۱۳۰	وضو اسی حدث سے لازم آتا ہے جو دونوں راہوں (یعنی قبل یا دبر) سے نکلے۔ الخ.....	۱۷۱
۱۳۱	کوئی شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے تو کیسا ہے؟	۱۷۳
۱۳۲	قرآن کا پڑھنا (لکھنا) وغیرہ بے وضو درست ہے۔	۱۷۳
۱۳۳	جب سخت غشی ہو (بالکل ہوش نہ رہے) تو وضو ٹوٹے جائے گا۔	۱۷۴
۱۳۴	سارے سر پر مسح کرنا۔	۱۷۵
۱۳۵	دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔	۱۷۶
۱۳۶	لوگوں کے وضو سے جو پانی بچ رہے اس کو استعمال کرنا۔	۱۷۶
۱۳۷	پہلے باب کے متعلق۔	۱۷۷
۱۳۸	ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔	۱۷۷
۱۳۹	سر کا مسح ایک بار کرنا۔	۱۷۸
۱۴۰	مرد کا اپنی جورو کے ساتھ مل کر وضو کرنا اور عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے اس کا استعمال کرنا۔	۱۷۸
۱۴۱	آنحضرت کا وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر ڈالنا۔	۱۷۸
۱۴۲	لگن اور پیالے میں اور لکڑی اور پتھر کے برتن میں سے غسل اور وضو کرنا۔	۱۷۹
۱۴۳	طشت سے وضو کرنے کا بیان۔	۱۸۰
۱۴۴	ایک مد پانی سے وضو کرنے کا بیان۔	۱۸۱
۱۴۵	موزوں پر مسح کرنے کا بیان۔	۱۸۱
۱۴۶	موزوں میں با وضو پاؤں ڈالنا۔	۱۸۲
۱۴۷	بکری کے گوشت اور ستو کھانے سے وضو نہ کرنا۔	۱۸۲
۱۴۸	ستو کھانے کے بعد کلی کر کے نماز پڑھنا اور وضو نہ کرنا۔	۱۸۳
۱۴۹	کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے؟	۱۸۳
۱۵۰	نیند سے وضو کرنے کا بیان اور جس شخص نے ایک دو بار اونگھنے سے یا ایک آدھ جھونکا لینے سے وضو لازم نہیں سمجھا اس کی دلیل۔	۱۸۴
۱۵۱	وضو پر وضو کرنا۔	۱۸۴
۱۵۲	پیشاب سے احتیاط نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔	۱۸۵
۱۵۳	پیشاب کو دھونا چاہئے۔	۱۸۵
۱۵۴	پہلے باب سے متعلق۔	۱۸۵
۱۵۵	آنحضرتؐ اور صحابہ نے اس گنوار کو چھوڑ دیا جو مسجد میں پیشاب کرنے لگا تھا یہاں تک کہ پیشاب کرنے سے فارغ ہوا۔	۱۸۶
۱۵۶	مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا۔	۱۸۶
۱۵۷	بچوں کے پیشاب کا بیان۔	۱۸۷
۱۵۸	کھڑے کھڑے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا۔	۱۸۷
۱۵۹	اپنے رفیق کے نزدیک پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ کرنا۔	۱۸۷
۱۶۰	کسی قوم کے گھوڑے پر پیشاب کرنا۔	۱۸۸

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۱	خون کا دھونا۔	۱۸۸
۱۶۲	منی کا دھونا اور اس کا کھرچ ڈالنا اور عورت کی شرم گاہ سے جو تری لگ جائے اس کا دھونا۔	۱۸۹
۱۶۳	جب کوئی منی وغیرہ (مثلاً حیض کا خون) دھوئے اور اس کا اثر نہ جائے۔	۱۸۹
۱۶۴	اونٹوں اور چوپایوں اور بکریوں کے پیشاب کا بیان اور بکریوں کے تھانوں کا بیان۔	۱۹۰
۱۶۵	پلیدی گھی یا پانی میں پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟	۱۹۰
۱۶۶	تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟	۱۹۱
۱۶۷	جب نمازی کی پیٹھ پر پلیدی یا مردار ڈال دیا جائے تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔	۱۹۲
۱۶۸	تھوک رینٹ وغیرہ کپڑے میں لگنے کا بیان۔	۱۹۳
۱۶۹	نیند اور نشے والے شراب سے وضو درست نہیں۔	۱۹۳
۱۷۰	عورت کا اپنے باپ کے منہ سے خون دھونا۔	۱۹۳
۱۷۱	مسواک کرنے کا بیان۔	۱۹۴
۱۷۲	جو عمر میں زیادہ ہو پہلے اسے مسواک دینا۔	۱۹۴
۱۷۳	باوضو سونے کی فضیلت۔	۱۹۵
	دوسرا پارہ	۱۹۶
	کتاب الغسل	۱۹۲
	غسل کا بیان اور سورہ مائدہ آیت	۱۹۲
	وان کنتم جنباً الخ کی تفسیر	۱۹۲
۱۷۴	غسل سے پہلے وضو کرنا۔	۱۹۲
۱۷۵	مرد کا اپنی بی بی کے ساتھ (ایک برتن سے) غسل کرنا۔	۱۹۷
۱۷۶	صاع اور اس کے برابر برتنوں سے غسل کرنا۔	۱۹۷
۱۷۷	سر پر تین بار پانی بہانا۔	۱۹۸
۱۷۸	ایک ہی بار نہانا۔	۱۹۸
۱۷۹	حلاب یا خوشبو سے غسل شروع کرنا۔	۱۹۹
۱۸۰	غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا۔	۱۹۹
۱۸۱	(غسل میں) مٹی سے ہاتھ رگڑنا کہ خوب صاف ہو جائے۔	۲۰۰
۱۸۲	جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے جب اس کے ہاتھ پر سوائے جنابت کے اور کوئی نجاست نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ الخ.....	۲۰۰
۱۸۳	غسل میں داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا۔	۲۰۱
۱۸۴	وضو اور غسل میں بیچ میں ٹھہر جانا الخ.....	۲۰۱
۱۸۵	جماع کے بعد (بے غسل کئے) پھر جماع کرے تو کیسا اور جو کوئی اپنی سب عورتوں کے پاس ہو آئے پھر ایک ہی غسل کر لے۔	۲۰۲
۱۸۶	مذی کا دھونا اور مذی سے وضو لازم ہونا۔	۲۰۲
۱۸۷	خوشبو لگا کر نہانا اور خوشبو کا اثر رہ جانا۔	۲۰۳
۱۸۸	بالوں میں خلال کرنا جب یہ سمجھ لے کہ بدن (بالوں کے اندر) بھیگ چکا تو ان پر پانی بہانا۔	۲۰۳
۱۸۹	جنابت میں وضو کر لینے کے بعد باقی پنڈا دھونا اور وضو کر کے اعضا کو دوبارہ نہ دھونا۔	۲۰۴
۱۹۰	جب کوئی شخص مسجد میں ہو اور اس کو یاد آوے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح نکل جائے تیمم نہ کرے۔	۲۰۴
۱۹۱	جنابت کا غسل کر کے دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔	۲۰۵
۱۹۲	غسل میں سر کی داہنی طرف سے شروع کرنا	۲۰۵
۱۹۳	اکیلے میں ننگا ہو کر نہانا جائز ہے اور جو ستر ڈھانپ کر نہائے تو افضل ہے۔	۲۰۵
	لوگوں کے سامنے اگر نہائے تو (ستر ڈھانپ کر) آڑ	

باب	مضمون	صفحہ
۱۹۴	کرلے۔	۲۰۶
	عورت کو احتلام ہونے کا بیان	۲۰۷
	جنب کے پسینے کا اور مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا	
۱۹۵	بیان۔	۲۰۸
	جنب گھر سے نکل سکتا ہے اور بازار وغیرہ میں چل پھر	
۱۹۶	سکتا ہے۔	۲۰۸
۱۹۷	جنبی جنابت کی حالت میں گھر میں رہ سکتا ہے جب	
۱۹۸	غسل سے پہلے وضو کرلے۔	۲۰۸
۱۹۹	جنب غسل سے پہلے سو سکتا ہے۔	۲۰۹
۲۰۰	جنب کو وضو کر کے سونا۔	۲۰۹
۲۰۱	جب مرد عورت کے ختنے مل جائیں۔	۲۱۰
۲۰۲	عورت کی شرمگاہ سے جو تری لگ جائے اس کو دھونا۔	۲۱۰
	کتاب الحیض	۲۱۱
۲۰۳	حیض کا آنا کیونکر شروع ہوا؟	۲۱۱
۲۰۴	حیض والی عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور اس	
	میں کنگھی کر سکتی ہے۔	۲۱۲
۲۰۵	مرد اپنی عورت کی گود میں جب وہ حیض سے ہو قرآن	
	پڑھ سکتا ہے۔	۲۱۲
۲۰۶	نفاس کو حیض کہنا۔	۲۱۳
۲۰۷	حیض والی عورت سے مباشرت کرنا۔	۲۱۳
۲۰۸	حیض والی عورت روزہ نہ رکھے۔	۲۱۴
۲۰۹	حیض والی عورت حج کے سب کام کرتی رہے صرف	
	خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔	۲۱۴
۲۱۰	استحاضہ کا بیان۔	۲۱۵
۲۱۱	حیض کا خون دھونا۔	۲۱۶
۲۱۲	مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے۔	۲۱۶
۲۱۳	جس کپڑے میں عورت کو حیض آئے کیا اس میں وہ	

باب	مضمون	صفحہ
	نماز پڑھ سکتی ہے۔	۲۱۷
۲۱۴	حائضہ کا غسل کرتے وقت خوشبو لگانا۔	۲۱۷
۲۱۵	عورت جب حیض کا غسل کرے تو اپنا بدن ملے۔	۲۱۸
۲۱۶	حیض کے غسل کا بیان۔	۲۱۸
۲۱۷	حیض سے نہاتے وقت بالوں میں کنگھی کرنا۔	۲۱۸
۲۱۸	حیض کا غسل کرتے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا۔	۲۱۹
۲۱۹	اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) یہ فرمانا تم کو پیدا کیا پوری اور	
	ادھوری بوٹی سے۔	۲۱۹
۲۲۰	حیض والی عورت حج یا عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے۔	۲۲۰
۲۲۱	حیض کے شروع یا ختم ہونے کا بیان۔	۲۲۰
۲۲۲	حیض والی عورت نماز کی قضا نہ پڑھے۔	۲۲۱
۲۲۳	حائضہ عورت کے ساتھ سونا جب وہ حیض کے کپڑے	
	پہنے ہو۔	۲۲۱
۲۲۴	حیض کے کپڑے الگ اور پاکی کے الگ۔	۲۲۲
۲۲۵	حیض والی عورت کا دونوں عیدوں میں آنا اور	
	مسلمانوں کی دعا میں شریک رہنا اور عیدگاہ سے الگ	
	رہنا۔	۲۲۲
۲۲۶	اگر ایک ہی مہینے میں عورت کو تین بار حیض آجائے	
	اس کا بیان اور حیض اور حمل میں عورت کی بات سچ	
	ماننے کا بیان۔	۲۲۳
۲۲۷	حیض کے دنوں کے سوا اور دنوں میں خاکی اور زرد	
	رنگ کا کیا حکم ہے؟	۲۲۴
۲۲۸	استحاضے کی رگ کا بیان۔	۲۲۴
۲۲۹	اگر عورت کو طواف زیارۃ کے بعد حیض آئے۔	۲۲۴
۲۳۰	جب مستحاضہ حیض سے پاک ہو جائے تو ابن عباسؓ	
	نے کہا کہ وہ غسل کر کے نماز پڑھے۔	۲۲۵
۲۳۱	نفاس والی عورت پر جنازے کی نماز پڑھنا۔	۲۲۵

باب	مضمون	صفحہ
۲۳۲	پہلے باب سے متعلق	۲۲۵
	کتاب التیمم	۲۲۶
	تیمم کا بیان	۲۲۶
۲۳۳	جب نہ پانی ملے نہ مٹی تو کیا کرے؟	۲۲۷
۲۳۴	حضر میں تیمم کرنا جب پانی نہ ملے اور نماز قضا ہونے کا ڈر ہو۔	۲۲۸
۲۳۵	تیمم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر پھر ان کو پھونکنا۔	۲۲۸
۲۳۶	تیمم میں صرف منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کرنا۔	۲۲۹
۲۳۷	پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے پانی کے بدل وہ اس کو کافی ہے۔	۲۳۰
۲۳۸	جب جب کو بیماری کا ڈر ہو یا موت کا یا پیاس کا تو وہ تیمم کرلے۔	۲۳۲
۲۳۹	تیمم میں ایک بار مارنا کافی ہے۔	۲۳۳
۲۴۰	پہلے باب سے متعلق۔	۲۳۳
	کتاب الصلوٰۃ	۲۳۳
	نماز کا بیان	۲۳۳
۲۴۱	معراج میں نماز کیونکر فرض ہوئی۔	۲۳۳
۲۴۲	نماز میں کپڑے پہننا واجب ہے۔	۲۳۷
۲۴۳	تہبند کو نماز میں اپنی گدی پر باندھ لینا۔	۲۳۷
۲۴۴	ایک کپڑے کو لپیٹ کر اس میں نماز پڑھنا۔	۲۳۸
۲۴۵	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھی تو اپنے مونڈھوں پر اس کو ڈالے۔	۲۳۹
۲۴۶	جب کپڑا تنگ ہو۔	۲۴۰
۲۴۷	شام کے بنے ہوئے چغے میں نماز پڑھنا۔	۲۴۰
۲۴۸	بے ضرورت ننگا ہونے کی کراہت نماز میں ہو یا اور کسی حال میں۔	۲۴۱
۲۴۹	قمیص اور پائجامے اور جانگیہ اور قبا (چغے) میں نماز پڑھنا۔	۲۴۱
۲۵۰	عورت کا بیان جس کو ڈھانکنا چاہئے۔	۲۴۲
۲۵۱	بے چادر کے نماز پڑھنا۔	۲۴۳
۲۵۲	ران کے بارے میں جو روایتیں آئی ہیں۔	۲۴۳
۲۵۳	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔	۲۴۵
۲۵۴	حاشیہ لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کو دیکھنا۔	۲۴۵
۲۵۵	اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس پر صلیب یا مورتیں بنی ہوں تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں اور اس کی ممانعت۔	۲۴۵
۲۵۶	ریشمی کوٹ میں نماز پڑنا پھر اس کو اتار ڈالنا۔	۲۴۶
۲۵۷	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا۔	۲۴۶
۲۵۸	چھت اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا۔	۲۴۷
۲۵۹	سجدہ میں آدمی کا کپڑا اس کی بی بی سے لگ جائے تو کیسا۔	۲۴۸
۲۶۰	بوریئے پر نماز پڑھنے کا بیان۔	۲۴۸
۲۶۱	سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا۔	۲۴۹
۲۶۲	چھونے پر نماز پڑھنا۔	۲۴۹
۲۶۳	سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنا۔	۲۵۰
۲۶۴	جوتوں سمیت نماز پڑھنا۔	۲۵۰
۲۶۵	موزے پہن کر نماز پڑھنا۔	۲۵۰
۲۶۶	جو کوئی پورا سجدہ نہ کرے۔	۲۵۱
۲۶۷	سجدہ میں دونوں بازوؤں کا کھلا رکھنا اور پسلیوں سے جدا رکھنا۔	۲۵۱
۲۶۸	قبلے کی طرف منہ کرنے کی فضیلت۔	۲۵۱
۲۶۹	مدینے والوں اور شام والوں کے قبلے کا بیان اور مشرق و مغرب کا بیان۔	۲۵۲

باب	مضمون	صفحہ
۲۷۰	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔	۲۵۳
۲۷۱	قبلے کی طرف منہ کرے جہاں ہو۔	۲۵۴
۲۷۲	قبلے کے متعلق اور باتیں۔	۲۵۵
۲۷۳	مسجد میں تھوک لگا ہو تو ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالنا۔	۲۵۶
۲۷۴	مسجد میں رینٹ کو کنکر سے کھرچ ڈالنا۔	۲۵۷
۲۷۵	نماز میں اپنی داہنی طرف نہ تھوکے۔	۲۵۷
۲۷۶	بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا۔	۲۵۸
۲۷۷	مسجد میں تھوکنے کا کفارہ۔	۲۵۸
۲۷۸	سینے سے نکلا ہوا بلغم مسجد میں گاڑ دینا۔	۲۵۹
۲۷۹	اگر تھوک کا غلبہ ہو تو نمازی اپنے کپڑے کے کنارے میں تھوک لے۔	۲۵۹
۲۸۰	امام لوگوں کو یہ نصیحت کرے کہ نماز کو اچھی طرح پورا کریں اور پہلے قبلے کا بیان۔	۲۵۹
۲۸۱	کیا یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں لوگوں کی مسجد۔	۲۶۰
۲۸۲	مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں کھجور کا خوشہ لٹکانا۔	۲۶۰
۲۸۳	مسجد میں کھانے کی دعوت دینا اور مسجد ہی میں دعوت قبول کرنا۔	۲۶۱
۲۸۴	مسجد میں عورتوں مردوں کا فیصلہ کرنا اور لعان کرانا۔	۲۶۱
۲۸۵	جب کسی کے گھر میں جائے تو جہاں چاہے یا جہاں گھر والا کہے نماز پڑھ لے اور پوچھ پاچھ نہ کرے۔	۲۶۲
۲۸۶	گھروں میں مسجد بنانا۔	۲۶۲
۲۸۷	مسجد میں گھستے وقت اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا۔	۲۶۳
۲۸۸	جاہلیت کے زمانہ کے مشرکوں کی قبریں کھود ڈالنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا درست ہے۔	۲۶۳
۲۸۹	بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا۔	۲۶۵
۲۹۰	اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا۔	۲۶۵
۲۹۱	اگر کوئی شخص نماز پڑھے تو اس کے سامنے تنور ہو یا آگ یا اور کوئی چیز جسے مشرک پوجتے ہیں لیکن اس کی نیت اللہ کے پوجنے کی ہو (تو نماز درست ہے)	۲۶۵
۲۹۲	مقبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔	۲۶۶
۲۹۳	جہاں زمین دھنس گئی یا اور کوئی عذاب اترا وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟	۲۶۶
۲۹۴	گرجا میں نماز پڑھنے کا بیان۔	۲۶۶
۲۹۵	پہلے باب سے متعلق۔	۲۶۷
۲۹۶	آنحضرت کا فرمانا میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی۔	۲۶۷
۲۹۷	عورت کا مسجد میں سونا	۲۶۸
۲۹۸	مردوں کا مسجد میں سونا۔	۲۶۸
۲۹۹	جب سفر سے آئے تو نماز پڑھے۔	۲۶۹
۳۰۰	جب کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں تحیۃ الوضو پڑھ لے۔	۲۷۰
۳۰۱	مسجد میں حدث ہونا۔	۲۷۰
۳۰۲	مسجد بنانے کا بیان۔	۲۷۰
۳۰۳	مسجد بنانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔	۲۷۱
۳۰۴	بڑھئی اور معمار سے مسجد اور منبر بنانے میں مدد لینا۔	۲۷۲
۳۰۵	مسجد بنانے والے کا ثواب۔	۲۷۲
۳۰۶	اگر مسجد میں تیر لے جائے تو ان کا پھل تھامے رہے۔	۲۷۲
۳۰۷	مسجد میں تیر وغیرہ لے کر گزرنا۔	۲۷۳
۳۰۸	مسجد میں شعر پڑھنا۔	۲۷۳
۳۰۹	مسجد میں بھالے والوں کا جانا۔	۲۷۳
۳۱۰	خرید و فروخت کا مسجد میں منبر پر ذکر کرنا۔	۲۷۴
۳۱۱	مسجد میں تقاضا کرنا اور قرض دار کا پیچھا کرنا۔	۲۷۴

باب	مضمون	صفحہ
۳۱۲	مسجد میں جھاڑو دینا وہاں کے چیتھڑے کوڑا لکڑیاں چننا۔	۲۷۵
۳۱۳	مسجد میں شراب کی سوداگری کو حرام کہنا۔	۲۷۵
۳۱۴	مسجد کا خادم مقرر کرنا۔	۲۷۶
۳۱۵	قیدی یا قرض دار کو مسجد میں باندھ کر رکھنا۔	۲۷۶
۳۱۶	اسلام لانے کے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔	۲۷۶
۳۱۷	مسجد میں بیمار وغیرہ کے لئے خیمہ لگانا۔	۲۷۷
۳۱۸	ضرورت سے اونٹ کا مسجد کے اندر لانا۔	۲۷۷
۳۱۹	پہلے باب سے متعلق۔	۲۷۸
۳۲۰	مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنا۔	۲۷۸
۳۲۱	کعبے اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیریں رکھنا۔	۲۷۹
۳۲۲	مشرک کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے۔	۲۸۰
۳۲۳	مسجد میں آواز بلند کرنا۔	۲۸۰
۳۲۴	مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنا۔	۲۸۱
۳۲۵	مسجد میں چت لیٹنا۔	۲۸۲
۳۲۶	اگر مسجد راستہ میں ہو لیکن لوگوں کو نقصان نہ پہنچے تو کچھ مضائقہ نہیں۔	۲۸۲
۳۲۷	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔	۲۸۳
۳۲۸	انگلیوں کو قینچی کرنا مسجد وغیرہ میں درست ہے۔	۲۸۳
۳۲۹	ان مسجدوں کا بیان جو مدینہ کے رستوں پر ہیں اور ان مقاموں کا بیان جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔	۲۸۴
۳۳۰	امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے۔	۲۸۸
۳۳۱	نمازی اور سترے میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے۔	۲۸۸
۳۳۲	برچھی کی طرف نماز پڑھنا۔	۲۸۹
۳۳۳	گانسی دار لکڑی کی طرف نماز پڑھنا۔	۲۸۹
۳۳۴	سترہ مکہ میں اور دوسرے مقاموں میں۔	۲۸۹
۳۳۵	ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا۔	۲۹۰
۳۳۶	دو ستونوں کے بیچ میں اگر اکیلا ہو تو نماز پڑھ سکتا ہے۔	۲۹۱
۳۳۷	پہلے باب سے متعلق	۲۹۱
۳۳۸	اونٹنی اور اونٹ اور درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا۔	۲۹۱
۳۳۹	چارپائی پر یا چارپائی کی طرف نماز پڑھنا۔	۲۹۲
۳۴۰	اگر کوئی نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کو روکے۔	۲۹۲
۳۴۱	نمازی کے سامنے سے گزر جانے کا گناہ	۲۹۳
۳۴۲	ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی طرف منہ کر کے بیٹھے تو کیسا ہے۔	۲۹۳
۳۴۳	سوتے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا۔	۲۹۴
۳۴۴	عورت کے پیچھے نماز نفل پڑھنا۔	۲۹۴
۳۴۵	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔	۲۹۴
۳۴۶	نماز پڑھنے میں چھوٹی بچی کو اپنی گردن پر بٹھا لینا۔	۲۹۵
۳۴۷	ایسے بچھونے کی طرف نماز پڑھنا جس پر کوئی حیض والی عورت پڑی ہو۔	۲۹۵
۳۴۸	کیا مرد سجدہ کرتے وقت اپنی عورت کا بدن چھو سکتا ہے سجدہ کے لئے۔	۲۹۶
۳۴۹	عورت اگر نمازی کے بدن پر سے کچھ پلیدی وغیرہ پھینک دے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔	۲۹۶
	تیسرا پارہ	۲۹۸
	کتاب مواقیت الصلوٰۃ	۲۹۸

باب	مضمون	صفحہ
	نماز کے وقتوں کا بیان	۲۹۸
۳۵۰	نماز کے وقت اور ان کی فضیلت۔	۲۹۸
۳۵۱	اللہ نے فرمایا خدا کی طرف رجوع ہو۔	۲۹۹
۳۵۲	نماز کو درستی سے پڑھنے پر بیعت لینا۔	۲۹۹
۳۵۳	نماز گناہوں کا اتار ہے۔	۲۹۹
۳۵۴	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۳۰۰
۳۵۵	پانچوں نمازیں جب کوئی ان کو جماعت سے یا اکیلے اپنے وقت پر پڑھے تو وہ گناہوں کا اتار ہیں۔	۳۰۱
۳۵۶	نماز کو برباد کرنا یعنی بے وقت پڑھنا۔	۳۰۱
۳۵۷	نمازی گویا اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے۔	۳۰۲
۳۵۸	سخت گرمی میں ظہر کی نماز ذرا ٹھنڈے وقت پڑھنا۔	۳۰۳
۳۵۹	سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنا۔	۳۰۴
۳۶۰	ظہر کا وقت سورج ڈھلنے پر ہے۔	۳۰۴
۳۶۱	ظہر میں اتنی دیر کرنا کہ عصر کا وقت قریب آپہنچے۔	۳۰۵
۳۶۲	عصر کا وقت۔	۳۰۶
۳۶۳	عصر کی نماز قضا ہو جانے کا گناہ۔	۳۰۷
۳۶۴	عصر کی نماز چھوڑ دینے کا گناہ۔	۳۰۸
۳۶۵	عصر کی نماز کی فضیلت۔	۳۰۸
۳۶۶	جو شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت بھی پالے تو اس کی نماز ادا ہو گئی۔	۳۰۹
۳۶۷	مغرب کے وقت کا بیان۔	۳۱۰
۳۶۸	مغرب کو عشاء کہنا مکروہ ہے۔	۳۱۱
۳۶۹	عشاء کی نماز اور عتمہ کا بیان اور جس نے دونوں کہنا جائز رکھا ہے۔	۳۱۱
۳۷۰	عشاء کی نماز اس وقت پڑھنا جب لوگ جمع ہو جائیں	۳۱۲
۳۷۱	اگر لوگ دیر کریں تو دیر میں پڑھنا۔	۳۱۳
	عشاء کی فضیلت۔	

باب	مضمون	صفحہ
۳۷۲	عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۳۱۳
۳۷۳	اگر نیند کا غلبہ ہو تو عشاء کی نماز سے پہلے سو سکتا ہے۔	۳۱۴
۳۷۴	عشاء کا مستحب وقت آدھی رات تک ہے۔	۳۱۵
۳۷۵	فجر کی نماز کی فضیلت۔	۳۱۶
۳۷۶	فجر کی نماز کا وقت۔	۳۱۷
۳۷۷	جو کوئی (سورج نکلنے سے پہلے) صبح کی ایک رکعت پالے اس کی نماز ادا ہو گی نہ کہ قضا۔	۳۱۷
۳۷۸	جو کوئی کسی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے وہ نماز پالی۔	۳۱۸
۳۷۹	صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنا کیسا ہے؟	۳۱۸
۳۸۰	سورج ڈوبنے سے پہلے قصد کر کے نماز نہ پڑھے۔	۳۱۹
۳۸۱	اس شخص کی دلیل جس نے فقط عصر اور فجر کے بعد نماز کو مکروہ رکھا ہے۔	۳۲۰
۳۸۲	عصر کے بعد قضا نمازیں یا اس کی مانند پڑھنا۔	۳۲۰
۳۸۳	ابر کے دن نماز جلدی پڑھنا۔	۳۲۱
۳۸۴	وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتے وقت اذان دینا۔	۳۲۲
۳۸۵	وقت گزر جانے کے بعد قضا نماز جماعت سے پڑھنا۔	۳۲۲
۳۸۶	جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔	۳۲۳
۳۸۷	اگر کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب سے ان کا پڑھنا۔	۳۲۳
۳۸۸	عشاء کی نماز کے بعد سمر (یعنی دنیا کی) باتیں کرنا مکروہ ہے۔	۳۲۳
۳۸۹	مسئلہ مسائل کی اور نیک باتیں عشاء کے بعد کرنا درست ہے۔	۳۲۴
۳۹۰	اپنی بی بی یا مہمان سے رات کو (عشاء کے بعد) باتیں	

باب	مضمون	صفحہ
	کرنا۔	۳۲۵
	کتاب الاذان	۳۲۶
	اذان کا بیان	۳۲۶
۳۹۱	اذان کیونکر شروع ہوئی۔	۳۲۶
۳۹۲	اذان کے الفاظ دو دو بار کہنا۔	۳۲۷
۳۹۳	تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار۔	۳۲۷
۳۹۴	اذان دینے کی فضیلت۔	۳۲۸
۳۹۵	اذان میں آواز بلند کرنا۔	۳۲۸
۳۹۶	اذان کی وجہ سے خونریزی سے رکنا۔	۳۲۸
۳۹۷	اذان سنتے وقت کیا کہے (اذان کا جواب کیونکر دے)	۳۲۹
۳۹۸	جب اذان ہو چکے تو کیا دعا کرے۔	۳۳۰
۳۹۹	اذان میں قرعہ ڈالنے کا بیان۔	۳۳۰
۴۰۰	اذان میں بات کرنا کیسا ہے۔	۳۳۰
۴۰۱	اندھا اگر اس کو کوئی وقت بتانے والا ہو تو اذان دے سکتا ہے۔	۳۳۱
۴۰۲	صبح ہونے کے بعد اذان دینا۔	۳۳۱
۴۰۳	صبح سے پہلے اذان دینا۔	۳۳۲
۴۰۴	اذان اور تکبیر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے۔	۳۳۲
۴۰۵	اذان سن کر تکبیر کا انتظار گھر میں کرتے رہنا۔	۳۳۳
۴۰۶	ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) پڑھے۔	۳۳۴
۴۰۷	سفر میں ایک ہی شخص اذان دے۔	۳۳۴
۴۰۸	اگر کئی مسافر ہوں تو نماز قضا کے لئے اذان دیں اور تکبیر بھی کہیں الخ۔	۳۳۴
۴۰۹	کیا مؤذن اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر پھرائے۔	۳۳۵
۴۱۰	یوں کہنا کیسا ہے ہماری نماز جاتی رہی۔	۳۳۶
۴۱۱	جتنی نماز پاؤ پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اس کو پورا کر لو۔	۳۳۶
۴۱۲	نماز کی جب تکبیر ہو لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں۔	۳۳۷
۴۱۳	نماز کے لئے جلدی نہ اٹھے۔	۳۳۷
۴۱۴	کوئی ضرورت ہو تو اذان یا اقامت کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے۔	۳۳۷
۴۱۵	اگر امام مقتدیوں سے کہے یہیں ٹھہرے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں تو اس کا انتظار کریں۔	۳۳۸
۴۱۶	آدمی یوں کہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔	۳۳۸
۴۱۷	اگر امام کو تکبیر ہو جانے کے بعد کوئی ضرورت پیش آئے۔	۳۳۹
۴۱۸	تکبیر ہوتے وقت کسی سے باتیں کرنا۔	۳۳۹
۴۱۹	جماعت سے نماز پڑھنا فرض ہے۔	۳۳۹
۴۲۰	جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۳۴۰
۴۲۱	صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت	۳۴۱
۴۲۲	ظہر کی نماز کے لئے سویرے جانے کی فضیلت	۳۴۲
۴۲۳	نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملنا۔	۳۴۳
۴۲۴	عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت۔	۳۴۳
۴۲۵	دو یا زیادہ آدمیوں سے جماعت ہو سکتی ہے۔	۳۴۳
۴۲۶	جو شخص نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہے اس کا بیان اور مسجدوں کی فضیلت۔	۳۴۴
۴۲۷	مسجد میں صبح اور شام جانے کی فضیلت۔	۳۴۵
۴۲۸	جب نماز کی تکبیر ہونے لگے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں۔	۳۴۵
۴۲۹	بیمار کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہئے۔	۳۴۶
۴۳۰	بارش یا اور کسی عذر سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت۔	۳۴۷

باب	مضمون	صفحہ
۴۳۱	جو لوگ بارش وغیرہ میں مسجد میں آجائیں تو کیا امام ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور برسات میں جمعہ کے دن خطبہ پڑھے یا نہ۔	۳۴۸
۴۳۲	جب کھانا سامنے رکھا جائے ادھر نماز کی تکبیر ہو تو کیا کرنا چاہئے۔	۳۴۹
۴۳۳	اگر امام کو نماز کے لئے بلائیں اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جس کو کھا رہا ہو۔	۳۵۰
۴۳۴	اگر کوئی شخص گھر کا کام کاج کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو نمازے کے لئے کھڑا ہو۔	۳۵۰
۴۳۵	کوئی صرف یہ بتلانے کے لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کیونکر پڑھتے تھے (آپ کا طریق کیا تھا) نماز پڑھے تو کیسا ہے۔	۳۵۱
۴۳۶	سب سے زیادہ حق دار امامت کا وہ ہے جو علم اور فضیلت والا ہو۔	۳۵۱
۴۳۷	جو شخص کسی عذر سے امام کے بازو کھڑا ہو۔	۳۵۳
۴۳۸	ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر اصلی امام آن پہنچا اب پہلا شخص پیچھے سرک گیا یا نہیں سرکا ہر حال میں اس کی نماز جائز ہو گی۔	۳۵۴
۴۳۹	جب کئی آدمی قرأت میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امامت کرے۔	۳۵۵
۴۴۰	اگر امام کچھ لوگوں سے ملنے جائے تو ان کا امام ہو سکتا ہے۔	۳۵۵
۴۴۱	امام اسی لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں۔	۳۵۶
۴۴۲	امام کے پیچھے جو لوگ ہوں وہ کب سجدہ کریں۔	۳۵۸
۴۴۳	جو شخص امام سے پہلے سر اٹھادے اس کا گناہ۔	۳۵۹
۴۴۴	غلام کی اور جو آزاد ہو گیا ہو اس کی امامت کا بیان۔	۳۵۹
۴۴۵	اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور مقتدی پورا کریں۔	۳۵۹
۴۴۶	باغی اور بدعتی کی امامت کا بیان۔	۳۶۰
۴۴۷	جب دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کی داہنی طرف اس کے برابر کھڑا ہو۔	۳۶۰
۴۴۸	اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو اور اس امام اس کو پھرا کر داہنی طرف کر لے تو کسی کی نماز فاسد نہ ہو گی۔	۳۶۱
۴۴۹	نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو پھر کچھ لوگ آجائیں اور ان کی امامت کرے۔	۳۶۱
۴۵۰	اگر امام لمبی سورت شروع کرے اور کسی کو کام ہو تو وہ اکیلے نماز پڑھ کر چل دے تو کیسا؟	۳۶۲
۴۵۱	امام کو چاہئے کہ قیام ہلکا کرے اور رکوع اور سجدے کو پورا کرے۔	۳۶۲
۴۵۲	جب اکیلے نماز پڑھنا ہو تو جتنی چاہے لمبی کرے۔	۳۶۳
۴۵۳	امام کی شکایت کرنا جب وہ نماز کو لمبا کرے۔	۳۶۳
۴۵۴	نماز مختصر اور پوری پڑھنا رکوع اور سجدہ اچھی طرح ادا کرنا۔	۳۶۴
۴۵۵	بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دینا۔	۳۶۴
۴۵۶	ایک شخص نماز پڑھ کر پھر دوسرے لوگوں کی امامت کرے۔	۳۶۵
۴۵۷	امام کی تکبیر لوگوں کو سنانا۔	۳۶۶
۴۵۸	ایک شخص امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس کی اقتدا کریں۔	۳۶۶
۴۵۹	جب امام کو نماز میں شک ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر چل سکتا ہے؟	۳۶۷
۴۶۰	امام نماز میں روئے تو کیسا۔	۳۶۸
۴۶۱	تکبیر ہوتے وقت اور تکبیر کے بعد صفوں کا برابر کرنا۔	۳۶۸

باب	مضمون	صفحہ
۴۶۲	امام کا صفیں برابر کرتے وقت لوگوں کی طرف منہ کرنا۔	۳۶۹
۴۶۳	پہلی صف کا بیان۔	۳۶۹
۴۶۴	صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے۔	۳۷۰
۴۶۵	صف پوری نہ کرنے کا گناہ۔	۳۷۰
۴۶۶	صف میں مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونا۔	۳۷۱
۴۶۷	اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اس کو اپنے پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف لے آئے تو دونوں کی نماز صحیح رہی۔	۳۷۱
۴۶۸	عورت اکیلی ایک صف کا حکم رکھتی ہے۔	۳۷۱
۴۶۹	مسجد اور امام کی داہنی جانب کا بیان۔	۳۷۲
۴۷۰	اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان ایک دیوار یا پردہ ہو تو کچھ قباحت نہیں۔	۳۷۲
۴۷۱	رات کی نماز کا بیان۔	۳۷۳
۴۷۲	تکبیر تحریمہ کا واجب ہونا اور نماز کا شروع کرنا۔	۳۷۳
۴۷۳	تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا اٹھانا۔	۳۷۴
۴۷۴	تکبیر تحریمہ اور رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا۔	۳۷۵
۴۷۵	ہاتھ کو کہاں تک اٹھانا چاہئے۔	۳۷۵
۴۷۶	(چار رکعتی یا تین رکعتی نماز میں) جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔	۳۷۶
۴۷۷	نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔	۳۷۶
۴۷۸	نماز میں خشوع کا بیان۔	۳۷۶
۴۷۹	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے۔	۳۷۷
۴۸۰	پہلے باب سے متعلق۔	۳۷۷
۴۸۱	نماز میں امام کی طرف دیکھنا۔	۳۷۸
۴۸۲	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا کیسا ہے۔	۳۷۹
۴۸۳	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا۔	۳۸۰
۴۸۴	اگر کوئی حادثہ ہو نمازی پر یا نمازی کوئی چیز دیکھے یا قبلے کی دیوار پر تھوک دے تو التفات کر سکتا ہے۔	۳۸۰
۴۸۵	قرآن پڑھنا سب پر واجب ہے' امام ہو یا مقتدی ہر نماز میں۔	۳۸۱
۴۸۶	ظہر کی نماز میں قرأت کا بیان۔	۳۸۳
۴۸۷	عصر کی نماز میں قرأت کرنا۔	۳۸۴
۴۸۸	مغرب کی نماز میں قرأت کرنا۔	۳۸۴
۴۸۹	مغرب کی نماز میں جہر کرنا۔	۳۸۴
۴۹۰	عشاء کی نماز میں جہر کرنا۔	۳۸۵
۴۹۱	عشاء کی نماز میں سجدے والی سورت پڑھنا۔	۳۸۵
۴۹۲	عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان	۳۸۵
۴۹۳	عشاء کی نماز میں دو رکعتوں میں قرأت لمبی کرنا اور پچھلی دو رکعتوں میں مختصر۔	۳۸۶
۴۹۴	فجر کی نماز میں قرأت کا بیان۔	۳۸۶
۴۹۵	فجر کی نماز میں پکار کر قرأت کرنا۔	۳۸۶
۴۹۶	دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا اور سورت کی آخری آیت پڑھنا اور ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا اور	۳۸۸
۴۹۷	سورت کے شروع کی آیتیں پڑھنا۔	۳۸۹
۴۹۸	دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔	۳۹۰
۴۹۹	ظہر اور عصر میں قرأت آہستہ کرنا۔	۳۹۰
۵۰۰	اگر امام سری نماز میں کوئی آیت پکار کر پڑھ دے تو کوئی قباحت نہیں۔	۳۹۰
۵۰۱	پہلی رکعت لمبی پڑھنا۔	۳۹۰
	امام (جہری نماز میں) پکار کر آمین کہے۔	۳۹۰

باب	مضمون	صفحہ
۵۰۲	آمین کہنے کی فضیلت۔	۳۹۱
۵۰۳	مقتدی پکار کر آمین کہے۔	۳۹۱
۵۰۴	صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لینا۔	۳۹۲
۵۰۵	رکوع کے وقت بھی تکبیر کہنا۔	۳۹۲
۵۰۶	سجدے کے وقت تکبیر کہنا۔	۳۹۳
۵۰۷	جب سجدہ کر کے کھڑا ہو تو تکبیر کہے۔	۳۹۳
۵۰۸	رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا۔	۳۹۴
۵۰۹	اگر رکوع اچھی طرح اطمینان سے نہ کرے تو نماز نہ ہوگی۔	۳۹۴
۵۱۰	رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا۔	۳۹۵
۵۱۱	رکوع کو کہاں تک پورا کرے اور رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو اور اطمینان کا بیان۔	۳۹۵
۵۱۲	آنحضرت ﷺ کا دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دینا اس شخص کو جو رکوع پورا نہ کرلے۔	۳۹۵
۵۱۳	رکوع میں کیا دعا کرے۔	۳۹۶
۵۱۴	امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہیں۔	۳۹۶
۵۱۵	اللھم ربنا ولک الحمد کی فضیلت۔	۳۹۶
۵۱۶	پہلے باب سے متعلق	۳۹۷
۵۱۷	رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔	۳۹۷
۵۱۸	سجدے کے لئے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے۔	۳۹۸
۵۱۹	سجدے کی فضیلت۔	۴۰۰
۵۲۰	سجدے میں دونوں بازو رکھے اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھے۔	۴۰۰
۵۲۱	سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھے۔	۴۰۲
۵۲۲	سجدہ پورا نہ کرنا کیسا گناہ ہے۔	۴۰۲
۵۲۳	سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا۔	۴۰۳
۵۲۴	سجدہ میں ناک بھی زمین سے لگانا۔	۴۰۳
۵۲۵	کیچڑ میں ناک بھی زمین پر لگانا۔	۴۰۴
	چوتھا پارہ	۴۰۵
۵۲۶	نماز میں کپڑوں میں گرہ لگانا یا باندھنا کیسا ہے اور اگر کسی نے ستر کھلنے کے ڈر سے ایسا کپڑا لپیٹا تو کیا حکم ہے۔	۴۰۵
۵۲۷	سجدے میں بالوں کو نہ سمیٹے۔	۴۰۵
۵۲۸	نماز میں کپڑا نہ سمیٹے۔	۴۰۵
۵۲۹	سجدے میں تسبیح اور دعا کا بیان۔	۴۰۶
۵۳۰	دونوں سجدوں کے بیچ میں ٹھہرنا۔	۴۰۶
۵۳۱	سجدے میں اپنی دونوں باہیں زمین پر نہ بچھائے۔	۴۰۷
۵۳۲	طاق رکعتوں کے بعد سیدھا بیٹھ جانا پھر اٹھنا۔	۴۰۷
	جب رکعت پڑھ کر اٹھنا چاہے تو زمین پر کیسے ٹیکا دے۔	۴۰۷
۵۳۳	جب دو رکعتیں پڑھ کر اٹھے تو تکبیر کہے۔	۴۰۸
۵۳۴	التحیات کے لئے کیونکر بیٹھنا سنت ہے۔	۴۰۹
۵۳۵	اس کی دلیل جو پہلے تشہد کو (چار رکعتی یا تین) رکعتی نماز میں) واجب نہیں جانتا۔	۴۱۰
۵۳۶	پہلے قعدے میں تشہد پڑھنا۔	۴۱۰
۵۳۷	دوسرے قعدے میں تشہد پڑھنا۔	۴۱۱
۵۳۸	(تشہد کے بعد) سلام سے پہلے دعا پڑھے۔	۴۱۲
۵۳۹	تشہد کے بعد جو دعا اختیار کی جاتی ہے اور اس دعا کا پڑھنا کچھ واجب نہیں۔	۴۱۲
۵۴۰	اگر نماز میں پیشانی یا ناک سے مٹی لگ جائے تو نہ پونچھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو۔	۴۱۲
۵۴۱	سلام پھیرنے کا بیان۔	۴۱۳
۵۴۲		

باب	مضمون	صفحہ
۵۴۳	امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی بھی سلام پھیرے۔	۴۱۳
۵۴۴	امام کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں صرف نماز کے دو سلام کافی ہیں۔	۴۱۳
۵۴۵	نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا۔	۴۱۴
۵۴۶	امام جب سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے۔	۴۱۶
۵۴۷	سلام کے بعد امام اسی جگہ ٹھیر (کر نفل وغیرہ پڑھ) سکتا ہے۔	۴۱۷
۵۴۸	اگر امام لوگوں کو نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے اور لوگوں کی گردنیں پھاند تا جائے تو کیسا ہے؟	۴۱۸
۵۴۹	نماز پڑھ کر داہنے یا بائیں دونوں طرف پھر بیٹھا یا لوٹنا درست ہے۔	۴۱۸
۵۵۰	کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے باب میں جو حدیث آئی ہے اس کا بیان۔	۴۱۹
۵۵۱	لڑکوں کے وضو کرنے کا بیان اس کا بیان کہ ان پر نہانا اور پاک رہنا اور جماعت وغیرہ میں شریک ہونا کب واجب ہوتا ہے۔	۴۲۰
۵۵۲	عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کو جانا۔	۴۲۲
۵۵۳	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا۔	۴۲۴
۵۵۴	صبح کی نماز پڑھ کر عورتوں کا جلدی سے چلا جانا اور مسجد میں کم ٹھہرنا۔	۴۲۴
۵۵۵	عورت مسجد میں جانے کے لئے اپنے خاوند سے اجازت لے۔	۴۲۵
	کتاب الجمعہ	۴۲۵
	جمعہ کا بیان	۴۲۵
۵۵۶	جمعہ کی نماز فرض ہے۔	۴۲۵
۵۵۷	جمعہ کے دن نہانے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ	

باب	مضمون	صفحہ
	بچوں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز کے لئے آنا فرض ہے یا نہیں۔	۴۲۶
۵۵۸	جمعہ کی نماز کے لئے خوشبو لگانا۔	۴۲۶
۵۵۹	جمعہ کی نماز کو جانے کی فضیلت۔	۴۲۷
۵۶۰	پہلے باب سے متعلق۔	۴۲۷
۵۶۱	جمعہ کی نماز کے لئے بالوں میں تیل ڈالنا۔	۴۲۸
۵۶۲	جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑا پہنے جو اس کو مل سکے۔	۴۲۹
۵۶۳	جمعہ کے دن مسواک کرنا۔	۴۲۹
۵۶۴	دوسرے کی مسواک استعمال کرنا۔	۴۳۰
۵۶۵	جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سی سورت پڑھے۔	۴۳۰
۵۶۶	گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے۔	۴۳۰
۵۶۷	جو لوگ جمعہ کی نماز کے لئے نہ آئیں جیسے عورتیں بچے وغیرہ ان پر غسل بھی واجب نہیں۔	۴۳۱
۵۶۸	اگر برسات ہو رہی ہو تو جمعہ میں حاضر ہونا واجب نہیں۔	۴۳۳
۵۶۹	جمعہ کے لئے کتنی دور والوں کو آنا چاہئے اور جمعہ کس پر واجب ہے۔	۴۳۳
۵۷۰	جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے۔	۴۳۴
۵۷۱	جب جمعہ سخت گرمی میں آن پڑے۔	۴۳۵
۵۷۲	جمعہ کی نماز کے لئے چلنے کا بیان۔	۴۳۵
۵۷۳	جمعہ کے دن جہاں دو آدمی مل بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ گھسے۔	۴۳۶
۵۷۴	جمعہ کے دن کسی مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔	۴۳۶
۵۷۵	جمعہ کے دن اذان کا بیان	۴۳۷
۵۷۶	جمعہ کے دن ایک ہی مؤذن کا اذان دینا۔	۴۳۷

باب	مضمون	صفحہ
۵۷۷	امام منبر پر بیٹھے بیٹھے اذان سن کر اس کا جواب دے۔	۴۳۸
۵۷۸	جمعہ کی اذان ختم ہونے تک امام منبر پر بیٹھا رہے۔	۴۳۸
۵۷۹	جمعہ کی اذان خطبے کے وقت دینا۔	۴۳۸
۵۸۰	خطبہ منبر پر پڑھنا۔	۴۳۹
۵۸۱	خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا۔	۴۴۰
۵۸۲	جب امام خطبہ پڑھے تو لوگ امام کی طرف منہ کریں۔	۴۴۰
۵۸۳	خطبہ میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد امابعد کہنا۔	۴۴۰
۵۸۴	جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا۔	۴۴۳
۵۸۵	خطبہ کان لگا کر سننا۔	۴۴۴
۵۸۶	امام خطبہ کی حالت میں کسی شخص کو جو آئے' دو رکعت پڑھنے کا حکم دے سکتا ہے۔	۴۴۴
۵۸۷	خطبہ ہو رہا ہو اور کوئی مسجد میں آئے تو ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لے۔	۴۴۴
۵۸۸	خطبہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔	۴۴۵
۵۸۹	جمعہ کے دن خطبہ میں پانی کی دعا کرنا۔	۴۴۵
۵۹۰	جمعہ کے دن خطبے کے وقت چپ رہنا۔	۴۴۶
۵۹۱	جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔	۴۴۶
۵۹۲	اگر جمعہ کی نماز میں کچھ مقتدی چل دیں تو امام اور باقی مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی۔	۴۴۶
۵۹۳	جمعہ کے بعد اور جمعہ سے پہلے سنت پڑھنا۔	۴۴۷
۵۹۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل ڈھونڈو۔	۴۴۷
۵۹۵	جمعہ کی نماز کے بعد سونا۔	۴۴۷

باب	مضمون	صفحہ
	ابواب صلوٰۃ الخوف	۴۴۸
	خوف کی نماز کا بیان	۴۴۸
۵۹۶	خوف کی نماز پیدل اور سوار رہ کر پڑھنا۔	۴۴۹
۵۹۷	خوف کی نماز میں نمازی ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔	۴۴۹
۵۹۸	قلعوں پر چڑھائی ہو رہی ہو فتح کی امید ہو اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو اس وقت نماز پڑھے یا نہیں۔	۴۵۰
۵۹۹	جو کوئی دشمن کے پیچھے لگا ہو یا دشمن اس کے پیچھے لگا ہو تو وہ سوار رہ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے۔	۴۵۰
۶۰۰	دھاوا کرنے سے پہلے صبح کی نماز اندھیرے میں جلدی پڑھ لینا اسی طرح لڑائی میں۔	۴۵۱
	کتاب العیدین	۴۵۲
۶۰۱	کتاب دونوں عیدوں کے بیان میں۔	۴۵۲
۶۰۲	دونوں عیدوں کا بیان اور ان میں بناؤ کرنا۔	۴۵۲
۶۰۳	عید کے دن برچھیوں ڈھالوں سے کھیلنا۔	۴۵۲
۶۰۴	عیدین میں مسلمانوں کا طریق کیا ہے؟	۴۵۳
۶۰۵	عید فطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا چاہئے۔	۴۵۳
۶۰۶	بقر عید کے دن کھانا۔	۴۵۴
۶۰۷	عیدگاہ میں منبر کے بغیر جانا۔	۴۵۵
۶۰۸	عید کی نماز کو پیدل اور سواری پر جانا عید کی نماز میں اذان اور تکبیر نہ ہونا۔	۴۵۵
۶۰۹	عید میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا۔	۴۵۶
	عید کے دن اور حرم کے اندر ہتھیار باندھنا مکروہ ہے۔	۴۵۷
۶۱۰	عید کی نماز کے لئے سویرے جانا۔	۴۵۸
۶۱۱	ایام تشریق میں نیک کام کرنے کی فضیلت۔	۴۵۹

باب	مضمون	صفحہ
۶۱۲	منیٰ کے دنوں میں اور عرفات جاتے وقت تکبیر کہنا۔	۴۵۹
۶۱۳	عید کے دن برچھی کی آڑ میں نماز پڑھنا۔	۴۶۰
۶۱۴	گانسی کی برچھی عید کے دن امام کے آگے آگے لے کر چلنا۔	۴۶۰
۶۱۵	عورتوں اور حیض والیوں کا عیدگاہ میں جانا۔	۴۶۰
۶۱۶	بچوں کا عیدگاہ میں جانا۔	۴۶۱
۶۱۷	امام عید کے خطبے میں لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔	۴۶۲
۶۱۸	عیدگاہ میں نشان لگانا۔	۴۶۲
۶۱۹	امام کا عید کے دن عورتوں کو نصیحت کرنا۔	۴۶۲
۶۲۰	اگر کسی عورت کے پاس عید میں دوپٹہ نہ ہو۔	۴۶۳
۶۲۱	حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔	۴۶۴
۶۲۲	عیدالضحیٰ کے دن عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا۔	۴۶۴
۶۲۳	عید کے خطبے میں امام کا یا اور لوگوں کا باتیں کرنا اور امام کا جواب دینا جب خطبے میں اس سے کچھ پوچھ لیا جائے۔	۴۶۵
۶۲۴	جو شخص عیدگاہ کو ایک رستے سے جائے وہ گھر کے دوسرے رستے سے آئے۔	۴۶۶
۶۲۵	اگر کسی کو عید کی نماز (جماعت سے) نہ ملے تو اکیلے دو رکعتیں پڑھ لے اور عورتیں بھی اور جو لوگ گھروں اور گاؤں میں ہوں وہ بھی ایسا ہی کریں۔	۴۶۶
۶۲۶	عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے۔	۴۶۷
	ابواب الوتر	۴۶۷
	وتر کے باب	۴۶۷
۶۲۷	وتر کا بیان۔	۴۶۷
۶۲۸	وتر پڑھنے کے وقت۔	۴۶۹
۶۲۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وتر کے لئے اپنے گھر والوں کو جگانا۔	۴۶۹
۶۳۰	وتر کو رات کی نماز کے اخیر میں پڑھے۔	۴۷۰
۶۳۱	جانور پر سوار رہ کر وتر پڑھنا۔	۴۷۰
۶۳۲	سفر میں بھی وتر پڑھنا۔	۴۷۰
۶۳۳	قنوت رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد پڑھ سکتے ہیں۔	۴۷۰
	ابواب الاستسقاء	۴۷۱
	استسقاء یعنی پانی مانگنے کے باب	۴۷۱
۶۳۴	پانی مانگنا اور آنحضرت کا پانی کی دعا کرنے کے لئے جنگل میں جانا۔	۴۷۱
۶۳۵	آنحضرت کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا۔ الٰہی ان کے سال ایسے کر دے جیسے یوسف کے سال قحط ہوئے ہیں۔	۴۷۲
۶۳۶	قحط کے وقت لوگ امام سے پانی کی دعا کے لئے کہہ سکتے ہیں۔	۴۷۳
۶۳۷	استسقاء میں چادر الٹنا۔	۴۷۴
۶۳۸	جب لوگ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا خیال نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ قحط بھیج کر ان سے بدلہ لیتا ہے۔	۴۷۴
۶۳۹	جامع مسجد میں پانی کی دعا کرنا۔	۴۷۴
۶۴۰	جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت جب منہ کعبہ کی طرف نہ ہو، پانی کے لئے دعا کرنا۔	۴۷۵
۶۴۱	منبر پر پانی کے لئے دعا کرنا۔	۴۷۲
۶۴۲	پانی کی دعا کرنے میں جمعہ کی نماز کافی سمجھنا۔	۴۷۷
۶۴۳	اگر برسات کی کثرت سے رستے بند ہو جائیں تو پانی تھمنے کی دعا کرنا۔	۴۷۷

باب	مضمون	صفحہ
۶۴۴	جب جمعہ کے دن آنحضرت نے مسجد ہی میں پانی کی دعا کی تو چادر نہیں اٹھائی۔	۴۷۷
۶۴۵	جب امام سے پانی مانگنے کی دعا کے لئے سفارش کریں تو ان کی درخواست رد نہ کرے۔	۴۷۸
۶۴۶	مشرک لوگ اگر مسلمان سے قحط کے وقت دعا چاہیں۔	۴۷۸
۶۴۷	جب برسات حد سے زیادہ ہو تو یہ دعا "ارد گرد برسے ہم پر نہ برسے"	۴۷۹
۶۴۸	استسقاء میں کھڑے ہو کر خطبے میں دعا مانگنا۔	۴۸۰
۶۴۹	استسقاء کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھنا۔	۴۸۰
۶۵۰	آنحضرتؐ نے استسقاء میں لوگوں کی طرف پیٹھ کیسے موڑی۔	۴۸۰
۶۵۱	استسقاء کی دو رکعتیں پڑھنا۔	۴۸۱
۶۵۲	عیدگاہ میں استسقاء کرنا۔	۴۸۱
۶۵۳	استسقاء میں قبلے کی طرف منہ کرنا۔	۴۸۱
۶۵۴	استسقاء میں امام کے ساتھ لوگوں کا بھی ہاتھ اٹھانا۔	۴۸۲
۶۵۵	امام کا استسقاء میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا۔	۴۸۲
۶۵۶	مینہ برستے وقت کیا کہے۔	۴۸۳
۶۵۷	مینہ میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ڈاڑھی پر پانی ٹپکے۔	۴۸۳
۶۵۸	جب آندھی چلے تو کیا کہے۔	۴۸۴
۶۵۹	آنحضرتؐ کا یہ فرمانا مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی۔	۴۸۴
۶۶۰	بھونچال اور قیامت کی نشانیوں کا بیان۔	۴۸۴
۶۶۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تمہارا شکر یہی ہے کہ تم جھٹلاتے رہو۔	۴۸۵
۶۶۲	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔	۴۸۵

باب	مضمون	صفحہ
	ابواب الکسوف	۴۸۶
	کسوف کا بیان	۴۸۶
۶۶۳	سورج گہن کی نماز کا بیان۔	۴۸۶
۶۶۴	سورج گہن میں خیرات کرنا۔	۴۸۷
۶۶۵	سورج گہن میں یوں پکارنا نماز کے لئے اکٹھا ہو جاؤ۔	۴۸۷
۶۶۶	سورج گہن کی نماز میں امام کا خطبہ پڑھنا۔	۴۸۸
۶۶۷	سورج کسوف اور خسوف دونوں کہہ سکتے ہیں۔	۴۸۹
۶۶۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اللہ اپنے بندوں کو گہن دکھا کر ڈراتا ہے۔	۴۹۰
۶۶۹	سورج گہن میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا۔	۴۹۰
۶۷۰	گہن کی نماز میں سجدہ بھی لمبا کرنا۔	۴۹۱
۶۷۱	گہن کی نماز جماعت سے پڑھنا۔	۴۹۱
۶۷۲	گہن کی نماز میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی شریک ہونا۔	۴۹۲
۶۷۳	سورج گہن میں بردہ آزاد کرنا۔	۴۹۳
۶۷۴	مسجد میں گہن کی نماز پڑھنا۔	۴۹۴
۶۷۵	کسی کے مرنے جینے کے لئے سورج گہن نہیں ہوتا۔	۴۹۴
۶۷۶	سورج گہن کے وقت اللہ کو یاد کرنا۔	۴۹۵
۶۷۷	سورج گہن میں دعا کرنا۔	۴۹۶
۶۷۸	گہن کے خطبہ میں امام کا امابعد! کہنا۔	۴۹۶
۶۷۹	چاند گہن میں بھی نماز پڑھنا۔	۴۹۶
۶۸۰	جب امام گہن کی نماز میں پہلی رکعت لمبی کرے اور کوئی عورت اپنے سر پر پانی ڈالے۔	۴۹۷
۶۸۱	گہن کی نماز میں پہلی رکعت کا لمبا کرنا۔	۴۹۷
۶۸۲	گہن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھنا۔	۴۹۷
۶۸۳	سجدہ تلاوت اور اس کے سنت ہونے کا بیان۔	۴۹۸
۶۸۴	الم تنزیل السجدہ میں سجدہ کرنا۔	۴۹۹

باب	مضمون	صفحہ
۶۸۵	سورۂ صاد میں سجدہ کرنا۔	۴۹۹
۶۸۶	سورۂ نجم میں سجدہ کرنا۔	۴۹۹
۶۸۷	مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا۔	۴۹۹
۶۸۸	سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ نہ کرنا۔	۵۰۰
۶۸۹	سورہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرنا۔	۵۰۰
۶۹۰	سننے والا اسی وقت سجدہ کرے جب پڑھنے والا کرے۔	۵۰۱
۶۹۱	امام جب سجدے کی آیت پڑھے اور لوگ ہجوم کریں۔	۵۰۱
۶۹۲	اس شخص کی دلیل جو سجدہ تلاوت کو واجب نہیں کہتا۔	۵۰۱
۶۹۳	نماز میں سجدہ کی آیت پڑھنا اور نماز ہی میں سجدہ کر لینا کیسا ہے۔	۵۰۲
۶۹۴	جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدہ تلاوت کی جگہ نہ پائے۔	۵۰۳
	ابواب تقصیر الصلوٰۃ	**۵۰۳**
	نماز کے قصر کرنے کے باب	۵۰۳
۶۹۵	نماز میں قصر کرنے کا بیان اور اقامت کی حالت میں کتنی مدت تک قصر کر سکتا ہے۔	۵۰۳
۶۹۶	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان۔	۵۰۴
۶۹۷	آنحضرت حج میں مکہ میں کتنے دن رہے۔	۵۰۴
۶۹۸	کتنی مسافت میں قصر کرنا چاہئے۔	۵۰۵
۶۹۹	جب آدمی اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے۔	۵۰۶
۷۰۰	مغرب کی نماز سفر میں۔	۵۰۶
۷۰۱	نفل نماز سواری پر پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو۔	۵۰۷
۷۰۲	سواری پر اشارہ کرنا۔	۵۰۸
۷۰۳	فرض نماز کے لئے سواری سے اترنا۔	۵۰۸
	پانچواں پارہ	**۵۰۹**
۷۰۴	گدھے پر سوار ہو کر نفل نماز پڑھنا۔	۵۰۹
۷۰۵	سفر میں فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد سنتیں پڑھنا۔	۵۰۹
۷۰۶	فرض نمازوں کے بعد اور اول کی سنتوں کے سوا اور دوسرے نفل سفر میں پڑھنا۔	۵۱۰
۷۰۷	سفر میں مغرب عشاء (اور ظہر عصر) ملا کر پڑھنا۔	۵۱۱
۷۰۸	اگر مغرب عشاء ملا کر پڑھے تو اذان بھی دے یا صرف تکبیر کہنا کافی ہے۔	۵۱۲
۷۰۹	مسافر جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آنے تک دیر کرے۔	۵۱۲
۷۱۰	جب سفر میں سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرنا چاہے تو ظہر پڑھ کر سوار ہو۔	۵۱۳
۷۱۱	بیٹھ کر نماز پڑھنا۔	۵۱۳
۷۱۲	اشارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنا۔	۵۱۴
۷۱۳	جب کسی کو بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے۔	۵۱۴
۷۱۴	اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز شروع کرے پھر تندرست ہو جاوے یا بیماری ہلکی پائے (اور کھڑا ہو سکے) تو جتنی نماز باقی ہے وہ کھڑے ہو کر پڑھ لے۔	۵۱۴
	کتاب التہجد	**۵۱۵**
	تہجد کا بیان	۵۱۵
۷۱۵	رات کو تہجد پڑھنا۔	۵۱۵
۷۱۶	رات کو تہجد پڑھنے کی فضیلت۔	۵۱۶
۷۱۷	رات کی نماز میں لمبا سجدہ کرنا۔	۵۱۷
۷۱۸	بیماری میں تہجد ترک کر سکتا ہے۔	۵۱۷
۷۱۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل پڑھنے کے لئے ترغیب دینا لیکن واجب نہ کرنا۔	۵۱۹
۷۲۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز میں اتنا کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے۔	۵۱۹
۷۲۱	سحر کو یعنی صبح کے قریب سو جانا۔	۵۱۹

باب	مضمون	صفحہ
۲۲۷	سحری کھا کر پھر صبح کی نماز پڑھنے تک نہ سونا۔	۵۲۰
۲۲۳	رات کی نماز میں قیام لمبا کرنا یعنی قرأت بہت پڑھنا۔	۵۲۰
۲۲۴	رات کی نماز کیونکر پڑھنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پڑھا کرتے۔	۵۲۱
۲۲۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رات میں اور سوجانا اور رات کی نماز میں سے جو منسوخ ہوا۔	۵۲۲
۲۲۶	جب آدمی رات کی نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا۔	۵۲۲
۲۲۷	جو شخص سوتا رہے اور صبح کی نماز نہ پڑھے معلوم ہوا کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا۔	۵۲۳
۲۲۸	اخیر رات میں دعا اور نماز کا بیان۔	۵۲۳
۲۲۹	جو شخص رات کے شروع میں سوجائے اور اخیر میں جاگے۔	۵۲۴
۲۳۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان میں رات کو نماز پڑھنا۔	۵۲۴
۲۳۱	رات اور دن باوضو رہنے کی فضیلت اور وضو کے بعد رات اور دن میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۵۲۵
۲۳۲	عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے۔	۵۲۵
۲۳۳	جو شخص رات کو عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دے تو مکروہ ہے۔	۵۲۶
۲۳۴	پہلے باب سے متعلق۔	۵۲۷
۲۳۵	جس شخص کی رات کو آنکھ کھلے پھر وہ نماز پڑھے اس کی فضیلت۔	۵۲۷
۲۳۶	فجر کی سنتیں ہمیشہ پڑھنا۔	۵۲۸
۲۳۷	فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ جانا۔	۵۲۹
۲۳۸	فجر کی سنتیں پڑھ کر باتیں کرنا اور نہ لیٹنا۔	۵۲۹
۲۳۹	نفل نماز میں دو دو رکعت کر کے پڑھنا۔	۵۲۹
۲۴۰	فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنا۔	۵۳۱
۲۴۱	فجر کی سنت کی دو رکعتیں ہمیشہ لازم کر لینا اور ان کے سنت ہونے کی دلیل۔	۵۳۲
۲۴۲	فجر کی سنتوں میں قرأت کیسی کرے۔	۵۳۲
۲۴۳	فرضوں کے بعد سنت کا بیان۔	۵۳۲
۲۴۴	فرضوں کے بعد سنت نہ پڑھنا۔	۵۳
۲۴۵	سفر میں چاشت کی نماز نہ پڑھنا اور اس کی ضروری نہ جاننا۔	۵۳۴
۲۴۶	چاشت کی نماز نہ پڑھنا اور اس کو ضروری نہ جاننا۔	۵۳۴
۲۴۷	چاشت کی نماز اپنے شہر میں پڑھے۔	۵۳۴
۲۴۸	ظہر سے پہلے دو رکعتیں سنت کی پڑھنا۔	۵۳۵
۲۴۹	مغرب سے پہلے سنت پڑھنا۔	۵۳۵
۲۵۰	نفل نمازیں جماعت سے پڑھنا۔	۵۳۶
۲۵۱	گھر میں نفل نماز پڑھنا۔	۵۳۸
۲۵۲	مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔	۵۳۸
۲۵۳	مسجد قبا کا بیان۔	۵۳۹
۲۵۴	ہر ہفتے مسجد قبا میں آنا۔	۵۳۹
۲۵۵	مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنا۔	۵۳۹
۲۵۶	مسجد نبوی میں قبر اور منبر کے بیچ میں جو جائے ہے اس کی فضیلت۔	۵۴۰
۲۵۷	بیت المقدس کی مسجد کا بیان۔	۵۴۰
۲۵۸	نماز میں ہاتھ سے نماز کا کوئی کام کرنا۔	۵۴۱
۲۵۹	نماز میں بات کرنا منع ہے۔	۵۴۲
۲۶۰	نماز میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا مردوں کا۔	۵۴۲
۲۶۱	نماز میں نام لے کر دعا کرنا یا بد دعا کرنا یا کسی کو سلام کرنا بغیر اس کے مخاطب کئے اور نمازی کو معلوم نہ ہو۔	۵۴۳

باب	مضمون	صفحہ
۷۶۲	تالی جانا عورتوں کے لئے۔	۵۴۴
۷۶۳	جو شخص نماز میں الٹے پاؤں پیچھے سرک جائے یا آگے بڑھ جائے کسی حادثہ کی وجہ سے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔	۵۴۴
۷۶۴	اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی ماں اس کو بلائے تو کیا کرے۔	۵۴۴
۷۶۵	نماز میں کنکریاں ہٹانا۔	۵۴۵
۷۶۶	نماز میں سجدے کے لئے کپڑا بچھانا۔	۵۴۵
۷۶۷	نماز میں کون کون سے کام درست ہیں۔	۵۴۶
۷۶۸	اگر آدمی نماز میں ہو اور اس کا جانور چھوٹ بھاگے۔	۵۴۶
۷۶۹	نماز میں تھوکنا اور پھونکنا درست ہے۔	۵۴۷
۷۷۰	اگر کوئی مرد مسئلہ نہ جان کر نماز میں دستک دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔	۵۴۸
۷۷۱	جب نمازی کو کہا جائے آگے بڑھ یا انتظار کر اور وہ انتظار کرے تو کچھ ڈر نہیں۔	۵۴۸
۷۷۲	نماز میں سلام کا جواب زبان سے دے۔	۵۴۸
۷۷۳	نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔	۵۴۹
۷۷۴	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے۔	۵۵۰
۷۷۵	نماز میں آدمی کسی بات کی فکر کرنے تو کیسا۔	۵۵۱
۷۷۶	اگر چار رکعتی نماز میں پہلا قعدہ نہ کرے اور بھولے سے اٹھ کھڑا ہو تو سجدہ سہو کرے۔	۵۵۲
۷۷۷	اگر پانچ رکعتیں پڑھ لے۔	۵۵۲
۷۷۸	دو رکعتیں یا تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز کے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبے سہو کے سجدے کرے۔	۵۵۳
۷۷۹	سہو کے سجدوں کے بعد پھر تشہد نہ پڑھے۔	۵۵۳
۷۸۰	سہو کے سجدوں میں تکبیر کہنا۔	۵۵۴
۷۸۱	اگر کسی کو یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو	

باب	مضمون	صفحہ
	وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔	۵۵۵
۷۸۲	سجدہ سہو فرض اور نفل نماز دونوں میں کرنا چاہئے۔	۵۵۵
۷۸۳	اگر نمازی سے کوئی بات کرے وہ سن کر ہاتھ کے اشارے سے جواب دے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔	۵۵۶
۷۸۴	نماز میں اشارہ کرنا یہ کریب نے ام المومنین سے بیان کیا۔	۵۵۷
	کتاب الجنائز	۵۵۸
	کتاب جنازوں کے احکام میں	۵۵۸
۷۸۵	جنازوں کے باب میں جو حدیثیں آئی ہیں ان کا بیان اور جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس کا بیان۔	۵۵۸
۷۸۶	جنازے میں شریک ہونے کا حکم۔	۵۵۹
۷۸۷	جب مردہ کفن میں لپیٹ دیا جائے تو اس کے پاس جانا۔	۵۶۰
۷۸۸	آدمی اپنی ذات سے موت کی خبر میت کے وارثوں کو سنا سکتا ہے۔	۵۶۲
۷۸۹	جنازہ تیار ہو تو لوگوں کو خبر دینا۔	
۷۹۰	جس کا بچہ مر جائے وہ صبر کرے اس کی فضیلت۔	۵۶۳
۷۹۱	ایک عورت قبر کے پاس ہو مرد اس سے کہے صبر کر۔	۵۶۳
۷۹۲	میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل اور وضو کرانا۔	۵۶۴
۷۹۳	میت کو طاق بار نہلانا مستحب ہے۔	۵۶۴
۷۹۴	غسل میت کی داہنی طرف سے شروع کیا جائے۔	۵۶۵
۷۹۵	میت کا غسل وضو کے مقاموں سے شروع کرنا۔	۵۶۵
۷۹۶	کیا عورت کے کفن میں مرد کی تہ بند شریک ہو سکتی ہے۔	۵۶۵
۷۹۷	اخیر کے بار غسل میں کافور شریک کرے۔	۵۶۶
۷۹۸	میت عورت ہو تو غسل کے وقت اس کے بال کھولنا۔	۵۶۶
۷۹۹	میت پر کپڑا کیونکر لپیٹنا چاہئے۔	۵۶۷
۸۰۰	کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں کی جائیں۔	۵۶۷

باب	مضمون	صفحہ
۸۰۱	عورت کے بالوں کی تین لٹیں کر کے اس کے پیچھے ڈال دی جائیں۔	۵۶۷
۸۰۲	سفید کپڑوں کا کفن کرنا۔	۵۶۸
۸۰۳	دو کپڑوں میں کفن دینا۔	۵۶۸
۸۰۴	میت کو خوشبو لگانا۔	۵۶۹
۸۰۵	محرم کو کفن کیونکر دیا جائے۔	۵۶۹
۸۰۶	قمیص میں کفن دینا اس کا حاشیہ سیا ہوا ہو یا بے سیا اور	
۸۰۷	بغیر قمیص کے کفن دینا۔	۵۷۰
۸۰۸	کفن میں عمامہ نہ ہونا۔	۵۷۱
۸۰۹	کفن کی تیاری میت کے سارے مال میں سے کرنی چاہئے۔	۵۷۱
۸۱۰	اگر میت کے پاس ایک ہی کپڑا نکلے۔	۵۷۱
۸۱۱	اگر کفن کا کپڑا چھوٹا ہو کہ سر اور پاؤں دونوں نہ ڈھک سکیں تو سر چھپا دیں۔	۵۷۲
۸۱۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنا کفن تیار کرنا اور اس پر اعتراض نہ ہونا۔	۵۷۲
۸۱۳	عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے؟	۵۷۳
۸۱۴	عورت کا اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر سوگ کرنا۔	۵۷۳
۸۱۵	قبروں کی زیارت کرنا۔	۵۷۴
۸۱۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔	۵۷۵
۸۱۷	میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے۔	۵۷۸
۸۱۸	پہلے باب سے متعلق	۵۷۹
۸۱۹	جو گریبان پھاڑے وہ ہم سے نہیں۔	۵۷۹
۸۲۰	سعد ابن خولہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افسوس کرنا۔	۵۷۹
۸۲۱	غمی میں بال منڈانا منع ہے۔	۵۸۰
۸۲۲	جو گالوں پر تھپڑ مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔	۵۸۰
۸۲۳	مصیبت کے وقت واویلا اور کفر کی باتیں بکنا منع ہے۔	۵۸۱
۸۲۴	مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھنا کہ چہرے پر رنج معلوم ہو۔	۵۸۱
۸۲۵	جو شخص مصیبت کے وقت نفس پر زور ڈال کر اپنا رنج ظاہر نہ کرلے۔	۵۸۲
۸۲۶	صبر وہی ہے جو مصیبت آتے ہی کیا جائے۔	۵۸۲
۸۲۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ابراہیم ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں۔	۵۸۳
۸۲۸	بیمار کے پاس رونا۔	۵۸۴
۸۲۹	نوحہ اور رونے سے منع کرنا اور اس پر جھڑکی دینا۔	۵۸۴
۸۳۰	جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو جانا۔	۵۸۵
۸۳۱	جب جنازے کے لئے کھڑا ہو تو کب بیٹھے	۵۸۶
۸۳۲	جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ کندھوں سے اتار کر زمین پر نہ رکھا جائے۔	۵۸۶
۸۳۳	یہودی (یا کافر) کے جنازے کے لئے کھڑا ہونا۔	۵۸۶
۸۳۴	جنازہ مرد اٹھائیں نہ کہ عورتیں۔	۵۸۷
۸۳۵	جنازے کو جلدی لے چلنا۔	۵۸۸
۸۳۶	نیک میت کھاٹ پر سے ہی کہتا ہے مجھے آگے لے چلو۔	۵۸۸
۸۳۷	جنازے پر امام کے پیچھے دو یا تین صفیں کرنا۔	۵۸۸
۸۳۸	جنازے کی نماز میں صفیں باندھنا۔	۵۸۹
۸۳۹	جنازے کی نماز میں چھ بھی مردوں کے برابر کھڑے ہوں۔	۵۸۹
۸۴۰	جنازے پر نماز کا مشروع ہونا۔	۵۹۰
۸۴۱	جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔	۵۹۱
۸۴۲	جو شخص دفن تک ٹھہرا رہے۔	۵۹۱
۸۴۳	جنازے کی میت میں لوگوں کے ساتھ بچوں کا بھی شریک کرنا۔	۵۹۲

باب	مضمون	صفحہ
۸۴۴	عید گاہ یا مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا۔	۵۹۲
۸۴۵	قبروں میں مسجد بنانا مکروہ ہے۔	۵۹۳
۸۴۶	زچگی میں عورت مر جائے نفاس کی حالت میں تو اس پر نماز پڑھنا۔	۵۹۳
۸۴۷	امام عورت پر نماز پڑھے تو کہاں کھڑا ہو اور مرد پر پڑھے تو کہاں۔	۵۹۳
۸۴۸	جنازے کی نماز میں چار تکبیریں کہنا۔	۵۹۴
۸۴۹	جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔	۵۹۴
۸۵۰	مردہ دفن ہونے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا۔	۵۹۵
۸۵۱	مردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔	۵۹۵
۸۵۲	جو شخص کسی برکت والی زمین میں جیسے بیت المقدس وغیرہ ہے دفن ہونے کی آرزو کرے۔	۵۹۶
۸۵۳	رات کو دفن کرنا کیسا ہے؟	۵۹۶
۸۵۴	قبر پر مسجد بنانا کیسا ہے؟	۵۹۷
۸۵۵	عورت کی قبر میں کون اترے۔	۵۹۸
۸۵۶	شہید پر نماز پڑھیں یا نہیں۔	۵۹۸
۸۵۷	دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا۔	۵۹۸
۸۵۸	شہیدوں کو غسل نہ دینا۔	۵۹۹
۸۵۹	بغلی قبر میں کون آگے رکھا جائے۔	۵۹۹
۸۶۰	اذخر اور سوکھی گھاس قبر میں چھانا۔	۶۰۰
۸۶۱	کیا میت کو کسی ضرورت سے قبر سے پھر نکال سکتے ہیں۔	۶۰۰
۸۶۲	قبر بغلی بنانا یا صندوقی۔	۶۰۱
۸۶۳	اگر بچہ اسلام لائے اور جوان ہونے سے پہلے مر جائے تو اس پر نماز پڑھیں یا نہیں؟	۶۰۲
۸۶۴	اگر مشرک مرتے وقت (سکرات سے پہلے) لا الٰہ الا اللہ کہہ لے۔	۶۰۴
۸۶۵	قبر پر کھجور کی ڈالیاں لگانا۔	۶۰۵
۸۶۶	قبر کے پاس عالم کا بیٹھنا اور لوگوں کو نصیحت کرنا اور لوگوں کا اس کے گرد بیٹھنا۔	۶۰۶
۸۶۷	جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا۔	۶۰۷
۸۶۸	منافقوں پر نماز پڑھنا اور مشرکوں کے لئے دعا کرنا۔	۶۰۷
۸۶۹	میت کی تعریف کرنا جائز ہے۔	۶۰۷
۸۷۰	قبر کے عذاب کا بیان۔	۶۰۹
۸۷۱	عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔	۶۱۲
۸۷۲	غیبت اور پیشاب کی آلودگی سے قبر کا عذاب ہونا۔	۶۱۲
۸۷۳	مردے کو دونوں وقت صبح اور شام اس کا ٹھکانہ بتلایا جاتا ہے۔	۶۱۳
۸۷۴	میت کا کھاٹ پر بات کرنا۔	۶۱۳
۸۷۵	مسلمانوں کی نابالغ اولاد کہاں رہے گی۔	۶۱۳
	چھٹا پارہ	۶۱۵
۸۷۶	مشرکوں کی نابالغ اولاد کا بیان۔	۶۱۵
۸۷۷	پہلے باب سے متعلق ہے۔	۶۱۵
۸۷۸	پیر کے دن مرنے کی فضیلت۔	۶۱۸
۸۷۹	ناگہانی موت کا بیان۔	۶۱۸
۸۸۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کی قبروں کا بیان۔	۶۱۸
۸۸۱	جو لوگ مر گئے ان کو برا کہنا منع ہے۔	۶۲۱
۸۸۲	مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے۔	۶۲۱
	کتاب الزکوٰۃ	۶۲۲
۸۸۳	زکوٰۃ دینا فرض ہے۔	۶۲۲
۸۸۴	زکوٰۃ دینے پر بعسیت کرنا۔	۶۲۴
۸۸۵	زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ	۶۲۵

باب	مضمون	صفحہ
۸۸۶	جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جایا کرے اس کو کنزہ نہیں کہیں گے۔	۶۲۶
۸۸۷	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت۔	۶۲۸
۸۸۸	ریا کی نیت سے خیرات کرنا۔	۶۲۸
۸۸۹	چوری کے مال میں خیرات قبول نہ ہوگی۔	۶۲۹
۸۹۰	حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے۔	۶۲۹
۸۹۱	اس زمانے کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ نہ لے گا صدقہ دینا۔	۶۳۰
۸۹۲	کھجور کا ٹکڑا یا تھوڑا سا بھی صدقہ دے کر دوزخ کی آگ سے بچنا۔	۶۳۱
۸۹۳	تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت۔	۶۳۲
۸۹۴	پہلے باب سے متعلق ہے۔	۶۳۳
۸۹۵	لوگوں کے سامنے خیرات کرنا جائز ہے۔	۶۳۳
۸۹۶	چھپ کر خیرات کرنا افضل ہے۔	۶۳۳
۸۹۷	اگر کسی نے نادانستہ مالدار کو صدقہ دے دیا تو اس کو ثواب مل جائے گا۔	۶۳۴
۸۹۸	اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دے دے اس کو معلوم نہ ہو۔	۶۳۴
۸۹۹	داہنے ہاتھ سے خیرات کرنا۔	۶۳۵
۹۰۰	اگر کوئی شخص اپنے خدمت گار کو صدقہ دینے کا حکم دے اپنے ہاتھ سے نہ دے۔	۶۳۶
۹۰۱	صدقہ وہی عمدہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے۔	۶۳۶
۹۰۲	جو دے کر احسان جتادے اس کی مذمت۔	۶۳۷
۹۰۳	خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے۔	۶۳۸
۹۰۴	خیرات کے لئے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا۔	۶۳۸
۹۰۵	خیرات سے گناہ اتر جاتے ہیں۔	۶۳۹
۹۰۶	جس نے شرک و کفر کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا۔	۶۴۰
۹۰۷	خدمت گار اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی میت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا۔	۶۴۰
۹۰۸	عورت اپنے خاوند کے گھر میں خیرات کرے یا کھانا کھلادے بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسے ثواب ملے گا۔	۶۴۰
۹۰۹	اس آیت کا بیان جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا۔	۶۴۱
۹۱۰	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال۔	۶۴۲
۹۱۱	محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا بڑا ثواب ہے۔	۶۴۳
۹۱۲	ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے۔	۶۴۳
۹۱۳	جس کے پاس مال نہ ہو اس کیلئے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا بھی خیرات ہے۔	۶۴۳
۹۱۴	زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا۔	۶۴۳
۹۱۵	چاندی کی زکوٰۃ کا بیان۔	۶۴۴
۹۱۶	زکوٰۃ میں اسباب کا لینا۔	۶۴۴
۹۱۷	زکوٰۃ لیتے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھا نہ کیا جائے اور جو اکٹھا ہوں وہ جدا جدا نہ کئے جائیں۔	۶۴۵
۹۱۸	اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوٰۃ کا خرچہ حساب سے برابر ایک دوسرے سے مجرا لیں۔	۶۴۵
۹۱۹	اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان۔	۶۴۶
۹۲۰	جس کے اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو۔	۶۴۶
۹۲۱	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان۔	۶۴۷

باب	مضمون	صفحہ
۹۲۲	زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا مگر	
۹۲۳	جب تحصیلدار اس کا لینا مناسب سمجھے۔	۶۴۸
	بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا۔	۶۴۸
۹۲۴	زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چنے ہوئے مال نہ لئے جائیں۔	۶۴۹
۹۲۵	پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔	۶۴۹
۹۲۶	گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان۔	۶۵۰
۹۲۷	اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔	۶۵۰
۹۲۸	مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضرور نہیں۔	۶۵۲
۹۲۹	مسلمان کو اپنے غلام لونڈی کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں۔	۶۵۲
۹۳۰	یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے۔	۶۵۳
۹۳۱	خاوند کو اور جن یتیموں کو پرورش کرے ان کو زکوٰۃ دینا۔	۶۵۳
۹۳۲	اس آیت کا بیان خیرات کا مال گردنیں چھوڑانے میں اور قرضداروں میں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاوے۔	۶۵۵
۹۳۳	سوال سے بچنے کا بیان	۶۵۶
۹۳۴	اگر اللہ کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے کوئی چیز دلا دے تو اس کو لے لے۔	۶۵۷
۹۳۵	جو شخص دولت بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرے۔	۶۵۷
۹۳۶	اس آیت کا بیان وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے۔	۶۵۸
۹۳۷	کھجور کا درختوں پر اندازہ کرنا۔	۶۶۱
۹۳۹	جو بارانی کھیتی ہو یا ندی سے سینچی جاوے اس میں دسواں حصہ واجب ہوگا۔	۶۶۲
۹۳۹	پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔	۶۶۲
۹۴۰	جب کھجور درخت سے کاٹیں اس وقت زکوٰۃ لی جائے اور زکوٰۃ کی کھجور کو چے کا ہاتھ لگانا۔	۶۶۳
۹۴۱	جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کے درخت یا کھیت بیچ ڈالے	۶۶۳
۹۴۲	کیا آدمی اپنی چیز کو صدقہ دی ہو پھر خرید سکتا ہے؟	۶۶۴
۹۴۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے آل کرام پر صدقہ حرام ہونا۔	۶۶۵
۹۴۴	آنحضرت کی بیویوں کے لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے۔	۶۶۵
۹۴۵	جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے۔	۶۶۶
۹۴۶	مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا کہیں بھی ہوں۔	۶۶۶
۹۴۷	زکوٰۃ دینے والے کے لئے امام کا دعا کرنا۔	۶۶۷
۹۴۸	جو مال سمندر سے نکالا جائے۔	۶۶۷
۹۴۹	رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے۔	۶۶۸
۹۵۰	زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہوگا۔	۶۶۹
۹۵۱	مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں اور ان کا دودھ پی سکتے ہیں۔	۶۶۹
۹۵۲	زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے داغ دینا۔	۶۷۰
۹۵۳	صدقہ فطر کا فرض ہونا۔	۶۷۰
۹۵۴	صدقہ فطر کا مسلمانوں پر یہاں تک کہ لونڈی غلام پر فرض ہونا۔	۶۷۰
۹۵۵	صدقہ فطر میں اگر جو ہے تو ایک صاع دے۔	۶۷۱
۹۵۶	گیہوں یا دوسرا اناج بھی ایک صاع دینا چاہئے۔	۶۷۱
۹۵۷	کھجور بھی ایک صاع دینا چاہئے۔	۶۷۱
۹۵۸	منقیٰ بھی ایک صاع دینا چاہئے۔	۶۷۱
۹۵۹	صدقہ عید فطر کی نماز سے پہلے دینا۔	۶۷۲
۹۶۰	آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا۔	۶۷۲
۹۶۱	چھوٹے اور بڑے سب پر صدقہ فطر کا واجب ہونا۔	۶۷۳

باب	مضمون	صفحہ
	کتاب المناسک	۶۷۳
	حج اور عمرے کا بیان	۶۷۳
۹۶۲	حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت۔	۶۷۳
۹۶۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور دبلے اونٹوں پر دور دراز راستوں سے۔	۶۷۴
۹۶۴	پالان پر سوار ہو کر حج کرنا۔	۶۷۵
۹۶۵	مقبول حج کی فضیلت۔	۶۷۵
۹۶۶	حج اور عمرے کے میقاتوں کا بیان	۶۷۶
۹۶۷	اللہ تعالیٰ نے فرمایا توشہ لو اچھا توشہ سوال سے بچنا ہے۔	۶۷۶
۹۶۸	مکے والے حج اور عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں۔	۶۷۷
۹۶۹	مدینہ والوں کی میقات' وہ لوگ ذوالحلیفہ میں پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔	۶۷۷
۹۷۰	شام والے کہاں سے احرام باندھیں۔	۶۷۷
۹۷۱	نجد والے کہاں سے احرام باندھیں۔	۶۷۸
۹۷۲	جو لوگ میقات سے ادھر رہتے ہوں وہ کہاں سے احرام باندھیں؟	۶۷۸
۹۷۳	یمن والے کہاں سے احرام باندھیں۔	۶۷۹
۹۷۴	عراق والے ذات عراق سے احرام باندھیں۔	۶۷۹
۹۷۵	ذوالحلیفہ (احرام باندھتے وقت) نماز پڑھنا	۶۷۹
۹۷۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ پر سے گزر جانا۔	۶۷۹
۹۷۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ عقیق نالہ ایک برکت والا نالہ ہے۔	۶۸۰
۹۷۸	اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین بار دھو ڈالنا۔	۶۸۱
۹۷۹	احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا۔	۶۸۱
۹۸۰	بالوں کو جما کر احرام باندھنا۔	۶۸۱
۹۸۱	ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا۔	۶۸۲
۹۸۲	محرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں۔	۶۸۳
۹۸۳	سواری پر حج کرنا اور سواری ایک ساتھ بیٹھنا۔	۶۸۳
۹۸۴	محرم چادر اور تہ بند اور کون کون سے کپڑے پہنے۔	۶۸۴
۹۸۵	ذوالحلیفہ میں صبح تک ٹھہرنا۔	۶۸۵
۹۸۶	لبیک بلند آواز سے کہنا۔	۶۸۵
۹۸۷	لبیک کا بیان۔	۶۸۵
۹۸۸	احرام باندھتے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے الحمدللہ سبحان اللہ اللہ اکبر کہنا۔	۶۸۶
۹۸۹	جب سواری سیدھی لے کر کھڑی ہو اس وقت لبیک کہنا۔	۶۸۷
۹۹۰	قبلے کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا۔	۶۸۷
۹۹۱	محرم جب نالے میں اترے تو لبیک کہے۔	۶۸۷
۹۹۲	حیض اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے؟	۶۸۸
۹۹۳	جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احرام میں یہ نیت کی جو نیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔	۶۸۹
۹۹۴	آیت الحج اشہر معلومات کا بیان	۶۹۰
۹۹۵	تمتع اور قران اور حج مفرد کا بیان اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو۔	۶۹۱
۹۹۶	اگر کوئی لبیک میں حج کا نام لے۔	۶۹۵
۹۹۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمتع جاری ہونا۔	۶۹۵
۹۹۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تمتع کا حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں۔	۶۹۵
۹۹۹	مکہ میں گھسنے لگے تو غسل کرنا۔	۶۹۶
۱۰۰۰	مکہ میں دن اور رات کو جانا۔	۶۹۷
۱۰۰۱	مکہ میں کدھر سے داخل ہو؟	۶۹۷
۱۰۰۲	مکہ سے جاتے وقت کون سی راہ سے جائے۔	۶۹۷

باب	مضمون	صفحہ
۱۰۰۳	مکہ کی فضیلت اور کعبے کی بناء کا بیان۔	۶۹۸
۱۰۰۴	حرم کی زمین کی فضیلت۔	۷۰۱
۱۰۰۵	مکہ کے گھر میراث ہو سکتے ہیں ان کا بیچنا خریدنا جائز ہے۔	۷۰۱
۱۰۰۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کہاں اترے تھے؟	۷۰۲
۱۰۰۷	اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا مالک میرے! اس شہر کو امن کا مقام بنا دے۔ الخ.....	۷۰۳
۱۰۰۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا خدا تعالیٰ نے کعبہ کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گزارا بنایا۔	۷۰۳
۱۰۰۹	کعبے پر غلاف چڑھانا۔	۷۰۴
۱۰۱۰	کعبہ گرانے کا بیان۔	۷۰۵
۱۰۱۱	حجر اسود کا بیان۔	۷۰۵
۱۰۱۲	کعبے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور اس کے ہر کونے میں نماز پڑھنا جدھر چاہے۔	۷۰۵
۱۰۱۳	کعبے کے اندر نماز پڑھنا۔	۷۰۶
۱۰۱۴	کعبے کے اندر جانا کچھ ضرور نہیں۔	۷۰۶
۱۰۱۵	کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا۔	۷۰۷
۱۰۱۶	رمل کیسے شروع ہوا۔	۷۰۷
۱۰۱۷	جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے۔	۷۰۷
۱۰۱۸	حج اور عمرے میں رمل کرنے کا بیان۔	۷۰۸
۱۰۱۹	لکڑی سے حجر اسود کو چھونا اور چومنا۔	۷۰۹
۱۰۲۰	دونوں یمانی رکنوں کے سوا اور کونوں کو نہ چومنا۔	۷۰۹
۱۰۲۲	حجر اسود کے سامنے آکر اشارہ کرنا۔	۷۱۰
۱۰۲۳	حجر اسود کے سامنے آکر اللہ اکبر کہنا۔	۷۱۰
۱۰۲۴	جو شخص مکہ میں آئے تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے۔	۷۱۱
۱۰۲۵	عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر۔	۷۱۲
۱۰۲۶	طواف میں باتیں کرنا۔	۷۱۳
۱۰۲۷	جب طواف میں کسی کو تسمے سے بندھا دیکھے یا اور کوئی	۷۱۳
۱۰۲۸	مکروہ چیز تو اس کو کاٹ سکتا ہے۔	۷۱۳
۱۰۲۹	کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ کوئی مشرک حج کو آنے پائے۔	۷۱۳
۱۰۳۰	اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے۔	۷۱۴
۱۰۳۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کے سات پھیروں کے بعد دو رکعت پڑھنا۔	۷۱۴
۱۰۳۱	جو شخص پہلے طواف کے بعد پھر کعبے کے نزدیک نہ پھٹکے۔	۷۱۵
۱۰۳۲	طواف کا دوگانہ مسجد سے باہر پڑھنا۔	۷۱۵
۱۰۳۳	مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنا۔	۷۱۶
۱۰۳۴	صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا۔	۷۱۶
۱۰۳۵	بیمار سوار ہو کر طواف کر سکتا ہے۔	۷۱۷
۱۰۳۶	حاجیوں کو پانی پلانا۔	۷۱۸
۱۰۳۷	زمزم کا بیان۔	۷۱۸
۱۰۳۸	قران کرنے والا ایک طواف کرے یا دو۔	۷۱۹
۱۰۳۹	باوضو طواف کرنے کا بیان۔	۷۲۰
۱۰۴۰	صفا و مروہ میں دوڑنا واجب ہے وہ اللہ کی نشانی ہیں۔	۷۲۱
۱۰۴۱	صفا اور مروے میں کس طرح دوڑے۔	۷۲۳
۱۰۴۲	حیض والی عورت حج کے ارکان بجالائے صرف بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔	۷۲۴
۱۰۴۳	جو شخص مکہ میں رہتا ہو وہ منیٰ کو جاتے وقت ابطح وغیرہ مقاموں سے احرام باندھے اسی طرح ہر ملک والا حاجی جو عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو۔	۷۲۶
۱۰۴۴	آٹھویں ذی الحجہ کو آدمی ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟	۷۲۷

باب	مضمون	صفحہ
	ساتواں پارہ	۷۲۸
۱۰۴۵	منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان۔	۷۲۸
۱۰۴۶	عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان۔	۷۲۸
۱۰۴۷	جب صبح کو منیٰ سے عرفات کو روانہ ہو تو لبیک اور تکبیر کہنا۔	۷۲۹
۱۰۴۸	عرفہ کے دن میں گرمی میں ٹھیک دوپہر کو روانہ ہونا۔	۷۲۹
۱۰۴۹	عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا۔	۷۳۰
۱۰۵۰	عرفات میں دو نمازوں (ظہر و عصر) کو ملا کر پڑھنا۔	۷۳۰
۱۰۵۱	عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا۔	۷۳۰
۱۰۵۲	عرفات میں ٹھہرنے کے لئے جلدی کرنا۔	۷۳۱
۱۰۵۳	عرفات میں ٹھہرنے کا بیان۔	۷۳۱
۱۰۵۴	عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے؟	۷۳۲
۱۰۵۵	عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا۔	۷۳۲
۱۰۵۶	عرفات سے لوٹتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اطمینان سے چلنے کے لئے حکم دینا۔	۷۳۳
۱۰۵۷	مزدلفہ میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا۔	۷۳۴
۱۰۵۸	مغرب اور عشاء (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھنا سنت وغیرہ نہ پڑھنا۔	۷۳۴
۱۰۵۹	جس نے کہا ہر نماز کے لئے اذان اور تکبیر دینا چاہئے اس کی دلیل۔	۷۳۵
۱۰۶۰	عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے منیٰ میں رولنہ کر دینا۔	۷۳۵
۱۰۶۱	صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا۔	۷۳۷
۱۰۶۲	مزدلفہ سے کب چلے؟	۷۳۸
۱۰۶۳	دسویں تاریخ صبح کو تکبیر اور لبیک کہتے رہنا جمرہ عقبہ کی رمی تک۔	۷۳۸
۱۰۶۴	اس آیت کا بیان جو کوئی عمرہ کے ساتھ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (یعنی تمتع کرے) اس کو جو میسر ہو قربانی کرے۔	۷۳۹
۱۰۶۵	قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر سوار ہونا۔	۷۳۹
۱۰۶۶	جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے۔	۷۴۰
۱۰۶۷	اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے رستے میں قربانی کا جانور خرید کرے۔	۷۴۱
۱۰۶۸	جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار و تقلید کرے پھر احرام باندھے۔	۷۴۲
۱۰۶۹	قربانی کے اونٹ اور گائے کے لئے ہار بٹنا۔	۷۴۲
۱۰۷۰	قربانی کے اونٹوں کا اشعار کرنا۔	۷۴۳
۱۰۷۱	جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے۔	۷۴۳
۱۰۷۲	بکریوں کے گلے میں ہار لٹکانا۔	۷۴۴
۱۰۷۳	اون کے ہار بٹنا۔	۷۴۵
۱۰۷۴	جوتی کا ہار بنانا۔	۷۴۵
۱۰۷۵	اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہئے۔	۷۴۵
۱۰۷۶	جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اس کو ہار پہنایا۔	۷۴۶
۱۰۷۷	اپنی عورتوں کی طرف سے بھی ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔	۷۴۶
۱۰۷۸	منیٰ میں جہاں آنحضرت نے نحر کیا وہاں نحر کرنا۔	۷۴۷
۱۰۷۹	اپنے ہاتھ سے نحر کرنا۔	۷۴۷
۱۰۸۰	اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا۔	۷۴۷
۱۰۸۱	اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا۔	۷۴۸
۱۰۸۲	قصاب کو مزدوری میں قربانی کی کوئی چیز نہ دیں۔	۷۴۸
۱۰۸۳	قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے۔	۷۴۹
۱۰۸۴	قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کر دی جائیں۔	۷۴۹
۱۰۸۵	جب ہم نے ابراہیم کو کعبے کی جگہ بتلائی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف	

باب	مضمون	صفحہ
	کرنے والوں کے لئے۔الخ.....	۷۵۰
۱۰۸۶	قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں؟	۷۵۰
۱۰۸۷	پہلے قربانی کرنا چاہئے پھر سر منڈانا۔	۷۵۱
۱۰۸۸	احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا۔	۷۵۲
۱۰۸۹	احرام کھولتے وقت سر منڈانا یا بال کترانا۔	۷۵۳
۱۰۹۰	تمتع کرنے والا عمرہ کر کے بال کترائے۔	۷۵۴
۱۰۹۱	دسویں تاریخ طواف زیارت کرنا۔	۷۵۴
۱۰۹۲	کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈالیا تو کیا حکم ہے؟	۷۵۵
۱۰۹۳	جمرہ کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا۔	۷۵۵
۱۰۹۴	منیٰ کے دنوں میں خطبہ سنانا۔	۷۵۶
۱۰۹۵	منیٰ کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے ہیں یا اور کچھ کام کرتے ہیں وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں۔	۷۵۸
۱۰۹۶	کنکریاں مارنے کا بیان۔	۷۵۹
۱۰۹۷	نالے کے نشیب میں جا کر کنکریاں مارنا۔	۷۵۹
۱۰۹۸	سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پر۔	۷۶۰
۱۰۹۹	جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کے بائیں طرف جمانا۔	۷۶۰
۱۱۰۰	ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہے۔	۷۶۰
۱۱۰۱	جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کے پھر وہاں نہ ٹھہرنا۔	۷۶۱
۱۱۰۲	جب پہلے اور دوسرے جمرہ کو مارے تو قبلہ رخ کھڑا ہو نرم زمین میں۔	۷۶۱
۱۱۰۳	پہلے اور دوسرے جمرہ پاس دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا۔	۷۶۱
۱۱۰۴	دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔	۷۶۲
۱۱۰۵	کنکریاں مارنے کے بعد خوشبو لگانا اور سر منڈانا طواف زیارت سے پہلے۔	۷۶۳
۱۱۰۶	طواف وداع کا بیان۔	۷۶۳
۱۱۰۷	اگر طواف زیارت کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے۔	۷۶۳
۱۱۰۸	کوچ کے دن عصر کی نماز ابطح میں پڑھنا۔	۷۶۵
۱۱۰۹	محصب میں اترنے کا بیان۔	۷۶۶
۱۱۱۰	مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اترنا جو مکہ کے متصل ہے اور جب مکہ سے مدینہ کو لوٹے تو اس کنکریلے میدان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔	۷۶۶
۱۱۱۱	مکہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طویٰ میں اترنا۔	۷۶۷
۱۱۱۲	حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے زمانہ کی بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا۔	۷۶۷
۱۱۱۳	محصب سے اخیر رات کو چلنا۔	۷۶۸
	ابواب العمرہ (عمرہ کے بابوں کا بیان)	۷۶۸
۱۱۱۴	عمرے کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت۔	۷۶۹
۱۱۱۵	حج سے پہلے عمرہ کرنے کا بیان۔	۷۶۹
۱۱۱۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں؟	۷۶۹
۱۱۱۷	رمضان میں عمرہ کرنا۔	۷۷۱
۱۱۱۸	محصب کی رات میں یا اور کسی وقت میں عمرہ کرنا۔	۷۷۲
۱۱۱۹	تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا۔	۷۷۲
۱۱۲۰	حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا۔	۷۷۳
۱۱۲۱	عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی ثواب ہے۔	۷۷۴
۱۱۲۲	حج کے بعد عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف وداع کی ضرورت ہے یا نہیں۔	۷۷۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۲۳	عمرے میں بھی انہیں کاموں کا پرہیز ہے جن کا حج میں پرہیز ہے۔	۷۷۵
۱۱۲۴	عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا ہے؟	۷۷۶
۱۱۲۵	جب کوئی حج یا عمرے یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟	۷۷۸
۱۱۲۶	جو حاجی مکہ میں آئیں ان کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا۔	۷۷۹
۱۱۲۷	مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا۔	۷۷۹
۱۱۲۸	شام کو گھر میں آنا۔	۷۷۹
۱۱۲۹	جب آدمی اپنے شہر میں آئے تو رات کو گھر میں نہ جائے۔	۷۷۹
۱۱۳۰	جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری کو تیز کرنا۔	۷۸۰
۱۱۳۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اور گھروں میں دروازوں سے آؤ۔	۷۸۰
	سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے۔	۷۸۱
۱۱۳۲	مسافر جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور اپنے گھر میں جلد پہنچنا چاہے تو کیا کرے؟	۷۸۱
۱۱۳۳	محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کا بیان۔	۷۸۱
۱۱۳۴	عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے۔	۷۸۲
۱۱۳۵	حج سے روکے جانے کا بیان۔	۷۸۳
۱۱۳۶	جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے پھر سر منڈائے۔	۷۸۳
۱۱۳۷	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے گئے شخص پر قضا لازم نہیں۔	۷۸۴
۱۱۳۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس	
۱۱۳۹	کے سر میں درد ہو تو وہ فدیہ دے روزے رکھے یا صدقہ دے۔ الخ.....	۷۸۵
۱۱۴۰	اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا حکم دیا اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھلانا ہے۔	۷۸۵
۱۱۴۱	فدیے میں ہر فقیر کو آدھا صاع دے۔	۷۸۶
۱۱۴۲	نسک سے مراد قرآن میں بکری ہے۔	۷۸۶
۱۱۴۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہیں کرنا چاہئیں۔	۷۸۷
۱۱۴۴	اللہ تعالیٰ کا فرمانا حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا چاہئے۔	۷۸۷
	اللہ تعالیٰ کا فرمانا احرام کی حالت میں شکار نہ مارو۔	۷۸۷
۱۱۴۵	اگر بے احرام شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے۔	۷۸۸
۱۱۴۶	احرام والے لوگ شکار دیکھ کر ہنس دیں اور بے احرام والا سمجھ جائے شکار کرے (تو وہ بھی کھا سکتے ہیں)	۷۸۸
۱۱۴۸	احرام والا شخص بے احرام والے کی شکار مارنے میں مدد نہ کرے۔	۷۸۹
۱۱۴۹	احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا شکار کرے شکار نہ بتلائے۔	۷۹۰
۱۱۵۰	اگر محرم کو کوئی زندہ گورخر تحفہ بھیجے تو نہ لے۔	۷۹۱
۱۱۵۱	احرام والا کون سے جانور مار سکتا ہے؟	۷۹۱
۱۱۵۲	حرم کا درخت نہ کاٹیں۔	۷۹۳
۱۱۵۳	حرم کے شکار کو بھڑکانا نہ چاہئے۔	۷۹۴
۱۱۵۴	مکہ میں لڑنا درست نہیں۔	۷۹۴
۱۱۵۵	محرم کو پچھنی لگانا کیسا ہے؟	۷۹۵
۱۱۵۶	محرم عقد نکاح کر سکتا ہے؟	۷۹۵
۱۱۵۷	احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے۔	۷۹۵
۱۱۵۸	محرم کو غسل کرنا کیسا ہے۔	۷۹۶
۱۱۵۹	جب محرم کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لینا۔	۷۹۷
۱۱۶۰	جو شخص تہ بند نہ پاوے وہ پائجامہ پہن لے۔	۷۹۸
۱۱۶۱	محرم کو ہتھیار باندھنا درست ہے۔	۷۹۸
	مکہ اور حرم میں بن احرام داخل ہونا۔	

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۶۲	اگر نہ جان کر کرتہ پہنے ہوئے احرام باندھ لے۔	۷۹۸
۱۱۶۳	محرم اگر عرفات میں مرجائے اور آنحضرت نے یہ	۷۹۹
۱۱۶۴	حکم نہیں کیا کہ حج کے باقی ارکان اس کی طرف سے ادا کئے جائیں۔	۷۹۹
۱۱۶۵	محرم جب مرجائے تو اس کا کفن دفن کیونکر سنت ہے؟	۸۰۰
۱۱۶۶	میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا۔	۸۰۰
۱۱۶۷	جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اونٹ پر بیٹھ نہ سکے اس کی طرف سے حج کرنا۔	۸۰۱
۱۱۶۸	عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا۔	۸۰۱
۱۱۶۹	بچوں کا حج کرنا۔	۸۰۲
۱۱۷۰	عورتوں کا حج کرنا۔	۸۰۳
۱۱۷۱	اگر کسی نے کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانی۔	۸۰۴
۱۱۷۲	مدینہ کے حرم کا بیان۔	۸۰۵
۱۱۷۳	مدینہ کی فضیلت اور مدینہ کا برے آدمی کو نکال دینا۔	۸۰۶
۱۱۷۴	مدینہ کا ایک نام طابہ ہے۔	۸۰۷
۱۱۷۵	مدینہ کے دونوں طرف پتھریلے میدان۔	۸۰۷
۱۱۷۶	جو شخص مدینہ سے نفرت کرے۔	۸۰۷
۱۱۷۷	ایمان کا مدینہ کی طرف سمٹ آنا۔	۸۰۸
۱۱۷۸	جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیسا وبال پڑے گا	۸۰۸
۱۱۷۹	مدینہ کے محلوں کا بیان۔	۸۰۹
۱۱۸۰	دجال مدینہ میں نہیں جانے کا۔	۸۰۹
۱۱۸۱	مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے۔	۸۱۰
۱۱۸۲	پہلے باب سے متعلق ہے۔	۸۱۱
۱۱۸۳	مدینہ کا ویران کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار تھا۔	۸۱۱
۱۱۸۴	پہلے باب سے متعلق ہے۔	۸۱۱
	کتاب الصوم	۸۱۳
	کتاب روزے کے بیان میں	۸۱۳
۱۱۸۵	رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں۔	۸۱۳
۱۱۸۶	روزے کی فضیلت۔	۸۱۴
۱۱۸۷	روزہ گناہ کا اتارہے۔	۸۱۴
۱۱۸۸	بہشت کا دروازہ ریان روزہ داروں کے لئے ہے	۸۱۵
۱۱۸۹	رمضان یا ماہ رمضان کیا کہیں اور اس کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے۔	۸۱۶
۱۱۹۰	جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے نیت کر کے رکھے اس کا ثواب۔	۸۱۷
۱۱۹۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سب دنوں سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔	۸۱۷
۱۱۹۲	جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دغابازی کرنا نہ چھوڑے۔	۸۱۷
۱۱۹۳	کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے میں روزے دار ہوں۔	۸۱۸
۱۱۹۴	جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے رکھے۔	۸۱۸
۱۱۹۵	آنحضرت کا یہ فرمانا جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو۔	۸۱۹
۱۱۹۶	عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے۔	۸۲۰
۱۱۹۷	آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا ہم لوگ حساب کتاب نہیں کرتے۔	۸۲۰
۱۱۹۸	رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا۔	۸۲۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۱۹۹	اللہ تعالیٰ کا فرمانا تم کو روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست ہوا۔ الخ.....	۸۲۱
۱۲۰۰	آیت کلوا واشربوا کا بیان۔	۸۲۲
۱۲۰۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے۔	۸۲۳
۱۲۰۲	سحری کھانے میں دیر کرنا۔	۸۲۳
۱۲۰۳	سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے۔	۸۲۳
۱۲۰۴	سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔	۸۲۴
۱۲۰۵	کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے تو درست ہے۔	۸۲۴
۱۲۰۶	صبح کو روزے دار جنابت میں اٹھے تو کیسا ہے۔	۸۲۵
۱۲۰۷	روزہ دار کو عورت کا بوسہ مساس وغیرہ۔	۸۲۶
۱۲۰۸	روزے میں بوسہ لینا۔	۸۲۶
۱۲۰۹	روزے میں نہانا۔	۸۲۷
۱۲۱۰	اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں جاتا۔	۸۲۸
۱۲۱۱	سوکھی اور کچی مسواک کا روزہ دار کو درست ہونا۔	۸۲۸
۱۲۱۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جب کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے۔ الخ.....	۸۲۹
۱۲۱۳	اگر کوئی رمضان میں قصداً جماع کرے۔	۸۲۹
۱۲۱۴	اگر کوئی رمضان میں قصداً جماع کرے اور اس کے پاس خیرات کو بھی کچھ نہ ہو اس کو کہیں سے خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دے۔	۸۳۰
۱۲۱۵	جو شخص رمضان میں قصداً جماع کرے وہ کفارہ کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے جب وہ محتاج ہوں۔	۸۳۱
۱۲۱۶	روزہ دار کو پچھنے لگانا اور قے کرنا کیسا ہے؟	۸۳۲
۱۲۱۷	سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا۔	۸۳۳
۱۲۱۸	جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے۔	۸۳۴
۱۲۱۹	آنحضرت کا اس شخص کے لئے جس پر سایہ کیا گیا تھا اور سخت گرمی ہو رہی تھی فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں۔	۸۳۴
۱۲۲۰	آنحضرتؐ کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے یا کوئی افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا۔	۸۳۴
۱۲۲۱	سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا۔	۸۳۵
۱۲۲۲	اس آیت کا بیان و علی الذین یطیقونہ الخ.....	۸۳۵
۱۲۲۳	رمضان کے قضا روزے کب رکھے جائیں۔	۸۳۶
۱۲۲۴	حیض والی عورت روزہ نہ رکھے نہ نماز پڑھے۔	۸۳۶
۱۲۲۵	اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں۔	۸۳۷
۱۲۲۶	روزہ کس وقت افطار کرے؟	۸۳۸
۱۲۲۷	پانی وغیرہ جو میسر آجائے اس سے افطار کرنا۔	۸۳۹
	آٹھواں پارہ	۸۴۰
۱۲۲۸	روزہ جلدی کھولنا۔	۸۴۰
۱۲۲۹	ایک شخص نے سورج غروب ہو گیا سمجھ کر روزہ کھولا پھر سورج نکل آیا۔	۸۴۰
۱۲۳۰	چوں کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا۔	۸۴۱
۱۲۳۲	جو طے کے روزے بہت رکھے اس کی سزا دینا۔	۸۴۱
۱۲۳۳	سحری تک نہ کھانا۔	۸۴۳
۱۲۳۴	اگر کوئی اپنے بھائی کو نفلی روزہ توڑنے کے لئے قسم دے اور وہ توڑ ڈالے تو اس پر قضا نہیں ہے جب روزہ نہ رکھنا اس کو مناسب ہو۔	۸۴۳
۱۲۳۵	شعبان میں روزے رکھنے کا بیان۔	۸۴۴
۱۲۳۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کا بیان۔	۸۴۴
۱۲۳۷	مہمان کی خاطر نفلی روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا۔	۸۴۵

باب	مضمون	صفحہ
۱۲۳۸	بدن کا بھی روزے میں حق ہے۔	۸۴۶
۱۲۳۹	ہمیشہ روزہ رکھنا۔	۸۴۷
۱۲۴۰	روزے میں بال بچوں کا حق۔	۸۴۷
۱۲۴۱	ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان۔	۸۴۸
۱۲۴۲	حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ۔	۸۴۸
۱۲۴۳	ایام بیض میں یعنی چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھنا۔	۸۴۹
۱۲۴۴	کہیں ملاقات کو جانا اور نفلی روزہ نہ توڑنا۔	۸۴۹
۱۲۴۵	مہینے کے اخیر میں روزہ رکھنا۔	۸۵۰
۱۲۴۶	جمعے کے دن روزہ رکھنا اگر کسی نے اکیلا جمعہ کا روزہ رکھا۔	۸۵۱
۱۲۴۷	روزے کے لئے کوئی دن مقرر کرنا۔	۸۵۱
۱۲۴۸	عرفہ کے دن روزہ رکھنا۔	۸۵۲
۱۲۴۹	عید فطر کے دن روزہ رکھنا۔	۸۵۲
۱۲۵۰	عید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنا۔	۸۵۳
۱۲۵۱	ایام تشریق میں روزہ رکھنا۔	۸۵۴
۱۲۵۲	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۸۵۴
۱۲۵۳	رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت۔	۸۵۶
۱۲۵۴	شب قدر کی فضیلت۔	۸۵۶
۱۲۵۵	شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈنا۔	۸۵۹
۱۲۵۶	شب قدر کا رمضان کی اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا۔	۸۶۰
۱۲۵۷	رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ محنت کرنا۔	۸۶۲
۱۲۵۸	رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے۔	۸۶۲
۱۲۵۹	اگر حیض والی اس مرد کے کنگھی کرے جو اعتکاف میں ہو۔	۸۶۳
۱۲۶۰	اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے۔	۸۶۴
۱۲۶۱	اعتکاف والا سر یا بدن دھو سکتا ہے۔	۸۶۴
۱۲۶۲	صرف رات بھر کے لئے اعتکاف کرنا۔	۸۶۴
۱۲۶۳	عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں۔	۸۶۵
۱۲۶۴	مسجدوں میں خیمے لگانا۔	۸۶۵
۱۲۶۵	کیا اعتکاف والا کام کاج کے لئے مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے۔	۸۶۵
۱۲۶۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو آپ کا اعتکاف سے نکلنے کا بیان۔	۸۶۶
۱۲۶۷	کیا مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے۔	۸۶۷
۱۲۶۸	عورت اپنے خاوند سے اعتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے۔	۸۶۷
۱۲۶۹	اعتکاف والا اپنے اوپر سے بدگمانی دور کر سکتا ہے۔	۸۶۸
۱۲۷۰	صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا۔	۸۶۸
۱۲۷۱	شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان۔	۸۶۸
۱۲۷۲	اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہ ہونا۔	۸۶۹
۱۲۷۳	کسی نے جاہلیت کی حالت میں اعتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا۔	۸۷۰
۱۲۷۴	رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کرنا۔	۸۷۰
۱۲۷۵	اعتکاف کا قصد کر کے پھر اعتکاف نہ کرنا اور نکل جانا۔	۸۷۰
۱۲۷۶	اعتکاف والا اگر اپنا سر مسجد سے باہر حجرے میں ڈالے دھونے کے لئے۔	۸۷۱
	کتاب البیوع	۸۷۱
	کتاب بیع کھوچ کے بیان میں۔	۸۷۱
۱۲۷۷	اللہ نے جو فرمایا جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو۔	۸۷۱
۱۲۷۸	حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے بیچ میں کچھ شبہ کی	

باب	مضمون	صفحہ
	چیزیں ہیں الخ.....	۸۷۴
۱۲۷۹	ملتی جلتی چیزیں کیا ہیں؟	۸۷۶
۱۲۸۰	مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا۔	۸۷۶
۱۲۸۱	دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہئے۔	۸۷۶
۱۲۸۲	اللہ تعالیٰ کا (سورۂ جمعہ) میں یہ فرمانا جب وہ کچھ سوداگری یا تماشہ دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں۔	۸۷۷
۱۲۸۳	جو روپیہ کمانے میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرے۔	۸۷۷
۱۲۸۴	خشکی میں تجارت کرنے کا بیان۔	۸۷۷
۱۲۸۵	سوداگری کے لئے گھر سے باہر جانا۔	۸۷۸
۱۲۸۶	سمندر میں تجارت کرنے کا بیان۔	۸۷۹
۱۲۸۷	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو ادھر سٹک جاتے ہیں۔	۸۷۹
۱۲۸۸	اللہ تعالیٰ فرمانا اپنی کمائی میں اچھی پاکیزہ چیزیں خرچ کرو۔	۸۷۹
۱۲۸۹	جو شخص رزق کی کشائش چاہے وہ کیا کرے؟	۸۸۰
۱۲۹۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھار خریدنا۔	۸۸۰
۱۲۹۱	آدمی کا کمائی کرنا اور ہاتھوں سے محنت کرنا۔	۸۸۱
۱۲۹۲	خرید و فروخت میں نرمی اور سیر چشمی کرنا۔	۸۸۲
۱۲۹۳	جو شخص مالدار کو مہلت دے۔	۸۸۳
۱۲۹۴	جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کا ثواب۔	۸۸۳
۱۲۹۵	جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں اور ایک دوسرے کی بہترین چاہیں۔	۸۸۴
۱۲۹۶	اچھی اور بری کھجور ملی جلی بیچنا۔	۸۸۴
۱۲۹۷	گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان۔	۸۸۵
۱۲۹۸	بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے۔	۸۸۵
۱۲۹۹	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانو! دگن تکن سود مت کھاؤ الخ.....	

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۰۰	سود کھانے والے اور اس پر گواہ ہونے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے کی سزا۔	۸۸۵
۱۳۰۱	سود کھلانے والے کا گناہ۔	۸۸۶
۱۳۰۲	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے الخ.....	۸۸۷
۱۳۰۳	خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔	۸۸۸
۱۳۰۴	سناروں کا بیان۔	۸۸۸
۱۳۰۵	لوہاروں کا بیان۔	۸۸۹
۱۳۰۶	درزی کا بیان۔	۸۸۹
۱۳۰۷	جولاہے کا بیان۔	۸۹۰
۱۳۰۸	رنگھی کا بیان۔	۸۹۰
۱۳۰۹	بادشاہ یا امام خود اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکتا ہے۔	۸۹۱
۱۳۱۰	چوپائے' جانوروں اور گدھوں کی خریداری۔	۸۹۲
۱۳۱۱	جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ خرید و فروخت کرتے رہے۔	۸۹۳
۱۳۱۲	بیمار یا خارشتی اونٹ خریدنا	۸۹۳
۱۳۱۳	جب مسلمانوں میں فساد نہ ہو یا ہو رہا ہو تو ہتھیار بیچنا کیسا ہے۔	۸۹۴
۱۳۱۴	گاندھی کا بیان اور مشک بیچنے کا۔	۸۹۴
۱۳۱۵	پچھنی لگانے والے کا بیان۔	۸۹۴
۱۳۱۶	مرد اور عورت کو جس چیز کا پہننا مکروہ ہے اس کی سوداگری کرنا۔	۸۹۵
۱۳۱۷	جس کا مال ہے اس کو قیمت کہنے کا زیادہ حق ہے۔	۸۹۶
۱۳۱۸	کب تک بیع توڑ ڈالنے کا اختیار رہتا ہے۔	۸۹۶
۱۳۱۹	اگر کوئی شخص بیع یا مشتری اختیار کی مدت معین نہ کرے تو بیع جائز ہوگی یا نہیں۔	۸۹۶

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۲۰	بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار رہتا ہے۔	۸۹۷
۱۳۲۱	جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہو گی۔	۸۹۷
۱۳۲۲	اگر بائع اپنے لئے اختیار کی شرط کرے تب بھی بیع جائز ہے۔	۸۹۸
۱۳۲۳	اگر کوئی شخص کوئی چیز مول لے کر وہ کسی اور کو ہبہ کر دے ابھی بائع سے جدا بھی نہ ہوا ہو اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے۔	۸۹۸
۱۳۲۴	بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے۔	۸۹۹
۱۳۲۵	بازاروں کا بیان۔	۹۰۰
۱۳۲۶	بازاروں میں غل شور مچانا مکروہ ہے۔	۹۰۲
۱۳۲۷	ماپ تول کی مزدوری بیچنے والے پر ہے۔	۹۰۲
۱۳۲۸	اناج کا ماپنا مستحب ہے۔	۹۰۳
۱۳۲۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع اور مد کی برکت کا بیان۔	۹۰۴
۱۳۳۰	اناج کا بیچنا اور احتکار کرنا کیسا ہے۔	۹۰۴
۱۳۳۱	اناج کا قبض سے پہلے بیچنا یا اس چیز کا بیچنا جو اپنے پاس نہیں کیسا ہے۔	۹۰۵
۱۳۳۲	جو شخص غلہ کا ڈھیر بن ماپے بن تولے خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے اور اس کے خلاف کرنے والے کی سزا۔	۹۰۶
۱۳۳۳	اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خریدا اور اس کو بائع ہی کے پاس رکھوا دیا اور وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابھی مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا۔	۹۰۶
۱۳۳۴	دوسرا مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اس پر خود بیع نہ کرے۔ اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے مول پر خود مول	

باب	مضمون	صفحہ
	نہ کرے جب تک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے۔	۹۰۷
۱۳۳۵	نیلام کے بیان میں۔	۹۰۷
۱۳۳۶	نجش یعنی دھوکا دینے کے لئے قیمت بڑھانا کیسا ہے۔	۹۰۸
۱۳۳۷	دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان۔	۹۰۸
۱۳۳۸	بیع ملامسہ کا بیان۔	۹۰۹
۱۳۳۹	بیع منابذہ کا بیان۔	۹۰۹
۱۳۴۰	اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں دودھ جمع کر رکھنا بائع کو منع ہے اسی طرح ہر جاندار کے تھن میں۔	۹۱۰
۱۳۴۱	اگر خریدار چاہے مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دے دے۔	۹۱۱
۱۳۴۲	زانی غلام کی بیع کے بیان میں۔	۹۱۱
۱۳۴۳	عورتوں سے خرید و فروخت کرنا۔	۹۱۲
۱۳۴۴	کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے بیچ سکتا ہے؟ کیا اس کی مدد اور اس کو نصیحت کر سکتا ہے۔	۹۱۲
۱۳۴۵	جس نے اجرت لے کر بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا مکروہ رکھا ہے۔	۹۱۳
۱۳۴۶	بستی والا باہر والے کے لئے دلالی کر کے مول نہ لے۔	۹۱۳
۱۳۴۷	پہلے سے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔	۹۱۴
۱۳۴۸	قافلے سے کتنی دور آگے جا کر ملنا منع ہے۔	۹۱۵
۱۳۴۹	اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں۔	۹۱۵
۱۳۵۰	کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا۔	۹۱۶
۱۳۵۱	منقے کو منقے کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا۔	۹۱۶
۱۳۵۲	جو کو جو کے بدل بیچنا۔	۹۱۷
۱۳۵۳	سونا سونے کے بدل بیچنا۔	۹۱۷
۱۳۵۴	چاندی کو چاندی کے بدل بیچنا۔	۹۱۸
۱۳۵۵	اشرفی کو اشرفی کے بدل ادھار بیچنا۔	۹۱۸

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۵۶	چاندی کو سونے کے بدل ادھار بیچنا۔	۹۱۹
۱۳۵۷	سونا چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے۔	۹۱۹
۱۳۵۸	بیع مزابنہ کا بیان۔	۹۲۰
۱۳۵۹	درخت کا پھل سونے چاندی کے بدل بیچنا۔	۹۲۱
۱۳۶۰	عرایا کی تفسیر۔	۹۲۲
۱۳۶۱	پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے میوہ بیچنا منع ہے۔	۹۲۲
۱۳۶۲	جب تک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے۔	۹۲۴
۱۳۶۳	اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی میوہ بیچ ڈالا پھر کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا۔	۹۲۴
۱۳۶۴	اناج ادھار خریدنا۔	۹۲۴
۱۳۶۵	اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہے۔	۹۲۵
۱۳۶۶	اگر کوئی پیوند کی ہوئی کھجور یا کھیتی کھڑی ہوئی زمین بیچے یا ٹھیکے پر دے تو میوہ اور اناج بائع کا ہوگا۔	۹۲۵
۱۳۶۷	کھیتی کا اناج ماپ کی رو سے غلے کے عوض بیچنا۔	۹۲۶
۱۳۶۸	درخت کو جڑ سمیت بیچنا۔	۹۲۶
۱۳۶۹	بیع مخاضرہ کا بیان۔	۹۲۶
۱۳۷۰	کھجور کا گابھا بیچنا اور کھانا۔	۹۲۷
۱۳۷۱	خرید و فروخت اور اجارے میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا۔	۹۲۷
۱۳۷۲	ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ بیچ سکتا ہے۔	۹۲۸
۱۳۷۳	زمین مکان اسباب کا حصہ جو تقسیم نہ ہوا ہو بیچنا درست ہے۔	۹۲۹
۱۳۷۴	اگر کسی نے کسی کے واسطے کوئی چیز اس کے حکم سے خرید لی پھر اس نے پسند کر لی۔	۹۲۹
۱۳۷۵	مشرکین و حربی کافروں سے خرید و فروخت کرنا۔	۹۳۰
۱۳۷۶	حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا اس کا ہبہ کرنا' آزاد کرنا۔	۹۳۱
۱۳۷۷	مردار کی کھال کا دباغت سے پہلے کیا حکم ہے؟	۹۳۳
۱۳۷۸	سور کا مار ڈالنا۔	۹۳۳
۱۳۷۹	مردار کی چربی گلانا اور اس کا بیچنا جائز نہیں۔	۹۳۴
۱۳۸۰	ان چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی مورت حرام ہے۔	۹۳۵
۱۳۸۱	شراب کی سوداگری کرنا حرام ہے۔	۹۳۵
۱۳۸۳	غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل ادھار بیچنا۔	۹۳۶
۱۳۸۴	لونڈی غلام بیچنا۔	۹۳۶
۱۳۸۵	مدبر کا بیچنا کیسا ہے؟	۹۳۷
۱۳۸۶	اگر کوئی لونڈی خریدے تو استبراء سے پہلے پہلے اس کو سفر میں لے جا سکتا ہے یا نہیں؟	۹۳۸
۱۳۸۷	مردار اور بتوں کا بیچنا۔	۹۳۸
۱۳۸۸	کتے کی قیمت۔	۹۳۹
	کتاب السلم	۹۴۰
	بیع سلم کا بیان	۹۴۰
۱۳۸۹	ماپ مقرر کر کے سلم کرنا۔	۹۴۰
۱۳۹۰	تول ٹھہرا کر اگر سلم کرنا۔	۹۴۰
۱۳۹۱	ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہ ہو۔	۹۴۱
۱۳۹۲	درخت پر کھجور لگی ہو اس میں سلم کرنا۔	۹۴۲
۱۳۹۳	سلم یا قرض میں ضمانت دینا۔	۹۴۳
۱۳۹۴	سلم یا قرض میں گروی رکھنا۔	۹۴۳
۱۳۹۵	سلم میں میعاد معین ہونا چاہئے۔	۹۴۳
۱۳۹۶	سلم میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی چھ جنے۔	۹۴۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۳۹۷	شفعہ اسی جائیداد میں ہونا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حدبندی ہو جائے تو پھر شفعہ نہ ہوگا۔	۹۴۵
۱۳۹۸	شفیع پر شفعہ پیش کرنا بیع سے پہلے	۹۴۵
۱۳۹۸	کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے۔	۹۴۶
	نواں پارہ	۹۴۷
۱۴۰۰	لجاروں کا بیان۔	۹۴۷
۱۴۰۱	کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانا۔	۹۴۸
۱۴۰۲	اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت مشرک سے خدمت لینا۔	۹۴۸
۱۴۰۳	کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض سے رکھے کہ تین دن یا ایک مہینے یا ایک سال کے بعد یہ کام کرے تو درست ہے۔	۹۴۸
۱۴۰۴	جہاد میں مزدور لے جانا۔	۹۴۹
۱۴۰۵	ایک شخص کو ایک میعاد کے لئے نوکر رکھنا اور کام نہ بیان کرنا۔	۹۴۹
۱۴۰۶	اگر کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ ایک گرتی دیوار سیدھی کر دے تو درست ہے۔	۹۵۰
۱۴۰۷	آدھے دن کے لئے مزدور لگانا۔	۹۵۰
۱۴۰۸	عصر کی نماز تک مزدور لگانا۔	۹۵۱
۱۴۰۹	جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس پر کتنا گناہ ہوگا؟	۹۵۱
۱۴۱۰	عصر سے لے کر رات تک مزدور لگانا۔	۹۵۲
۱۴۱۱	ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کے پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے یا غیر کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو کیا حکم ہے؟	۹۵۲
۱۴۱۲	کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے پھر اس کو خیرات کرے اور حمال کی اجرت کا بیان۔	۹۵۴
۱۴۱۳	دلالی کی اجرت لینا۔	۹۵۴
۱۴۱۴	کیا کوئی شخص کسی مشرک کی دارالحرب میں مزدوری کر سکتا ہے۔	۹۵۵
۱۴۱۵	سورۂ فاتحہ پڑھ کر حربیوں پر پھونکنا اور اس کی اجرت لینا۔	۹۵۵
۱۴۱۶	غلام لونڈی پر ہر روز ایک رقم مقرر کرنا۔	۹۵۷
۱۴۱۷	حجام کی اجرت کا بیان۔	۹۵۷
۱۴۱۸	کسی غلام کے مالک سے اس پر سے محصول کم کرانے کے لئے سفارش کرنا۔	۹۵۷
۱۴۱۹	رنڈی اور فاحشہ لونڈی کی خرچی کا بیان۔	۹۵۸
۱۴۲۰	نر جانور کدانے کی اجرت۔	۹۵۸
۱۴۲۱	اگر کوئی زمین اجارے پر لے پھر اجارہ دینے والا یا لینے والا مر جائے۔	۹۵۸
	کتاب الحوالات	۹۵۹
	کتاب حوالوں کی	۹۵۹
۱۴۲۲	حوالہ یعنی قرض کو دوسرے پر اتارنے کا بیان اور اس کا کہ حوالہ میں رجوع کرنا درست ہے یا نہیں۔	۹۵۹
۱۴۲۳	جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اس کا روکنا جائز نہیں۔	۹۶۰
۱۴۲۴	مردے پر جو قرض ہو اس کا حوالہ دینا درست ہے۔	۹۶۰
	کتاب الکفالہ فی القرض والدیون بالابدان و غیرھما	۹۶۱
	قرض وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں	۹۶۱
۱۴۲۶	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا ان کا حصہ ان کو دے دو۔	۹۶۲

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۲۷	جو شخص مردے کے قرض کی ضمانت کرے وہ پھر نہیں سکتا۔	۹۶۳
۱۴۲۸	ابوبکر صدیق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ	
۱۴۲۹	میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا۔	۹۶۴
	قرض کا بیان۔	۹۶۶
	کتاب الوکالۃ	۹۶۷
	وکالت کا بیان	۹۶۷
۱۴۳۰	ایک شریک دوسرے شریک کا وغیرہ میں وکیل ہونا۔	۹۶۷
۱۴۳۱	اگر مسلمان حربی کافر کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل کرے تو درست ہے۔	۹۶۷
۱۴۳۲	صرافی اور ماپ تول میں وکیل کرنا۔	۹۶۸
۱۴۳۳	جب چرواہا یا وکیل بکری مرتی دیکھے یا کوئی چیز بگڑتی تو اس کو کاٹ ڈالے اور بگڑتی چیز کو درست کر لے۔	۹۶۹
۱۴۳۴	حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل کرنا درست ہے۔	۹۶۹
۱۴۳۷	قرض ادا کرنے کے لئے وکیل کرنا۔	۹۷۰
۱۴۳۸	اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جاوے تو درست ہے۔	۹۷۰
۱۴۳۹	ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لئے وکیل کیا اور یہ بیان نہیں کیا کہ کتنا دے' اس نے دستور کے موافق دیا۔	۹۷۱
۱۴۴۰	کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لئے بادشاہ کو وکیل کرے۔	۹۷۲
۱۴۴۱	ایک شخص کسی وکیل کو کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے۔	۹۷۳

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۴۲	اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس ہوگی۔	۹۷۴
۱۴۴۳	وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا خرچہ اور وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود بھی دستور کے موافق کھانا۔	۹۷۵
۱۴۴۴	حد لگانے کے لئے کسی کو وکیل کرنا۔	۹۷۵
۱۴۴۵	قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور ان کی نگرانی کرنے میں۔	۹۷۵
۱۴۴۶	اگر کسی نے اپنے وکیل سے یوں کہا تم جس کام میں مناسب سمجھو اس مال کو خرچ کرو اور وکیل نے کہا اچھا میں تمہارا کہنا سن چکا۔	۹۷۶
۱۴۴۶	خزانچی کا خزانہ وغیرہ میں وکیل ہونا۔	۹۷۷
	ماجاء فی الحرث والمزارعۃ	۹۷۷
	کھیتی اور بٹائی کا بیان۔	۹۷۷
۱۴۴۶	کھیت اور میوہ دار درخت جس میں سے لوگ کھائیں اس کے لگانے کی فضیلت۔	۹۷۷
۱۴۴۷	کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنا حد سے زیادہ اس میں لگ جانا اس کا انجام برا ہے۔	۹۷۸
۱۴۴۸	کھیت کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا۔	۹۷۸
۱۴۴۹	کھیت کی حفاظت کے لئے گائے بیل سے کام لینا۔	۹۷۹
۱۴۵۰	باغ والا کسی سے کہے تو سب درختوں وغیرہ کو دیکھ لے تو اور میں میوہ میں شریک ہوں۔	۹۷۹
۱۴۵۱	میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا۔	۹۷۹
۱۴۵۲	پہلے باب سے متعلق۔	۹۸۰
۱۴۵۳	آدھی و کم و زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا۔	۹۸۰
۱۴۵۴	اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے۔	۹۸۱
۱۴۵۵	پہلے باب سے متعلق۔	۹۸۱

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۵۶	یہودیوں سے بٹائی کرنا۔	۹۸۲
۱۴۵۷	بٹائی میں کون سی شرطیں لگانا مکروہ ہیں۔	۹۸۲
۱۴۵۸	اگر کسی قوم کا روپیہ ان سے پوچھے بغیر کسی کھیتی میں لگادے ان کے فائدے کے لئے۔	۹۸۲
۱۴۵۹	صحابہ کے اوقاف کا اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان۔	۹۸۴
۱۴۶۰	ناآباد زمین کو جو آباد کرے۔	۹۸۴
۱۴۶۱	پہلے باب سے متعلق۔	۹۸۵
۱۴۶۲	اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک تجھ کو اللہ رکھے کوئی مدت معین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا۔	۹۸۵
۱۴۶۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا کھیتی باڑی پھل پھلاڑی میں ایک دوسرے سے موافقت رکھنا' بے معاوضہ زمین دینا۔	۹۸۶
۱۴۶۴	نقدی ٹھہراؤ پر سونے چاندی کے بدل زمین دینا۔	۹۸۸
۱۴۶۵	پہلے باب سے متعلق۔	۹۸۸
۱۴۶۶	درخت بونے کا بیان	۹۸۹
	کتاب المساقاۃ	۹۹۰
	کتاب مساقات کے بیان میں	۹۹۰
۱۴۶۷	کھیتوں اور باغوں کے لئے پانی میں سے اپنا حصہ لینا	۹۹۰
۱۴۶۸	جو کہتا ہے پانی کا حصہ خیرات کرنا ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ بٹا ہوا ہو یا ان بٹا۔	۹۹۰
۱۴۶۹	جس کا پانی ہے وہ سیراب ہونے تک پانی کا زیادہ حق دار ہے۔	۹۹۱
۱۴۷۰	کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا۔	۹۹۲

باب	مضمون	صفحہ
	کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا۔	۹۹۲
۱۴۷۱	جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ	۹۹۳
۱۴۷۲	نہر کا پانی روکنا۔	۹۹۳
۱۴۷۳	جس کا کھیت بلندی پر ہو وہ پہلے پانی پلاوے۔	۹۹۴
۱۴۷۴	بلند کھیت والا ٹخنوں تک پانی بھرے۔	۹۹۴
۱۴۷۵	پانی پلانے کا ثواب۔	۹۹۵
۱۴۷۶	حوض یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے۔	۹۹۶
۱۴۷۸	رمنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے کوئی محفوظ نہیں کر سکتا۔	۹۹۷
۱۴۷۹	نہروں میں سے آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں۔	۹۹۷
۱۴۸۰	لکڑی گھاس بیچنا۔	۹۹۹
۱۴۸۱	جاگیر مقطعہ دینے کا بیان۔	۱۰۰۰
۱۴۸۲	جاگیر کی سند لکھ دینا۔	۱۰۰۰
۱۴۸۳	پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنا۔	۱۰۰۱
۱۴۸۴	باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں کو پانی پلانے کا حصہ۔	۱۰۰۱
۱۴۸۵	قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر کرنے اور مفلسی منظور کرنے کا بیان۔	۱۰۰۲
۱۴۸۶	جو شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔	۱۰۲۱
۱۴۸۷	جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے۔	۱۰۰۲
۱۴۸۸	قرضوں کا ادا کرنا۔	۱۰۰۳
۱۴۸۹	اونٹ قرض لینا۔	۱۰۰۴
۱۴۹۰	نرمی سے تقاضا کرنے کا ثواب۔	۱۰۰۵
۱۴۹۱	قرض کے اونٹ کے بدل اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دینا۔	

باب	مضمون	صفحہ
۱۴۹۲	قرض اچھی طرح سے ادا کرنا۔	۱۰۰۵
۱۴۹۳	جب قرضدار سے کم ادا کرے اور قرض خواہ معاف کردے تو یہ جائز ہے۔	۱۰۰۵
۱۴۹۴	اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے بدل اتنی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوے یا اناج کے بدل برابر ماپ تول کر یا اندازہ کر کے دے تو درست ہے۔	۱۰۰۶
۱۴۹۵	قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔	۱۰۰۷
۱۴۹۶	قرضدار پر جنازہ کی نماز پڑھنا۔	۱۰۰۸
۱۴۹۷	مالدار ہو کر ٹالم ٹول کرنا ظلم ہے۔	۱۰۰۸
۱۴۹۸	جس شخص کا حق نکلتا ہو وہ تقاضا کر سکتا ہے۔	۱۰۰۸
۱۴۹۹	اگر بیع یا قرض یا امانت کا مال جنسہ مفلس شخص کے پاس مل جاوے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ اس کا حق دار ہوگا۔	۱۰۰۹
۱۵۰۰	اگر کوئی مالدار ہو کر کل پرسوں تک قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو یہ ٹال مٹول نہ ہوگا۔	۱۰۰۹
۱۵۰۱	دیوالیے یا محتاج کا مال بیچ کر قرض خواہوں کو بانٹ دینا یا خود اس کو دینا کہ اپنی ذات پر خرچ کردے۔	۱۰۱۰
۱۵۰۲	ایک معین وعدہ پر قرض دینا یا بیع کرنا۔	۱۰۱۰
۱۵۰۳	قرض میں کمی کرنے کے لئے سفارش کرنا۔	۱۰۱۰
۱۵۰۴	مال کو تباہ کرنا منع ہے۔	۱۰۱۰
۱۵۰۵	غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے' بے اجازت کوئی کام نہ کرے۔	۱۰۱۲
	کتاب فی الخصومات	۱۰۱۳
	نالشوں اور جھگڑوں کا بیان	۱۰۱۳
۱۵۰۶	قرضدار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان۔	۱۰۱۳
۱۵۰۷	ایک شخص نادان یا کم عقل ہو گو حاکم اس پر حجر نہ کرے مگر اس کا کیا ہوا معاملہ رد کر دیا جائے گا۔	۱۰۱۴
۱۵۰۹	مدعی یا مدعیٰ علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں یہ غیبت میں داخل نہیں ہے۔	۱۰۱۵
۱۵۱۰	جب حال معلوم ہو جائے تو مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھر سے نکال دینا۔	۱۰۱۷
۱۵۱۱	میت کا وصی اس کی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے۔	۱۰۱۷
۱۵۱۲	اگر شرارت کا ڈر ہو تو آدمی کا باندھنا درست ہے۔	۱۰۱۸
۱۵۱۳	حرم میں کسی کو باندھنا قید کرنا۔	۱۰۱۸
۱۵۱۴	قرضدار کے ساتھ رہنے کا بیان۔	۱۰۱۹
۱۵۱۵	تقاضا کرنے کا بیان۔	۱۰۱۹
	کتاب فی اللقطہ	۱۰۲۰
	پڑی ہوئی چیز کے اٹھانے کا بیان	۱۰۲۰
۱۵۱۶	جب لقطہ کا مالک اس کی نشانیاں صحیح بتلادے تو اس کے حوالہ کردے۔	۱۰۲۰
۱۵۱۶	بھولے بھٹکے اونٹ کا بیان۔	۱۰۲۰
۱۵۱۷	گم ہوئی ہوئی بکری کا بیان۔	۱۰۲۱
۱۵۱۸	اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے۔	۱۰۲۱
۱۵۱۹	اگر کوئی سمندر میں لکڑی یا کوڑا یا کوئی ایسی ہی چیز پائے۔	۱۰۲۲
۱۵۱۹	رستے میں کھجور پائے۔	۱۰۲۲
۱۵۲۰	مکے کے لقطہ کا کیا حکم ہے؟	۱۰۲۳
۱۵۲۱	کسی کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہیں۔	۱۰۲۴
۱۵۲۲	اگر پڑی ہوئی چیز کا مالک سال بھر کے بعد آئے تب بھی پانے والے کو پھیرنا پڑے گا کیونکہ وہ اس کے پاس امانت تھی۔	۱۰۲۴

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۲۳	پڑی چیز کا اٹھالینا درست ہے ایسا نہ ہو وہ خراب ہو جائے یا غیر مستحق اس کو لے بھاگے۔	۱۰۲۵
۱۵۲۴	لقطہ کا بتلانا لیکن حاکم کے سپرد نہ کرنا۔	۱۰۲۶
۱۵۲۵	پہلے باب سے متعلق۔	۱۰۲۶
	کتاب فی المظالم والغصب	۱۰۲۷
	لوگوں کے حقوق اور ان کو زبردستی چھین لینے کا بیان	۱۰۲۷
۱۵۲۶	ظلم کا بدلا	۱۰۲۸
۱۵۲۷	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا سن لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔	۱۰۲۸
۱۵۲۸	مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے۔	۱۰۲۹
۱۵۲۹	ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم۔	۱۰۲۹
۱۵۳۰	مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے۔	۱۰۳۰
۱۵۳۱	ظالم سے بدلا لینا۔	۱۰۳۰
۱۵۳۲	ظالم کو معاف کر دینا۔	۱۰۳۰
۵۳۳	ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔	۱۰۳۱
۱۵۳۴	مظلوم کی بد دعا سے بچتے رہنا۔	۱۰۳۱
۱۵۳۵	اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس	
۱۵۳۶	سے معاف کرالے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضروری ہے؟	۱۰۳۱
۵۳۷	جب آدمی کسی کا قصور معاف کر دے تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا۔	۱۰۳۲
۱۵۳۸	اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنی کی اجازت اور معافی دی۔	۱۰۳۲
	جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے تو کیسا گناہ ہے؟	۱۰۳۳
۱۵۳۹	جب کوئی شخص دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے	

باب	مضمون	صفحہ
	تو وہ کر سکتا ہے۔	۱۰۳۳
۱۵۴۰	اللہ تعالیٰ کا فرمانا وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے۔	۱۰۳۴
۱۵۴۱	جو شخص ناحق جھگڑے ناحق سمجھ کر اس کا گناہ۔	۱۰۳۴
۱۵۴۲	جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا۔	۱۰۳۵
۱۵۴۳	اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق اس میں سے لے سکتا ہے۔	۱۰۳۵
۱۵۴۴	منڈوں کے نیچے بیٹھنا۔	۱۰۳۶
۱۵۴۵	اپنے ہمسایہ کو دیوار میں کڑیاں لگانے سے نہ روکنا چاہئے۔	۱۰۳۶
۱۵۴۶	شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے۔	۱۰۳۷
۵۴۷	گھروں کے صحن اور جلوخانے اور رستوں میں بیٹھنا۔	۱۰۳۷
۱۵۴۸	رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اس سے تکلیف نہ ہو۔	۱۰۳۸
۱۵۴۹	رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا۔	۱۰۳۸
۱۵۵۰	بلند اور پست بالاخانوں میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے۔	۱۰۳۸
۱۵۵۱	مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں یا دروازہ پر اونٹ باندھنا۔	۱۰۴۳
۱۵۵۲	کسی قوم کے کھوڑے پاس ٹھہرنا وہاں پیشاب کرنا۔	۱۰۴۳
۱۵۵۳	رستے میں سے کانٹوں کی ڈالی یا اور کوئی تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا۔	۱۰۴۳
۱۵۵۴	اگر عام رستے میں اختلاف ہو اور وہاں رہنے والے کچھ عمارت بنانا چاہیں تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیں۔	۱۰۴۴
۱۵۵۵	کسی کی چیز بے اس کی اجازت لوٹنا منع ہے۔	۱۰۴۴
۱۵۵۶	صلیب کو توڑ ڈالنا اور سور کو مار ڈالنا۔	۱۰۴۵
۱۵۵۷	کیا شراب کے مٹکے توڑ ڈالے جائیں، مشکیں پھاڑ ڈالی جائیں۔	۱۰۴۵
۱۵۵۸	جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے لڑے۔	

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۵۹	اگر کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے۔	۱۰۴۶
۱۵۶۰	اگر کسی کی دیوار گرادے تو ویسی ہی بنائے۔	۱۰۴۶
۱۵۶۱	کھانے اور سفر خرچ میں شرکت کا بیان۔	۱۰۴۷
۱۵۶۲	جو مال دو شریکوں میں مشترک ہو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے مجرا لیں۔	۱۰۴۸ ۱۰۴۹
۱۵۶۳	بکریوں کا بانٹنا۔	۱۰۵۰
۱۵۶۴	دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے۔	۱۰۵۰
	دسواں پارہ	**۱۰۵۲**
۱۵۶۵	مشترک چیزوں کی انصاف سے ٹھیک قیمت لگا کر شریکوں میں تقسیم کرنا۔	۱۰۵۲
۱۵۶۶	تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا۔	۱۰۵۲
۱۵۶۹	جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کر لیں تو اب اس سے پھر نہیں سکتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا۔	۱۰۵۳
۱۵۷۰	سونے چاندی اور جن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے ان میں شرکت۔	۱۰۵۵
۱۵۷۱	کھیتی میں مسلمان کا ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک ہونا۔	۱۰۵۵
۱۵۷۲	بکریوں کا انصاف سے تقسیم کرنا۔	۱۰۵۵
۱۵۷۳	اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان۔	۱۰۵۶
۱۵۷۴	غلام لونڈی میں شرکت۔	۱۰۵۶
۱۵۷۵	قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت۔	۱۰۵۷
۱۵۷۶	تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا۔	۱۰۵۸
	کتاب الرھن	**۱۰۵۹**
	رہن کا بیان	۱۰۵۹
۱۵۷۷	آدمی اپنی بستی میں ہو اور گرو رکھے۔	۱۰۵۹
۱۵۷۸	زرہ کو گرو رکھے۔	۱۰۵۹
۱۵۷۹	ہتھیار گروی رکھنا۔	۱۰۵۹
۱۵۸۰	گروی جانور پر سواری کرنا اس کا دودھ پینا درست ہے۔	۱۰۶۰
۱۵۸۱	یہود وغیرہ کافروں کے پاس کوئی چیز گرو کرنا۔	۱۰۶۰
۱۵۸۲	اگر راہن اور مرتہن وغیرہ کسی بات میں اختلاف کریں تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو قسم کھانا چاہئے۔	۱۰۶۱
۱۵۸۴	کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے۔	۱۰۶۲
۱۵۸۵	سورج گہن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے۔	۱۰۶۳
۱۵۸۶	اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کرے۔	۱۰۶۳
۱۵۸۷	اگر کسی شخص نے ساجھی کے بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے تو دوسرے شریکوں کے لئے اس سے محنت مزدوری کرائیں گے جیسے مکاتب سے اور اس پر سختی نہیں کرنے کے۔	۱۰۶۵
۱۵۸۸	اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے اور اس پر طلاق یا اور کوئی ایسی چیز نکل جائے۔ الخ.....	۱۰۶۵
۱۵۸۹	اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنے کی نیت ہو تو آزاد ہو جائے گا۔	۱۰۶۶
۱۵۹۰	ام ولد کا بیان	۱۰۶۷
۱۵۹۱	مدبر کی بیع کا بیان۔	۱۰۶۸
۱۵۹۲	ولا بیچنا یا ہبہ کرنا۔	۱۰۶۸
۱۵۹۳	اگر آدمی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ دے کر اس کا چھڑا لینا۔	۱۰۶۹
۱۵۹۴	مشرک کو آزاد کرنے کا ثواب۔	۱۰۶۹
۱۵۹۵	اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام بنائے۔ الخ.....	۱۰۶۹
۱۵۹۶	جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھائے اس کی فضیلت۔	

باب	مضمون	صفحہ
۱۵۹۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا غلام تمہارے بھائی ہیں جو تم کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ۔	۱۰۷۲
۱۵۹۸	جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے.....الخ۔	۱۰۷۲
۱۵۹۹	غلام پر دست درازی کرنا.....الخ۔	۱۰۷۳
۱۶۰۰	جب خدمت گار کھانا لے کر آئے۔	۱۰۷۴
۱۶۰۱	غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے۔	۱۰۷۶
۱۶۰۲	اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے۔	۱۰۷۶
	کتاب المکاتب	۱۰۷۷
	مکاتب کا بیان	۱۰۷۲
۱۶۰۳	جو اپنے غلام لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ۔	۱۰۷۷
۱۶۰۴	مکاتب سے کون سی شرطیں کرنا درست ہیں۔	۱۰۷۷
۱۶۰۵	مکاتب کا لوگوں سے مدد چاہنا اور سوال کرنا۔	۱۰۷۸
۱۶۰۶	جب مکاتب اپنے تئیں بیچ ڈالنے پر راضی ہو۔	۱۰۷۹
۱۶۰۷	اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے۔	۱۰۸۰
	کتاب الھبۃ وفضلھا والتحرض علیھا	۱۰۸۱
	ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب دلانا۔	۱۰۸۱
۱۶۰۸	تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔	۱۰۸۱
۱۶۰۹	جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔	۱۰۸۲
۱۶۱۰	پانی مانگنا۔	۱۰۸۲
۱۶۱۲	شکاری کا تحفہ قبول کرنا۔	۱۰۸۳
۱۶۱۲	تحفہ قبول کرنا۔	۱۰۸۴
۱۶۱۳	کسی اپنے دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ ایک اپنی خاص بی بی کے پاس ہو۔	۱۰۸۵
۱۶۱۴	جس تحفے کا پھیرنا درست نہیں	۱۰۸۶
۱۶۱۵	غائب چیز کا ہبہ کرنا.....الخ۔	۱۰۸۸
۱۶۱۶	ہبہ کا معاوضہ کرنا۔	۱۰۸۹
۱۶۱۷	اپنی اولاد کو ہبہ کرنا.....الخ۔	۱۰۸۹
۱۶۱۸	ہبہ میں گواہ کرنا۔	۱۰۸۹
۱۶۱۹	خاوند کا بی بی اور بی بی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔	۱۰۹۰
۱۶۲۰	اگر عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کو ہبہ کرے یا غلام لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اس کا خاوند موجود ہو تو ہبہ جائز ہے بشرطیکہ وہ عورت کم عقل نہ ہو۔	۱۰۹۰
۱۶۲۱	پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہئے۔	۱۰۹۱
۱۶۲۲	کسی عذر کی وجہ سے حصہ نہ لینا۔	۱۰۹۳
۱۶۲۳	اگر ہبہ یا ہبہ کا وعدہ کر کے کوئی مر جائے اور وہ چیز موہوب لہ کو نہ پہنچی ہو۔	۱۰۹۳
۱۶۲۴	لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے۔	۱۰۹۴
۱۶۲۵	اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لہ اس پر قبضہ کر لے لیکن زبان سے قبول نہ کرے۔	۱۰۹۵
۱۶۲۶	اگر کوئی اپنا قرض کسی کو ہبہ کر دے۔	۱۰۹۵
۱۶۲۷	ایک چیز کئی آدمیوں کو ہبہ کرے تو کیسا؟	۱۰۹۶
۱۶۲۸	جو چیز قبضہ میں ہو یا نہ ہو اور جو چیز بٹ گئی ہو اور جو نہ بٹی ہو اس کے ہبہ کا بیان۔	۱۰۹۷
۱۶۲۹	اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں۔	۱۰۹۷
۱۶۳۰	اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے اس کے پاس اور لوگ بیٹھے ہوں تو جس کو دیا جائے وہ زیادہ حق دار ہے۔	۱۰۹۸
۱۶۳۱	اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا شخص وہ اونٹ اس کو ہبہ کر دے تو درست ہے۔	۱۰۹۹
۱۶۳۲	جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ تحفہ کے طور پر دینا۔	۱۱۰۰
۱۶۳۳	مشرکوں کو تحفہ بھیجنا۔	۱۱۰۲

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۳۵	ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرنا درست نہیں۔	۱۱۰۳
۱۶۳۶	پہلے باب سے متعلق۔	۱۱۰۴
۱۶۳۷	عمرٰے اور رقبے کا بیان۔	۱۱۰۵
۱۶۳۸	شادی میں دلہن کو پہنانے کے لئے کوئی چیز مانگنا۔	۱۱۰۵
۱۶۳۹	دودھ کا جانور مانگنے پر دینے کی فضیلت۔	۱۱۰۶
۱۶۴۰	اگر کوئی دوسرے سے یوں کہے میں نے اس لونڈی کو	
۱۶۴۱	تیری خدمت میں دیا جیسے رواج ہے' اس کے موافق	
	جائز ہوگا۔	۱۱۰۸
۱۶۴۲	اگر کسی کو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے گھوڑا دے تو	
	اس کا حکم عمرٰی اور صدقہ کا ہے۔	۱۱۰۹
	کتاب الشہادات	۱۱۰۹
	گواہی کا بیان	۱۱۰۹
۱۶۴۴	اگر تعدیل اور تزکیہ میں کوئی اتنا کہے ہم اس کو اچھا	
	سمجھتے ہیں... الخ۔	۱۱۱۰
۱۶۴۵	جو اپنے تئیں چھپا کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی درست	
	ہے اور عمرو بن حریث نے اس کو جائز رکھا ہے۔	۱۱۱۱
۱۶۴۶	اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے ایک بات کی گواہی دی	
	دوسرے لوگوں نے یوں کہا کہ ہم کو معلوم نہیں تو	
	جس نے گواہی دی اس کا قول قبول ہوگا۔	۱۱۱۲
۱۶۴۷	گواہ عادل معتبر ہونا چاہئے۔	۱۱۱۲
۱۶۴۸	تعدیل کے لئے کتنے آدمی ہونا چاہئیں۔	۱۱۱۳
۱۶۴۹	نسب اور رضاعت میں جو مشہور ہو اسی طرح پرانی	
	موت پر گواہی کا بیان۔	۱۱۱۴
۱۶۵۰	قاذف اور چور اور حرام کار کی گواہی کا بیان۔	۱۱۱۵
۱۶۵۱	اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے۔	۱۱۱۷
۱۶۵۲	جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔	۱۱۱۸

باب	مضمون	صفحہ
۱۶۵۳	اندھے کی گواہی اور اس کا معاملہ الخ۔	۱۱۱۸
۱۶۵۴	عورتوں کی گواہی کا بیان۔	۱۱۲۰
۱۶۵۵	لونڈی غلاموں کی گواہی کا بیان۔	۱۱۲۰
۱۶۵۶	صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہونا۔	۱۱۲۱
۱۶۵۷	عورتیں عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں۔	۱۱۲۱
۱۶۵۸	جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو کافی ہے۔	۱۱۲۷
۱۶۵۹	کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔	۱۱۲۸
۱۶۶۰	بچے کب جوان ہوتے ہیں اور ان کی گواہی درست ہے	
	یا نہیں۔	۱۱۲۸
۱۶۶۱	مدعی علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ	
	پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں؟	۱۱۲۹
۱۶۶۲	مدعی علیہ سے قسم لینا۔	۱۱۲۹
۱۶۶۳	پہلے باب سے متعلق۔	۱۱۳۰
۱۶۶۴	اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیا یا زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے	
	کے لئے مہلت چاہی تو مہلت دی جائے گی۔	۱۱۳۱
۱۶۶۵	عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے۔	۱۱۳۱
	مدعی علیہ پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جاوے وہیں	
	قسم کھالے... الخ۔	۱۱۳۱
۱۶۶۶	جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی	
	کرے تو پہلے کس سے قسم لی جائے۔	۱۱۳۲
۱۶۶۷	اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور	
۱۶۶۸	جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں... الخ۔	۱۱۳۲
۱۶۶۹	قسم کیونکر لی جائے۔	۱۱۳۳
۱۶۷۰	جو شخص مدعی علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد گواہ پیش	
	کرے۔	۱۱۳۴
۱۶۷۱	وعدے کا پورا کرنا ضرور ہے۔	۱۱۳۴
۱۶۷۲	مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔	۱۱۳۶

باب	مضمون	صفحہ
۶۷۳	مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا۔	۱۱۳۷
	کتاب الصلح	۱۱۳۹
	صلح کا بیان	۱۱۳۹
۱۶۷۵	دو آدمیوں میں میل کرانے کے لئے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے۔	۱۱۴۱
۱۶۷۶	حاکم لوگوں کو کہے ہم کو لے چلو ہم میل جول کرادیں۔	۱۱۴۱
۱۶۷۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اگر جورو خاوند صلح کرلیں.....الخ۔	۱۱۴۱
۱۶۷۸	اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو صلح لغو ہے۔	۱۱۴۲
۱۶۷۹	صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں ولد فلاں اور فلاں ولد فلاں نے صلح کی۔	۱۱۴۲
۱۶۸۰	مشرکوں سے صلح کرنا۔	۱۱۴۴
۱۶۸۱	دیت پر صلح کرلینا۔	۱۱۴۵
۱۶۸۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن بن علی کی نسبت یہ فرمانا یہ میرا بیٹا سردار ہے.....الخ۔	۱۱۴۶
۱۶۸۳	کیا امام صلح کرلینے کے لئے اشارہ کرسکتا ہے۔	۱۱۴۷
۱۶۸۴	لوگوں میں ملاپ کرنے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔	۱۱۴۸
۱۶۸۵	اگر حاکم صلح کرنے کے لئے اشارہ کرے اور کوئی فریق نہ مانے تو قاعدے کا حکم دے دے۔	۱۱۴۸
۱۶۸۶	میت کے قرض خواہوں اور وارثوں میں صلح کا بیان۔	۱۱۴۹
۱۶۸۷	کچھ نقد دے کر قرض کے بدل صلح کرنا۔	۱۱۵۰
	کتاب الشروط	۱۱۵۰
	شرطوں کا بیان	۱۱۵۰
۱۶۸۸	اسلام لاتے وقت اور معاملات بیع و شرا میں کون سی شرطیں لگانا جائز ہیں۔	۱۱۵۰
۱۶۸۹	پیوند لگانے کے بعد اگر کھجور کا درخت بچے۔	۱۱۵۲
۱۶۹۰	بیع میں شرطیں لگانے کا بیان۔	۱۱۵۲
۱۶۹۱	اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں فلاں مکان تک میں اس پر سوار رہوں گا تو یہ شرط جائز ہے۔	۱۱۵۳
۱۶۹۲	معاملات میں شرط لگانا۔	۱۱۵۴
۱۶۹۳	نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانا۔	۱۱۵۴
۱۶۹۴	مزارعت میں شرط لگانا۔	۱۱۵۵
۱۶۹۵	نکاح میں کون سی شرطیں درست نہیں۔	۱۱۵۵
۱۶۹۷	مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع پر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے۔	۱۱۵۶
۱۶۹۸	طلاق پر شرطیں لگانے کا بیان۔	۱۱۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام صاحب کی شخصیت اور آپ کے ذاتی اور فنی کمالات کی چند جھلکیاں

امام بخاری کا سلسلہ نسب یہ ہے :

محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بن بذذبہ البخاری الجعفی

امام بخاری کے جد امجد بردزبہ مجوسی تھے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ بردزبہ کے فرزند ابراہیم بخارا کے حاکم یمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ دیار عرب میں کیونکہ یہ دستور عام تھا کہ جس کے ہاتھ پر اسلام لاتے تھے اس سے ایک خاص تعلق اور ربط ہوتا تھا جس کو ولا سے تعبیر کرتے تھے اور اس کی شاخیں اتنی دور دور تک پھیلتی تھیں کہ اسی رشتے سے اپنی نسبتیں قائم کر لیتے تھے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی رشتے سے کہا جاتا ہے ورنہ امام اس خاندان سے نہ تھے۔

امام بخاریؒ کے والد اسماعیل جلیل القدر علماء اور حماد بن زید کے شاگردوں میں سے تھے اور امام مالکؒ کی شاگردی کا بھی فخر آپ کو حاصل تھا۔

ولادت :

امام بخاری ۱۳ شوال ۱۹۴ھ بعد نماز جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری ابھی کم سن تھے کہ شفیق باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور تعلیم و تربیت کے لئے صرف والدہ کا سہارا باقی رہ گیا۔ شفیق باپ کے اٹھ جانے کے بعد ماں نے امام بخاری کی پرورش شروع کی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ امام بخاری نے ابھی اچھی طرح آنکھیں بھی نہ کھولی تھیں کہ بینائی جاتی رہی۔ اس المناک سانحہ سے والدہ کو شدید صدمہ ہوا' انہوں نے بارگاہ الٰہی میں آہ و زاری کی' عجز و نیاز کا دامن پھیلا کر اپنے لاثانی بیٹے کی بینائی کے لئے دعائیں مانگیں۔ ایک مضطرب' بے وسیلہ اور بے سہارا ماں کی دعائیں تھیں قبولیت سے ردا ہو گئے۔ رات کو ابراہیم خلیل اللہ کو خواب میں دیکھا فرما رہے ہیں جا اے نیک خو! تیری دعائیں قبول ہوئیں' تیرے نور نظر اور لخت جگر کو پھر نور نظر سے نوازا گیا۔ صبح اٹھتی ہیں تو دیکھتی ہیں کہ بیٹے کی آنکھوں کا نور لوٹ آیا۔

امام بخاری کو کمسنی سے ہی حدیث کا بے انتہا شوق تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ نے امام کی تخلیق صرف حدیث ہی کے لئے کی ہے۔ امام بخاری مکتب میں ابتدائی تعلیم میں مشغول تھے اور عمر بھی صرف دس برس تھی مگر حدیث کا بے پناہ شوق دامن گیر تھا جب کبھی کوئی حدیث سنتے فوراً یاد کر لیتے۔ دس سال کی عمر میں امام بخاری نے مدرسہ چھوڑ دیا اور اپنے زمانے کے محدث داخلی کے درس میں شریک ہونے لگے۔ (ترجمان السنہ' جلد اول' ص ۲۵۳)

ایک مرتبہ امام بخاری داخلی کے حلقہ درس میں تھے انہوں نے لوگوں کو ایک سند سنانی شروع کی' سند کی ترتیب یوں تھی : سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم۔ امام بخاری نے فوراً ٹوکا اور عرض کیا "ابوالزبیر ابراہیم سے روایت نہیں کرتے"۔ پہلے تو داخلی نے بخاری کو طفل مکتب سمجھ کر جھڑک دیا مگر پھر جا کر اپنی اصل کتاب کی طرف مراجعت کی تو اسی طرح پایا جیسے امام بخاری نے کہا تھا۔ داخلی واپس آئے اور کہا اچھا میاں لڑکے یہ تو بتلاؤ کہ یہ سند کیسے صحیح ہے؟

بخاری نے کہا ابراہیم سے روایت کرنے والے زبیر ہیں اور یہ عدی کے بیٹے ہیں' ابوزبیر نہیں۔ داخلی نے فرمایا جو تم نے کہا وہی ٹھیک ہے۔ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اس وقت امام کی عمر گیارہ برس تھی۔

جب آپ کی عمر سولھویں منزل میں پہنچی تو وکیع اور عبداللہ بن المبارک کی جمع کی ہوئی تمام حدیثیں زبانی یاد تھیں۔

پہلا سفر حج :

۲۱۰ھ میں اپنی والدہ اور بھائی کے ہمراہ حج کے لئے سفر کیا۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ امام بخاری کا یہ پہلا سفر تھا' اگر اس سے پہلے کوئی سفر کرتے تو ان اساتذہ اور شیوخ کو پاتے جنہیں آپ کے اقران نے پایا۔

حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں امام بخاری ہمارے ساتھ مشائخ بخارا کے پاس جایا کرتے تھے اس وقت امام بخاری نو عمر تھے' درس میں جا کر بیٹھتے۔ سب لوگ حدیثوں کو لکھتے اور یاد کرتے مگر امام صاحب خاموش بیٹھے رہتے اور ایک لفظ نہ لکھتے۔ ساتھی ملامت کرتے کہ میاں جب تم لکھتے نہیں تو آتے کیوں ہو؟ حاشد کہتے ہیں کہ پندرہ سولہ روز یونہی گزر گئے سترھویں روز امام بخاری نے تنگ آ کر کہا کہ تمہاری ملامت کی حد ہو گئی لاؤ اپنے دفتر نکالو اور دکھاؤ تم لوگوں نے کیا لکھا ہے۔ ہم اس وقت پندرہ ہزار سے بھی زائد حدیثیں لکھ چکے تھے ہم نے اپنے دفتر امام بخاری کے سامنے لا کر رکھ دیئے۔ امام نے تمام حدیثیں بھری مجلس میں زبانی سنا دیں اور ہم نے جان لیا کہ جو نایاب خزانہ ہمارے کاغذوں میں ہے وہ امام بخاری کے سینے میں محفوظ ہے اور ہمیں امام کی یادداشت سے اپنے نوشتوں کی اصلاح کرنی پڑی۔ (مقدمہ تیسیر القاری صفحہ ۹' سیرۃ البخاری عبدالسلام مبارکپوری صفحہ ۹۷)

امام بخاری کا حافظہ

امام بخاری کو خدا نے عجیب حافظہ اور ذہن عطا کیا تھا۔ علم کی بزم میں آئے چند سال بھی نہ گزرے تھے کہ ہر طرف ان کے خداداد حافظہ کا شہرہ ہو گیا۔ جہاں جہاں امام بخاری کا وجود پہنچتا تھا وہاں وہاں اس سے پہلے ان کا نام پہنچ جاتا تھا اور جب کسی آبادی میں قدم رکھتے تو وہاں کی مجلسیں علم و عمل کی روشنی سے منور اور تاباں ہو جاتیں۔ آس پاس کے تشنہ لب امام پر ٹوٹ پڑتے اور امام کے گرد و پیش علم و عمل کے پروانوں کا ہجوم ہو جاتا۔

امام بخاری کی بصرہ میں آمد :

ہر طرف علم کا چرچا تھا۔ صحابہ اور تابعین کی زندہ یادگاریں موجود تھیں' بڑے بڑے علماء و فضلاء جمع تھے۔ امام بخاری کی ذات سب کو اچنبھے میں ڈالے ہوئے تھی اور امام کی کمسنی اور علم و فضل کی فراوانی حیرت و استعجاب کا باعث بنی ہوئی تھی۔ امام کی بصرہ آمد سے ہر طرف شور مچ گیا۔ علمائے شہر نے امتحان کی ٹھانی۔ تمام علمائے بصرہ نے ایک مجلس علم کا اہتمام کیا' فقہاء و محدثین امام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شمولیت کی درخواست کی۔ امام نے بڑی انکساری سے فرمایا میں تو نو عمر ہوں' آپ جیسے فضلاء مجھ سے ایسی درخواست کرتے ہیں؟ لیکن امام بخاری کے انکار پر علمائے شہر کا اصرار بڑھتا رہا آخر امام بخاری نے دعوت قبول کر لی' مجلس منعقد ہوئی' علماء کے علاوہ شہر کے علم نواز لوگوں کا بھی ہجوم تھا اور سب نتیجہ کے بے چینی سے منتظر۔

امام بخاری نے فرمایا آپ سب لوگ یہیں کے رہنے والے ہیں لیکن میں اسی شہر کی ایسی حدیثیں سناتا ہوں جنہیں سن کر آپ ایک نیا فائدہ حاصل کریں گے۔ یہ کہہ کر امام نے ایک حدیث سنائی اور کہا کہ میں اس حدیث کو سالم سے

بواسطہ منصور نقل کرتا ہوں اور آپ کے یہاں یہ روایت سالم کے علاوہ دوسرے لوگوں سے روایت کی جاتی ہے' آپ اس سند کو بھی دوسری سندوں کے ساتھ ملا لیجئے تاکہ مزید قوت کا باعث ہو۔ ساری مجلس میں امام بخاری نے اسی قسم کی احادیث بیان کیں' مجلس ختم ہو گئی اور تمام علماء نے سمجھ لیا کہ بخاری کا علم' حافظہ اور ذہن سب ہی غیر معمولی ہیں اور حاضرین مجلس امام کی طفلانہ صورت اور عالمانہ سیرت پر انگشت بدنداں رہ گئے۔ بڑے بڑے اساتذہ اور محدثین نے امام کے سامنے اس وقت زانوئے ادب طے کیا جب ان کی لوح وجہ پر جوانی و پختگی کا ایک بھی خط نمودار نہ ہوا تھا۔

دارمی امام سے عمر میں بڑے تھے مگر فرمایا کرتے تھے کہ ہم میں سب سے بڑے عالم' سب سے بڑے فقیہ' سب سے زیادہ علم کے شیدا اور سب سے زیادہ جفاکش امام بخاری ہیں۔ (ترجمان السنہ جلد اول' صفحہ ۲۵۶)

ابراہیم خواص کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرعہ جیسے جلیل القدر عالم کو امام بخاری کے سامنے بچوں کی طرح علل حدیث معلوم کرتے دیکھا ہے۔

محمد بن حاتم' وراق اور محمد بن یوسف فربری اپنا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رات کو پندرہ پندرہ اور بیس بیس مرتبہ اٹھتے' چراغ روشن کرتے اور مطالعہ حدیث میں مشغول ہو جاتے' نیند کی شدت ہوتی تو ذرا آنکھ جھپکا لیتے مگر کتاب بینی کا بے پناہ شوق نیند پر غالب آجاتا پھر اٹھ جاتے اور چراغ روشن کر کے کتاب بینی میں مشغول ہو جاتے۔

بغداد کا ایک عجیب واقعہ :

ابن خلکان لکھتا ہے کہ امام بخاری کو حدیث کا بے پناہ شوق اطراف و امصار میں کشاں کشاں لئے پھرتا تھا۔ ضروریات سفر محدود ہونے کے باوجود امام بخاری نے اپنے وطن سے نکل کر دیار عرب کو چھانا۔ جلیل القدر محدثین سے استفادہ کیا۔ خراسان' حجاز' عراق اور شام کے مختلف علاقوں کی علمی سیاحت کی۔ علم و فضل کے پھول چنتے چنتے جب آپ بغداد پہنچے تو وہاں کے علماء نے آپ کا علمی عمق جانچنے کا ارادہ کیا' اگرچہ امام کے خداداد اور غیر معمولی فضل و کمال کا شہرہ سن چکے تھے لیکن اپنی معلومات پر یقین و اطمینان کی مہر ثبت کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ علمائے شہر نے مل کر ایک مجلس کا اہتمام کیا اور امام کو دعوت دی۔ امام بخاری تشریف لے آئے اور مجلس امتحان کا آغاز یوں ہوا کہ دس آدمیوں نے امام کے سامنے دس دس حدیثیں بیان کیں جن کی سند اور متن میں رد و بدل کر دی گئی تھی۔ امام یہ حدیثیں سنتے رہے اور ہر ایک کے جواب میں لا اعرف کہتے رہے بعض ظاہر بین یہ سمجھ بیٹھے کہ امام نقد و نظر کے معیار پر پورے نہیں اترے لیکن جن کو خدا نے فہم و فراست کی دولت سے نوازا تھا انہوں نے تاڑ لیا کہ بخاری واقعی امام بخاری ہیں۔ جب دس آدمی اسناد و متن میں رد و بدل کی ہوئی حدیثیں سنا چکے تو امام نے ترتیب وار ہر ایک کو بلانا شروع کیا اور ہر ایک سے بتلاتے گئے کہ تم نے جو حدیث بیان کی تھی اس کی اسناد یوں ہے اور متن اس طرح۔ الغرض دس کی دس حدیثوں کا متن اور اسناد کو ٹھیک کر کے ترتیب وار سنا دیا۔ حاضرین آپ کی زبردست قوت حافظہ دیکھ کر حیران رہ گئے اور ہر فرد آپ کے علم و فضل اور فہم و فراست کا مدح خواں ہو کر مجلس سے نکلا۔ (سوانح عمری امام بخاری از عبدالستار ٹونکی صفحہ ۱۶۔۱۷)

یوسف بن موسیٰ مروزی کہتے ہیں کہ میں بصرہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک ایک نقیب نے پکارا علم والو! محمد بن اسماعیل بخاری پہنچ گئے۔ لوگ ان کی زیارت کو ٹوٹ پڑے۔ میں بھی ہجوم کے ساتھ آگے بڑھا۔ امام بخاری کو ایک نوجوان کی شکل میں پایا' آپ ایک ستون کی آڑ میں نفلیں پڑھ رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے گھیر

لیااور درخواست کی کہ ہمارے لئے مجلس املاء قائم کریں۔ چنانچہ امام صاحب نے ان کے اصرار پر مجلس املاء کا اہتمام کیا اور اہل بصرہ کو ایسی حدیثیں لکھائیں جو انہیں اب تک نہیں پہنچی تھیں۔ ابن مروزی کہتے ہیں کہ اس وقت امام کی عمر ہمشکل ۲۶ یا ۲۷ برس تھی۔ اس لئے یہ کہنا قرین قیاس ہے کہ یہ واقعہ ۲۲۱ھ کا ہے۔

یہ زمانہ اگرچہ آپ کی جواں عمری کا زمانہ تھا لیکن آپ کے فضل و کمال کا شہرہ اتنا ہو گیا تھا کہ دور دور سے حدیث کا درس سننے کے لئے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تھے۔ حفظ حدیث میں بڑے بڑے محدثین کو آپ نے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ اسحاق بن راہویہ جن کو اپنی ہمہ دانی پر جا فخر و ناز تھا ایک مرتبہ امام سے ملے اور اپنے متعلق فرمانے لگے میں ایسے شخص سے واقف ہوں جس کے مجلہ دماغ میں ستر ہزار حدیثیں محفوظ ہیں۔ امام صاحب نے برجستہ فرمایا "الحمد للہ اس نگار خانے میں ایک اور شخص بھی ہے جو دو لاکھ حدیثوں پر عبور رکھتا ہے"۔

تصنیف و تالیف :

خود امام بخاری کا قول ہے کہ جب میں نے قضایائے صحابہ کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی تو میری عمر اٹھارہ سال تھی۔ اس کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں اس مقدس مقام پر بیٹھ کر "کتاب التاریخ" لکھنی شروع کی جس کی نسبت حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔ "ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة" آپ حضور اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کے قریب بیٹھ کر قندیل و چراغ نہ ہونے کے باعث چاندنی راتوں میں اپنی کتاب لکھا کرتے۔ اس کتاب کے متعلق خود امام بخاری فرمایا کرتے "کتاب التاریخ" میں کوئی ایسا امام نہیں جس کا قصہ مجھے یاد نہ ہو لیکن اس خوف سے وہ قصے اپنی کتاب میں درج نہیں کئے کہ یہ کتاب پھر کتاب نہیں ایک دفتر اور کتب خانہ بن جائے گی۔

آپ کی سب سے اہم اور سب سے بلند پایہ تصنیف "صحیح بخاری" ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو واقعات و حقائق کی ترجمانی ہو گی کہ یہی وہ تصنیف ہے جس نے امام بخاری کی شخصیت کو غیر معمولی بنا دیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام اور صحابہ کے دور میں جمع اور ترتیب حدیث کی رسم نہ تھی۔ اول تو یہ کہ نزول قرآن کی وجہ سے کتابت حدیث کی ممانعت تھی نیز یہ کہ اس زمانے میں لوگوں کے ذہن اور حافظے قابل اعتماد اور صاف تھے اس کے علاوہ اس وقت کتابت و طباعت کی سہولتیں مسدود ہی نہیں بلکہ مفقود تھیں۔ جب صحابہ کا مقدس دور ختم ہوا اور تابعین کا زمانہ آیا تو مختلف فتنے ابھرنے لگے۔ حافظہ، ذہن، دیانت اور خلوص ہر چیز کا انحطاط شروع ہو گیا۔ ان چیزوں کے پیش نظر علماء کو خیال ہوا کہ اب حدیث کی ترتیب و تدوین ہونی چاہئے ورنہ دین کا اہم جزو اور کتاب اللہ کی بسیط شرح ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ سب سے پہلے ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے حدیثیں جمع کرنا شروع کیں۔ ان لوگوں نے ہر باب میں ایک جداگانہ تصنیف کی۔ اس کے بعد طبقہ ثالثہ کے لوگ اٹھے اور انہوں نے احکام کو جمع کیا۔ امام مالک نے مؤطا امام مالک تصنیف کی جس میں اہل حجاز کی قوی اور مستند روایتوں کا ذخیرہ اکٹھا کیا اور اس کے ساتھ صحابہ و تابعین کے فتاویٰ بھی شامل کیے ابن جریج نے مکہ میں، امام اوزاعی نے شام میں، سفیان ثوری نے کوفہ میں اور حماد بن مسلمہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے بصرہ میں اس قسم کے مجموعے مرتب کئے۔ دوسرے علماء نے ان کی دیکھا دیکھی مختلف کتابیں مرتب کیں۔ جب دوسری صدی کا آخر ہوا تو محدثین کو یہ خیال دامن گیر ہوا کہ ایسی کتابیں تصنیف کی جائیں جن میں صرف احادیث ہوں صحابہ و تابعین کے اقوال و فتاویٰ نہ ہوں چنانچہ مسانید کی تصنیف شروع ہوئی اور عبداللہ بن موسیٰ عبسی کوفی، اسید بن موسیٰ اموی، نعیم بن حماد خزاعی وغیرہ نے

مسانید مرتب کیں۔ اس کے بعد کل محدثین اسی طریقے پر چل پڑے اور بہت کم ایسے گزرے جنہوں نے کوئی مسند نہ لکھی ہو۔ جب امام بخاری نے ان تصانیف کو دیکھا تو انہوں نے سوچا کہ یہ کتابیں اپنی ترتیب و تدوین کے اعتبار سے بہترین اور یگانہ ہیں مگر صرف اس بات کے پیش نظر کہ ان مجموعوں میں صحیح حدیثوں کے ساتھ ضعیف حدیثیں بھی جمع کر دی گئی ہیں آپ کی ہمت عالی صحیح حدیثوں کے انتخاب کے لئے آمادہ ہوئی۔ اس محرک کے علاوہ اسحاق بن راہویہ کی مجلس میں سن چکے تھے کہ انہوں نے فرمایا کاش! "کوئی ایسی کتاب ترتیب دی جائے جس میں صرف صحیح حدیثیں ہوں"۔ یہ بات سب نے سنی لیکن دل میں اسی کے پیوست ہوئی جس کے نصیب میں یہ عظیم الشان کام روز ازل سے مقدر ہو چکا تھا۔

امام بخاری نے ایک جامع صحیح تصنیف فرمانے کا ارادہ فرمالیا۔ اسی اثناء میں آپ نے خواب دیکھا کہ میں حضور علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا پنکھا جھل رہا ہوں۔ معبرین سے تعبیر پوچھی تو بتلایا کہ تم حضور ﷺ کے کلام سے کذب و افتراء کی مکھیاں دور کرو گے۔ اس خواب نے امام بخاری کے عزم پر توثیق کی مہر لگادی اور آپ نے اس عدیم النظیر کارنامے کو انجام دینے کے لئے کمر ہمت کس لی اور ان چھ لاکھ حدیثوں سے آپ نے انتخاب شروع کیا جو آپ کے خداداد حافظے میں محفوظ تھیں۔

آپ نے صحیح بخاری کی ترتیب و تالیف میں صرف علمیت، ذکاوت اور حفظ ہی کا زور خرچ نہیں کیا بلکہ خلوص، دیانت، تقویٰ اور طہارت کے بھی آخری مرحلے ختم کر ڈالے اور اس شان سے ترتیب و تدوین کا آغاز کیا کہ جب ایک حدیث لکھنے کا ارادہ کرتے، تو غسل کرتے دو رکعت نماز پڑھتے، بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوتے اور اس کے بعد ایک حدیث تحریر فرماتے۔ غالباً اس بزم آب و گل میں آج تک اس انداز سے کسی مصنف نے تصنیف و تالیف نہ کی ہو گی اور صرف حدیث لکھتے وقت ہی نہیں ابواب و تراجم لکھتے وقت بھی اسی بے مثال خلوص اور تقویٰ کا مظاہرہ کرتے۔ اس سخت ترین جانکاہی اور دیدہ ریزی کے بعد سولہ سال کی طویل مدت میں یہ کتاب زیور تکمیل سے آراستہ ہوئی اور ایک ایسی تصنیف عالم وجود میں آگئی جس کا لقب بلا کسی کم و کاست "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" قرار پایا۔ امت کے ہزاروں محدثین نے سخت سے سخت کسوٹی پر کسا، پرکھا اور جانچا مگر جو لقب اس مقدس تصنیف کے لئے من جانب اللہ مقدر ہو چکا تھا وہ پتھر کی کبھی نہ مٹنے والی لکیر بن گیا۔

صحیح بخاری کے علاوہ بھی امام صاحب کی تقریباً ۱۲ اہم اور بلند پایہ تصانیف ہیں۔ اگرچہ جامع کی تابانی اور جلوہ ریزی نے ان کی ضیاباریاں بہت دھندلی اور مدھم کر دیں لیکن پھر بھی ان کی اہمیت کو مقتدر علماء نے تسلیم کیا ہے اور ان میں کئی کتابیں ایک مستند علمی ذخیرے کا درجہ رکھتی ہیں مثلاً "تاریخ کبیر" جس کو امام نے اٹھارہ سال کی عمر میں حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر بیٹھ کر لکھا۔ تاریخ صغیر بھی بے مثال تصنیف ہے اور فن رجال میں بہترین کتاب مانی گئی ہے۔ تاریخ اوسط، الجامع الکبیر، کتاب الہبہ، کتاب الضعفاء، اسامی الصحابہ، کتاب العلل، کتاب المبسوط، الادب المفرد وغیرہ آپکی مشہور کتابیں ہیں۔

درس و افتاء :

امام بخاری کا حافظہ، ذکاوت و فقاہت، علم رجال میں کامل دسترس، علل حدیث پر عبور، یہ ایسے حقائق تھے جنہوں نے لوگوں کو مجبور کر دیا کہ وہ امام بخاری کے درس و افتاء سے استفادہ کریں۔

حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ اہل علم کی والہیت اور شیفتگی کی یہ کیفیت تھی کہ راستہ میں امام کو روک لیتے اور حدیثیں لکھانے کے لئے اصرار کرتے۔ (سیرۃ البخاری ص : ۱۰۵)

ابو بکر بن العباس الاعین کا بیان ہے کہ یہ وہ وقت تھا جب امام اپنی زندگی کی صرف اٹھارہ منزلیں طے کرنے پائے تھے اس کم سنی کے باوصف لوگ آپ کو درس وافتاء پر مجبور کرتے۔

امام کے مخصوص شاگرد محمد بن حاتم الوراق کہتے ہیں کہ امام صاحب نے فرمایا کہ میں اس وقت تک درس حدیث کے لئے نہیں بیٹھا جب تک کہ میں نے صحیح حدیثوں کو ضعیف اور سقیم حدیثوں سے ممتاز نہیں کر لیا اور اہل الرائے کی کتابوں کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ فن حدیث پر پوری طرح عبور حاصل نہیں کر لیا۔ فنون حدیث میں علم الانساب' اسماء الرجال' مراتب جرح و تعدیل اور علل حدیث سب ہی آجاتے ہیں۔ ان تمام فنون پر امام صاحب کی گہری نظر تھی اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کی طبعی ذکاوت اور نکتہ سنجی سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ یہی وجہ تھی کہ امام صاحب کے اقران ہی نہیں بلکہ اساتذہ اور شیوخ بھی لوگوں کو امام صاحب کے درس میں شامل ہونے کی تلقین فرماتے۔

آپ کی مجالس درس زیادہ تر بصرہ اور بغداد اور بخارا میں رہیں لیکن دنیا کا غالباً کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں امام بخاری کے تلامذہ سلسلہ بسلسلہ نہ پہنچے ہوں۔ محمد بن یوسف فربری کہتے ہیں کہ امام صاحب کی مجالس درس میں بڑے بڑے اساتذہ اور شیوخ بھی شامل ہوتے تھے۔ عبداللہ بن محمد المسندی' اسحاق بن احمد' عبداللہ بن منیر اور ابن قتیبہ وغیرہ اگرچہ بڑے پایہ کے لوگ ہیں اور خود صاحب کمال ہیں لیکن امام صاحب کی مجلسوں میں شریک ہوتے تھے اور آپ کے فقہی نکات قلمبند کرتے تھے۔ ابو زرعہ رازی' ابو حاتم رازی' ابو بکر بن العاصم' اسحاق بن احمد' ابن خزیمہ اور قاسم بن زکریا فن تاریخ' اسماء الرجال اور فن تعدیل و جرح میں امام مانے جاتے ہیں مگر امام صاحب کی تحقیقات کے دلدادہ تھے اور حلقہ درس میں بیٹھ کر امام صاحب کی تقریریں قلمبند کرتے تھے۔

امام بخاری نے اگرچہ اپنے احباب اور اساتذہ کے اصرار پر طالب علمی کے زمانے ہی میں فتویٰ دینا شروع کر دیا تھا مگر تحصیل علم کے بعد جب بخارا میں مجلس درس قائم کی تو مستقل افتاء کا کام شروع کر دیا۔ گو امام بخاری کے تلامذہ نے ان کے فتاویٰ کو کتابی شکل دینے کا خاص اہتمام نہیں کیا لیکن صحیح بخاری کے ابواب و تراجم بھی فتاویٰ کے کسی مستقل اور مرتب مجموعے سے کم حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ پر جو مسئلہ پیش کیا جاتا قرآن' سنت رسول یا آثار صحابہ سے اس کا جواب دیتے اور اگر ان تین مآخذ میں دلیل نہ ملتی تو سکوت بہتر سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ جامع صحیح میں بعض مقامات پر ابواب و تراجم حدیث سے خالی ہیں۔

حدیث اور امام بخاری :

فن حدیث میں علمائے امت نے امام بخاری رحمہ اللہ کا جو مقام مانا ہے اور امام صاحب نے جس طرز سے اس مقدس فن کی خدمت کی ہے اس کے تفصیلی ذکر کا تو یہاں موقعہ ہے اور نہ گنجائش لیکن یہ حقیقت بھی ناقابل انکار ہے کہ امام بخاری اور علم حدیث دو متلازم چیزیں ہیں اس لئے ان خصوصیات کا ذکر کر دینا ضروری ہے جو امام بخاری کی ذات کے ساتھ وابستہ ہیں۔

فن روایت ایک ایسا فن ہے جس کے مطالعہ اور عدم مطالعہ پر قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں مرتب ہوتی ہیں اقوام و ملل کی فنی اور علمی زندگی میں فن روایت ایک بنیادی پتھر ہے جس کے بغیر ارتقائی منزلوں کا طے کرنا بہت مشکل ہے۔

یوں تو دنیا کی ہر قوم نے اس فن میں کچھ نہ کچھ دلچسپی ضرور لی ہے لیکن مسلمانوں نے اس فن کے ساتھ جو

احسانات کیے وہ صرف مسلمانوں ہی کی خصوصیت ہیں۔ نقد و جرح' اسماء الرجال اور سلسلہ اسناد کا تحفظ یہی وہ پیمانے تھے جنہوں نے قرآن کریم کے علاوہ نبی کریم علیہ السلام کے اقوال و اعمال کو بھی محفوظ کر دیا اور بات صرف یہیں تک ختم نہیں ہو گئی بلکہ صحابہ' تابعین اور تبع تابعین کے اقوال' فتاویٰ اور آراء بھی محفوظ کر دی گئیں۔

تدوین حدیث کی ابتداء خلفائے راشدین ہی سے ہوتی ہے' ہاں اتنی بات ہے کہ جوں جوں حضور علیہ السلام کے زمانے سے بعد ہوتا گیا نقد و جرح میں تشدد آتا گیا۔ عمر فاروقؓ کو اگر ذرا بھی شبہ ہوتا تو دلیل اور گواہ طلب کر لیتے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں محدثین لکھتے ہیں کہ روایت میں انتہائی سختی برتتے تھے اور اگر کوئی شاگرد الفاظ حدیث یاد کرنے میں کوتاہی کرتا تو ڈانٹتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نہ صرف تدوین حدیث کی طرف پوری توجہ صرف کی بلکہ کتابت حدیث کا بھی اہتمام کیا اور ابوبکر بن حزم کو ایک مجموعے کی ترتیب کے لئے لکھا۔

بنو امیہ کے بعد خلفائے بنی عباس نے بھی اس میں کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ خود ہارون الرشید مؤطا سننے کے لئے امام مالک کی مجلسوں میں شامل ہوا ہے۔ علماء' سلاطین اور امراء کے علاوہ عام لوگوں کو علم حدیث سے جس قدر دلچسپی اور والہانہ لگاؤ تھا' وہ بھی قابل ذکر ہے۔

جس وقت امام بخاری کے شیخ سلیمان بن حرب کے لئے مامون الرشید کی مسند خلافت کے قریب املاء و درس کا اہتمام کیا گیا تو حاضرین درس کا تخمینہ چالیس ہزار تھا۔ بغداد میں علامہ فربری کی مجلس درس قائم ہوئی تو اس شان سے کہ تین سو سولہ لکھنے والے ہوتے اور سننے والوں کی تعداد اندازاً تیس ہزار ہوتی۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ ایک ایسا بھی دور آیا کہ ایک ایک مجلس درس میں دس دس ہزار دواتیں ہوتیں تھیں۔ (سیرۃ البخاری ص ۳۲۰)

امام بخاری کے درس کی یہی کیفیت تھی' میلوں سے لوگ پاپیادہ آقائے نامدار ﷺ کے ارشادات سننے کے لئے امام بخاری کی مجلسوں میں آکر شریک ہوتے تھے۔ علامہ فربری کا بیان ہے کہ امام بخاری سے ان کی زندگی میں صحیح بخاری سننے والوں کی تعداد نوے ہزار تک پہنچتی ہے۔ یہ تھی مسلمانوں کی احادیث رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گرویدگی و شیفتگی اور یہ تھی سلاطین و امراء وقت کی توجہ اور قدردانی۔

تحقیق و تنقید کی بنیاد ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے ڈالی' تابعین نے اس کے اصول و ضوابط مرتب کئے اور تبع تابعین نے مستقل اور باضابطہ فن کی حیثیت دی۔ فن روایت کے سلسلہ میں محدثین نے راویوں پر اتنی کڑی اور بے لاگ تنقید کی ہے کہ کوتاہ نظر یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ ذاتی اور شخصی حملے ہیں اور امام بخاری سے تو آپ کے بہت سے احباب بھی صرف اسی باعث ناراض ہوئے کہ آپ نے جرح و تعدیل میں تشدد سے کام لیا ہے اور یہی وجہ تھی کہ محدثین نے اتفاق کیا کہ صحیح بخاری میں جو روایت مرفوعاً آگئی وہ یقیناً صحیح ہے اور یہی وہ نپا تلا معیار تھا جس نے محدثین کی زبانوں سے کہلوا دیا کہ جس پر بخاری نے ثقہ ہونے کا حکم لگا دیا اس نے گویا پل پار کر لیا اور بے خوف و خطر ہو گیا۔

تدوین حدیث کے سلسلہ میں امام صاحب کی سب سے بڑی خصوصیت اور سب سے اہم خدمت یہ ہے کہ انہوں نے حدیث کی تدوین کے ساتھ فقہ حدیث کی بھی تدوین کی۔ صحیح بخاری جہاں صحت میں یکتا ہے وہاں فقاہت اور تجزیہ مسائل کے اعتبار سے بھی یگانہ ہے۔ فقہ حدیث کی ترتیب و تدوین کی ابتدا اگرچہ عبداللہ بن مبارک' سفیان ثوری اور امام مالک وغیرہ کر چکے تھے لیکن امام بخاری نے اس میں جو گراں قدر اضافے کئے اور اس سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دیں

وہ یقیناً قابل قدر ہیں۔ تاریخ الرجال جائے خود اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے کیونکہ صحیح حدیثوں کا انتخاب اور ان کی جانچ ایک غیر معمولی کام تھا اور یہ اس کے بغیر انجام نہیں پاسکتا تھا کہ راویوں کے تفصیلی حالات منظر عام پر آئیں۔ چنانچہ جب تک تاریخ الرجال کی ترتیب نہیں ہوئی بہت سے جھوٹے اور افتراء پرداز لوگوں نے غلط فائدے اٹھائے لیکن جب محدثین نے تاریخ الرجال لکھنی شروع کی تو اس فتنہ کی آگ فرو ہوگئی بلکہ اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہوگا کہ انہیں افتراء پردازیوں اور غلط بیانیوں نے امام بخاری کو تاریخ رجال کی ترتیب پر اکسایا اور آپ نے تاریخ کبیر ' تاریخ اوسط اور تاریخ صغیر میں تین کتابیں مرتب کیں اور راویوں پر جرح و تنقید میں تشدد سے کام لیا۔

امام صاحب نے اس فن کی ترتیب سے نہ صرف یہ کہ فن حدیث کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی بلکہ آنے والی نسلوں کو تاریخ کے خاص شعبہ کی طرف بھی متوجہ کر گئے چنانچہ بعد میں آپ کے نشان قدم پر سینکڑوں لوگ آگے بڑھے۔

امام بخاری پہلے مصنف ہیں جن کی کتاب التزام صحت' دقت نظر اور حسن فقاہت کے باوجود تمام علوم اسلامیہ کی بھی جامع ہے۔ صحیح بخاری سے پہلے جو مجموعے مرتب ہوئے وہ کسی خاص عنوان پر مشتمل ہوئے تھے کسی میں عبادات کا ذکر ہے' کوئی مسائل نکاح وطلاق پر مشتمل ہے' کسی میں صرف غزوات وسیر لیا ہیں۔ صحیح بخاری ایک ایسے مجموعے کی حیثیت سے دنیا کے سامنے آئی جس میں عقائد' عبادات' معاملات' غزوات' تفسیر' فضائل صحابہ' آداب واخلاق' توحید' بدء وحی' بدء عالم' ملکی سیاست' گھریلو معاشرت وغیرہ جیسے اہم اور اصولی بحثوں کے علاوہ جزئی مسائل بھی تھے۔ کم وبیش ۵۴ اصولی مسائل ہیں جن پر صحیح بخاری میں تفصیلی بحث ہے اسے اگر اسلامی علوم کا "انسائیکلوپیڈیا" کہا جائے تو بالکل صحیح ہوگا۔

فقہ اور امام بخاریؒ :

بہت ممکن ہے کہ امام بخاری اور فقہ کی ترکیب پر بعض لوگ چونکیں اور ان کے کانوں کو یہ الفاظ غیر مانوس معلوم ہوں بالکل ایسے ہی جیسے بہت سے حضرات امام ابوحنیفہؒ کے نام کے ساتھ محدث کا لفظ سن کر سوچ میں پڑ جاتے ہیں۔

امام بخاری کے فقیہ ثابت کرنے کیلئے خارجی اور لفظی دلائل کی ضرورت نہیں' دنیا میں کسی شخصیت کو سمجھنے اور دیکھنے کے لئے اگر اس کے اساتذہ اور تلامذہ کی آراء' اس کی تقریریں' تحریریں اور تصانیف سب سے بہتر اور صاف آئینہ بن سکتی ہیں تو ہم یہ کہنے کے لئے مجبور ہیں کہ امام بخاری امام حدیث ہونے کے ساتھ ساتھ فقاہت کے میدان میں بھی بہت آگے تھے۔ امام بخاری کی شخصیت اگرچہ۔ اس کی محتاج نہیں کہ ان کی مدح وستائش میں کہے جانے والے اقوال کی طویل فہرست نقل کی جائے تاہم ان لوگوں کی تسکین طبع کی خاطر جن کے دل ودماغ لوگوں کے اقوال پڑھنے اور سننے کے خوگر ہیں چند بلند شخصیتوں کا نام ذکر کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا۔

اسحاق بن راہویہ' محمد بن بشار' دارمی' علی بن عبداللہ مدینی' ابوحاتم رازی' قتیبہ بن سعید' ابوبکر بن ابی شیبہ' اسماعیل بن ابویس اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ یہ لوگ ہیں جو امام بخاری کو افقہ الناس' سید الفقہاء اور فقیہ ھذا الامہ جیسے مؤقر الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

اخلاق وعادات اور زہد وتقویٰ :

امام بخاری کو اپنے والد کی میراث سے کافی دولت ملی تھی' آپ اس سے تجارت کیا کرتے تھے۔ غلاموں کے کاروبار سے بھی آپ کو پانچ سو درہم ماہانہ کی آمدنی تھی لیکن اس آسودہ حالی سے آپ نے کبھی اپنے عیش وعشرت کا اہتمام نہیں کیا۔ جو کچھ آمدنی ہوتی طلب علم کے لئے صرف کرتے' غریب اور نادار طلباء کی امداد کرتے' غریبوں اور مسکینوں

کی مشکلات میں ہاتھ بٹاتے۔

محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ امام صاحبؒ نے اپنا روپیہ مضاربت پر دے رکھا تھا- خود کاروبار سے علیحدہ رہتے تھے تاکہ علم نبوی کی خدمت اور اشاعت میں کوئی اضمحلال نہ آنے پائے۔ اپنے تجارتی شرکاء کے ساتھ غیر معمولی رعایت اور مروت برتتے تھے۔ کوئی مضارب ہزار درہم دبا بیٹھا- اس سے ملاقات ہوئی' شاگردوں میں سے کسی نے کہا کہ یہ شخص آپہنچا ہے' روپیہ وصول کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا قرض دار کو پریشانی میں ڈالنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہوتی۔

ہر قسم کے معاملات میں آپ بے حد احتیاط برتتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ تاجر شام کے وقت مال خریدنے آئے' قیمت تھوڑی لگائی۔ امام صاحب نے فرمایا دن ڈھل گیا آپ لوگ صبح آجائیں تو بہتر ہے۔ صبح کچھ اور تاجر آئے انہوں نے زیادہ قیمت لگائی مگر امام صاحب نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ شام جو آئے تھے میں نے انہیں دینے کا ارادہ کر لیا تھا اور چند ہزار درہم کی وجہ سے میں اپنا ارادہ نہیں بدل سکتا۔

طالب علمی کے دور میں آپ کو بسا اوقات کئی کئی روز بھوکا رہنا پڑا لیکن کبھی کسی ساتھی سے ذکر نہیں کیا۔ کپڑے نہیں رہے تو کئی کئی روز اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلے مگر غیور اور خوددار طبیعت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ کسی ساتھی کے آگے دست سوال پھیلائیں۔

حفص بن عمر کہتے ہیں کہ جب ہم بصرہ میں حدیث لکھتے تھے تو امام بخاری بھی کتابت حدیث میں ہمارے ساتھ شامل تھے۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ بخاری کئی روز تک غیر حاضر رہے' تلاش کرتے کرتے حجرہ پر پہنچ گئے' معلوم ہوا کہ خرچ ختم ہو گیا تھا' بعد میں کپڑے بھی فروخت کر دیئے اور اب تن کی عریانی کے سوا کوئی لباس بھی نہیں۔ ایسے تلخ حالات پیش آجانے کے بعد بھی کسی سے اپنی حاجت کا ذکر نہیں کیا۔

آپ ایک زبردست عالم اور محدث ہونے کے ساتھ ساتھ اسماء الرجال کے مانے ہوئے ناقد اور مؤرخ بھی تھے- اس لئے امکانی احتیاط سے کام لیتے تھے۔ علامہ عجلونی نے اسی سلسلہ میں ایک روایت نقل کی ہے۔ (مقدمہ فتح الباری)

امام صاحب کو طالب علمی کے زمانہ میں دریا کا سفر پیش آیا۔ کشتی میں سوار ہوئے تو آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ ایک شخص امام صاحب سے بڑی حسن عقیدت کے ساتھ پیش آیا- خوب میل جول بڑھایا' امام صاحب بھی اس سے کافی بے تکلف ہو گئے اور اسے اپنی اشرفیوں کی خبر دے دی۔ ایک روز صبح سویرے یہ شخص بیدار ہوا اور شور و غل مچانا شروع کر دیا لوگوں نے متعجبانہ انداز سے پوچھا تو بولا میرے پاس ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی تھی آج وہ اپنے سامان میں نہیں پاتا ہوں۔ کشتی والوں کی تلاشی شروع ہو گئی۔ امام صاحب نے بڑی خاموشی کے ساتھ اشرفیوں کی تھیلی دریا کی موجوں کے سپرد کر دی- جب کسی مسافر کے سامان سے وہ تھیلی برآمد نہ ہوئی تو لوگوں کے تیور بدلے اور اس شخص کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ سفر پورا ہوا' وہ شخص تنہائی میں امام صاحب سے ملا اور کہنے لگا کہئے آپ نے اشرفیوں کی وہ تھیلی کیا کی؟ امام صاحب نے بڑے اطمینان سے جواب دیا' دریا میں پھینک دی تھی۔ اس نے پوچھا آپ کی طبیعت اتنی بڑی رقم اس بے دردی سے دریا برد کر دینے پر کیسے آمادہ ہوئی؟ آپ کس دنیا میں زندگی کے سانس لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی جمع و ترتیب میں ختم ہو گئی۔ میری علمی دیانت اور پاکیزگی ضرب المثل بن چکی ہے۔ کیا چوری کا شبہ اپنے اوپر لے کر اس دولت کو پامال کر دیتا جو عمر عزیز کی تمام بہاریں کھو کر حاصل کی ہے۔

امام صاحب نے زندگی بھر کسی کی غیبت نہیں کی۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ ان شاء اللہ قیامت کے روز مجھ سے غیبت کا سوال نہ ہوگا۔

رحم دلی اور خدا ترسی جزو زندگی بن چکی تھی۔ عبداللہ بن محمد الصیارفی ذکر کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں امام بخاری کی خدمت میں حاضر تھا۔ اندر سے آپ کی کنیز آئی اور تیزی سے نکل گئی پاؤں کی ٹھوکر سے راستہ میں رکھی ہوئی روشنائی کی شیشی الٹ گئی۔ امام صاحب نے ذرا غصہ سے فرمایا کیسے چلتی ہے۔ کنیز بولی جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلیں۔ امام صاحب یہ جواب سن کر انتہائی تحمل اور بردباری سے فرماتے ہیں "جا میں نے تجھے آزاد کیا" صیارفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس نے تو آپ کو غصہ دلانے والی بات کہی تھی۔ آپ نے آزاد کر دیا؟ فرمایا اس نے جو کچھ کہا اور کیا میں نے اپنی طبیعت کو اسی پر آمادہ کر لیا۔

ایک بار امام صاحب بیمار ہوئے' آپ کا قارورہ حکیموں کو دکھلایا گیا۔ انہوں نے کہا کسی راہب کا قارورہ معلوم ہوتا ہے جو سالن استعمال نہیں کرتے۔ امام صاحب سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ چالیس برس سے سالن نہیں کھایا۔ اطباء نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا کہ کھجور اور شیرے سے روٹی کھا لیا کروں گا۔

مقسم بن سعد کہتے ہیں کہ جب رمضان آتا تو دوست احباب جمع ہو جاتے آپ ان کے ساتھ نماز پڑھتے اور ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھتے۔ اسی طرح پورا قرآن ختم کرتے۔ ایک قرآن تہجد میں ختم کرتے اور دن کو صبح سے افطار تک سارے مہینے میں ایک قرآن پورا کر لیتے۔

محمد بن ابی حاتم الوراق کا بیان ہے کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو امام صاحب رات کو بار بار اٹھتے چراغ روشن کرتے اور کتاب بینی میں مشغول ہو جاتے۔ ہم نے کہا آپ خود تکلیف فرماتے ہیں ہمیں جگا دیا کریں فرمانے لگے تم جوان ہو میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تمہاری نیند میں خلل ڈالوں۔

سفر نیشاپور:

امام بخاری ۲۵۰ھ میں نیشاپور تشریف لے گئے تو وہاں کے عوام اور علماء نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ امام ذہلی جو نیشاپور کے علمی افق پر چھائے ہوئے تھے' علمائے شہر کی بہت بڑی جماعت لے کر امام بخاری کے استقبال کو شہر سے باہر پہنچے۔ جب آپ نے نیشاپور میں مجلس درس کا اہتمام کیا تو سارا شہر ٹوٹ پڑا۔ آپ کی قیام گاہ پر تل دھرنے کی جگہ نہ ہوتی تھی۔ یہ کیفیت دیکھی تو دوسرے علماء کو حسد ہوا اور انہوں نے امام بخاری کی شہرت داغ دار کرنے کے لئے یہ مشہور کر دیا کہ آپ قرآنی الفاظ کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں۔ چنانچہ جب ایک روز مجلس گرم تھی ایک شخص اٹھا اور یہی سوال کیا۔ آپ نے جواب سے گریز کیا مگر وہ برابر مصر رہا۔ تب آپ نے فرمایا قرآن کلام الٰہی ہے اور قدیم ہے لیکن ہمارے افعال مخلوق ہیں۔ امام بخاری کا جواب ذہلی کی مجلس میں نقل کیا گیا' انہوں نے اعلان کیا کہ قرآن بھی غیر مخلوق ہے اور ہمارا تلفظ بھی غیر مخلوق ہے جو شخص لفظی بالقرآن مخلوق کا قائل ہو وہ ہماری مجلس میں نہ آئے۔ ذہلی کے اس اعلان کے بعد بہت سے لوگوں نے امام بخاری کی مجلس میں جانا چھوڑ دیا۔

احمد بن سلمہ نیشاپوری امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے امام ذہلی نے آپ کے ساتھ ناروا سلوک کیا ہے اس کا کیا رد عمل ہونا چاہئے؟ امام صاحب نے فرمایا "افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد"

"میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں' وہ اپنے بندوں کا حال اچھی طرح جانتا ہے"۔

آپ نے فرمایا میری آمد کا مقصد کسی شہرت اور برتری کا حصول نہ تھا۔ مخالفین کی ایذا رسانیوں سے تنگ آکر وطن کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ ان لوگوں نے بھی میرے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا' اس لئے اب فیصلہ کیا ہے کہ یہاں سے بھی کوچ کر جاؤں۔

امام بخاری نے نیشاپور سے بخارا کے لئے رخت سفر باندھا' جب آپ بخارا پہنچے تو وہاں کے شہریوں نے بڑے جوش و خروش سے آپ کا استقبال کیا' امراء شہر نے درہم و دینار نچھاور کئے۔

آپ کو بخارا میں اقامت پذیر ہوئے زیادہ مدت نہیں گزرنے پائی تھی کہ حاکم بخارا خالد احمد ذہلی کا قاصد آپ کے پاس پہنچا اور حاکم کی طرف سے یہ درخواست پیش کی کہ آپ اپنی کتاب بخاری اور کتاب التاریخ ہمیں آکر سنایا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ امیر بخارا سے کہہ دو کہ علم دین امراء اور حکام کے آستانوں کی جبہ رسائی نہیں کر سکتا' اگر دین کی تڑپ ہے تو میری مسجد یا مکان پر آؤ اور عام مسلمانوں کی طرح سنو۔ امیر کو یہ جواب ناگوار گزرا اور امام کی اس خودداری کو اس نے آداب شاہی کے خلاف جانا۔ حکومت اور قوت کے بل بوتے پر امام صاحب کے خلاف کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتا تھا اس لئے حریث بن ورقاء کو اس بات پر آمادہ کیا کہ آپ کے خلاف کوئی الزام قائم کرے تاکہ آپ کی شہرت اور عقیدت کو ٹھیس پہنچائی جا سکے اور آپ کے علمی تبحر اور تقدس کے جو نقش مسلمانوں کے دلوں پر مرتسم ہیں انہیں مدھم کیا جا سکے۔ چنانچہ حریث نے بھی امام المحدثین پر یہ تہمت باندھی کہ آپ قرآنی الفاظ کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں۔ اس غلط الزام کو اتنا اچھالا گیا کہ سارے شہر میں ایک ہنگامہ بپا ہو گیا اور بات یہاں تک پہنچی کہ امیر بخارا نے آپ کو شہر سے چلے جانے کا حکم دے دیا۔ آپ کے دل پر اس حادثہ کا بے حد اثر ہوا اور شہر سے کوچ کرتے وقت آپ نے فرمایا خدایا! ان لوگوں نے میرے ساتھ جو سلوک کیا ہے' انہیں اس کا بدلہ دے۔"

ابوبکر بن عمرو کہتے ہیں کہ اس سانحہ کو ایک ماہ بھی گزرنے نہیں پایا تھا کہ خالد بن احمد کو معزول کر کے قید کر دیا گیا اور قید و بند کی ایذا نہیں صعوبتوں میں ایک روز دم توڑ گیا۔

امام صاحب کے بعض رشتہ دار سمرقند کے قریب ایک گاؤں "خرتنگ" میں رہتے تھے' آپ بھی وہیں چلے گئے اور زندگی کے باقی ایام وہیں گزارے۔

وفات :

جلاوطنی اور اعزہ و احباب کے نامناسب رویہ نے امام کو مستقل کرب و الم سے دوچار کر دیا۔ آپ بے انتہا مغموم رہنے لگے اور بار بار فرماتے کہ یہ دنیا وسیع ہونے کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہے' اے خدا! اب مجھ کو اٹھا لے۔

والی بخارا کی مخالفت اور آپ کی جلاوطنی کے حالات ایسے نہ تھے جو زیادہ دیر تک تاریکی میں رہتے۔ اہل سمرقند کو معلوم ہوا تو انہوں نے امام صاحب کو سمرقند میں قیام کی دعوت دی جسے آپ نے منظور کر لیا' سفر کا ارادہ کیا اور گھوڑے پر سوار ہونے کی غرض سے دس بیس قدم چلے' لوگ بازو تھامے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے میں بہت ضعیف ہو گیا ہوں مجھے چھوڑ دو۔ اس کے بعد آپ لیٹ گئے۔ یکم شوال ۲۵۶ھ بعد نماز عشاء آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اگلے روز جب آپ کے انتقال کی خبر سمرقند اور اکناف و اطراف میں مشہور ہوئی تو کہرام مچ گیا' تمام شہر ماتم کدہ بن گیا' جنازے اٹھا تو شہر کا چپہ چپہ جنازہ کے ساتھ تھا۔ نماز ظہر کے بعد علم و عمل اور زہد و تقویٰ کے مجسمہ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ..... کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِخَالِصِ الْأِیْمَانِ وَاَرْشَدَنَا اِلٰی اِتِّبَاعِ اسُنَّةِ وَالْفُرْقَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الَّذِیْ دِیْنُهٗ خَیْرُ الْاَدْیَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بَرُكِ الْأِیْمَانِ وَهُدَاةِ الْعُمْیَانِ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَهُمْ اَوْتَبِعَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِالْاِحْسَانِ سِیَّمَا عَلَی الْاِمَامِ الَّذِیْ فَاقَ الْاَئِمَّةَ وَالْاَقْرَانَ وَذَاقَ مِنَ الدِّیْنِ حَلَاوَةَ الْأِیْمَانِ حَافِظِ السُّنَنِ وَالْآثَارِ وَاَی الْقُرْاٰنِ وَمُبَیِّنِ الْاَضْعَافِ مِنَ الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّهٖ سَیِّدُ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ لَوْكَانَ الدِّیْنُ عِنْدَالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ وَیَالَهٗ مِنْ شَانٍ فَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَعَلٰی اَتْبَاعِهٖ مَعَ صُنُوْفِ التَّحِیَّةِ وَالْوُفِ الْغُفْرَانِ.

امابعد! فقیر حقیر وحید الزمان کی طرف سے عاشقان حدیث نبوی اور مشتاقان ملت مصطفوی کو بشارت ہو کہ مجملہ صحاح ستہ کی پانچ کتابوں کے تراجم یعنی سنن ترمذی اور مؤطا امام مالک اور سنن ابو داؤد اور سنن نسائی اور صحیح مسلم کے چھپ کر شائع ہو چکے' اب صحاح ستہ میں سے صرف صحیح بخاری باقی تھی جو ان سب کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے اور جو بعد قرآن شریف کے دنیا کی تمام کتابوں سے صحیح اور قابل اعتماد ہے اور جس کی سب حدیثیں صحیح ہیں۔

اس کتاب عظیم الصاف کے ترجمہ میں بر خلاف دیگر تراجم کے یہ کام کیا گیا کہ حدیث مع اسناد لکھی گئی اس طرح ترجمہ مطلب خیز بین السطور حدیث اور اسناد دونوں کا لکھا گیا تاکہ جو لوگ عربی دان صحیح بخاری دیکھنا چاہیں وہ بھی اس ترجمہ سے حظ وافر اور غنائے تام حاصل کریں۔ غرض کہ یہ ترجمہ ایک عجیب ترجمہ ہے جس کا لطف حضرات ناظرین پر بعد ملاحظہ ظاہر ہو گا۔ اختصار کے ساتھ بامحاورہ مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب ہر ایک عامی کم استعداد کے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ حاشیہ پر فوائد مختصر شروح معتبرہ مثل فتح الباری و قسطلانی و کرمانی و عینی سے لئے گئے ہیں اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں کہ کسی مذہب کے مقلد کو اپنا مذہب معلوم کر لینے میں شبہ نہ رہے جیسے یہ ترجمہ حضرات اہلحدیث کے حق میں مفید ہے ویسا ہی حضرات مقلدین کے لئے بھی۔ غرض یہ ترجمہ اپنی آپ نظیر ہے اور حق سبحانہ و تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ایک زمانہ میں اس ترجمہ کو اسی طرح مقبول فرمائے گا جیسے موضح القرآن مولفہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کو۔ آمین یارب العالمین!

امام بخاری نے اس کتاب کو کیوں تالیف کیا؟ اس کا بیان

حافظ ابن حجرؒ نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ اور کبار تابعین کے عہد میں جمع اور ترتیب احادیث کی رسم نہ تھی دو وجہوں سے 'ایک تو یہ کہ شروع زمانہ میں اس کی ممانعت ہوئی تھی جیسے صحیح مسلم میں ثابت ہے اس ڈر سے کہ کہیں قرآن اور حدیث مل نہ جاویں۔ دوسرے یہ کہ ان لوگوں کے حافظے وسیع تھے' ذہن صاف تھے' اس کے سوا ان میں کے اکثر لوگ کتابت سے واقف نہ تھے پھر تابعین کے اخیر زمانہ میں احادیث کی ترتیب و تبویب شروع ہوئی جب عالم لوگ مختلف شہروں میں پھیل گئے اور خوارج اور روافض اور منکران قدر کی بدعتیں بہت ہوئیں تو سب سے اول حدیث کو جمع کیا۔ ربیع بن صبیح اور سعید بن ابی عروبہ اور اور لوگوں نے اور وہ ہر ایک باب میں ایک جداگانہ تصنیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ طبقہ ثالثہ کے بڑے لوگ اٹھے اور انہوں نے احکام کو جمع کیا تو امام مالک نے مؤطا تصنیف کی جس میں اہل حجاز کی قوی روایتیں درج کیں اور اقوال صحابہ اور فتاویٰ تابعین کو بھی شریک کیا اور ابو محمد عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے مکہ میں تالیف کی اور ابو عمرو عبد الرحمٰن بن عمر اوزاعی نے شام میں اور ابو عبد اللہ سفیان بن سعید ثوری نے کوفہ میں اور ابو سلمہ حماد بن سلمہ بن دینار نے بصرہ میں۔

پھر ان کے بعد بہت سے لوگوں نے اسی طرز پر تالیفیں کیں یہاں تک کہ بعض اماموں نے ان میں سے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں خاص طور سے جداگانہ جمع کی جاویں اور یہ خیال دوسری صدی کے اخیر پر ہوا تو عبید اللہ بن موسیٰ عبسی کوفی نے ایک مسند بنائی اور مسدد بن مسرہد بصری نے ایک مسند اور اسد بن موسیٰ امدی نے ایک مسند اور نعیم بن حماد خزاعی مصری نے ایک مسند۔ پھر ان کے بعد اماموں نے یہی طریقہ اختیار کیا یہاں تک کہ ایسے امام بہت کم گزرے ہیں جنہوں نے کوئی مسند نہ بنائی ہو جیسے امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم نے اور بعضوں نے ابواب اور مسانید دونوں طرح پر تالیف کی جیسے ابو بکر ابن ابی شیبہ نے۔

پھر امام بخاری نے جب ان تصانیف کو دیکھا اور ان کو روایت کیا اور ان کا مزہ اٹھایا تو انہوں نے دیکھا ان کتابوں میں صحیح اور حسن اور ضعیف سب قسم کی حدیثیں موجود ہیں اور ان کا قصد ہوا کہ ایک کتاب ایسی جمع کی جاوے جس میں سب حدیثیں صحیح ہوں اور یہ قصد اس وجہ سے مصمم ہوا کہ ایک بار امام بخاری اسحاق بن راہویہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کاش! تم ایک ایسی مختصر جمع کرو جس میں صرف صحیح صحیح حدیثیں رسول اللہ ﷺ کی ہوں۔ امام بخاری نے کہا ان کی یہ بات میرے دل میں کھب گئی اور میں نے اس جامع صحیح کی تالیف شروع کر دی۔

محمد بن سلیمان ابن فارس نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا جیسے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے جس سے میں مکھیاں اڑا رہا ہوں تو میں نے اس خواب کی تعبیر بعض تعبیر دینے والوں سے پوچھی' انہوں نے کہا تم رسول اللہ ﷺ پر سے جھوٹ کو اڑا دو گے (یعنی ان روایتوں کو جو لوگ جھوٹی آپ سے روایت کرتے ہیں) اس خواب نے مجھے اس کتاب کی تالیف پر مستعد کیا۔

محمد بن یوسف فربری نے کہا امام بخاری کہتے تھے میں نے اس کتاب میں کوئی حدیث نہیں لکھی جب تک غسل نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں اور ابو علی غسانی نے امام بخاری سے نقل کیا وہ کہتے تھے میں نے اس کتاب کو چھ لاکھ حدیثوں سے چھانٹا ہے اور اسماعیلی نے امام بخاری سے روایت کیا وہ کہتے تھے میں نے اس کتاب میں وہی حدیث لکھی جو صحیح ہے اور اکثر صحیح حدیث کو میں نے چھوڑ بھی دیا ہے۔

اسماعیلی نے کہا اگر امام بخاری ہر صحیح حدیث کو اس کتاب میں لکھتے البتہ ایک باب میں متعدد صحابہ کی روایتیں لکھنا ہوتیں اور ہر ایک کا اسناد' اس صورت میں کتاب بہت بڑی ہو جاتی اور ابو احمد بن عدی نے کہا سنا میں نے حسن بن حسین بزاز سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابراہیم بن معقل نسفی سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا امام بخاری سے' وہ کہتے تھے میں نے اس جامع میں وہی حدیث لکھی جو صحیح تھی اور بعض صحیح حدیثیں چھوڑ دیں طول کے ڈر سے۔

فربری نے کہا میں نے محمد بن ابی حاتم بخاری وراق سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل رہے ہیں اور جہاں آپ پاؤں رکھتے ہیں' اسی جگہ بخاری بھی پاؤں رکھتے ہیں۔ حافظ ابو احمد بن عدی نے کہا میں نے فربری سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے نجم بن فضیل سے سنا اور وہ سمجھ دار لوگوں میں سے تھے' انہوں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا۔

ابو جعفر محمد بن عمرو عقیلی نے کہا جب امام بخاری نے یہ تصنیف کی تو اس کو پیش کیا امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن عبداللہ المدینی اور دوسرے لوگوں پر سب نے اس کتاب کی تعریف کی اور گواہی دی کہ اس میں سب حدیثیں صحیح ہیں مگر چار حدیثوں میں گفتگو کی۔

فضل نے کہا وہ چار حدیثیں بھی صحیح ہیں اور بخاری کا قول ان کی صحت کے باب میں ٹھیک ہے

تمام ہوا کلام ابن حجر کا اس باب میں۔

قسطلانی نے مقدمہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے جس نے حدیث کے جمع کرنے کا حکم دیا وہ عمر بن عبدالعزیز خلیفہ عادل تھے جیسے مؤطا میں امام محمد کی روایت سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو دیکھ اور آپ کی سنتوں کو اور ان کو لکھ لے۔ اس لئے کہ مجھے ڈر ہے علم کے مٹ جانے کا' علماء کے گزر جانے کا اور ابو نعیم نے تاریخ اصفہان میں عمر بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سب ملک والوں کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو دیکھو اور ان کو جمع کرو اور امام بخاری نے اس کو معلقاً اپنی صحیح میں نقل کیا پھر نقل کیا۔ یہی کلام حافظ ابن حجر کا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مترجم کہتا ہے کہ کتابت حدیث خود صحابہ بلکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جاری تھی چنانچہ صحاح میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے حدیثوں کو اور میں نہیں لکھتا تھا اور وہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ نہ لکھو مجھ سے سوا قرآن کے اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں اور کچھ نہ لکھو یا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اور اس کی تفصیل خدا چاہے تو آگے مذکور ہو گی۔

امام بخاری کا اس کتاب میں موضوع کیا ہے ؟

یعنی کس چیز سے وہ بحث کرتے ہیں ؟ یہ بات معلوم ہو گئی کہ امام بخاری نے اس کتاب میں صحت کا التزام کیا ہے اور وہ نہیں بیان کرتے اس کتاب میں مگر صحیح حدیث کو' یہ ان کا اصل موضوع ہے اور یہ بات اس کتاب کے نام سے بھی جو انہوں نے رکھا ہے' نکلتی ہے کیونکہ اس کتاب کا نام- :

"الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ ﷺ و سنته وایامه"

ہے اور ان نقلوں سے جو اوپر بیان ہوئیں یہ بات نکلتی ہے۔

پھر امام بخاری نے یہ دیکھا کہ اس کتاب کا خالی رکھنا فوائد فقہی اور نکت حکمی سے' مناسب نہیں ہے تو اپنی سمجھ کے روسے متون حدیث سے بہت مطالب نکالے۔ اور ان کو جدا جدا کیا کتاب کے بابوں میں اور زیادہ توجہ کی ان آیات سے جو احکام کے بیان میں ہیں ان میں سے بھی نادر اشارات نکالے

امام نووی نے کہا امام بخاری کی غرض فقط احادیث بیان کرنا نہیں بلکہ ان کا مقصد استنباط ہے مسائل کا احادیث سے اور استدلال ہے ان بابوں پر جو انہوں نے قائم کئے اور اسی وجہ سے بہت سے ابواب اسناد سے خالی ہیں اور ان میں صرف یہ بیان ہے کہ فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایت کی اور کبھی متن بغیر اسناد کے اور کبھی معلقاً روایت کرتے ہیں کیونکہ غرض ان کی دلیل قائم کرنا ہے اس مسئلہ پر جو باب کا مقصود ہے اور بعض بابوں میں بہت سی حدیثیں صحیح ہیں' بعضوں میں ایک ہی حدیث 'بعض میں آیت قرآن کی 'بعضوں میں کچھ نہیں ہے اور لوگوں نے کہا کہ امام بخاری نے قصداً ایسا کیا ہے اور ان کی غرض یہ ہے کہ اس باب میں کوئی حدیث میری شرط پر نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں ایک باب ہے جس میں کوئی حدیث نہیں پھر اس کے بعد ایک حدیث ہے جس کے لئے کوئی باب نہیں اور اس کا سمجھنا لوگوں کو مشکل ہوا ہے اس کا سبب امام ابوالولید باجی مالکی نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں بیان کیا ہے جو انہوں نے بخاری کے اسماء الرجال میں لکھی ہے' وہ کہتے ہیں مجھ سے بیان کیا حافظ ابوذر عبد بن احمد ہروی نے کہ حافظ ابواسحاق ابراہیم بن احمد مستملی نے کہا میں نے صحیح بخاری کو نقل کیا اصل کتاب سے جو امام بخاری کے ساتھی محمد بن یوسف فربری کے پاس تھی اس میں بعض چیزیں تمام نہ تھیں بعض جگہوں میں بیاض تھی 'بعض تراجم تھے جن کے بعد کچھ نہ تھا بعض احادیث تھیں جن کا ترجمہ باب نہ تھا تو ہم نے ایک کو دوسرے کے ساتھ اضافہ کیا- ابوالولید باجی نے کہا اس قول کے صحت کی یہ دلیل ہے کہ ابواسحاق مستملی اور ابو محمد سرخسی اور ابوالہیثم کشمیہنی اور ابوزید مروزی (یہ سب راوی ہیں صحیح بخاری کے) ان کی روایتوں میں اختلاف ہے تقدیم اور تاخیر کا حالانکہ ان سبھوں نے ایک ہی اصل سے نقل کیا ہے اور وجہ اس کی یہی ہے کہ زائد پرچوں اور ٹکڑوں میں جو لکھا تھا اس کو ہر ایک نے اپنی سمجھ کے موافق ایک جگہ لگا لیا' دوسری نے دوسرے جگہ اور بعض دو ترجمہ ہیں یا زیادہ ملے ہوئے ہیں اور ان کے درمیان احادیث نہیں۔ اس تقریر سے اس تکلف کی حاجت نہ رہی جو اکثر لوگوں کو ترجمہ باب اور حدیث کی تطبیق میں واقع ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا یہ قاعدہ بہت خوب ہے اس مقام کے لئے جہاں ترجمہ باب اور حدیث میں تطبیق نہ ہو سکے اور ایسا بہت کم مقاموں میں ہے۔

امام بخاری کی شرط کا بیان کہ ان کی کتاب حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ صحیح ہے

امام ابن طاہر نے اپنی سند سے روایت کیا ابو معمر مبارک بن احمد سے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ وہ وہی حدیث بیان کرتے ہیں جس کو ثقہ نے ثقہ سے روایت کیا ہو مشہور صحابی تک اور معتبر ثقات اس حدیث میں اختلاف نہ کرتے ہوں اور سلسلہ اسناد متصل ہو غیر مقطوع اور اگر صحابی سے دو شخص راوی ہوں تو بہتر ورنہ ایک راوی معتبر بھی کافی ہے۔

اور وہ جو ابو عبداللہ حاکم نے کہا کہ بخاری اور مسلم کی شرط یہ ہے کہ صحابی سے دو راوی یا زیادہ ہوں پھر تابعی مشہور سے دو ثقہ راوی ہوں اخیر تک۔

اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ بخاری اور مسلم دونوں نے ایسی کئی حدیثوں کو روایت کیا ہے جن کا ایک ہی راوی ہے اور یہ شرط جو حاکم نے بیان کی اگرچہ بعض صحابہ کی حدیثوں میں ٹوٹ جاتی ہے پر صحابہ کے بعد یہ شرط چل سکتی ہے کیونکہ اس کتاب میں ایسی کوئی حدیث نہیں جس کا ایک ہی راوی ہو۔

حافظ ابو بکر حازمی نے کہا یہ جو حاکم نے کہا تو انہوں نے غور نہیں کیا اس کتاب کے دقائق میں اور اگر وہ اچھی طرح تلاش کرتے تو بہت سی حدیثیں ان کو ایسی ملتیں جن میں یہ شرط ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر کہا کہ صحیح حدیث کی شرط یہ ہے کہ اس کا اسناد متصل ہو اور راوی اس کا زبان کا سچا ہو جو تدلیس اور اختلاط سے بری ہو' عدالت کی صفات سے موصوف ہو 'ضابط ہو' حافظہ والا سلیم الذہن' قلیل الوہم' سلیم الاعتقاد اور یہ امر جب واضح ہو گا کہ اصل راوی سے روایت کرنے والوں کے طبقات پہچانے اور اس کی ہم تفصیل بیان کرتے ہیں مثلاً

زہری سے جو لوگ روایت کرنے والے ہیں ان کے پانچ طبقے ہیں طبقہ اولیٰ تو نہایت صحیح ہے اور یہی مقصد ہے بخاری کا اور طبقہ ثانیہ اس کی مثل ہے ثقہ ہونے میں مگر اس طبقہ کے لوگ زہری کی صحبت سفر اور حضر اور سب حالوں میں اتنی نہ رکھتے تھے جتنی طبقہ اولیٰ کے لوگ رکھتے تھے تو یہ اتقان میں پہلے طبقہ سے کم ہوئے اور مسلم کی شرط ان دونوں طبقوں کو شامل ہے۔ پھر مثال دی انہوں نے طبقہ اولیٰ کی جیسے یونس بن یزید اور عقیل بن خالد اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور شعیب بن ابی حمزہ اور طبقہ ثانیہ کی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر اور ابن ابی ذئب اور طبقہ ثالثہ جیسے جعفر بن برقان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحییٰ کلبی اور چوتھا طبقہ جیسے زمعہ بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ صدفی اور مثنیٰ بن الصباح اور پانچواں طبقہ جیسے عبدالقدوس بن حبیب اور حکم بن عبداللہ ایلی اور محمد بن سعید مصلوب تو طبقہ اولیٰ کے لوگوں کی بخاری نے شرط کی ہے اور کبھی کبھی طبقہ ثانیہ کی روایت بھی نکالتے ہیں مگر بالاستیعاب ان کی روایتیں نہیں لاتے اور مسلم دونوں طبقوں کی روایتیں بالاستیعاب لاتے ہیں اور کبھی کبھی طبقہ ثالثہ کے لوگوں کی روایتیں لاتے ہیں جس طرح بخاری طبقہ ثانیہ کی روایت لاتے ہیں

اور طبقہ رابعہ اور خامسہ کی دونوں میں سے کوئی نہیں لاتا۔

حافظ ابن حجر نے کہا امام بخاری اکثر طبقہ ثانیہ کی حدیث معلقاً ذکر کرتے ہیں اور طبقہ ثالثہ کی بہت ہی کم معلقاً کبھی بیان کرتے ہیں اور جو مثال ہم نے بیان کی یہ ان لوگوں کی ہے جن سے روایت حدیث کی بہت ہوئی ہے اور اسی پر قیاس کئے جاویں گے نافع اور اعمش اور قتادہ وغیرہم کے اصحاب اور جن سے بہت روایت نہیں ہوئی ان میں تو شیخین (بخاری اور مسلم) نے اعتماد کیا ہے ثقہ اور عادل کی روایت پر جن سے خطا کم ہوتی ہے لیکن بعضے ان راویوں میں سے ایسے ہیں جن پر زیادہ اعتماد ہے جیسے یحییٰ بن سعید ان کی وہ روایت بھی شیخین نے نکالی جو اکیلے انہوں نے روایت کی اور بعض ایسے ہیں جن پر زیادہ اعتماد نہیں ہے تو ان کی روایت جب نکالی کہ ان کے ساتھ دوسرا اور کوئی شریک ہو اور یہی اکثر کیا ہے۔

امام ابن الصلاح نے اپنی کتاب علم الحدیث میں کہا کہ سب سے پہلے جس نے صحیح کتاب بنائی وہ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہیں پھر ان کی پیروی کی ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نے۔ اور مسلم نے اگرچہ بخاری سے علم حدیث حاصل کیا ہے اور فائدہ اٹھایا ہے لیکن وہ بخاری کے شریک ہیں ان کے اکثر شیوخ میں۔ اور ان دونوں کی کتابیں تمام کتابوں سے زیادہ صحیح ہیں بعد اللہ کی کتاب کے اور وہ جو امام شافعی سے مروی ہے کہ میں ساری زمین میں کوئی کتاب مؤطا سے زیادہ صحیح نہیں جانتا تو یہ اس وقت کا قول ہے جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا وجود نہ تھا اور صحیح بخاری صحیح مسلم سے بھی زیادہ صحیح ہے اور بہت فائدوں پر مشتمل ہے اور وہ جو حافظ ابو علی نیشاپوری سے منقول ہے جو استاد ہیں حاکم ابو عبداللہ حافظ کے کہ آسمان کے نیچے کوئی کتاب صحیح مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے اسی طرح بعض علماء مغرب کا قول جنہوں نے مسلم کی کتاب کو بخاری کی کتاب پر ترجیح دی ہے اگر اس سے یہ مراد ہے کہ مسلم کی کتاب کو اس وجہ سے ترجیح ہے کہ اس میں سوا صحیح حدیثوں کے اور کچھ نہیں ہے کیونکہ اس میں خطبہ کے بعد سوا صحیح حدیثوں کے اور کچھ نہیں ہے جیسے بخاری میں تراجم ابواب میں بعض روایتیں ایسی ہیں جو صحیح شرط پر نہیں ہیں تو اس میں کچھ قباحت نہیں' پر اس سے مسلم کی کتاب کی ترجیح نفس احادیث میں نہیں نکلتی اور جو یہ مراد ہے کہ مسلم کی کتاب از روئے صحت احادیث کے بخاری کی کتاب سے راجح ہے تو یہ قول مردود ہے۔

تمام ہوا کلام ابن الصلاح کا اور اس میں کئی باتیں ہیں جو دلیل اور بیان کی محتاج ہیں۔

اور بعض اماموں نے مؤطا پر بخاری کی ترجیح میں اشکال کیا ہے اور یہ کہا ہے بخاری میں زیادہ حدیثیں ہونے سے اس کی ترجیح لازم نہیں آتی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ محمول ہے اصل اشتراط صحت پر تو امام مالک انقطاع اسناد کو قدح نہیں سمجھتے اور اسی لئے مراسیل اور منقطعات اور بلاغات کو نکالتے ہیں اور امام بخاری انقطاع کو قدح سمجھتے ہیں تو ایسی روایتوں کو اصل کتاب میں نہیں لاتے البتہ غیر موضوع کتاب میں مثلاً تراجم ابواب یا تعلیقات میں لاتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اگرچہ منقطع حدیث بعض لوگوں کے نزدیک احتجاج کے لائق ہے مگر متصل سب کے نزدیک زیادہ قوی ہے جب دونوں کے راوی عدالت اور حفظ میں برابر ہوں' تو اس سے ظاہر ہو گئی فضیلت صحیح بخاری کی۔

اور امام شافعی نے جو مؤطا کو سب کتابوں سے زیادہ صحیح کہا تو مراد اس سے وہی کتابیں ہیں جو ان کے وقت میں موجود تھیں جیسے جامع سفیان ثوری اور مصنف حماد بن سلمہ وغیرہ اور ان کتابوں پر مؤطا کی فضیلت بالاتفاق مسلم ہے۔

اور ابن الصلاح کی کلام سے یہ نکلتا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے اس امر پر کہ صحیح بخاری صحت میں مسلم کی کتاب سے

افضل ہے مگر جو ابو علی نیشاپوری اور بعض علما مغرب سے حکایت کیا کہ مسلم کی کتاب بخاری کی کتاب سے افضل ہے اس میں صحت کا کچھ ذکر نہیں (شاید یہ افضیلت کسی اور وجہ سے ہو) ہم کہتے ہیں کہ ابو عبدالرحمٰن نسائی سے بسند صحیح منقول ہے اور وہ شیخ ہیں ابو علی نیشاپوری کے 'انہوں نے کہا ان سب کتابوں میں محمد بن اسماعیل کی کتاب سے زیادہ کوئی جید نہیں ہے اور مراد ان کی جودت سے جودت اسانید ہے اور نسائی کا یہ کہنا انتہا کی تعریف ہے کیونکہ وہ مشہور ہیں احتیاط اور تثبت اور معرفت رجال میں اور ان کے زمانے والوں نے ان کو سب پر مقدم رکھا ہے یہاں تک کہ بعض عالموں نے ان کو مسلم بن حجاج پر بھی مقدم کیا ہے اور دار قطنی نے ان کو امام الائمہ ابو بکر بن خزیمہ پر ترجیح دی ہے۔ اس باب میں اسمعیلی نے مدخل میں لکھا ہے کہ بخاری کی طرح کسی نے سختی نہیں کی راویوں کی جانچ میں گو اور لوگوں نے بھی ان کی طرح صحیح کتابیں بنائیں۔

حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری نے کہا جو معاصر ہیں ابو علی نیشاپوری کے اور مقدم ہیں ان پر معرفت رجال میں کہ محمد بن اسماعیل نے اصول احکام کو تالیف کیا اور لوگوں کے لئے بیان کیا' ان کے بعد والوں نے ان کی کتاب سے لیا ہے جیسے مسلم بن حجاج نے۔

اور دار قطنی کے سامنے جب صحیحین کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا اگر بخاری نہ ہوتے تو نہ مسلم جاتے نہ آتے اور ایک مرتبہ یہ کہا کہ مسلم نے کیا کیا صرف بخاری کی کتاب لے کر اسی کے موافق ایک کتاب بنائی اور کچھ حدیثیں زیادہ کیں۔

اور جو جو اقوال اماموں نے امام بخاری کی فضیلت میں کہے ہیں وہ بہت ہیں اور کافی ہے اتفاق علماء کا اس امر پر کہ امام بخاری حدیث کا علم مسلم سے زیادہ جانتے تھے۔ اور مسلم خود ان کی امامت اور تقدم اور تفرد کا اقرار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے لئے اپنے استاد محمد بن یحییٰ ذہلی کی ملاقات ترک کر دی اور یہ قصہ مشہور ہے۔

صحیح بخاری کی فضیلت صحیح مسلم پر:

یہ تو اجمالی بیان ہے صحیح بخاری شریف کی فضیلت کا اب تفصیل اس کی یہ ہے کہ مدار حدیث صحیح کا اتصال سند اور اتقان رجال اور عدم علل پر ہے اور تامل کے بعد یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ بخاری کی کتاب کے رجال زیادہ ہیں اتقان میں اور ان کی روایتیں زیادہ ہیں اتصال میں اور اس کا ثبوت کئی وجہوں سے ہے۔

ایک تو یہ کہ جن راویوں سے بخاری نے روایت کیا اور مسلم نے روایت نہیں کیا وہ چار سو تیس پر کئی راوی ہیں اور ان میں اسی (۸۰) آدمی ایسے ہیں جن میں کلام کیا گیا ہے ساتھ ضعف کے اور جن راویوں سے مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے نہیں کیا وہ چھ سو بیس راوی ہیں اور ان میں سے ایک سو ساٹھ راوی ایسے ہیں جن میں کلام کیا گیا ہے ساتھ ضعف کے اور اگرچہ یہ کلام قادح نہیں ہے اور اس کا جواب دیا گیا ہے دونوں کتابوں کے راویوں کی نسبت (اور صحیح یہی ہے کہ وہ ثقہ تھے) اس پر بھی ان راویوں سے روایت کرنا جن میں کلام نہیں ہوا بہتر ہے ان کی روایت سے جن میں کلام ہوا۔

دوسرے یہ کہ بخاری نے تنہا جس راوی سے روایت کی ہے اور اس میں کلام ہوا ہے اس کی بہت حدیثیں نہیں لائے نہ ایسے راویوں میں سے کسی کا کوئی بڑا نسخہ تھا جس کی کل یا اکثر کو بخاری نے نکالا ہو سوا عکرمہ عن ابن عباس سے بر خلاف مسلم کے کہ انہوں نے اکثر نسخوں کو نکالا جیسے ابی الزبیر عن جابر اور سہیل عن ابیہ اور علاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ اور حماد بن مسلمہ عن ثابت وغیرہ۔

تیسرے یہ کہ بخاری کے جن رجال میں گفتگو ہوئی ہے وہ اکثر بخاری کے شیوخ میں سے ہیں جن کا حال بخاری

خوب جانتے ہیں اور ان کی عمدہ روایتوں کو خراب روایتوں سے تمیز کرتے تھے بر خلاف مسلم کے رجال کے کہ وہ اکثر تابعین یا تبع تابعین میں ہیں جن کا زمانہ مسلم نے نہیں پایا اور اس میں شک نہیں کہ محدث اپنے شیوخ کی حدیث کو بہ نسبت سابقین کی حدیث کے زیادہ پہچان سکتا ہے۔

چوتھے یہ کہ امام بخاری کبھی کبھی اتفاقاً طبقہ ثانیہ کی حدیثیں نکالتے ہیں اور امام مسلم اس کو ضرورتاً اور ہمیشہ نکالتے ہیں اور طبقہ ثالثہ کی کبھی کبھی اتفاقاً جیسے اوپر گزر چکا تو یہ چاروں وجہیں تو اتقان رواۃ سے متعلق تھیں۔

اب پانچویں وجہ اتصال سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ امام مسلم کے نزدیک حدیث معنعن اتصال پر محمول ہے جب معاصرت ثابت ہو جاوے اگرچہ ملاقات ثابت نہ ہو بشرطیکہ معنعن مدلس نہ ہو اور امام بخاری کے نزدیک اتصال کے لئے صرف معاصرت کافی نہیں بلکہ ملاقات کا ثبوت ضرور ہے اگرچہ ایک ہی بار ہو اور بخاری نے تاریخ میں اپنا یہی مذہب لکھا ہے اور اپنی صحیح میں اسی پر عمل کیا ہے اور اس وجہ سے امام بخاری کی کتاب کی ترجیح مسلم کی کتاب پر نکلتی ہے کیونکہ بخاری کی شرط اتصال کے باب میں زیادہ سخت ہے۔

چھٹی وجہ عدم علل سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ شیخین کی کل حدیثیں جن پر اعتراض ہوا ہے دو سو دس حدیثیں ہیں ان میں سے امام بخاری کی حدیثیں اسی (۸۰) سے بھی کم ہیں اور باقی سب مسلم کی ہیں اور ابو علی نیشاپوری نے یہ نہیں کہا کہ مسلم کی کتاب بخاری سے زیادہ صحیح ہے اور شیخ محی الدین نے مختصر میں اور مقدمہ شرح بخاری میں کہا کہ جمہور علماء متفق ہیں کہ صحیح بخاری صحت میں مسلم سے بڑھ کر ہے اور مسلم سے اس میں زیادہ فوائد ہیں اور ابو علی کی کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض علماء مغرب کے کہ صحیح مسلم زیادہ صحیح ہے انتہی۔ حالانکہ ابو علی نے ایسا نہیں کہا بلکہ ان کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صحیح مسلم سے زیادہ کوئی صحیح نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ان کے نزدیک صحیح بخاری اور صحیح مسلم مساوی ہوں صحت میں۔

اور میرے نزدیک ابو علی نے جو صحیح مسلم کو مقدم کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم نے الفاظ حدیث کا بہت خیال رکھا ہے اور تمام طریق حدیث کے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں اور موقوف حدیثیں بہت کم لائے ہیں بر خلاف بخاری کے ان کا خیال استنباط احکام کی طرف زیادہ ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شاید ابو علی نے صحیح بخاری کو نہ دیکھا ہو مگر یہ قیاس سے بعید ہے اور قریب القیاس وہی امر ہے جو ہم نے بیان کیا اور سوا ان فضیلتوں کے جو اوپر ہم نے بیان کیں صحیح بخاری کو ایک اور فضیلت ہے جو ابن ابی حمزہ نے بعض عارفین سے نقل کیا کہ صحیح بخاری کا ختم جب کسی مصیبت میں کیا جاوے تو وہ مصیبت دور ہو جاتی ہے اور جب کسی جہاز یا کشتی میں صحیح بخاری موجود ہو تو وہ غرق نہیں ہوتا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ صحیح مسلم میں نہ ابواب ہیں نہ تراجم اور صحیح بخاری میں وہ تراجم ہیں جن کے سمجھنے میں عقول اور افکار کو حیرت ہوتی ہے اور یہ مرتبہ اس کتاب کو اس وجہ سے حاصل ہوا کہ امام بخاری نے اس کے تراجم کو صاف کیا قبر شریف اور منبر شریف کے بیچ میں اور ہر ایک ترجمہ کے لئے دو رکعتیں پڑھیں۔ سبحان اللہ تمام ہوا کلام حافظ ابن حجر کا۔

صحیح بخاری میں کل کتنی حدیثیں ہیں ؟

ابن الصلاح نے کہا کہ صحیح بخاری میں سات ہزار دو سو پچھتر حدیثیں ہیں اور اگر مکررات کو نکال ڈالو تو چار ہزار حدیثیں ہیں اور امام نووی نے بھی اسی قول کی پیروی کی ہے مگر انہوں نے کہا یہ احادیث مسندہ کا شمار ہے۔ قسطلانی نے کہا کہ حافظ ابن حجر نے کہا کہ تمام احادیث صحیح بخاری کی مع مکررات سوا معلقات اور متابعات کے سات ہزار تین سو ستانویں ہیں تو ایک سو بائیس حدیثیں زیادہ نکلیں اور بلا تکرار دو ہزار چھ سو دو حدیثیں اور اگر معلقہ متون کو بھی ملا لو تو دو ہزار سات سو اکسٹھ حدیثیں ہوتی ہیں اور کل معلقات بخاری میں ایک ہزار تین سو اکتالیس ہیں اور اکثر ان کا اخراج اسی کتاب میں ہوا ہے اور جن کا اخراج نہیں ہوا وہ کل ایک سو ساٹھ ہیں اور متابعات تین سو چوالیس ہیں اگر سب حدیثوں کو مع مکررات ملاؤ تو نو ہزار بیاسی حدیثیں ہوتی ہیں اور موقوف اور اقوال تابعین اس کے سوا ہیں۔ انتہی

امام بخاری کا حال

ان کا نام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی ہے وہ جمعہ کے دن نماز کے بعد شوال کی تیرھویں تاریخ ۱۹۴ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور بردزبہ ان کے سکڑ دادا فارسی تھے اور مغیرہ ان کے دادا اسلام لائے یمان جعفی کے ہاتھ پر۔ اور ان کے والد اسماعیل بن ابراہیم راوۃ حدیث اور ثقات میں سے ہیں۔ انتقال کیا انہوں نے جب بخاری صغیر سن تھے۔ پھر بخاری نے پرورش پائی اپنی ماں کی گود میں اور حج کیا اپنی ماں اور بھائی احمد کے ساتھ پھر مکہ میں رہے علم حاصل کرنے کو اور ان کے بھائی احمد لوٹ گئے بخارا کو اور وہیں مرے۔

غنجار نے تاریخ بخارا میں اور لالکائی نے شرح السنہ میں باب کرامات الاولیاء میں روایت کیا ہے کہ محمد بن اسمٰعیل یعنی امام بخاری کی آنکھیں چھٹپن میں جاتی رہی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہیں اے نیک بخت! تیرے لڑکے کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے پھیر دیں بوجہ تیری دعا کے۔ صبح کو جب امام بخاری بیدار ہوئے تو آنکھیں اچھی خاصی تھیں۔

فربری نے کہا میں نے محمد بن ابی حاتم وراق سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے امام بخاری سے سنا' وہ کہتے تھے مجھے حدیث کا حافظہ اس وقت دیا گیا ہے جب میں مکتب میں تھا۔ میں نے پوچھا اس وقت تمہاری عمر کیا تھی ؟ انہوں نے کہا دس برس کی ہو گی یا کچھ کم۔ پھر میں مدرسہ سے نکلا اور داخلی اور اور عالموں کے پاس جانے لگا۔ ایک روز وہ لوگوں کو سنانے لگے سفیان عن ابی الزبیر عن ابراھیم میں نے کہا ابو الزبیر نے ابراہیم سے نہیں روایت کیا۔ انہوں نے مجھ کو کُھرکا۔ میں نے کہا تم اپنی اصل کتاب میں دیکھو وہ اندر گئے پھر باہر نکلے اور پوچھا اے لڑکے! صحیح کیا ہے ؟ میں نے کہا صحیح یوں ہے سفیان عن الزبیر عن ابراہیم اور یہ زبیر عدی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے قلم لیا اور کتاب کو درست کیا اور کہنے لگے تم سچ کہتے تھے۔

جب بخاری نے یہ نقل بیان کی تو ایک شخص نے پوچھا بھلا جب تم نے داخلی کی یہ غلطی نکالی اس وقت تمہاری عمر کتنی تھی؟ امام بخاری نے کہا گیارہ برس کی۔ جب میں سولہویں سال میں لگا تو مجھ کو ابن مبارک اور وکیع کی کتابیں حفظ تھیں اور میں نے اصحاب الرائے کا بھی کلام سنا پھر میں اپنی ماں اور بھائی کے ساتھ حج کے لئے نکلا۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس روایت کے موافق پہلا سفر بخاری کا ۲۱۰ھ میں ہوا اور اگر پہلے ہی طلب علم کے وقت سفر کرتے تو ان لوگوں کو پاتے جن کو بخاری کے اقران نے پایا طبقہ عالیہ میں سے۔ اگرچہ ان کے قریب لوگوں کو بخاری نے پایا ہے جیسے یزید بن ہارون اور ابو داؤد طیالسی اور امام بخاری نے عبدالرزاق کو پایا اور چاہا کہ ان کی طرف سفر کریں پر ان کو خبر پہنچی کہ عبدالرزاق نے انتقال کیا۔ سو انہوں نے دیر کی یمن کی طرف جانے میں، بعد اس کے معلوم ہوا کہ عبدالرزاق اس وقت زندہ تھے، آخر امام بخاری نے ان سے بواسطہ روایت کی۔

امام بخاری نے کہا جب میں اٹھارہ سال میں لگا تو میں نے کتاب قضایائے صحابہ اور تابعین تصنیف کی پھر تاریخ تصنیف کی مدینہ منورہ میں قبر شریف جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں چاندنی راتوں میں لکھا کرتا تھا اور میری تاریخ میں کم ہی ایسا کوئی نام ہوگا جس کا قصہ مجھ کو یاد نہ ہو مگر میں نے کتاب کو طول دینا برا سمجھا۔

اور سہل بن یسریٰ نے کہا، بخاری نے کہا میں نے سفر کیا شام اور مصر اور جزیرہ کا دوبار اور بصرہ کا چار بار اور حجاز میں چھ سال تک رہا اور مجھے یاد نہیں کتنی بار کوفہ گیا اسی طرح بغداد میں محدثین کے ساتھ۔

حاشد بن اسماعیل نے کہا بخاری ہمارے ساتھ بصرے کے مشائخ کے پاس جاتے تھے اس وقت لڑکے تھے اور کچھ نہ لکھتے تھے یہاں تک کہ کئی دن گزر گئے پھر سولہ دن کے بعد ہم نے ان کو ملامت کی (کہ تم نے حدیثوں کو جو سنی تھیں لکھا نہیں) اس نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اب میرے سامنے لاؤ جو تم نے لکھا ہے۔ ہم نے نکالا تو پندرہ ہزار حدیثوں سے زیادہ تھیں جن کو امام بخاری نے یاد سے سنا دیا اور یہاں تک کہ ہم اپنے لکھے کو درست کرنے لگے۔

ابوبکر بن ابی عتاب نے کہا ہم نے بخاری سے حدیث لکھی اور ان کی داڑھی مونچھ نہ تھی محمد بن یوسف کے دروازے پر۔

حافظ ابن حجر نے کہا محمد بن یوسف فریابی ۲۱۲ھ میں مرے اس وقت بخاری کا سن اٹھارہ برس یا کم تھا۔

محمد بن ازہر سختیانی نے کہا میں سلیمان بن حرب کی مجلس میں تھا اور بخاری ہمارے ساتھ حدیثیں سنتے تھے اور لکھتے نہ تھے لوگوں نے کہا ان کو کیا ہوا جو نہیں لکھتے؟ انہوں نے کہا وہ بخارا کو جا کر اپنی یاد سے لکھ لیں گے۔

محمد بن ابی حاتم نے بخاری سے نقل کیا میں فریابی کی مجلس میں تھا، انہوں نے کہا حدثنا سفیان عن ابی عروبة عن ابی الخطاب عن ابی حمزة تو مجلس والوں میں سے کسی نے نہ پہچانا ان لوگوں کو جو سفیان کے اوپر ہیں پھر میں نے ان سے کہا ابی عروبہ تو معمر بن راشد ہیں اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ اور ابو حمزہ انس بن مالک ہیں۔ امام بخاری نے کہا سفیان ثوری کا یہی حال تھا کہ وہ مشہور شخصوں کی کنیت بیان کرتے اور اکثر لوگوں کو یہ کنیت معلوم نہ ہوتی۔

امام بخاری کے عادات اور خصائل اور زہد اور فضائل کا بیان

حافظ ابن حجر نے کہا وراقہ نے کہا میں نے محمد بن حراش سے سنا وہ کہتے تھے میں نے احمد بن حفص سے سنا وہ کہتے تھے میں اسماعیل کے پاس گیا جو والد تھے امام بخاری کے ان کی موت کے وقت انہوں نے کہا کہ میرے مال میں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی روپیہ حرام یا شبہ کا ہو۔ اور وراقہ نے کہا کہ امام بخاری کو اپنے باپ کے ترکہ میں سے بہت مال ملا تھا اور وہ اس میں مضاربت کیا کرتے تھے ایک بار پچیس ہزار روپیہ ان کا ایک شخص پر قرض ہو گیا لوگوں نے کہا نالش کرو لیکن امام بخاری نے نالش نہ کی اور اس سے صلح کر لی اس امر پر کہ ہر مہینہ دس روپیہ دیا کرے اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔

امام بخاری نے کہا میں نے ساری عمر نہ کوئی چیز خود بیچی نہ کوئی چیز خود خریدی بلکہ کسی سے کہہ دیا جس نے خرید دی اس لئے کہ خرید اور فروخت میں لغو اور بیکار اور جھوٹ سچ باتیں کرنا پڑتی ہیں۔

غنجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ امام بخاری پاس کچھ مال آیا۔ تاجروں نے پانچ ہزار کے نفع سے اسے مانگا پھر دوسرے دن اور تاجروں نے دس ہزار کے نفع سے مانگا' انہوں نے کہا میں نے نیت کر لی تھی پہلے تاجروں کو دینے کی آخر انہیں کو دیا اور پانچ ہزار کا نفع چھوڑ دیا۔

وراق بخاری نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں آدم بن ابی ایاس کے پاس گیا اور میرے خرچ آنے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ میں گھانس کھانے لگا جب تیسرا دن ہوا تو ایک شخص آیا جس کو میں نہیں پہچانتا تھا اس نے ایک تھیلی مجھ کو دی اشرفیوں کی۔

عبداللہ بن محمد صیارفی نے کہا میں امام بخاری کے ساتھ ان کے مکان میں بیٹھا تھا اتنے میں ان کی لونڈی آئی اور اندر جانے لگی ان کے سامنے ایک دوات رکھی تھی اس کو دھکا لگا۔ امام بخاری نے کہا تو کیسے چلتی ہے ؟ وہ بولی جب راستہ نہ ہو تو کیونکر چلوں ؟ یہ سن کر امام بخاری نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا جا میں نے تجھ کو آزاد کر دیا۔ لوگوں نے کہا اے ابو عبداللہ! اس لونڈی نے تو تم کو غصہ دلایا۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے نفس کو راضی کر لیا اس کے کام سے۔

ایک بار امام بخاری نے ابو معشر سے اپنے قصور کی معافی چاہی' انہوں نے کہا کیا قصور ہے ؟ امام بخاری نے کہا ایک دن تم حدیث بیان کرتے تھے اور اپنے سر اور ہاتھوں کو ہلاتے تھے' یہ حال دیکھ کر میں نے تبسم کیا تھا۔ ابو معشر نے کہا میں نے معاف کیا خدا تم پر رحم کرے۔

وراق نے کہا امام بخاری کہتے تھے میں نے اپنے پروردگار سے دو بار دعا کی فوراً قبول ہو گئی پھر میں نے دعا نہ کی اس ڈر سے کہیں میری نیکیاں کم نہ ہو جاویں اور کہتے تھے کہ آخرت میں میرا کوئی دشمن نہ ہو گا۔ میں نے کہا بعضے لوگ تمہاری کتاب التاریخ سے غصے ہیں اور کہتے ہیں اس میں لوگوں کی غیبت ہے۔ امام بخاری نے کہا کتاب التاریخ میں ہم نے روایتیں کی ہیں اور اپنے دل سے کوئی بات نہیں کی اور خود رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا تھا یہ برا آدمی ہے (تاکہ لوگ اس کے ضرر سے محفوظ رہیں)

امام بخاری کہتے تھے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی جب سے مجھ کو معلوم ہوا کہ غیبت حرام ہے۔

حافظ ابن حجر نے کہا امام بخاری کو فن رجال میں بھی بڑی احتیاط ہے۔ اکثر یوں کہتے ہیں سکتوا عنہ یا فیہ نظر ترکوہ اور کم کہتے ہیں کہ وہ وضاع ہے یا کذاب ہے بلکہ یوں کہتے ہیں کہ فلانے نے اس کو کذاب کہا یا کذب کی نسبت کی اس کی طرف۔

بکر بن منیر نے کہا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو امید ہے اللہ سے ملوں گا اور غیبت کا محاسبہ مجھ سے نہ ہوگا۔

ایک بار امام بخاری نماز پڑھ رہے تھے تو زنبور نے ان کو سترہ بار کاٹا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا دیکھو یہ کیا چیز ہے جس نے نماز میں مجھ کو ستایا؟ لوگوں نے دیکھا تو سترہ جگہ زنبور کا ڈنگ لگا ہے اور سوج گیا ہے پر نماز انہوں نے نہ توڑی۔

وراق نے کہا ہم فربر میں تھے اور امام بخاری ایک رباط بنا رہے تھے تو اپنے ہاتھوں سے اینٹیں ڈھوتے۔ ہم نے کہا یہ کام اور کوئی کر لے گا۔ انہوں نے کہا یہی کام کام آئے گا۔

وراق نے کہا امام بخاری بہت کم خوراک تھے اور طالب علموں کے ساتھ بہت احسان کرتے تھے اور نہایت سخی تھے۔ ایک بار امام بخاری بیمار ہوئے ان کا قارورہ طبیبوں کو بتلایا انہوں نے کہا یہ قارورہ تو راہبوں کا سا ہے جو سالن نہیں کھاتے پھر امام بخاری نے ان کی تصدیق کی اور کہا کہ چالیس برس سے میں نے سالن نہیں کھایا (یعنی روکھی روٹی پر قناعت کی) طبیبوں نے کہا اب تمہاری بیماری کا علاج یہ ہے کہ سالن کھایا کرو' انہوں نے قبول نہ کیا' بڑے اصرار سے یہ قبول کیا کہ روٹی کے ساتھ کچھ کھجور کھایا کریں گے۔

امام حاکم ابو عبداللہ نے بہ سند روایت کیا ہے مقسم بن سعید سے کہ محمد بن اسماعیل بخاری جب رمضان کی پہلی رات ہوتی تو لوگ ان کے پاس جمع ہوتے' وہ نماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس آیتیں پڑھتے یہاں تک کہ سارے رمضان میں قرآن کو ختم کرتے پھر سحر کو نصف سے لے کر تہائی قرآن پڑھتے اور تین راتوں میں ختم کرتے اور دن کو ایک ختم کرتے اور افطار کے وقت ختم ہوتا اور کہتے تھے کہ ہر ایک ختم کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور سحر کے وقت تیرہ رکعت پڑھتے ایک رکعت وتر کی ہوتی۔

امام بخاری کے پاس رسول اللہ ﷺ کے کچھ موئے مبارک تھے انہوں نے اپنے لباس میں ان کو رکھا تھا۔

ایک بار کہتے تھے کہ میں نے ایک شخص کی دس ہزار حدیثیں چھوڑ دیں جس کے باب میں مجھ کو کچھ شبہ تھا۔

محمد بن منصور نے کہا ہم ابو عبداللہ بخاری کی مجلس میں تھے ایک شخص نے ان کی داڑھی میں سے کچھ کچرا نکالا اور زمین پر ڈال دیا امام بخاری نے لوگوں کو جب غافل پایا تو اس کو اٹھا لیا اور اپنی جیب میں رکھ لیا جب مسجد سے باہر نکلے تو اس کو پھینک دیا (گویا مسجد کا اتنا ادب کیا)

امام بخاری کی تعریف جو اور محدثین نے کی ہے

ایک بار سلیمان بن حرب نے جو امام بخاری کے شیخ تھے ان کی طرف دیکھا اور کہا کہ اس شخص کا شہرہ ہوگا اور ایسا ہی احمد بن حفص نے کہا۔ امام بخاری نے کہا جب میں سلیمان بن حرب کے پاس جاتا تو وہ کہتے بیان کرو ہم سے غلطیاں شعبہ کی۔

محمد بن ابی حاتم نے کہا بخاری کہتے تھے اسماعیل بن ابی اویس کی کتاب میں سے جب میں حدیثوں کا انتخاب کرتا تو وہ

میرے انتخاب کی نقل کر لیتے اور کہتے یہ وہ حدیثیں ہیں جو محمد بن اسماعیل نے میری حدیثوں سے چنی ہیں۔

امام بخاری نے کہا ایک بار اصحاب حدیث جمع ہوئے اور مجھ سے درخواست کی کہ اسماعیل بن ابی اویس سے کہوں کہ وہ زیادہ قرأت کریں حدیث کی میں نے ان سے کہا انہوں نے لونڈی کو بلایا اور حکم کیا اشرفیوں کی ایک تھیلی نکالنے کا اور مجھ سے کہا اے ابو عبداللہ! یہ اشرفیاں بانٹ دو ان کو۔ میں نے کہا وہ حدیث کے طالب ہیں۔ اسماعیل نے کہا جو وہ چاہتے ہیں میں نے منظور کیا مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کے ساتھ یہ بھی ان کو دوں۔ بخاری نے کہا اسماعیل بن ابی اویس نے مجھ سے کہا تم میری کتابوں کو دیکھو اور میری تمام ملک کو اور میں تمہارا شکر گزار ہوں ہمیشہ جب تک زندہ ہوں۔

حاشد بن اسماعیل نے کہا مجھ سے ابو مصعب احمد بن ابی بکر زہری نے کہا محمد بن اسماعیل ہمارے نزدیک زیادہ فقیہ ہیں اور زیادہ جاننے والے ہیں حدیث کے احمد بن حنبل سے۔ ایک شخص بولا تم حد سے بڑھ گئے۔ ابو مصعب نے کہا اگر میں امام مالک کو پاتا پھر ان کا منہ دیکھتا اور پھر محمد بن اسماعیل کا تو یہی کہتا کہ وہ دونوں ایک ہیں حدیث اور فقہ میں (احمد بن حنبل سے بڑھانے پر انہوں نے تعجب کیا تھا ابو مصعب نے ان کو امام مالک کے برابر کر دیا جو احمد بن حنبل کے استاد کے استاد ہیں)

عبدان ابن عثمان نے کہا میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں سے کوئی جوان ان سے زیادہ حدیث کا جاننے والا نہیں دیکھا اور اشارہ کیا محمد بن اسماعیل کی طرف۔

محمد بن قتیبہ بخاری نے کہا میں ابو عاصم نبیل کے پاس تھا' وہاں میں نے ایک لڑکا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس ملک کا رہنے والا ہے؟ انہوں نے کہا بخارا کا میں نے کہا کس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا اسماعیل کا۔ میں نے کہا تم تو میری قرابت میں ہو ایک شخص ان کے سامنے بولا یہ لڑکا ہے جو مقابلہ کرتا ہے بوڑھوں سے۔

قتیبہ بن سعید نے کہا میں فقہاء اور زہاد اور عباد کے پاس بیٹھا اور جس وقت سے مجھ کو عقل ہوئی آج تک میں نے کسی کو محمد بن اسماعیل کے مثل نہیں پایا اور وہ اپنے زمانہ میں ایسے ہیں جیسے حضرت عمر تھے صحابہ میں۔

قتیبہ نے کہا اگر محمد بن اسماعیل صحابہ میں ہوتے تو ایک نشانی ہوتی خدا کی قدرت کی۔

محمد بن یوسف ہمدانی نے کہا ہم قتیبہ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شعرانی شخص آیا جس کو ابو یعقوب کہتے تھے اس نے پوچھا محمد بن اسماعیل کو' قتیبہ نے کہا اے لوگو! میں نے دیکھا حدیث والوں کو اور رائے والوں کو اور میں نے صحبت کی فقہاء اور زہاد اور عباد سے اور جب سے مجھ کو عقل آئی میں نے محمد بن اسماعیل کے مانند کسی شخص کو نہ پایا۔

قتیبہ سے کسی نے پوچھا نشہ میں طلاق دینے کا حکم۔ اتنے میں محمد بن اسماعیل آئے تو قتیبہ نے اس شخص سے کہا یہ احمد بن حنبل ہیں اور اسحاق بن راہویہ اور علی بن عبداللہ المدینی' اللہ نے ان سب کو تیرے پاس بھیج دیا اور اشارہ کیا انہوں نے بخاری کی طرف۔

ابو عمرو کرمانی نے کہا میں نے مہیار سے بصرے میں قتیبہ کا قول بیان کیا کہ میرے پاس لوگ آئے مشرق اور مغرب سے لیکن کوئی محمد بن اسماعیل کی مثل نہیں آیا۔ مہیار نے کہا قتیبہ سچ کہتے ہیں۔ میں نے قتیبہ اور یحییٰ بن معین کو بخاری کے پاس آتے جاتے دیکھا اور میں نے دیکھا کہ یحییٰ بن معین ان کی پیروی کرتے تھے معرفت حدیث اور رجال میں۔

ابراہیم بن محمد بن سلام نے کہا بڑے بڑے اصحاب حدیث جیسے سعید بن ابی مریم' حجاج بن منہال' اسماعیل بن ابی

اویس، حمیدی، نعیم بن حماد، محمد بن یحییٰ عدنی، حسن بن علی خلال، محمد بن میمون خیاط، ابراہیم بن المنذر، ابو کریب محمد بن علاء، ابو سعید عبداللہ بن سعید، شیخ ابراہیم بن موسیٰ اور ان کی مثل کے لوگوں نے فضیلت دی ہے محمد بن اسماعیل کو اپنے اوپر نظر اور معرفت میں۔

احمد بن حنبل نے کہا خراسان نے کوئی شخص محمد بن اسماعیل کی طرح نہیں نکالا۔

یعقوب بن ابراہیم دورقی اور نعیم بن حماد خزاعی نے کہا محمد بن اسماعیل بخاری اس امت کے فقیہ ہیں۔

بندار بن بشار نے کہا وہ زیادہ فقیہ ہیں تمام خلق اللہ سے ہمارے زمانے میں۔

حاشد بن اسماعیل نے کہا میں بصرے میں تھا اتنے میں محمد بن اسماعیل کے آنے کی خبر سنی جب وہ آئے تو محمد بن بشار نے کہا آج تمام فقہاء کے سردار آئے۔

محمد بن ابراہیم نے کہا میں نے بندار سے سنا ۲۲۸ھ میں، وہ کہتے تھے کوئی ہمارے پاس محمد بن اسماعیل کی مثل نہیں آیا۔ بندار نے کہا میں کئی برس سے ان کی وجہ سے فخر کرتا ہوں۔

موسیٰ بن قریش نے کہا عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بخاری سے کہا اے ابو عبداللہ! میری کتابوں کو دیکھو اور جو کچھ ان میں نقص ہو بیان کرو۔ بخاری نے کہا اچھا۔

بخاری نے کہا میں حمیدی کے پاس گیا اس وقت میری عمر اٹھارہ برس کی تھی یعنی اول سال میں حج کے۔ ان کے اور ایک شخص کے بیچ میں اختلاف ہو رہا تھا کسی حدیث میں۔ حمیدی نے جب مجھ کو دیکھا تو کہا اب وہ شخص آیا جو ہمارے اختلاف کا فیصلہ کر دے گا پھر دونوں نے اپنا جھگڑا بیان کیا میں نے حمیدی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ حق پر تھے۔

بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے کہا میری کتابوں کو دیکھو اور ان میں جو غلطی ہو درست کرو بعض لوگوں نے ان سے پوچھا یہ کون ہیں؟ محمد بن سلام نے کہا یہ وہ شخص ہیں جن کی مثل کوئی نہیں ہے۔

محمد بن سلام کہتے تھے جب محمد بن اسماعیل میرے پاس آتے تو میں حیران ہو جاتا اور ڈرتا کہیں ان کے سامنے مجھ سے غلطی نہ ہو۔

سلیم بن مجاہد نے کہا میں محمد بن سلام کے پاس تھا، انہوں نے کہا کاش تو ذرا پہلے آتا تو ایک لڑکا دیکھتا جس کو ستر ہزار حدیث یاد ہے۔

حاشد بن اسماعیل نے کہا میں نے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) کو دیکھا وہ منبر پر بیٹھے تھے اور محمد بن اسماعیل ان کے ساتھ بیٹھے تھے اور اسحاق حدیثیں بیان کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک حدیث انہوں نے بیان کی محمد بن اسماعیل نے اس کا انکار کیا۔ اسحاق نے کہا اے حدیث والو! اس جوان کی طرف دیکھو اور اس سے لکھو کیونکہ اگر یہ امام حسن بصری کے زمانے میں ہوتا تو وہ اس کے محتاج ہوتے حدیث اور فقہ میں۔

بخاری نے کہا اسحاق بن راہویہ نے میری کتاب "التاریخ" لی اور عبداللہ بن طاہر امیر کے پاس لے گئے اور کہا اے امیر! میں تجھ کو ایک سحر دکھلاؤں۔

ابو بکر مدینی نے کہا ہم ایک دن اسحاق بن راہویہ کے پاس بیٹھے تھے اور محمد بن اسماعیل وہاں موجود تھے۔ اسحاق نے ایک حدیث بیان کی جس کے صحابی سے عطاء بخارانی راوی تھے۔ اسحاق نے کہا اے ابو عبداللہ یہ بخاران کیا ہے؟ انہوں

نے کہا ایک گاؤں ہے یمن میں اور معاویہ نے اس صحابی کو یمن کی طرف بھیجا تھا عطاء نے ان سے دو حدیثیں سنیں۔ اسحاق نے کہا اے ابو عبداللہ! تم تو اس واقعہ کو اس طرح بیان کرتے ہو جیسے تم اس وقت موجود تھے۔

بخاری نے کہا میں اسحاق بن راہویہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے کسی نے پوچھا بھولے سے کوئی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟ وہ بڑی دیر تک سکوت میں رہے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے میری امت کو جو وہ اپنے دل میں خیال کرے جب تک عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے تو ہر بات میں تین چیزیں ضرور ہیں عمل اور کلام اور قلب۔ پھر جس نے بھولے سے طلاق دیا' اس نے دل نہیں لگایا۔ اسحاق نے کہا تو نے میری رائے کو زور دیا اللہ تجھ کو زور دے اور یہی فتویٰ دیا۔

فتح بن نوح نیشاپوری نے کہا میں علی بن عبداللہ المدینی کے پاس آیا میں نے دیکھا محمد بن اسماعیل ان کے داہنے طرف بیٹھے ہیں اور جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کی طرف دیکھ کر کرتے ہیں ان کے ڈر سے۔

بخاری نے کہا میں نے اپنے تئیں کہیں چھوٹا نہ سمجھا مگر علی بن عبداللہ المدینی کے پاس۔ حامد نے کہا میں نے یہ علی بن عبداللہ المدینی سے بیان کیا انہوں نے کہا ان کی بات پر مت خیال کر انہوں نے اپنا مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

بخاری نے کہا علی بن عبداللہ المدینی مجھ سے پوچھتے شیوخ خراسان کو تو میں ان سے بیان کرتا محمد بن سلام کو۔ وہ ان کو نہ پہچانتے آخر ایک دن انہوں نے کہا اے ابو عبداللہ! جس کے پاس تم گئے وہ ہم کو پسند ہے۔

بخاری نے کہا عمرو بن علی فلاس کے یاروں نے مجھ سے ایک حدیث کا ذکر کیا میں نے کہا یہ حدیث مجھے معلوم نہیں۔ وہ خوش ہوئے اور فلاس کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہم نے محمد بن اسماعیل سے ایک حدیث کا ذکر کیا انہوں نے نہ پہچانا۔ فلاس نے کہا جس حدیث کو محمد بن اسماعیل نہ پہچانیں وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

ابو عمر کرمانی نے کہا میں نے عمرو بن علی فلاس سے سنا وہ کہتے تھے میرے دوست ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری جن کا مثل خراسان میں نہیں ہے۔

رجاء بن مرجاء نے کہا محمد بن اسماعیل کی فضیلت علماء پر ایسی ہے جیسے مردوں کی فضیلت عورتوں پر اور کہا کہ وہ نشانی ہیں خدا کی جو زمین پر چلتے ہیں۔

حسین بن حریث نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ میں نے کسی شخص کو محمد بن اسماعیل کی مثل دیکھا ہو۔ گویا وہ حدیث ہی کے لئے پیدا ہوئے تھے۔

احمد بن الضوء نے کہا میں نے ابو بکر بن ابی شیبہ اور محمد بن عبداللہ بن نمیر سے سنا' دونوں کہتے تھے ہم نے محمد بن اسماعیل کی مثل کسی کو نہیں دیکھا اور ابو بکر بن ابی شیبہ ان کو بازل یعنی کامل کہتے۔

ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا محمد بن اسماعیل عبداللہ بن نمیر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ اٹھے تو عبداللہ نے کہا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ نے تم کو اس امت کی زینت کیا ہے۔ ابو عیسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ کہنا پورا کر دیا۔ ابو عبداللہ فربری نے کہا میں نے عبداللہ بن نمیر کو دیکھا وہ بخاری سے لکھتے تھے اور کہتے تھے میں ان کے شاگردوں میں سے ہوں۔

حافظ ابن حجر نے کہا عبداللہ بن نمیر شیوخ بخاری میں سے ہیں اور روایت کیا ان سے بخاری نے جامع صحیح میں اور کہا میں نے ان کا مثل نہیں دیکھا ان کی وفات اسی سال ہوئی جس سال امام احمد بن حنبل کی ہوئی۔

محمد بن ابی حاتم وراق نے کہا میں نے یحییٰ بن جعفر بیکندی سے سنا وہ کہتے تھے اگر مجھے قدرت ہوتی تو میں اپنی عمر محمد بن اسماعیل کو دے دیتا اس لئے کہ میری موت ایک شخص کی موت ہے اور محمد بن اسماعیل کی موت علم کی موت ہے اور کہتے تھے امام بخاری سے اگر تم نہ ہوتے تو مجھ کو بخارا میں کچھ عیش نہ ہوتا۔

عبداللہ بن محمد مسندی نے کہا محمد بن اسماعیل امام ہیں اور جس نے ان کو امام نہیں کہا میں اس کو تہمت لگاتا ہوں اور کہا کہ ہمارے زمانہ کے حافظ تین ہیں پھر شروع کیا بخاری سے۔

علی بن حجر نے کہا خراسان سے تین آدمی نکلے پھر شروع کیا بخاری سے اور کہا کہ وہ تینوں میں زیادہ جاننے والے ہیں' حدیث کے اور زیادہ فقیہ ہیں اور میں ان کی مثل کسی کو نہیں جانتا۔

احمد بن اسحاق سرمادی نے کہا جو شخص چاہے کہ سچے فقیہ کو دیکھے وہ محمد بن اسماعیل کو دیکھے۔

حاشد نے کہا میں نے عمرو بن زرارہ اور محمد بن رافع کو محمد بن اسماعیل پاس پایا وہ دونوں ان سے حدیث کی علتوں کو پوچھ رہے تھے جب کھڑے ہوئے تو لوگوں سے کہا تم کو ابو عبداللہ کے باب میں دھوکا نہ ہو' یہ ہم سب سے زیادہ علم والے ہیں اور زیادہ سمجھ والے۔ انہوں نے کہا میں ایک دن اسحاق بن راہویہ پاس تھا اور عمرو بن زرارہ ابو عبداللہ سے لکھ رہے تھے اور محدثین ان سے اور اسحاق کہہ رہے تھے وہ مجھ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں اس وقت ابو عبداللہ جوان تھے۔

ابن اشکاب غصہ ہو گئے ایک حافظ کے کلام پر جو اس نے محمد بن اسماعیل کے حق میں کیا اور مجلس سے اٹھ گئے۔

عبداللہ بن محمد بن سعید نے کہا جب احمد بن حرب نیشاپوری مرے تو اسحاق بن راہویہ اور محمد بن اسماعیل ان کے جنازے کے ساتھ چلے اور میں اہل معرفت سے سنتا تھا وہ دیکھتے تھے اور کہتے تھے محمد بن اسماعیل اسحاق سے زیادہ فقیہ ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا خراسان سے کوئی محمد بن اسماعیل سے زیادہ حافظ نہیں نکلا اور نہ خراسان سے عراق کو کوئی ان سے زیادہ عالم آیا۔

محمد ابن حریث نے کہا میں نے ابو زرعہ سے پوچھا ابن لہیعہ کو انہوں نے کہا ترک کیا اس کو ابو عبداللہ یعنی امام بخاری نے۔

حسین ابن محمد عجلی نے کہا میں نے کوئی محمد بن اسماعیل کے مثل نہیں دیکھا اور مسلم بھی حدیث کے حافظ تھے لیکن وہ محمد بن اسماعیل کے درجہ کو نہیں پہنچے۔

عجلی نے کہا میں نے ابو زرعہ اور ابو حاتم کو دیکھا وہ دونوں بخاری سے سنتے تھے اور بخاری پیشوا تھے اور دین دار تھے اور محمد بن یحییٰ ذہلی سے انتہا درجہ زیادہ عالم تھے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی نے کہا میں نے عالموں کو دیکھا حرمین اور حجاز اور شام اور عراق میں۔ پر کسی کو اتنا جامع نہیں پایا جیسے محمد بن اسماعیل کو اور وہ سب سے زیادہ ہیں علم اور فقہ میں اور سب سے زیادہ ہیں حدیث کی طلب میں۔

دارمی سے ایک حدیث کو پوچھا اور کہا کہ بخاری اس حدیث کو صحیح کہتے ہیں انہوں نے کہا کہ بخاری مجھ سے زیادہ علم رکھتے اور وہ تمام خلق اللہ میں دانش مند ہیں اور اللہ کے اوامر اور نواہی کو خوب جانتے ہیں۔

اور محمد بن اسماعیل جب قرآن پڑھتے تو دل اور آنکھ اور کان اسی میں لگا دیتے اور اس کے امثال اور حرام اور حلال میں فکر کرتے۔

ابو الطیب حاتم بن منصور نے کہا محمد بن اسماعیل اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔

ابو سہل فقیہ نے کہا میں بصرے اور شام اور حجاز اور کوفہ میں گیا اور وہاں کے علماء کو دیکھا جب محمد بن اسماعیل کا ذکر آتا تو وہ سب ان کو فضیلت دیتے اپنے اوپر۔ ابو سہل نے کہا میں نے مصر میں تیس سے زیادہ عالموں سے سنا وہ کہتے تھے ہماری خواہش دنیا میں یہ ہے کہ محمد بن اسماعیل کو دیکھ لیویں۔

صالح بن محمد نے کہا میں نے کوئی خراسان کا شخص محمد بن اسماعیل سے زیادہ سمجھ کا نہیں دیکھا اور کہا کہ وہ ان سب لوگوں سے زیادہ حافظ تھے حدیث کے اور میں ان سے لکھتا تھا بغداد میں تو حاضرین مجلس بیس ہزار سے زیادہ ہو گئے۔

حافظ ابو العباس سے پوچھا گیا ابو زرعہ اور محمد بن اسماعیل دونوں میں سے کون زیادہ حافظ ہے؟ انہوں نے کہا میں محمد بن اسماعیل سے ملا اور میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی حدیث ایسی بیان کروں جس کو وہ نہ پہچانتے ہوں پر نہ ہو سکا اور ابو زرعہ کے سامنے میں ایسی حدیثیں ان کے سر کے بالوں کے شمار میں بیان کر سکتا ہوں۔

محمد بن عبد الرحمٰن دغولی نے کہا اہل بغداد نے محمد بن اسماعیل کو ایک کتاب لکھی اس میں شعر تھا ؎

المسلمون بخير ما بقيت لهم ولیس بعدك خير حين تفتقد

یعنی جب تک تم ہو مسلمانوں کی بہتری ہے اور جب تم نہ رہے تو ان کی بہتری بھی نہیں ہے۔

امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے کہا آسمان کے نیچے کوئی حدیث کا جاننے والا محمد بن اسماعیل سے زیادہ نہیں ہے۔

ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا میں نے علل اور اسانید کا زیادہ جاننے والا محمد بن اسماعیل سے نہ دیکھا۔

مسلم نے ان سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی تمہارے مثل نہیں ہے۔

احمد بن یسار نے تاریخ مرو میں لکھا ہے کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے علم کو طلب کیا اور لوگوں کی صحبت میں بیٹھے اور حدیث کے لئے سفر کیا اور اس میں مہارت حاصل کی اور صاحب بصیرت ہوئے اور صاحب معرفت۔ بڑے حافظے والے تھے اور فقیہ تھے۔

ابن عدی نے کہا یحییٰ بن ساعد جب بخاری کا ذکر کرتے تو کہتے وہ جنگ کرنے والے مینڈھے ہیں۔

ابو عمرو خفاف نے کہا ہم سے حدیث بیان کی پرہیز گار، پاک ایسے عالم نے جس کا مثل میں نے نہیں دیکھا، محمد بن اسماعیل نے اور کہا کہ ان کو حدیث کا علم احمد اور اسحاق سے بیس درجہ زیادہ تھا اور جس نے ان کے حق میں کچھ برائی کی اس پر میری طرف سے ہزار لعنت ہے اور کہا کہ اگر بخاری اس دروازے سے آویں اور میں حدیث بیان کرتا ہوں تو میں رعب سے بھر جاؤں۔

عبد اللہ بن حماد آملی نے کہا مجھے آرزو ہے کہ میں امام بخاری کے بدن کا ایک بال ہوتا۔

سلیم ابن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ برس سے کم کسی کو نہ ایسا فقیہ دیکھا نہ ایسا پرہیز گار جیسے محمد بن اسماعیل تھے۔

موسیٰ بن ہارون نے کہا اگر اہل اسلام جمع ہو کر چاہیں کہ کوئی دوسرے شخص کو بخاری کی طرح کھڑا کریں تو یہ ممکن نہیں۔

عبد اللہ بن محمد بن سعید بن جعفر نے کہا میں نے بصرہ میں علماء سے سنا وہ کہتے تھے دنیا میں کوئی محمد بن اسماعیل کی مثل معرفت اور صلاح میں نہیں ہے پھر عبد اللہ نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں۔

حافظ ابو العباس نے کہا اگر کوئی شخص تیس ہزار حدیث لکھے تو وہ بے پرواہ نہ ہو گا بخاری کی تاریخ سے۔

حاکم ابو احمد نے کہا وہ اماموں میں سے تھے معرفت حدیث میں اور جمع حدیث میں۔

حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ بخاری کے مشائخ اور ان کے اہل عصر کے اقوال ہیں اور جو میں بعد والوں کے اقوال بھی لکھوں تو کاغذ تمام ہو جاوے گا اور عمر ختم ہو جاوے گی یعنی بے شمار لوگوں نے ان کی تعریف کی ہے۔

امام بخاری کے وسعت حافظہ اور سرعت ذہن اور وفور علم کا بیان

ابن عدی نے کہا میں نے بغداد کے متعدد مشائخ سے سنا وہ کہتے تھے جب محمد بن اسماعیل بغداد کو آئے تو اصحاب حدیث نے ان کا حال سنا اور سب جمع ہوئے اور ان کا امتحان لینا چاہا تو سو حدیثوں کے متون اور اسانید کو الٹ پلٹ کر دس دس حدیثیں دس آدمیوں کو بانٹ دیں اور یہ ٹھہرا کہ بخاری کی مجلس میں جا کر ہر ایک آدمی ان سے باری باری یہ حدیثیں پوچھے جب مجلس جم گئی اور بہت سے لوگ بغداد اور خراسان کے حاضر تھے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک اٹھا اور اس نے پوچھا ایک حدیث کو ان دس حدیثوں میں سے۔ بخاری نے کہا میں نہیں پہچانتا اس حدیث کو پھر اس نے دوسری حدیث پوچھی بخاری نے یہی جواب دیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گیا' بخاری یہی کہتے رہے میں نہیں پہچانتا۔ اب جو علماء تھے وہ تو تاڑ گئے کہ یہ شخص سمجھ دار ہے اور جو ناواقف تھے وہ بخاری کو کم علم سمجھے جب دسوں آدمی اپنی اپنی حدیثوں سے فارغ ہو گئے اور بخاری یہی جواب دیتے رہے میں نہیں پہچانتا' اس وقت وہ متوجہ ہوئے پہلے شخص کی طرف اور کہا تیری پہلی حدیث تو وہ اس طرح سے ٹھیک ہے اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح یہاں تک کہ دسوں کو بیان کر دیا اور ہر ایک کا متن اس کے اسناد کے ساتھ اور اسناد متن کے ساتھ لگایا پھر دوسرے شخص کی طرف متوجہ ہوئے پھر تیسرے کی طرف اور دسوں سے اسی طرح بیان کیا تب سب لوگوں نے ان کے حفظ اور فضیلت کا اقرار کیا۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس نقل سے امام بخاری کا حافظہ معلوم ہوتا ہے۔ اول تو غلط حدیثوں اور اسنادوں کا صحیح کرنا' دوسرے بہ ترتیب پھر سو حدیثوں کو بیان کرنا دونوں سخت مشکل ہیں حالانکہ امام بخاری نے ان حدیثوں کو ایک ہی بار سنا تھا اور ہم نے ابوبکر کلورانی سے روایت کیا کہ امام بخاری ایک ہی بار میں کتاب کی کتاب یاد کر لیتے تھے اور اوپر گزر چکا کہ وہ طالب علمی کے زمانے میں بھی سنتے تھے اور لکھتے نہ تھے۔

ابوالازہر نے کہا سمرقند میں چار سو محدیث تھے سب کے سب جمع ہوئے اور محمد بن اسماعیل کو مغالطہ دینا چاہا اور شام کی اسناد عراق کی اسناد میں شریک کر دیں اور عراق کی حرم میں اور حرم کی یمن میں باوجود اس کے ایک غلطی بھی امام بخاری سے نہ کرا سکے (سبحان اللہ یہ حافظہ اور یہ ذہن خداداد تھا)

غنجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے میں نے سنا ابوالقاسم منصور بن اسحاق بن ابراہیم اسدی سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن محمد بن ابراہیم سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا یوسف بن موسیٰ مروزی سے' وہ کہتے تھے میں بصرے میں تھا جامع مسجد میں' اتنے میں ایک منادی کی آواز سنی اے علم والو! محمد بن اسماعیل بخاری آئے ہیں یہ سن کر لوگ کھڑے ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر ہم نے دیکھا ایک شخص کو جو جوان ہے اس کی داڑھی میں سفیدی نہیں ہے انہوں نے نماز پڑھی ستون کے پیچھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور ان سے درخواست کی ایک مجلس میں حدیث سنانے کی۔ انہوں نے قبول کیا پھر منادی نے آواز دی اے علم والو! محمد بن اسماعیل بخاری آئے اور ہم نے ان

سے درخواست کی ایک مجلس کرنے کی حدیث سنانے کے لئے توانہوں نے منظور فرمائی' کل فلاں مقام میں مجلس ہو گی۔ جب دوسرا دن ہوا تو محدثین اور حفاظ اور فقہاء جمع ہوئے قریب ایک ہزار آدمیوں کے۔ ابو عبداللہ حدیث سنانے کے لئے بیٹھے انہوں نے سنانے سے پہلے کہا اے بصرہ والو! میں جوان ہوں اور تم نے مجھ سے چاہا کہ میں تم سے حدیث بیان کروں اور میں تم سے حدیث بیان کروں گا تمہارے شہر والوں کی جو تمہارے پاس نہیں ہیں' یہ سن کر لوگوں نے تعجب کیا۔ امام بخاری نے حدیث سنانا شروع کیا اور کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ رواد عتکی نے' اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے' اس نے شعبہ سے' اس نے منصور وغیرہ سے' اس نے سالم بن ابی الجعد سے اس نے انس بن مالک سے کہ ایک گنوار آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا یارسول اللہ! ایک شخص محبت کرتا ہے ایک قوم سے اخیر تک۔ پھر امام بخاری نے کہا یہ حدیث تمہارے پاس منصور کی روایت سے نہیں بلکہ اور لوگوں کی روایت سے ہے سوا منصور کے۔ یوسف بن موسیٰ نے کہا پھر اسی طرح مجلس کو تمام کیا ہر ایک حدیث کو روایت کرتے اور کہتے یہ تمہارے پاس فلاں کی روایت سے نہیں ہے۔

حمدویہ بن خطاب نے کہا جب بخاری اخیر بار عراق سے آئے اور لوگ ان سے بہت ملے اور ہجوم کیا تو انہوں نے کہا کاش تم اس وقت دیکھتے جب ہم بصرے کو گئے تھے گویا انہوں نے اشارہ کیا اسی قصہ کی طرف۔

امام بخاری نے کہا میں نیشاپور میں خفیف بیمار ہوا رمضان کے مہینہ میں تو اسحاق بن راہویہ مجھے پوچھنے کو آئے اپنے چند یاروں کے ساتھ انہوں نے کہ اے ابو عبداللہ! کیا تم روزے سے نہیں ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا تم نے جلدی کی رخصت کے قبول کرنے میں۔ میں نے کہا مجھ کو خبر دی عبدان نے' انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے' انہوں نے ابن جریج سے' انہوں نے عطا سے' کہا کونسی بیماری میں افطار کرنا چاہئے؟ عطا نے کہا کوئی سی بیماری ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا۔ امام بخاری نے کہا یہ روایت اسحاق بن راہویہ کے پاس نہیں تھی۔

سلیم بن مجاہد نے کہا محمد بن اسماعیل کہتے تھے میں کوئی حدیث صحابہ اور تابعین سے روایت نہیں کرتا جن کی ولادت اور وفات اور وطن کو میں نہ جانتا ہوں اور میں کوئی حدیث موقوف ایسی روایت نہیں کرتا جس کی اصل اللہ کی کتاب یا رسول اللہ کی سنت سے مجھ کو معلوم نہ ہو۔ علی بن حسین بن عاصم بیکندی نے کہا محمد بن اسماعیل ہمارے پاس آئے۔ ایک شخص ہمارے اصحاب میں سے بولا میں نے اسحاق بن راہویہ سے سنا' وہ کہتے تھے گویا میں اپنی کتاب میں ستر ہزار حدیثوں کو دیکھ رہا ہوں۔ محمد بن اسماعیل نے کہا اس میں تعجب کیا ہے۔ شاید اس زمانہ میں وہ شخص موجود ہو جو دو لاکھ حدیثوں کی طرف اپنی کتاب میں دیکھ رہا ہو اور مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

محمد بن حمدویہ نے کہا میں نے بخاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھے ایک لاکھ صحیح حدیثیں یاد ہیں اور دو لاکھ غیر صحیح۔

وراق نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا وہ کہتے تھے میں رات کو نہیں سویا یہاں تک کہ میں نے شمار کیا کہ کتنی حدیثیں میں نے اپنی کتابوں میں شریک کیں تو وہ دو لاکھ حدیثیں نکلیں اور ایک روایت میں ہے امام بخاری نے کہا میں دس ہزار حدیثیں صرف نماز کے باب میں روایت کر سکتا ہوں۔ وراق نے کہا میں نے ان سے پوچھا کہ جتنی حدیثیں تمہاری کتابوں میں ہیں وہ سب تم کو یاد ہیں؟ انہوں نے کہا بے شک ان میں سے کوئی مجھ پر چھپی ہوئی نہیں ہے اور میں نے اپنی تمام کتابوں کو تین بار تصنیف کیا ہے (یعنی تین بار صاف کیا ہے) اور ایک بار میں نے سنا کہ انہوں نے بھلاواں پیا

ہے۔ میں نے پوچھا ان سے تنہائی میں' حافظہ کی کوئی دوا بھی ہے ؟انہوں نے کہا میں نہیں جانتا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ حافظہ کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے کہ انسان اپنی یاد پر بھروسہ نہ کرے اور ہمیشہ دیکھتا رہے اور کہتے تھے کہ میں حج کے بعد مدینہ میں ایک سال رہا پھر بصرہ میں پانچ برس رہا اپنی کتابوں کے ساتھ تصنیف کرتا تھا اور حج کرتا تھا اور مکہ سے بصرہ کو لوٹ جاتا تھا اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تصنیفات میں مسلمانوں کو برکت دے گا اور کہتے تھے کہ ایک بار میں نے انس کے یاروں کا خیال کیا تو تین سو آدمی میرے ذہن میں آئے اور میں کسی شیخ کے پاس نہیں گیا مگر جتنا فائدہ میں نے اس سے اٹھایا اس سے زیادہ اس نے مجھ سے اٹھایا۔

وراق نے کہا امام بخاری نے ہبہ میں ایک کتاب بنائی جس میں پانچ سو حدیثیں تھیں اور کہا کہ وکیع کی کتاب میں ہبہ کے باب میں صرف دو یا تین حدیثیں مسند ہیں اور ابن المبارک کی کتاب میں پانچ ہوں گی۔

اور کہتے تھے میں حدیث بیان کرنے کے لئے نہیں بیٹھا یہاں تک کہ میں نے صحیح حدیث کو سقیم سے پہچانا اور یہاں تک کہ میں نے اہل رائے کی کتابیں دیکھیں اور بصرہ میں کوئی حدیث نہ چھوڑی جس کو میں نے نہ لکھا ہو اور کہتے تھے کہ کوئی چیز جس کی احتیاج ہو ایسی نہیں ہے جو کتاب اور سنت میں موجود نہ ہووے۔ میں نے کہا اس کی معرفت ممکن ہے ؟ انہوں نے کہا ہاں ممکن ہے۔

احمد بن حمدون حافظ نے کہا میں نے امام بخاری کو ایک جنازے میں دیکھا اور محمد بن یحییٰ ذہلی ان سے پوچھتے تھے اسماء اور علل کو اور بخاری تیر کی طرح اس کے بیان کرنے میں رواں تھے گویا قل ھو اللہ پڑھ رہے تھے۔

ابو حامد اعمش حافظ سے روایت کرتے ہیں ہم محمد بن اسماعیل بخاری کے پاس تھے نیشاپور میں' اتنے میں مسلم بن حجاج (جن کی صحیح مسلم ہے) آئے اور ان سے یہ حدیث پوچھی عبداللہ بن عمر کی ابو الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا اور ہمارے ساتھ ابو عبیدہ تھے اخیر تک جو لمبی حدیث ہے۔ بخاری نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ابن ابی اویس نے' انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے بھائی نے' انہوں نے سلیمان بن بلال سے' انہوں نے عبیداللہ سے' پھر بیان کی پوری حدیث۔ پھر ایک آدمی نے ان کے سامنے یہ حدیث پڑھی حجاج بن محمد کی ابن جریج سے' انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے' انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ابو ہریرہ سے' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا مجلس کا کفارہ جب آدمی کھڑا ہو یہ ہے کہ کہے: "**سبحنك اللهم وبحمدك اشهدان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك**"۔ مسلم نے کہا دنیا میں اس سے بھی اچھی حدیث ہو گی۔ ابن جریج عن موسیٰ بن عقبة عن سهيل بن ابی صالح اور اس اسناد سے دنیا میں یہی حدیث ہے۔ محمد بن اسماعیل نے کہا ہاں مگر اس میں علت ہے۔ مسلم نے کہا لا الہ الا اللہ اور لرز گئے اور کہا بیان کرو مجھ سے وہ علت کیا ہے ؟ بخاری نے کہا چھپا اس کو جو اللہ نے چھپایا' یہ حدیث بڑی ہے۔ لوگوں نے اس کو روایت کیا حجاج بن محمد سے' انہوں نے ابن جریج سے۔ مسلم نے عاجزی کی اور امام بخاری کا سر چوما اور رونے کے قریب ہو گئے۔ امام بخاری نے کہا اچھا اگر ایسا ہی ضرور ہے تو لکھ لے۔ حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے' حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے' حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے' انہوں نے عون بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کفارۂ مجلس کا اخیر تک۔ مسلم نے کہا تم سے وہی دشمنی رکھے گا جو حاسد ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تمہاری مثل کوئی نہیں ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے

حاکم نے اس قصے کو تاریخ نیشاپور میں ابو محمد مخلدی سے اور روایت کیا اس کو بیہقی نے مدخل میں حاکم سے۔

دوسری طرز پر اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا ابو نصر احمد بن محمد وراق سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن حمدون قصار سے یعنی ابو حامد اعمش سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا مسلم بن حجاج سے اور وہ آئے محمد بن اسماعیل بخاری پاس پھر بوسہ دیا ان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں اور کہا مجھے چھوڑنے دو پاؤں اپنے اے استاذوں کے استاذ! اور اے محدثوں کے سردار! اور اے طبیب حدیث کی علتوں کے! تم سے حدیث بیان کی محمد بن سلام نے' انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی مخلد بن یزید نے' ہم کو خبر دی ابن جریج نے' مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن عقبہ نے' انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ابو ہریرہ سے' انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مجلس کے کفارہ میں۔ محمد بن اسماعیل نے کہا اور ہم سے حدیث بیان کی احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے' ان دونوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حجاج بن محمد نے' انہوں نے سنا ابن جریج سے' انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی موسیٰ بن عقبہ نے' انہوں نے سہیل سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ابو ہریرہ سے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجلس کا کفارہ یہ ہے کہ جب مجلس سے اٹھے تو یہ کہے " سبحنک اللھم ربنا وبحمدک" محمد بن اسماعیل نے کہا یہ حدیث ملاحت دار ہے اور میں نہیں جانتا اس اسناد سے دنیا میں مگر یہی حدیث' اتنی بات ہے کہ یہ حدیث معلول ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے' انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے' کہا حدیث بیان کی ہم سے سہیل نے' انہوں نے عون بن عبداللہ سے ان کا قول نقل کیا' محمد بن اسماعیل نے کہا یہ اولیٰ ہے اور موسیٰ بن عقبہ کہ مسند سہیل سے کوئی روایت نہیں کرتا اور روایت کیا اس حدیث کو حاکم نے علوم الحدیث میں اسی اسناد سے' اس سے مختصراً اور اس کے اخیر میں یہ کہا جس سے وہم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے کہا میں اس باب میں سوا ایک حدیث کے اور نہیں جانتا حالانکہ بخاری نے یہ نہیں کہا بلکہ بخاری کا کلام اوپر گزرا اور قیاس سے بعید ہے کہ بخاری ایسا کہتے باوجود اس کے کہ ان کو معلوم تھیں وہ حدیثیں جو اس باب میں آئی ہیں واللہ علم۔ تمام ہوا کلام حافظ ابن حجر کا اس باب میں۔

صحیح بخاری کے اور زیادہ فضائل کا بیان

ابو الہیثم کشمیہنی نے کہا میں نے فربری سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا' کہتے تھے میں نے اس جامع صحیح میں کوئی حدیث داخل نہیں کی جب تک غسل نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں اور کہتے تھے میں نے جامع کو چھ لاکھ احادیث سے انتخاب کیا اور کہتے تھے میں نے یہ کتاب جامع مسجد حرام میں تصنیف کی اور کوئی حدیث اس میں شریک نہیں کی جب تک خداوند کریم سے استخارہ نہیں کیا اور دو رکعتیں نہیں پڑھیں اور یقین نہ ہوا مجھ کو اس کی صحت پر۔

حافظ ابن حجر نے کہا اور روایتوں میں جو مذکور ہے کہ وہ اس کو اور شہروں میں تصنیف کرتے تھے۔ ان میں اور اس روایت میں تطبیق اس طرح ہے کہ امام بخاری نے اس کی تصنیف شروع کی مسجد حرام میں۔ پھر حدیثیں نکالتے رہے اور شہروں میں بھی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو سولہ برس میں تصنیف کیا اور ظاہر ہے کہ اتنی مدت تک وہ مکہ میں نہیں رہے تھے اور ابن عدی اور ایک جماعت نے روایت کیا کہ امام بخاری نے تراجم ابواب کو قبر شریف اور

منبر شریف کے درمیان مرتب کیا اور ہر ایک ترجمہ کے لئے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ روایت بھی اگلی روایتوں کے خلاف نہیں ہے' اس لئے کہ مرتب کرنے سے یہاں مراد صاف کرنا ہے تو مسودہ پہلے کیا ہوگا اور صاف یہاں کیا ہوگا۔

فربری نے کہا میں نے محمد بن ابی حاتم وراق سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے امام بخاری کو خواب میں رسول خدا ﷺ کے پیچھے چلتے دیکھا جہاں سے آپ قدم اٹھاتے بخاری اسی جگہ قدم رکھتے۔ خطیب نے نجم بن فضیل سے بھی یہی خواب نقل کیا۔

خطیب نے کہا مجھ کو لکھا علی بن محمد جرجانی نے اصفہان سے' انہوں نے سنا محمد بن مکی سے' وہ کہتے تھے میں نے سنا فربری سے' وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

ابو سہل محمد بن احمد مروزی سے باسناد مروی ہے وہ کہتے تھے میں نے ابو زید مروزی سے سنا' وہ کہتے تھے میں رکن اور مقام کے بیچ میں کھڑا تھا۔ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے فرمایا اے ابو زید! تو کب تک شافعی کی کتاب پڑھاوے گا اور میری کتاب نہیں پڑھاتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی کتاب کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا جامع محمد بن اسماعیل بخاری کی۔

امام ابو عبدالرحمٰن نسائی نے پوچھا علاء اور سہیل کو' انہوں نے کہا وہ دونوں بہتر ہیں فلیح سے اور ان سب کتابوں میں کوئی کتاب محمد بن اسماعیل کی کتاب سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔

ابو جعفر عقیلی نے کہا جب بخاری نے یہ کتاب تصنیف کی تو اس کو پیش کیا علی بن عبداللہ المدینی اور احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین وغیرہم کے سامنے۔ انہوں نے اس کو اچھا کہا اور گواہی دی کہ اس میں سب حدیثیں صحیح ہیں مگر چار حدیثیں۔ عقیلی نے کہا وہ چار حدیثیں بھی صحیح ہیں اور ان کی صحت میں بخاری کا قول ٹھیک ہے۔

طالب حق کو دنیا میں دو کتابیں کافی ہیں

ایک اللہ کی کتاب جو سب کے نزدیک مشہور اور متواتر ہے اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی کتاب وہ یہی صحیح بخاری ہے۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی کتابیں اور بھی ہیں پر کوئی ان میں سے صحیح بخاری کے ہم پلہ نہیں۔ اسی واسطے علماء نے صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا ہے۔ طالب حق کو یہی دو کتابیں کافی ہیں اور تمام جہان کی کتابوں کو ان دو کتابوں پر پیش کرنا چاہئے جو ان کے موافق ہوں وہ صحیح ہیں اور جو مخالف ہوں وہ ان کے مصنفین کو مبارک ہیں ہم کو ان کی تقلید کرنا ضرور نہیں۔ اس لئے کہ اکابر مجتہدین جیسے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک وغیرہم ان کی تقلید بھی وہیں تک جائز ہے جب تک ان کا قول صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو پھر اور علماء متاخرین کا کیا ذکر ہے۔ علماء حدیث نے تصریح کی ہے کہ اعلیٰ درجات صحیح میں وہ حدیث ہے جس پر بخاری اور مسلم دونوں نے اتفاق کیا ہو پھر جس کو صرف بخاری نے نکالا پھر جس کو صرف مسلم نے نکالا پھر جس حدیث کو اور محدثین نے صحیح کہا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں اور مصنفات کی حدیث پر مقدم ہیں اور نہیں خلاف کیا اس میں مگر ابن الہمام حنفی نے اور ان کا قول بر خلاف جمہور ہے۔ اس وجہ سے لائق اعتماد نہیں ہے۔

امام بخاری کی وفات کا بیان

احمد بن منصور شیرازی نے کہا جب امام بخاری بخارا کو لوٹے تو شہر سے تین میل پر ان کے لئے ڈیرے لگائے گئے اور لوگوں نے ان کا استقبال کیا یہاں تک کہ کوئی مشہور آدمی ایسا نہ رہا جو ان کے استقبال کو نہ گیا ہو اور ان پر روپیہ اور اشرفیاں تصدق کئے گئے پھر چند روز کے بعد وہاں کے امیر سے ناچاقی ہوئی' اس نے امام بخاری کے اخراج کا حکم دیا آخر وہ بیکند کی طرف چلے گئے۔

غنجار نے اپنی تاریخ میں کہا میں نے احمد بن محمد بن عمر سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے بحر بن نمیر سے سنا' وہ کہتے تھے خالد بن احمد ذہلی امیر بخارا نے امام بخاری کو کہلا بھیجا کہ تم میرے پاس کتاب الجامع اور تاریخ لے کر آؤ تاکہ میں ان کو تم سے سنوں۔ امام بخاری نے اس کے ایلچی سے کہا تو امیر سے کہہ دینا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور سلاطین کے دروازوں پر نہیں لے جاتا اگر اس کو علم کی حاجت ہے تو میری مسجد یا گھر میں آوے۔ اگر تجھ سے یہ نہ ہو سکے تو مجھ کو منع کر دے مجلس میں بیٹھنے سے تاکہ اللہ تعالیٰ کے پاس میرا عذر ہو جاوے اور میں ان لوگوں میں سے نہ ہوں جو علم چھپاتے ہیں۔ اس وجہ سے امیر اور امام بخاری میں ناچاقی پیدا ہو گئی۔

حاکم نے کہا میں نے محمد بن عباس ضبی سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے ابو بکر بن ابی عمر سے سنا' وہ کہتے تھے امام بخاری کو بخارا چھوڑنے کا یہ سبب ہوا کہ خالد بن احمد خلیفہ نے ان کو بلا بھیجا اپنے گھر میں اپنے بچوں کو تاریخ اور جامع پڑھانے کے لئے۔ انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ علم کی باتیں خاص لوگوں کو سناؤں اور عام لوگوں کو نہ سناؤں۔ خالد نے حریث بن ابی ورقاء وغیرہ کئی شخصوں کو بھکایا۔ انہوں نے امام بخاری کے مذہب میں گفتگو کی۔ آخر خالد نے ان کو نکال دیا شہر سے۔ امام بخاری نے ان کے حق مین بد دعا کی اور فرمایا یا اللہ! جو انہوں نے میرے لئے چاہا وہ خود ان کو اور ان کی اولاد کو پیش آوے۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ خالد تو ایک مہینہ کے اندر حکم امیر طاہر کے معزول کیا گیا اور گدھے پر سوار کر کے پھرایا گیا اور قید کیا گیا اور حریث بن ابی ورقاء کو اپنے گھر والوں میں وہ مصیبت پیش آئی جس کا بیان مشکل ہے اور اور لوگ بھی بلاؤں اور آفتوں میں پھنسے۔

ابن عدی نے کہا میں نے عبد القدوس بن عبد الجبار سے سنا' وہ کہتے تھے امام بخاری "خرتنگ" کو گئے جو ایک گاؤں تھا سمرقند کا اور وہاں ان کے اقرباء تھے تو وہیں اترے۔ ایک رات میں نے ان سے سنا' وہ دعا کر رہے تھے یا اللہ! تیری زمین کشادہ ہے مگر مجھ پر تنگ ہو گئی۔ اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔ پھر ایک مہینہ بھی نہ گزرا کہ انہوں نے انتقال فرمایا۔

محمد بن ابی حاتم وراق نے کہا میں نے غالب بن جبریل سے سنا اور امام بخاری "خرتنگ" میں انہی کے پاس اترے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ امام بخاری چند روز وہاں رہے پھر بیمار ہوئے' اس وقت ایک ایلچی آیا سمرقند والوں کا اور کہنے لگا کہ سمرقند کے لوگوں نے آپ کو بلایا ہے۔ امام بخاری نے قبول کیا اور سوار ہونے لگے۔ موزے پہنے عمامہ باندھا پس قدم گئے ہوں گے جانور پر چڑھنے کے لئے میں ان کا بازو تھامے تھا کہ انہوں نے کہا مجھ کو چھوڑ دو مجھے ضعف ہو گیا۔ ہم نے چھوڑ دیا انہوں نے کئی دعائیں پڑھیں پھر لیٹ رہے۔ ان کے بدن سے بہت پسینہ بہا اور انتقال ہو گیا۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے

تھے مجھے کفن دینا تین کپڑوں میں جن میں نہ قمیص ہو نہ عمامہ (یہی سنت ہے اور قمیص اور عمامہ دونوں بدعت ہیں) ہم نے ایسا ہی کیا جب ان کو کفن میں لپیٹا اور نماز سے فارغ ہوئے اور قبر میں رکھا تو ان کی قبر سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹی اور بہت دنوں تک یہ خوشبو باقی رہی یہاں تک کہ کتنے دنوں تک لوگ ان کی قبر کی مٹی لے جاتے تھے۔ (سبحان اللہ یہ حدیث شریف کی خدمت کی برکت تھی) آخر ہم نے ان کی قبر کے گرد لکڑی کا جال بنا دیا۔

خطیب نے کہا مجھ کو خبر دی علی بن حاتم نے ان کو خبر دی محمد بن محمد مکی نے' انہوں نے کہا میں نے سنا عبدالواحد بن آدم طوادیسی سے' وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ کے ساتھ ایک جماعت تھی صحابہ کرام کی۔ آپ ایک جگہ کھڑے ہوئے تھے میں نے سلام کیا آپ کو۔ آپؐ نے جواب دیا پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا محمد بن اسماعیل کا انتظار کر رہا ہوں بعد چند روز کے امام بخاری کی وفات کی خبر آئی اور میں نے غور کیا تو وہ اسی وقت مرے تھے جب میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔

مہیب بن سلیم نے کہا امام بخاری کی وفات ہفتہ کی رات کو عید الفطر کی شب میں ہوئی ۲۵۶ ہجری میں اور ایسا ہی کہا امام حسین بن حسین بزار نے اور کہا کہ ان کی عمر تیرہ دن کم باسٹھ برس تھی۔ اللہ جل جلالہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ مرحمت فرماوے۔

تمام ہوا کلام حافظ ابن حجر کا مقدمہ فتح الباری میں۔

ابو یعلی خلیلی نے کہا کتاب الارشاد میں کہ ولادت امام بخاری کی بارھویں شب میں شوال کے جمعہ کے دن عشاء کی نماز کے بعد ۱۹۴ھ میں ہوئی اور وہ ایک مرد تھے نحیف الجثہ میانہ قامت۔

اشعۃ اللمعات میں ہے کہ امام بخاری کو امیر المؤمنین فی الحدیث اور ناصر الاحادیث المصطفویہ اور ناشر المواریث المحمدیہ کا لقب دیا گیا ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی بعض تالیفات میں لکھا ہے کہ ایک دن ہم اس حدیث میں بحث کر رہے تھے۔ لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال اورجل من هولاء یعنی اهل فارس وفی روایةً لنا له رجال من هؤلاء" میں نے کہا کہ امام بخاری ان لوگوں میں داخل ہیں اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے حدیث کا علم انہیں کے ہاتھوں مشہور کیا ہے اور ہمارے زمانے تک باسناد صحیح متصل اسی مرد کی ہمت مردانہ سے باقی رہا۔ وہ شخص اہل حدیث سے ایک قسم کا بغض رکھتا تھا۔ جیسے ہمارے زمانے کے اکثر فقیہوں کا حال ہے' خدا ان کو ہدایت کرے۔ اس نے میری بات کو پسند نہ کیا۔ (حالانکہ شاہ صاحب نے بخاری کو ان لوگوں میں داخل کیا تھا اور اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ فقیر کا تو اعتقاد رجل من هؤلاء کی نسبت یہ ہے کہ مراد اس سے بخاری ہیں) اور کہا امام بخاری حدیث کے حافظ تھے نہ عالم اور ان کو ضعیف اور صحیح حدیث کی پہچان تھی لیکن فقہ اور فہم میں کامل نہ تھے۔ (اے جاہل! تو نے امام بخاری کی تصنیفات پر غور نہیں کیا ورنہ ایسی بات ان کے حق میں نہ نکالتا وہ تو فقہ اور فہم اور باریکی استنباط میں طاق ہیں اور مجتہد مطلق ہیں اور اس کے ساتھ حافظ حدیث بھی تھے' یہ فضیلت کسی مجتہد کو بہت کم نصیب ہوئی ہے) شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کی طرف سے منہ پھیر لیا (کیونکہ جواب جاہلاں باشد خموشی) اور اپنے لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا کہ حافظ ابن حجر تقریب میں لکھتے ہیں۔ محمد بن اسماعیل امام الدنیا فی فقه الحدیث

یعنی امام بخاری سب دنیا کے امام ہیں فقہ میں اور یہ امر اس شخص کے نزدیک جس نے فن حدیث کا تتبع کیا ہو' بدیہی ہے۔ بعد اس کے میں نے امام بخاری کی چند تحقیقات علمیہ جو سوا ان کے کسی نے نہیں کی ہیں' بیان کیں اور جو کچھ خدا نے چاہا وہ میری زبان سے نکلا۔

خواجہ محمد امین نے کہا کہ جو کچھ شاہ صاحب نے فرمایا اس کی حفظ کی ہم کو گنجائش نہیں ہے مگر اس کا حاصل باختصار لکھتا ہوں۔

جاننا چاہئے کہ علم حدیث ہجرت کے سو سال تک جمع نہیں ہوا تھا اور سینہ بسینہ منتقل ہو رہا تھا' سو برس کے بعد جمع ہونا شروع ہوا اور دوسرے سو برس تک آہستہ آہستہ مضبوط ہوتا رہا اور تصانیف مرتب ہوتی رہیں بعد دو سو سال کے امام بخاری نے حدیث کا جھنڈا اٹھایا اور اس فن میں مرجع عالم ہوئے۔ سب سے پہلے جس چیز کو امام بخاری نے انجام دیا وہ تمیز ہے حدیث کے اقسام میں بعد ان کے محدثین ان کے قدم بقدم چلے۔ والفضل للمتقدم۔

تفصیل اس کلمہ کی یہ ہے کہ جب حدیثیں جمع ہو گئیں اور محدثین نے اس میں غور کیا انہوں نے دیکھا کہ بعض محدثین مستفیض (مشہور) ہیں جن کو تین صحابیوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک صحابی سے بہت لوگوں نے سنا اور روز بروز وہ حدیث مشہور ہوتی گئی یہ تو اعلیٰ مرتبہ حدیث کا ہے۔ اس کے بعد حدیث مشہور ہے جس کو رسول اللہ ﷺ سے ایک صحابی یا دو نے روایت کیا پھر عزیز کہ کبار تابعین یا صغار تابعین یا کبار تبع تابعین میں اس کے کئی طریق ہو گئے جیسے حدیث انما الاعمال بالنیات کہ کتب صحیحہ میں سوا حضرت عمرؓ کے دوسرا کوئی اس کا راوی نہیں ہے اور حضرت عمرؓ سے بھی سوائے علقمہ کے کوئی راوی نہیں اور یحییٰ بن سعید صغار تابعین میں سے ہیں' ان سے بے شمار لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ان کے بعد وہ حدیث ہے جو طبقہ اولیٰ میں درجہ شہرت کو نہیں پہنچی اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اس لئے اگر اس حدیث کے کئی طریق ہوں اس کے نکالنے والے تک صحابی ہو یا تابعی یا بڑا تبع تابعی اور ہر ایک طریق دوسرے طریق کا گواہ ہو اور ہر ایک کو دوسرے سے قوت ہو تو وہ حدیث حسن ہے اور اگر اس کا ایک ہی طریق ہو تو وہ غریب مطلق ہے پھر حسن حدیث کے' اگر بعض طریق اس قسم کے ہوں کہ اس میں سب ثقات ہوں بغیر نکرت اور شذوذ کے اور راوی اس کے علماء ہوں حدیث کے جو مشہور ہیں ساتھ عدالت اور ضبط کے تو اس کو صحیح کہتے ہیں اور جو مرسل ہو ثقات کی یا روایت ہو اہل علم کی جو تابعین نہ ہوں حد ضبط کو پہنچے ہوئے مگر اس کے کئی طریق ہوں جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہوں تو وہ حسن ہے اور یہی ہے اصطلاح ترمذی کی اور انہوں نے ہی سب سے پہلے حسن کا نام مشہور کیا اور جو حدیث مشہور ہو لیکن اس کا کوئی طریق صحت کی حد کو نہ پہنچا ہو تو وہ بھی حسن میں داخل ہے اور ایسی حدیثیں کم ہیں۔

تو امام بخاری نے اپنی کتاب کو خاص کیا ہے صحیح سے۔ بعض ان میں سے مستفیض ہیں بعض مشہور ہیں بعض صحیح مقبول اور اس کام میں سب سے پہلے بخاری نے قدم جمایا اور اگر بالفرض امام بخاری میں سوا حدیث صحیح کے تمیز کرنے کے اور کوئی فضیلت نہ ہوتی جب بھی وہ لناله رجال من هؤلاء میں داخل ہوتے۔ اس لئے کہ ایمان صرف فقہ کا نام نہیں ہے بلکہ تفسیر اور سیر اور تمام فنون حدیث کے ایمان کے موقوف علیہ ہیں پھر وہ شخص جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں کیونکر داخل نہ ہوگا اور امام بخاری ۲۰۰ھ کے بعد ظاہر ہوئے۔ ان سے پہلے کئی علماء نے علوم دینی میں کئی کتابیں لکھی تھیں۔ امام مالک اور سفیان ثوری نے فقہ میں اور ابن جریج نے تفسیر میں اور ابو عبید نے غریب القرآن میں اور محمد بن

اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے سیر میں اور عبداللہ بن مبارک نے زہد اور مواعظ میں اور بعضوں نے بدالخلق اور قصص الانبیاء میں اور یحییٰ بن معین نے احوال صحابہ اور تابعین میں اور بعضوں نے رکیاء ادب اور طب اور شمائل میں اور بعضوں نے اصول حدیث اور اصول فقہ اور رد میں مبتدعین مانند جہمیہ وغیرہ کے۔ امام بخاری نے ان سب علوم پر غور کیا اور اس کے جزئیات اور کلیات کو چھانٹا۔ پس کچھ ان علموں میں سے جو احادیث صحیحہ سے بخاری کی شرط پر نکلے ہیں اپنی کتاب میں لائے تاکہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ان علوم کے اصول میں سے ایک حجت قاطعہ رہے جس میں شک کو دخل نہ ہو اور عقل صاف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ جب تک کوئی شخص جزئیات اور کلیات علمی کو نہ جانے وہ احادیث صحیحہ سے جو ثابت ہے اس کو چن نہیں سکتا۔ چنانچہ اگر کوئی کہے کہ فلاں نے قانون قواعد طبیہ کو چنا ہے اور جو کچھ صحیح دلیلوں سے ثابت ہوا ہے اس کو الگ کیا ہے تو بطریق بداہت معلوم ہو جائے گا کہ اس شخص نے جزئیات اور کلیات قانون کو مستحضر کیا ہے اور جو ترازو اللہ تعالیٰ نے اس کے سینہ میں رکھی اس میں ہر ایک بات کو تولا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص نے ابوالطیب متنبّی کے دیوان کا انتخاب کیا ہے تو بالبداہت یہ امر معلوم ہو جائے گا کہ عروض اور عربیت اور طریق انشاء و شعر کو وہ خوب جانتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کو ان علوم میں مہارت تھی اور جو مسائل کے دلائل کا انہوں نے امتحان کیا تھا اور مسائل کتاب اللہ یا حدیث صحیح سے ثابت ہیں ان کو انہوں نے الگ کیا ہے اور کافی ہے یہ فضیلت ان کی اور فقہ ان کی اور اگر ہم انصاف کریں تو علماء متقدمین میں سے کسی کو ایسا نہیں پاتے کہ اس نے ان تمام فنون میں گفتگو کی ہو بلکہ ان کا کلام ایک یا دو فن سے خاص ہے اور متقدمین میں سے ہم کسی کو ایسا نہیں پاتے کہ اشارات حدیث سے استدلال کرنے میں وہ امام بخاری سے بڑھ گیا ہو اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ علوم کے اصول احادیث صحیحہ سے نکالنا اور ان کا پرکھنا بہت بڑا کام ہے شریعت میں اور محتاج ہے بڑے ذہن اور حفظ کا یہاں تک کہ امام احمد نے باوصف اس تبحر کے جو ان کو حاصل تھا' یہ کہا ہے کہ ہم سیر اور تفسیر اور زہد کے انتقاد سے عاجز ہیں کیونکہ ان فنون میں اکثر حدیثیں مرسل اور ضعیف ہیں۔ اس کے ساتھ امام بخاری نے ہر ایک فن میں فوائد جلیلہ زیادہ کئے ہیں۔ موقوفات صحابہ اور تابعین سے اور ان کو پھیلایا ہے اپنی کتاب کے تراجم میں اور طریقہ استحضار احادیث کا مسائل متعلقہ میں سکھلایا ہے اور طریقہ استدلال کا اشارہ نصوص سے تعلیم کیا ہے گویا اس امر کے مخترع امام بخاری ہی ہیں۔

البتہ بخاری کی استدلال میں بعض قسمیں ایسی ہیں جن کو محققین فقہاء قبول نہیں کرتے جیسے استدلال کرنا دو احتمالوں والے لفظ سے ایک مسئلہ پر" وللناس فیما یعشقون مذاہب " اور علماء میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو بعض مواضع میں اس پر اعتراض نہ ہوا ہو اور عقد تراجم میں بھی بعض لوگ سوء ترتیب کو پیش کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان سے پیشتر فن تبویب خوب جاری نہیں ہوا تھا اور اہل علم کا خیال مطالب عالیہ پر رہتا ہے نہ تراجم اور ترتیب پر۔

تمام ہوا کلام شاہ صاحب کا۔

مولانا ابوالطیب نے "اتحاف النبلاء" میں لکھا ہے کہ بخاری کا تفقہ اور باریکی استنباط اس درجہ پر ہے کہ کوئی منصف عالم اس کا انکار نہیں کر سکتا اور شراح حدیث نے قدیماً و حدیثاً کیسی محنتیں ان کے تراجم ابواب کی تطبیق میں کی ہیں اور اب تک مؤلف کے اصل مطلب تک رسائی نہیں ہوئی۔ اس واسطے علماء نے اتفاق کیا ہے کہ امام بخاری فقہ اور حدت ذہن اور فہم کتاب و سنت میں بے نظیر تھے۔ انتہٰی

غرض وفات امام بخاری کی عید الفطر کی رات کو ہوئی اور بروز عید بعد نماز ظہر کے "خرتنگ" میں دفن ہوئے "خرتنگ" (بفتح خائے معجمہ و سکون راء) ایک قریہ ہے سمرقند کے قریوں میں سے اور بخارا ایک شہر ہے بڑا ماوراء النہر کے شہروں میں سے اس کے اور سمرقند کے بیچ میں آٹھ روز کی راہ ہے۔ ایک شخص نے امام بخاری کی تاریخ ولادت صدق ۱۹۴ کے لفظ سے اور مدت عمر حمید ۶۲ سے اور تاریخ وفات نور ۲۵۶ کے لفظ سے نکالی ہے۔

امام بخاری مستجاب الدعوات تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب کے قاری کے لئے بھی دعا کی ہے اور صدہا مشائخ نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ صحیح بخاری کا ختم ہر ایک مطلب اور مقصد کے لئے مفید ہے سید جمال الدین محدث نے اپنے استاذ سید اصیل الدین سے نقل کیا ہے' انہوں نے کہا میں نے صحیح بخاری کو قریب ایک سو بیس بار کے پڑھا و قائع اور مہمات میں اور ہمیشہ میرا مقصود حاصل ہوا۔

سند مترجم کی امام بخاری تک

مجھ کو اجازت دی اس کتاب کی میرے شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ شرقی حنبلی نے' ان کو اجازت دی شیخ علامہ عبدالرحمٰن بن حسن نے' ان کو اجازت دی شیخ عبدالرحمٰن جبرتی نے' انہوں نے روایت کیا شیخ مرتضیٰ حسینی سے' انہوں نے شیخ عمر بن احمد بن عقیل اور شیخ احمد جوہری سے' ان دونوں نے روایت کیا عبداللہ بن سالم بصری سے جو شارح ہیں صحیح بخاری کے' وہ روایت کرتے ہیں ابی عبداللہ محمد بن علاؤالدین بابلی سے' وہ روایت کرتے ہیں شیخ سالم سہوری سے' وہ نجم غیطی سے' وہ شیخ الاسلام زکریا انصاری سے' وہ حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی سے' وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن احمد تنوخی سے' وہ احمد بن ابی طالب حجار سے' وہ حسین بن مبارک زبیدی حنبلی سے' وہ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ سنجری ہروی سے' وہ ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد المظفر بن داؤد اودی سے' وہ ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن مطر فربری سے' وہ امام بخاری سے۔

اس سند میں مترجم سے لے کر امام بخاری تک سترہ واسطے ہیں اور ثلاثی روایت میں امام بخاری سے رسول اللہ ﷺ تک تین واسطہ ہیں تو مترجم سے رسول اللہ ﷺ تک ثلاثی روایت میں اکیس واسطے ہوئے۔

دوسری سند: مترجم نے روایت کیا شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ سے' انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن سے' انہوں نے شیخ عبداللہ سویدان سے' انہوں نے احمد بن محمد جوہری سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے عبداللہ بن سالم بصری سے جیسے اوپر گزرا۔

تیسری سند: مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے' انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن سے' انہوں نے شیخ حسن قویسی سے' انہوں نے شیخ عبداللہ شرقادی سے' انہوں نے شیخ محمد بن سالم حفنی سے' انہوں نے شیخ عبد بن علی نمرسی سے' انہوں نے عبداللہ بن سالم بصری سے۔

چوتھی سند: مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے' انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن سے' انہوں نے حسن قویسی سے' انہوں نے شیخ داؤد قلعی سے انہوں نے شیخ احمد بن جمعہ حیری سے' انہوں نے شیخ مصطفیٰ سکندرانی معروف بابن الصباغ سے' انہوں نے شیخ عبداللہ بن سالم سے' اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

پانچویں سند : قویسی سے انہوں نے شیخ سلیمان حیری سے 'انہوں نے شیخ محمد عثمادی سے' انہوں نے شیخ ابوالغر عجمی سے' انہوں نے شیخ محمد شوبری سے' انہوں نے محمد رملی سے' انہوں نے شیخ الاسلام زکریائے انصاری سے' انہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے' انہوں نے شیخ تنوخی سے' انہوں نے شیخ سلیمان بن حمزہ سے' انہوں نے شیخ علی بن حسین بن منیر سے' انہوں نے ابوالفضل بن ناصر سے' انہوں نے شیخ عبدالرحمٰن بن مندہ سے' انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی بکر جوزقی سے' انہوں نے مکی بن عبدان نیشاپوری سے' انہوں نے امام مسلم سے جو صاحب صحیح ہیں' انہوں نے امام بخاری سے۔ راضی ہو اللہ ان سب سے۔

چھٹی سند : مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے' انہوں نے شیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے مفتی محمد ابن محمود جزائری سے' انہوں نے اپنے والد محمود بن محمد جزائری سے' انہوں نے اپنے والد ابو عبداللہ محمد بن حسین عتابی سے' انہوں نے اپنے والد حسین بن محمد سے' انہوں نے اپنے اخیافی بھائی مصطفیٰ بن رمضان عتابی سے' انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن شقرون مقری سے' انہوں نے ابی الحسن علی الاجہوری المالکی سے' انہوں نے عمر الجای الحنفی سے' انہوں نے شیخ زکریا انصاری سے' انہوں نے حافظ ابن حجر عسقلانی سے' اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

ساتویں سند : شیخ محمد بن محمود نے اپنے دادا محمد بن حسین سے اجازتاً سنا اور اوپر جو سند مذکور ہوئی وہ سماعاً اور قراءۃً تھی پھر وہی سند ہے جو اوپر گزری۔

آٹھویں سند : شیخ عبداللطیف نے اجازتاً روایت کیا شیخ محمد بن محمود جزائری سے' انہوں نے اپنے شیخ ابوالحسن علی بن عبدالقادر بن الامین مالکی سے کچھ سماعاً کچھ اجازتاً انہوں نے اپنے شیخ احمد جوہری سے' انہوں نے احمد بن محمد بن احمد بنانی سے' انہوں نے ابوالحسن علی الاجہوری سے' انہوں نے عمر بن الجائی سے' انہوں نے زکریائے انصاری سے' انہوں نے حافظ ابن حجر سے۔

نویں سند : جو نہایت اعلیٰ ہے اور ویسی اعلیٰ سند لوگوں کو کم ملی ہو گی۔

مترجم نے شیخ احمد بن ابراہیم سے' انہوں نے شیخ عبداللطیف سے' انہوں نے شیخ محمد بن محمود جزائری سے' انہوں نے شیخ ابی الحسن علی بن عبدالقادر بن الامین سے' انہوں نے شیخ ابوالحسن علی بن مکرم اللہ عدوی صعیدی سے' انہوں نے اپنے شیخ ابو عبداللہ محمد عقیلہ مالکی سے' انہوں نے شیخ حسن بن علی عجمی سے' انہوں نے شیخ احمد بن محمد بن عجیل یمنی سے' انہوں نے یحییٰ بن مکرم طبری سے' انہوں نے ابراہیم بن محمد بن صدقہ دمشقی سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالاول فرغانی سے' انہوں نے محمد بن شاذ بخت فارسی سے' انہوں نے یحییٰ بن عمار بن بقل بن شاہان ختلانی سے' انہوں نے فربری سے' انہوں نے امام بخاری سے۔

شیخ عبداللطیف نے کہا اس اسناد میں مجھ سے لے کر امام بخاری تک بارہ واسطے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ اس اسناد میں مجھ سے امام بخاری تک چودہ واسطے ہیں تو ثلاثیات بخاری میں رسول اللہ ﷺ تک اٹھارہ واسطے پڑیں گے اور یہ اسناد بہت عالی ہے۔ چنانچہ اسی عالی سند میں سے ایک حدیث حدیث امام بخاری تک تیمناً و تبرکاً لکھتا ہوں۔

حدثنا احمد بن ابراهيم بن عيسىٰ الحنبلي انا عبداللطيف بن عبدالرحمٰن عن محمد بن محمود الجزائري عن علي بن عبدالقادر بن الامين عن ابي الحسن علي بن مكرم الله العدوي الصعيدي عن ابي عبدالله محمد عقيلة المالكي عن حسين بن علي العجيمي عن احمد بن

محمد بن العجیل الیمنی عن یحیی بن مکرم الطبری عن ابراهیم بن محمد بن صدقة الدمشقی عن عبدالرحمن ابن عبدالاول الفرغانی عن محمد بن شاذ بخت الفارسی عن یحی بن عمار بن مقبل ابن شاهان الختلانی عن الفربری عن الامام محمد بن اسماعیل البخاری قال حدثنا مکی بن ابراهیم ثنایزید بن ابی عبید عن سلمة بن الاکوع قال سمعت رسول الله ﷺ یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوأمقعده من النار.

دسویں سند : مترجم نے روایت کیا شیخ علامہ حسین بن محسن انصاری یمنی سے بلاواسطہ اور بواسطہ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ کے اور شیخ حسین بن محسن روایت کرتے ہیں متعدد مشائخ سے جیسے شریف محدث محمد بن ناصر حازمی اور سید علامہ حسن بن عبدالباری اہدل اور سید علامہ سلیمان بن محمد بن عبدالرحمٰن اہدل مفتی زبید اور اپنے بھائی محمد بن محسن انصاری سے اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک کتاب ہے اسناد کی جو معروف اور مشہور ہے۔ جیسے شیخ محمد بن محسن روایت کرتے ہیں قاضی احمد بن محمد شوکانی سے اور وہ اپنے باپ شیخ الاسلام قاضی محمد ابن علی شوکانی مجتہدین سے اور ان کی سندیں کتاب اتحاف الاکابر باسناد الدفاتر میں موجود ہیں۔ اس اسناد میں مترجم کو امام شوکانی سے تین واسطے ہیں اور شیخ محمد بن ناصر سوالامام شوکانی کے روایت کرتے ہیں' سید عبدالرحمٰن بن سلیمان سے اور شیخ محمد عابد سندی مدنی سے' اور مشائخ معروفین سے' اور مترجم نے اپنے صغر سن میں شیخ عبدالحق بن فضل اللہ سے تلمذ کیا ہے گو سند حدیث کی نہیں لی اور شیخ عبدالحق بلاواسطہ شاگرد تھے امام شوکانی کے رضی اللہ عنہم۔

گیارہویں سند : جس میں مشائخ ہند ہیں مترجم روایت کرتا ہے قاضی حسین بن محسن انصاری خزرجی سعدی سے' وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ناصر حازمی سے' وہ روایت کرتے ہیں مشہور بین الافاق مولانا محمد اسحاق صاحب دہلوی سے وہ روایت کرتے ہیں شاہ عبدالعزیز دہلوی سے' وہ شیخ ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم سے' وہ ابوالطاہر محمد بن ابراہیم کردی مدنی سے' وہ شیخ ابراہیم کردی سے' وہ احمد قشاشی سے' وہ احمد بن عبدالقدوس سے' وہ شیخ شمس الدین محمد ابن احمد بن محمد رملی سے' وہ شیخ احمد زکریا بن محمد ابو یحییٰ انصاری سے' وہ شیخ الاسلام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی سے' آگے وہی سند ہے جو پہلی سند میں گزری۔

بارہویں سند : مترجم روایت کرتا ہے احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ سے' وہ روایت کرتے ہیں شیخ عالم کامل محمد ابن سلیمان حسب اللہ شافعی مکی سے (اور مترجم نے بلاواسطہ بھی شیخ حسب اللہ سے سنا ہے اور ان کو دیکھا ہے) وہ روایت کرتے ہیں تمام ثبت کو' علامہ شیخ عبداللہ شبرادی کے اور علامہ شیخ محمد امیر کے ثبت معروف اور مشہور ہیں۔ راضی ہو اللہ جل جلالہ ان سب بزرگوں سے اور ان کے ساتھ ہمارا حشر کرے اور عالم برزخ میں ہمارا ان کا ساتھ کرے۔

یااللہ! بخش دے مجھ گناہ گار روسیاہ کو جس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہے بجز اس کے کہ وہ ان صالحین کو دوست رکھتا ہے۔

احب الصالحین ولست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحا

اور میرے والد ماجد مولوی مسیح الزماں صاحب مرحوم و مغفور کو اور اس کے شائع کرنے والے کو۔ آمین

وحید الزماں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا پارہ

قَالَ الشَّيْخُ الإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُوعَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى آمِين:

کہا شیخ امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم بن مغیرہ نے جو بخارا کے رہنے والے ہیں- اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے-(آمین)

كتاب الوحي

وحی کا بیان

١- بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنی کیسے شروع ہوئی

وَقَوْلُ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ﴾

اور اللہ نے یہ جو فرمایا کہ "ہم نے (اے پیغمبر!) تجھ پر اس طرح وحی بھیجی جیسے نوح اور اسکے بعد دوسرے پیغمبروں پر بھیجی" اسکی تفسیر-

١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِامْرِىءٍ مَا نَوَى؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُه إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

١- ہم سے بیان کیا حمیدی نے' کہا ہم سے بیان کیا سفیان نے' کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید انصاری نے' کہا مجھ کو خبر دی محمد بن ابراہیم تیمی نے' انہوں نے سنا علقمہ بن وقاص لیثی سے' وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منبر پر سنا' فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا "جتنے (ثواب کے) کام ہیں وہ نیت ہی سے ٹھیک ہوتے ہیں اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے پھر جس نے دنیا کمانے یا کوئی عورت بیاہنے کے لیے ہجرت کی (دیس چھوڑا) اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہو گی-"

٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ

٢- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن یوسف نے' کہا ہم کو خبر دی (امام مالک) نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے' انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (اللہ ان سے راضی ہو) کہ حارث بن ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور کہا "یا رسول اللہ (بتلایئے)

يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَحْيَانًا يَأْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِي مَا يَقُوْلُ)). قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

آپؐ پر وحی کیسے آتی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنٹے کی جھنکار اور یہ وحی مجھ پر بہت سخت گزرتی ہے' پھر جب فرشتے کا کہا مجھ کو یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ مرد کی صورت میں میرے پاس آتا ہے' مجھ سے بات کرتا ہے' میں اس کا کہا یاد کر لیتا ہوں" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کڑکڑاتے جاڑے کے دن آپؐ پر وحی اترتی پھر موقوف ہو جاتی اور آپؐ کی پیشانی سے پسینہ چھوٹ نکلتا"۔

۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلاَّ جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ. ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقَالَ: فَقُلْتُ ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)). قَالَ: ((فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ)) فَقَالَ: اقْرَأْ: ((قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيَ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ)) فَقَالَ: اقْرَأْ: ((فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. قَالَ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ﴾)) فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: ((زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ))

۳- ہم سے بیان کیا یحییٰ بن بکیر نے' کہا ہم کو خبر دی لیث نے' انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عروہ بن زبیر سے' انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے' انہوں نے کہا "پہلے جو وحی آنحضرت ﷺ پر شروع ہوئی وہ اچھا خواب تھا' سوتے میں جو آپؐ خواب دیکھتے وہ (بیداری میں) صبح کی روشنی کی طرح نمود ہوتا۔ پھر آپ کو تنہائی بھلی لگنے لگی اور آپ حرا کے غار میں اکیلے رہا کرتے اور وہاں گنتی کی کئی راتیں تپسیا یعنی عبادت کرتے' جب تک گھر میں آنے کا شوق پیدا ہوتا اور اس کام کے لیے توشہ لے جاتے پھر (جب توشہ ختم ہو جاتا) تو حضرت خدیجہ کے پاس لوٹ کر آتے' اتنا ہی توشہ اور لے جاتے یہاں تک کہ آپؐ (اسی) غار حرا میں تھے کہ آپ پر وحی آن پہنچی' حضرت جبریلؑ آئے' انہوں نے کہا "پڑھ" آپؐ نے فرمایا "میں نے کہا میں پڑھا (لکھا) آدمی نہیں" آپ فرماتے ہیں پھر جبریلؑ نے مجھ کو پکڑ کر ایسا بھینچا کہ میں بے طاقت ہو گیا' پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا "پڑھ" میں نے کہا "میں پڑھا (لکھا) آدمی نہیں (کیونکر پڑھوں)" انہوں نے مجھ کو پھر پکڑا' دوسری بار دبایا اتنا کہ میری طاقت نے جواب دے دیا پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا "پڑھ" میں نے کہا (کیسے پڑھوں) میں پڑھا (لکھا) نہیں ہوں" انہوں نے پھر مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ دبوچا پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہنے لگے "اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے (سب چیزیں) بنائیں۔ آدمی کو (خون کی) پھٹکی سے بنایا۔ پڑھ اور تیرا پروردگار بڑے کرم والا ہے" پس یہی آیتیں (حضرت جبریلؑ سے) سن کر (آپ پہاڑ سے) لوٹے آپ کا دل (ڈر کے مارے) کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ (اپنی بی بی کے پاس) جو خویلد کی بیٹی تھیں' گئے اور

فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ. ((لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي)). فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلاَّ وَاللهِ مَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى - ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ- وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ ((فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى)) فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللهُ عَلَى مُوسَى، يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ ؟)) قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلاَّ عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الْوَحْيُ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ : وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : ((بَيْنَا أَنَا أَمْشِي، إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى:

فرمانے لگے "مجھ کو کپڑا اوڑھا دو' کپڑا اوڑھا دو' لوگوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا- جب آپ کا ڈر جاتا رہا تو آپ نے خدیجہ سے یہ قصہ بیان کر کے فرمایا "مجھے اپنی جان کا ڈر ہے" خدیجہ نے کہا "ہرگز نہیں قسم خدا کی اللہ تم کو کبھی رسوا نہیں کرے گا' تم تو ناتا جوڑتے ہو اور ناتواں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہو اور جو چیز (لوگوں کے پاس) نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو اور مہمان کی مہمانی کرتے ہو اور حادثوں میں حق کی مدد کرتے ہو" پھر خدیجہ آپ کو ساتھ لے کر چلیں یہاں تک کہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس جو خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے' لائیں اور وہ ایک شخص تھے جو (بت پرستی چھوڑ کر) جاہلیت کے زمانے میں عیسائی بن گئے تھے اور وہ عبرانی زبان جانتے تھے تو انجیل شریف سے جو اللہ ان سے لکھوانا چاہتا' وہ عبرانی زبان میں لکھا کرتے اور بوڑھے ضعیف ہو کر اندھے ہو گئے تھے- خدیجہ نے ان سے کہا "میرے چچازاد بھائی (ذرا) اپنے بھتیجے کی بات تو سنو" ورقہ نے آپ سے کہا "میرے بھتیجے (کہو) تم نے کیا دیکھا" آنحضرت ﷺ نے جو دیکھا تھا' وہ ان سے بیان کر دیا تب تو ورقہ بن نوفل کہہ اٹھے "یہ تو وہ راز دار فرشتہ ہے جس کو اللہ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا' کاش! میں اس وقت (تیری پیغمبری کے زمانہ میں) جوان ہوتا' کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب تم کو تمہاری قوم (اپنے شہر سے) نکال باہر کرے گی" آنحضرت ﷺ نے فرمایا "(سچ) کیا وہ مجھ کو نکال دیں گے" ورقہ نے کہا "ہاں (بے شک نکال دیں گے) جب کبھی کسی شخص نے ایسی بات کہی' جیسی تم کہتے ہو تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور اگر میں اس دن تک جیتا رہا تو تمہاری پوری مدد کروں گا" پھر بہت زمانہ نہیں گزرا تھا کہ ورقہ مر گئے اور وحی آنا بند ہو گئی-

ابن شہاب نے کہا (جو اس حدیث کے راوی ہیں) مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سن کر بیان کیا' وہ وحی بند رہنے کا تذکرہ کرتے تھے' انہوں نے آنحضرت سے یوں نقل کیا آپ نے فرمایا "میں ایک بار (رستے میں) جا رہا تھا' اتنے میں میں نے آسمان سے ایک آواز سنی' آنکھ اٹھا کر اوپر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں' وہی فرشتہ جو (غار) حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر (معلق) بیٹھا ہے' میں یہ دیکھ کر ڈر گیا (اپنے گھر کو) لوٹا میں نے (گھر والوں سے) کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو' کپڑا اوڑھا دو تب اللہ تعالیٰ نے یہ

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَأَنْذِرْ، وربك فكبر و ثيابك فطهر وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ)). تَابَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ، وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَوَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ ((بَوَادِرُهُ)).

آیتیں اتاریں "اے کپڑا اوڑھنے والے! اٹھ (لوگوں کو) ڈرا اس آیت تک اور پلیدی چھوڑ دے" پھر تو وحی گرم ہو گئی اور برابر آنے لگی۔ یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو عبداللہ اور ابو صالح نے بھی روایت کیا اور عقیل کے ساتھ ہلال بن رواد نے بھی زہری سے روایت کیا اور یونس اور معمر نے (اپنی روایت میں) "فوادہ" کے بدل "بوادرہ" کہا۔

٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا - فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ- فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ قَالَ: جَمْعَهُ لَكَ صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ.

۴- ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے، کہا ہم سے بیان کیا ابو عوانہ نے، کہا ہم سے بیان کیا موسیٰ بن ابی عائشہ نے، کہا ہم سے بیان کیا سعید بن جبیر نے، انہوں نے سنا ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں (اے پیغمبر! جلدی سے وحی کو یاد کر لینے کے لیے اپنی زبان کو نہ ہلایا کر) ابن عباس نے کہا "آنحضرت ﷺ پر قرآن اترنے سے (بہت) سختی ہوتی تھی اور آپ اکثر اپنے ہونٹ ہلاتے تھے" (یاد کرنے کے لیے) ابن عباس نے (سعید سے) کہا "میں تجھ کو بتاتا ہوں ہونٹ ہلا کر جیسے آنحضرت ﷺ ان کو ہلاتے تھے" اور سعید نے (موسیٰ سے) کہا "میں تجھ کو بتاتا ہوں ہونٹ ہلا کر جیسے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہلاتے دیکھا۔" پھر سعید نے اپنے دونوں ہونٹ ہلائے، ابن عباس نے کہا "تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "وحی کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان نہ ہلایا کر، قرآن کا تجھ کو یاد کرا دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے۔" ابن عباس نے کہا "تیرے دل میں جما دینا اور اس کو پڑھا دینا" (پھر یہ جو اللہ نے فرمایا) "جب ہم پڑھ چکیں اس وقت تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کر" - ابن عباس نے کہا "اس کا مطلب یہ ہے کہ خاموشی کے ساتھ سنتا رہ" (پھر یہ جو فرمایا) "ہمارا کام ہے اس کا بیان کر دینا یعنی تجھ کو پڑھا دینا" پھر ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرت ﷺ ایسا کرتے کہ جب جبریلؑ آپؐ کے پاس آ کر قرآن سناتے تو آپؐ (چپکے) سنتے رہتے، جب وہ چلے جاتے تو آنحضرت ﷺ اسی طرح قرآن پڑھ دیتے جیسے حضرت جبریلؑ نے پڑھا تھا۔

٥- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ

۵- ہم سے بیان کیا عبدان نے، کہا ہم کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے، کہا ہم کو خبر دی یونس نے، انہوں نے زہری سے (دوسری سند) اور ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے، کہا ہم کو خبر دی یونس اور معمر نے، ان دونوں نے زہری سے مانند اس کے، زہری نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے

اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ. فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہا کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو جب جبریلؑ آپ سے ملا کرتے بہت ہی سخی ہوتے اور جبریلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملا کرتے اور آپؐ کے ساتھ قرآن کا ورد کرتے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لوگوں کو) بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے"۔

٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِأَيْلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ؟.

٦- ہم سے بیان کیا ابوالیمان حکم بن نافع نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان سے عبداللہ بن عباس نے بیان کیا ان سے ابو سفیان بن حرب نے کہا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے ان کو قریش کے اور کئی سواروں کے ساتھ بلا بھیجا اور یہ قریش کے لوگ اس وقت شام کے ملک میں سوداگری کے لیے گئے تھے یہ وہ زمانہ تھا جس میں آنحضرت ﷺ نے ابوسفیان اور قریش کے کافروں کو (صلح کر کے) ایک مدت دی تھی- غرض یہ لوگ اس کے پاس پہنچے جب ہرقل اور اس کے ساتھی ایلیا میں تھے ہرقل نے ان کو اپنے دربار میں بلایا اور اس کے گرداگرد روم کے رئیس بیٹھے تھے پھر ان کو (پاس) بلایا اور اپنے مترجم کو بھی بلا لیا" وہ کہنے لگا (اے عرب کے لوگو)! تم میں سے کون اس شخص کے نزدیک کا رشتہ دار ہے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے"-

فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا. فَقَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. فَوَ اللهِ لَوْ لا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ ؟ قُلْتُ : هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ قُلْتُ: بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ.

ابوسفیان نے کہا "میں اس شخص کا قریب کا رشتہ دار ہوں"- تب ہرقل نے کہا "اچھا اس کو میرے پاس لاؤ اور اس کے ساتھیوں کو بھی (اس کے) نزدیک رکھو اس کے پیٹھ پر" پھر اپنے مترجم سے کہنے لگا "ان لوگوں سے کہہ میں اس سے (ابوسفیان سے) اس شخص کا (پیغمبر صاحب کا) کچھ حال پوچھتا ہوں اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم کہہ دینا جھوٹا ہے- ابوسفیان نے کہا "قسم خدا کی اگر مجھ کو یہ شرم نہ ہوتی کہ یہ لوگ مجھ کو جھوٹا کہیں گے تو میں آپ کے باب میں جھوٹ کہہ دیتا- خیر پہلی بات جو اس نے مجھ سے پوچھی وہ یہ تھی کہ اس شخص کا تم میں خاندان کیسا ہے؟" میں نے کہا کہ "اس کا خاندان تو ہم میں بڑا ہے" کہنے لگا کہ "اچھا پھر یہ بات (کہ میں پیغمبر ہوں) اس سے پہلے تم لوگوں میں سے کسی نے کہی تھی؟" میں نے کہا "نہیں" کہنے لگا "اچھا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟" میں نے کہا "نہیں" کہنے لگا "اچھا

قَالَ: أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيْدُوْنَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ ؟ قُلْتُ : لاَ. قَالَ : فَهَلْ يَغْدِرُ ؟ قُلْتُ: لاَ، وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لاَ نَدْرِيْ مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيْهَا. قَالَ: وَلَم تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلَ فِيْهَا شَيئاً غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ: مَا ذَا يَأْمُرُكُمْ ؟ قُلْتُ: يَقُوْلُ اعْبُدُوا اللهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا. وَاتْرُكُوْا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ : وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيْكُمْ ذُو نَسَبٍ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، قُلْتُ : لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ.

وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَاءِهِ مِنْ مَلِكٍ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، فَقُلْتُ فَلَو كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيْهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمْ اتَّبَعُوْهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ،

بڑے آدمی (امیر لوگ) اس کی پیروی کر رہے ہیں یا غریب لوگ" میں نے کہا "نہیں' غریب لوگ" کہنے لگا "اس کے تابعدار لوگ (روز بروز) بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں" میں نے کہا "نہیں بڑھتے جاتے ہیں" کہنے لگا "اچھا پھر کوئی ان میں سے ایمان لا کر اس دین کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے" میں نے کہا "نہیں" کہنے لگا "یہ بات جو اس نے کہی (میں پیغمبر ہوں) اس سے پہلے کبھی تم نے اس کو جھوٹ بولتے دیکھا" میں نے کہا "نہیں" کہنے لگا "اچھا وہ عہد شکنی کرتا ہے" میں نے کہا "نہیں اب ہم سے اس سے (صلح کی) ایک مدت ٹھہری ہے' معلوم نہیں اس میں وہ کیا کرتا ہے" - ابوسفیان نے کہا "مجھ کو اور کوئی بات اس میں شریک کرنے کا موقع نہیں ملا بجز اس بات کے" کہنے لگا "اچھا تم اس سے (کبھی) لڑے" میں نے "کہا ہاں" کہنے لگا "پھر تمہاری اس کی لڑائی کیسے ہوتی ہے" میں نے کہا "ہم میں اس میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے' وہ ہمارا نقصان کرتا ہے ہم اس کا نقصان کرتے ہیں" کہنے لگا اچھا "وہ تم کو کیا حکم کرتا ہے" میں نے کہا وہ یہ کہتا ہے "بس اکیلے اللہ ہی کو پوجو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور اپنے باپ دادا کی (شرک کی) باتیں چھوڑ دو اور ہم کو نماز پڑھنے' سچ بولنے' (حرام کاری) سے بچنے اور ناتا جوڑنے کا حکم دیتا ہے" - تب ہرقل نے مترجم سے کہا "اس شخص سے کہہ میں نے تجھ سے اس کا خاندان پوچھا تو نے کہا' وہ ہم میں عالی خاندان ہے اور پیغمبر (ہمیشہ) اپنی قوم میں عالی خاندان ہی بھیجے جاتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا' یہ بات تم لوگوں میں اس سے پہلے کسی نے کہی تھی؟ تو نے کہا نہیں' اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس سے پہلے دوسرے کسی نے یہ بات کی ہوتی (پیغمبری کا دعویٰ کیا ہوتا) تب میں یہ کہتا یہ شخص اگلی بات کی پیروی کرتا ہے - اور میں نے تجھ سے پوچھا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے کہا نہیں' اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اگر اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ گزرا ہے تو میں یہ سمجھ لوں کہ وہ شخص (پیغمبری کا بہانہ کر کے) اپنے باپ کی بادشاہت لینا چاہتا ہے اور میں نے تجھ سے یہ پوچھا کہ اس بات کے کہنے سے پہلے تم نے کبھی اس کو جھوٹ بولتے دیکھا؟ تو نے کہا نہیں' تو اب میں نے سمجھ لیا کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں پر تو جھوٹ باندھنے سے پرہیز کرے اور اللہ پر جھوٹ باندھے' اور میں نے تجھ سے

وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الإِيْمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الإِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ ؟ فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ، فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ. وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بَصْرَى إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ
مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى
هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ.

سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ لإِسْلاَمِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ. فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنْ عَلَيْكَ إِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَ ﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللهِ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾.

پوچھا کیا بڑے (امیر) آدمیوں نے اس کی پیروی کی ہے یا غریبوں نے؟ تو نے کہا غریب لوگوں نے اس کی پیروی کی ہے اور پیغمبروں کے تابعدار (اکثر) غریب ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ تو نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا یہی حال رہتا ہے جب تک وہ پورا ہو اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی اس کے دین میں آکر پھر اس کو برا سمجھ کر اس سے پھر جاتا ہے؟ تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے (تو پھر نہیں نکلتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ عہد شکنی کرتا ہے؟ تو نے کہا نہیں اور پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ عہد نہیں توڑتے اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ تم کو کیا حکم دیتا ہے؟ تو نے کہا وہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ کو پوجو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور بت پرستی سے تم کو منع کرتا ہے اور نماز اور سچائی کا اور (حرام کاری سے) بچے رہنے کا حکم دیتا ہے' پھر جو تو کہتا ہے اگر سچ ہے تو وہ عنقریب اس جگہ کا مالک ہو جائے گا جہاں میرے یہ دونوں پاؤں ہیں (یعنی شام کے ملک کا) اور میں یہ جانتا تھا کہ یہ پیغمبر آنے والا ہے لیکن میں نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہو گا۔ پھر اگر میں جانوں کہ میں اس تک پہنچ جاؤں گا تو اس سے ملنے کی ضرور کوشش کروں گا اور اگر میں اس کے پاس (مدینہ میں) ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا (خدمت کرتا) پھر آنحضرت ﷺ کا خط منگوایا جو آپ نے دحیہ کلبی کو دے کر (۶ھ) میں بصریٰ کے حاکم کو بھیجا تھا' اس نے وہ خط ہرقل کو بھیج دیا تھا' ہرقل نے اس کو پڑھا' اس میں یہ لکھا تھا "شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا' محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل روم کے رئیس کو معلوم ہو جو سیدھے رستے پر چلے اس کو سلام' اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمے (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرف بلاتا ہوں' مسلمان ہو جا تو بچا رہے گا' اللہ تجھ کو دوہرا ثواب دے گا پھر اگر تو یہ بات نہ مانے تو تیری رعایا کا (بھی گناہ) تجھ ہی پر ہو گا اور (یہ آیت لکھی تھی) "کتاب والو! اس بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کو نہ پوجیں اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم میں سے کوئی دوسرے کو خدا نہ بنالے پھر اگر وہ (اس بات کو) نہ مانیں تو (مسلمانو)! تم ان سے کہہ دو گواہ رہنا ہم تو (ایک خدا کے) تابعدار ہیں" ابوسفیان نے

قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، وَارْتَفَعَتِ الأَصْوَاتُ، وَأُخْرِجْنَا. فَقُلْتُ لأَصْحَابِيْ حِيْنَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوْقِناً أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ. وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ- صَاحِبُ إِيلْيَاءَ وَهِرَقْلَ - سُقُفٌّ عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدْ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ. قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذَا الأُمَّةِ ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلاَّ الْيَهُودُ، فَلاَ يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لاَ ؟ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ: هُمْ يَخْتَتِنُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مَلِكُ هَذِهِ الأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ، وَكَانَ نَظِيْرُهُ فِي الْعِلْمِ. وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ. فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ

کہا "جب ہرقل کو جو کہنا تھا وہ کہہ چکا اور خط پڑھ چکا تو اس کے پاس بہت شور مچا اور آوازیں بلند ہوئیں اور ہم باہر نکال دیئے گئے' میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جب ہم باہر نکالے گئے "ابو کبشہ کے بیٹے کا تو بڑا درجہ ہو گیا' اس سے رومیوں کا بادشاہ ڈرتا ہے (اس روز سے) مجھ کو برابر یقین رہا کہ آنحضرت غالب ہوں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو مسلمان کر دیا" (زہری نے کہا) ابن ناطور جو ایلیا کا حاکم اور ہرقل کا مصاحب اور شام کے نصاریٰ کا پیر پادری تھا' وہ بیان کرتا تھا کہ ہرقل جب ایلیا (بیت المقدس) میں آیا تو ایک روز صبح کو رنجیدہ اٹھا' اس کے بعض مصاحب کہنے لگے (کیوں خیر تو ہے) ہم دیکھتے ہیں (آج) تیری صورت اتری ہوئی ہے- ابن ناطور نے کہا ہرقل نجومی تھا' اس کو ستاروں کا علم تھا' جب لوگوں نے اس سے پوچھا (تو کیوں رنجیدہ ہے) تو وہ کہنے لگا' میں نے آج رات ستاروں پر نظر کی (ایسا معلوم ہوتا ہے) ختنہ کرنے والوں کا بادشاہ غالب ہوا تو اس زمانے والوں میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں- اس کے مصاحب کہنے لگے "یہودیوں کے سوا کوئی ختنہ نہیں کرتا تو ان کی کچھ فکر نہ کر اور اپنے علاقے کے شہروں میں (وہاں کے حاکموں کو) لکھ بھیج' جتنے یہودی وہاں ہوں ان کو مار ڈالیں' وہ لوگ یہ باتیں کر رہے تھے' اتنے میں ہرقل کے سامنے ایک شخص کو لائے جس کو غسان کے بادشاہ (حارث بن ابی شمر) نے بھجوایا تھا وہ آنحضرت ﷺ کا حال بیان کرتا تھا جب ہرقل نے سب خبر اس سے سن لی تو (اپنے لوگوں سے) کہنے لگا "ذرا جا کر اس شخص کو دیکھو اس کا ختنہ ہوا ہے یا نہیں" انہوں نے اس کو دیکھا اور جا کر ہرقل سے بیان کیا کہ "اس کا ختنہ ہوا ہے" اور ہرقل نے اس شخص سے پوچھا "کیا عرب ختنہ کرتے ہیں" اس نے کہا "ہاں ختنہ کرتے ہیں" تب ہرقل نے کہا' "یہی شخص (پیغمبر صاحب) اس امت کے بادشاہ ہیں جو غالب ہوئے ہیں پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست (ضغاطر) کو رومیہ میں لکھا وہ علم میں ہرقل کا جوڑ تھا اور ہرقل خود حمص کو گیا' ابھی حمص سے نہیں نکلا تھا کہ اس کے دوست (ضغاطر) کا خط اس کو پہنچا' اس کی بھی رائے آنحضرت ﷺ کے ظاہر ہونے میں ہرقل کے موافق تھی یعنی آنحضرت سچے پیغمبر ہیں' آخر ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے حمص والے ایک محل میں آنے کی اجازت دی (جب وہ آگئے) تو

بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الفَلاَحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الإِيْمَانِ قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ. وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدْ رَأَيتُ. فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ، فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ. رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهرِيِّ.

دروازوں کو بند کروادیا پھر اوپر بالاخانے میں بر آمد ہوا اور کہنے لگا روم کے لوگو! کیا تم اپنی کامیابی اور بھلائی اور اپنی بادشاہت پر قائم رہنا چاہتے ہو اگر ایسا ہے تو اس (عرب کے پیغمبر سے) بیعت کر لو' یہ سنتے ہی وہ لوگ جنگلی گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف لپکے دیکھا تو وہ بند ہیں— جب ہرقل نے دیکھا کہ ان کو ایمان سے ایسی نفرت ہے اور ان کے ایمان لانے سے ناامید ہو گیا تو کہنے لگا "ان سرداروں کو میرے پاس لاؤ" (جب وہ آئے) تو کہنے لگا "میں نے جو بات ابھی تم سے کہی وہ تمہارے آزمانے کو کہی تھی— دیکھوں تم اپنے دین میں کیسے مضبوط ہو' اب میں وہ دیکھ چکا— تب سب نے اس کو سجدہ کیا اور اس سے راضی ہو گئے' یہ ہرقل کا آخری حال ہوا— امام بخاری نے کہا "اس حدیث کو صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے بھی (شعیب کی طرح) زہری سے روایت کیا"—

كتاب الإيمان

کتاب ایمان کے بیان میں

٢- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ))

باب: آنحضرت ﷺ کے اس فرمانے کے بیان میں کہ "اسلام کی عمارت پانچ چیزوں

وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ. وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ. قَالَ اللهُ تَعَالَى : ﴿لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ﴾ ﴿وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾، ﴿وَيَزِيدُ اللهُ الَّذِينَ اهْتَدَوا هُدًى﴾، ﴿وَالَّذِينَ اهْتَدَوا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ﴾ ﴿وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا﴾ وَقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا﴾ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا﴾ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلاَّ إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾. وَالْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ مِنَ الإِيْمَانِ. وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ : أَنَّ لِلإِيْمَانِ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَسُنَنًا، فَمَنِ اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَكْمِلْهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الإِيْمَانَ.

پر اٹھائی گئی اور ایمان قول اور فعل کو کہتے ہیں اور وہ بڑھتا ہے' گھٹتا ہے" اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فتح میں) فرمایا "تاکہ (ان کے پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو" اور (سورۂ کہف میں) "ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی" اور (سورۂ مریم میں) "جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں ان کو اللہ اور زیادہ ہدایت دیتا ہے" اور (سورۂ قتال میں) "جو لوگ راہ پر ہیں ان کو اللہ نے اور زیادہ ہدایت دی اور ان کو پرہیزگاری عطا کی" اور (سورۂ مدثر میں) "جو لوگ ایماندار ہیں ان کا ایمان اور زیادہ ہو"! اور (سورۂ برأۃ میں) "اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا' جو لوگ ایمان لائے ان کا ایمان بڑھایا" اور (سورۂ آل عمران میں فرمایا) (لوگوں نے مسلمانوں سے کہا) تم کافروں سے ڈرتے رہنا تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور (سورۂ احزاب میں) فرمایا "ان کا کچھ نہیں بڑھا مگر ایمان اور اطاعت کا شیوہ" اور (حدیث کی رو سے) اللہ کی راہ میں محبت رکھنا اور اللہ کی راہ میں دشمنی رکھنا ایمان میں داخل ہے" اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے عدی بن عدی کو لکھا کہ ایمان میں فرض ہیں اور عقیدے اور حرام باتیں اور مستحب مسنون باتیں پھر جو کوئی ان کو پورا ادا نہ کرے اس نے اپنا

فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَيِّنُهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوْا بِهَا، وَإِنْ أَمُتْ فَمَا أَنَا عَلَى صُحْبَتِكُمْ بِحَرِيْصٍ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ: ﴿وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾. وَقَالَ مُعَاذٌ: اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: الْيَقِيْنُ الإِيْمَانُ كُلُّهُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدَعَ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصَّى بِهِ نُوْحًا أَوْصَيْنَاكَ.﴾ يَا مُحَمَّدُ وَإِيَّاهُ دِيْنًا وَاحِدًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾: سَبِيْلاً وَسُنَّةً. وَدُعَائُكُمْ إِيْمَانُكُمْ.

ایمان پورا نہیں کیا پھر اگر (آئندہ) میں جیتا رہا تو ان سب باتوں کو ان پر عمل کرنے کے لیے تم سے بیان کر دوں گا اور اگر میں مر گیا تو مجھ کو تمہاری صحبت میں رہنے کی کچھ ہوس نہیں ہے" اور ابراہیمؑ نے کہا "لیکن میں چاہتا ہوں میرے دل کو تسلی ہو جائے" اور معاذ نے (اسود بن ہلال سے) کہا ہمارے پاس بیٹھ ایک گھڑی ایمان کی باتیں کریں" ابن مسعود نے کہا "یقین پورا ایمان ہے" اور ابن عمر نے کہا "بندہ تقویٰ کی اصل حقیقت (یعنی کنہہ) کو نہیں پہنچ سکتا اس وقت تک کہ جو بات دل میں چبھے اس کو چھوڑ دے" اور مجاہد نے کہا "اس آیت کی تفسیر میں (اس نے تمہارے لیے دین کا وہی رشتہ ٹھہرایا جس کا نوحؑ کو حکم دیا تھا) ہم نے تجھ کو اے محمد! اور نوحؑ کو ایک ہی دین کا حکم دیا" اور ابن عباس نے کہا (اس آیت کی تفسیر میں) ﴿شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾ یعنی راستہ اور طریقہ اور (سورۂ فرقان کی اس آیت کی تفسیر میں کہا) "دُعَائُكُمْ یعنی إِیْمَانُکُمْ"۔

٧ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)).

۷- ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا ہم کو خبر دی حنظلہ بن ابی سفیان نے انہوں نے سنا عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر اٹھائی گئی ہے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمد اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کو درستی سے ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا"۔

٣- بَابُ أُمُوْرِ الإِيْمَانِ وَقَوْلُ اللهِ

باب: ایمان کے کاموں کا بیان اور اللہ تعالیٰ کے

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ إِلَى قَوْلِهِ الْمُتَّقُوْنَ﴾- ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ الآية.

اس قول میں "نیکی یہی نہیں ہے کہ (نماز میں) اپنا منہ پورب یا پچھم کی طرف کر لو بلکہ اصل نیکی ان کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے آخر آیت الْمُتَّقُوْنَ تک اور ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ اخیر تک"۔

٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ)).

۸- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد جعفی نے کہا ہم سے بیان کیا ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ "ایمان کی ساٹھ پر کئی شاخیں ہیں اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے"۔

٤- بَابٌ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

٩- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ أَبِي هِنْدَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ:سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ وَقَالَ عَبْدُ الأَعْلَى: عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں

۹- ہم سے بیان کیا آدم بن ابی ایاس نے' کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے' انہوں نے عبداللہ بن ابی اسفر اور اسماعیل بن ابی خالد سے' انہوں نے عامر شعبی سے' انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا"- امام بخاری نے کہا اور ابو معاویہ نے بیان کیا ہم سے بیان کیا داؤد نے' انہوں نے عامر شعبی سے' کہا کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے' انہوں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (پھر یہی حدیث بیان کی) اور عبدالاعلیٰ نے اس کو روایت کیا داؤد سے' انہوں نے عامر سے' انہوں نے عبداللہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے-

٥- بَابٌ: أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟

١٠- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)).

باب: کون سا مسلمان افضل ہے؟

۱۰- ہم سے بیان کیا سعید بن یحییٰ بن سعید اموی قرشی نے' کہا ہم سے بیان کیا والد نے' کہا ہم سے بیان کیا ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے' انہوں نے ابو بردہ سے' انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے' کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کون سا مسلمان افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بچے رہیں-

٦- بَابٌ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلاَمِ

١١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)).

باب: کھانا کھلانا اسلام کی خصلت ہے

۱۱- ہم سے بیان کیا عمرو بن خالد نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور (ہر ایک مسلمان) کو سلام کرنا (چاہے وہ) اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو-

٧- بَابٌ: مِنَ الإِيْمَانِ أَنْ يُحِبَّ

باب: ایمان کی بات یہ ہے کہ جو اپنے لیے چاہے وہی اپنے

لأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)).

بھائی (مسلمان) کے لیے چاہے

۱۲- ہم سے بیان کیا مسدد نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ نے انہوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) یحییٰ نے اس کو روایت کیا حسین معلم سے کہا ہم سے بیان کیا قتادہ نے وہ انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا کوئی تم میں سے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی (مسلمان) کیلئے چاہے۔

۸- بَابٌ: حُبُّ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنَ الإِيْمَانِ

۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: نَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ)).

باب : آنحضرت ﷺ سے محبت رکھنا ایمان کا ایک جزو ہے

۱۳- ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے کہا ہم سے بیان کیا ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ اور اولاد سے زیادہ نہ ہو۔

۱٤- حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ أَيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)).

۱۴- ہم سے بیان کیا یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے ابن علیہ نے، وہ عبدالعزیز بن صہیب سے، وہ انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) اور ہم سے بیان کیا آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے باپ اور اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

۹- بَابٌ: حَلاَوَةِ الإِيْمَانِ

۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الإِيْمَانِ: أَنْ يَكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ

باب: ایمان کی حلاوت

۱۵- ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے بیان کیا ایوب نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کو سب سے زیادہ ہو دوسرے یہ کہ فقط اللہ کے لیے کسی سے دوستی رکھے تیسرے یہ کہ دوبارہ کافر بننا

لاَ يُحِبُّهُ إِلاَّ للهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ)).

اس کو اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا۔

۱۰- بَابٌ: عَلاَمَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ

باب: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے

۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ)).

۱۶- ہم سے بیان کیا ابوالولید نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے کہا مجھ کو خبر دی عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی نشانی انصار سے بیر رکھنا ہے۔

۱۱- بَابٌ

باب

۱۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِدْرِيْسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ- أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: ((بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوْا، وَلاَ تَزْنُوْا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُوْا فِي مَعْرُوفٍ. فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ إِلَى اللهِ، وَ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ)). فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ.

۱۷- ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو خبر دی ابوادریس عائذ اللہ بن عبداللہ نے ان سے (بیان کیا) عبادہ بن صامت نے اور یہ عبادہ وہ تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے اور عقبہ کی رات میں وہ بھی ایک نقیب تھے کہ آنحضرت ﷺ نے (صحابہ سے) فرمایا ان کی ایک جماعت آپ کے گرداگرد تھی، تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے اور چوری نہ کرو گے اور زنا نہ کرو گے اور اپنی اولاد کو نہ مارو گے اور اپنے ہاتھ اور پاؤں کے سامنے (جان بوجھ کر) کوئی بہتان بنا کر نہیں اٹھاؤ گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرو گے پھر جو کوئی تم میں یہ اقرار پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے ہو اس دنیا میں اس کی سزا مل جائے (حد پڑھائے) تو اس کا گناہ اتر جائے گا اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ (دنیا میں) اس کو چھپائے رکھے تو وہ اللہ کے حوالے ہے اگر چاہے (آخرت میں بھی) اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے عذاب کرے پھر ہم نے ان باتوں پر آپؐ سے بیعت کر لی۔

۱۲- بَابٌ: مِنَ الدِّيْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

باب: فتنوں سے بھاگنا دینداری ہے

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بْنِ

۱۸- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی

أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ)).

صعصعہ سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ) سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پیچھے پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقاموں میں وہ اپنا دین فتنوں سے بچاتے ہوئے بھاگتا پھرے گا۔

١٣- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللهِ))

باب: آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ کا جاننے والا ہوں

وَأَنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾

اور معرفت (یقین) دل کا فعل ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا (سورہ بقرہ میں) لیکن ان قسموں پر تم کو پکڑے گا جو تمہارے دلوں نے (جان بوجھ کر) کھائیں۔

١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ. قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ: ((إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللهِ أَنَا)).

١٩- ہم سے بیان کیا محمد بن سلام بیکندی نے کہا خبر دی ہم کو عبدہ نے وہ ہشام سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کو کوئی حکم دیتے تو انہی کاموں کا حکم دیتے جن کو وہ کر سکتے' وہ عرض کرتے یا رسول اللہ! ہم آپ کی طرح تھوڑے ہیں آپ کے تو اللہ نے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں- یہ سن کر آپ اتنا غصے ہوتے کہ آپ کے چہرے پر غصہ نمود ہوتا' پھر آپ فرماتے (کیا تم کو معلوم نہیں) تم سب میں زیادہ پرہیزگار اور اللہ کو زیادہ جاننے والا میں ہوں-

١٤- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ مِنَ الإِيمَانِ

باب: جو شخص پھر کافر ہو جانے کو اتنا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالا جانا وہ سچا مومن ہے

٢٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الإِيمَانِ : مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلهِ، وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ)).

٢٠- ہم سے بیان کیا سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا مزہ پائے گا ایک تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کو سب سے زیادہ ہو' دوسرے کسی بندے سے خالص اللہ کے لیے دوستی رکھے' تیسرے پھر کفر میں (داخل ہو) جانا جب اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا اتنا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالا جانا-

١٥- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الإِيْمَانِ فِي الأَعْمَالِ

باب: اہل ایمان کا اعمال کی رو سے ایک دوسرے سے افضل ہونا

٢١- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَا - أَوِ الْحَيَاةِ، شَكَّ مَالِكٌ- فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً)) ؟ قَالَ وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو ((الْحَيَاةِ)). وَقَالَ: ((خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ)).

٢١- ہم سے بیان کیا اسماعیل (بن ابی اویس) نے کہا مجھ سے بیان کیا امام مالک نے' وہ عمرو بن یحییٰ مازنی سے وہ اپنے باپ (یحییٰ مازنی) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں چل دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو پھر ایسے لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے وہ (جل کر) کالے ہو گئے ہوں گے پھر برسات کی نہر یا زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے امام مالک کو شک ہے وہ اس طرح (نئے سرے سے) اگ آئیں گے جیسے دانہ ندی کے کنارے اگ آتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کیسے زرد زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے' وہیب نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے یہ حدیث بیان کی اس میں زندگی کی نہر کہی اور ایمان کے بدل خیر کا لفظ کہا۔

٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ، مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ، وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذَلِكَ. وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ. قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ((الدِّيْنَ)).

٢٢- ہم سے بیان کیا محمد بن عبیداللہ نے کہا ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے سنا ابوسعید خدری سے وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا وہ میرے سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتیوں تک ہیں اور بعضوں کے اس سے بھی کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے لائے گئے وہ ایسا کرتہ پہنے ہیں جس کو سمیٹ رہے ہیں (اتنا نیچا ہے) صحابہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ اس کی تعبیر کیا دیتے ہیں آپ نے فرمایا دین۔

١٦- بَابُ الْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ

باب: حیا (شرم) ایمان کا ایک جزو ہے

٢٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ- وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

٢٣- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن یوسف نے کہا ہم کو خبر دی (امام) مالک بن انس نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر) سے کہ آنحضرت ﷺ ایک انصاری مرد پر گزرے اور وہ اپنے بھائی کو سمجھا رہا تھا اتنی شرم کیوں کرتا ہے آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا جانے دے کیونکہ شرم

ﷺ: ((دَعْهُ، فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيْمَانِ)).

تو ایمان میں داخل ہے۔

۱۷- بَابُ ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾

باب: اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ برأۃ میں ہے) پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو (ان سے تعرض نہ کرو)

۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ المُسْنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ الحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذَلِكَ عَصَمُوْا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ)).

۲۴- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد نے کہا ہم سے بیان کیا ابو روح بن عمارہ نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (خدا کا یہ) حکم ہوا کہ لوگوں سے (کافروں سے) اس وقت تک لڑوں جب تک وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا مگر اسلام کے حق سے اور ان (کے دل کی باتوں) کا حساب اللہ پر رہے گا۔

۱۸- بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الإِيْمَانَ هُوَ الْعَمَلُ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے "ایمان ایک عمل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ زخرف میں) فرمایا

﴿ وَتِلْكَ الجَنَّةُ الَّتِي أُوْرِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴾. وَقَالَ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ﴾: عَنْ قَوْلِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. وَقَالَ ﴿لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُوْنَ﴾.

یہ جنت جس کے تم وارث ہوئے تمہارے عمل کا بدلہ ہے" اور کئی عالموں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ حجر میں ہے) قسم تیرے مالک کی ہم ان سب لوگوں سے ان کے عمل کی باز پرس کریں گے یہ کہا کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے سے اور (سورۂ والصفت میں) فرمایا ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالاَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ)) قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ)). قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)).

۲۵- ہم سے بیان کیا احمد بن یونس اور موسیٰ بن اسماعیل نے کہا دونوں نے ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے بیان کیا ابو شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ (لوگوں نے) آنحضرت ﷺ سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ کہا پھر کون سا (عمل افضل ہے؟) فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہا پھر کون سا (عمل افضل ہے؟) فرمایا وہ حج جو مبرور ہو۔ (یعنی قرآن و سنت کے مطابق حج ادا کیا جائے)

۱۹- بَابٌ: إِذَا لَمْ يَكُنِ الإِسْلاَمُ عَلَى الْحَقِيقَةِ

باب: کبھی اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ ظاہری تابعداری یا جان کے ڈر سے مان لینا

وَكَانَ عَلَى الاِسْتِسْلاَمِ أَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَالَتِ الأَعْرَابُ آمَنَّا. قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا، وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا﴾ فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللهِ الإِسْلاَمُ﴾ الآيَةَ.

جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حجرات میں) فرمایا گنوار لوگ کہتے ہیں ہم ایمان لائے (اے پیغمبر)! ان سے کہہ دے تم ایمان نہیں لائے یوں کہو ہم اسلام لائے لیکن اسلام جب اپنے حقیقی معنی (شرعی معنی) میں ہوگا تو وہ وہ اسلام ہوگا جو (سورۂ آل عمران کی) اس آیت میں مراد ہے اللہ کے نزدیک (سچا) دین اسلام ہے آخر تک۔

۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا- وَسَعْدٌ جَالِسٌ - فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ؟ فَوَ اللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: ((أَوْ مُسْلِمًا)) فَسَكَتُّ قَلِيلاً. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَالَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَ اللهِ لأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي. وَعَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: ((يَا سَعْدُ، إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ)). وَرَوَاهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۲۶- ہم سے بیان کیا ابوالیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو خبر دی عامر بن سعد بن ابی وقاص نے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور سعد بیٹھے ہوئے تھے - آپ نے ایک شخص (جعیل بن سراقہ) کو چھوڑ دیا (نہ دیا) وہ ان سب لوگوں میں مجھے زیادہ پسند تھا میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اس کو مومن سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلم، پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے دوبارہ عرض کیا آپ نے فلاں شخص کو کیوں چھوڑ دیا قسم خدا کی میں تو اس کو مومن جانتا ہوں آپ نے فرمایا یا مسلم پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا - پھر جو حال میں اس کا جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے تیسری بار وہی عرض کیا اور آنحضرت ﷺ نے وہی فرمایا اس کے بعد یہ فرمایا اے سعد! میں ایک شخص کو کچھ دیتا ہوں اور دوسرے شخص کو اس سے اچھا سمجھتا ہوں مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہیں اللہ اس کو اوندھا دوزخ میں نہ دھکیل دے - اس حدیث کو یونس اور صالح اور معمر اور زہری کے بھتیجے نے (شعیب کی طرح) زہری سے روایت کیا ہے۔

۲۰- بَابُ إِفْشَاءِ السَّلاَمِ مِنَ الإِسْلاَمِ

باب: افشاء سلام کرنا اسلام میں داخل ہے

وَقَالَ عَمَّارٌ: ثَلاَثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الإِيمَانَ: الإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ، وَبَذْلُ السَّلاَمِ لِلْعَالَمِ، وَالإِنْفَاقُ مِنَ الإِقْتَارِ.

اور عمار نے کہا تین باتیں جس نے (اپنے اندر) اکٹھا کر لیں اس نے ایمان کو جوڑ لیا ایک تو اپنا انصاف اپنے جی میں کرنا اور دوسرے سب کو سلام کرنا واقف اور جنبی (ہر مسلمان کو) تیسرے تنگی ہونے پر خرچ کرنا۔

۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ

۲۷- ہم سے بیان کیا قتیبہ نے کہا ہم سے بیان کیا لیث نے انہوں نے سنا یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ بن

بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُّ الإِسْلاَمِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلاَمَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)).

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے تیری پہچانت ہو یا نہ ہو۔

۲۱- بَابُ كُفْرَانِ العَشِيرِ، وَكُفْرٍ دُوْنَ كُفْرٍ.

باب: خاوند کی ناشکری بھی ایک طرح کا کفر ہے اور ایک کفر دوسرے کفر سے کم ہوتا ہے

فِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس باب میں ابو سعید نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا۔

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أُرِيْتُ النَّارَ، فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ)). قِيْلَ: أَيَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

۲۸- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مسلمہ نے: انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (ایک لمبی حدیث میں) اور میں نے دوزخ کو دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں وہ کفر کرتی ہیں لوگوں نے کہا کیا اللہ کا کفر کرتی ہیں آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر (اس کی ناشکری کرتی ہیں) اور احسان نہیں مانتیں اگر تو ایک عورت سے ساری عمر احسان کرے پھر وہ (ایک ذرا سی) کوئی بات تجھ سے دیکھے (جس کو پسند نہ کرتی ہو) تو کہنے لگتی ہے میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی بھلائی نہیں پائی۔

۲۲- بَابُ الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

باب: گناہ جاہلیت کے کام ہیں

وَلاَ يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلاَّ بِالشِّرْكِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ)). وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللهَ لاَ يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾. فَسَمَّاهُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

اور گناہ کرنے والا گناہ سے کافر نہیں ہوتا البتہ اگر شرک کرے یا (کفر کا اعتقاد رکھے) تو کافر ہو جائے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے (ابوذرؓ سے) فرمایا تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کی خصلت ہے اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تو شرک کو نہیں بخشے گا اور اس سے کم جس کو چاہے گا (گناہ) بخش دے گا (سورۂ حجرات میں فرمایا) اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل کرا دو اللہ نے دونوں گروہوں کو مسلمان کہا۔

۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: ذَهَبْتُ لأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُوبَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ. قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۹- ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن مبارک نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حماد بن زید نے کہا ہم سے بیان کیا ایوب اور یونس نے انہوں نے حسن سے انہوں نے احنف بن قیس سے کہا میں چلا اس شخص کی مدد کرنے کو (رستے میں) مجھ کو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ملے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا اس شخص کی مدد کرنے کو ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اپنے گھر کو) لوٹ جا میں نے آنحضرت صلی اللہ

اللہ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ)).

علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قاتل تو خیر (ضرور دوزخی ہوگا) مقتول کیوں دوزخی ہوگا- فرمایا اس کی خواہش تھی اپنے ساتھی کو مار ڈالنے کی-

۳۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ: لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلاً فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ، أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ. إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ. فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ)).

۳۰- ہم سے بیان کیا سلیمان بن حرب نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے واصل الأحدب سے انہوں نے معرور سے کہا میں ابوذر سے ربذہ میں ملا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی (ویسا ہی) ایک جوڑا پہنے تھا- میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی اس کو ماں کی گالی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا تو نے اس کی ماں کو گالی دی تو وہ آدمی ہے جس میں جاہلیت کی خصلت ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں اللہ نے ان کو تمہارے ہاتھ تلے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ تلے ہو وہ اس کو وہی کھلائے جو آپ کھائے اور وہی پہنائے جو آپ پہنے اور ان سے وہ کام نہ لو جو ان سے نہ ہو سکے اگر ایسا کام لینا چاہو تو ان کی مدد کرو-

۲۳- بَابُ ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ

باب: ایک گناہ دوسرے گناہ سے کم ہوتا ہے

۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح. قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾.

۳۱- ہم سے بیان کیا ابوالولید نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ سے بیان کیا بشر نے کہا ہم سے بیان کیا محمد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے جب (سورۂ انعام کی) یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں گناہ کی ملونی نہیں کی تو آنحضرت ﷺ کے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو بڑی مشکل ہے' ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا تب اللہ نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت اتاری شرک بڑا ظلم ہے-

۲۴- بَابُ عَلاَمَةِ الْمُنَافِقِ

باب: منافق کی نشانیاں

۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ

۳۲- ہم سے بیان کیا سلیمان ابوالربیع نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے کہا ہم سے نافع بن مالک بن ابی عامر نے جن کی کنیت ابو سہیل ہے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں- جب

الْمُنَافِقِ ثَلاَثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ)).

بات کہے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھیں خیانت کرے۔

۳۳- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)). تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ.

۳۳- ہم سے بیان کیا قبیصہ بن عقبہ نے کہا ہم سے بیان کیا سفیان نے وہ اعمش سے وہ عبداللہ بن مرہ سے وہ مسروق سے وہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی وہ تو نرا منافق ہو گا اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک بات ہو گی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہو گی جب تک وہ اس کو چھوڑ نہ دے' جب اس کے پاس امانت رکھیں تو وہ خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ کہے اور جب عہد کرے دغا دے اور جب جھگڑے تو ناحق کی طرف چلے سفیان کے ساتھ شعبہ نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا۔

۲۵- قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الإِيمَانِ

باب: شب قدر میں عبادت بجالانا ایمان میں داخل ہے

۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۳۴- ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو خبر دی شعیب نے کہا ہم سے بیان کیا ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب قدر میں عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۶- بَابُ الْجِهَادُ مِنَ الإِيمَانِ

باب: جہاد ایمان میں داخل ہے

۳۵- حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((انْتَدَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ - لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي - أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَلَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ)).

۳۵- ہم سے بیان کیا حرمی بن حفص نے کہا ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے بیان کیا عمارہ نے کہا ہم سے بیان کیا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے کہا میں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا (فرمان الٰہی ہے) جو شخص میری راہ (جہاد) میں نکلے اس کو (گھر سے) اسی بات نے نکالا ہو کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے یا میرے پیغمبروں کو سچا جانتا ہے نہ اور کسی بات نے (جیسے ناموری یا لوٹ کی خواہش نے) تو میں اس کے لیے یہ ذمہ لیتا ہوں یا تو اس کو (جہاد کا) ثواب اور لوٹ کا مال دے کر لوٹا دوں یا (اگر وہ شہید ہو تو) اس کو بہشت میں لے جاؤں گا (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ہر لشکر کے ساتھ جو جہاد کو جاتا نکلتا اور مجھے یہ آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا

جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

۲۷- بَابُ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيْمَانِ

۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

باب: رمضان کی راتوں کو نماز نفل پڑھنا ایمان میں داخل ہے

۳۶- ہم سے بیان کیا اسماعیل نے کہا مجھ سے بیان کیا امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی رمضان میں (رات کو) ایمان رکھ کر ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۸- بَابُ صَوْمِ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الإِيْمَانِ

۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

باب: رمضان کے روزے رکھنا ثواب کی نیت سے ایمان میں داخل ہے

۳۷- ہم سے بیان کیا محمد بن سلام بیکندی نے کہا ہم کو خبر دی محمد بن فضیل نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۹- بَابُ الدِّيْنُ يُسْرٌ،

قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ))

باب: اسلام کا دین آسان ہے

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کو وہ دین بہت پسند ہے جو سچا، سیدھا، آسان ہو۔

۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلاَّ غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَأَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ)).

۳۸- ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے بیان کیا انہوں نے معن بن محمد غفاری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا بے شک (اسلام کا) دین آسان ہے اور دین میں جو کوئی سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آئے گا اس لیے بیچ بیچ کی چال چلو اور (افضل کام نہ کر سکو تو) اس کے نزدیک رہو اور ثواب کی امید رکھ کر خوش رہو اور صبح کی چہل قدمی اور شام کی چہل قدمی اور رات کی کچھ چہل قدمی سے مدد لو۔

۳۰- بَابٌ: الصَّلاَةُ مِنَ

باب: نماز ایمان میں

الإِيْمَانَ،

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ﴾ يَعْنِيْ صَلاتَكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ

داخل ہے

اور حق تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں جو) فرمایا اور اللہ ایسا نہیں جو تمہارا ایمان اکارت کر دے یعنی بیت اللہ پاس جو تم نے نماز پڑھی (بیت المقدس کی طرف منہ کر کے)

۳۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ - أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ - مِنَ الأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلاةٍ صَلاَّهَا صَلاَةَ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ، فَدَارُوا - كَمَا هُمْ - قِبَلَ الْبَيْتِ. وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَأَهْلُ الْكِتَابِ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ. قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هَذَا أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا، فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيْمَانَكُمْ﴾.

۳۹- ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے براء سے کہ آنحضرت ﷺ جب پہلے مدینہ تشریف لائے تو اپنے ننہیال یا ممہیال میں اترے جو انصاری لوگوں میں تھے اور آپ سولہ یا سترہ مہینے تک (مدینہ میں) بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے رہے اور آپ یہ پسند کرتے تھے کہ آپ کا قبلہ کعبے کی طرف ہو جائے اور پہلی نماز جو آپ نے (کعبے کی طرف) پڑھی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے ان میں سے ایک شخص جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ چکا تھا ایک اور مسجد والوں پر سے گزرا وہ رکوع میں تھے (بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے اس شخص نے کہا میں اللہ کا نام لے کر گواہی دیتا ہوں کہ میں نے (ابھی) آنحضرت ﷺ کے ساتھ کعبے کی طرف نماز پڑھی- یہ سنتے ہی وہ لوگ نماز ہی میں کعبے کی طرف پھر گئے اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہودی اور دوسرے کتاب والے (نصاریٰ) خوش تھے جب آپ نے اپنا منہ کعبے کی طرف پھیر لیا تو انہوں نے برا مانا- زہیر نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے بیان کیا انہوں نے براء سے اسی حدیث میں کہ قبلہ بدل جانے سے کچھ لوگ پہلے ہی مر گئے تھے (جو اگلے قبلے ہی کی طرف نماز پڑھتے رہے اور کچھ شہید ہو گئے تھے ہم نہ سمجھے کہ ان کے حق میں کیا کہیں (ان کو نماز کا ثواب ملا یا نہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "اللہ ایسا نہیں ہے جو تمہارا ایمان اکارت کر دے (یعنی تمہاری نماز)

۳۱ - بَابُ: حُسْنُ إِسْلاَمِ الْمَرْءِ

باب: اسلام کی خوبی کا بیان

قَالَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلاَمُهُ يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ

امام مالک نے کہا مجھ کو زید بن اسلم نے خبر دی ان کو عطا بن یسار نے خبر دی ان کو ابو سعید خدری نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی بندہ مسلمان ہو جائے پس اچھی طرح مسلمان ہو تو اللہ اس کا ہر ایک گناہ اتار دے گا جو وہ (اسلام

كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زُلِّفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا، إِلاَّ أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا)).

سے پہلے) کر چکا تھا اور اس کے بعد حساب شروع ہو گا ایک نیکی کے بدل ویسی دس نیکیاں سات سو نیکیوں تک (لکھی جائیں گی) اور برائی کے بدل ویسی ہی ایک برائی (لکھی جائے گی) مگر جب اللہ اس کو معاف کر دے۔

٤٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلاَمَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا)).

۴۰- ہم سے بیان کیا اسحاق بن منصور نے انہوں نے کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو خبر دی معمر نے انہوں نے ہمام سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی اچھی طرح مسلمان ہو تو اس کے بعد جو نیکی کرے گا وہ دس گنے سے سات سو گنے تک لکھی جائے گی اور جو برائی کرے گا وہ ویسی ہی ایک لکھی جائے گی۔

٣٢- بَابُ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ أَدْوَمُهُ

باب: اللہ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے

٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ. قَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: فُلاَنَةُ - تَذْكُرُ مِنْ صَلاَتِهَا - قَالَ: ((مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ، فَوَ اللهِ لاَ يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا)). وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۴۱- ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو خبر دی میرے باپ (عروہ) نے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت (بیٹھی) تھی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ عائشہ نے کہا فلانی عورت ہے اور اسکی نماز کا حال بیان کرنے لگیں آپؐ نے فرمایا وہ کام کرو جو (ہمیشہ) کر سکتے ہو - کیونکہ قسم خدا کی اللہ تو (ثواب دینے سے) تھکے گا نہیں تم ہی تھک جاؤ گے اور آنحضرت کو وہ عمل بہت پسند تھا جس کا کرنے والا اس کو ہمیشہ کرے۔

٣٣- بَابُ زِيَادَةِ الإِيْمَانِ وَنُقْصَانِهِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾ ﴿وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ آمَنُوا إِيْمَانًا﴾ وَقَالَ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ.

باب: ایمان کے بڑھنے اور گھٹنے کا بیان

اور اللہ نے (سورۂ کہف میں) فرمایا ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی (اور سورۂ مدثر میں) ایمان داروں کا ایمان اور بڑھے (اور سورۂ مائدہ میں) آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین پورا کیا اور (قاعدہ ہے) پورے میں سے کوئی کچھ چھوڑ دے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

٤٢- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ

۴۲- ہم سے بیان کیا مسلم بن ابراہیم نے کہا ہم سے بیان کیا ہشام نے کہا ہم سے بیان کیا قتادہ نے انہوں نے انس سے روایت کی انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جو برابر بھلائی (ایمان) ہو تو وہ (ایک دن ضرور) دوزخ سے نکلے گا

مِنْ خَيْرٍ. وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مِنَ الإِيْمَانِ)) مَكَانَ ((مِنْ خَيْرٍ)).

اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گیہوں برابر بھلائی ہو وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) دوزخ سے نکلے گا اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں ذرے (چیونٹی) برابر بھلائی ہو وہ ایک نہ ایک دن ضرور دوزخ سے نکلے گا' امام بخاری نے کہا ابان نے اس حدیث کو روایت کیا یوں کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں من خیر کی جگہ من ایمان ہے۔

۴۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لاَتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا: قَالَ: أَيُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا﴾ قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ، يَوْمَ جُمُعَةٍ.

۴۳- ہم سے بیان کیا حسن بن صباح نے انہوں نے جعفر بن عون سے سنا کہا ہم سے بیان کیا ابوالعمیس نے کہا ہم کو خبر دی قیس بن مسلم نے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے حضرت عمر سے- ایک یہودی ان سے کہنے لگا اے امیر المومنین! تمہاری کتاب (قرآن) میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے رہتے ہو اگر وہ آیت ہم یہود لوگوں پر اترتی تو ہم اس دن کو (جس دن وہ آیت اترتی) عید کا دن ٹھہرا لیتے- حضرت عمر نے کہا وہ کون سی آیت ہے یہودی نے کہا یہ آیت' آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین پورا کیا اور اپنا احسان تم پر تمام کر دیا اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا- حضرت عمر نے کہا ہم اس دن کو جانتے ہیں اور اس جگہ کو بھی جس میں یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر (اتری ہے یہ آیت آپ پر) جمعہ کے دن اتری جب آپ عرفات میں کھڑے تھے-

٣٤- بَابٌ: الزَّكَاةُ مِنَ الإِسْلاَمِ،

باب: زکوٰۃ دینا اسلام میں داخل ہے

وَقَوْلِهِ تَعَالَى :﴿وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ، وَيُقِيْمُوا الصَّلاَةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَذَلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ﴾.

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ لم یکن میں) فرمایا حالانکہ ان کافروں کو یہی حکم دیا گیا کہ خالص اللہ ہی کی بندگی کی نیت سے ایک طرف کے ہو کر اس کو پوجیں اور نماز کو ٹھیک کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی پکا دین ہے-

۴۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلاَ نَفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتَّى دَنَا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خَمْسُ

۴۴- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے وہ کہتے تھے نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا سر پریشان یعنی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے' ہم بھن بھن اس کی آواز سنتے تھے اور اس کی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا جب معلوم ہوا کہ وہ اسلام کو پوچھ رہا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسلام دن

صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ)). فَقَالَ : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ)). قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَصِيَامُ رَمَضَانَ)). قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ)).قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((الزَّكَاةَ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ)). قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلاَ أَنْقُصُ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)).

رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزہ رکھے (تو اور بات ہے) طلحہ نے کہا اور آنحضرت ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا وہ کہنے لگا بس اور تو کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر نفل صدقہ دے تو (اور بات ہے) راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا یوں کہتا جاتا تھا قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

۳۵- بَابٌ: اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الإِيْمَانِ

باب: جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے

٤٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَنْجُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ. وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيْرَاطٍ)). تَابَعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. نَحْوَهُ.

۴۵- ہم سے احمد بن عبداللہ بن علی منجوفی نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے بیان کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے حسن بصری اور محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اتنا بڑا ہو گا جیسے احد کا پہاڑ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔ روح کے ساتھ اس حدیث کو عثمان موذن نے بھی روایت کیا کہا ہم سے عوف نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اگلی حدیث کی طرح۔

۳۶- بَابُ خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

باب: مومن کو ڈرنا چاہیے کہیں اس کے اعمال مٹ نہ جائیں اور اس کو خبر نہ ہو

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلاَّ خَشِيْتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَدْرَكْتُ ثَلاَثِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ. مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيْمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيْكَائِيلَ. وَيُذْكَرُ عَنِ الْحَسَنِ : مَا

اور ابراہیم تیمی نے کہا (جو واعظ تھے) میں نے اپنے گفتار اور کردار کو جب ملایا تو مجھ کو ڈر ہوا کہیں میں (شریعت کے) جھٹلانے والوں (کافروں) میں سے نہ ہوں' اور ابن ابی ملیکہ نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے تیس صحابہ سے ملا ان میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر لگا ہوا تھا ان میں سے کوئی یوں نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرئیل اور میکائیل کے ایمان کا سا ہے اور حسن بصری سے منقول ہے

خَافَهُ إِلاَّ مُؤْمِنٌ، وَلاَ أَمِنَهُ إِلاَّ مُنَافِقٌ. وَمَا يُحْذَرُ مِنَ الإِصْرَارِ عَلَى النِّفَاقِ وَالْعِصْيَانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾.

نفاق سے وہی ڈرتا ہے جو ایمان دار ہوتا ہے اور اس سے نڈر وہی ہوتا ہے جو منافق ہے — اس باب میں آپس کی لڑائی اور گناہ پر اڑا رہنے اور توبہ نہ کرنے سے بھی ڈرایا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اور وہ اپنے (برے) کام پر جان بوجھ کر اڑا نہیں کرتے۔

٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْمُرْجِئَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).

۴۶- ہم سے بیان کیا محمد بن عرعرہ نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے زبید بن حارث سے کہا میں نے ابو وائل سے مرجیہ کو پوچھا (وہ کہتے ہیں گناہ سے آدمی فاسق نہیں ہوتا) انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

٤٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: ((إِنِّي خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ)).

۴۷- ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید نے کہا ہم سے بیان کیا اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے کہا مجھ کو خبر دی عبادہ بن صامت نے کہ آنحضرت ﷺ (اپنے حجرے سے) نکلے (لوگوں کو) شب قدر بتانا چاہتے تھے (وہ کون سی رات ہے) اتنے میں دو مسلمان آپس میں لڑ پڑے آپ نے فرمایا میں تو اس لیے باہر نکلا تھا کہ تم کو شب قدر بتلاؤں اور فلاں فلاں آدمی لڑ پڑے تو وہ (میرے دل سے اٹھالی گئی) اور شاید اسی میں تمہاری کچھ بہتری ہو تو (ایسا کرو) شب قدر کو (رمضان کی) ستائیسویں انتیسویں پچیسویں رات میں ڈھونڈو۔

٣٧- بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ،

باب: حضرت جبریل کا آنحضرت ﷺ سے پوچھنا ایمان کیا ہے؟

وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ، وَبَيَانِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ. ثُمَّ قَالَ: ((جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ)) فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ دِينًا. وَمَا بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنَ الإِيمَانِ. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾.

اسلام کیا ہے؟ احسان کیا ہے؟ قیامت جانتے ہو (کب آئے گی؟) اور آنحضرت ﷺ کا ان باتوں کو ان سے بیان کرنا پھر یہ فرمانا کہ یہ جبریلؑ تھے جو تمہارا دین تم کو سکھانے آئے تھے تو آنحضرت نے ان سب باتوں کو دین فرمایا اور اس باب میں اس کا بھی بیان ہے جو آنحضرت نے عبدالقیس (قبیلے) کے پیغام پہنچانے والوں کو ایمان کے معنی بتلائے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اور جو کوئی اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین چاہے تو ہرگز قبول نہ ہوگا اس کی طرف سے۔

٤٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا

۴۸- ہم سے بیان کیا مسدد نے کہا ہم سے بیان کیا اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو خبر دی ابوحیان تیمی نے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے

لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا الإِيْمَانُ؟)) قَالَ: ((الإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَبِلِقَائِهِ، وَبِرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ)). قَالَ: مَا الإِسْلاَمُ؟ قَالَ: ((الإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ)). قَالَ: مَا الإِحْسَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تَعْبُدَوا اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)). قَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((مَا الْمَسْؤُولُ بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا؛ وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلاَّ اللهُ. ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ الآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ. فَقَالَ: ((رُدُّوهُ)). فَلَمْ يَرَوا شَيْئًا. فَقَالَ: ((هَذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : جَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنَ الإِيْمَانِ.

فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس سے ملنے کا اور اس کے پیغمبروں کا یقین کرے اور مر کر جی اٹھنے کو مانے - اس نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اس کے ساتھ شرک نہ کرے اور نماز کو ٹھیک کرے اور فرض زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے - اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے اللہ کو ایسا (دل لگا کر) پوجے جیسا تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو خیر اتنا تو خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے - اس نے کہا قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا جس سے پوچھتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تجھ کو اس کی نشانیاں بتلائے دیتا ہوں جب لونڈی اپنے میاں کو جنے اور جب کالے اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں (بڑے امیر بن جائیں) قیامت (غیب کی ان) پانچ باتوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' پھر آنحضرت ﷺ نے (سورۂ لقمان کی) یہ آیت پڑھی بے شک اللہ ہی جانتا ہے قیامت کب آئے گی اخیر تک پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کو پھر لاؤ (لوگ گئے) تو وہاں کسی کو نہیں دیکھا تب آپ نے فرمایا جبریلؑ تھے لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے - امام بخاری نے کہا آنحضرت ﷺ نے ان سب باتوں کو ایمان میں شریک کر دیا -

۳۸- بَابٌ

باب:

۴۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُم يَزِيْدُونَ، وَكَذَلِكَ الإِيْمَانُ حَتَّى يُتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ؟ فَزَعَمْتَ أَنْ لاَ، وَكَذَلِكَ الإِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لاَ يَسْخَطُهُ أَحَدٌ.

۴۹- ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان کو عبد اللہ بن عباس نے خبر دی ان کو ابوسفیان بن حرب نے کہ ہرقل (روم کے بادشاہ نے) ان سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا اس پیغمبر کے تابعدار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں تو نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں اور ایمان کا یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ وہ پورا ہو (اپنے زور کو پہنچ جائے) اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی اسکے دین میں آکر پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب اسکی خوشی دل میں سما جاتی ہے تو پھر کوئی اس کو برا نہیں سمجھتا -

۳۹- بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ

باب: جو شخص اپنا دین قائم رکھنے کے لیے (گناہ سے) بچے اس کی فضیلت

۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ. فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الْمُشْتَبِهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ. أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلاَ إِنَّ حِمَى اللهِ فِيْ أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ. أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ)).

۵۰- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر سے کہا میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں بعضی چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ کی چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو (بادشاہی) رہنے کے آس پاس (اپنے جانوروں کو) چرائے وہ قریب ہے رمنہ کے اندر گھس جائے سن لو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے سن لو اللہ کا رمنہ اس کی زمین میں حرام چیزیں ہیں- سن لو بدن میں ایک (گوشت کا) مچھ ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں وہ بگڑا سارا بدن بگڑ گیا سن لو وہ مچھ (آدمی کا) دل ہے-

۴۰- بَابُ أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الإِيْمَانِ

باب: لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ دینا ایمان میں داخل ہے

۵۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يُجْلِسُنِيْ عَلَى سَرِيْرِهِ، فَقَالَ: أَقِمْ عِنْدِيْ حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِيْ. فَأَقَمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ - أَوْ مَنِ الْوَفْدُ؟ -)) قَالُوا: رَبِيْعَةُ. قَالَ: ((مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى)) فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا لاَ نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلاَّ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ

۵۱- ہم سے بیان کیا علی بن جعد نے کہا ہم کو خبر دی شعبہ نے انہوں نے ابو جمرہ سے میں عبداللہ بن عباس کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا وہ مجھ کو خاص اپنے تخت پر بٹھاتے (ایک بار) کہنے لگے تو میرے پاس رہ جا میں اپنے مال میں تیرا حصہ لگا دوں گا تو میں دو مہینے تک ان کے پاس رہا پھر کہنے لگے عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ جب آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں یا کون بھیجے ہوئے ہیں؟ انہوں نے کہا ربیعہ کے لوگ ہیں آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو یا ان بھیجے ہوئے لوگوں کو نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس نہیں آ سکتے مگر ادب والے مہینے میں کیونکہ ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ ہے تو ہم کو خلاصہ ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کی خبر (اپنے) ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر عمل کر کے ہم بہشت میں جائیں اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے باسنوں کو بھی پوچھا آپ نے چار باتوں کا ان کو حکم

الأَشْرِبَةِ، فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيْمَانِ وَحْدَهُ، قَالَ: ((أَتَدْرُوْنَ مَا الإِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟)) قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ)) وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: ((عَنِ الْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ، وَالْمُزَفَّتِ)) -وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ- وَقَالَ: ((احْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ)).

دیا اور چار باتوں سے منع کیا ان کو یہ حکم دیا کہ اکیلے (سچے) خدا پر ایمان لاؤ آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اکیلے خدا پر ایمان لانا کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- آپ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز ٹھیک کرنا اور زکوۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور (کافروں سے) جو لوٹ ملے اس کا پانچواں حصہ داخل کرنا اور چار برتنوں سے ان کو منع کیا سبز لاکھی مرتبان اور کدو کے تونبے اور کریدے ہوئے لکڑی کے برتن اور مزفت یا مقیر (یعنی روغنی برتن) سے اور فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی بتلا دو-

٤١ - بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ، وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى

باب: اس بات کا بیان کہ عمل بغیر نیت اور خلوص کے صحیح نہیں ہوتے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے

فَدَخَلَ فِيْهِ الإِيْمَانُ وَالْوُضُوْءُ وَالصَّلاَةُ وَالزَّكَاةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالأَحْكَامُ. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ﴾ عَلَى نِيَّتِهِ. وَنَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ - يَحْتَسِبُهَا - صَدَقَةٌ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ)).

تو عمل میں ایمان اور وضو اور نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ اور سارے معاملات (جیسے بیع اور شرا' نکاح طلاق وغیرہ) آگئے اور اللہ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا اے پیغمبر! کہہ دے ہر کوئی اپنے طریق یعنی نیت پر عمل کرتا ہے اور (اسی وجہ سے) آدمی اگر ثواب کے لیے خدا کا حکم سمجھ کر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے تو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور (جب مکہ فتح ہو گیا) تو آنحضرت نے فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت باقی ہے-

٥٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

۵۲- ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مسلمہ نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے علقمہ بن وقاص سے انہوں نے حضرت عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمل نیت ہی سے صحیح ہوتے ہیں (یا نیت ہی سے ان میں ثواب ملتا ہے) اور ہر آدمی کو وہی ملے گا جو نیت کرے پھر جو کوئی اپنا دیس اللہ اور اس کے رسول کے لیے چھوڑے گا اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہو گی اور جو کوئی دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لیے دیس چھوڑے گا تو اس کی ہجرت ان ہی کاموں کے لیے ہو گی-

٥٣- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

۵۳- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان

شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ)).

کیا کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ ابن یزید سے سنا انہوں نے ابو مسعود سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جب کوئی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے (اللہ کا حکم سمجھ کر) خرچ کرے تو صدقے کا ثواب پائے گا۔

٥٤- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلاَّ أُجِرْتَ عَلَيْهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ)).

۵۴- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عامر بن سعید نے بیان کیا انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جو کچھ خرچ کرے اور اس سے تیری نیت اللہ کی رضامندی کی ہو تو تجھ کو اس کا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے۔

٤٢- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ دین کیا ہے؟

((الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ))، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِذَا نَصَحُوا لِلهِ وَرَسُوْلِهِ﴾

سچے دل سے اللہ کی فرمانبرداری اور اس کے پیغمبر اور اس کے مسلمان حاکموں کی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ توبہ میں) فرمایا جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی میں رہیں۔

٥٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۵۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے وہ اسماعیل سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے میں نے بیعت کی ان باتوں پر کہ نماز درستی کے ساتھ ادا کروں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللهِ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ، حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيْرٌ، فَإِنَّمَا يَأْتِيْكُمُ الآنَ. ثُمَّ قَالَ: اسْتَعْفُوا لأَمِيْرِكُمْ، فَإِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ. ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: أُبَايِعُكَ عَلَى الإِسْلاَمِ. فَشَرَطَ عَلَيَّ ((وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ))، فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا، وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ إِنِّي لَنَاصِحٌ لَكُمْ.

۵۶- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر بن عبداللہ سے سنا جس دن مغیرہ بن شعبہ (کوفہ کے حاکم) مر گئے تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی اور کہا تم کو اکیلے اللہ کا ڈر رکھنا چاہیے اس کا کوئی ساجھی نہیں اور تحمل اور اطمینان سے رہنا چاہیے اس وقت تک کہ دوسرا کوئی حاکم تمہارے اوپر آوے وہ اب آتا ہے پھر یہ کہا کہ اپنے حاکم کے لیے مغفرت کی دعا مانگو کیونکہ وہ بھی (یعنی مغیرہ) معافی کو پسند کرتا تھا پھر کہا اس کے بعد تم کو معلوم ہو کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں آپ نے اسلام کی شرط مجھ پر کر لی اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی کی۔ میں نے اسی شرط پر آپ سے بیعت کر لی اس مسجد کے مالک

ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ.

کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں پھر استغفار کیا اور (منبر پر سے) اترے۔

كِتَاب العِلم

علم کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

٤٣- بَابُ فَضْلِ العِلْمِ

باب علم کی فضیلت

وَقَولِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَرْفَعِ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ، وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيرٌ﴾ وَقَولِهِ: ﴿رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾.

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مجادلہ میں) فرمایا جو تم میں ایماندار ہیں اور جن کو علم ملا اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے نیز (سورۂ طٰہٰ میں) فرمایا پروردگار مجھے اور زیادہ علم دے۔

٤٤- بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْمًا

باب: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے

وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيْثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ.

اور وہ دوسری بات کر رہا ہو پھر اپنی بات پوری کر کے پوچھنے والے کا جواب دے۔

٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ. ح. قَالَ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَدِّثُ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَمْ يَسْمَعْ. حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: ((أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قَالَ: هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((فَإِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)). فَقَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: ((إِذَا وُسِّدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ)).

۵۷- ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے کہا ہم سے بیان کیا فلیح نے (دوسری سند) اور مجھ سے بیان کیا ابراہیم ابن منذر نے کہا ہم سے بیان کیا ہلال بن علی نے، انہوں نے عطا بن یسار سے، انہوں نے ابوہریرہ سے کہا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا قیامت کب آئے گی آپ اپنی باتوں میں مصروف رہے (گنوار کا جواب نہ دیا) بعضے لوگ (جو اس مجلس میں حاضر تھے) کہنے لگے آپ نے گنوار کی بات سنی لیکن پسند نہ کی اور بعضے کہنے لگے نہیں آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں (اس لیے جواب نہیں دیا) جب آپ اپنی باتیں پوری کر چکے تو میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا وہ قیامت کو پوچھنے والا کہاں گیا؟ اس گنوار نے کہا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو (سن لے) جب امانت (ایمانداری دنیا سے) اٹھ جائے تو قیامت کا منتظر رہ، اس نے کہا ایمانداری کیونکر اٹھ جائے گی آپ نے فرمایا جب کام نالائق کو دیا جائے تو قیامت کا منتظر رہ۔

٤٥- بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بالعِلْمِ

٥٨- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ ((وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

باب: علم کی بات پکار کر کہنا

۵۸- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابی بشر سے' انہوں نے یوسف بن ماہک سے' انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا ایک سفر میں جو ہم نے (مکہ سے مدینہ) کیا تھا آنحضرت ﷺ پیچھے رہ گئے تھے پھر آپؐ ہم سے اس وقت ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے پاؤں کو (خوب دھونے کے بدل) یوں ہی سا دھو رہے تھے آپؐ نے (یہ دیکھ کر) بلند آواز سے پکارا دیکھو ایڑیوں کی خرابی دوزخ سے ہونے والی ہے دو بار یا تین بار یہ فرمایا۔

٤٦- بَابُ قَولِ الْمُحَدِّثِ

(حَدَّثَنَا) وَ (أَخْبَرَنَا) وَ (أَنْبَأَنَا)وَقَالَ لَنَا الْحُمَيْدِيُّ : كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ وَاحِدًا. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺوَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ. وَقَالَ شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺكَلِمَةً. كَذَا وَقَالَ حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺحدِيثَيْن وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺفِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ. وَقَالَ أَنَسٌ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺيَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

باب: محدث کا یوں کہنا

ہم سے بیان کیا اور ہم کو خبر دی اور ہم کو بتلایا اور امام حمیدی نے ہم سے کہا کہ سفیان بن عیینہ کے نزدیک ہم سے بیان کیا اور ہم کو خبر دی اور ہم کو بتلایا اور میں نے سنا ان سب لفظوں کا ایک ہی مطلب تھا اور ابن مسعود نے کہا ہم سے آنحضرت ﷺ نے بیان کیا اور آپؐ سچے تھے اور جو آپؐ سے کہا گیا وہ بھی سچ تھا اور شقیق نے عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ بات سنی اور حذیفہ نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کیں اور ابوالعالیہ نے روایت کیا ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت سے آپؐ نے اپنے پروردگار سے' اور انس نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپؐ نے اپنے پروردگار سے' اور ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی' کہا کہ آپؐ اس کو تمہارے مالک سے روایت کرتے ہیں جو برکت والا اور بلند ہے۔

٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا، وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ،

۵۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال وہی درخت ہے تو مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا' عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر شرم سے کہہ نہ سکا۔ آخر صحابہ نے آنحضرت سے پوچھا'

فَاسْتَحْيَيْتُ: ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

آپؐ ہی بیان فرمایئے یا رسول اللہ! وہ کون سا درخت ہے؟ آپؐ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے۔

٤٧ - بَابُ طَرْحِ الإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

باب: علم آزمانے کے لیے استاد کا شاگردوں سے سوال کرنا

٦٠- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لاَ يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟)) قَالَ: فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ. فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا: حَدِّثْنَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا هِيَ يَا قَالَ: ((النَّخْلَةُ)).

٦٠- ہم سے بیان کیا خالد بن مخلد نے کہا ہم سے بیان کیا سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن دینار نے' انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمانوں کی وہی مثال ہے۔ مجھ سے بیان کرو وہ کون سا درخت ہے؟ یہ سن کر لوگ جنگل کے درختوں میں پڑے (ان کا خیال ادھر گیا) عبداللہ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن (بزرگ بیٹھے تھے) مجھ کو شرم آئی' آخر صحابہ نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپؐ ہی بیان فرمایئے؟ آپؐ نے فرمایا کھجور کا درخت ہے۔

٤٨ - بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالْعَرْضِ عَلَى الْمُحَدِّثِ

باب: شاگرد استاد کے سامنے پڑھے اور اس کو سنائے

وَرَأَى الْحَسَنُ وَسُفْيَانُ وَمَالِكٌ الْقِرَاءَةَ جَائِزَةً. وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثِ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: آللهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَهَذِهِ قِرَاءَةٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَ ضِمَامٌ قَوْمَهُ بِذَلِكَ فَأَجَازُوهُ وَاحْتَجَّ مَالِكٌ بِالصَّكِّ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُونَ: أَشْهَدَنَا فُلاَنٌ. وَيُقْرَأُ عَلَى الْمُقْرِءِ فَيَقُولُ الْقَارِءُ: أَقْرَأَنِي فُلاَنٌ.

اور امام حسن بصری اور سفیان ثوری اور مالک رحمہم اللہ نے شاگرد کے پڑھنے کو جائز رکھا ہے اور بعضوں نے استاد کے سامنے پڑھنے کی دلیل ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے' اس نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا کہ ہم لوگ نماز پڑھا کریں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تو یہ (گویا) آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھنا ہی ٹھہرا' ضمام نے (پھر جا کر) اپنی قوم سے بیان کیا تو انہوں نے اس کو جائز رکھا اور امام مالک نے دستاویز سے دلیل لی جو پڑھ کر لوگوں کو سنائی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم کو فلاں شخص نے اس دستاویز پر گواہ کیا اور پڑھنے والا پڑھ کر استاد کو سناتا ہے پھر کہتا ہے مجھ کو فلانے نے پڑھایا۔

٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ. وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: إِذَا قُرِئَ عَلَى الْمُحَدِّثِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَقُولَ: حَدَّثَنِي. قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ

٦١- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن حسن واسطی نے بیان کیا انہوں نے عوف سے' انہوں نے امام حسن بصری سے' انہوں نے کہا عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں' اور ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے سفیان ثوری سے سنا' وہ کہتے تھے جب کوئی شخص محدث کو حدیث پڑھ کر سنائے تو کچھ قباحت نہیں اگر یوں کہے اس نے مجھ سے بیان کیا اور میں نے ابوعاصم سے سنا وہ

يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ.

امام مالک اور سفیان ثوری کا قول بیان کرتے تھے کہ عالم کو پڑھ کر سنانا اور عالم کا شاگردوں کے سامنے پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ - هُوَ الْمَقْبُرِيُّ - عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ؟- وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ - فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ أَجَبْتُكَ)): فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: ((سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ)). فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ، آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ نَعَمْ)). فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَالَ: ((اللَّهُمَّ نَعَمْ)). قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: ((اللَّهُمَّ نَعَمْ)). قَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ، آللهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ نَعَمْ)). فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ. رَوَاهُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۶۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے بیان کیا انہوں نے سعید مقبری سے' انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا ایک بار ہم مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا پھر پوچھنے لگا (بھائیو) محمد کون ہیں؟ آنحضرت ﷺ اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا محمد یہ سفید رنگ کے شخص ہیں جو تکیہ لگائے بیٹھے ہیں' تب وہ آپؐ سے کہنے لگا عبدالمطلب کے بیٹے! آپ نے اس سے فرمایا (کہہ) میں سن رہا ہوں- وہ کہنے لگا میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور سختی سے پوچھوں گا تو آپ اپنے دل میں برا نہ مانئے گا آپ نے فرمایا (نہیں) جو تیرا جی چاہے پوچھ- تب اس نے کہا میں آپ کو آپ کے مالک اور اگلے لوگوں کے مالک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ تب اس نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ' پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپؐ کو یہ حکم دیا ہے کہ سال بھر میں اس مہینہ میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھو؟ آپؐ نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ پھر کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم میں جو مالدار لوگ ہیں ان سے زکوٰۃ لے کر ہمارے محتاجوں کو بانٹ دو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یا میرے اللہ' تب وہ شخص کہنے لگا جو حکم آپؐ (اللہ کے پاس سے) لائے ہیں میں ان پر ایمان لایا اور میں اپنی قوم کے لوگوں کا جو یہاں نہیں آئے' بھیجا ہوا ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے بنی سعد بن بکر کے خاندان میں سے- اس حدیث کو (لیث کی طرح) موسیٰ اور علی بن عبدالحمید نے سلیمان سے روایت کیا انہوں نے ثابت سے' انہوں نے انس سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مضمون بیان کیا-

٦٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا

۶۳- ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے کہا ہم سے بیان کیا

سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَ كَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلُهُ وَ نَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ أَتَانَا رَسُوْلُكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَزْعَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الأَرْضَ وَ الْجِبَالَ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الأَرْضَ وَالْجِبَالَ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَبِالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ خَلَقَ الأَرْضَ وَ نَصَبَ الْجِبَالَ وَ جَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آللهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَ زَكَاةً فِيْ أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ اللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِيْ سَنَتِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ اللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حِجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ أَرْسَلَكَ آللهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَ لاَ أَنْقُصُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

سلیمان بن مغیرہ نے کہا ہم سے ثابت نے بیان کیا' انہوں نے انس سے وہ کہتے تھے ہم کو تو قرآن میں آنحضرت ﷺ سے سوالات کرنا منع ہوا تھا اور ہم یہ بہت پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دیہات سے آئے (جس کو اس ممانعت کی خبر نہ ہو) وہ آپؐ سے سوالات کرے ہم سنیں' آخر دیہات والوں میں سے ایک شخص آن پہنچا اور کہنے لگا آپؐ کا ایلچی ہمارے پاس پہنچا اس نے یہ بیان کیا آپؐ کہتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا سچ کہا ہے پھر کہنے لگا اچھا آسمان کس نے بنایا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے' کہنے لگا زمین کس نے بنائی اور پہاڑ کس نے بنائے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے' کہنے لگا بھلا پہاڑوں میں فائدے کی چیزیں کس نے بنائیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ نے' تب اس نے کہا پھر قسم اس (خدا) کی جس نے آسمان بنایا اور زمین کو بنایا— اور پہاڑوں کو کھڑا کیا اور ان میں فائدے کی چیزیں بنائیں' کیا آپ کو اللہ نے بھیجا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا آپؐ کے ایلچی نے کہا ہم پر پانچ نمازیں ہیں اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا ہے— آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا' تب وہ کہنے لگا تو قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو ان باتوں کا حکم دیا ہے— آپؐ نے فرمایا ہاں' پھر اس نے کہا اور آپؐ کا ایلچی کہتا ہے کہ ہم پر سال بھر میں ایک مہینے کے روزے ہیں— آپؐ نے فرمایا سچ کہتا ہے' تب وہ کہنے لگا' قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں' پھر کہنے لگا اور آپؐ کے ایلچی نے یہ بھی کہا کہ ہم پر حج ہے یعنی اس پر جو کوئی وہاں تک پہنچنے کا رستہ پا سکے' آپؐ نے فرمایا سچ کہا' تب وہ کہنے لگا تو قسم اس کی جس نے آپ کو بھیجا' کیا اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں' تب اس نے کہا' قسم اس (خدا) کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا' میں نہ ان کاموں پر کچھ بڑھاؤں گا' نہ ان میں کمی کروں گا— یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا' اگر یہ سچ بولتا ہے تو ضرور بہشت میں جائے گا—

٤٩- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ،

باب: مناولہ کا بیان

وَكِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ أَنَسٌ: نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الآفَاقِ، وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمَالِكٌ ذٰلِكَ جَائِزًا.

اور عالموں کا علم کی باتوں کو لکھ کر دوسرے شہروں میں بھیجنے کا بیان' انس نے کہا حضرت عثمان نے مصحف لکھوائے اور ملکوں میں بھجوائے— اور عبداللہ بن عمر اور یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک نے اس کو جائز رکھا ہے (یعنی مناولہ کو) اور حجاز کے بعضے عالموں نے مناولہ

وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْحِجَازِ فِي الْمُنَاوَلَةِ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ كَتَبَ لأَمِيْرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ: لاَ تَقْرَأْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُم بِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے دلیل لی کہ آپؐ نے فوج کے ایک سردار کو ایک خط لکھ دیا اور فرمایا' اس کو (کھول کر) پڑھنا نہیں جب تک تو فلاں مقام پر نہ پہنچ لے - جب وہ اس مقام پر پہنچا تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتلایا -

٦٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلاً وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرٰى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ، فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ.

٦٤- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے صالح سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود سے ان سے عبداللہ بن عباس نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خط لکھ کر ایک شخص (عبداللہ بن حذافہ) کو دیا اور اس سے یہ فرمایا کہ وہ اس خط کو بحرین کے حاکم کو دے' بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) نے وہ خط کسریٰ (پرویز) کو بھیج دیا - اس نے پڑھ کر پھاڑ ڈالا - ابن شہاب نے کہا' میں سمجھتا ہوں ابن مسیّب نے کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں پر بددعا کی' خدا کرے وہ بالکل پھاڑ ڈالے جائیں -

٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَؤُوْنَ كِتَابًا إِلاَّ مَخْتُوْمًا، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ. كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ؟ قَالَ: أَنَسٌ.

٦٥- ہم سے بیان کیا ابوالحسن محمد بن مقاتل نے ہے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو خبر دی شعبہ نے' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے انس بن مالک سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے (عجم یا روم کے بادشاہ کو) ایک خط لکھایا لکھنے کا قصد کیا - لوگوں نے آپؐ سے عرض کیا وہ لوگ (عجم یا روم کے) وہی خط پڑھتے ہیں جس پر مہر لگی ہو تو آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی' اس پر یہ کھدا تھا محمد رسول اللہ' انس نے کہا گویا میں اس انگوٹھی کی سفیدی آپؐ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا اس پر محمد رسول اللہ کھدا تھا یہ کس نے کہا انہوں نے کہا انس نے -

٥٠- بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا

باب: اس شخص کا بیان جو مجلس کے اخیر میں (جہاں جگہ ہو) بیٹھے اور جو حلقے میں کھلی جگہ پا کر اس میں بیٹھ جائے

٦٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيْلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا

٦٦- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے' ان کو ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے غلام نے خبر دی' انہوں نے ابو واقد لیثی سے سنا کہ آنحضرت ﷺ ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپؐ کے

هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ. قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا. فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلاَثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ)).

ساتھ (بیٹھے) تھے' اتنے میں تین آدمی (باہر سے) آئے- دو توان میں آنحضرت ﷺ کے پاس گئے (آپ کا کلام سننے کو) اور ایک چل دیا- ابوواقد نے کہا' پھر وہ دونوں آنحضرت ﷺ کے پاس آن کر ٹھہرے' ان میں ایک نے تھوڑی سی خالی جگہ حلقہ میں دیکھی' وہاں بیٹھ گیا- اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چل دیا- جب آنحضرت ﷺ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو فرمایا' کیا میں تینوں آدمیوں کا حال نہ بتاؤں- ایک نے تو ان میں اللہ کی پناہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی' اور دوسرے نے (اندر گھسنے میں لوگوں سے) شرم کی' اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیر لیا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا-

۵۱- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

((رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ))

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس کو (میرا کلام) پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے جس نے مجھ سے سنا-

٦٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ - أَوْ بِزِمَامِهِ - قَالَ: ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: ((أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: ((أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا. لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ)).

۶۷- ہم سے بیان کیا مسدد نے کہا ہم سے بیان کیا بشر نے کہا ہم سے بیان کیا ابن عون نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو بکرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک آدمی اونٹ کی نکیل یا اس کی باگ تھامے تھا آپ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے' ہم لوگ چپ ہو رہے- یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ اس دن کا کچھ اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں' یوم النحر ہے- آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم چپ رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ اس مہینے کا جو نام ہے اس کے سوا اور کوئی نام رکھیں گے' آپ نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے' ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ذیحجہ کا مہینہ ہے- آپ نے فرمایا تو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر اس طرح سے حرام' جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے میں اس شہر میں' جو یہاں حاضر ہے وہ اس کو خبر کر دے جو غائب ہے کیونکہ جو حاضر ہے شاید وہ ایسے شخص کو خبر کر دے جو اس بات کو اس سے زیادہ یاد رکھے-

۵۲ - بَابٌ: العِلمُ قَبْلَ القَوْلِ وَالعَمَلِ،

لِقَولِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ﴾ فَبَدَأَ بِالعِلْمِ وَإِنَّ العُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ، وَرَّثُوا العِلْمَ، مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ العُلَمَاءُ﴾. وَقَالَ: ﴿وَمَا يَعْقِلُهَا إِلاَّ العَالِمُونَ﴾. ﴿وَقَالَ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَو نَعقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾. وَقَالَ: ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُونَ﴾. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَن يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا العِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ)). وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَةَ عَلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ إِلَى قَفَاهُ - ثُمَّ ظَنَنْتُ أَنِّي أُنْفِذُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُجِيْزُوا عَلَيَّ لأَنْفَذْتُهَا. وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِيُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُونُوا رَبَّانِيِّينَ حُكَمَاءَ فُقَهَاءَ عُلَمَاءَ. وَيُقَالُ: الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يُرَبِّي النَّاسَ بِصِغَارِ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ.

باب: علم مقدم ہے قول اور عمل پر

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ محمد میں فرمایا) تو جان رکھ کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اللہ نے علم کو پہلے بیان کیا' اور (حدیث میں ہے) کہ عالم لوگ وہی پیغمبروں کے وارث ہیں پیغمبروں نے علم کا ترکہ چھوڑا پھر جس نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ (اس ترکہ کا) لیا اور (حدیث میں ہے) جو کوئی علم حاصل کرنے کے لیے رستہ چلے تو اللہ اس کے لیے بہشت کا رستہ آسان کر دے گا اور اللہ نے فرمایا (سورۂ فاطر میں) خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو عالم ہیں اور فرمایا (سورۂ عنکبوت میں) ان مثالوں کو وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں اور فرمایا (سورۂ ملک میں) وہ دوزخی کہیں گے' اگر ہم پیغمبروں کی بات سنتے یا عقل رکھتے ہوتے تو (آج) دوزخیوں میں نہ ہوتے' اور (سورۂ زمر میں) فرمایا (اے پیغمبر! کہہ دے) کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہیں؟ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے - اور فرمایا علم سیکھنے ہی سے آتا ہے اور ابوذر نے کہا اگر تم تلوار یہاں رکھ دو اور اشارہ کیا انہوں نے اپنی گردن کی طرف اس وقت بھی میں سمجھوں کہ (میری گردن مارنے سے پہلے) میں ایک ہی بات سنا سکتا ہوں' جو آنحضرت ﷺ سے میں نے سنی ہے تو البتہ میں اس کو سنا دوں - اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا حاضر کو چاہیے کہ غائب کو (میرا کلام پہنچا دے) اور ابن عباس نے کہا تم ربانی بن جاؤ یعنی حلیم' بردبار' عالم' سمجھ دار - بعضوں نے کہا ربانی وہ ہے جو لوگوں کو بڑی باتیں سکھانے سے پہلے چھوٹی چھوٹی دین کی باتیں ان کو سکھا کر تربیت کرے -

۵۳ - بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لاَ يَنْفِرُوا

باب: آنحضرت صحابہ کو موقع اور وقت دیکھ کر ان کو سمجھاتے اور علم کی باتیں بتلاتے اس لیے کہ ان کو نفرت نہ ہو جائے

٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

٦٨- ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف نے' کہا ہم کو سفیان نے خبر دی' وہ اعمش سے' وہ ابووائل سے' وہ ابن مسعود سے کہا کہ آنحضرت ﷺ دنوں میں ہم کو نصیحت کرنے کے لیے وقت اور موقع کی رعایت فرماتے' آپ اس کو برا سمجھتے کہ ہم اکتا جائیں -

٦٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو

٦٩- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالتیاح نے بیان کیا انہوں

التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَسِّرُوْا وَلاَ تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوا وَلاَ تُنَفِّرُوْا)).

نے انسؓ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا (لوگوں پر) آسانی کرو سختی نہ کرو اور خوشی کی بات سناؤ نفرت نہ دلاؤ۔

٥٤- بَابُ مَنْ جَعَلَ لأَهْلِ الْعِلْمِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً

باب: جو شخص علم سیکھنے والوں کے لیے کچھ دن مقرر کر دے

۷۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.

۷۰- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' انہوں نے منصور سے' انہوں نے ابووائل سے کہا عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ سناتے' ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میری آرزو یہ ہے کہ آپ ہر روز ہم کو وعظ سنایا کریں انہوں نے کہا (یہ کچھ مشکل نہیں) مگر میں اس لیے نہیں کرتا کہ تم کو اکتا دینا مجھے اچھا معلوم نہیں ہوتا اور میں (تمہاری خوشی کا) موقع اور وقت دیکھ کر تم کو نصیحت کرتا ہوں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا وقت اور موقع دیکھ کر ہم کو نصیحت فرماتے تھے آپ کو یہی ڈر تھا کہیں ہم اکتا نہ جائیں۔

٥٥- بَابُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

باب: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے

۷۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ، وَاللهُ يُعْطِي. وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللهِ لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ)).

۷۱- ہم سے بیان کیا سعید بن عفیر نے کہا ہم سے بیان کیا ابن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا حمید بن عبدالرحمٰن نے ان سے نقل کیا میں نے معاویہ سے خطبے میں سنا' وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ کو جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے' اور میں تو بانٹنے والا ہوں' دینے والا اللہ ہے اور یہ (اسلام کی) جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی' دشمنوں سے اس کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔ (قیامت)

٥٦- بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

باب علم کے لیے عقل کی ضرورت

۷۲- حدّثنا عليُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ

۷۲- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابن نجیح نے کہا' انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے ان کو آنحضرت

فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الْمُسْلِمِ)) فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا مگر ایک حدیث میں انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس (بیٹھے) تھے اتنے میں کوئی کھجور کا گابہ لایا' آپؐ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ وہ مسلمان کی مثال ہے' میرے دل میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے' پھر میں نے دیکھا تو سب لوگوں میں میں ہی کم سن تھا (بزرگوں کی شرم سے) میں چپ رہا آخر آنحضرت ﷺ نے خود فرمادیا وہ کھجور کا درخت ہے۔

٥٧ - بَابُ الاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

باب: علم اور دانائی میں رشک کرنا

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تَسُوَّدُوا. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بَعْدَ أَنْ تُسَوَّدُوا وَقَدْ تَعَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهِمْ.

اور حضرت عمرؓ نے فرمایا' تم بزرگ بننے سے پہلے دین کا علم حاصل کرلو' امام بخاری نے کہا بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو اور آنحضرت ﷺ کے اصحاب نے بڑھاپے میں علم حاصل کیا ہے۔

٧٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ - عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ - قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)).

۷۳- ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا زہری نے جو ہم سے بیان کیا اس سے الگ طور پر کہا میں نے قیس بن ابی حازم سے سنا' کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (دو آدمیوں کی) خصلتوں پر کوئی رشک کرے تو ہو سکتا ہے ایک تو اس پر جس کو اللہ نے دولت دی وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے' دوسرے اس پر جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا' وہ اس کے موافق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

٥٨ - بَابُ مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسَى ﷺ فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِ

باب: حضرت موسیٰؑ کا سمندر کے کنارے کنارے خضر کی تلاش میں جانا

وَقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِ ﴾ الآيَةَ.

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ کہف میں) حضرت موسیٰ کا یہ قول نقل کرنا کیا میں تمہارے ساتھ ساتھ رہوں' اخیر آیت تک۔

٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، قَالَ ابْنُ

۷۴- ہم سے محمد بن عزیز زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے' انہوں نے ابن شہاب سے ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ان سے اور حر بن قیس ابن حصن سے جھگڑا ہوا کہ موسیٰؑ کس کے پاس گئے تھے ابن عباس نے کہا خضر کے پاس گئے تھے اتنے میں ابی بن کعب ان کے

عَبَّاسٍ: هُوَ خَضِرٌ. فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيْلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَإٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ. فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيْلَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيْلَ لَهُ: إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ. فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ لِمُوسَى فَتَاهُ: ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيْهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾. قَالَ: ﴿ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَوَجَدَا خَضِرًا، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمْ مَا قَصَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ)).

سامنے سے گزرے ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے دوست (حر بن قیس) میں یہ جھگڑا ہے کہ موسیٰ کس کے پاس گئے تھے اور کس سے ملنے کا انہوں نے رستہ پوچھا تھا کیا تم نے آنحضرت ﷺ سے اس باب میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں سنا ہے آنحضرت ﷺ فرماتے تھے ایک بار موسیٰؑ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور ان سے پوچھا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے بھی زیادہ علم رکھتا ہو' موسیٰ نے کہا میں تو نہیں جانتا- اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا ایک بندہ ہے خضر جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' موسیٰ نے عرض کی میں اس تک کیونکر پہنچوں اللہ نے ایک مچھلی ان کے لیے نشانی مقرر کر دی اور فرمایا جب یہ مچھلی کھو جائے تو لوٹ چل تو اس سے مل جائے گا غرض حضرت موسیٰ سمندر کے کنارے کنارے اس مچھلی کے نشان پر روانہ ہوئے ان کے خادم (یوشع) نے ان سے کہا جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کا قصہ بیان کرنا بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ میں آپ سے اس کا ذکر کرتا' حضرت موسیٰ نے کہا' ہم تو اسی جگہ کی تلاش میں تھے' پھر دونوں کھوج لیتے لیتے اپنے پیروں کے نشانوں پر لوٹے' وہاں خضر سے ملاقات ہوئی' پھر وہی قصہ گزرا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا-

٥٩- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ))

باب: آنحضرت ﷺ کا (ابن عباس کے لیے) یہ دعا کرنا یا اللہ اس کو قرآن کا علم دے

٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)).

٧٥- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو (اپنے سینے سے) چمٹایا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کو قرآن سکھا دے-

٦٠- بَابُ مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيْرِ؟

باب: کس عمر کا لڑکا حدیث سن سکتا ہے

٧٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ - وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ

٧٦- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے' انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ میں ایک مادیان گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں جوانی کے قریب تھا (لیکن جوان نہیں ہوا تھا)

نَاهَزْتُ الاحْتِلاَمَ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِمِنىً إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منا میں نماز پڑھ رہے تھے' آپ کے سامنے آڑ نہ تھی میں تھوڑی صف کے آگے سے گزر گیا اور مادیان کو چھوڑ دیا' وہ چرتی رہی اور میں صف میں شریک ہو گیا مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ.

۷۷- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مسہر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا مجھ سے زبیدی نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے محمود ابن ربیع سے' انہوں نے کہا مجھ کو (اب تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کلی یاد ہے جو آپ نے ایک ڈول سے لے کر میرے منہ پر ماری تھی اس وقت میں پانچ برس کا تھا۔

٦١- بَابُ الْخُرُوجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ

باب: علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنا

وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ.

اور جابر بن عبداللہ کا ایک حدیث عبداللہ بن انیس سے سننے کے لیے ایک مہینہ کا سفر کرنا۔

۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: قَالَ الأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى، فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ؟ فَقَالَ أُبَيُّ: تَعَمْ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ يَقُولُ: ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ قَالَ مُوسَى: لاَ. فَأَوحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى مُوسَى: بَلَى، عَبْدُنَا خَضِرٌ. فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ، فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقِيلَ لَهُ، إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى ﷺ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ

اور حر بن قیس بن حصن فزاری نے موسیٰ کے رفیق میں جھگڑا کیا' پھر ان دونوں پر سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ گزرے تو ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا مجھ میں اور میرے اس دوست میں جھگڑا ہوا کہ موسیٰ کا وہ رفیق کون تھا جس سے موسیٰ نے ملنا چاہا تھا' کیا تم نے نبی اکرم ﷺ سے اس باب میں کچھ سنا ہے آپ اس کا حال بیان کرتے تھے؟ ابی نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ قصہ بیان کرتے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ بنی اسرائیل کے لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا' تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہو' موسیٰ نے کہا نہیں' پھر اللہ نے ان کو وحی بھیجی تم سے زیادہ علم ہمارے ایک بندے کو ہے جس کا نام خضر ہے' موسیٰ نے اس سے ملنے کا رستہ چاہا اللہ نے مچھلی کو ان کے لیے نشانی بنا دیا اور ان سے کہہ دیا گیا۔ جب مچھلی کھو جائے تو لوٹ آ تو اس بندے کو ملے گا موسیٰ اس مچھلی کے نشان پر سمندر کے کنارے جا رہے تھے' موسیٰ کے خادم یوشع نے

فَتَى مُوسَى لِمُوسَى: ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلاَّ الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾. قَالَ مُوسَى: ﴿ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي. فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾، فَوَجَدَا خَضِرًا. فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ)).

ان سے کہا تم نے دیکھا جب ہم صخرے کے پاس ٹھہرے تو مچھلی کا قصہ کہنا میں بھول گیا اور شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا میں (تم سے) اس کا ذکر نہ کر سکا- موسیٰؑ نے کہا' ہمارا تو یہی مقصد تھا جس کی تلاش میں تھے' آخر دونوں کھوج لگاتے ہوئے' اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے- پھر دونوں نے خضر کو پالیا اور وہی حال گذرا جو اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا-

٦٢- بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وعَلَّمَ

باب: عالم کی اور علم سکھانے والے کی فضیلت

٧٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لاَ تُمْسِكُ مَاءً وَلاَ تُنْبِتُ كَلأً. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِينِ اللهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ، وَالصَّفْصَفُ: الْمُسْتَوِي مِنَ الأَرْضِ.

٧٩- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا' وہ برید بن عبداللہ سے' وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا اللہ نے جو ہدایت اور علم کی باتیں مجھ کو دے کر بھیجیں' ان کی مثال زور کے مینہ کی سی ہے جو زمین پر برسا اور بعضی زمین عمدہ تھی جس نے پانی چوس لیا اس نے گھاس اور سبزی خوب اگائی- اور بعضی سخت تھی اس نے پانی تھام لیا اللہ نے لوگوں کو اس سے فائدہ دیا' پیا اور جانوروں کو پلایا' اور کھیتی میں دیا- اور بعضی ایسی زمین پر یہ مینہ برسا جو صاف چٹیل تھی' نہ تو پانی کو اس نے تھاما اور نہ اس نے گھاس اگائی (پانی اس پر سے بہہ کر نکل گیا) یہی اس شخص کی مثال ہے جس نے خدا کے دین میں سمجھ پیدا کی اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس سے اس کو فائدہ ہوا اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا- اور اس شخص کی جس نے اس پر سر ہی نہیں اٹھایا اور اللہ کی ہدایت جو میں دے کر بھیجا گیا کہ نہ مانی- امام بخاری نے کہا' اسحاق نے ابواسامہ سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے بعضی زمین نے پانی لیا (اس حدیث میں قیعان) جمع ہے قاع کی یعنی وہ زمین جس پر پانی چڑھ جائے- (ٹھہرے نہیں) اور قرآن میں جو قَاعا صَفْصَفًا ہے صفصفؔ کہتے ہیں ہموار زمین کو-

٦٣- بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ، وَظُهُورِ الْجَهْلِ

باب: (دنیا سے) علم اٹھ جانے اور جہالت پھیلنے کا بیان

وَقَالَ رَبِيعَةُ: لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ.

اور ربیعہ نے کہا' جس کو (دین کا) تھوڑا سا بھی علم ہو' وہ اپنے تئیں بے کار نہ کر دے-

٨٠- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ:

٨٠- ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا)).

نے بیان کیا انہوں نے ابوالتیاح سے' انہوں نے انس سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور جہالت جم جائے گی - اور شراب کو (کثرت سے) پیا جائے گا - زنا علانیہ ہو گی -

۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ)).

۸۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے' وہ شعبہ سے' وہ قتادہ سے' انہوں نے انس سے' انہوں نے کہا میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تم کو کوئی نہ سنائے گا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے تھے' قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دین کا علم گھٹ جانا اور جہالت پھیل جانا اور زنا علانیہ ہونا اور عورتوں کی کثرت' مردوں کی قلت' یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا کام چلانے والا ایک مرد رہے گا -

٦٤- بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

باب: علم کی فضیلت

۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)) قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الْعِلْمُ)).

۸۲- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا' کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے کہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے' ایک بار میں سو رہا تھا' میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے پی لیا (اتنا چھک کر پیا) کہ میرے ناخونوں پر تازگی (طراوت) دکھائی دینے لگی - پھر میں نے اپنا بچا ہوا (جوٹھا دودھ) عمر کو دے دیا - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا علم -

٦٥- بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

باب: جانور وغیرہ پر سوار رہ کر دین کا مسئلہ بتانا

۸۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ

۸۳- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا' کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آنحضرت ﷺ حجۃ الوداع میں منا میں ٹھہرے' اس لیے کہ لوگ آپؐ سے (دین کے مسئلے) پوچھیں' پھر ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو خیال

فَقَالَ: لِمَ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: ((اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ)) فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لِمَ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ((ارْمِ وَلاَ حَرَجَ)) فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلاَّ قَالَ : ((افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ)).

نہیں رہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈالیا' آپؐ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ مضائقہ نہیں' پھر ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا مجھ کو خیال نہیں رہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی آپؐ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کچھ مضائقہ نہیں' عبداللہ بن عمر نے کہا تو (اس دن) آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کوئی بات کسی نے آگے کر لی یا پیچھے کر دی تو آپؐ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ مضائقہ نہیں۔

٦٦- بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

باب: جس نے ہاتھ یا سر کے اشارہ سے مسئلہ کا جواب دیا

٨٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ فِي حَجَّتِهِ فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قَالَ: ((وَلاَ حَرَجَ)) وَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ : ((وَلاَ حَرَجَ)).

٨٤- ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت ﷺ سے حج میں سوال کیا ایک شخص نے کہا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کیا' آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کچھ حرج نہیں اور ایک شخص نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالیا آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

٨٥- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ: ((هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا)) كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ.

٨٥- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ نے خبر دی انہوں نے سالم سے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا (دین کا علم) اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی اور (طرح طرح کے) فساد پھیلیں گے اور حرج بہت ہو گا' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حرج کیا ہے' آپؐ نے ہاتھ کو ترچھا ہلا کر بتلایا جیسے قتل آپؐ نے مراد لیا۔

٨٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ. قُلْتُ: آيَةٌ. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا - أَيْ نَعَمْ - فَقُمْتُ حَتَّى عَلاَنِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ. فَحَمِدَ اللهَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلاَّ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي

٨٦- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے فاطمہ سے سنا انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا ہے (وہ پریشان کیوں ہیں) انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا دیکھا تو لوگ کھڑے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا سبحان اللہ میں نے کہا کیا کوئی (عذاب یا قیامت کی) نشانی ہے انہوں نے سر ہلا کر کہا ہاں' تب میں بھی (نماز میں) کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آنے لگا میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی' آنحضرت ﷺ نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی۔ پھر فرمایا جو چیزیں ایسی تھیں کہ (یہاں رہ کر) مجھے دکھائی نہیں جا سکتی تھیں ان

هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ، أَوْ قَرِيبَ - لاَ أَدْرِي أَيُّ ذَلِكِ قَالَتْ أَسْمَاءُ - ((مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُقَالُ : مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، أَوِ الْمُوقِنُ)) - لاَ أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - ((فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ جَاءَنَا بِالبَيِّنَاتِ وَالهُدَى، فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ. هُوَ مُحَمَّدٌ (ثَلاَثًا). فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحاً، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِناً بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ، أَوِ الْمُرْتَابُ)) - لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ ((لاَ أَدْرِي))، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

سب کو میں نے (آج) اس جگہ سے دیکھ لیا- یہاں تک کہ بہشت دوزخ کو بھی' پھر مجھ پر وحی بھیجی گئی کہ تم لوگ اپنی قبروں میں اس طرح یا اس کے قریب آزمائے جاؤ گے- فاطمہ کو یاد نہیں کہ اسماء نے کون سا کلمہ کہا جیسے مسیح دجال سے آزمائے جاؤ گے (تم سے) کہا جائے گا' اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھتے ہو (یعنی آنحضرت ﷺ کے باب میں) ایماندار یا یقین رکھنے والا (معلوم نہیں اسماء نے کون سا لفظ کہا) کہے گا وہ محمد ہیں اللہ کے بھیجے ہوئے' ہمارے پاس کھلی نشانیاں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے' ہم نے ان کا کہنا مان لیا' ان کی راہ پر چلے' وہ محمد ہیں تین بار ایسا ہی کہے گا پھر اس سے کہا جائے گا تو مزے سے سو جا ہم تو (پہلے ہی) جان چکے تھے کہ تو ان پر یقین رکھتا ہے اور منافق یا شک کرنے والا (معلوم نہیں اسماء نے کون سا لفظ ان دونوں میں سے کہا) یوں کہے گا میں کچھ نہیں جانتا (میں نے تو دنیا میں کچھ غور ہی نہیں کیا (لوگوں کو جو کہتے سنا میں بھی وہی کہنے لگا)

٦٧- بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

باب: آنحضرت ﷺ کا عبدالقیس کے لوگوں کو اس بات کی ترغیب دینا

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الحُوَيْرِثِ: قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ))

کہ ایمان اور علم کی باتیں یاد کر لیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو خبر کر دیں اور مالک بن حویرث نے کہا ہم سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ ان کو (دین کی باتیں) سکھاؤ-

٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنِ الْوَفْدُ - أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟)) - قَالُوا: رَبِيعَةُ. فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى)) قَالُوا: إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلاَّ فِي شَهْرٍ حَرَامٍ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ

٨٧- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے ابوجمرہ سے کہا میں عبداللہ بن عباس اور (بصرے کے) لوگوں کے بیچ میں مترجم تھا' عبداللہ بن عباس نے کہا عبدالقیس کے بھیجے ہوئے لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپ نے فرمایا یہ کس کے بھیجے ہوئے لوگ ہیں یا کون لوگ ہیں انہوں نے کہا ہم ربیعہ والے ہیں آپ نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو یا ان بھیجے ہوئے لوگوں کو یہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ- وہ کہنے لگے ہم آپ کے پاس دور کا سفر کر کے آئے ہیں اور ہمارے آپ کے بیچ میں مضر کے کافروں کا یہ قبیلہ آڑ ہے اور ہم سوا ادب کے مہینے کے اور دنوں میں آپ کے پاس نہیں آسکتے اس لیے ہم کو ایک ایسی (عمدہ) بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم پچھلے والوں کو کر دیں اور اس کی وجہ سے ہم بہشت میں جائیں' آپ نے ان

الجَنَّةَ. فَأَمَرَهُم بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحْدَهُ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟)) قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ. وَإِقَامُ الصَّلاَةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَوةِ، وَصَومُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الخُمُسَ مِنَ المَغْنَمِ)). وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ - قَالَ شُعْبَةُ: وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرُ، وَرُبَّمَا قَالَ المُقَيَّرُ. قَالَ: ((احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوهُ مَنْ وَرَاءَكُمْ)).

چار باتوں کا حکم کیا اور چار باتوں سے منع کیا' ان کو حکم کیا خدائے واحد پر ایمان لانے کا فرمایا' تم جانتے ہو خدائے واحد پر ایمان لانا کس کو کہتے ہیں' انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا یوں گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے اور محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز کی درستی کرنا اور زکوۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا اور ان کو منع کیا کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے' شعبہ نے کہا ابو جمرہ نے کبھی تو کہا اور کریدے ہوئے لکڑی کے برتن سے اور کبھی کہا (مزفت کے بدل) مقیر - آپؐ نے فرمایا اس کو یاد کر لو اور اپنے پیچھے والوں کو اس کی خبر کر دو-

٦٨- بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ

باب: کوئی مسئلہ پیش آئے تو اس کے لیے سفر کرنا

٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي. فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَأَلَهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟)) فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ.

٨٨- ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خبر دی عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عمر بن سعید نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارثؓ سے سنا انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی (عقیہ) سے نکاح کیا پھر ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے تو عقبہ اور اس کی دولہن (عقیہ) کو دودھ پلایا ہے - عقبہ نے کہا میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے نہ تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا پھر عقبہ سوار ہو کر (اپنے ملک سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مدینہ کو چلے اور آپؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا (تو اس عورت سے) کیونکر (صحبت کرے گا) جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) آخر عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا' اس نے دوسری سے نکاح کر لیا-

٦٩- بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

باب: علم حاصل کرنے کے لیے باری مقرر کرنا

٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح. قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي

٨٩- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ابن وہب نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے حضرت عمر سے انہوں نے کہا میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں

مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ - وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ - وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَنزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ. فَنَزَلَ صَاحِبِي الأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ، إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي. ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: ((لاَ)). فَقُلْتُ : اللهُ أَكْبَرُ.

بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں جو مدینہ کے (پورب کی طرف) بلند گاؤں میں سے ہے' رہا کرتے اور ہم دونوں باری باری آنحضرت ﷺ کے پاس (مدینہ میں اترا) کرتے ایک روز وہ اترتا اور ایک روز میں اترتا جس دن میں اترتا تو اس دن کی ساری خبر وحی وغیرہ جو آپ پر آتی اس کو بتلا دیتا اور جس دن وہ اترتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا- ایک دن ایسا ہوا کہ میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن اترا تھا اس نے (وہاں سے آکر) میرا دروازہ زور سے کھڑکایا اور کہنے لگا عمر ہیں- میں گھبرا کر باہر نکل آیا' وہ کہنے لگے (آج تو) بڑا سانحہ ہوا (آنحضرت نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا) یہ سن کر میں (اپنی بیٹی) حفصہ پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا آنحضرت ﷺ نے تم کو طلاق دے دیا' اس نے کہا میں نہیں جانتی پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا میں نے کھڑے ہی کھڑے (پہلے یہی) عرض کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیا' آپ نے فرمایا نہیں تو میں نے کہا اللہ اکبر-

۷۰- بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

باب: وعظ کہنے یا پڑھانے میں کوئی بری بات دیکھے تو غصہ کرنا

۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لاَ أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلاَنٌ. فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ، فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ)).

۹۰- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی وہ اسماعیل بن ابی خالد سے وہ قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابو مسعود انصاری سے وہ کہا ایک شخص (حزم بن ابی کعب) نے کہا' یا رسول اللہ! مجھے تو نماز پڑھنا مشکل ہو گیا ہے فلاں صاحب (معاذ بن جبل) نماز (بہت) لمبی پڑھتے ہیں' ابو مسعود نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو کبھی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا' آپ نے فرمایا لوگو! تم نفرت دلانے لگے' دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے کیونکہ ان میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی ناتواں کوئی کام والا-

۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ وِكَاءَهَا- أَوْ قَالَ: وِعَاءَهَا - وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ

۹۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال مدینی نے' وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے' وہ یزید سے جو منبعث کے غلام تھے' وہ زید بن خالد جہنی سے کہ آنحضرت ﷺ سے ایک شخص (عمیر یا بلال یا جارود) نے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا اس کا بندھن یا ظرف اور اس کی تھیلی پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ' پھر اپنے کام میں لا' پھر اگر (ایک سال کے بعد بھی) اس کا مالک آجائے گا تو اس کو ادا کر' اس

جَاءَ رَبُّهَا فَأَدَّهَا إِلَيْهِ)) قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوْ قَالَ : أَحْمَرُ وَجْهُهُ - فَقَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)) قَالَ: فَضَالَّةُ الغَنَمِ؟ قَالَ: ((لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)).

نے کہا گما ہوا اونٹ اگر ملے یہ سن کر آپؐ اتنا غصے ہوئے کہ آپؐ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا آپ کا منہ سرخ ہو گیا' آپؐ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا واسطہ وہ تو اپنی مشک اور اپنا موزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے وہ خود پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور درخت کے پتے چر لیتا ہے اس کو چھٹا رہنے دے جب تک اس کا مالک آئے' اس نے کہا گمی ہوئی بکری' آپؐ نے فرمایا وہ تو تیرا حصہ ہے یا تیرے بھائی (اس کے مالک) کا یا بھیڑیے کا۔

۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ، ((سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ)) قَالَ رَجُلٌ : مَنْ أَبِي؟ قَالَ : ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)). فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ : مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ : ((أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ)). فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

۹۲- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے' انہوں نے بُرید سے' انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے ایسی باتیں پوچھیں کہ آپ کو برا معلوم ہوا۔ جب بہت پوچھا پاچھی کی تو آپ کو غصہ آگیا۔ آپؐ نے لوگوں سے فرمایا اب جو چاہو پوچھتے جاؤ' ایک شخص نے کہا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے' پھر دوسرا کھڑا ہوا (سعد بن سالم) کہنے لگا یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا غلام۔ جب حضرت عمر نے آپؐ کے چہرہ مبارک کے غصے کو دیکھا تو کہنے لگے یارسول اللہ! ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

۷۱- بَابُ مَنْ بَرَكَ رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الإِمَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ

باب: امام یا محدث کے سامنے دوزانو (ادب سے) بیٹھنا

۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)). ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: ((سَلُونِي)). فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا. وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا ثَلاَثًا. فَسَكَتَ.

۹۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ باہر برآمد ہوئے تو عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے اور پوچھنے لگے' میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر بار بار فرمانے لگے' پوچھو پوچھو' آخر حضرت عمر (یہ حال دیکھ کر) دوزانو ہو بیٹھے اور کہنے لگے ہم اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے سے خوش ہیں تین بار یہ کہا اس وقت آپؐ چپ ہو رہے۔

۷۲- بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلاَثًا لِيُفْهَمَ

باب: ایک بات کو خوب سمجھانے کے لیے تین تین بار کہنا

فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ ((أَلاَ وَقَوْلُ الزُّورِ)) ، فَمَا

آنحضرت ﷺ نے (ایک حدیث میں) فرمایا' سن لو اور جھوٹ بولنا اور

زَالَ يُكَرِّرُهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ بَلَّغْتُ)) ؟ ثلاثًا.

کئی بار اس کو فرماتے رہے' اور ابن عمر نے روایت کی آنحضرت ﷺ نے تین بار فرمایا کیا میں نے تم کو (اللہ کا پیغام) پہنچادیا-

٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا.

۹۴- ہم سے عبدہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہ آپؐ جب کوئی بات فرماتے تو تین بار فرماتے تاکہ لوگ اس کو (خوب) سمجھ لیں اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے ان کو سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے-

٩٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ، فَأَدْرَكَنَاهُ وَقَدْ أَرْهَقَنَا الصَّلَاةُ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: ((وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

۹۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے' وہ ابوبشر سے' وہ یوسف بن ماھک سے' انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک سفر میں جو ہم نے کیا آنحضرت ﷺ ہمارے پیچھے رہ گئے تھے پھر آپؐ ہم سے اس وقت ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا یا تنگ ہو گیا تھا- اور ہم وضو کر رہے تھے اپنے پاؤں پر (ہلکے دھو کر گویا) مسح کر رہے تھے' آپؐ نے بلند آواز سے پکارا' دوزخ سے ایڑیوں کی خرابی ہونے والی ہے' دو یا تین باریوں ہی فرمایا-

٧٣- بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

باب: اپنی لونڈی اور گھر والوں کو (دین کا علم) سکھانا

٩٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ سَلَامٍ - قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ : قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ)). ثُمَّ قَالَ عَامِرٌ : أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ، قَدْ كَانَ يُرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

۹۶- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن محاربی نے کہا ہم سے صالح بن حیان نے کہا عامر شعبی نے کہا مجھ سے ابو بردہ نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا- ایک تو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) میں سے وہ شخص جو اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور پھر محمد پر ایمان لایا دوسرے وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا بھی اور تیسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اس سے صحبت کرتا ہو پھر اس کو اچھی طرح ادب سکھائے اور اچھی طرح تعلیم کرے اور آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا عامر شعبی نے (صالح سے) کہا ہم نے یہ حدیث تجھ کو مفت سنا دی ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے کم حدیث کے لیے لوگ مدینہ تک سوار ہو کر جاتے-

٧٤- بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ

باب: امام کا عورتوں سے نصیحت کرنا' ان کو (دین کی)

وَتَعْلِيْمِهِنَّ

باتیں سکھانا

۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ- أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ- خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ، وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ وَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۹۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے ایوب سے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ پر گواہی دیتا ہوں یا عطاء نے کہا میں ابن عباس پر گواہی دیتا ہوں (راوی کو شک ہے) کہ آنحضرت ﷺ (مردوں کی صف سے) نکلے اور آپ کے ساتھ بلال تھے آپ کا خیال ہوا کہ عورتوں تک میری آواز نہیں پہنچی' پھر آپ نے عورتوں کو نصیحت کی اور ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا' کوئی عورت اپنی بالی پھینکنے لگی' کوئی انگوٹھی- اور بلال نے اپنے کپڑے کے کونے میں (یہ خیرات) لینا شروع کی- اس کو اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے' وہ عطاء سے کہ ابن عباس نے یوں کہا میں آنحضرت پر گواہی دیتا ہوں- (اس میں شک نہیں ہے)

۷۵- بَابُ الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيْثِ

باب: حدیث کے لیے حرص کرنا

۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ، أَوْ نَفْسِهِ)).

۹۸- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا مجھ سے سلیمان نے بیان کیا' انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہوگا (کس کی قسمت میں یہ نعمت ہوگی) آپ نے فرمایا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) میں جانتا تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہیں پوچھے گا' کیونکہ میں دیکھتا ہوں تجھے حدیث سننے کی کیسی حرص ہے (اب سن لے) سب سے زیادہ میری شفاعت کا نصیب ہونا اس شخص کے لیے ہوگا' جس نے اپنے دل سے یا اپنے جی کے خلوص سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو-

۷۶- بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

باب: علم کیونکر اٹھ جائے گا

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاكْتُبْهُ، فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوْسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ. وَلاَ تَقْبَلْ إِلاَّ حَدِيْثَ النَّبِيِّ ﷺ. وَلْيُفْشُوا الْعِلْمَ. وَلْيَجْلِسُوا حَتَّى

اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ابوبکر بن حزم (مدینہ کے قاضی) کو لکھا دیکھو' جو آنحضرت ﷺ کی حدیثیں تم کو ملیں ان کو لکھ لو' میں ڈرتا ہوں (کہیں دین کا) علم مٹ نہ جائے اور عالم چل بسیں اور یہ خیال رکھو وہی حدیث ماننا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہو (نہ اور کسی کا قول یا فعل) اور عالموں کو علم پھیلانا چاہیے تعلیم کے لیے بیٹھنا چاہیے

يَعْلَمَ مَنْ لاَ يَعْلَمُ، فَإِنَّ الْعِلْمَ لاَ يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ سِرًّا.

کہ جس کو علم نہیں ہو علم حاصل کرے اس لیے کہ علم جہاں پوشیدہ رہا پس مٹ گیا۔

۹۹- حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ بِذَلِكَ يَعْنِي حَدِيثَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى قَوْلِهِ ذِهَابَ الْعُلَمَاءِ.

۹۹- ہم سے علاء بن عبدالجبار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن دینار سے اسی طرح بیان کیا یعنی انہوں نے عمر بن عبدالعزیز کا یہ قول بیان کیا یہاں تک اور عالم چل بسیں۔

۱۰۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)).

۱۰۰- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ (دین کا) علم بندوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا' بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم کو اٹھالے گا' جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار (پیشوا) بنالیں گے' ان سے مسئلے پوچھیں گے وہ بے علم فتوے دیں گے' آپ بھی گمراہ ہوں گے (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے' فربری نے کہا ہم سے عباس نے بیان کیا' کہا ہم سے قتیبہ نے' کہا ہم سے جریر نے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے۔

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحوَه.

۷۷- بَابُ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَومٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ؟

باب: کیا امام عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی الگ دن مقرر کر سکتا ہے؟

۱۰۱- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الأَصْبَهَانِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: قَالَ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ، فَاجْعَلْ لَنَا يَومًا مِنْ نَفْسِكَ. فَوَعَدَهُنَّ يَومًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ : ((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلاَّ كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)).

۱۰۱- ہم سے آدم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصبہانی نے کہا میں نے ابوصالح ذکوان سے سنا' وہ ابوسعید خدری سے روایت کرتے تھے' عورتوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا مرد آپ کے پاس آنے میں ہم پر غالب ہوئے تو آپ اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لیے ایک دن مقرر کر دیجئے آپ نے ان سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا اس دن ان کو نصیحت کی اور شرع کے حکم بتلائے۔ ان باتوں میں جو آپ نے فرمائیں' یہ بھی تھا تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے تو (آخرت میں) اس کے لیے دوزخ سے آڑ بن جائیں گے ایک عورت نے عرض کیا اگر دو بھیجے' آپ نے فرمایا اور دو بھی۔

۱۰۲- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

۱۰۲- مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے

الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ)).

انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعید سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور شعبہ نے اس کو روایت کیا عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ سے' اس میں یوں ہے اپنے تین بچے جو جوان نہ ہوئے ہوں۔

۷۸- بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ

باب: کوئی شخص ایک بات سنے اور نہ سمجھے تو سمجھنے کی خاطر دوبارہ پوچھنا

۱۰۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ لاَ تَسْمَعُ شَيْئًا لاَ تَعْرِفُهُ إِلاَّ رَاجَعَتْ فِيْهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا﴾ فَقَالَتْ: فَقَالَ ((إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ)).

۱۰۳- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم کو نافع نے خبر دی کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ سے' ان کی عادت تھی جس بات کو سنتیں اور نہ سمجھتیں تو خوب سمجھنے تک اس کو دوبارہ پوچھتیں اور (ایسا ہوا کہ ایک بار) آنحضرت ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) جس سے حساب لیا جائے گا وہ عذاب میں پڑے گا تو حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ (سورۂ وانشقت میں) فرماتا ہے اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا آپؐ نے فرمایا (یہ حساب نہیں ہے) اس سے تو مراد اعمال کا بتلا دینا ہے' لیکن جس سے کھینچ تان کر حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا۔

۷۹- بَابُ لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جو شخص موجود ہو وہ علم کی بات اس کو پہنچا دے جو غائب ہو' ابن عباس نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے

۱۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ - وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ - ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ: حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ

۱۰۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا' انہوں نے ابوشریح (صحابی) سے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا (جو یزید کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا) وہ مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا اے امیر! مجھ کو اجازت دے میں تجھ کو ایک حدیث سنا دوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمائی' میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور دل نے اسے یاد رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے آپ کو دیکھا' آپؐ نے یہ حدیث فرمائی آپؐ نے اللہ کی تعریف اور خوبی بیان کی پھر فرمایا مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے' لوگوں نے حرام نہیں کیا۔ (اس کا ادب بحکم الٰہی ہے) تو جو کوئی اللہ اور پچھلے دن (قیامت)

يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً. فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا: إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِيْ فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)). فَقِيلَ لأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ مَكَّةَ لاَ تُعِيذُ عَاصِيًا، وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ، وَلاَ فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

پر ایمان رکھتا ہو' اس کو وہاں خون بہانا درست نہیں – اور نہ وہاں کوئی درخت کاٹنا' اگر (میرے بعد) کوئی ایسا کرنے کی یہ دلیل دے کہ اللہ نے تو (فتح مکہ کے دن) اپنے رسول کو (خاص) اجازت دی تھی تم کو اجازت نہیں دی اور مجھ کو بھی صرف ایک گھڑی دن کے لیے اجازت دی تھی' پھر اس کی حرمت ویسی ہی ہو گی جیسے کل تھی – جو شخص یہاں حاضر ہو' وہ اس کی خبر اس کو کر دے جو غائب ہے – لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا عمرو نے اس کا کیا جواب دیا کہ میں تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہوں – مکہ گنہگار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اس کو جو خون یا چوری کر کے بھاگے –

۱۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ - عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا. أَلاَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ))، وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ: صَدَقَ رَسُولُ اللهِ، كَانَ ذَلِكَ ((أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) مَرَّتَيْنِ.

۱۰۵- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے بیان کیا' انہوں نے ایوب سے' انہوں نے محمد بن سیرین سے' انہوں نے ابو بکرہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا – کہ آپؐ نے فرمایا تمہارے خون اور تمہارے مال' ابن سیرین نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ بھی کہا' اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے اس دن کی (یوم النحر کی) حرمت ہے' اس مہینے میں سن رکھو جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو اس کی خبر پہنچا دے – ابن سیرین نے کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا (جو لوگ اس وقت حاضر تھے) انہوں نے جو غائب تھے ان کو یہ حدیث پہنچا دی' آنحضرت نے فرمایا سن رکھو میں نے تم کو یہ حکم پہنچا دیا' دو بار یہ فرمایا –

۰۸ - بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

باب: جو شخص آنحضرت ﷺ پر جھوٹ باندھے وہ کیسا گنہگار ہے؟

۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ)).

۱۰۶- ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو منصور بن معتمر نے خبر دی کہا میں نے ربعی بن خراش سے سنا' وہ کہتے تھے' میں نے حضرت علی سے سنا کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا (دیکھو) مجھ پر جھوٹ نہ باندھنا – کیونکہ جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے گا' وہ دوزخ میں جائے گا –

۱۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ

۱۰۷- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے جامع بن شداد سے' انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن زبیر سے' انہوں نے (اپنے باپ)

لِلزُّبَيْرِ: إِنِّي لاَ أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

حضرت زبیر سے کہا میں تم کو آنحضرت ﷺ کی حدیثیں فلاں فلاں شخصوں کی طرح بیان کرتے نہیں سنتا' انہوں نے کہا میں آنحضرت سے جدا نہیں رہا کہ آپ کی حدیثیں میں نے نہ سنی ہوں- لیکن میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے-

۱۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

۱۰۸- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے کہا انس نے کہا میں جو تم سے بہت سی حدیثیں بیان نہیں کرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے-

۱۰۹- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

۱۰۹- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا انہوں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مجھ پر وہ بات لگائے جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے-

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي. وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

۱۱۰- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا' انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے' انہوں نے ابوہریرہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو اور (سمجھ لو) جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا بے شک اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا' اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے-

۸۱- باب: كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: علم کی باتیں لکھنا

۱۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ: لاَ إِلاَّ كِتَابُ اللهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ قُلْتُ: وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الأَسِيرِ، وَلاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

۱۱۱- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا' کہا ہم کو وکیع بن جراح نے خبر دی' وہ سفیان ثوری سے' وہ مطرف سے وہ شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ سے' کہا میں نے حضرت علی سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے؟ انہوں نے کہا کوئی نہیں مگر اللہ کی کتاب یا سمجھ جو مسلمان کو (اللہ کی طرف سے) دی جاتی ہے یا جو اس ورق میں لکھا ہے- ابوجحیفہ نے کہا میں نے پوچھا اس ورق میں کیا لکھا ہے' انہوں نے فرمایا دیت کا بیان اور قیدیوں کو چھڑانے کا اور یہ حکم کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہ کریں-

۱۱۲- حدّثنا أبو نُعَيمٍ الفَضْلُ بنُ دُكَيْنٍ قال: حدّثنا شَيبانُ عن يَحيى عن أبي سَلمَةَ عن أبي هُرَيرةَ أنّ خُزاعَةَ قَتَلوا رَجُلاً من بني لَيثٍ عامَ فتحِ مَكةَ بقَتيلٍ منهم قَتَلوه، فأُخبِرَ بذلِكَ النبيّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ فرَكِبَ راحلَتَه فخطَبَ فقال: ((إنّ اللهَ حَبَسَ عن مَكةَ القَتْلَ - أو الفِيلَ. قَالَ مُحَمّدٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى شَكٍّ كَذَا قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوْ لِفِيْلٍ وَ غَيْرِهِ يَقُوْلُ الْفِيْلُ - وسَلّطَ عليهم رسولَ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ والمُؤمِنِينَ. ألا وإنّها لم تَحِلّ لأحَدٍ قَبلي، ولا تَحِلّ لأحَدٍ بَعدي. ألا وإنّها حَلّتْ لي ساعةً مِن نهار. ألا وإنّها ساعتي هذه حَرامٌ : لا يُختَلى شَوْكُها، ولا يُعْضَدُ شَجَرُها، ولا تُلْتَقَطُ ساقِطَتُها إلا لـمُنْشِد. فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قتيلٌ فهوَ بخَيرِ النّظَرَينِ إمّا أنْ يُعقَلَ، وإمّا أنْ يُقادَ أهلُ القَتيلِ)). فجاءَ رَجُلٌ من أهلِ اليَمَنِ فقال: اكتُبْ لي يا رسولَ اللهِ. فقال: ((اكتُبوا لأبي فلانٍ)). فقال رجُلٌ من قُرَيشٍ: إلاّ الإذْخِرَ يا رسولَ اللهِ، فإنّا نَجعَلُهُ في بيوتِنا وقبورِنا. فقال النبيُّ ﷺ ((إلاّ الإذْخِرَ)) إلاّ الإذْخِرِ.

۱۱۲- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے بیان کیا' انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے ابوہریرہ سے کہ خزاعہ والوں نے (جو ایک قبیلہ ہے) بنی لیث (قبیلے) کے ایک شخص کو اس سال مار ڈالا جس سال مکہ فتح ہوا اپنے ایک خون کے بدلے جو بنی لیث نے ان کا کیا تھا اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو دی گئی' آپؐ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل یا فیل (ہاتھیوں) کو روک دیا- امام بخاری نے کہا اس لفظ کو شک ہی کے ساتھ رکھو' ابو نعیم نے یوں ہی کہا قتل یا فیل' اور ابو نعیم کے سوا اور لوگوں نے فیل کہا ہے (شک نہیں کی) اور اللہ تعالیٰ کے رسول اور مسلمان ان پر غالب کیے گئے (یعنی مکہ کے کافروں پر) سن رکھو مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا' سن رکھو میرے لیے بھی وہ ایک گھڑی دن کی حلال ہوا- سن رکھو مکہ اب اس وقت حرام ہے وہاں کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور وہاں کے درخت قطع نہ کیے جائیں اور وہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو پہنچوانا چاہے (وہ اٹھا سکتا ہے) اور جس کا کوئی عزیز مارا جائے اس کو دو میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو دیت لے اور یا قصاص لے (قاتل مقتولوں کے وارثوں کے حوالہ کیا جائے) اتنے میں یمن والوں میں سے ایک شخص (ابو شاہ) آیا' اس نے عرض کیا' یا رسول اللہ! (آپؐ نے جو باتیں بیان فرمائیں وہ) مجھ کو لکھ دیجئے آپ نے (لوگوں سے) فرمایا اچھا اس کو لکھ دو' قریش کے ایک شخص (حضرت عباس) نے عرض کیا یا رسول اللہ! اذخر کے کاٹنے کی اجازت دیجئے ہم اس کو گھروں میں اور قبروں میں لگاتے ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر اچھا اذخر معاف ہے (وہ کاٹ سکتے ہو)

۱۱۳- حدّثنا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللهِ قال: حدّثنا سُفيانُ قال: حدّثنا عمرٌو قال: أخبرَني وَهْبُ بنُ مُنَبِّهٍ عن أخيهِ قال: سَمعتُ أبا هُرَيرةَ يقول : ما مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ أحَدٌ أكثرَ حَديثًا عنهُ مِنّي، إلاّ ما كان من عبدِ اللهِ بن عمرو فإنه كان يكتُبُ ولا أكتُبُ. تابَعَهُ مَعْمَرٌ عن هَمّامٍ

۱۱۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' کہا ہم سے عمرو نے بیان کیا کہا مجھ کو وہب بن منبہ نے' انہوں نے اپنے بھائی (ہمام بن منبہ) سے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا آپ فرماتے تھے آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں مجھ سے زیادہ حدیث کا روایت کرنے والا کوئی نہیں' البتہ عبداللہ بن عمر نے بہت حدیثیں روایت کی ہیں تو وہ لکھتے تھے میں لکھتا بھی نہیں تھا (وہب بن منبہ کے ساتھ) اس حدیث کو معمر نے بھی ہمام سے روایت کیا انہوں نے

عن أبي هُرَيرة.

١١٤- حدّثنا يَحيى بنُ سُليمانَ قال : حدّثَني ابنُ وَهْبٍ قال : أخبرَني يونُسُ عن ابنِ شِهابٍ عن عُبَيدِ الله بنِ عبدِ الله عنِ ابنِ عبّاسٍ قال: ((لـمّا اشتدَّ بالنبيِّ ﷺ وجُعُه قال: ((ائتوني بكِتابٍ أكتُبُ لكمْ كِتابًا لا تَضِلُّوا بَعدَه)) قال عُمرُ: إنَّ النبيَّ ﷺ غَلَبَهُ الوَجَعُ، وعِنْدَنا كتابُ الله حَسْبُنا. فاختَلَفوا، وكثُرَ اللغَطُ. قال: ((قوموا عنّي، ولا يَنْبَغي عندِي التّنازُع)). فخرَجَ ابنُ عبّاسٍ يقول: إنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ ما حالَ بين رسولِ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبينَ كِتابِهِ.

ابوہریرہ سے۔

۱۱۴- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے' کہا جب آنحضرت ﷺ بہت بیمار ہو گئے تو آپ نے (اسی بیماری کی سختی میں) فرمایا' لکھنے کا سامان لاؤ میں تمہارے لیے ایک کتاب لکھوا دوں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو' حضرت عمر نے کہا آنحضرت ﷺ پر بیماری کی سختی ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہم کو بس کرتی ہے۔ لوگوں نے اختلاف شروع کیا' اور غل مچ گیا' آپ نے فرمایا چلو اٹھو میرے پاس لڑنے جھگڑنے کا کیا کام ہے۔ ابن عباس (نے جب یہ حدیث روایت کی تو یوں) کہتے ہوئے نکلے' ہائے مصیبت وائے مصیبت جس نے آنحضرت ﷺ کو یہ کتاب نہ لکھوانے دی۔

٨٢- باب العِلمِ والعِظَةِ باللّيلِ

باب: رات کے وقت تعلیم اور وعظ

١١٥- حَدَّثَنا صَدَقَةُ قَالَ أخبرَنا ابْنُ عُيَينَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أمِّ سَلَمَةَ.وَعَمرٌو ويَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: استيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ الله مَا ذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْـخَزَائِنِ. أيَقِظُوا صَوَاحِبَ الحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ)).

۱۱۵- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ہند بن حارث سے' انہوں نے بی بی ام سلمہ سے (دوسری سند) اور سفیان بن عیینہ نے اس کو عمرو بن دینار اور یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے ایک عورت سے (یعنی ہند سے) انہوں نے بی بی ام سلمہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ ایک رات جاگے تو فرمایا سبحان اللہ آج رات کو (آسمان سے دنیا میں) کیا کیا فتنے اترے اور کیا کیا (رحمت کے) خزانے کھلے (لوگو) ان حجرے والیوں (بی بیوں) کو عبادت کے لیے جگاؤ' بہت عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

٨٣- بَابُ السَّمَرِ بِالْعِلْمِ

باب: رات کو علم کی باتیں کرنا

١١٦- حَدَّثَنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَأَبِي بَكرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ الله بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي

۱۱۶- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا' کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابو بکر بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر عمر میں ہم کو عشاء کی نماز پڑھائی' جب

آخرِ حَيَاتِه، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((أَرَأَيتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مَائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لاَ يَبقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ)).

سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اب سے سو برس کے بعد جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں' ان میں سے کوئی نہیں رہے گا۔

۱۱۷- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِي بَيتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ نَامَ. ثُمَّ قَامَ ، ثُمَّ قَالَ: ((نَامَ الغُلَيِّمُ)) - أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا - ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَينِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ - أَو خَطِيطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ.

۱۱۷- ہم سے آدم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے حکم نے بیان کیا کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا' انہوں نے ابن عباس سے کہا میں ایک رات کو اپنی خالہ میمونہ بنت حارث پاس سویا جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی' اور اس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہی کے پاس تھے (ان کی باری تھی) آپؐ نے عشا کی نماز پڑھی' پھر (مسجد سے) اپنے گھر آئے اور چار رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے' پھر (بیدار ہو کر) اٹھے اور فرمایا بچہ کیا سو گیا یا کچھ ایسا ہی فرمایا' پھر (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے میں بھی جاگا اور آپؐ کے بائیں طرف کھڑا ہوا' آپؐ نے مجھ کو اپنی داہنی طرف کر لیا اور پانچ رکعات پڑھیں پھر دو رکعات (فجر کی سنتیں) پڑھیں پھر آپؐ سو گئے یہاں تک کہ میں نے خراٹے کی آواز سنی پھر (صبح کی) نماز کے لیے برآمد ہوئے۔

٨٤- باب حِفظِ العِلم

باب: علم کو یاد رکھنا

۱۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ: أَكثَرَ أَبُوهُرَيرَةَ. وَلَوْ لاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا.

ثُمَّ يَتْلُو: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ البَيِّنَاتِ وَالْهُدَى﴾ - إِلَى قَولِهِ: ﴿الرَّحِيمُ﴾. إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَا هُرَيرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِه، وَيَحْضُرُ مَا لاَ يَحْضُرُونَ، وَيَحْفَظُ مَا لاَ يَحْفَظُونَ.

۱۱۸- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج (عبدالرحمٰن بن ہرمز) سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور بات یہ ہے کہ اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث بیان نہ کرتا پھر سورۂ بقرہ کی یہ آیت پڑھتے "جو لوگ چھپاتے ہیں اور کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے اتاریں اخیر تک' یعنی انا التواب الرحیم" تک ہمارے بھائی مہاجرین تو بازاروں میں خرید و فروخت میں پھنسے رہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتی باڑی کے کام میں لگے رہتے اور ابوہریرہ (نہ کوئی پیشہ کرتے تھے نہ سوداگری) وہ اپنا پیٹ بھرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جما رہتا اور ایسے موقعوں پر حاضر رہتا جہاں یہ لوگ حاضر نہ رہتے اور وہ باتیں یاد رکھتا جس کو وہ یاد نہ رکھتے۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي

۱۱۹- ہم سے ابومصعب احمد بن ابی بکر نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن

بَكِر قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ. قَالَ: ((ابْسُطْ رِدَاءَكَ)). فَبَسَطْتُهُ. قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((ضُمَّهُ))، فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ بِهٰذَا. وَ قَالَ: غَرَفَ بِيَدِهِ فِيْهِ.

ابراہیم بن دینار نے بیان کیا' انہوں نے محمد بن ابی ذئب سے' انہوں نے سعید مقبری سے' انہوں نے ابوہریرہ سے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپؐ سے بہت باتیں سنتا ہوں ان کو بھول جاتا ہوں- آپؐ نے فرمایا' اپنی چادر بچھا' میں نے بچھائی- آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ سے ایک لپ لے کر اس میں ڈال دیا پھر فرمایا اس کو لپیٹ لے (یا اپنے سینے سے لگالے) میں نے لپیٹ لیا (یا سینے سے لگالیا) اس کے بعد سے میں کوئی چیز نہ بھولا- ہم سے بیان کیا ابراہیم بن منذر نے کہا ہم سے ابن ابی فدیک نے یہی حدیث' اس روایت میں یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے چلو لے کر اس میں ڈال دیا-

۱۲۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَلَو بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ. قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ.

۱۲۰- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید نے) انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے (علم کے) دو تھیلے سیکھے یعنی دو طرح کے علم حاصل کیے ایک کو میں نے (لوگوں میں) پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر میں پھیلاؤں تو یہ میرا بلعوم کاٹ ڈالا جاوے- امام بخاری نے کہا بَلْعُوْمٌ (نرخرا) وہ ہے جس میں سے کھانا اترتا ہے-

۸۵- بَابُ الإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

باب: عالموں کی بات سننے کے لیے خاموش رہنا

۱۲۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ: لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

۱۲۱- ہم سے حجاج نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کہا مجھ سے علی بن مدرک نے' انہوں نے ابوزرعہ سے' انہوں نے جریر رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع میں ان سے فرمایا' لوگوں کو خاموش کر (جب جریر نے خاموش کر دیا) تو فرمایا (لوگو)! میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا-

۸۶- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللهِ

باب: جب عالم سے پوچھا جائے کہ سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے تو اس کو یوں کہنا چاہیے اللہ کو معلوم ہے

۱۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْنَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ

۱۲۲- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا' ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ موسیٰ (جو خضر کے ساتھ تھے) بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ

مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى آخَرُ، فَقَالَ: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ، حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ. فَعَتَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَا رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ. فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ، وَحَمَلاَ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ، حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُوسَهُمَا فَنَامَا، فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ ﴿فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا. فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: ﴿آتِنَا غَدَاءَنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ. فَقَالَ فَتَاهُ: ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَينَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ﴾ قَالَ مُوسَى: ﴿ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوبٍ - أَوْ قَالَ: تَسَجَّى بِثَوبِهِ - فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الْخَضِرُ، وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى. فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ﴿هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟﴾ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ اللهُ لاَ أَعْلَمُهُ. قَالَ: ﴿سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ

دوسرے موسیٰ (بن یشا) ہیں' انہوں نے کہا جھوٹا ہے اللہ کا دشمن- ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا موسیٰ نبی بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے' لوگوں نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں بڑا عالم کون ہے موسیٰ نے کہا میں بڑا عالم ہوں' اللہ نے بڑا عتاب فرمایا کیوں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا اللہ کو معلوم ہے' پھر اللہ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے وہاں جہاں دو دریا (فارس اور روم کے سمندر) ملے ہیں' وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے- موسیٰ نے عرض کیا' پروردگار میں اس تک کیوں کر پہنچوں' حکم ہوا ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لے- جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہیں وہ ملے گا' پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی تھے اور دونوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی- جب دونوں صخرے کے پاس پہنچے تو اپنے سر (زمین پر) رکھ کر سو گئے' مچھلی زنبیل سے نکل بھاگی اور دریا میں اس نے راستہ لیا اور موسیٰ اور ان کے خادم کو تعجب ہوا خیر وہ دونوں ایک رات دن میں جتنا باقی رہا تھا اس میں چلتے رہے' جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم تو اس سفر سے تھک گئے اور موسیٰ کو تھکان نے چھوا بھی نہیں مگر جب اس جگہ سے آگے بڑھ گئے- جہاں تک ان کو جانے کا حکم ہوا تھا اس وقت ان کے خادم نے کہا تم نے نہیں دیکھا جب ہم صخرے کے پاس پہنچے تھے تو (مچھلی نکل بھاگی) میں اس کا ذکر کرنا بھول گیا' موسیٰ نے کہا ہم تو اسی کی تلاش میں تھے' آخر وہ دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے جب اس صخرے کے پاس پہنچے' دیکھا تو ایک شخص (سو رہا) ہے کپڑا لپیٹے ہوئے یا کپڑے لپیٹے ہوئے موسیٰ نے (اس کو) سلام کیا خضر (جاگ اٹھے اور) کہا تیرے ملک میں اسلام کہاں سے آیا موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں خضر نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ انہوں نے کہا ہاں (پھر) کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر کہ تم کو جو علم کی باتیں سکھائی گئی ہیں وہ مجھ کو سکھلاؤ' خضر نے کہا تم سے میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا' موسیٰ بات یہ ہے کہ اللہ نے ایک (قسم کا) علم مجھ کو دیا ہے جو تم کو نہیں ہے اور تم کو ایک (قسم کا) علم دیا ہے جو مجھ کو نہیں ہے موسیٰ نے کہا اگر خدا چاہے تو تم ضرور مجھ کو صبر کرنے

صَابِرًا وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا. فَانْطَلَقَا﴾ يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ. فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ، فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى، مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ تَعَالَى إِلاَّ كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ. فَعَمِدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ. فَقَالَ مُوسَى: قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا! قَالَ: ﴿أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ: لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا﴾ قَالَ فَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا. ﴿فَانْطَلَقَا﴾، فَإِذَا غُلاَمٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلاَهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ. فَقَالَ مُوسَى : ﴿أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ؟ قَالَ : أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟﴾ (قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَهَذَا أَوْكَدُ) ﴿فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ﴾، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ. قَالَ لَهُ مُوسَى: ﴿لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا؟ قَالَ: هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ﴾. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِطُولِهِ.

والا پاؤ گے اور میں کسی کام میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا آخر دونوں سمندر کے کنارے روانہ ہوئے ان کے پاس کشتی نہ تھی (کہ سمندر پار جائیں) اتنے میں ایک کشتی ادھر سے گزری' انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو سوار کر لو' خضر کو انہوں نے پہچانا اور موسیٰ اور خضر کو بے کرایہ سوار کر لیا- اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ کر اس نے ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں' خضر نے کہا موسیٰ میرے اور تمہارے علم دونوں نے اللہ کے علم میں سے اتنا لیا ہے جیسے اس چڑیا کی چونچ نے سمندر میں سے' اس کے بعد خضر کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف چلے' اور اس کو اکھیڑ ڈالا' حضرت موسیٰ کہنے لگے' ان لوگوں نے تو ہم کو بے کرایہ سوار کیا اور تم نے یہ کام کیا کہ ان کی کشتی میں چھید کر دیا' کشتی والوں کو ڈبونا چاہا- خضر نے کہا میں نہیں کہہ چکا تھا کہ تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا- موسیٰ نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کرو اور میرے کام کو مشکل میں نہ پھنساؤ' آنحضرت نے فرمایا یہ پہلا اعتراض تو موسیٰ کا بھولے سے ہی تھا خیر پھر دونوں چلے ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا' خضر نے کیا کیا اوپر سے اس کا سر تھاما اور اپنے ہاتھ سے اس کا سر اکھیڑ لیا- موسیٰ نے کہا تو نے ایک معصوم جان کا ناحق خون کیا' خضر نے کہا میں نے تم سے نہیں کہا تھا تم سے میرے ساتھ صبر نہیں ہونے کا- ابن عیینہ نے کہا یہ پہلی کلام سے زیادہ سخت ہے- خیر پھر دونوں چلے' چلتے چلتے ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے' ان سے کھانا مانگا' انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا پھر دونوں نے دیکھا اس گاؤں میں ایک دیوار ہے جو گرا چاہتی ہے خضر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا' اور دیوار کو سیدھا کر دیا' حضرت موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس کی مزدوری (ان گاؤں والوں سے) لے سکتے تھے' حضرت نے کہا بس مجھ میں تم میں جدائی کی گھڑی آن پہنچی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ موسیٰ پر رحم کرے ہم تو یہ چاہتے تھے کاش موسیٰ صبر کرتے تو ان کے اور حالات بھی ہم سے بیان کیے جاتے- محمد بن یوسف نے کہا ہم سے اس حدیث کو علی بن خشرم نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی یہی لمبی حدیث-

۸۷- بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

باب: جو عالم بیٹھا ہو' اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا

۱۲۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً. فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ - قَالَ: وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا - فَقَالَ: ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

۱۲۳- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے' انہوں نے منصور سے' انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے ابو موسیٰ سے' انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں لڑنا کون سا لڑنا ہے کیونکہ ہم میں سے کوئی غصے کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی (شخصی یا قومی یا ملکی) حمیت کی وجہ سے آپ نے اس کی طرف سر اٹھایا اس لیے کہ (آپ بیٹھے تھے اور) وہ کھڑا تھا' آپ نے فرمایا جو کوئی اس لیے لڑے کہ اللہ کا بول بالا ہو تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔

۸۸- بَابُ السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا اور جواب دینا

۱۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْأَلُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ((ارْمِ وَلاَ حَرَجَ)) قَالَ آخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ. فَقَالَ: ((انْحَرْ وَلاَ حَرَجَ)). فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلاَّ قَالَ: ((افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ)).

۱۲۴- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے انہوں نے زہری سے' انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو جمرہ عقبہ کے پاس دیکھا۔ آپؐ سے لوگ مسئلہ پوچھ رہے تھے' ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے (بھولے سے) قربانی کر دی' آپؐ نے فرمایا اب کنکریاں مار لے کچھ حرج نہیں' دوسرے نے کہا یارسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا (بھولے سے) آپؐ نے فرمایا اب قربانی کر لے کچھ حرج نہیں' پھر آپؐ سے اس دن جو چیز پوچھی گئی کہ وہ آگے ہوئی یا پیچھے آپؐ نے یہی فرمایا اب کر لے کچھ حرج نہیں۔

۸۹- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا أُوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيْلاً﴾

باب: اور اللہ کا فرمانا اور تم کو تھوڑا ہی سا علم دیا گیا۔ (بنی اسرائیل)

۱۲۵- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۲۵- ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا جن کا نام سلیمان بن مہران ہے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا' ایک بار میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِرَبِ الْمَدِيْنَةِ - وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ - فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ. قَالَ بَعْضُهُمْ لاَ تَسْأَلُوهُ، لاَ يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ، فَقُمْتُ. فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ فَقَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي، وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً)) قَالَ الأَعْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا. وَمَا أُوتُوا.

کھنڈروں (یا کھیتوں) میں چل رہا تھا آپؐ کھجور کی چھڑی پر جو آپؐ کے پاس تھی ٹیکا لگاتے جاتے تھے راہ میں چند یہودیوں پر سے آپ گزرے' انہوں نے آپس میں کہا' ان سے روح کو پوچھو' ان میں بعضوں نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو' بعضوں نے کہا ہم تو ضرور پوچھیں گے آخر ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے' یہ سن کر آپؐ چپ ہو رہے' میں سمجھ گیا کہ آپؐ پر وحی آ رہی ہے اور کھڑا ہو گیا جب وحی کی حالت جاتی رہی تو آپؐ نے یہ آیت پڑھی یعنی اے پیغمبر! تجھ سے روح کو پوچھتے ہیں- کہہ دے روح میرے مالک کا حکم ہے اور ان لوگوں کو تھوڑا ہی علم ملا ہے- اعمش نے کہا ہم نے اس آیت کو یوں ہی پڑھا ہے- وَمَا أُوتُوا.

۹۰- بَابُ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ أَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ عَنْهُ فَيَقَعُوا فِي أَشَدَّ مِنْهُ.

باب: بعضی اچھی بات اس ڈر سے چھوڑ دینا کہیں ناسمجھ لوگ اس کو نہ سمجھیں اور اس کے نہ کرنے سے بڑھ کر کسی گناہ میں نہ پڑ جائیں-

۱۲۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا، فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ؟ قُلْتُ: قَالَتْ لِيْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَائِشَةُ لَوْ لاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُم - قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: بِكُفْرٍ - لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ، وَبَابٌ يَخْرُجُونَ)) مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

۱۲۶- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے' انہوں نے اسود سے کہ عبداللہ بن زبیر نے مجھ سے کہا حضرت عائشہؓ چپکے چپکے تم سے بہت باتیں کیا کرتی تھیں تو کعبے کے باب میں بھی انہوں نے کچھ تم سے کہا تھا میں نے کہا' انہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا عائشہ! اگر تیری قوم (قریش کے لوگ) نو مسلم نہ ہوتے ابن زبیر نے کہا یعنی کفر کا زمانہ ابھی گزرا نہ ہوتا تو میں کعبے کو توڑ کر اس میں دو دروازے لگاتا ایک دروازے میں سے لوگ اندر جاتے اور ایک دروازے میں سے باہر نکلتے' پھر ابن زبیر نے (اپنی حکومت کے زمانے میں) ایسا ہی کیا-

۹۱- بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لاَ يَفْهَمُوا

باب: بعض علم کی باتیں کچھ لوگوں کو بتانا کچھ لوگوں کو اس خیال سے کہ ان کی سمجھ میں نہ آئیں گی نہ بتانا

وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟

حضرت علی نے کہا لوگوں سے (دین کی) وہی باتیں کہو جو وہ سمجھیں' کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول جھٹلایا جائے-

۱۲۷- حَدَّثَنَا بِهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ بِذَلِكَ.

۱۲۷- ہم سے اس قول کو عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے معروف سے' وہ ابوالطفیل سے' وہ حضرت علیؓ سے-

۱۲۸- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ- وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ - قَالَ: ((يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: ((يَا مُعَاذُ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ (ثَلاَثًا) قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ؟ قَالَ: ((إِذًا يَتَّكِلُوا)). وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

۱۲۸- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے' کہا ہم سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذؓ سے فرمایا جب معاذ رضی اللہ عنہ آپ کی خواصی میں سواری پر بیٹھے تھے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ! حاضر آپؐ نے فرمایا معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ! حاضر' تین بار (آپؐ نے معاذ کو پکارا پھر) فرمایا جو کوئی سچے دل سے یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں تو اللہ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا' معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ کر دوں وہ خوش ہو جائیں آپؐ نے فرمایا ایسا کرے گا تو ان کو بھروسا ہو جائے گا- اور حضرت معاذؓ نے مرتے وقت گناہ گار ہونے کے ڈر سے یہ لوگوں سے بیان کر دیا-

۱۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ: ((مَنْ لَقِيَ اللهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) قَالَ: ((أَلاَ أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: ((لاَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا)).

۱۲۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہا میں نے انس سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے فرمایا جو شخص اللہ کو ملے وہ دنیا میں شرک نہ کرتا ہو- تو وہ بہشت میں جائے گا- معاذ نے عرض کیا کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ دوں' آپؐ نے فرمایا' نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں وہ بھروسا نہ کر بیٹھیں-

۹۲- بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

باب: علم میں شرم کرنا کیسا ہے؟

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لاَ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلاَ مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الأَنْصَارِ، لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ.

اور مجاہد نے کہا جو شخص شرم کرے یا مغرور ہو' اس کو علم نہیں آنے کا- اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا انصار کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں ان کو شرم نے دین کی سمجھ حاصل کرنے سے نہیں روکا-

۱۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ،

۱۳۰- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا' کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ عروہ سے' انہوں نے زینب سے جو بیٹی تھیں ام المومنین ام سلمہ کی انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی ماں) آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں اور پوچھنے لگیں یارسول اللہ! اللہ حق بات میں شرم نہیں

فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)). فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟)).

کرتا کیا عورت کو احتلام ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا البتہ جب وہ (جاگ کر) پانی دیکھے' یہ سن کر ام سلمہؓ نے اپنا منہ (شرم سے) ڈھانک لیا اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں تیرے ہاتھ کو مٹی لگے' پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے۔

۱۳۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ، حَدِّثُونِي مَا هِيَ؟)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَاسْتَحْيَيْتُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنَا بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)). قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي. فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا.

۱۳۱- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا آنحضرت صلی نے فرمایا' درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے' مسلمان کی وہی مثال ہے مجھ سے کہو وہ کون سا درخت ہے' یہ سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے' عبداللہ نے کہا' لیکن مجھ کو شرم آئی (میں کہہ نہ سکا) آخر لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ہی بتلایئے' وہ کون سا درخت ہے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبداللہ نے کہا پھر میں نے اپنے باپ (حضرت عمر) سے بیان کیا جو میرے دل میں آیا تھا انہوں نے کہا اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔

۹۳- بَابُ مَنْ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

باب: جو شخص شرم سے خود نہ پوچھے دوسرے شخص سے پوچھنے کو کہے

۱۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((فِيهِ الْوُضُوءُ)).

۱۳۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے انہوں نے منذر ثوری سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میری مذی بہت نکلا کرتی تھی' میں نے مقداد سے کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھو انہوں نے پوچھا' آپ نے فرمایا' مذی سے وضو کرنا چاہیے۔

۹۴- بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں علم کی باتیں کرنا اور فتویٰ دینا

۱۳۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۱۳۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے نافع نے جو غلام تھے عبداللہ بن عمر بن خطاب کے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت کیا کہ

عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)). وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

شخص مسجد (نبوی) میں کھڑا ہوا' کہنے لگا یارسول اللہ! آپ کیا حکم دیتے ہیں ہم (حج کا) احرام کہاں سے باندھیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے — ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں' اور ابن عمر کہتے تھے میں نے یہ بات کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں آنحضرت ﷺ سے صاف نہیں سنی—

٩٥- بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

باب: پوچھنے والے نے جتنا پوچھا اس سے زیادہ جواب دینا

١٣٤- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ : مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: ((لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلاَ الْعِمَامَةَ وَلاَ السَّرَاوِيْلَ وَلاَ الْبُرْنُسَ وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ)).

١٣٤- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) اور ابن ابی ذئب نے اس کو زہری سے بھی روایت کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا جو شخص احرام باندھے ہو وہ کیا پہنے' آپؐ نے فرمایا قمیص نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ ٹوپی نہ وہ کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگی ہو پھر اگر (پہننے کو) جوتیاں (چپل) نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے—

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الوضوء

کتاب وضو کے بیان میں

٩٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي

باب: اللہ تعالیٰ نے جو (سورۂ مائدہ میں) فرمایا

قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ، وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ [المائدة: ٦].

جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تم اپنے منہ دھوؤ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھوؤ) ابو عبداللہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث شریف) میں بیان کر دیا کہ وضو میں ایک ایک بار (اعضا کا دھونا) فرض ہے — اور آپؐ نے دو بار بھی وضو میں دھویا ہے — اور تین تین بار بھی' اور تین بار سے زیادہ نہیں دھویا—

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : وَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ فَرْضَ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً، وَتَوَضَّأَ أَيْضًا

مَرَّتَيْنِ، وَثَلاثًا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ثَلاَثٍ. وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الإِسْرَافَ فِيهِ، وَأَنْ يُجَاوِزُوا فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور عالموں نے وضو میں اسراف (ناحق پانی بہانا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا کیا اس سے بڑھ جانا برا سمجھا ہے۔

۹۷- بَابُ لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ

باب: وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

۱۳۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ.

۱۳۵- ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہوں نے ہمام بن منبہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس شخص کو حدث ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے- ایک شخص نے جو حضر موت کا رہنے والا تھا' پوچھا اے ابوہریرہ حدث کسے کہتے ہیں' انہوں نے کہا پھکی یا پاد-

۹۸- بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ، وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُونَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ

باب: وضو کی فضیلت اور ان لوگوں کی (جو قیامت کے دن) وضو کے نشانوں سے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے

۱۳۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلاَلٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ: رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)).

۱۳۶- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے' انہوں نے خالد بن یزید سے' انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے' انہوں نے کہا میں ابوہریرہ کے ساتھ مسجد (نبوی) کی چھت پر چڑھا انہوں نے وضو کیا' پھر کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے' وضو کے نشانوں سے ان کی پیشانیاں' ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے- اب جو کوئی تم میں سے اپنی سفیدی بڑھانا چاہے وہ بڑھائے-

۹۹- بَابُ لاَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

باب: شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک حدث کا یقین نہ ہو

۱۳۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الرَّجُلُ الَّذِي

۱۳۷- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے زہری نے' انہوں نے سعید بن مسیب اور عباد بن تمیم سے' انہوں نے عباد کے چچا (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی' ایک شخص ہے جس کو نماز میں یہ شبہ

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ، فَقَالَ : ((لاَ يَنْفَتِلُ - أَوْ لاَ يَنْصَرِفُ - حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)).

ہوتا ہے کہ دبر سے کچھ نکلا (حدث ہوا) آپؐ نے فرمایا (وہ نماز چھوڑ کر) نہ پھرے یا نہ مڑے جب تک کہ (حدث کی) آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے۔

۱۰۰ - بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

باب: ہلکا وضو کرنے کا بیان

۱۳۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ صَلَّى - وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، نَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا - يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ - وَقَامَ يُصَلِّي، فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ شِمَالِهِ - فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ. ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلاَةِ، فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلاَةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: رُؤْيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات: ۱۰۲].

۱۳۸ - ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے' کہا مجھ کو کریب بن ابی مسلم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت ﷺ سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پھر آپؐ نے نماز پڑھی' کبھی سفیان نے یوں کہا کہ آپ کروٹ پر لیٹے رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پھر نماز پڑھی' علی نے کہا پھر ہم سے سفیان نے کبھی لمبی حدیث بیان کی کبھی مختصر' عمرو بن دینار سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ میں ایک رات کو اپنی خالہ ام المومنین میمونہ پاس رہا آنحضرت ﷺ رات کو اٹھے (یا رات کو سو رہے) جب تھوڑی رات گزر گئی تو آپ کھڑے ہوئے ایک پانی کی مشک جو لٹک رہی تھی پرانی اس میں سے آپؐ نے ہلکا وضو کیا عمرو بن دینار اس کا ہلکا پنا اور تھوڑا پنا بیان کرتے تھے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے' میں نے بھی آپؐ ہی سا وضو کیا پھر آ کر آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا - اور کبھی سفیان نے بجائے یسارہ کے شمالہ کہا (دونوں کے معنی ایک ہیں) آپؐ نے مجھ کو پھرا کر اپنی داہنی طرف کر لیا پھر جتنی اللہ کو منظور تھی' اتنی نماز آپؐ نے پڑھی بعد اس کے کروٹ پر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے - پھر مؤذن آیا اور آپ کو نماز کے لیے جگایا' آپؐ اس کے ساتھ ہو کر نماز کے لیے چلے' پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا' سفیان نے کہا' ہم نے عمرو سے کہا بعضے لوگ یوں کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھیں (ظاہر میں) سوتی تھیں اور آپ کا دل نہیں سوتا تھا' عمرو نے کہا میں نے عبیداللہ بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے پیغمبروں کا خواب وحی ہے پھر (سورۂ والصفت) کی یہ آیت پڑھی بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں جیسے تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔

۱۰۱ - بابُ إِسْبَاغِ الوُضُوءِ

باب: وضو پورا کرنے کا بیان

وَقَدْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِسْبَاغُ الوُضُوءِ الإِنْقَاءُ.

ابن عمر نے کہا وضو کا پورا کرنا (اعضاء کا) صاف کرنا ہے۔

۱۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۱۳۹ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' انہوں نے امام مالک

مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((الصَّلَاةُ أَمَامَكَ)) فَرَكِبَ. فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

سے' انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے' انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے' انہوں نے اسامہ بن زید سے' وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ عرفات سے لوٹے جب گھاٹی میں پہنچے تو آپ اترے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا میں نے کہا یا رسول اللہ! نماز پڑھیئے گا- آپ نے فرمایا نماز آگے چل کر پڑھیں گے- پھر آپ سوار ہوئے' جب مزدلفہ میں پہنچے تو اترے اور وضو کیا اور پورا وضو' پھر نماز کی تکبیر کہی گئی- آپ نے مغرب کی نماز پڑھی' بعد اس کے ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں (جہاں وہ اترنا چاہتا تھا) بٹھایا' پھر عشاء کی تکبیر ہوئی آپ نے عشاء کی نماز پڑھی' اور دونوں کے بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی-

۱۰۲- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب: ایک ہاتھ سے پانی کا چلو لے کر دونوں ہاتھ سے منہ دھونا

۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ بِلَالٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ مَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا - يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى - ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ.

۱۴۰- ہم سے محمد بن عبدالرحیم بغدادی نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو سلمہ خزاعی منصور بن سلمہ بغدادی نے کہا ہم کو سلیمان بن بلال نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے' انہوں نے وضو کیا اور اپنا منہ دھویا' اس طرح کہ ایک چلو پانی لیا' اس سے کلی کی اور ناک میں ڈالا' پھر ایک اور چلو پانی لیا (ایک ہی ہاتھ سے) اور اس طرح کیا اس کو جھکا کر دوسرے ہاتھ پر ڈال لیا (پھر دونوں ہاتھ سے) اپنا منہ دھویا پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا' پھر ایک اور چلو پانی لیا اور اس سے اپنا بایاں ہاتھ دھویا- پھر اپنے سر پر مسح کیا- پھر ایک اور چلو پانی لیا' اور داہنے پاؤں پر چھڑکا' اس کو دھو ڈالا- پھر ایک اور چلو پانی لیا' اس سے بائیں پاؤں کو دھویا- پھر کہنے لگے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا-

۱۰۳- بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ: وَعِنْدَ الْوِقَاعِ

باب: ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنا اور صحبت کرتے وقت بھی

۱۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

۱۴۱- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے'

حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ)).

وہ منصور سے، وہ سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے کریب سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کرے، یوں کہے بسم اللہ یا اللہ! ہم کو شیطان سے بچائے رکھ اور جو اولاد ہم کو عطا فرمائے، شیطان کو اس سے دور رکھ، پھر کچھ اولاد ہو تو شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۱۰۴- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: پاخانے میں جاتے وقت کیا کہے

۱۴۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). تَابَعَهُ ابْنُ عَرْعَرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَ قَالَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ: ((إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ)) وَ قَالَ مُوسَى عَنْ حَمَّادٍ ((إِذَا دَخَلَ وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ((إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ)).

۱۴۲- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے، انہوں نے کہا، میں نے انس سے سنا، وہ کہتے تھے، آنحضرت ﷺ جب پاخانہ میں جاتے تو یوں فرماتے "یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوتوں اور بھتنیوں سے" آدم کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عرعرہ نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور غندر نے جو شعبہ سے روایت کی اس میں یوں ہے، آپؐ جب پاخانہ پر آتے اور موسیٰ نے جو حماد سے روایت کی اس میں یوں ہے، جب پاخانہ میں جاتے اور سعید بن زید نے عبدالعزیز بن صہیب سے یوں روایت کیا، جب پاخانے جانے لگتے۔

۱۰۵- بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب: پاخانے کے پاس پانی رکھنا

۱۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا. قَالَ: ((مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟)) فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ)).

۱۴۳- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا کہا ہم سے ورقاء بن یشکری نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے، انہوں نے ابن عباس سے کہ
آنحضرت ﷺ پاخانہ میں گئے، میں نے آپؐ کے لیے وضو کا پانی رکھا، آپؐ نے (باہر نکل کر) پوچھا یہ پانی کس نے رکھا، لوگوں نے کہہ دیا ابن عباس نے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اس کو دین کی سمجھ دے۔

۱۰۶- بَابُ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، إِلَّا عِنْدَ الْبِنَاءِ: جِدَارٍ أَوْ نَحْوِهِ

باب: پیشاب یا پاخانے میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کوئی عمارت آڑ ہو، جیسے دیوار وغیرہ

۱۴۴- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

۱۴۴- ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے، انہوں نے یزید سے، انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے

يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلاَ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)).

انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے پاخانہ کو آئے تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرے۔

۱۰۷- بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ

باب: کچی دو اینٹوں پر بیٹھ کر پاخانہ کرنا

۱۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. وَقَالَ: لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ، فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِي وَاللهِ. قَالَ مَالِكٌ: يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلاَ يَرْتَفِعُ عَنِ الأَرْضِ، يَسْجُدُ وَهُوَ لاَصِقٌ بِالأَرْضِ.

۱۴۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' وہ کہتے تھے' کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب تو حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلے کی طرف منہ نہ کر' نہ بیت المقدس کی طرف' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا' میں نے دیکھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دو کچی اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے حاجت کے لیے بیٹھے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے واسع سے کہا شاید تو ان لوگوں میں ہے جو چوتڑوں کے بل نماز پڑھتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا امام مالک نے کہا ابن عمر نے اس سے وہ شخص مراد لیا جو نماز میں زمین سے اونچا نہ رہے سجدے میں زمین سے لگ جائے۔

۱۰۸-بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

باب: عورتوں کا پاخانہ کے لیے میدان میں نکلنا

۱۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ - وَهِيَ صَعِيْدٌ أَفْيَحُ - وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: احْجُبْ نِسَاءَكَ. فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ. فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً، فَنَادَاهَا عُمَرُ:

۱۴۶- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ کی بیویاں رات کو پاخانہ کے لیے مناصع کی طرف نکلتیں' اور مناصع ایک کھلا میدان ہے اور حضرت عمر کئی دن سے آنحضرت ﷺ سے کہہ رہے تھے اپنی عورتوں کو پردے میں بٹھایئے لیکن آنحضرت ﷺ ایسا حکم نہیں دیتے تھے' ایک بار ایسا ہوا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ آپ کی بی بی رضی اللہ عنہ رات کو عشاء کے وقت (پاخانے کے لیے) نکلیں' وہ لمبی قد آور عورت تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا' خبردار! سودہ ہم نے تم کو پہچان

أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ. حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الحِجَابُ. فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ الْحِجَابِ.

لیا- حضرت عمر کو حرص تھی کہ پردے کا حکم اترے- آخر اللہ نے پردے کا حکم اتارا-

۱۴۷- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ)) قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي الْبَرَازَ.

۱۴۷- ہم سے زکریا نے بیان کیا' کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے (اپنی بیبیوں سے) فرمایا' تم کو اجازت ہے حاجت کے لیے (گھر سے) نکلنے کی- ہشام نے کہا حاجت سے مراد پاخانہ ہے-

۱۰۹- بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

باب: گھروں میں پاخانہ کرنا

۱۴۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ.

۱۴۸- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے واسع بن حبان سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر سے' انہوں نے کہا' میں ام المومنین حفصہ کے گھروں کی چھت پر کسی کام کے لیے چڑھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ قبلہ کی طرف پیٹھ کیے ہوئے شام کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی حاجت پوری کر رہے تھے-

۱۴۹- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَمَّهُ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ: لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

۱۴۹- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے خبر دی انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے سنا ان کے چچا واسع بن حبان نے ان کو خبر دی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ دو کچی اینٹوں پر (حاجت کے لیے) بیٹھے ہیں بیت المقدس کی طرف منہ کیے ہوئے-

۱۱۰- بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب: پانی سے استنجا کرنا

۱۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ - وَاسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلاَمٌ

۱۵۰- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے ابومعاذ سے' ان کا نام عطاء بن ابی میمونہ تھا' انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپؓ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا ہمارے ساتھ (دونوں) ایک ڈول پانی لے کر آتے' آپؐ اس

وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ. يَعْنِي يَسْتَنْجِي بِهِ.

سے استنجا کرتے۔

۱۱۱- بَابُ مَنْ حُمِلَ مَعَهُ الْمَاءُ لِطُهُورِهِ

باب: طہارت کے لیے پانی ساتھ لے کر چلنا

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُورِ وَالوِسَادِ.

اور ابو درداء نے (اہل عراق سے) کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو (آنحضرت ﷺ کی) جوتیاں، وضو کا پانی اور تکیہ اپنے ساتھ رکھتا)

۱۵۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ - قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ.

۱۵۱- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے عطاء ابن ابی میمونہ سے، انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے، آنحضرت ﷺ حاجت کے لیے (جنگل کو جاتے) تو میں اور ایک لڑکا (دونوں مل کر) ایک ڈول پانی کا لے کر آپ کے پیچھے جاتے۔

۱۱۲- بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الِاسْتِنْجَاءِ

باب: استنجاء کے لیے نکلے تو پانی کے ساتھ برچھی بھی لے جائے

۱۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً، يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ. تَابَعَهُ النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ. الْعَنَزَةُ عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ.

۱۵۲- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے، انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ پاخانے کو جاتے تو میں اور میرے ساتھ ایک لڑکا (دونوں مل کر) ایک ڈول پانی اور ایک برچھی لے جاتے، آپ پانی سے استنجا کرتے، محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نضر اور شاذان نے بھی شعبہ سے روایت کیا برچھی سے مراد ایک لکڑی ہے جس پر پھل لگا ہو۔

۱۱۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

باب: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

۱۵۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ)).

۱۵۳- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ (ابو قتادہ انصاری) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے (پانی یا دودھ شربت وغیرہ) پیئے تو برتن میں سانس نہ لیوے اور جب کوئی پاخانہ میں آئے تو اپنے ذکر کو داہنا ہاتھ نہ لگائے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

۱۱۴- بَابُ لاَ يُمْسِكُ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ إِذَا بَالَ

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَأْخُذَنَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلاَ يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهِ، وَلاَ يَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ)).

باب: پیشاب کرتے وقت ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ تھامے

۱۵۴- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ (ابو قتادہ سے) انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا جب کوئی تم میں پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ تھامے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے اور نہ (پیتے وقت) برتن میں سانس لے۔

۱۱۵- بَابُ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لاَ يَلْتَفِتُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ((ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا - أَوْ نَحْوَهُ- وَلاَ تَأْتِنِي بِعِظْمٍ وَلاَ رَوْثٍ)). فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِيْ فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ.

باب: ڈھیلوں سے استنجا کرنے کا بیان

۱۵۵- ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے دادا (سعید بن عمرو) سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے چلا- آپؐ حاجت کے لیے نکلے تھے اور آپؐ (چلتے میں) پیچھے نہیں دیکھتے تھے- میں آپؐ کے قریب گیا تو آپؐ نے فرمایا کچھ ڈھیلے مجھ کو ڈھونڈ دے میں ان سے استنجاء کروں گا یا ایسا ہی اور کوئی لفظ فرمایا اور دیکھ ہڈی اور مینگنی نہ لائیو' میں اپنے کپڑے کے کونے میں کئی پتھر لے کر آیا اور آپؐ کے پاس رکھ دیئے اور ایک طرف ہٹ گیا جب آپؐ حاجت سے فارغ ہوئے تو ان سے پوچھا-

۱۱۶- بَابُ لاَ يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

۱۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: لَيْسَ أَبُوعُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ، وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْ، فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: ((هَذَا رِكْسٌ)). وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ.

باب: گوبر (مینگنی) سے استنجا نہ کرے

۱۵۶- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا اس حدیث کو ابو عبیدہ نے روایت نہیں کیا بلکہ عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے باپ سے روایت کیا' انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں گئے مجھ کو تین ڈھیلے لانے کے لیے کہا' میں نے دو پتھر پائے اور تیسرا پتھر ڈھونڈا نہ ملا تو میں نے گوبر کا ٹکڑا اٹھایا' آپؐ نے دو پتھروں کو تو لے لیا اور گوبر پھینک دیا- اور فرمایا یہ پلید ہے- اور ابراہیم بن یوسف نے اس حدیث کو اپنے باپ سے روایت کیا- انہوں نے ابواسحاق سے' اس میں یوں ہے کہ مجھ سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا-

۱۱۷- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۱۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً.

باب: وضو میں ایک ایک بار اعضاء کا دھونا

۱۵۷- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے کہا آنحضرت ﷺ نے وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھویا۔

۱۱۸- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۱۵۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

باب: وضو میں دو دو بار اعضاء دھونا

۱۵۸- ہم سے حسین بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے' بیان کیا کہا ہم کو فلیح بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں دو دو بار اعضاء کو دھویا۔

۱۱۹- بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَلَكِنَّ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ حُمْرَانَ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْ لَا آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا

باب: وضو میں تین تین بار اعضاء دھونا

۱۵۹- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عطاء بن یزید نے خبر دی ان کو حمران نے خبر دی جو غلام تھے حضرت عثمان کے' انہوں نے دیکھا حضرت عثمان نے (پانی کا) برتن منگوایا (پہلے) اپنے دونوں پہنچوں پر تین بار ڈالا اور ان کو دھویا' پھر اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا' پھر کلی کی اور ناک سنکی' پھر اپنا منہ تین بار دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے پھر سر پر مسح کیا ایک ہی بار' پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئے پھر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے- پھر دو رکعات (تحیۃ الوضو کی) پڑھے' اور دل میں کوئی خیال (دنیا وغیرہ کا) ان میں نہ پکائے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے- اور اسی عبدالعزیز بن عبداللہ نے اس حدیث کو ابراہیم سے روایت کیا' انہوں نے صالح بن کیسان سے' انہوں نے ابن شہاب سے کہا عروہ اس حدیث کو حمران سے یوں نقل کرتے تھے' جب حضرت عثمان وضو کر چکے' تو کہنے لگے میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں- اگر قرآن کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم کو یہ حدیث نہ سناتا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے

يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلاَّ غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا)). قَالَ عُرْوَةُ : الآيَةُ : ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا﴾ [الْبَقَرَةُ ۸ ۱۵۹).

اور اس کے بعد نماز پڑھے (کوئی فرض نماز) تو جتنے گناہ اس نماز سے دوسری نماز کے پڑھے تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے' عروہ نے کہا آیت یہ (سورۂ بقرہ کی) جو لوگ ہماری اتاری ہوئی آیتیں چھپاتے ہیں' اخیر تک۔

۱۲۰ - بَابُ الاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو میں ناک سنکنے کا بیان

ذَكَرَهُ عُثْمَانُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کو حضرت عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيْسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ)).

۱۶۰ - ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوادریس نے خبر دی' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا جو کوئی وضو کرے وہ ناک سنکے اور (استنجا کے لیے) ڈھیلے لے وہ طاق لے۔

۱۲۱ - بَابُ الاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

باب: استنجا میں طاق ڈھیلے لینا

۱۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ. وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ. وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

۱۶۱ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر ناک سنکے - اور جو کوئی (استنجا کے لیے) ڈھیلے لے وہ طاق لے - اور تم میں سے جب کوئی سو کر اٹھے تو اپنے ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالنے سے پہلے ان کو دھو لے - معلوم نہیں اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگا۔

۱۲۲ - بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

باب: وضو میں پاؤں دھوئے اور ان پر مسح نہ کرے

۱۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَنَا الْعَصْرُ، فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا. فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ ((وَيلٌ

۱۶۲ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے بشر سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپؐ سے ہم اس وقت آملے جب عصر کا وقت تنگ ہو گیا تھا اور ہم (جلدی کے مارے) پاؤں پر مسح کر رہے تھے آپؐ نے بلند آواز سے پکارا دیکھو دوزخ کی آگ سے ایڑیوں کی خرابی ہو گی دوبار

لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا.

فرمایا یا تین بار۔

۱۲۳ - بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو میں کلی کرنے کا بیان

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ - ﷺ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یہ ابن عباس اور عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوءِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا وَقَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۶۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطا بن یزید نے خبر کی' انہوں نے حمران سے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' انہوں نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا ان کو تین بار دھویا پھر اپنا داہنا ہاتھ اس پانی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک سنکی پھر منہ دھویا تین بار اور دونوں ہاتھ دھوئے کہنیوں تک تین بار پھر مسح کیا (ایک بار) پھر ایک پاؤں کو تین بار دھویا' پھر کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا' وضو کرتے دیکھا' اور آپ نے فرمایا جو کوئی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعات (تحیۃ الوضو کی) پڑھے' دل میں کوئی باتیں نہ بنائے ان میں' تو اللہ اس کے اگلے گناہ بخش دے گا۔

۱۲۴ - بَابُ غَسْلِ الأَعْقَابِ

باب: وضو میں ایڑیوں کا دھونا

وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ

اور محمد بن سیرین وضو میں انگوٹھی کی جگہ دھوتے

۱۶۴- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي أَيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ - وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ - قَالَ: أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ: ((وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)).

۱۶۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ہمارے سامنے سے جایا کرتے اور لوگ برتن سے وضو کیا کرتے تو انہوں نے کہا (لوگو) وضو کو پورا کرو کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے۔

۱۲۵ - بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَلاَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

باب: چپل پہنے ہو تو پاؤں دھونا اور چپلوں پر مسح نہ کرنا

۱۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ

۱۶۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عبید بن جریج سے

بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا. قَالَ: وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الأَرْكَانِ إِلاَّ الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَمَّا الأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلاَّ الْيَمَانِيَيْنِ. وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا. وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا. وَأَمَّا الإِهْلاَلُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہا ابو عبدالرحمٰن! (یہ ان کی کنیت ہے) تم چار باتیں ایسی کرتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا- انہوں نے کہا جریج کے بیٹے! وہ کون سی باتیں ہیں' ابن جریج نے کہا میں دیکھتا ہوں تم (طواف میں) کعبے کے کسی کونے کو ہاتھ نہیں لگاتے' مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو' اور میں دیکھتا ہوں تم صاف (بن بال والے) نری کے جوتے پہنتے ہو اور میں دیکھتا ہوں تم زرد خضاب کرتے ہو اور میں دیکھتا ہوں جب تم (ایام حج میں) مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو (ذیحجہ کا) چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں- اور تم آٹھویں تاریخ تک نہیں باندھتے' عبداللہ بن عمر نے جواب دیا' کعبے کے کونوں کو جو تو کہتا ہے تو میں نے (طواف میں) آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کسی کونے کو ہاتھ لگایا ہو' مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو اور صاف نری کی جوتیاں جن پر بال نہ ہوں' میں نے آنحضرت ﷺ کو پہنتے دیکھا ہے اور آپؐ ان کو پہنے پہنے وضو کرتے تو میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں- رہا زرد رنگ تو میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپؐ (اپنے بالوں اور کپڑوں کو) زرد رنگتے' اس لیے میں اس رنگ کو پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا یہ حال ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھا جب تک آپؐ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ اٹھتی-

١٢٦- بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

باب: وضو اور غسل میں داہنی طرف سے شروع کرنا

١٦٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُنَّ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: ((ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)).

١٦٦- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا انہوں نے ام عطیہ سے جب آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب) کو غسل دینے لگے تو آپؐ نے غسل دینے والی عورتوں سے فرمایا داہنی طرف سے اور وضو کے مقاموں سے ان کا غسل شروع کرو-

١٦٧- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطَهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

١٦٧- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی' کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے' فرمایا آنحضرت ﷺ کو ہر کام میں داہنی طرف سے شروع کرنا اچھا لگتا ہے جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں اور طہارت کرنے میں-

۱۲۷- بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

باب: جب نماز کا وقت آجائے تو پانی کی تلاش کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ يُوجَدْ، فَنَزَلَ التَّيَمُّمُ.

اور حضرت عائشہ نے کہا صبح کی نماز کا وقت آیا تو پانی کو ڈھونڈا نہ ملا- آخر تیمّم کی آیت اتری-

۱۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّهُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

۱۶۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا' لوگ پانی کی تلاش کر رہے تھے لیکن پانی نہ ملا آخر آنحضرت ﷺ کے پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا گیا' آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں سے فرمایا اس میں سے وضو شروع کرو- انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے دیکھا پانی آپؐ کی انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ (سب نے) وضو کر لیا- اخیر والے شخص نے بھی-

۱۲۸- بَابُ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الإِنْسَانِ

باب: جس پانی سے آدمی کے بال دھوئے جائیں

وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا أَنْ يُتَّخَذَ مِنْهَا الْخُيُوطُ وَالْحِبَالُ. وَسُؤْرِ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: هَذَا الْفِقْهُ بِعَيْنِهِ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا﴾ وَهَذَا مَاءٌ. وَفِي النَّفْسِ مِنْهُ شَيْءٌ، يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ.

وہ پاک ہے اور عطاؒ آدمی کے بال سے ڈوریاں یا رسیاں بنانا برا نہیں سمجھتے تھے- اور اس باب میں کتوں کے جوٹھے اور مسجد میں ان کے آنے جانے کا بیان ہے اور زہری نے کہا جب کتا کسی برتن میں چپڑ چپڑ کرے اور اس کے سوا اور پانی نہ ہو تو اس سے وضو کر لے اور سفیان ثوری نے کہا قرآن سے بھی یہی نکلتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پانی نہ پاؤ تو تیمّم کرو اور کتے کا جوٹھا آخر پانی ہے لیکن دل میں اس کی طرف سے ذرا شبہ ہے (شاید وہ نجس ہو) تو وضو اور تیمّم دونوں کرے (احتیاطاً)

۱۶۹- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبِيدَةَ. عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ - أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ - فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۱۶۹- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے' انہوں نے ابن سیرین سے کہا میں نے عبیدہ سے کہا میرے پاس آنحضرت ﷺ کے کچھ بال ہیں جو ہم کو انس کی طرف سے یا ان کے گھر والوں کی طرف سے پہنچے ہیں' عبیدہ نے کہا' اگر ان میں کا ایک بال بھی میرے پاس ہو تو دنیا سے اور جو دنیا میں ہے اس سے وہ مجھ کو زیادہ پسند ہوگا-

۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ.

۱۷۰- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم سے عبادہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عون سے انہوں نے ابن سیرین سے' انہوں نے انس سے کہ آنحضرت ﷺ نے جب (حج میں) اپنا سر منڈایا تو سب سے پہلے ابو طلحہ نے آپؐ کے بال لے لیے-

۱۲۹- بَابُ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ

باب: جب کتا برتن میں منہ ڈال کر پی لے

۱۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا)).

۱۷۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے کسی کے برتن میں سے پی لے تو اس کو سات بار دھوئے-

۱۷۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَنَّ رَجُلاً رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتّٰى أَرْوَاهُ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ)). وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَتِ الْكِلاَبُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُوْنُوا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ.

۱۷۲- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر بھر کر اس کو پلانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اللہ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو جنت عطا فرمائی- ہم سے احمد بن شبیب نے بیان کیا' کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے یونس سے' انہوں نے ابن شہاب سے' کہا مجھ سے حمزہ بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانے میں کتے مسجد (نبوی) میں آتے جاتے (کیونکہ دروازہ اور حصار نہ تھا) پھر وہاں کسی جگہ پر پانی نہیں چھڑکتے تھے-

۱۷۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ فَقَتَلَ فَكُلْ، وَإِذَا أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ

۱۷۳- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے' انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے (کتے کے شکار کو) پوچھا' آپؐ نے فرمایا جب تو اپنا سدھایا ہوا (شکاری) کتا چھوڑے' وہ شکار مارے تو کھا اور جب جانور اس میں

فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفسِهِ)). قُلْتُ: أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ. قَالَ: ((فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى كَلْبٍ آخَرَ)).

سے کھالے تو اس کو نہ کھا کیونکہ اس نے اپنے لیے وہ جانور پکڑا میں نے عرض کیا کبھی میں اپنا کتا (شکار پر) چھوڑتا ہوں وہاں اس کے ساتھ دوسرا کتا بھی پاتا ہوں آپؐ نے فرمایا اس شکار کو مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۱۳۰- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوءَ إِلاَّ مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلُ وَالدُّبُرِ

باب: وضو اسی حدث سے لازم آتا ہے جو دونوں راہوں یعنی قبل یا دبر سے نکلے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ﴾ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ نَحْوُ الْقَمْلَةِ: يُعِيدُ الْوُضُوءَ. وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلاَةِ أَعَادَ الصَّلاَةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ أَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلاَ وُضُوءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنْ حَدَثٍ. وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضَى فِي صَلاَتِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ فِي جِرَاحَاتِهِمْ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ: لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوءٌ. وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا الدَّمُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَبَزَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَمًا فَمَضَى فِي صَلاَتِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنْ يَحْتَجِمُ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ غَسْلُ مَحَاجِمِهِ.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا یا کوئی تم میں سے جائے ضرور سے آئے- اور عطاء نے کہا جس کے دبر (پاخانے کے مقام) سے کیڑا نکلے یا ذکر میں سے (کوئی جانور) جوں کی طرح تو وہ پھر وضو کرے اور جابر بن عبداللہ نے کہا اگر کوئی (پکار کر) نماز میں ہنس دے تو وہ نماز دوبارہ پڑھے لیکن وضو دوبارہ نہ کرے اور امام حسن بصری نے کہا' جس نے اپنے (سر کے) بال منڈائے یا ناخون کترائے یا اپنے موزے اتار ڈالے تو اس پر (دوبارہ) وضو لازم نہیں اور ابوہریرہ نے کہا وضو لازم نہیں ہوتا مگر حدث سے' اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ذات الرقاع کی لڑائی میں تھے' وہاں ایک شخص کو (عین نماز میں) تیر لگا' اس میں سے بہت خون بہا لیکن اس نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھے چلا گیا اور امام حسن بصری نے کہا مسلمان ہمیشہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے- اور طاؤس اور امام محمد باقر اور عطاء اور حجاز کے لوگوں نے کہا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اور عبداللہ بن عمر نے پھنسی کو دبایا اس میں سے خون نکلا' پھر وضو نہیں کیا- اور ابن ابی اوفی صحابی نے خون تھوکا لیکن نماز پڑھا کیے- اور ابن عمر اور حسن بصری نے کہا جو کوئی پچھنی لگائے (اس کا وضو نہیں ٹوٹتا) فقط پچھنی کی جگہوں کو دھو ڈالے-

۱۷۴- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ)). فَقَالَ رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: الصَّوْتُ (يَعْنِي الضَّرْطَةَ).

۱۷۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہا ہم سے سعید مقبری نے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ ہمیشہ نماز میں رہتا ہے (نماز کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اس کو حدث نہ ہو ایک پرائے ملک والا (جو عربی نہ تھا) بولا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدث کیا ہے؟ انہوں نے کہا آواز یعنی پاد-

۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا)).

۱۷۵- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زبیر سے) انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا نماز نہ چھوڑے جب تک (حدث کی) آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے-

۱۷۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((فِيْهِ الْوُضُوْءُ)). وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ.

۱۷۶- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے' انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو یعلی منذر ثوری سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے کہا حضرت علی نے کہا میں وہ شخص تھا جس کی مذی بہت نکلتی تھی' میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا مسئلہ پوچھنے میں شرم کی تو میں نے مقداد بن اسود سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا' آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے- اس حدیث کو جریر کی طرح شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے-

۱۷۷- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ. قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوْهُ بِذٰلِكَ.

۱۷۷- ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان سے بیان کیا' انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے' کہا کہ عطاء بن یسار نے ان سے کہا زید بن خالد نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عثمان سے پوچھا میں نے کہا بتلایئے اگر کوئی شخص جماع کرے لیکن انزال نہ ہو (تو اس پر غسل ہے یا نہیں) انہوں نے کہا وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے اور اپنا ذکر دھو ڈالے- حضرت عثمان نے کہا میں نے یہ آنحضرت ﷺ سے سنا ہے (اگر دخول ہو لیکن منی نہ نکلے تو غسل لازم نہیں' وضو کافی ہے) پھر میں نے یہ مسئلہ حضرت علی اور زبیر اور طلحہ اور ابی بن کعب سے پوچھا انہوں نے بھی یہی حکم دیا-

۱۷۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ؟)) فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُعْجِلْتَ - أَوْ قُحِطْتَ - فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ)). تَابَعَهُ وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَلَمْ يَقُلْ غُنْدَرٌ وَيَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ ((الْوُضُوْءُ)).

۱۷۸- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی' کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے حکم سے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بلا بھیجا وہ اس حالت سے حاضر ہوا کہ اس کے سر پر سے پانی ٹپک رہا تھا- آپ نے فرمایا شاید ہم نے تجھ کو جلدی میں ڈال دیا؟ اس نے کہا جی ہاں' تب آپ نے فرمایا جب تو جلدی میں پڑ جائے یا تیری منی رک جائے (انزال نہ ہو) تو وضو کر ڈال (غسل ضرور نہیں) نضر کے ساتھ اس حدیث کو وہب نے بھی شعبہ سے روایت کیا- امام بخاری نے کہا غندر اور یحییٰ نے اس حدیث میں شعبہ سے وضو کا ذکر نہیں کیا-

۱۳۱ - بَابُ الرَّجُلِ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

باب کوئی شخص اپنے ساتھی کو وضو کرائے تو کیسا ہے؟

۱۷۹- حَدَّثَنَا بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ. قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: ((الْمُصَلَّى أَمَامَكَ)).

۱۷۹- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے' انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ آنحضرت ﷺ جب عرفات سے لوٹے تو گھاٹی کی طرف مڑ گئے (راستہ چھوڑ کر) وہاں حاجت سے فارغ ہوئے اسامہ نے کہا میں آپ پر پانی ڈالتا جاتا تھا آپ وضو کر رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا نماز آگے پڑھیں گے۔

۱۸۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ مُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

۱۸۰- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے بیان کیا کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو سعد بن ابراہیم نے خبر دی ان کو نافع بن جبیر بن مطعم نے انہوں نے عروہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اپنے باپ مغیرہ بن شعبہؓ سے وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' آپ حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ اور (جب لوٹ کر آئے تو) مغیرہ آپ پر پانی ڈالنے لگے' آپ وضو کر رہے تھے' آپ نے اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

۱۳۲ - بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

باب: قرآن کا پڑھنا (لکھنا) وغیرہ بے وضو درست ہے

وَقَالَ مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: لاَ بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ، وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ. وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ: إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ إِزَارٌ فَسَلِّمْ، وَإِلاَّ فَلاَ تُسَلِّمْ.

اور منصور نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا حمام کے اندر قرآن پڑھنے میں کچھ برائی نہیں اور خط وغیرہ بے وضو لکھ سکتا ہے' اور حماد بن ابی سلیمان نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا اگر حمام میں جو لوگ نہاتے ہوں وہ تہ بند باندھے ہوں تو ان کو سلام کر ورنہ نہ کر۔

۱۸۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ - وَهِيَ خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ،

۱۸۱- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے ان سے ابن عباس نے بیان کیا وہ ایک رات ام المومنین میمونہ کے پاس جو ان کی خالہ اور آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں' رہے۔ ابن عباس نے کہا میں بچھونے کے چوڑان میں لیٹا اور

وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ - أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ - اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ. ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

آنحضرت ﷺ اور آپ کی بی بی اس کے لمبائو میں لیٹے - پھر آپ نے آرام فرمایا' جب آدھی رات ہوئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد' تو آپ بیدار ہوئے (نیند سے جاگے) اور بیٹھ کر اپنی آنکھیں ہاتھ سے ملنے لگے' پھر سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں (ان فی خلق السموات سے اخیر تک) پھر ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی اس میں سے اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے' ابن عباس نے کہا میں بھی کھڑا ہوا اور جیسا آنحضرت نے کیا تھا میں نے بھی کیا پھر میں آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا آپ نے (پیار سے) اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کر اس کو مروڑنے لگے - اس کے بعد آپ نے (تہجد کی) دو رکعات پڑھیں - پھر دو رکعات پھر دو رکعات پھر دو رکعات پھر دو رکعات پھر دو رکعات - سب بارہ رکعات) پھر وتر پڑھا پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس آیا اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور ہلکی پھلکی دو رکعات (فجر کی سنت کی) پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی -

۱۳۳ - بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلاَّ مِنَ الغَشْيِ المُثْقِلِ

باب: جب سخت غشی ہو (بالکل ہوش نہ رہے) تو وضو ٹوٹے گا

۱۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي. فَقُلْتُ : مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ. فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْيُ، وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلاَّ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ

۱۸۲ - ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا جب سورج کو گہن لگا تو میں حضرت عائشہ ام المومنین پاس آئی جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں دیکھا تو لوگ نماز میں کھڑے ہیں اور عائشہ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں میں نے (نماز ہی میں) ان کو پوچھا' لوگوں کا کیا حال ہے' انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا - میں نے کہا' کیا (عذاب کی) کوئی نشانی ہے' انہوں نے اشارے سے کہا' ہاں پھر میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آگیا اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ کی تعریف کی اس کی خوبی بیان کی پھر فرمایا جو چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی وہ آج میں نے اس جگہ دیکھ لی - یہاں تک کہ بہشت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا - اور مجھ کو یہ وحی آئی

وَالنَّارَ. وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبًا مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ (أَوِ الْمُوقِنُ، لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُولُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا. فَيُقَالُ : نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ (أَوِ الْمُرْتَابُ، لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ)).

کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا' اتنا ہی یا اس سے قریب قریب جتنا دجال کے سامنے ہوگا' فاطمہ نے کہا میں نہیں جانتی اسماء نے کون سا لفظ کہا تم میں سے ہر ایک کے پاس (قبر میں) فرشتے آئیں گے اور کہیں گے' تو اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا ہے لیکن ایماندار یا یقین رکھنے والا میں نہیں جانتی اسماء نے کون سا لفظ کہا یوں کہے گا وہ محمد ہیں اللہ کے رسول ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے - ہم نے ان کا کہنا قبول کیا اور ایمان لائے' ان کی پیروی کی - تب اس سے کہا جائے گا تو اچھی طرح سو رہ' ہم تو جانتے تھے کہ تو ایماندار تھا اور جو منافق ہوگا یا شک کرنے والا' میں نہیں جانتی اسماء نے کون سا لفظ کہا' وہ کہے گا میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو میں بھی کہنے لگا -

۱۳۴ - بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

باب: سارے سر پر مسح کرنا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَامْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ﴾ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: الْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا. وَسُئِلَ مَالِكٌ: أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ؟ فَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ.

کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا اور اپنے سروں پر مسح کرو اور سعید بن مسیب نے کہا عورت بھی مرد کی طرح اپنے (سارے) سر پر مسح کرے' اور امام مالک سے پوچھا گیا کیا تھوڑے سر کا مسح بھی کافی ہے تو انہوں نے عبداللہ بن زید کی حدیث سے دلیل لی -

۱۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ. فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ : بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۱۸۳ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا جو عمرو بن یحییٰ کے دادا تھے کیا تم مجھ کو بتلا سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر وضو کیا کرتے تھے؟ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں' پھر انہوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر (یا دونوں ہاتھوں پر) ڈالا اس کو دو بار دھویا پھر تین بار کلی کی' اور ناک سنکی' پھر اپنا منہ تین بار دھویا' پھر اپنے ہاتھوں کو دو دو بار دونوں کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر مسح کیا آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے یعنی پہلے سر کے آگے شروع کیا اور دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر جہاں سے شروع کیا تھا وہیں تک ہاتھوں کو لے آئے - پھر دونوں پاؤں دھوئے -

۱۳۵ - بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

باب: دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا

۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ: فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

۱۸۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم کو وہیب نے خبر دی' انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں عمرو بن ابی حسن (اپنے چچا) کے پاس موجود تھا' انہوں نے عبداللہ بن زید سے پوچھا آنحضرت ﷺ کیوں کر وضو کرتے تھے' انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور آنحضرت کا سا وضو کر کے لوگوں کو بتلایا تو پہلے اس طشت میں اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو تین بار دھویا- پھر اپنا ہاتھ اس طشت میں ڈال کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ناک سنکی' تین چلوؤں سے پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنا ہاتھ ڈال کر (پانی لے کر) سر پر مسح کیا آگے سے ہاتھوں کو لے گئے اور پیچھے سے لائے ایک ہی بار پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے-

۱۳۶ - بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

باب: لوگوں کے وضو سے جو پانی بچ رہا ہو اس کو کام میں لانا

وَأَمَرَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا بِفَضْلِ سِوَاكِهِ.

اور جریر بن عبداللہ نے اپنے گھر والوں سے کہا ان کی مسواک کرنے کے بعد جو پانی بچ رہا اس سے وضو کریں-

۱۸۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

۱۸۵- ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم نے کہا میں نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو ہم پر برآمد ہوئے وضو کا پانی آپ کے پاس لایا گیا آپ نے وضو کیا پھر لوگ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینے لگے اور بدن پر ملنے لگے اور آپ نے ظہر کی دو رکعات پڑھیں اور عصر کی دو رکعات (اس لیے کہ آپ مسافر تھے) اور آپ کے سامنے ایک برچھی گڑی تھی-

وَقَالَ أَبُو مُوسَى: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَمَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا: ((اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا)).

اور ابوموسیٰ اشعری نے کہا' آنحضرت ﷺ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا' اور اپنے منہ اور ہاتھ اس میں دھوئے اور اس میں کلی کی- پھر بلال اور ابوموسیٰ سے کہا اس میں سے دونوں پی لو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو-

۱۸۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

۱۸۶- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ. وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ، وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ.

بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے محمود بن ربیع نے بیان کیا اور یہ محمود وہی ہیں جن کے منہ پر آنحضرت ﷺ نے کلی کی تھی جب وہ بچے تھے' ان کے کنویں کے پانی سے اور عروہ نے مسور بن مخرمہ وغیرہ (مروان) سے روایت کی - ہر ایک اپنے ساتھی کو سچا بتاتا تھا کہ (عروہ بن مسعود نے مکہ کے مشرکوں سے کہا) آنحضرت ﷺ جب وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے لیے لوگ لڑنے پر مستعد ہو جاتے ہیں -

۱۳۷ - بَابٌ

باب:

۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ. ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

۱۸۷ - ہم سے عبدالرحمٰن بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں نے جعد بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ مجھ کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا بھانجا بیمار ہے (پاؤں کے درد سے) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے مہر نبوت کو دیکھا آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایسی تھی جیسے چھپر کٹ کی گھنڈی -

۱۳۸ - بَابُ مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

باب: ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۱۸۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا. فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۸ - ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا' کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے' انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے پہلے برتن سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دھویا پھر اندر دھویا یا یوں کہا کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا کیا پھر دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک دو دو بار اور سر پر آگے اور پیچھے دونوں طرف مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے پھر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سے وضو کیا کرتے تھے -

۱۳۹- بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب: سر کا مسح ایک بار کرنا

۱۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ، فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا بِثَلاَثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى المِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَدْبَرَ بِهَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۱۸۹- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں عمرو بن ابی حسن (اپنے چچا کے) پاس موجود تھا- انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں پوچھا تو عبداللہ نے پانی کا ایک طشت منگوایا ان کے سامنے وضو کیا (پہلے) اس کو دونوں ہاتھوں پر جھکایا تین بار ان کو دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈال دیا اور تین چلوؤں سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (اور پانی لے کر) تین بار اپنا منہ دھویا پھر برتن میں ہاتھ ڈالے' دونوں ہاتھوں کو دونوں کہنیوں تک دو دو بار دھویا' پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور سر پر آگے اور پیچھے دونوں طرف مسح کیا پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور اپنے پاؤں دھوئے-

۱۹۰- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً.

۱۹۰- ہم سے (اسی حدیث کو) موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے وہیب سے' اس میں یوں ہے کہ سر پر ایک بار مسح کیا-

۱۴۰- بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ، وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

باب: مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ مل کر وضو کرنا

وَتَوَضَّأَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالحَمِيمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَةٍ

اور عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے اس کا استعمال کرنا اور حضرت عمر نے گرم پانی سے وضو کیا اور ایک نصرانی عورت کے گھر سے پانی لے کر

۱۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ جَمِيعًا.

۱۹۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں مرد اور عورتیں مل کر (ایک ہی برتن میں سے) وضو کیا کرتے-

۱۴۱- بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءَهُ عَلَى الْمَغْمَى عَلَيْهِ

باب: آنحضرت ﷺ کا وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر ڈالنا

۱۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لاَ أَعْقِلُ

۱۹۲- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے- میں ایسا بیمار تھا کہ بالکل بے ہوش آپ نے وضو کیا اور وضو کا پانی یا وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا'

فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ، إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلاَلَةٌ؟ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

مجھ کو ہوش آگیا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا وارث کون ہوگا میں تو کلالہ ہوں تب فرائض کی آیت اتری (جو سورۂ نساء کے اخیر میں ہے)

۱۴۲- بَابُ الغُسْلِ وَالوُضُوءِ فِي المِخْضَبِ وَالقَدَحِ وَالخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ

باب: لگن، پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتن میں سے غسل اور وضو کرنا

۱۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغُرَ المِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ. قَالَ: ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً.

۱۹۳- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن بکر سے سنا کہا ہم سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے کہا (عصر کی نماز) کا وقت آن پہنچا پھر جس کا گھر قریب تھا وہ تو اپنے گھر (وضو کرنے کو) گیا اور کچھ لوگ (جن کے گھر دور تھے) ان کا وضو نہ تھا، رہ گئے- پھر آنحضرت ﷺ کے پاس پتھر کی ایک لگن لائے جس میں پانی تھا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ آپؐ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا نہ سکے لیکن (باوجود اس کے) سب لوگوں نے (اس میں سے) وضو کر لیا- حمید نے کہا میں نے انس سے پوچھا اس وقت تم کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا اسی (۸۰) سے کچھ زیادہ-

۱۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ.

۱۹۴- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا انہوں نے برید سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے کہ آنحضرت ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اس میں ہاتھ دھوئے منہ دھویا اور اس میں کلی کی-

۱۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ، فَتَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۱۹۵- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے عمرو ابن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے پاس) آئے ہم نے ایک پیتل کی لگن میں آپؐ کے لیے پانی رکھا آپؐ نے وضو کیا اور تین بار اپنا منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے اور سر پر مسح کیا، آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لائے اور دونوں پاؤں دھوئے-

۱۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ

۱۹۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی، حضرت عائشہ نے فرمایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپؐ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپؐ نے اپنی بیبیوں سے

اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ فِي الأَرْضِ: بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ - قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ؟ فَقُلْتُ: لاَ. قَالَ : هُوَ عَلِيٌّ - وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ : ((هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ، لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ)). وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.

میرے گھر میں تیمار داری ہونے کی اجازت لی- انہوں نے اجازت دی' آپؐ دو آدمیوں کے بیچ میں (ان پر ٹیکا دے کر) نکلے' آپؐ کے دونوں پاؤں زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے' وہ دو آدمی عباس تھے اور ایک اور شخص' عبیداللہ نے کہا' میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عباسؓ سے بیان کی- انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرے شخص کون تھے' میں نے کہا میں نہیں جانتا' انہوں نے کہا' وہ علی تھے- اور حضرت عائشہ بیان کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر (یعنی میرے حجرے میں) آگئے اور آپؐ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا مجھ پر ایسی سات مشکیں بہاؤ جن کے اونٹ نہ کھولے گئے ہوں شاید میں لوگوں کو وصیت کر سکوں- پھر آپؐ کو ام المومنین حفصہ کی ایک لگن میں بٹھایا (وہ تانبے کی تھی) اور ہم نے یہ مشکیں آپؐ پر بہانا شروع کیں' یہاں تک کہ آپؐ ہم کو اشارہ کرنے لگے بس بس تم اپنا کام پورا کر چکیں' پھر آپؐ لوگوں پر برآمد ہوئے-

۱۴۳- بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

باب: طشت سے وضو کرنا

۱۹۷- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَمِّي يُكْثِرُ مِنَ الْوُضُوءِ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَكَفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاغْتَرَفَ بِهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَمَسَحَ بِهِ رَأْسَهُ فَأَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَأَقْبَلَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

۱۹۷- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے' انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے کہا میرے چچا (عمرو بن ابی حسن) وضو میں بہت پانی بہاتے تھے انہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا مجھ کو بتلاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر وضو کرتے تھے' انہوں نے پانی کا ایک طشت منگوایا (پہلے) اپنے ہاتھوں پر جھکا کر ان کو تین بار دھویا پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈال دیا اور کلی کی اور ناک جھینکی ایک ہی چلو سے تین بار' پھر دونوں ہاتھ طشت میں ڈال کر چلو بھر لیا اور تین بار اپنا منہ دھویا- پھر دو دو بار دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے' پھر دونوں ہاتھ سے پانی لیا اور اپنے سر پر مسح کیا ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے پھر دونوں پاؤں دھوئے' پھر کہنے لگے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا-

۱۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ، قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ. قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

۱۹۸- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے بیان کیا' انہوں نے ثابت سے سنا' انہوں نے انس سے کہ آنحضرت ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا تو ایک کھلے منہ کا چوڑا اور تھلا پیالہ لائے - اس میں تھوڑا سا پانی تھا - آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں' انس نے کہا میں پانی کو دیکھنے لگا' وہ آپ کی مبارک انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا انس نے کہا میں نے اندازہ کیا تو ستر سے اسی تک آدمیوں نے اس سے وضو کیا -

١٤٤- بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

باب: ایک مد پانی سے وضو کرنا

۱۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ - أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ - بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

۱۹۹- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن جبیر نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ ایک صاع پانی سے لے کر پانچ مد پانی تک سے غسل کرتے تھے یا اپنا بدن دھوتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کر لیتے -

١٤٥- بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنا

۲۰۰- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ. وَقَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ أَبَاسَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدًا حَدَّثَهُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ نَحْوَهُ.

۲۰۰- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا' انہوں نے ابن وہب سے کہا مجھ سے عروہ بن حارث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابوالنضر نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے یہ مسئلہ (موزوں پر مسح کرنے کا) حضرت عمر سے پوچھا انہوں نے کہا ہاں موزوں پر مسح آنحضرت نے کیا ہے اور جب سعد آنحضرت ﷺ کی کوئی حدیث تجھ سے بیان کریں تو پھر دوسرے کسی سے اس کو نہ پوچھ' اور موسیٰ بن عقبہ نے اپنی روایت میں یوں کہا مجھ کو ابوالنضر نے خبر دی' ان سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ سعد نے ان سے یہ حدیث بیان کی تو عمر نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایسا ہی کہا -

۲۰۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُولِ

۲۰۱- ہم سے عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے' انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے باپ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے

اللہ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

آنحضرت ﷺ سے' آپؐ حاجت کے لیے نکلے' مغیرہ ایک ڈول پانی کا لے کر آپؐ کے پیچھے چلے' جب آپؐ حاجت سے فارغ ہوئے تو مغیرہ نے آپؐ پر پانی ڈالا آپؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَتَابَعَهُ حَرْبٌ وَأَبَانُ عَنْ يَحْيَى.

۲۰۲- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے' انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے' انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا' آپؐ موزوں پر مسح کرتے تھے اور شیبان کے ساتھ اس کو حرب اور ابان نے بھی یحییٰ سے روایت کیا۔

۲۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ. وَتَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۳- ہم سے عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی' انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے اپنے باپ سے' کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپؐ اپنے عمامے پر مسح کرتے تھے اور موزوں پر اور اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے ابو سلمہ سے' وہ عمرو سے وہ آنحضرت سے۔

۱۴۶- بَابُ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

باب: موزوں کو باوضو پہننا

۲۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ: ((دَعْهُمَا، فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ)) فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

۲۰۴- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا انہوں نے عامر شعبی سے' انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' میں ایک سفر میں (غزوہ تبوک میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا میں جھکا کہ آپؐ کے موزے اتار لوں' آپؐ نے فرمایا رہنے دے میں نے ان کو باوضو پہنا ہے' پھر ان پر مسح کیا۔

۱۴۷- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيْقِ

باب: بکری کے گوشت اور ستو (اور آگ سے پکی ہوئی چیزیں) کھانے سے وضو نہ کرنا

وَأَكَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّؤُوْا.

اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھایا (پھر نماز پڑھی) اور وضو نہ کیا۔

۲۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

۲۰۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا

ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۶- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۶- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی' ان کو عمرو بن امیہ ان کے باپ نے' انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ بکری کے گوشت کا شانہ کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے آپؐ نے چھری ڈال دی پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

۱۴۸- بَابُ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

باب: ستو کھانے کے بعد کلی کر کے نماز پڑھنا اور وضو نہ کرنا

۲۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ - فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ، فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے یحییٰ ابن سعید سے' انہوں نے بشیر بن یسار سے جو بنی حارثہ کے غلام تھے کہ سوید بن نعمان نے ان کو خبر دی' وہ جس سال خیبر فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے' جب صہباء میں پہنچے جو ایک مقام ہے خیبر کے (مدینہ کی طرف) وہاں آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر توشے منگوائے تو فقط ستو آیا (اور کوئی کھانا نہ آیا) آپؐ نے حکم دیا وہ بھگویا گیا پھر آپؐ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا بعد اس کے مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے' آپؐ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

۲۰۸- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۲۰۸- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے وہ بکیر سے وہ کریب سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے پاس بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

۱۴۹- بَابُ هَلْ يُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ

باب: کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے؟

۲۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ دَسَمًا)). تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحٌ

۲۰۹- ہم سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے' انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہ آنحضرت ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکنائی ہوتی ہے۔ عقیل کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور صالح

بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

بن کیسان نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰ - بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ، وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النُّعْسَةِ وَالنُّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوْءًا

باب: نیند سے وضو کرنے کا بیان

اور جس شخص نے ایک دو بار اونگھنے سے یا ایک آدھ جھونکا لینے سے وضو لازم نہیں سمجھا اس کی دلیل۔

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لاَ يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)).

۲۱۰ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ہشام سے' وہ اپنے باپ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں نماز میں اونگھے تو وہ سو رہے یہاں تک کہ نیند کا غلبہ اس سے جاتا رہے کیونکہ اونگھتے میں اگر کوئی نماز پڑھے تو معلوم نہیں (منہ سے کیا نکلے) وہ چاہے بخشش مانگنا اور لگے اپنے تئیں کوسنے برا کہنے۔

۲۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ)).

۲۱۱ - ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ابوایوب نے انہوں نے ابو قلابہ سے' وہ انس سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہیے سو جائے حتیٰ کہ جو پڑھے وہ سمجھنے لگے۔

۱۵۱ - بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

باب: وضو پر وضو کرنا

۲۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا. ح. وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ. قُلْتُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

۲۱۲ - ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا (دوسری سند) اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے' انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے عمرو بن عامر نے بیان کیا انہوں نے انس سے سنا کہا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔ عمرو بن عامر نے انس سے کہا تم لوگ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو تو ایک ہی وضو کافی ہو تا جب تک حدث نہ ہو۔

۲۱۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا صَلَّى دَعَا بِالأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلاَّ بِالسَّوِيقِ، فَأَكَلْنَا

۲۱۳ - ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے خبر دی' کہا مجھ کو سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی' انہوں نے کہا ہم جس سال خیبر فتح ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے' جب صہباء میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عصر کی نماز پڑھائی' جب نماز پڑھ چکے تو کھانے منگوائے لیکن ستو کے سوا اور کچھ نہیں آیا' ہم نے اسی کو کھایا اور پیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے

وَشَرِبْنَا، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى لَنَا الْمَغْرِبَ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

مغرب کی نماز کے لیے اور کلی کی-اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا-

١٥٢- بَابُ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لاَ يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

باب: پیشاب سے احتیاط نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے

٢١٤- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ - أَوْ مَكَّةَ - فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ - ثُمَّ قَالَ - بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ ((لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا)).

٢١٤- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے کسی باغ میں سے گزرے (دوسری روایت میں بغیر شک کے مدینہ کا باغ مذکور ہے) وہاں دو آدمیوں کی آواز سنی' جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا-اس وقت آپ نے فرمایا ان دونوں کو (قبر میں) عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں' پھر فرمایا البتہ بڑا گناہ ہے ان میں ایک تو اپنے پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا- پھر آپ نے (کھجور کی ایک ہری) ٹہنی منگوائی اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک وہ سوکھیں نہیں ان کا عذاب ہلکا ہو-

١٥٣- بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

باب: پیشاب کو دھونا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ: كَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ. وَلَمْ يَذْكُرْ سِوَى بَوْلِ النَّاسِ.

اور آنحضرت ﷺ نے ایک قبر والے کو (جس کا قصہ اوپر گزرا) یہ فرمایا کہ وہ اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا تو آپ نے آدمی ہی کے پیشاب کا ذکر کیا-

٢١٥- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ يَغْسِلُ بِهِ.

٢١٥- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی کہا مجھ سے روح بن قاسم نے بیان کیا کہا مجھ سے عطاء بن ابی میمونہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہا کہ آنحضرت ﷺ جب حاجت کے لیے نکلتے تو میں پانی لے کر آتا' آپ اس سے (پیشاب گاہ کو دھوتے)

١٥٤- بَابٌ

باب

٢١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ

٢١٦- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حازم نے کہا ہم سے اعمش (سلیمان بن مہران) نے' انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت

ﷺ بقبرين فقال: ((إنهما ليعذبان، وما يعذبان في كبير، أما أحدهما فكان لا يستتر من البول، وأما الآخر فكان يمشي بالنميمة)) ثم أخذ جريدة رطبة فشقها نصفين، فغرز في كل قبر واحدة. قالوا: يا رسول الله لم فعلت هذا؟ قال: ((لعله يخفف عنهما ما لم ييبسا)).

قال ابن المثنى: وحدثنا وكيع قال: حدثنا الأعمش قال: سمعت مجاهدا مثله.

ﷺ دو قبروں پر سے گزرے' آپؐ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ میں نہیں' ان میں ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا- پھر آپؐ نے (کھجور کی) ایک ہری ٹہنی لی اور اس کو بیچ میں سے چیر کر دو کر ڈالا' اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دی- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا شاید جب تک یہ نہ سوکھیں ان کا عذاب ہلکا ہو-

ابن مثنیٰ نے کہا' اور ہم سے وکیع نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا' پھر یہی حدیث بیان کی-

۱۵۵- بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ الأَعْرَابِيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: آنحضرت ﷺ اور صحابہ نے اس گنوار کو چھوڑ دیا (جس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تھا) یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر چکا۔

۲۱۷- حدثنا موسى بن إسماعيل قال: حدثنا همام قال حدثنا إسحاق عن أنس بن مالك أن النبي ﷺ رأى أعرابيا يبول في المسجد فقال: ((دعوه)). حتى إذا فرغ دعا بماء فصبه عليه.

۲۱۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک گنوار کو دیکھا مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے (لوگوں نے اس کو ڈانٹا) آپؐ نے فرمایا اس سے کچھ نہ بولو' جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا-

۱۵۶- بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینا

۲۱۸- حدثنا أبو اليمان قال: أخبرنا شعيب عن الزهري قال: أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود أن أبا هريرة قال: قام أعرابي فبال في المسجد، فتناوله الناس، فقال لهم النبي ﷺ: ((دعوه، وهريقوا على بوله سجلا من ماء - أو ذنوبا من ماء - فإنما بعثتم ميسرين، ولم تبعثوا معسرين)).

۲۱۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے سنا انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک گنوار کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگوں نے اس کو للکارا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو جانے دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک بھرا ہوا پانی کا ڈول بہا دو- کیونکہ تم لوگوں پر' آسانی کرنے کو بھیجے گئے اور سختی کرنے کو نہیں بھیجے گئے-

۲۱۹- و حدثنا عبدان قال: أخبرنا عبد الله قال: أخبرنا يحيى بن سعيد قال: سمعت أنس بن مالك عن النبي ﷺ. وحدثنا خالد. قال وحدثنا سليمان عن

۲۱۹- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) اور ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید

يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأُهْرِيْقَ عَلَيْهِ.

سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ایک گنوار آیا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا لوگوں نے اس کو جھڑکا آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو (جھڑکنے سے) منع فرمایا۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا ایک ڈول پانی اس جگہ (جہاں پیشاب کیا تھا) بہادیا گیا۔

۱۷۵- بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کے پیشاب کا بیان

۲۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ: أُتِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ.

۲۲۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک بچہ کو آنحضرت ﷺ کے پاس لائے' اس نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس پر ڈال دیا۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

۲۲۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ام قیس بنت محصن سے' وہ اپنے چھوٹے بچے کو جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں آپؐ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا اس نے آپؐ کے کپڑے پر موت دیا' آپ نے پانی منگا کر اس پر چھڑکا اس کو دھویا نہیں۔

۱۲۸- بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا

باب: کھڑے کھڑے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۲۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ.

۲۲۲- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے کھورے پر آئے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا پھر پانی منگایا میں پانی لایا آپؐ نے وضو کیا۔

۱۵۹- بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ، وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

باب: اپنے رفیق کے نزدیک پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ کرنا

۲۲۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُنِيْ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ

۲۲۳- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا' انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا میں نے وہ دیکھا کہ میں اور آنحضرت ﷺ چل رہے تھے آپؐ ایک قوم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشَى، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ، فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ، فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ.

کھورے پر پہنچے ایک دیوار کے پیچھے آپ ایسے کھڑے ہوئے جیسے کوئی تم میں سے کھڑا ہوتا ہے پھر آپ پیشاب کرنے لگے' میں الگ سرک گیا آپ نے اشارہ سے بلایا میں آیا اور آپ کی ایڑی کے پاس کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ پیشاب سے فارغ ہوئے۔

١٦٠- بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب: کسی قوم کے کھورے پر پیشاب کرنا

٢٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ وَيَقُولُ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرَضَهُ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَيْتَهُ أَمْسَكَ، أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

۲۲۴- ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے کہ ابو موسیٰ اشعری پیشاب میں بہت سختی کرتے تھے اور یوں کہتے کہ بنی اسرائیل میں جب کسی شخص کے کپڑے میں پیشاب لگ جاتا تو وہ اس کو کتر ڈالتا- حذیفہ نے کہا کاش ابو موسیٰ اس (سختی) سے باز رہتے- آنحضرت ﷺ ایک قوم کے کھورے پر آئے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا-

١٦١- بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

باب: خون کا دھونا

٢٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ((جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: ((تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّي فِيهِ)).

۲۲۵- ہم سے بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ سے فاطمہ نے بیان کیا اسماء سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی (وہ خود اسماء تھیں) کہنے لگی بتلایئے ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا ہے کپڑے میں' وہ کیا کرے' آپ نے فرمایا اس کو کھرچ ڈالے پھر پانی ڈال کر رگڑے اور پانی ڈال کر دھوئے اور اس میں نماز پڑھے-

٢٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ. إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي)). قَالَ: وَقَالَ أَبِي: ((ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ)).

۲۲۶- ہم سے بیان کیا محمد بن سلام نے کہا ہم کو خبر دی ابو معاویہ نے کہا ہم سے بیان کیا ہشام بن عروہ نے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ ابو حبیش کی بیٹی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جس کو استحاضہ ہے پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں آپ نے فرمایا نماز مت چھوڑ یہ ایک رگ کا خون ہے اور حیض نہیں ہے پھر جب تیرے (معمول کے) حیض کے دن آئیں تو نماز نہ پڑھ- اور جب وہ دن گزر جائیں تو خون (اپنے بدن اور کپڑے سے) دھو ڈال پھر نماز پڑھ' ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر ہر نماز کے لیے وضو کرتی رہ یہاں تک کہ پھر حیض کے دن آئیں-

۱۶۲- بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ، وَغَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ

۲۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مُبَارَكٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ)).

۲۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح. وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ.

باب: منی کا دھونا اور اس کا کھرچ ڈالنا اور عورت کی شرم گاہ سے جو تری لگ جائے اس کا دھونا

۲۲۷- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن میمون جزری نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر سے منی کو دھو ڈالتی' پھر آپؐ نماز کے لیے نکلتے اور پانی کے دھبے آپؐ کے کپڑے پر ہوتے۔

۲۲۸- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمرو بن میمون نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا (دوسری سند) اور ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمرو بن میمون نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا منی کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی پھر آپؐ نماز کے لیے برآمد ہوتے اور دھونے کے نشان یعنی پانی کے دھبے آپؐ کے کپڑے پر ہوتے

۱۶۳- بَابُ إِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ

۲۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فِي الثَّوْبِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ((كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِيهِ بُقَعُ الْمَاءِ)).

۲۳۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَرَاهُ فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقَعًا.

باب: جب کوئی جنابت وغیرہ (مثلاً منی' خون حیض وغیرہ) دھوئے اور اس کا اثر نہ جائے

۲۲۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمرو بن میمون نے کہا میں نے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے کپڑے میں جب منی لگ جائے تو اس باب میں حضرت عائشہ نے یہ فرمایا کہ میں آنحضرت ﷺ کے کپڑے سے اس کو دھو ڈالتی پھر آپؐ نماز کے لیے نکلتے اور دھونے کے نشان پانی کے دھبے اس پر رہتے۔

۲۳۰- ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر نے کہا ہم سے عمرو بن میمون بن مہران نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ سے' وہ کہتی تھیں میں آنحضرت ﷺ کے کپڑے سے منی دھو ڈالتی' پھر اس کا ایک دھبہ یا کئی دھبے اس کپڑے میں دیکھتی۔

١٦٤- بَابُ أَبْوَالِ الإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

وَصَلَّى أَبُو مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيْدِ وَالسِّرْقِيْنِ، وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ : هَا هُنَا أَوْ ثَمَّ سَوَاءٌ.

٢٣١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ - أَوْ عُرَيْنَةَ - فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَانْطَلَقُوا. فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ. فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ. فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلاَ يُسْقَوْنَ. قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: فَهَؤُلاَءِ سَرَقُوا، وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

٢٣٢- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي - قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ - فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

باب: اونٹوں اور چوپاؤں اور بکریوں کے پیشاب کا بیان

اور بکریوں کے تھانوں کا اور ابو موسیٰ اشعری نے دارالبرید میں جہاں گوبر تھا نماز پڑھی' حالانکہ (صاف ستھرا) جنگل ان کے نزدیک تھا- انہوں نے کہا یہ اور وہ دونوں برابر ہیں-

۲۳۱- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا کچھ لوگ عکل یا عرینہ قبیلوں کے' مدینہ آئے' وہاں کی ہوا ان کو موافق نہ آئی' آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ دودھیل اونٹنیوں سے جا ملیں اور ان کا موت اور دودھ پیتے رہیں وہ گئے' جب اچھے بھلے چنگے ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹنیاں بھگا لے گئے' صبح کو یہ خبر (مدینہ) پہنچی' آپ نے ان کے تعاقب میں بھیجا دن چڑھے وہ سب پکڑ کر آئے آپ نے حکم دیا- ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور آنکھیں پھوڑی گئیں اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے وہ پانی مانگتے تھے لیکن کوئی پانی نہیں دیتا تھا ابو قلابہ نے کہا (ایسی سخت سزا اس لیے ہوئی کہ) انہوں نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے-

۲۳۲- ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابوالتیاح (یزید بن حمید) نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے' کہا آنحضرت ﷺ مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھا کرتے-

١٦٥- بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : لاَ بَأْسَ بِالْمَاءِ مَا لَمْ يُغَيِّرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيْحٌ أَوْ لَوْنٌ. وَقَالَ حَمَّادٌ : لاَ بَأْسَ بِرِيْشِ الْمَيْتَةِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي عِظَامِ الْمَوْتَى - نَحْوَ الْفِيْلِ وَغَيْرِهِ - أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُوْنَ فِيْهَا وَيَدَّهِنُوْنَ

باب: پلیدی گھی یا پانی میں پڑ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

زہری نے کہا پانی پاک ہے جب تک اس کا مزہ یا بو یا رنگ نہ بدلے اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا مردار کے بال اور پر پاک ہیں اور زہری نے کہا مردار کی ہڈیوں کے باب میں جیسے ہاتھی (دانت) وغیرہ کہ میں نے اگلے کئی عالم لوگوں کو دیکھا وہ ان سے کنگھی کرتے تھے' اور ان میں تیل رکھتے تھے ان کو پاک سمجھتے تھے- اور محمد بن سیرین اور ابراہیم نخعی نے کہا

فِيهَا لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَإِبْرَاهِيْمُ: لاَ بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ.

ہاتھی دانت کی سوداگری درست ہے۔

٢٣٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عِنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: ((أَلْقُوهَا، وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ)).

۲۳۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا چوہا گھی میں گر پڑے تو کیا کریں آپؐ نے فرمایا اس کو پھینک دو اس کے پاس کے گھی کو بھی اور (باقی) اپنا گھی کھالو۔

٢٣٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ: ((خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ)). قَالَ مَعْنٌ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مَا لاَ أُحْصِيْهِ يَقُوْلُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ.

۲۳۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معن نے کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا چوہا اگر گھی میں گر پڑے تو کیا کریں آپؐ نے فرمایا چوہے کو لو اور اس کے آس پاس کے گھی کو' اس کو پھینک دو' معن نے کہا ہم سے مالک نے بے شمار مرتبہ یہ حدیث بیان کی وہ یوں ہی کہتے تھے ابن عباس سے انہوں نے میمونہ سے۔

٢٣٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيْلِ اللهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ)).

۲۳۵- ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مسلمانوں کو جو زخم لگے گا وہ قیامت کے دن اسی طرح (تازہ) ہو جائے گا جیسے اس وقت جب وہ لگا تھا- خون بہہ رہا ہوگا اس کا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی خوشبو۔

٦٩- بَابُ لاَ يَبُوْلَنَّ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا کیسا ہے؟

٢٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((نَحْنُ الآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ)). وبإسناده قَالَ: ((لاَ يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ)).

۲۳۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے ہم دنیا میں پچھلے ہیں آخرت میں پہلے ہوں گے- اور اسی اسناد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی تھمے پانی میں جو بہتا نہ ہو پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے۔

۱۶۷ - بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

باب: جب نمازی کی پیٹھ پر پلیدی یا مردار (نماز میں) ڈال دیا جائے تو نماز نہیں بگڑے گی

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّي وَضَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ وَالشَّعْبِيُّ : إِذَا صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ لَا يُعِيدُ.

اور عبداللہ بن عمرؓ جب (نماز کے اندر) اپنے کپڑے پر خون دیکھتے تو اس کپڑے کو اتار کر ڈال دیتے اور نماز پڑھے جاتے اور سعید بن مسیّب اور عامر شعبی نے کہا اگر کوئی شخص نماز پڑھ لے اور اس کے کپڑے میں خون لگا ہو یا منی لگی ہو یا قبلے کے سوا اور کسی طرف پڑھی ہو یا تیمّم سے پڑھی ہو پھر وقت کے اندر پانی پالے تب بھی نماز نہ لوٹائے۔

۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ ح. قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوجَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ. فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ. قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ. قَالَ : وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ. ثُمَّ سَمَّى: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ،

۲۳۷ - ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (عثمان) نے خبر دی' انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے' انہوں نے عمرو بن میمون سے کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت ﷺ (کعبے کے پاس) سجدے میں تھے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہا مجھ سے عمرو بن میمون نے بیان کیا' ان سے عبداللہ بن مسعود نے کہ آنحضرت ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے' اتنے میں وہ آپس میں کہنے لگے تم میں سے کون جاتا ہے اور فلاں لوگوں نے جو اونٹنی کاٹی ہے اس کا بچہ دان لا کر جب محمد سجدہ کریں ان کی پیٹھ پر رکھ دیتا ہے' یہ سن کر ان میں کا بڑا بدبخت (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور اس کو لا کر دیکھتا رہا جب آنحضرت ﷺ سجدے میں گئے تو اس کو آپؐ کے دونوں کندھوں کے بیچ میں پیٹھ پر رکھ دیا۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں یہ دیکھ رہا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا کاش میرا کچھ زور ہوتا (تو میں بتلاتا) وہ ہنسنے لگے (خوشی کے مارے) ایک پر ایک گرنے لگے' آنحضرت ﷺ سجدے ہی میں پڑے رہے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ آئیں اور آپؐ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھا کر پھینک دیا' تب آپؐ نے سر اٹھایا اور دعا کی یا اللہ! قریش سے سمجھ لے تین بار یہ فرمایا' جب آپؐ نے ان کے لیے بددعا کی تو ان پر گراں گزرا۔ ابن مسعود نے کہا وہ سمجھتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے (تو کہیں ہم پر اثر نہ ہو) پھر آپؐ نے نام لے کر فرمایا یا اللہ! ابوجہل سے سمجھ لے اور

وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ)) وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ نَحْفَظْهُ. قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ عَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَرْعَى فِي الْقَلِيْبِ، قَلِيْبِ بَدْرٍ.

عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے سمجھ لے۔ اور عمرو بن میمون نے ساتویں شخص کا بھی نام لیا (عمارہ بن ولید کا) ہم کو یاد نہ رہا' ابن مسعود نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان لوگوں کو دیکھا جن کا نام آنحضرتؐ نے لیا تھا کنوے میں مرے پڑے تھے بدر کے کنوے میں۔

۱۶۸- بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

باب: تھوک اور رینٹ وغیرہ کپڑے میں لگنے کا بیان

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ حُدَيْبِيَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ : وَمَا تَنَخَّمَ النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً إِلاَّ وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ.

اور عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تھوکا تو اس کو لوگوں میں سے کسی نہ کسی نے اپنے ہاتھ پر لیا اور منہ اور بدن پر مل لیا۔

۲۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ طَوَّلَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۸- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے (نماز میں) اپنے کپڑے میں تھوکا' امام بخاری نے کہا سعید بن ابی مریم نے اس حدیث کو لمبا بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے کہا مجھ سے بیان کیا حمید نے کہا میں نے انس سے سنا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے۔

۱۶۹- بَابُ لاَ يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيْذِ وَلاَ بِالْمُسْكِرِ

باب: نبیذ اور نشے والی شراب سے وضو درست نہیں

وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءٌ : التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيْذِ وَاللَّبَنِ.

حسن اور ابوالعالیہ نے نبیذ سے وضو کرنا برا جانا اور عطاء نے کہا دودھ یا نبیذ سے وضو کرنے سے تو تیمم میرے نزدیک اچھا ہے۔

۲۳۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

۲۳۹- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے زہری سے' انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پینے کی چیز جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

۱۷۰- بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

باب: عورت اگر اپنے باپ کے منہ سے خون دھوئے

وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ : امْسَحُوا عَلَى رِجْلِي

اور ابوالعالیہ نے کہا (جب ان کے ایک پاؤں میں بیماری تھی) میرے

فَإِنَّهَا مَرِيضَةٌ.

پاؤں پر مسح کر دو اس میں بیماری ہے۔

۲۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ مَعَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَسَأَلَهُ النَّاسُ - وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَحَدٌ - : بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ : مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي: كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ. فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ، فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

۲۴۰- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے' لوگوں نے ان سے پوچھا' اس وقت میرے اور ان کے بیچ میں کوئی نہ تھا- آنحضرت ﷺ کو (جو احد کے دن) زخم لگا تھا اس میں کیا دوا لگائی تھی- سہل نے کہا اب اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی باقی نہیں رہا حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ آپؐ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں' (خون بند نہیں ہوتا تھا) آخر ایک بوریا جلایا وہ آپؐ کے زخم میں بھر دیا گیا-

۱۷۱- بَابُ السِّوَاكِ

باب: مسواک کرنے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ.

اور ابن عباس نے کہا میں ایک رات کو آنحضرت ﷺ کے پاس رہا آپؐ نے مسواک کی-

۲۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ: ((أُعْ، أُعْ)) وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

۲۴۱- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابوبردہ سے' انہوں نے اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے' میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا دیکھا تو آپؐ ہاتھ میں مسواک لیے ہوئے مسواک کر رہے ہیں آپؐ اع اع کی آواز نکال رہے تھے اور مسواک آپؐ کے منہ میں تھی گویا قے کر رہے ہیں-

۲۴۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

۲۴۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے' انہوں نے منصور سے' انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے حذیفہ سے کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو (نیند سے) اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے رگڑتے-

۱۷۲- بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

باب: جو عمر میں زیادہ ہو پہلے اس کو مسواک دینا

وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ: فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ، فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

اور عفان بن مسلم نے کہا ہم سے صخر بن جویریہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں' مسواک کر رہا ہوں- اتنے میں دو شخص میرے پاس آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے پہلے اس کو مسواک دے دی جو چھوٹا تھا تب مجھ سے کہا گیا پہلے بڑے کو دے' میں نے بڑے کو دے دی- امام بخاری نے کہا اس کو نعیم بن حماد نے ابن مبارک سے اختصار کے ساتھ روایت کیا انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نافع سے

ابْنِ عُمَرَ.

انہوں نے ابن عمر سے۔

۱۷۳- بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوْءِ

باب: باوضو سونے کی فضیلت

۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِيْ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ. اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ)). قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا بَلَغْتُ ((اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ)) قُلْتُ: وَرَسُوْلِكَ. قَالَ: ((لاَ. وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)).

۲۴۳- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا مجھ کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے' انہوں نے براء بن عازب سے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے تو نماز کا سا وضو کرے پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور یوں دعا کر' یا اللہ تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب کے ڈر سے میں نے اپنے تئیں تیرے سپرد کر دیا اور اپنا کام تجھ کو سونپ دیا اور اپنی پیٹھ تجھ پر ٹیک دی (یعنی تجھ پر بھروسا کیا) تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ اور کہیں ٹھکانہ نہیں مگر تیرے ہی پاس یا اللہ میں تیری کتاب (قرآن) پر ایمان لایا جس کو تو نے اتارا- اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا' اب اگر تو اسی رات کو مر جائے تو اسلام پر رہے گا اور (ایسا کر) کہ یہ دعا تیرا آخری کلام ہو- براء نے کہا میں نے اس دعا کو آنحضرت ﷺ کے سامنے (یاد کرنے کے لیے) دہرایا' جب اس جگہ پہنچا آمنت بکتابک الذی انزلت اس کے بعد میں نے یوں کہہ دیا ورسولک' آپ نے فرمایا نہیں یوں کہہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

پہلا پارہ تمام ہوا اب ان شاء اللہ دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا پارہ

كِتَابُ الغُسْلِ

وَقَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ وَقَولُهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى قَوْلِهِ عَفُوًا غَفُورًا﴾.

۱۷۴- بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الغُسْلِ

۲۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

۲۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الأَذَى، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا. هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الجَنَابَةِ.

کتاب غسل کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو (یعنی جنابت ہو) تو نہالو اخیر آیت لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ تک اور (سورۂ نساء میں) فرمایا مسلمانو! جب تم نشے میں ہو اخیر آیت عَفُوًا غَفُورًا۔

باب: غسل سے پہلے وضو کرنا

۲۴۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو نبی تھیں آنحضرت ﷺ کی کہ آنحضرت ﷺ جب جنابت کا غسل کرنا چاہتے تو (برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے) شروع میں دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر دونوں ہاتھوں سے تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالتے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے۔

۲۴۵- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت میمونہ سے جو نبی تھیں آنحضرت ﷺ کی انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (غسل جنابت میں) نماز کے وضو کی طرح وضو کیا فقط پاؤں نہیں دھوئے اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو آلائش لگ گئی تھی پھر اپنے اوپر پانی بہایا پھر پاؤں سرکا کر ان کو دھویا' سالم نے کہا آپ کا جنابت کا غسل یہی تھا۔

۱۷۵- بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

۲۴۶- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

باب: مرد کا اپنی بی بی کے ساتھ (ایک برتن سے) غسل کرنا

۲۴۶- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں اور آنحضرت ﷺ (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کرتے وہ برتن کیا تھا ایک کونڈا جس کو فرق کہتے ہیں۔

۱۷۶- بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

۲۴۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوٍ مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَبَهْزٌ وَالْجُدِّيُّ عَنْ شُعْبَةَ: قَدْرِ صَاعٍ.

باب: صاع اور اس کے برابر برتنوں سے غسل کرنا

۲۴۷- ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے ابو بکر بن حفص نے کہا میں نے ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے سنا وہ کہتے تھے میں اور حضرت عائشہ کا ایک (رضاعی) بھائی (عبداللہ بن یزید) ان کے پاس گئے ان کے بھائی نے ان سے پوچھا آنحضرت ﷺ (جنابت کا) غسل کیونکر کرتے تھے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع برابر پانی ہوگا پھر انہوں نے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا اور ہمارے ان کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا- امام بخاری نے کہا یزید بن ہارون اور بہز بن اسد اور جدی عبدالملک بن ابراہیم نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے ایک صاع کا اندازہ-

۲۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ. فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي. فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ.

۲۴۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ ابن آدم نے کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا ہم سے ابو جعفر (محمد باقر) نے بیان کیا وہ اور ان کے والد (زین العابدین) جابر کے پاس تھے اور لوگ بھی بیٹھے تھے انہوں نے جابر سے غسل کو پوچھا انہوں نے کہا تم کو ایک صاع پانی کافی ہے ایک شخص (حسن بن محمد بن علی) نے کہا مجھ کو تو کافی نہیں جابر نے کہا ان کو تو کافی ہوتا ہے جن کے بال تم سے زیادہ جھنڈ تھے اور تم سے بہتر تھے (یعنی آنحضرت ﷺ) پھر ایک ہی کپڑے میں انہوں نے ہماری امامت کی-

۲۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ

۲۴۹- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن یزید

عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ كَانَا يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَخِيرًا: ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ)) وَالصَّحِيْحُ مَا رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ.

سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین میمونہ دونوں (مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے — امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ اپنی اخیر عمر میں اس حدیث کو یوں روایت کرتے تھے ابن عباس انہوں نے میمونہ سے اور صحیح وہی روایت ہے جو ابو نعیم نے کی —

۱۷۷ - بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثًا

باب: جو دوران غسل اپنے سر پر تین بار پانی بہائے

۲۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلاَثًا)) وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا.

۲۵۰ - ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا کہا مجھ سے جبیر بن مطعم نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو (غسل میں) اپنے سر پر ایسے تین چلو بہاتا ہوں اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے بتلایا —

۲۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثًا.

۲۵۱ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر بن محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخول بن راشد سے انہوں نے محمد باقر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ غسل جنابت میں) اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے —

۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ لِي جَابِرٌ: أَتَانِي ابْنُ عَمِّكَ - يُعَرِّضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ - كَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْخُذُ ثَلاَثَةَ أَكُفٍّ وَيُفِيضُهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ. فَقَالَ لِي الْحَسَنُ: إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ، فَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْكَ شَعَرًا.

۲۵۲ - ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن یحییٰ بن سام نے کہا مجھ سے ابو جعفر (محمد باقر) نے بیان کیا مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے ان کی مراد حسن بن محمد بن حنفیہ سے تھی میرے پاس آئے — انہوں نے پوچھا جنابت کا غسل کیونکر کرنا چاہیے؟ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین لپ پانی لیتے تھے ان کو اپنے سر پر بہاتے تھے پھر اپنے سارے بدن پر پانی بہاتے تھے، حسن بن محمد مجھ سے کہنے لگے میں تو بہت بالوں والا آدمی ہوں، میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے بھی زیادہ تھے —

۱۷۸ - بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً

باب: ایک ہی بار نہانا

۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ

۲۵۳ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں

عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً لِلْغُسْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيْرَهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِالأَرْضِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

نے کہا ام المومنین حضرت میمونہؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے نہانے کے لیے پانی رکھا آپ نے (پہلے) اپنے ہاتھ دو بار یا تین بار دھوئے پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور شرمگاہوں کو دھویا' پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے (سارے) بدن پر پانی بہایا پھر (جہاں نہا رہے تھے) وہاں سے سرک کر دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۷۹- بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلاَبِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

باب: حلاب یا خوشبو سے غسل شروع کرنا

۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلاَبِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ الأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ.

۲۵۴- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نے انہوں نے حنظلہ بن ابی سفیان سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے تو حلاب کے برابر کوئی چیز (برتن) منگواتے پھر (پانی کا) چلو لیتے پھر سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالتے پھر (چلو لے کر) بائیں حصے پر ڈالتے پھر (چلو لے کر) چندیا پر ڈالتے۔

۱۸۰- بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۲۵۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلاً، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.

۲۵۵- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ کو سالم بن ابی الجعد نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ہم سے میمونہ نے بیان کیا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی (ایک برتن میں) ڈالا آپ نے پہلے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنی شرمگاہ دھوئی پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا اور مٹی سے رگڑا پھر (پانی سے) اس کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنا منہ دھویا اور اپنے سر پر پانی بہایا پھر وہاں سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے پھر رومال لایا گیا آپ نے اس سے نہیں پونچھا۔

۱۸۱- بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالتُّرَابِ لِتَكُونَ أَنْقَى

باب: (غسل میں) مٹی سے ہاتھ رگڑنا کہ خوب صاف ہو جائے

۲۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

۲۵۶- ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے سلیمان بن مہران اعمش نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین میمونہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے جنابت کا غسل شروع کیا تو پہلے اپنے (بائیں) ہاتھ سے شرم گاہ کو دھویا پھر وہ ہاتھ دیوار پر رگڑ دیا پھر اس کو (پانی سے) دھویا پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جب غسل سے فارغ ہوئے تو دونوں پاؤں دھوئے۔

۱۸۲- بَابُ هَلْ يُدْخِلُ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

باب: اگر جس کو نہانے کی ضرورت ہو وہ اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے

إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَذَرٌ غَيْرُ الْجَنَابَةِ وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الطُّهُورِ وَلَمْ يَغْسِلْهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ.

اور اس کے ہاتھ پر سوا جنابت کے اور کوئی نجاست نہ ہو تو کیا حکم ہے اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بن دھوئے پھر وضو کیا اور ابن عمر اور ابن عباسؓ نے چھینٹوں میں کوئی قباحت نہیں دیکھی جو جنابت کے غسل میں اڑیں۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينَا فِيهِ.

۲۵۷- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے کہا کہ ہمیں افلح بن حمید نے قاسم بن محمد سے خبر دی، وہ حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں اور آنحضرت ﷺ (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے ہم دونوں کے ہاتھ باری باری اس میں پڑتے۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ.

۲۵۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا ہم سے حماد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرتؐ جب جنابت کا غسل کرنے لگتے تو (پہلے) اپنا ہاتھ دھوتے۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ جَنَابَةٍ. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

۲۵۹- ہم سے بیان کیا ابوالولید نے کہا ہم سے بیان کیا شعبہ نے انہوں نے ابو بکر بن حفص سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں اور آنحضرت ﷺ (دونوں مل کر) جنابت کی حالت میں ایک برتن سے نہاتے اور شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت کی۔

۲۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۲۶۰- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. زَادَ مُسْلِمٌ وَوَهْبٌ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ : مِنَ الجَنَابَةِ.

عبداللہ بن عبداللہ بن جبر سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ اور آپ کی بیبیوں میں سے ایک بی بی (دونوں مل کر) ایک برتن سے غسل کیا کرتے' مسلم بن ابراہیم اور وھب بن جریر کی روایت میں شعبہ سے اتنا زیادہ ہے جنابت کا۔

۱۸۳- بَابُ مَنْ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ

باب: غسل میں داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالنا

۲۶۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ : وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلاً وَسَتَرْتُهُ، فَصَبَّ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ سُلَيْمَانُ : لاَ أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لاَ - ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالأَرْضِ أَوْ بِالْحَائِطِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ خِرْقَةً فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَلَمْ يُرِدْهَا.

۲۶۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت میمونہ بنت حارث سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے نہانے کا پانی رکھا اور (ایک کپڑے) سے آپ پر آڑ کر لی آپ نے (پہلے) اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اس کو ایک بار یا دو بار دھویا اعمش نے کہا میں نہیں جانتا سالم بن ابی الجعد نے ہاتھ کا تیسری بار دھونا بیان کیا یا نہیں' پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور شرمگاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر رگڑ دیا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا دونوں ہاتھ دھوئے اور اپنا سر دھویا (پھر سارے) بدن پر پانی بہایا پھر ایک طرف سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے میں نے آپ کو (پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا (ہٹاؤ) اس کو نہیں لیا۔

۱۸۴- بَابُ تَفْرِيقِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ

باب: وضو اور غسل کے بیچ میں ٹھہر جانا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ مَا جَفَّ وَضُوءُهُ.

اور عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے پاؤں اس وقت دھوئے جب وضو سوکھ چکا تھا۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ، فَأَفْرَغَ عَلَى

۲۶۲- ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے نہانے کا پانی

يَدَيهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا، ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ مَذَاكِيرَهُ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالأَرْضِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلاثًا، ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيهِ.

رکھا آپ نے (پہلے) اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دو بار یا تین بار دھویا پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور (بائیں ہاتھ سے) شرمگاہوں کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر منہ دھویا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا سر تین بار دھویا پھر اپنے (سارے) بدن پر پانی بہایا پھر وہاں سے سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے۔

١٨٥- باب إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ.

باب جماع کے بعد (بے غسل کیے) پھر جماع کرے تو کیسا؟

وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

اور جو کوئی اپنی سب عورتوں پاس ہو آئے پھر ایک ہی غسل کرے۔

٢٦٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنضَخُ طِيبًا.

٢٦٣- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی اور یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے سنا' وہ اپنے باپ سے' کہا میں نے (عبداللہ بن عمر کا قول جو آگے آتا ہے) حضرت عائشہ سے بیان کیا انہوں نے کہا اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے میں تو آنحضرت ﷺ کے خوشبو لگاتی پھر آپ اپنی (سب) بیبیوں پاس ہو آتے پھر دوسرے دن احرام باندھتے ہوئے خوشبو جھاڑتے رہتے۔

٢٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ. قَالَ: قُلْتُ لأَنَسٍ: أَوَ كَانَ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلاثِينَ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ: تِسْعُ نِسْوَةٍ.

٢٦٤- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا ہم سے معاذ ابن ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی عورتوں کا رات اور دن کو ایک گھڑی میں دورہ کر لیتے (سب سے صحبت کر آتے) اور آپ کی گیارہ عورتیں تھیں- قتادہ نے کہا میں نے انس سے کہا کیا آپ میں اتنی طاقت تھی انس نے کہا ہم (آپس میں یوں) کہا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت ملی ہے اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے یوں روایت کیا کہ انس نے ان سے (گیارہ عورتوں کے) بدل نو عورتیں کہیں۔

١٨٦- بَابُ غَسْلِ الْمَذِيِّ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

باب: مذی کا دھونا اور مذی سے وضو لازم ہونا

٢٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ

٢٦٥- ہم سے ابوالولید ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن

الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ رَجُلاً أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لِمَكَانِ ابْنَتِهِ - فَسَأَلَ، فَقَالَ: ((تَوَضَّأْ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ)).

(عبداللہ بن حبیب) سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا میرے مذی بہت نکلا کرتی تھی میں نے ایک شخص (مقداد بن اسود سے) کہا آنحضرت ﷺ سے اس کا مسئلہ پوچھو کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں' انہوں نے پوچھا آپ نے فرمایا (مذی نکلے تو) وضو کرڈال اور اپنا ذکر دھولے۔

۱۸۷- بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ، وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

باب: خوشبو لگا کر نہانا اور خوشبو کا اثر رہ جانا

۲۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

۲۶۶- ہم سے ابوالنعمان (محمد بن فضل) نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا اور ان سے عبداللہ بن عمر کا یہ قول بیان کیا میں پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھے ہوں خوشبو جھاڑ رہا ہوں حضرت عائشہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے خوشبو لگائی پھر آپ اپنی (سب) عورتوں کے پاس گھوم آئے پھر صبح کو احرام باندھا۔

۲۶۷- حَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۶۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا گویا میں آنحضرت ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں جب آپ احرام باندھے ہوتے

۱۸۸- بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعَرِ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ

باب: بالوں میں خلال کرنا جب یہ سمجھ لے کہ بدن (بالوں کے اندر) بھگو چکا تو ان پر پانی بہانا

۲۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعَرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

۲۶۸- ہم سے عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے تو (پہلے) اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور جیسے نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے ویسا ہی وضو کرتے پھر غسل شروع کرتے تو اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے (آپ کے بال بہت گھنے تھے) جب آپ یہ سمجھ لیتے کہ اندر کا بدن بھگو چکے تو تین بار بالوں پر پانی بہاتے

وَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا.

پھر اپنا باقی پنڈا دھوتے اور حضرت عائشہ نے کہا میں اور آنحضرت ﷺ (دونوں مل کر) ایک ہی برتن سے نہاتے اس میں سے دونوں چلو لیتے جاتے۔

۱۸۹- بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ

باب: جنابت میں وضو کر لینے کے بعد باقی پنڈا دھونا

وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ مَرَّةً أُخْرَى.

اور وضو کے اعضاء کو دوبارہ نہ دھونا

۲۶۹- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضُوءًا لِلْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ بِالأَرْضِ - أَوِ الْحَائِطِ - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا، فَجَعَلَ يَنْفُضُ بِيَدِهِ.

۲۶۹- ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا ہم کو اعمش نے خبر دی انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے جو حضرت ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ابن حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی رکھا تو (پہلے) آپ نے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو بار یا تین بار پانی ڈالا پھر اپنی شرمگاہ دھوئی پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار پر دو یا تین بار رگڑا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا' دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے سر پر پانی بہایا پھر اپنا پنڈا دھویا پھر ایک طرف سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے- ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر میں ایک کپڑا لے کر آئی آپ نے اس کو پسند نہیں کیا اور ہاتھ سے پانی جھٹکنے لگے-

۱۹۵- بَابُ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ خَرَجَ كَمَا هُوَ وَلاَ يَتَيَمَّمُ

باب: جب کوئی شخص مسجد میں ہو اور اس کو یاد آئے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمّم نہ کرے

۲۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا ((مَكَانَكُمْ)) ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا

۲۷۰- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہو گئیں لوگ کھڑے تھے آنحضرت ﷺ (حجرے سے) برآمد ہوئے جب نماز کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ کو یاد آیا کہ آپ کو نہانے کی حاجت ہے آپ نے ہم سے فرمایا تم یہیں ٹھہرے رہو پھر آپ لوٹ گئے اور غسل کیا پھر باہر ہمارے پاس آئے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک

وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ، فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.
تَابَعَهُ عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.
وَرَوَاهُ الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

رہا تھا آپ نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی' عثمان بن عمر کے ساتھ اس کو عبدالاعلیٰ نے بھی معمر سے روایت کیا' انہوں نے زہری سے اور اوزاعی نے بھی اس کو زہری سے روایت کیا۔

۱۹۱- بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَنَابَةِ

باب: جنابت کا غسل کر کے دونوں ہاتھوں کا جھاڑنا

۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الأَعْمَشَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلاً فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ فَضَرَبَ بِيَدِهِ الأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ.

۲۷۱- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو ابو حمزہ محمد بن میمون نے خبر دی کہا میں نے اعمش سے سنا وہ سالم بن ابی الجعد سے وہ کریب سے وہ ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت میمونہؓ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا اور ایک کپڑے سے آپ پر آڑ کر لی آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا ان کو دھویا پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ دھوئی پھر ہاتھ کو زمین پر مارا اور رگڑا پھر اس کو دھو لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے منہ کو دھویا اور بانہیں دھوئیں پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے بدن پر بہایا پھر ایک طرف سرک گئے اور دونوں پاؤں دھوئے میں آپ کو (پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دینے لگی آپ نے نہیں لیا آپ اپنے دونوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے چلے۔

۱۹۲- بَابُ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ

باب: غسل میں سر کے داہنے طرف سے شروع کرنا

۲۷۲- حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا إِذَا أَصَابَ إِحْدَانَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلاَثًا فَوْقَ رَأْسِهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ بِيَدِهَا عَلَى شِقِّهَا الأَيْمَنِ، وَبِيَدِهَا الأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الأَيْسَرِ.

۲۷۲- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ (رضی اللہ عنہا) سے انہوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے' کہا ہم میں سے جب کسی کو نہانے کی احتیاج ہوتی تو پہلے دونوں ہاتھ سے تین چلو لے کر اپنے سر پر ڈالتی پھر ہاتھ سے پانی لیتی اور بدن کی داہنی جانب پر ڈالتی اور دوسرے ہاتھ سے لے کر بدن کی بائیں جانب ڈالتی۔

۱۹۳- بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ، وَمَنْ تَسَتَّرَ

باب: اکیلے میں ننگا ہو کر نہانا جائز ہے اور جو ستر ڈھانپ کر (کپڑا باندھ کر) نہائے

وَالتَّسَتُّرُ أَفْضَلُ

وَقَالَ بَهْزٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ)).

۲۷۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عن هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ. فَقَالُوا: وَاللهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ. فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الحَجَرُ بِثَوْبِهِ، فَجَمَعَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُوْلُ: ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ، ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ إِلَى مُوسَى وَقَالُوا: وَاللهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ. وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالحَجَرِ ضَرْبًا)) قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: وَاللهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ)). وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ ((بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا . . . .)).

۱۴۹- بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ

تو افضل ہے

اور بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا (معاویہ بن حیدہ) سے روایت کی انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا اللہ زیادہ لائق ہے کہ اس سے شرم کی جائے بہ نسبت لوگوں کے۔

۲۷۳- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے ایک کو ایک دیکھتا رہتا اور موسیٰ (کی عادت تھی وہ) اکیلے ہو کر (ننگے) نہاتے بنی اسرائیل کہنے لگے قسم خدا کی موسیٰ جو ہمارے ساتھ مل کر نہیں نہاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے خصے بڑھے ہوئے ہیں ایک بار (ایسا ہوا) موسیٰ اپنا کپڑا ایک پتھر پر رکھ کر نہانے لگے پتھر (اللہ کے حکم سے) ان کا کپڑا لے بھاگا' موسیٰ اس کے پیچھے یہ کہتے ہوئے لپکے او پتھر! میرا کپڑا دے او پتھر! میرا کپڑا دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو (ننگا) دیکھ لیا اور کہنے لگے (ہم غلط سمجھتے تھے) قسم خدا کی موسیٰ میں کوئی بیماری نہیں ہے اور (پتھر تھم گیا) موسیٰ نے اپنا کپڑا لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے ابوہریرہ نے کہا خدا کی قسم پتھر میں چھ یا سات نشان ہیں حضرت موسیٰ کی مار کے اور اسی سند سے ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک بار ایوبؑ ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیاں لگی گرنے وہ اپنے کپڑے میں پکڑ پکڑ کر رکھنے لگے اس وقت ان کے مالک (خدا) نے ان کو پکارا کیا میں نے ان چیزوں سے جو دیکھتا ہے تجھے بے پرواہ نہیں کیا ایوب نے کہا بے شک تیری عزت کی قسم (تو نے مجھے بہت کچھ دیا ہے) مگر تیرے کرم سے کہیں میں بے پرواہ ہو سکتا ہوں اور اس حدیث کو ابراہیم نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ ایوبؑ ایک بار ننگے نہا رہے تھے (اخیر تک)

باب: لوگوں کے سامنے اگر نہائے تو (ستر ڈھانپ کر) آڑ

عِنْدَ النَّاسِ

۲۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُوْلُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ، فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ.

کر کے

۲۷۴- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے ان سے ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس گئی جس سال مکہ فتح ہوا میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور حضرت فاطمہ آپ پر آڑ کیے ہوئے تھیں آپ نے فرمایا کون عورت ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔

۲۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ، ثُمَّ مَسَحَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الأَرْضِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فُضَيْلٍ فِي السَّتْرِ.

۲۷۵- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ پر آڑ کی آپ جنابت کا غسل کر رہے تھے (تو پہلے) آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اپنی شرمگاہ دھوئی اور جو لگ گیا تھا وہ دھویا پھر اپنا ہاتھ دیوار پر پھیرا یا زمین پر، پھر جیسے نماز کا وضو کیا کرتے تھے ویسا وضو کیا فقط پاؤں نہیں دھوئے پھر اپنے (سارے) بدن پر پانی ڈالا پھر ایک طرف سرک کر اپنے پاؤں دھوئے سفیان کے ساتھ اس حدیث میں ابوعوانہ اور محمد بن فضیل نے بھی پردے کا ذکر کیا۔

۱۹۵- بَابٌ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ

باب: عورت کو احتلام ہونے کا بیان

۲۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِمْرَأَةُ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ اللهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ)).

۲۷۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ام سلیم ابوطلحہ انصاری کی بی بی (جو حضرت انس کی والدہ تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سچی بات میں نہیں شرماتا۔ کیا عورت کو احتلام ہو تو اس کو بھی نہانا چاہیے؟ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (بے شک) جب وہ (جاگ کر) منی دیکھے۔

١٩٦- باب عَرَق الجُنُبِ، وَأَنَّ المسْلِمَ لاَ يَنْجُسُ

٢٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ المَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ. قَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّ المُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ)).

باب: جنب یعنی جس کو نہانے کی حاجت ہو اس کے پسینے کا اور مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا بیان

۲۷۷- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے بکر بن عبداللہ نے انہوں نے ابورافع (نفیع) سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک راستے میں ان سے ملے ان کو نہانے کی حاجت تھی ابوہریرہ نے کہا میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے پھر آیا آپ نے فرمایا ابوہریرہ تو کہاں تھا میں نے عرض کیا مجھ کو نہانے کی حاجت تھی تو میں نے بغیر طہارت کے آپ کے پاس بیٹھنا برا جانا- آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ مومن بھی کہیں نجس ہوتا ہے۔

١٩٧- بَابُ الجُنُبِ يَخْرُجُ وَيَمْشِي فِي السُّوقِ وَغَيْرِهِ

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَحْتَجِمُ الجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

٢٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الوَاحِدَةِ، وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

٢٧٩- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ فَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: ((أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ)) فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، إِنَّ المُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ)).

باب: جنب گھر سے نکل سکتا ہے اور بازار وغیرہ میں چل پھر سکتا ہے

اور عطا نے کہا جنب پچھنے لگا سکتا ہے اور اپنے ناخن تراش سکتا ہے اور سر منڈا سکتا ہے گو اس نے وضو نہ کیا ہو-

۲۷۸- ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انس بن مالک نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنی عورتوں پاس ایک ہی رات میں ہو آتے (سب سے صحبت کر لیتے) اور ان دنوں آپ کی نو بیویاں تھیں-

۲۷۹- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (رستے میں) ملے اور میں جنب تھا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا میں آپ کے ساتھ چلتا رہا جب آپ (کہیں جا کر) بیٹھے تو میں چپکے سے کھسک گیا اور اپنے ٹھکانے میں آن کر غسل کیا پھر لوٹ کر آیا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ابوہریرہ تو کہاں تھا میں نے بیان کیا آپ نے فرمایا سبحان اللہ مومن بھی کہیں ناپاک ہوتا ہے-

١٩٨- بَابُ كَيْنُونَةِ الجُنُبِ فِي

باب: جنب جنابت کی حالت میں گھر میں رہ سکتا ہے جب

الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ

۲۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشَيبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. وَيَتَوَضَّأُ.

غسل سے پہلے وضو کر لے

۲۸۰- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی اور شیبان نحوی نے' وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے' وہ ابو سلمہ سے' کہا میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ جنابت کی حالت میں آرام فرماتے تھے انہوں نے کہا ہاں اور آپ وضو کر لیتے۔

١٩٩- بَابُ نَومِ الْجُنُبِ

۲۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ)).

باب: جنب غسل سے پہلے سو سکتا ہے

۲۸۱- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا جنابت کی حالت میں ہم میں سے کوئی سو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لے تو جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے۔

٢٠٠- بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ

۲۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ.

۲۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ)).

۲۸٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ)).

باب: جنب کو وضو کر کے سونا

۲۸۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث ابن سعد نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن (ابوالاسود) سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ دھوڈالتے اور نماز کا سا وضو کر لیتے۔

۲۸۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جب وضو کر لے۔

۲۸۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کبھی رات کو مجھ کو جنابت ہوتی تھی (اس وقت غسل نہیں کر سکتا تو کیا کروں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو ایسا کر کہ وضو کر لے اور اپنا ذکر دھوڈال پھر سو رہ۔

۲۰۱- بَابُ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح.
۲۸۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)). تَابَعَهُ عَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا أَجْوَدُ وَ أَوْكَدُ وَ إِنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثَ الآخَرَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطُ.

باب: جب مرد عورت کے ختنے مل جائیں

۲۸۵- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے (دوسری سند) اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا انہوں نے ہشام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھے پھر اس پر زور لگائے (یعنی جماع کرے) تو غسل واجب ہو گیا' ہشام کے ساتھ اس حدیث کو عمرو نے بھی شعبہ سے ایسا ہی روایت کیا اور موسیٰ بن اسماعیل نے (جو بخاری کے شیخ ہیں) کہا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم کو حسن بصری نے خبر دی پھر ایسی ہی حدیث بیان کی امام بخاری نے کہا یہ غسل کر لینا بہتر ہے اور ضروری ہے اور ہم نے جو (اسکے خلاف) دوسری حدیث (عثمان اور ابی بن کعب کی) بیان کی تو اس لیے کہ صحابہ کا اس مسئلے میں اختلاف ہے اور غسل میں زیادہ احتیاط ہے۔

۲۰۲- بَابُ غَسْلِ مَا يُصِيبُ مِنْ رُطُوبَةِ فَرْجِ الْمَرْأَةِ

۲۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ يَحْيَى: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: ((يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ)) وَقَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ. قَالَ يَحْيَى: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

باب: عورت کی شرمگاہ سے جو تری لگ جائے اس کو دھونا

۲۸۶- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے کہا یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا اور مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا ان کو عطا بن یسار نے خبر دی ان کو زید بن خالد جہنی نے کہا انہوں نے حضرت عثمان سے پوچھا کہا بتلایئے جب مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور (منی نہ نکلی) تو غسل لازم ہو گا یا نہیں حضرت عثمان نے کہا نماز کے وضو کی طرح وضو کرے اور اپنا ذکر دھو ڈالے (غسل کرنا ضروری نہیں) حضرت عثمان نے کہا میں نے تو یہ آنحضرت ﷺ سے سنا ہے (زید بن خالد جہنی نے کہا) پھر میں نے یہ مسئلہ حضرت علی اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ اور ابی بن کعب سے پوچھا انہوں نے بھی یہی حکم دیا۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا اور مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے عروہ بن زبیر نے ان سے ابوایوب انصاری نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا (جیسے حضرت عثمان نے کہا تھا)

۲۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُيُّوبَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ: ((يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: الْغُسْلُ أَحْوَطُ وَذَاكَ الأَخِيرُ. إِنَّمَا بَيَّنَّاهُ لاِخْتِلاَفِهِمْ وَالْمَاءُ أَنْقَى.

۲۸۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی ان کو ابو ایوب انصاری نے انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! جب کوئی مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو (تو کیا کرے) آپ نے فرمایا عورت کے بدن سے جو لگ گیا ہو اس کو دھو ڈالے پھر وضو کر کے نماز پڑھے- امام بخاری نے کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے اور ہم نے جو یہ پچھلی (یا دوسری) حدیث بیان کی تو اس لیے کہ صحابہ کا اس مسئلے میں اختلاف ہے اور پانی خوب صاف کرنے والا ہے-

بسم اللہ الرَّحمن الرَّحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْحَيْضِ

کتاب حیض کے بیان میں

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ، قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلاَ تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ، فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللهُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾

اور اللہ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اے پیغمبر! لوگ تجھ سے حیض کے باب میں پوچھتے ہیں کہہ دے وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہو لیں ان کے پاس نہ جاؤ پھر جب ستھرائی کر لیں تو جدھر سے اللہ نے حکم دیا اس طرف سے ان کے پاس آؤ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو چاہتا ہے اور ستھرائی کرنے والوں کو چاہتا ہے-

۲۰۳- بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْحَيْضِ

باب: حیض آنا کیونکر شروع ہوا اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ)) وَقَالَ بَعْضُهُمْ: كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ الْحَيْضُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ: قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: وَحَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُ.

حیض ایک چیز ہے جس کو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے اور بعضوں نے کہا (ابن مسعود اور حضرت عائشہ نے) پہلے حیض بنی اسرائیل (کی عورتوں) پر بھیجا گیا- امام بخاری نے کہا اور آنحضرت ﷺ کی حدیث سب عورتوں کو شامل ہے-

۲۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا لاَ نُرَى إِلاَّ الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

۲۸۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا کہا میں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں ہم صرف حج ہی کی نیت سے نکلے- جب ہم سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آ گیا آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں رو

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَالَكِ أَنُفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ)) قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

رہی تھی آپ نے فرمایا کیوں کیا حال ہے کیا تجھ کو حیض آگیا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو وہ امر ہے جو اللہ نے آدمؑ کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے تو حاجیوں کے سب کام کرتی رہ فقط بیت اللہ کا طواف مت کر (جب تک حیض سے پاک نہ ہو) حضرت عائشہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔

۲۰۴- بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

باب: حیض والی عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور اس میں کنگھی کر سکتی ہے

۲۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

۲۸۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں حالت حیض میں آنحضرت ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی۔

۲۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سُئِلَ: أَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ أَوْ تَدْنُو مِنِّي الْمَرْأَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذَلِكَ عَلَيَّ هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذَلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ - رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَهِيَ حَائِضٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

۲۹۰- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے کسی نے پوچھا حائضہ عورت میری خدمت کر سکتی ہے یا جس عورت کو نہانے کی حاجت ہو وہ میرے قریب آسکتی ہے۔ عروہ نے کہا یہ دونوں باتیں مجھ پر آسان ہیں اور ان میں سے ہر ایک عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور جو کوئی ایسا کرے تو اس میں کچھ برائی نہیں ہے۔ حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا وہ آنحضرت ﷺ کے مبارک سر میں حیض کی حالت میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور آپ اس وقت مسجد میں اعتکاف میں ہوتے آپ (مسجد ہی میں سے) اپنا سر ان کے نزدیک کر دیتے وہ اپنے حجرے میں رہتیں اور حیض کی حالت میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتیں۔

۲۰۹- بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: مرد اپنی عورت کی گود میں جب وہ حیض سے ہو قرآن پڑھ سکتا ہے

وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلاَقَتِهِ.

اور ابو وائل (شقیق بن سلمہ) اپنی لونڈی کو جو حیض سے ہوتی ابو رزین (مسعود ابن مالک) پاس بھیجتے وہ قرآن مجید کو اس کا فیتہ پکڑ کر لے آتی۔

۲۹۱- حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِيءُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

۲۹۱- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا انہوں نے زہیر بن معاویہ سے سنا انہوں نے منصور بن صفیہ سے' ان کی ماں (صفیہ بنت شیبہ) نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ میری گود پر تکیہ لگاتے اور میں حیض سے ہوتی پھر آپ قرآن پڑھتے۔

۲۰۶- بَابُ مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا

باب: حیض کو نفاس کہنا

۲۹۲- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي. فَقَالَ: ((أَنُفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

۲۹۲- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے ان سے زینب نے بیان کیا جو ام المومنین ام سلمہ کی بیٹی تھیں ان سے ام سلمہ نے بیان کیا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لوئی میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آگیا میں آہستہ سے سرک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے آپ نے فرمایا کیا تجھ کو نفاس ہوا میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے مجھ کو بلایا تو میں لوئی میں آپ کے ساتھ لیٹ رہی۔

۲۰۷- بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے مباشرت کرنا

۲۹۳- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلاَنَا جُنُبٌ. وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۲۹۳- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے وہ حضرت عائشہ سے کہ میں اور آنحضرت ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے اور میں حیض سے ہوتی اور آپ حکم کرتے میں ازار باندھ لیتی پھر آپ مجھ سے مباشرت کرتے اور آپ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر میری طرف نکال دیتے میں اس کو دھو دیتی اور حیض سے ہوتی۔

۲۹۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - هُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. قَالَتْ:

۲۹۴- ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی کہا ہم کو ابو اسحاق سلیمان بن فیروز شیبانی نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہم میں جب کسی عورت کو حیض آتا پھر آنحضرت ﷺ اس سے مباشرت (بدن لگانا) چاہتے تو اس کو ازار باندھنے کا حکم دیتے اس وقت حیض زور پر ہوتا پھر اس سے مباشرت کرتے حضرت عائشہ نے کہا تم میں کون ایسا ہے جو اپنی خواہش

وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟ تَابَعَهُ خَالِدٌ وَجَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

پر ایسا اختیار رکھتا ہو جیسے آنحضرت رکھتے تھے' علی بن مسہر کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن عبداللہ اور جریر ابن عبدالحمید نے بھی شیبانی سے روایت کیا۔

۲۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ. وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

۲۹۵- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا' ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا' ہم سے عبداللہ بن شداد نے کہا میں نے ام المومنین میمونہؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب اپنی بیبیوں میں کسی بی بی سے حیض کی حالت میں مباشرت کرنا چاہتے تو اس کو حکم دیتے وہ ازار باندھ لیتی اور اس حدیث کو سفیان ثوری نے بھی شیبانی سے روایت کیا۔

۲۰۸- بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

باب: حیض والی عورت روزہ نہ رکھے

۲۹۶- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى - أَوْ فِطْرٍ - إِلَى الْمُصَلَّى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ)) فَقُلْنَ، وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ)). قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟)) قُلْنَ: بَلَى. قَالَ: ((فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا. أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟)) قُلْنَ: بَلَى. قَالَ: ((فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا)).

۲۹۶- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ کو زید بن اسلم نے خبر دی انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقر عید یا رمضان کی عید میں عید گاہ جانے کے لیے نکلے (راہ میں) عورتیں ملیں آپ نے فرمایا عورتو! خیرات کرو کیونکہ مجھ کو دکھایا گیا دوزخ میں عورتیں (مردوں سے) زیادہ تھیں- عورتوں نے کہا یا رسول اللہ! اس کی وجہ؟ آپؐ نے فرمایا تم لعنت بہت کیا کرتی ہو (ہر ایک کو کوستی کاٹتی ہو) اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو' میں نے ناقص دین اور عقل والیوں میں عقل مند شخص کی عقل کو کھونے والیاں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان ہے؟ آپؐ نے فرمایا دیکھو عورت کی گواہی آدھے مرد کی گواہی کے برابر ہے یا نہیں' انہوں نے کہا بے شک ہے آپ نے فرمایا بس یہی ان کی عقل کا نقصان ہے- دیکھو عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور روزہ نہیں رکھتی انہوں نے کہا ہاں' یہ تو ہے- آپ نے فرمایا پس یہی اس کے دین کا نقصان ہے-

۲۰۹- بَابُ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

باب: حیض والی عورت حج کے سب کام کرتی رہے صرف خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ. وَلَمْ

اور ابراہیم نخعی نے کہا حیض والی عورت اگر ایک آیت پڑھے تو قباحت

يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُوسُفْيَانُ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَه فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. ﴿وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ أَنْ لاَ نَعْبُدَ إِلاَّ اللهَ وَ لاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُوْنَ﴾ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ: حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلاَ تُصَلِّي. وَقَالَ الْحَكَمُ: إِنِّي لأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ. وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلاَ تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ﴾ الأنعام.

نہیں اور ابن عباس نے کہا جب اگر قرآن پڑھے تو کوئی برائی نہیں اور آنحضرت ﷺ اللہ کی یاد اپنے سب وقتوں میں کیا کرتے اور ام عطیہ نے کہا ہم کو (آنحضرت کے زمانہ میں) حائضہ عورتوں کو عید گاہ میں لے جانے کا حکم دیا جاتا کہ وہ لوگوں کے ساتھ تکبیر اور دعا میں شریک ہوں اور ابن عباس نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ ہرقل (روم کے بادشاہ) نے آنحضرت ﷺ کے خط کو منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا' شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا اور (یہ آیت لکھی تھی) اے کتاب والو! ایسی بات پر آجاؤ جو ہم میں تم میں برابر مانی جاتی ہے کہ اللہ کے سوا ہم کسی کو نہ پوجیں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اخیر آیت تک اور عطاء نے جابر سے روایت کی کہ حضرت عائشہ کو حیض آیا انہوں نے حج کے سب کام کیے فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا اور نماز نہیں پڑھتی تھیں اور حکم بن عتیبہ نے کہا' میں جنابت کی حالت میں جانور ذبح کرتا ہوں حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا اس جانور میں سے مت کھاؤ جس پر (کاٹتے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۲۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لاَ نَذْكُرُ إِلاَّ الْحَجَّ. فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيكِ؟)) قُلْتُ: لَوَدِدْتُ وَاللهِ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ. قَالَ: ((لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَإِنَّ ذَلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي)).

۲۹۷- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے' وہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے حج ہی کا ذکر کرتے تھے یعنی (حج ہی کے ارادے سے نکلے) جب سرف میں پہنچے تو مجھ کو حیض آگیا' آنحضرت ﷺ میرے پاس آئے میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ میں نے کہا مجھے یہ آرزو ہے کاش میں اس سال حج کے لیے نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا شاید تجھ کو نفاس آگیا- میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے اب تو حاجیوں کے سب کام کرتی رہ فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہو جائے-

۲۱۰- بَابُ الإِسْتِحَاضَةِ

باب: استحاضے کا بیان

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنِّي لاَ أَطْهُرُ

۲۹۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فاطمہ ابوحبیش کی بیٹی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی (خون

أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)).

نہیں رکتا) کیا میں نماز چھوڑ دوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے تو جب حیض کا خون آئے تو نماز چھوڑ دے پھر جب (اندازے سے) وہ گزر جائے تو اپنے بدن سے خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔

۲۱۱- بَابُ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ

باب: حیض کا خون دھونا

۲۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا قَالَتْ: سَأَلَتِ الْمَرْأَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ)).

۲۹۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک عورت (اسماء) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! بتلایئے اگر ہم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو اس کو کھرچ ڈالے پھر پانی سے دھو ڈالے پھر اس میں نماز پڑھے۔

۳۰۰- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تُصَلِّي فِيهِ.

۳۰۰- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی' وہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے' وہ اپنے باپ قاسم بن محمد سے' وہ حضرت عائشہ سے' انہوں نے کہا ہم میں سے کسی کو حیض آتا پھر جب وہ پاک ہوتی تو خون اپنے کپڑے پر سے کھرچ ڈالتی پھر اس کو دھوتی اور سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی پھر اس سے نماز پڑھتی۔

۲۱۲- بَابُ الْإِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے

۳۰۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ، فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ. وَزَعَمَ عِكْرِمَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ مَاءَ الْعُصْفُرِ فَقَالَتْ: كَأَنَّ

۳۰۱- ہم سے اسحاق بن شاہین ابوبشر واسطی نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبر دی' انہوں نے خالد بن مہران سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کی ایک بی بی (سودہ یا ام حبیبہ) نے اعتکاف کیا ان کو استحاضہ کی بیماری تھی وہ (اکثر) خون دیکھتی رہتیں کبھی خون کی وجہ سے اپنے تلے طشت رکھ لیتیں۔ عکرمہ نے کہا (ایک بار) حضرت عائشہ نے کسم کا پانی دیکھا تو کہنے لگیں یہ تو گویا وہی ہے جو فلانی بی

هَذَا شَيْءٌ كَانَتْ فُلَانَةُ تَجِدُهُ.

بی (استحاضے کی حالت میں) دیکھتی۔

۳۰۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي.

۳۰۲)- ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کی بیبیوں میں سے ایک نے اعتکاف کیا وہ (سرخ) خون اور زرد دیکھا کرتیں اور طشت ان کے نیچے ہوتا وہ نماز پڑھتی رہتیں۔

۳۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ إِعْتَكَفَتْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

۳۰۳- ہم سے بیان کیا مسدد بن مسرہد نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت کی بیویوں میں سے ایک بی بی نے استحاضے کی حالت میں اعتکاف کیا۔

۲۱۳- بَابُ هَلْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيهِ؟

باب: جس کپڑے میں عورت کو حیض آئے کیا اس میں نماز پڑھ سکتی ہے؟

۳۰۴- حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ: عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِيقِهَا فَمَصَعَتْهُ بِظُفْرِهَا.

۳۰۴- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع نے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا (آنحضرت کے زمانہ میں) ہم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا وہ حیض میں بھی اس کو پہنتی جب اس میں کوئی خون لگ جاتا تو تھوک لگا کر ناخن سے اس کو چھیل ڈالتی۔

۲۱۴- بَابُ الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

باب: عورت کا حیض کا غسل کرتے وقت خوشبو لگانا

۳۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلاَ نَكْتَحِلَ وَلاَ نَتَطَيَّبَ وَلاَ نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ. وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ. وَكُنَّا نُنْهَى عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ. رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ

۳۰۵- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک (سوگ کا حکم تھا) اور یہ حکم تھا کہ سوگ کے دنوں میں نہ سرمہ لگائیں نہ خوشبو اور کوئی رنگین کپڑا نہ پہنیں مگر جس کپڑے کا سوت بناوٹ سے پہلے رنگا گیا ہو اور ہم کو حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت تھی کہ جب حیض کا غسل کرے تو تھوڑا کست الاظفار لگالے اور ہم عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا بھی منع ہوا تھا۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے حفصہ سے روایت کیا انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے آنحضرت

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۱۵- بَابُ دَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ

باب: عورت جب حیض کا غسل کرے تو اپنا بدن ملے اور غسل کیونکر کرے اس کا بیان

وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فِرْصَةً مُمْسَكَةً فَتَتَبَّعُ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

اور مشک لگا ہوا روئی کا ایک پھایہ لے کر خون کے مقام پر پھیرے۔

۳۰۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ. فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ: ((خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا)). قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ؟ قَالَ: ((تَطَهَّرِيْ بِهَا)). قَالَتْ كَيْفَ؟ قَالَ:((سُبْحَانَ اللهِ، تَطَهَّرِيْ)) فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ : تَتَبَّعِيْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

۳۰۶- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن صفیہ سے انہوں نے اپنی ماں (صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ ایک عورت (اسماء بنت شکل) نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا حیض کا غسل کیونکر کروں؟ آپ نے اس کو بتلایا اس طرح غسل کرے۔ فرمایا مشک لگا ہوا روئی کا ایک پھایہ لے کر اس سے پاکی کر۔ وہ کہنے لگی کیونکر پاکی کروں؟ آپ نے فرمایا اس سے پاکی کر وہ کہنے لگی کیونکر؟ آپ نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ پاکی کر حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس کو سمجھا دیا کہ خون کے مقام پر اس کو لگا۔

۲۱۶- بَابُ غُسْلِ الْمَحِيْضِ

باب: حیض کے غسل کا بیان

۳۰۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: كَيْفَ أَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ؟ قَالَ: ((خُذِيْ فِرْصَةً مُمْسَكَةً فَتَوَضَّئِي ثَلَاثًا)) ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَى فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ أَوْ قَالَ: ((تَوَضَّئِي بِهَا)). فَأَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۰۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے اپنی ماں (صفیہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انصار کی (ایک) عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا میں حیض کا غسل کیونکر کروں آپ نے فرمایا اس طرح کر (پھر فرمایا) مشک لگا ہوا ایک پھایہ لے اور تین بار پاکی کر پھر آنحضرت ﷺ کو شرم آئی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یا آپ نے یوں فرمایا اس سے کہ پاکی کر۔ حضرت عائشہ نے کہا' میں نے اس عورت کو کھسیٹ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مطلب تھا اس کو سمجھا دیا۔

۲۱۷- بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ

باب: عورت کا حیض سے نہاتے وقت بالوں میں کنگھی کرنا

۳۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

۳۰۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب زہری نے انہوں نے عروہ سے کہ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ. فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ. حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَامْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ)) فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ.

حضرت عائشہ نے کہا میں حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ احرام باندھا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے تمتع کیا تھا اور قربانی اپنے ساتھ نہیں لے گئے' حضرت عائشہؓ نے کہا (اتفاق سے) ان کو حیض آگیا اور نویں شب تک ذیحجہ کے پاک نہیں ہوئیں تب انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو عرفہ کی رات آگئی (صبح کو عرفہ ہے) اور میں نے تو عمرے کا احرام باندھا تھا (اب کیا کروں) آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا (ایسا کر) اپنا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرے کو موقوف رکھ - میں نے ایسا ہی کیا - جب حج کر چکی تو آپ نے محصب کی رات میں عبدالرحمٰن (میرے بھائی) کو حکم دیا انہوں نے اس عمرے کے بدل جس کا میں نے پہلے احرام باندھا تھا مجھ کو دوسرا عمرہ تنعیم سے کرایا -

۲۱۸ - بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

باب: حیض کا غسل کرتے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا

۳۰۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ، فَإِنِّي لَوْ لاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)) فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ)) فَفَعَلْتُ. حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي. قَالَ هِشَامٌ : وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلاَ صَوْمٌ وَلاَ صَدَقَةٌ.

۳۰۹ - ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ (حماد) نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا ہم ذیحجہ کے چاند کے نزدیک (مدینے سے) نکلے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کا جی چاہے (میقات پر سے) عمرے کا احرام باندھے وہ عمرے ہی کا احرام باندھے اور اگر میں قربانی ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام باندھتا اب بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج کا اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا (اتفاق سے) عرفہ کا دن آن پہنچا اور میں حیض سے تھی میں نے اس کا شکوہ آنحضرت ﷺ سے کیا آپؐ نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے میں نے ایسا ہی کیا (اور حج سے فارغ ہوئی) جب محصب کی رات ہوئی تو آپ نے عبدالرحمٰن میرے بھائی کو میرے ساتھ بھیجا میں تنعیم تک گئی وہاں سے اگلے عمرے کا بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھا ہشام نے کہا اور ان سب باتوں میں نہ قربانی لازم ہوئی اور نہ روزہ' نہ صدقہ -

۲۱۹ - بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ کا (سورۂ حج میں) یہ فرمانا تم کو پیدا کیا پوری اور

مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

ادھوری بوٹی سے

۳۱۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُوْلُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ، يَا رَبِّ عَلَقَةٌ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ : أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ، وَالأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ)).

۳۱۰- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے وہ عبیداللہ بن ابی بکر سے وہ انس بن مالک سے وہ آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے (عورت کے) رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ عرض کرتا ہے پروردگار اب نطفہ پڑا پروردگار اب خون ہو گیا پروردگار اب گوشت کا مچھ ہو گیا پھر جب اللہ اپنی پیدائش کو پورا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے مرد ہے یا عورت بد بخت ہے یا نیک بخت' اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر ماں کے پیٹ ہی میں یہ (سب) لکھ دیا جاتا ہے۔

۲۲۰- بَابُ كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ؟

باب: حیض والی عورت حج یا عمرے کا احرام باندھ سکتی ہے

۳۱۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ. فَقَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيُحْلِلْ. وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلاَ يُحِلُّ حَتَّى يُحِلَّ نَحْرَ هَدْيِهِ. وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ)). قَالَتْ: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلاَّ بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي، فَبَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيْمِ.

۳۱۱- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں (مدینہ سے) نکلے ہم میں سے کسی نے تو عمرے کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا۔ خیر جب ہم مکہ میں پہنچے' تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا دیکھو جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور وہ قربانی ساتھ نہ لایا ہو تو (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور قربانی ساتھ لایا ہو وہ جب تک قربانی ذبح نہ کرے احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو وہ اپنا حج پورا کرے' حضرت عائشہ نے کہا مجھ کو حیض آ گیا اور عرفہ کے دن تک برابر حیض آتا رہا اور میں نے عمرے ہی کا احرام باندھا تھا آخر آنحضرت ﷺ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ اپنا سر کھول ڈالوں' اور بالوں میں کنگھی کروں اور نیا احرام حج کا باندھوں عمرہ موقوف رکھوں میں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اپنا حج پورا کر لیا اس وقت آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو میرے ساتھ دے کر یہ حکم دیا کہ تنعیم سے میں اپنے عمرے کے بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھوں۔

۲۲۱- بَابُ إِقْبَالِ الْمَحِيْضِ

باب: حیض کے شروع ہونے اور ختم

وَإِدْبَارِهِ

وَكُنَّ نِسَاءٌ يَبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدُّرْجَةِ فِيهَا الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ: لاَ تَعْجَلْنَ حَتَّى تَرَيْنَ القَصَّةَ البَيْضَاءَ، تُرِيدُ بِذَلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الحَيْضَةِ. وَبَلَغَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ: مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا. وَعَابَتْ عَلَيْهِنَّ.

ہونے کا بیان

اور عورتیں حضرت عائشہؓ پاس ڈبی بھیجتیں اس میں روئی جس پر زردی ہوتی تو حضرت عائشہؓ فرماتیں جلدی نہ کرو جب تک چونہ کی طرح سفید نہ دیکھو یعنی حیض سے بالکل پاک نہ ہو جاؤ اور زید بن ثابت کی بیٹی (ام کلثوم) کو یہ خبر پہنچی کہ بعضی عورتیں آدھی آدھی رات کو چراغ منگوا کر دیکھتی ہیں کہ وہ پاک ہوئیں (یا نہیں) تو انہوں نے کہا (آنحضرت کے زمانے میں) تو عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں اور ان پر عیب رکھا۔

۳۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي)).

۳۱۲- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوا کرتا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا مسئلہ) پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے اور حیض نہیں ہے پھر جب حیض (کا خون) آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض گزر جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔

۲۲۲- بَابُ لاَ تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلاَةَ

باب: حیض والی عورت نماز کی قضا نہ پڑھے

وَقَالَ جَابِرُ بن عبد الله وَأَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((تَدَعُ الصَّلاَةَ)).

اور جابر اور ابو سعید خدری نے آنحضرت ﷺ سے روایت کر کے کہا (حیض کے دنوں میں) نماز چھوڑ دے۔

۳۱۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلاَتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ يَأْمُرُنَا بِهِ. أَوْ قَالَتْ: فَلاَ نَفْعَلُهُ.

۳۱۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا مجھ سے معاذہ بنت عبداللہ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے کہا کیا جب کوئی عورت ہم میں حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا پڑھے انہوں نے کہا کیا تو حروریہ (خارجی) ہے ہم کو تو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں حیض آتا پھر آپ ہم کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تھے یا معاذہ نے یوں کہا ہم قضا نہیں پڑھتے تھے۔

۲۲۳- بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

باب: حائضہ عورت کے ساتھ سونا جب وہ اپنے حیض کے کپڑے پہنے ہو

۳۱۴- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

۳۱۴- ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے

شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ، فَانْسَلَلْتُ فَخَرَجْتُ مِنْهَا فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَبِسْتُهَا، فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((أَنُفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ. قَالَتْ: وَحَدَّثَتْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے بیان کیا کہ ام المومنین ام سلمہ نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ لوئی میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آگیا میں چپکے سے نکل بھاگی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے اور پہن لیے آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تجھ کو نفاس (حیض) آگیا میں نے کہا جی ہاں، پھر آپ نے مجھ کو بلایا اور لوئی کے اندر کر لیا زینب نے کہا اور ام سلمہ نے مجھ سے یہ (بھی) بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ روزہ میں میرا بوسہ لیتے اور میں اور آنحضرت ﷺ (دونوں مل کر) جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کیا کرتے۔

٢٢٤- بَابُ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْمَحِيْضِ سِوَى ثِيَابِ الطُّهْرِ

باب: حیض کے کپڑے الگ رکھنا اور پاکی کے الگ

٣١٥- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي، فَقَالَ: ((أَنُفِسْتِ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.

۳۱۵- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے زینب سے جو ابو سلمہ کی بیٹی تھیں انہوں نے حضرت بی بی ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوئی میں لیٹی ہوئی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آگیا میں نکل بھاگی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے آپ نے فرمایا تجھ کو نفاس ہوا میں نے کہا جی ہاں پھر آپ نے مجھ کو بلایا میں لوئی اور آپ کے ساتھ لیٹی۔

٢٢٥- بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى

باب: حیض والی عورت کا دونوں عیدوں میں آنا اور مسلمانوں کی دعا (جیسے استغفار وغیرہ میں) شریک رہنا اور عید گاہ سے الگ رہنا

٣١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - ابْنُ سَلَامٍ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا - وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ، غَزْوَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتٍّ - قَالَتْ: كُنَّا

۳۱۶- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے کہا ہم کنواری جوان عورتوں کو عید کے دنوں میں نکلنے سے منع کیا کرتے تھے، ایک بار ایسا ہوا ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری اس نے اپنی بہن (ام عطیہ) سے حدیث بیان کی اس کے بہنوئی نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کیے تھے (وہ عورت کہتی تھی) کہ چھ جہادوں میں میری بہن بھی آپؐ کے ساتھ تھی تو ہم

نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ ﷺ أَعَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لاَ تَخْرُجَ؟ قَالَ: ((لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ)). فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا : أَسَمِعْتِ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَتْ: بِأَبِي نَعَمْ - وَكَانَتْ لاَ تَذْكُرُهُ إِلاَّ قَالَتْ: بِأَبِي - سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ، وَ تَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى)). قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: ((الْحُيَّضُ؟)) فَقَالَتْ: أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا؟

زخمیوں کی مرہم پٹی اور بیماروں کی خبر گیری کیا کرتیں ایک بار میری بہن نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر ہم میں کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو اور وہ (عید کے دن) نہ نکلے تو کچھ برائی تو نہیں آپ نے فرمایا اس کی گنیاں (ساتھ والی) اپنی چادر اس کو اڑھا دے اس کو چاہیے کہ ثواب کے کاموں میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو' حفصہ نے کہا جب ام عطیہ آئیں تو میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے انہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر قربان اور ام عطیہ جب آنحضرت کا ذکر کرتیں تو یوں کہتیں میرا باپ آپ پر قربان میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کنواری جوان عورتیں اور پردے والیاں اور حیض والیاں نکلیں اور ثواب کے کام اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں حفصہ نے کہا حیض والیاں بھی نکلیں' ام عطیہ نے کہا حیض والیاں کیا عرفات میں نہیں آتیں اور فلاں فلاں مقاموں میں۔

٢٢٦- بَابُ إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلاَثَ حِيَضٍ

باب: اگر ایک ہی مہینے میں عورت کو تین بار حیض آجائے اس کا بیان

وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ وَفِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ : إِنْ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ ثَلاَثًا فِي شَهْرٍ صُدِّقَتْ. وَقَالَ عَطَاءٌ: أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ. وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَةَ عَشَرَ. وَقَالَ مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ؟ قَالَ: النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ.

اور حیض اور حمل میں عورتوں کی بات سچ ماننے کا جہاں تک ممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا عورتوں کو درست نہیں اس کا چھپانا جو اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا اور حضرت علی اور قاضی شریح سے نقل کیا جاتا ہے اگر عورت اپنے دیندار معتبر اندر والے سگون کی گواہی پیش کرے کہ اس کو ایک مہینے میں تین بار حیض آیا تو اس کی بات سچ مان لی جائے گی اور عطاء بن ابی رباح نے کہا عدت سے پہلے جو اس کے حیض کے دن تھے وہی رہیں گے' ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے اور عطا نے کہا حیض کم سے کم ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہوتا ہے اور معتمر نے اپنے باپ سلیمان سے روایت کیا میں نے محمد بن سیرین سے پوچھا اگر عورت پاک ہونے کے پانچ روز بعد پھر خون دیکھے انہوں نے کہا عورتیں ان باتوں کو خوب جانتی ہیں۔

٣١٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ

٣١٧- ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ہشام بن عروہ سے سنا انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ ابوحبیش کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عرض کیا (یا رسول اللہ)! مجھ کو

فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ: ((لاَ. إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ. وَلَكِنْ دَعِي الصَّلاَةَ قَدْرَ الأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي)).

استحاضہ رہتا ہے میں پاک ہی نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ ایک رگ (کا خون) ہے تو ایسا کر (اس بیماری سے پہلے) جتنے دنوں تجھ کو حیض آیا کرتا تھا اتنے دنوں نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور نماز پڑھتی رہ۔

۲۲۷- بَابُ الصُّفْرَةِ وَالكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

باب: حیض کے دنوں کے سوا اور دنوں میں خاکی و زرد رنگ کا کیا حکم ہے؟

۳۱۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا لاَ نَعُدُّ الكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا.

۳۱۸- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم خاکی اور زردی کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔

۲۲۸- بَابُ عِرْقِ الإِسْتِحَاضَةِ

باب: استحاضہ کی رگ کا بیان

۳۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِي قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ: ((هَذَا عِرْقٌ)) فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

۳۱۹- ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے، وہ عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے حضرت عائشہ سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں کہ ام حبیبہ بنت جحش (آنحضرت ﷺ کی سالی) کو سات برس تک استحاضہ رہا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا (جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو) غسل کر لے۔ پھر فرمایا یہ رگ ہے، تو ام حبیبہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتیں۔

۲۲۰- بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ

باب: اگر عورت کو طواف الزیارۃ کے بعد حیض آئے

۳۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ؟)) فَقَالُوا:

۳۲۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم سے انہوں نے اپنے باپ ابو بکر سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! صفیہ بنت حیی بن اخطب کو (جو آپ کی بی بی تھیں) حیض آ گیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہم کو (مدینہ سے) روک رکھے گی کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف (الافاضہ) نہیں کیا انہوں نے کہا طواف تو کر چکی آپ نے فرمایا

بَلَى. قَالَ: ((فَاخْرُجِي)).

تو بس اب چل کھڑی ہو۔

۳۲۱- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ: إِنَّهَا لاَ تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: تَنْفِرُ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ.

۳۲۱- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ طاؤس بن کیسان سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا عورت کو جب حیض آجائے تو اس کو اپنے شہر لوٹ جانے کی (بغیر طواف الوداع کیے) اجازت ہے اور ابن عمر شروع میں یہ کہتے تھے کہ وہ نہ لوٹے پھر طاؤس نے کہا میں نے انہیں کہتے سنا کہ لوٹ جائے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی۔

۲۳۰- بَابُ إِذَا رَأَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ

باب: جب مستحاضہ حیض سے پاک ہو جائے

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلاَةُ أَعْظَمُ.

تو ابن عباس نے کہا وہ غسل کر کے نماز پڑھے اگرچہ ایک ہی گھڑی دن باقی ہو اور اس کا خاوند اس سے صحبت کر سکتا ہے جب وہ نماز پڑھتی ہے نماز تو بڑی چیز ہے۔

۳۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)).

۳۲۲- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب حیض (کا خون) آنے لگے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض رخصت ہو تو اپنے (بدن سے) خون دھو ڈال اور نماز پڑھ۔

۲۳۱- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

باب: نفاس والی عورت پر جنازے کی نماز پڑھنا اور اس کا طریقہ

۳۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا.

۳۲۳- ہم سے احمد بن ابی سریج نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہ ایک عورت (ام کعب) زچگی سے مر گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے جنازے) پر نماز پڑھی آپ اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہوئے۔

۲۳۲- بَابٌ

باب

۳۲۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ:

۳۲۴- ہم سے حسن بن مدرک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالَتِيْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لاَ تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ.

بن حماد نے کہا ہم کو ابو عوانہ (وضاح) نے اپنی کتاب میں دیکھ کر خبر دی کہا ہم کو سلیمان بن ابی سلیمان شیبانی نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے کہا میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب وہ حیض میں ہوتیں اور نماز نہیں پڑھتیں تو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ میں لیٹی رہتیں اور آپ اپنی سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے رہتے آپ جب سجدہ کرتے تو آپ کا کچھ کپڑا ان سے لگ جاتا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

کتاب تیمّم کے بیان میں

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ﴾.

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) فرمانا پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرلو اور اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کرو۔

۳۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ، فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى التِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ. فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوْا: أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوْا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : فَعَاتَبَنِي أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي

۳۲۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے (غزوہ بنی مصطلق میں ۶ھ میں) جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے (یہ راوی کو شک ہے) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا (جو اسماء سے مانگ کر لیا تھا) آنحضرت ﷺ اس کی تلاش میں ٹھہر گئے (کیونکہ پرائی چیز تھی) اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ وہاں پانی نہ تھا آخر (سب) لوگ ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور کہنے لگے تم نے دیکھا جو عائشہ نے کیا۔ آنحضرت ﷺ کو اور لوگوں کو (ایک جنگل میں) اٹکا کر رکھا اور یہاں پانی بھی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ کچھ پانی ہے (جو کام میں لاتے) یہ سن کر ابو بکر آئے اور آنحضرت ﷺ میری ران پر سر رکھے ہوئے سو گئے تھے۔ ابو بکر نے کہا (کیوں) تو نے آنحضرت ﷺ کو اور (سب) لوگوں کو اٹکا دیا اور یہاں پانی بھی نہیں ہے نہ ان کے ساتھ کچھ پانی ہے حضرت عائشہ نے کہا ابو بکر نے مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا) وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے

خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلاَّ مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ، ﴿ فَتَيَمَّمُوا ﴾. فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ : مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ. قَالَتْ : فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ.

میری کوکھ میں کونچا مارنے لگے میں (ضرور) تڑپتی مگر آنحضرت ﷺ کا (مبارک) سر میری ران پر تھا صرف اس وجہ سے ہل نہ سکی جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ اٹھے لیکن پانی نہ تھا تب اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت اتاری لوگوں نے تیمّم کر لیا اس وقت اسید بن حضیر (ایک صحابی انصاری) کہنے لگے - ابو بکر کے گھرانے والو! یہ کچھ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے' حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں (سوار) تھی تو اس کے نیچے ہم کو ہار بھی مل گیا-

۳۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ هُوَ الْعَوَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ. ح. قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا زَيَّارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ - الْفَقِيرُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً)).

۳۲۶- ہم سے محمد بن سنان عوقی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے سعید بن نضر نے بیان کیا کہا ہم کو (انہی) ہشیم نے خبر دی کہا ہم کو سیار بن ابی سیار نے کہا ہم سے یزید بن فقیر نے بیان کیا کہا ہم کو جابر بن عبداللہ انصاری نے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ باتیں ایسی ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں - ایک یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے (دشمنوں پر) میرا رعب پڑتا ہے' دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے لیے نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی تو میری امت کا ہر آدمی اس کو (جہاں) نماز کا وقت آجائے نماز پڑھ لے' تیسرے یہ کہ لوٹ کے مال میرے لیے درست ہوئے اور مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لیے درست نہیں ہوئے' چوتھے یہ کہ مجھ کو شفاعت ملی' پانچویں یہ کہ ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں عام سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں-

۲۳۳- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلاَ تُرَابًا

باب: جب نہ پانی ملے نہ مٹی تو کیا کرے

۳۲۷- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلاَدَةً فَهَلَكَتْ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً فَوَجَدَهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاَةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَصَلَّوا، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ: جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا، فَوَ اللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ

۳۲۷- ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے (اپنی بہن) اسماء سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (اسید بن حضیر) کو اس کے ڈھونڈنے کے لیے بھیجا اس کو وہ ہار مل گیا تو نماز کا وقت آگیا انہوں نے (بے وضو) نماز پڑھ لی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا تب اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت اتاری اسید بن حضیر کہنے لگے' عائشہ! اللہ تم کو اچھا بدلہ دے' قسم خدا کی تم پر جب کوئی ایسی بات آن پڑی جس کو تم برا سمجھتی تھیں

تَكْرَهِيْنَهُ إِلاَّ جَعَلَ اللهُ ذَلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيْهِ خَيْرًا.

تو اللہ نے اس میں خود تمہارے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے بہتری کی۔

٢٣٤- بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ

باب: حضر میں (یعنی اپنے گھر اور بستی میں) تیمّم کرنا جب پانی نہ ملے

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْمَرِيْضِ عِنْدَهُ الْمَاءُ وَلاَ يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ: يَتَيَمَّمُ وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرُفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

اور نماز قضا ہو جانے کا ڈر ہو' عطا بن ابی رباح کا یہی قول ہے اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی بیمار ہو پانی اس کے پاس موجود ہو لیکن پانی کا دینے والا کوئی نہ ہو (اور وہ خود نہ لے سکے) تو تیمّم کرے اور عبداللہ بن عمر اپنی زمین میں سے جو جرف میں تھی آ رہے تھے' مربد نعم میں عصر کا وقت آ گیا' انہوں نے (تیمّم سے) نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ میں پہنچے سورج بلند تھا لیکن نماز نہیں لوٹائی۔

٣٢٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: ((أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ)).

٣٢٨- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے کہا میں نے عمیر بن عبداللہ سے سنا جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے کہا میں اور عبداللہ بن یسار جو ام المومنین میمونہؓ آنحضرت کی بی بی کے غلام تھے مل کر ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری (صحابی) کے پاس پہنچے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ بئر جمل کی طرف سے آ رہے تھے (راہ میں) ایک شخص ملا (جو خود ابوجہیم) اس نے آپ کو سلام کیا' لیکن آنحضرت ﷺ نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار پاس آئے (اس پر ہاتھ مارا) منہ اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

٢٣٥- بَابُ هَلْ يَنفُخُ فِي يَدَيْهِ؟

باب: تیمّم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر پھر ان کو پھونکنا

٣٢٩- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ. فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ،

٣٢٩- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ذر بن عبداللہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اگر مجھ کو جنابت ہو اور پانی نہ ملے تو کیا کروں' عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے کہا تم کو یاد نہیں ہم تم دونوں ایک سفر میں تھے اور ہم کو جنابت ہوئی' تم نے تو نماز ہی نہیں پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا اور نماز پڑھ لی' پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا)) فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

آپ نے فرمایا تجھے اتنا بس کرتا تھا پھر آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان کو پھونک دیا' پھر منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کیا۔

۲۳۶ - بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالكَفَّيْنِ

باب تیمّم میں صرف منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کرنا

۳۳۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّارٌ بِهَذَا، أَوْضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ، ثُمَّ أَدْنَاهُمَا مِنْ فِيهِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

وَقَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ ذَرًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ الْحَكَمُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّاد.

۳۳۰- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہوں نے ذر بن عبداللہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے پھر عمار کی یہی روایت بیان کی اور شعبہ نے (اس کو یوں بتلایا کہ) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے (پھر) ان کو منہ کے نزدیک لے گئے (پھونکا) پھر اپنے منہ اور دونوں پہنچوں پر مسح کیا اور نضر بن شمیل نے کہا مجھ کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے حکم سے انہوں نے کہا میں نے ذر سے سنا۔ انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن سے' حکم نے کہا اور میں نے اس حدیث کو خود سعید بن عبدالرحمٰن سے بھی سنا انہوں نے اپنے باپ سے کہ عمار نے کہا۔

۳۳۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ وَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ: كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا. وَقَالَ: تَفَلَ فِيهِمَا.

۳۳۱- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ذر سے' وہ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بیٹے سے' وہ اپنے باپ سے کہ وہ حضرت عمر کے پاس موجود تھے' عمار نے ان سے کہا ہم ایک لشکر میں تھے' ہم کو جنابت ہوئی اس روایت میں بجائے نفخ کے تفل ہے۔

۳۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ : تَمَعَّكْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((يَكْفِيكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ)).

۳۳۲- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے حکم سے انہوں نے ذر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بیٹے سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا عمار نے حضرت عمر سے کہا میں (مٹی میں) لوٹا پھر آنحضرت ﷺ پاس آیا آپ نے فرمایا تجھ کو منہ اور دونوں پنجوں پر مسح کرنا کافی تھا۔

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبْزَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

۳۳۳- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ذر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں موجود تھا جب عمارؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اور یہی حدیث بیان کی۔

۳۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ

۳۳۴- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ذر سے انہوں

عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ : ((فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ)) .

نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا عمار نے کہا پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے منہ اور دونوں پنجوں پر مسح کیا۔

۳۳۷- بَابُ الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيْهِ مِنَ الْمَاءِ

باب: پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ : يُجْزِئُهُ التَّيَمُّمُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. وَأَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَيَمِّمٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ عَلَى السَّبْخَةِ وَالتَّيَمُّمِ بِهَا.

پانی کے بدل وہ اس کو کافی ہے اور امام حسن بصری نے کہا جب تک اس کو حدث نہ ہو تیمّم کافی ہے اور عبداللہ بن عباس نے تیمّم سے امامت کی اور یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا کھاری نمکین زمین پر نماز پڑھنا اور اس سے تیمّم کرنا درست ہے۔

۳۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلاَ وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلاَّ حَرُّ الشَّمْسِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ - يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ - ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ نُوقِظْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ لأَنَّا لاَ نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ. فَلَمَّا اسْتَقَيْظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ - وَكَانَ رَجُلاً جَلِيْدًا - فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ، قَالَ: ((لاَ ضَيْرَ - أَوْ لاَ يَضِيْرُ - ارْتَحِلُوا)). فَارْتَحَلَ، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ، وَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلاَتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: ((مَا مَنَعَكَ يَا فُلاَنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟)) قَالَ : أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلاَ مَاءَ. قَالَ:

۳۳۵- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عوف نے کہا ہم سے ابورجاء عمران بن ملحان نے، وہ عمران بن حصین سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور رات کو چلتے چلتے جب اخیر رات ہوئی تو ذرا پڑ گئے اور مسافر کے لیے اس اخیر رات کی نیند سے بڑھ کر کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی پھر ہماری آنکھ جب ہی کھلی جب سورج کی گرمی پہنچی تو سب سے پہلے فلاں شخص (ابوبکر) جاگے پھر فلاں شخص پھر فلاں شخص ابورجاء ان کو نام بنام بیان کرتے تھے لیکن عوف بھول گئے پھر چوتھے حضرت عمر جاگے اور (ہمارا قاعدہ یہ تھا) جب آنحضرت ﷺ آرام فرماتے تو ہم آپ کو نہ جگاتے یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوں کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے خواب میں آپ پر کیا تازہ وحی آتی ہے۔ جب حضرت عمر جاگے اور انہوں نے لوگوں پر جو آفت آئی وہ دیکھی اور وہ دل والے آدمی تھے۔ انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی برابر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سے کہتے رہے یہاں تک کہ ان کی آواز سے آنحضرت ﷺ بیدار ہو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو لوگ اس مصیبت کا لگے شکوہ کرنے آپ نے فرمایا کچھ پرواہ نہیں یا اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا، چلو اب کوچ کرو پھر تھوڑی دور چلے بعد اس کے آپ اترے اور وضو کا پانی منگوایا وضو کیا نماز کی اذان ہوئی آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا وہ کنارے بیٹھا تھا اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا او شخص! تجھے کیا ہوا تو نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ وہ کہنے لگا مجھ کو نہانے کی

((عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ. فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ)). ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَلَ فَدَعَا فُلاَنًا - كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوفٌ - وَدَعَا عَلِيًا. فَقَالَ : ((اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ)) ، فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - أَوْ سَطِيْحَتَيْنِ - مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيْرٍ لَهَا فَقَالاَ لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ، وَنَفَرُنَا خُلُوفًا. قَالاَ لَهَا: أَنْطَلِقِي إِذًا. قَالَتْ: إِلَى أَيْنَ؟ قَالاَ: إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ. قَالاَ: هُوَ الَّذِي تَعْنِيْنَ، فَانْطَلِقِي. فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ. قَالَ: فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ - أَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ - وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ: اسْقُوا وَاسْتَقُوا. فَسَقَى مَنْ سَقَى وَاسْتَقَى مَنِ شَاءَ، وَكَانَ آخِرَ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ. وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا. وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلأَةً مِنْهَا حِيْنَ ابْتَدَأَ فِيْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اجْمَعُوا لَهَا)). فَجَمَعُوا لَهَا - مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيْقَةٍ وَسَوِيْقَةٍ - حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهُ فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيْرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، فَقَالَ لَهَا : ((تَعْلَمِيْنَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا، وَلَكِنَّ اللهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا)). فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدْ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ. قَالُوا: مَا حَبَسَكِ يَا فُلاَنَةُ؟ قَالَتِ: الْعَجَبُ، لَقِيَنِي رَجُلاَنِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ، فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا، فَوَاللهِ إِنَّهُ لأَسْحَرُ

حاجت ہے اور پانی نہیں ہے آپؐ نے فرمایا مٹی لے لے وہ تجھ کو کافی ہے' پھر آنحضرت ﷺ چلے لوگوں نے آپ سے پیاس کا شکوہ کیا- آپ اترے اور ایک شخص کو بلایا (عمران بن حصین کو) ابو رجاء اس کا نام بیان کرتے تھے لیکن عوف بھول گئے اور حضرت علی کو بلایا دونوں سے فرمایا جاؤ پانی کی تلاش کرو وہ دونوں گئے (راہ میں) ایک عورت ملی جو اونٹ پر پانی کی دو پکھالوں یا مشکوں کے بیچ میں سوار جا رہی تھی انہوں نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے کہا پانی کل مجھ کو اسی وقت ملا تھا اور ہماری قوم کے مرد لوگ پیچھے ہیں انہوں نے اس سے کہا خیر اب تو چل اس نے کہا کہاں چلوں انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ پاس اس نے کہا وہ تو نہیں جن کو لوگ صابی کہتے ہیں' انہوں نے کہا انہی کے پاس جن کو تو سمجھے- چل تو سہی آخر وہ دونوں اس کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا عمران نے کہا پھر لوگوں نے اس عورت کو اس اونٹ پر سے اتار لیا اور آنحضرت ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور دونوں پکھالوں یا مشکوں کا منہ کھول کر ان سے پانی ڈالنا شروع کیا پھر اوپر کے منہ کو بند کر دیا اور نیچے کا منہ کھول دیا اور لوگوں میں منادی کی گئی پانی پلاؤ اور پیو جس نے چاہا (جانوروں کو) پلایا اور جس نے چاہا پیا (سب سیر ہو گئے) اخیر میں آپ نے یہ کیا کہ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی تھی اس کو بھی پانی بھرا ایک برتن دیا اور فرمایا جا اپنے اوپر ڈال لے- وہ عورت کھڑی ہوئی جو کام اس کے پانی سے ہو رہے تھے دیکھتی رہی اور قسم خدا کی پانی لینا بند کیا گیا اور ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ مشکیں اس سے بھی زیادہ بھری ہوئی ہیں جیسے شروع میں بھری تھیں پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب اس کے لیے کچھ جمع کرو لوگوں نے کھجور آٹا' ستو اکٹھا کرنا شروع کیا یہاں تک کہ (بہت سارا) کھانا اس کے لیے اکٹھا کیا وہ سب کھانا ایک کپڑے میں رکھا اور اس کو اونٹ پر سوار کر دیا وہ کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا تب آپ نے اس سے فرمایا تو جانتی ہے کہ ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا اللہ ہی نے ہم کو پلایا پھر وہ عورت اپنے گھر والوں پاس گئی چونکہ راہ میں روک لی گئی تھی انہوں نے پوچھا ارے فلانی! تو نے دیر کیوں لگائی وہ کہنے لگی عجیب بات ہوئی دو آدمی مجھ کو ملے وہ مجھ کو اس شخص کے پاس لے گئے جس کو لوگ صابی کہتے ہیں اس نے ایسا ایسا کیا تو قسم خدا کی جتنے لوگ اس کے اور

النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ- وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالأَرْضَ - أَوَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ حَقًّا. فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلاَ يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ. فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أَرَى أَنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمَدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ؟ فَأَطَاعُوهَا، فَدَخَلُوا فِي الإِسْلاَمِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : صَبَا خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ. وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ : لِلصَّابِئِينَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ الزَّبُورَ أَصِبَ أَمِلَ.

اس کے بیچ میں ہیں اور اس نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمے کی انگلی اٹھا کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا ان سب میں وہ بڑا جادوگر ہے یا سچ ہے اللہ کا رسول ہے پھر مسلمانوں نے یہ کرنا شروع کیا کہ اس عورت کے گرداگرد جو مشرک رہتے تھے ان کو تو لوٹتے اور جن لوگوں میں وہ عورت رہتی تھی ان کو چھوڑ دیتے- ایک دن اس نے اپنے لوگوں سے کہا میں سمجھتی ہوں کہ مسلمان جو تم کو چھوڑ دیتے ہیں تو جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمان ہو جاؤ انہوں نے اس کی بات سن لی اور مسلمان ہو گئے- امام بخاری نے کہا صابی صبا سے نکالا گیا ہے صبا کے معنی اپنا دین چھوڑ دوسرے دین میں چلا گیا اور ابو العالیہ نے کہا صائبین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبور پڑھا کرتے ہیں اور سورۂ یوسف میں جو أَصِبَ کا لفظ ہے اس کا معنی جھک جاؤں گا-

۲۳۸- بَابُ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِالْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

باب: جب جنب کو بیماری کا ڈر ہو یا موت کا یا پیاس کا (مثلاً) تھوڑا پانی ہو تو وہ تیمّم کر لے

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلاَ: ﴿وَلاَ تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ [النساء :] فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ.

اور کہتے ہیں کہ عمرو بن عاص کو جاڑے کی رات میں نہانے کی حاجت ہوئی تو انہوں نے تیمّم کر لیا اور یہ آیت پڑھی (سورۂ نساء کی) اپنی جانیں مت گنواؤ اور اللہ تم پر مہربان ہے پھر آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر آیا آپ نے ان کو کچھ ملامت نہیں کی-

۳۳۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ: قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ : إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لاَ يُصَلِّي. قَالَ عَبْدُ اللهِ: نَعَمْ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا لَمْ أُصَلِّ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هَكَذَا - يَعْنِي تَيَمَّمَ - وَصَلَّى. وَقَالَ: قُلْتُ : فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.

۳۳۶- ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر غندر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا ابو موسیٰ اشعری نے عبداللہ بن مسعود سے کہا کسی کو جب پانی نہ ملے (اور جنب ہو) تو نماز نہ پڑھے عبداللہ نے کہا بے شک اگر مجھ کو ایک مہینے تک پانی نہ ملے تو میں نماز نہ پڑھوں گا اگر میں لوگوں کو ایسی اجازت دے دوں تو جب کسی کو سردی لگے گی وہ یہی کرے گا یعنی تیمّم کر کے نماز پڑھ لے گا- ابو موسیٰ نے کہا پھر عمار نے جو روایت حضرت عمر سے بیان کی وہ کہاں گئی انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ حضرت عمر نے عمار کے قول پر قناعت کی ہو-

۳۳۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى

۳۳۷- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا انہوں نے کہا میں عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَرَأَيْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يُصَلِّي حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَانَ يَكْفِيْكَ)) قَالَ : أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الآيَةِ؟ فَمَا دَرَى عَبْدُ اللهِ مَا يَقُولُ: فَقَالَ: إِنَّا لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا لأَوْشَكَ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدَعَهُ وَيَتَيَمَّمَ. فَقُلْتُ لِشَقِيقٍ: فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللهِ لِهَذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

اتنے میں ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے کہا ابو عبدالرحمٰن! بتلاؤ تو جب کوئی جنب ہو اور پانی نہ پائے وہ کیا کرے انہوں نے کہا جب تک پانی نہ پائے نماز نہ پڑھے ابو موسیٰ نے کہا پھر تم عمار کی روایت کو کیا کرو گے جب آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تجھ کو یہ کافی تھا (یعنی منہ اور ہاتھ کا مسح کرنا) ابن مسعود نے کہا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر نے ان کی بات پر قناعت نہیں کی ابو موسیٰ نے کہا اچھا تو عمار کا قول جانے دو تم اس آیت کا کیا جواب دو گے – عبداللہ کو کچھ جواب نہ بنا' کیا کہیں' تو کہنے لگے اگر ہم لوگوں کو اس کی (تیمّم کرنے کی) اجازت دیں تو پھر قریب میں ایسا ہو گا کسی کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا وہ غسل چھوڑ کر تیمّم کر لے گا اعمش نے کہا میں نے شقیق سے کہا تو عبداللہ بن مسعود نے جنب کو تیمّم کرنا اس مصلحت سے برا جانا انہوں نے کہا ہاں –

۲۳۹- بَابُ التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ

باب: تیمّم میں ایک بار مارنا کافی ہے

۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى الأَشْعَرِي، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى : لَوْ أَنَّ رَجُلاً أُجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَّا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي؟ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَتَيَمَّمُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَجِدْ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهَذِهِ الآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ رُخِّصَ فِي هَذَا لأَوشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ. قُلْتُ: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا – وَضَرَبَ

۳۳۸- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ محمد بن خازن نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پاس بیٹھا تھا – ابو موسیٰ نے ان سے کہا اگر ایک شخص کو جنابت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پائے کیا وہ تیمّم کر لے اور نماز پڑھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تیمّم نہ کرے اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ پائے (اور نماز موقوف رکھے) تب ابو موسیٰ نے کہا پھر تم اس آیت کو کیا کرو گے جو سورۂ مائدہ میں ہے اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمّم کر لو' عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اگر لوگوں کو جنابت میں تیمّم کی اجازت دی جائے تو قریب میں ایسا ہو گا جب ان کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا وہ مٹی سے تیمّم کر لیں گے' اعمش نے کہا میں نے شقیق سے کہا تو تم نے جنب کے لیے تیمّم اس لیے برا جانا انہوں نے کہا ہاں پھر ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے کہا کیا تم نے وہ نہیں سنا جو عمار نے حضرت عمر سے کہا تھا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا (راہ میں) مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی پانی نہ ملا تو میں جانور کی طرح مٹی میں لوٹا بعد اس کے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تجھ کو ایسا کرنا بس تھا اور آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اس کو جھاڑ دیا پھر بائیں ہاتھ سے داہنے

بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ، أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ)). فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟ وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيْدِ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ : ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا)) وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً.

ہاتھ کی پشت کو ملا یا داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی پشت کو' پھر اپنے منہ پر دونوں ہاتھوں کو پھیر لیا عبداللہ نے کہا تم نہیں دیکھتے حضرت عمر نے عمار کے قول پر قناعت نہیں کی اور یعلی ابن عبید نے اس روایت میں اعمش سے انہوں نے شقیق سے اتنا زیادہ کیا- میں عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ کے پاس تھا- ابو موسیٰ نے کہا کیا تم نے عمار کا حضرت عمر سے یہ کہنا نہیں سنا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اور تم کو (فوج کی ٹکڑی میں) بھیجا مجھے نہانے کی حاجت ہوئی- میں مٹی میں لوٹا' پھر ہم آنحضرت ﷺ پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجھ کو یہ بس کرتا تھا اور آپ نے اپنے منہ اور دونوں پنجوں پر ایک بار مسح کر لیا-

۲۴۰- بَابٌ

باب:

۳۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً مُعْتَزِلاً لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا فُلاَنُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلاَ مَاءَ. قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ)).

۳۳۹- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عوف نے خبر دی انہوں نے ابو رجاء سے کہا ہم کو عمران بن حصین خزاعی نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کنارے پر بیٹھے دیکھا اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے فرمایا او فلانے! تجھے کیا ہوا لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ کو نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں آپ نے فرمایا مٹی لے لے وہ تجھ کو کفایت کرتی ہے-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصَّلاَةِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے

کتاب نماز کے بیان میں

۲۴۱- بَابُ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَوَاتُ فِي الإِسْرَاءِ؟

باب: معراج میں نماز کیونکر فرض ہوئی

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي أَبُوسُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ فِي حَدِيْثِ هِرَقْلَ قَالَ : يَأْمُرُنَا - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے ابو سفیان بن حرب نے بیان کیا ہرقل کے قصے میں ابو سفیانؓ نے کہا وہ یعنی پیغمبر صاحب ﷺ ہم کو نماز پڑھنے اور سچ بولنے اور حرام سے بچے رہنے کا حکم دیتے ہیں-

۳۴۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

۳۴۰- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ ﷺ. فَقَالَ: وَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى. حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا : افْتَحْ. فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ، فَفَتَحَ)) . قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ . وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. وَقَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ: ((مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ،

انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا پھر حضرت جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرا سینہ چیرا۔ پھر اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں ڈال دیا پھر سینہ جوڑ دیا (اس پر مہر کر دی) پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ آسمان کی طرف چڑھے جب میں پہلے آسمان پر پہنچا (وہ بند تھا) جبریلؑ نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھول اس نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ اس نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کوئی ہے جبریلؑ نے کہا ہاں خیر اس نے جب کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا دیکھا جس کے داہنے طرف لوگوں کے جھنڈ تھے اور بائیں طرف بھی جھنڈ تھے جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں طرف دیکھتا رو دیتا اس نے (مجھ کو دیکھ کر) کہا (آؤ) اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بیٹے' میں نے جبریلؑ سے کہا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو ان کے داہنے اور بائیں طرف لوگوں کے جھنڈ دیکھتے ہو یہ ان کے بیٹوں کے ارواح ہیں تو ان کی داہنی طرف والے بہشتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی ہیں وہ جب اپنے داہنے طرف دیکھتے ہیں (خوشی سے) ہنس دیتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں (رنج سے) رو دیتے ہیں پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے وہاں کے داروغہ سے کہا کھول اس نے بھی وہی پوچھا جو پہلے داروغہ نے پوچھا تھا آخر دروازہ کھولا انس نے کہا ابوذر نے بیان کیا کہ آنحضرت نے آسمانوں میں آدمؑ اور ادریسؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ پیغمبروں کو دیکھا مگر ہر ایک کا ٹھکانہ نہیں بیان کیا اتنا کہا کہ آپؐ نے پہلے آسمان پر آدم کو پایا اور چھٹے آسمان پر ابراہیمؑ کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب جبرئیلؑ آنحضرت ﷺ کو لیے ہوئے ادریس پیغمبر پر گزرے تو انہوں نے کہا (آؤ) اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی' میں نے (جبریل سے) پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ ادریس ہیں پھر میں موسیٰؑ پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے

فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا إِدْرِيْسُ. ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا عِيْسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا إِبْرَاهِيْمُ ﷺ)) . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولاَنِ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الأَقْلاَمِ)) . قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلاَةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيْقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيْقُ. فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيْقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لاَ يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِي مَا هِيَ. ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ)).

نیک پیغمبر اور نیک بھائی' میں نے پوچھا یہ کون ہیں جبریلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں- پھر میں عیسیٰ پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بھائی میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ عیسیٰؑ ہیں' پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گزرا انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے نیک پیغمبر اور نیک بیٹے-میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں- ابن شہاب نے کہا مجھ کو ابو بکر بن حزم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو حبہ عامر بن عبد عمرو دونوں یوں کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر چڑھے یہاں تک کہ میں ایک بلند ہموار مقام پر پہنچا وہاں میں قلم چلانے کی آواز سنتا تھا ابن حزم اور انس بن مالک نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں (ہر رات دن میں) میں یہ حکم لے کر لوٹا جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا اللہ نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا' میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کیں انہوں نے کہا پھر اپنے مالک کے پاس لوٹ جا کیونکہ تیری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی' پھر میں لوٹا (اور عرض کیا) اللہ نے کچھ نمازیں معاف کر دیں' پھر میں موسیٰ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ کچھ نمازیں معاف کر دیں- انہوں نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا تیری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں لوٹا پھر اللہ نے کچھ معاف کر دیں پھر موسیٰؑ پاس آیا' انہوں نے کہا اپنے مالک پاس لوٹ جا تیری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی پھر میں لوٹا (ایسا ہی کئی بار ہوا) آخر اللہ نے فرمایا وہ پانچ نمازیں ہیں اور حقیقت میں پچاس ہیں میرے پاس بات نہیں بدلتی' پھر میں موسیٰ پاس واپس آیا انہوں نے کہا اپنے مالک پاس لوٹ جا میں نے کہا اب مجھے اپنے مالک سے (عرض کرنے میں) شرم آتی ہے- پھر جبریلؑ مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک مجھ کو پہنچایا اور کئی طرح کے رنگوں نے اس کو ڈھانک لیا تھا میں نہیں جانتا وہ کیا تھے پھر مجھ کو جنت میں لے گئے کیا دیکھتا ہوں وہاں موتیوں کے ہار ہیں اور وہاں کی مٹی مشک ہے-

۳۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ

۳۴۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عروہ بن زبیر

بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا اللہ نے جب (شب معراج میں) نماز فرض کی تو (ہر نماز کی) دو دو رکعات فرض کیں حضر اور سفر دونوں میں پھر سفر کی نماز تو اپنے حال پر دو دو رکعات رہی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

٢٤٢- بَابُ وُجُوْبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ، وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ:

باب: نماز میں کپڑے پہننا (ستر پوشی کرنا) واجب ہے

﴿خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَزُرُّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ)) . فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ. وَمَنْ صَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيْهِ مَا لَمْ يَرَ فِيْهِ أَذًى، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف میں فرمایا ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہنے رہو اور جس نے ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھی (اس نے فرض ادا کر لیا) اور سلمہ بن اکوع سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (اگر) ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو ٹانک لے گو ایک کانٹے سے سہی' اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور جس نے اس کپڑے میں نماز پڑھی جس کو پہن کر وہ جماع کرتا ہے (تو بھی درست ہے) جب تک اس میں کوئی گندگی نہ دیکھے اور آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

٣٤٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ. قَالَتِ امْرَأَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ. قَالَ : ((لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)). وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا.

۳۴۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم تستری نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم کو حکم ہوا دونوں عیدوں میں حیض والی اور پردے والی عورتوں کو نکالنے کا وہ مسلمانوں کے جماؤ میں اور ان کی دعا میں شریک رہیں اور حیض والی عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعضی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی' (وہ کیسے نکلے) آپ نے فرمایا اس کی گنیاں (ساتھ والی) اپنی چادر اس کو اڑھا دے اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے عمران قطان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا ہم سے ام عطیہ نے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا اور یہی حدیث بیان کی۔

٢٤٣- بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ

باب: تہ بند کو نماز میں اپنی گدی پر باندھ لینا (تاکہ وہ کھلے نہیں)

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ.

اور ابو حازم سلمہ بن دینار نے سہل بن سعد سے روایت کی انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ تہ بند کندھوں پر باندھ کر نماز پڑھی۔

٣٤٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ:

۳۴۳- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن محمد نے

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : صَلَّى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ. وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ؟.

کہا مجھ سے واقد بن محمد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا جابر نے ایک تہ بند میں نماز پڑھی جس کو اپنی گدی پر باندھ لیا تھا اور ان کے کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے ایک کہنے والے (عبادہ بن ولید) نے ان سے کہا تم ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہو (کپڑے ہوتے ساتھے) انہوں نے کہا میں نے یہ اس لیے کیا کہ تجھ جیسا بے وقوف مجھ کو دیکھے اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہم لوگوں میں کس کے پاس دو کپڑے تھے۔

۳۴۴- حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَبُو مُصْعَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ.

۳۴۴- ہم سے مطرف ابو مصعب بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور جابر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے۔

۲۴۴- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

باب: ایک کپڑے کو لپیٹ کر اس میں نماز پڑھنا یعنی التحاف کر کے

وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ، وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَهُوَ الاشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ. قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: الْتَحَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِثَوْبٍ لَهُ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

اور زہری نے اپنی روایت میں کہا التحاف توشیح کو کہتے ہیں یعنی کپڑے کے دونوں کناروں کو الٹ کر مونڈھوں پر ڈالنا اس کو اشتمال بھی کہتے ہیں اور ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک کپڑا لپیٹا اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں مونڈھوں پر الٹ لیا تھا۔

۳۴۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۳۴۵- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اس کے دونوں کناروں کو الٹ کر ڈال لیا تھا۔

۳۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

۳۴۶- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ نے، وہ عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اس کے دونوں کناروں کو آپ نے اپنے دونوں مونڈھوں پر ڈال لیا تھا۔

۳۴۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ

۳۴۷- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے، وہ ہشام سے، وہ اپنے باپ عروہ سے، وہ عمر بن ابی سلمہ

بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلاً بِهِ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

سے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ایک کپڑے میں اس کو لپیٹے ہوئے ام المومنین ام سلمہ کے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے دونوں کنارے اس کے مونڈھوں پر ڈال لیے تھے۔

۳۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ. قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيءٍ)) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً قَدْ أَجَرْتُهُ فُلاَنُ ابْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِيءٍ)) قَالَتْ أُمُّ هَانِيءٍ: وَذَاكَ ضُحًى.

۳۴۸- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے ان سے ابو مرہ یزید نے بیان کیا جو ام ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا وہ کہتی تھیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی جس سال مکہ فتح ہوا میں نے دیکھا آپ نہا رہے ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی صاحبزادی آپ پر پردہ کیے ہوئے ہیں- میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں ابو طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا اچھی آئیں آؤ ام ہانی جب آپ نہانے سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہوئے' آٹھ رکعات پڑھیں ایک ہی کپڑے میں اس کو لپیٹے ہوئے' جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علی) کہتے ہیں وہ ہبیرہ (میرے خاوند) کے فلاں بیٹے کو مار ڈالیں گے جس کو میں نے پناہ دی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی ام ہانی نے کہا یہ چاشت کا وقت تھا-

۳۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلاَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟)).

۳۴۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے ایک پوچھنے والے نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت ﷺ سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا (کچھ برا نہیں) بھلا کیا تم میں ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں

۲۴۵- بَابُ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

باب: جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اپنے مونڈھوں پر اس کو ڈالے

۳۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ)).

۳۵۰- ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس طرح کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو-

۳۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُهُ - أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ)) .

۳۵۱- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے یحییٰ نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا تھا یا ان سے پوچھا تھا انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے وہ اس کے دونوں کناروں کو الٹ لے۔

۲۴۶- بَابُ إِذَا كَانَ الثَّوبُ ضَيِّقًا

باب: جب کپڑا تنگ ہو

۳۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، وَعَلَيَّ ثَوبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((مَا السُّرَى يَا جَابِرُ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي. فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: ((مَا هَذَا الِاشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ؟)) قُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا قَالَ: ((فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ)).

۳۵۲- ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا میں ایک سفر (غزوہ بواط) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا رات کو میں ایک کام کے لیے (آپ کے پاس) آیا میں نے دیکھا آپ نماز پڑھ رہے ہیں اس وقت میرے بدن پر ایک ہی کپڑا تھا میں نے اس کو لپیٹ لیا اور آپ کے بازو نماز پڑھنے لگا جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جابر تو رات کو کیوں آیا میں نے اپنا کام بیان کیا جب میں آچکا تو آپ نے فرمایا یہ کپڑا لپیٹنا کیسا جو میں نے دیکھا (یعنی) تو نے یہ کیا کیا؟ میں نے کہا ایک ہی کپڑا تھا (کیا کروں) آپ نے فرمایا اگر وہ کشادہ ہو تو اس میں التحاف کر اور تنگ ہو تو (صرف) تہ بند کر لے۔

۳۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، يُقَالُ لِلنِّسَاءِ: ((لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا)).

۳۵۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا کئی آدمی آنحضرت ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی ازاریں اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے نماز پڑھا کرتے اور (آپ کے زمانے میں) عورتوں سے یہ کہا جاتا تم (نماز میں) اپنا سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔

۲۴۷- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

باب: شام کے بنے ہوئے چغے میں نماز پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْسُجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا، وَقَالَ مَعْمَرٌ : رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ

امام حسن بصری نے کہا جن کپڑوں کو پارسی بنتے ہیں ان میں کوئی قباحت نہیں اور معمر بن راشد نے کہا میں نے ابن شہاب زہری کو دیکھا وہ یمن

يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ الْيَمَنِ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ. وَصَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُوْرٍ.

کا کپڑا پہنتے جو پیشاب میں رنگا گیا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کورے کپڑے میں نماز پڑھی (جس کو کافروں نے بنا تھا)

٣٥٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: ((يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الإِدَاوَةَ)). فَأَخَذْتُهَا. فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلاَةِ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ صَلَّى.

۳۵۴- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں (غزوہ تبوک میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا مغیرہ پانی کی چھاگل اٹھالے میں نے اٹھالی پھر آپ چلے یہاں تک کہ میری نظر سے چھپ گئے آپ نے اپنی حاجت پوری کی اس وقت آپ شام کا چغہ پہنے ہوئے تھے آپ نے اس کی آستین میں سے ہاتھ نکالنا چاہا وہ تنگ ہوئی آخر آپ نے اس کے نیچے سے ہاتھ نکالا میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

٢٤٨- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلاَةِ وَغَيْرِهَا

باب: (بے ضرورت) ننگا ہونے کی کراہت' نماز میں ہو یا اور کسی حال میں

٣٥٥- حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ، وَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ: يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبِكَ دُونَ الْحِجَارَةِ. قَالَ: فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبِهِ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا ﷺ.

۳۵۵- ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ بیان کرتے کہ آنحضرت ﷺ (نبوت سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں) کعبہ بنانے کے لیے لوگوں کے ساتھ پتھر ڈھوتے آپ تہبند باندھے ہوئے تھے' عباس آپ کے چچا نے آپ سے کہا اے میرے بھتیجے! اگر تم تہبند اتار ڈالو اور اس کو اپنے مونڈھوں پر ڈال لو پتھر کے نیچے رکھو (تو تم پر آسانی ہو گی) جابر نے کہا آپ نے تہبند (کو اتار کر) اپنے مونڈھے پر ڈال لیا- اسی وقت بے ہوش ہو کر گرے اس کے بعد کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا گیا-

٢٤٩- بابُ الصَّلاَةِ فِي القَمِيصِ وَالسَّرَاوِيلِ وَالتُّبَّانِ وَالقَبَاءِ

باب: قمیص اور پاجامے اور جانگیا اور قبا (چغے) میں نماز پڑھنا

٣٥٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ: ((أَوَ

۳۵۶- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آن کر کھڑا ہوا اور آپ سے پوچھنے لگا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا بھلا کیا تم

كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ)). ثُمَّ سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ، فَقَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللهُ فَأَوْسِعُوا: جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ، - قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ - فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ.

میں ہر شخص کو دو کپڑے مل سکتے ہیں پھر ایک شخص نے (یہی مسئلہ) حضرت عمر سے پوچھا انہوں نے کہا جب اللہ نے تم کو فراغت دی تو تم بھی فراغت کرو آدمی کو چاہیے اپنے کپڑے (نماز میں) اکٹھا کر کے کوئی تہ بند چادر میں نماز پڑھے، کوئی تہ بند قمیص میں، کوئی تہبند قبا میں، کوئی پاجامے اور چادر میں، کوئی پاجامے اور قمیص میں، کوئی پاجامے اور قبا میں، کوئی جانگیا اور قبا میں، کوئی جانگیا اور قمیص میں، ابوہریرہ نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا ہو کوئی جانگیا اور چادر میں۔

۳۵۷- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ: ((لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلاَ السَّرَاوِيلَ وَلاَ الْبُرْنُسَ وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ وَرْسٌ. فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۵۷- ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا احرام باندھا ہوا شخص کیا پہنے؟ آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنے نہ پاجامہ اور نہ باراں کوٹ نہ وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو پھر جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں (جن میں پاؤں کھلا رہتا ہے) وہ موزے کاٹ کر پہن لے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں اور ابن ابی ذئب نے اس حدیث کو نافع سے بھی روایت کیا انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ایسا ہی۔

۲۵۰- بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

باب: عورت (یعنی ستر) کا بیان جس کو ڈھانکنا چاہیے

۳۵۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)).

۳۵۸- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا اور گوٹ مار کر ایک کپڑے میں بیٹھنے سے جب کہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

۳۵۹- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ. وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ. وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

۳۵۹- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے دو طرح کے بیچ کھوچ سے منع فرمایا ایک تو چھونے کی دوسرے پھینکنے کی اور اشتمال صماء سے (جس کا بیان اوپر گزرا) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

۳۶۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

۳۶۰- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن

بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : بَعَثَنِي أَبُوبَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَومَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنىً: أَنْ لاَ يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٌ. قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنىً يَومَ النَّحْرِ: لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

ابراہیم نے کہا ہم سے زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا مجھ کو ابوبکر صدیق نے اس حج میں (جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا تھا) اور پکارنے والوں کے ساتھ ذیحجہ کی دسویں تاریخ بھیجا اس لیے کہ ہم منیٰ میں یہ پکار دیں' اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے' حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا آنحضرت ﷺ نے (ابوبکر کو بھیجنے کے بعد) ان کے پیچھے حضرت علی کو بھیجا اور ان کو یہ حکم دیا کہ سورۂ برئات سنا دیں' ابوہریرہ نے کہا تو ہمارے ساتھ منیٰ میں دسویں تاریخ حضرت علی نے بھی یہ سنایا' اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے۔

۲۵۱- بَابُ الصَّلاَةِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ

باب: بے چادر کے نماز پڑھنا

۳۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ وَرِدَاءُهُ مَوْضُوعٌ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تُصَلِّي وَرِدَاؤُكَ مَوضُوعٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَحْبَبْتُ أَنْ يَرَانِيَ الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ. رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذَا.

۳۶۱- ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ پاس گیا وہ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ان کی چادر (الگ) دھری ہوئی تھی جب نماز پڑھ چکے تو ہم نے ان سے کہا ابوعبداللہ (یہ جابر کی کنیت ہے) تم چادر ہوتے ساتھے بے چادر نماز پڑھتے ہو انہوں نے کہا ہاں میں نے یہ چاہا کہ تمہاری طرح جو جاہل لوگ ہیں وہ مجھ کو دیکھ لیں' میں نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح (ایک کپڑے میں) نماز پڑھتے دیکھا۔

۲۵۲- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

باب: ران کے باب میں جو روایتیں آئی ہیں

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَرْهَدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَحْشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ((الْفَخِذُ عَوْرَةٌ)) وَقَالَ أَنَسٌ: حَسَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فَخِذِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَحَدِيثُ أَنَسٍ أَسْنَدُ، وَحَدِيثُ جَرْهَدٍ أَحْوَطُ، حَتَّى نَخْرُجَ مِنِ اخْتِلاَفِهِمْ. وَقَالَ أَبُو مُوسَى: غَطَّى النَّبِيُّ ﷺ رُكْبَتَيْهِ حِينَ دَخَلَ عُثْمَانُ. وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : أُنْزِلَ

امام بخاری نے کہا ابن عباس اور جرہد اور محمد بن جحش نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا کہ ران عورت ہے یعنی قابل ستر ہے اور انس نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے (جنگ خیبر میں) اپنی ران کھولی امام بخاری نے کہا انس کی حدیث سند کی رو سے قوی ہے اور جرہد کی حدیث میں احتیاط ہے کہ ہم اختلاف سے نکل جاتے ہیں اور ابوموسیٰ اشعری نے کہا (ایک بار آنحضرت گھٹنے کھولے بیٹھے تھے اتنے میں) حضرت عثمان آئے تو آپؐ نے اپنے گھٹنے چھپا لیے۔ اور زید بن ثابت نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر (قرآن) اتارا اور آپؐ کی

اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي، فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَّ فَخِذِي.

ران میری ران پر تھی وہ اتنی بھاری ہو گئی میں ڈرا کہیں میری ران ٹوٹ جاتی ہے۔

۳۶۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ. ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)). قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ؟ - قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا - وَالْخَمِيسُ يَعْنِي الْجَيْشَ. قَالَ: فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً، فَجُمِعَ السَّبْيُ! فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ اعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ. فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً)). فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ. قَالَ: ((ادْعُوهُ بِهَا)). فَجَاءَ بِهَا. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا)). قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: نَفْسَهَا، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا. حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا، فَقَالَ: مَنْ

۳۶۲- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم کو عبدالعزیز بن صہیب نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (۷ھ میں) خیبر پر جہاد کیا ہم لوگوں نے صبح کی نماز اندھیرے منہ خیبر کے قریب پہنچ کر پڑھی پھر آنحضرت ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا تھا آنحضرت ﷺ نے خیبر کی گلیوں میں اپنا جانور دوڑایا اور (دوڑتے میں) میرا گھٹنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو جاتا پھر آپ نے اپنی ران پر سے تہ بند ہٹا دی (ران کھول دی) یہاں تک کہ میں آپ کی ران کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا جب آپ خیبر کی بستی میں گئے تو فرمایا اللہ اکبر خیبر اجاڑ ہوا تین بار یہ فرمایا ہم جب کسی قوم کے آنگن میں اتر پڑیں تو جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہوتی ہے انس نے کہا کہ یہودی لوگ اس وقت اپنے دھندوں کے لیے نکلے تھے (آپ کو دیکھتے ہی) کہنے لگے محمد آن پہنچے' عبدالعزیز راوی نے کہا اور ہمارے بعضے ساتھیوں نے اتنا اور زیادہ کیا ہے اور خمیس آن پہنچا یعنی لشکر' انس نے کہا تو ہم نے خیبر زور سے فتح کیا پھر قیدی اکٹھا کیے گئے تو دحیہ کلبی آیا اور کہنے لگا اللہ کے نبی ان قیدیوں میں سے ایک چھوکری مجھ کو بھی دیجئے آپ نے فرمایا جا ایک چھوکری لے لے اس نے صفیہ حیی بن اخطب کی بیٹی کو لے لیا' پھر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اللہ کے نبی آپ نے صفیہ جو حیی کی بیٹی اور بنی قریظہ اور بنو نضیر کی سردار تھی دحیہ کو دے دی وہ تو آپ ہی کے لائق تھی آپ نے فرمایا اچھا دحیہ کو بلاؤ صفیہ سمیت وہ اس کو لے کر آیا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو دیکھا اور دحیہ سے فرمایا تو قیدیوں میں سے کوئی اور چھوکری لے لے۔ انس نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کر لیا ثابت نے انس سے کہا ابوحمزہ ان کا مہر کیا ٹھہرایا انہوں نے کہا یہی ان کا خود نفس' آپ نے ان کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا جب آپ (خیبر سے لوٹے) راستہ ہی میں تھے ام سلیم نے صفیہ کا بناؤ سنگار

كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ. قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

کیا اور رات کو آپ کے پاس بھیج دیا صبح کو آپ دولہا تھے- آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کھانا ہو وہ لے کر آئے اور ایک دستر خوان بچھایا کوئی کھجور لایا کوئی گھی لایا' عبدالعزیز نے کہا میں سمجھتا ہوں انس نے یہ بھی کہا کوئی ستو لایا انس نے کہا پھر (سب کا) ملیدہ بنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ولیمہ تھا-

٢٥٣- بَابُ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ

باب: عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِي ثَوْبٍ جَازَ.

اور عکرمہ نے کہا' اگر عورت اپنا (سارا) بدن ایک ہی کپڑے میں ڈھانک لے تو بھی نماز درست ہے-

٣٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

٣٦٣- ہم سے بیان کیا ابوالیمان نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت ﷺ صبح کی نماز پڑھتے آپ کے ساتھ (نماز میں) کئی مسلمان عورتیں شریک ہوتیں اپنی چادریں لپیٹی ہوئیں- پھر (نماز کے بعد) اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں (اندھیرے کی وجہ سے) کوئی ان کو نہ پہچانتا-

٢٥٤- بَابُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ، وَنَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا

باب: حاشیہ (بیل) لگے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھنا اور اس کو دیکھنا

٣٦٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هٰذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي)). وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخَافُ أَنْ يَفْتِنَنِي)).

٣٦٤- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لوئی میں نماز پڑھی جس کو حاشیہ لگا ہوا تھا آپ نے اس کے حاشیہ پر ایک نظر ڈالی جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا یہ لوئی جا کر ابوجہم (عامر بن حذیفہ صحابی) کو دے دو اور ان کی سادی لوئی لے آؤ اس لوئی نے ابھی مجھ کو نماز سے غافل کر دیا تھا اور ہشام بن عروہ نے اپنے باپ عرفہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز میں اس کی بیل کو دیکھ رہا تھا' میں ڈرتا ہوں کہیں وہ نماز میں خرابی نہ ڈالے-

٢٥٥- بَابُ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ

باب: اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس پر صلیب یا

مُصَلِّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلاَتُهُ؟ وَمَا يُنْهَى عَنْ ذَلِكَ

مورتیں بنی ہوں تو نماز فاسد ہو گی یا نہیں اور اس کی ممانعت کا بیان

٣٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا، فَإِنَّهُ لاَ تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلاَتِي)).

٣٦٥- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے اپنے گھر پر ایک طرف لٹکایا تھا آنحضرت ﷺ نے (وہ پردہ دیکھ کر) فرمایا یہ پردہ نکال ڈالیں اس کی مورتیں برابر نماز میں میرے سامنے پھرتی رہتی ہیں۔

٢٥٦- بَابُ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجٍ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

باب: ریشمی کوٹ میں نماز پڑھنا پھر اس کا اتار ڈالنا

٣٦٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَقَالَ: ((لاَ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ)).

٣٦٦- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرشد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کو کسی نے ایک ریشمی کوٹ تحفہ بھیجا آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی جب پڑھ چکے تو زور سے اس کو اتار ڈالا جیسے کوئی برا سمجھتا ہے اور فرمایا یہ پرہیز گاروں کے لائق نہیں۔

٢٥٧- بَابُ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الأَحْمَرِ

باب: سرخ رنگ کا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

٣٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلاَلاً أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلاَلاً أَخَذَ عَنَزَةً لَهُ فَرَكَزَهَا، وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى

٣٦٧- ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لال چمڑے کے قبے (ڈیرے) میں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ بلال نے آپ کے وضو کا پانی لے لیا اور لوگ اس کے لینے کو لپکے جس کو کچھ مل گیا اس نے تو اپنے بدن پر پھیر لیا اور جس کو نہ ملا اس نے دوسرے کے ہاتھ سے کچھ تری ہی لے لی' پھر میں نے دیکھا' بلال نے آپ کی برچھی سنبھالی اور اس کو گاڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ڈیرے میں سے) برآمد ہوئے لال جوڑا پہنے ہوئے تہ بند اٹھائے ہوئے آپ نے برچھی کی طرف لوگوں کے ساتھ دو رکعات

الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

پڑھیں اور میں نے دیکھا برچھی کے پرے آدمی اور جانور گزر رہے تھے۔

۲۵۸- بَابُ الصَّلاَةِ فِي السُّطُوحِ وَالْمِنبَرِ وَالْخَشَبِ

باب: چھت اور منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَمْدِ وَالْقَنَاطِيرِ وَإِنْ جَرَى تَحْتَهَا بَوْلٌ أَوْ فَوْقَهَا أَوْ أَمَامَهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُتْرَةٌ. وَصَلَّى أَبُوهُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلاَةِ الإِمَامِ، وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الثَّلْجِ.

امام بخاری نے کہا اور امام حسن بصری نے جمے ہوئے پانی (برف) اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں دیکھی، گو ان کے نیچے پیشاب بہتا ہے یا ان کے اوپر یا سامنے بشرطیکہ نمازی اور اس کے بیچ میں کوئی آڑ ہو، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کی چھت پر نماز پڑھی امام کی اقتداء کی نیت کر کے (وہ نیچے تھا) اور ابن عمر نے برف پر نماز پڑھی۔

۳۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ: سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهُ فُلاَنٌ مَوْلَى فُلاَنَةَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَوُضِعَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، كَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنبَرِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالأَرْضِ. فَهَذَا شَأْنُهُ.

۳۶۹- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے کہا لوگوں نے سہل بن سعد ساعدی صحابی سے پوچھا منبر آنحضرت ﷺ کا کاہے سے بنا تھا، سہل نے کہا اب اس کا جاننے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں رہا وہ غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا اس کو فلاں شخص (میمون یا باقوم) نے جو فلانی عورت (عائشہ یا میمنا) کا غلام تھا اس نے آنحضرت ﷺ کے لیے بنایا جب وہ بن چکا اور (مسجد میں) رکھا گیا تو آپ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے آپ نے تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے قرأت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور الٹے پاؤں پیچھے ہٹے پھر زمین پر سجدہ کیا پھر (دونوں سجدوں کے بعد) منبر پر چلے گئے پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور زمین پر سجدہ کیا منبر کا یہ قصہ ہے امام بخاری نے کہا علی بن عبداللہ مدینی نے کہا مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو پوچھا- علی نے کہا میرا مطلب اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ (نماز میں) لوگوں سے اونچے کھڑے ہوئے تھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں اگر امام لوگوں سے اونچا کھڑا ہو- اسی حدیث کی رو سے علی نے کہا میں نے یہ بھی کہا سفیان بن عیینہ سے، تو لوگ اس حدیث کو بہت پوچھتے رہے کیا تم نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی انہوں نے کہا نہیں-

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَأَلَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: فَإِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الإِمَامُ أَعْلَى مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هَذَا كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ؟ قَالَ: لاَ.

۳۶۸- ہم سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون

۳۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَتْ سَاقُهُ - أَوْ كَتِفُهُ - آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَجَلَسَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ دَرَجَتُهَا مِنْ جُذُوعٍ، فَأَتَاهُ أَصْحَابُهُ يَعُوْدُوْنَهُ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا)). وَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ، فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ)).

نے کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ (۵ ہجری میں) گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کی پنڈلی یا کاندھے کو کھڑونچا لگا (چھل گیا) اور آپ نے ایک مہینے تک اپنی بی بیوں پاس نہ جانے کی قسم کھالی' ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے جس کی سیڑھیاں کھجور کی لکڑی کی تھیں تو آپ کے اصحاب بیمار پرسی کو آئے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور وہ کھڑے تھے جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور انتیس دن کے بعد آپ اس بالاخانہ پر سے اتر آئے (اپنی عورتوں پاس گئے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے۔

۲۵۹- بَابُ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّي امْرَأَتَهُ إِذَا سَجَدَ

باب: سجدے میں آدمی کا کپڑا اس کی بی بی سے لگ جائے تو کیسا؟

۳۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِيْ ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

۳۷۰- ہم سے بیان کیا مسدد بن مسرہد نے انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ہم کو سلیمان شیبانی نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں حیض کی حالت میں آپ کے برابر پڑی ہوتی اور کبھی جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا اور آپ سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے۔

۲۶۰- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب: بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان

وَصَلَّى جَابِرٌ وَأَبُو سَعِيْدٍ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا. وَقَالَ الْحَسَنُ: يُصَلِّي قَائِمًا مَا لَمْ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِكَ تَدُوْرُ مَعَهَا، وَإِلاَّ فَقَاعِدًا.

اور جابر بن عبداللہ انصاری اور ابو سعید خدری نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور امام حسن بصری نے کہا کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ جب تک کہ اس سے تیرے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو کشتی کے ساتھ تو بھی گھومتا جا ورنہ بیٹھ کر پڑھ۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللهِ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ،

۳۷۱- ہم سے عبداللہ ابن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ ان کی نانی ملیکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا تیار کر کے اس کے کھانے کے لیے بلایا آپ نے اس میں

فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ : ((قُوْمُوْا فَلأُصَلِّ لَكُمْ)). قَالَ أَنَسٌ: فَقُمْتُ إِلَى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيْمَ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا. فَصَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

سے کھایا پھر فرمایا آؤ کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں انس نے کہا تو میں ایک بوریے کی طرف گیا جو بچھتے کالا ہو گیا تھا میں نے اس پر پانی چھڑکا آپ (اسی بوریے پر) کھڑے ہوئے اور میں نے اور یتیم لڑکے (ضمیرہ) نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا (نانی) نے ہمارے پیچھے' پھر آپ نے ہم کو دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیرا۔

٢٦١- بَابَ الصَّلاَةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: سجدہ گاہ پر نماز پڑھنا

٣٧٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

۳۷۲- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ام المومنین میمونہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سجدہ گاہ (چھوٹے مصلے) پر نماز پڑھتے۔

٢٦٢- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْفِرَاشِ

باب: بچھونے پر نماز پڑھنا

وَصَلَّى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى فِرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ أَحَدُنَا عَلَى ثَوْبِهِ.

اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے پر نماز پڑھی اور انس نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر کوئی ہم میں سے اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

٣٧٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرِجْلاَيَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ.

۳۷۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالنضر سالم سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے جو بی بی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے میں ہوتے تو آپ سجدہ کرتے تو مجھ کو چھوڑ دیتے میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی ان دنوں گھروں میں چراغ بھی نہ تھے۔

٣٧٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ.

۳۷۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو عروہ نے خبر دی ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنے گھر کے بچھونے پر نماز پڑھتے اور وہ آپ کے اور قبلے کے بیچ میں جنازے کی طرح آڑی پڑی ہوتیں۔

٣٧٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

۳۷۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَنَامَانِ عَلَيْهِ.

سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت ﷺ اس بچھونے پر نماز پڑھتے جس پر آپؐ اور حضرت عائشہ سوتے اور حضرت عائشہ آپ کے اور قبلے کے بیچ میں آڑی ہوتیں۔

۲۶۳- بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: سخت گرمی میں کپڑے پر سجدہ کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهِ.

امام حسن بصری نے کہا صحابہ عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے اور ان کے دونوں ہاتھ آستین میں ہوتے۔

۳۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُوْدِ.

۳۷۶- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا مجھ سے غالب قطان نے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے پھر سخت گرمی کی وجہ سے کوئی کوئی ہم میں اپنے کپڑے کا کنارہ سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

۲۶۴- بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

باب: جوتوں سمیت نماز پڑھنا

۳۷۷- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الأَزْدِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۳۷۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ابو مسلمہ سعید بن یزید ازدی نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ جوتیاں پہنے پہنے نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۲۶۵- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

باب: موزے پہنے ہوئے نماز پڑھنا

۳۷۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ فَقَالَ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُم، لأَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ

۳۷۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے سنا وہ ہمام بن حارث سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا بعد اس کے کھڑے ہو کر نماز پڑھی (موزوں سمیت) ایک شخص نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ابراہیم نخعی کہتے تھے جریر کی یہ حدیث لوگوں کو بہت پسند تھی کیونکہ جریر اخیر

أَسْلَمَ.

۳۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَصَلَّى.

میں اسلام لائے تھے۔

۳۷۹- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے' وہ اعمش سے' وہ مسلم بن صبیح سے' وہ مسروق بن اجدع سے' وہ مغیرہ بن شعبہ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو وضو کرایا۔ آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

۲۶۶- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

باب: جو کوئی پورا سجدہ نہ کرے

۳۸۰- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : مَا صَلَّيْتَ. قَالَ : وَأَحْسِبُهُ قَالَ: لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۳۸۰- ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہمیں مہدی بن میمون نے خبر دی' وہ واصل سے' وہ ابو وائل شقیق بن سلمہ سے' وہ حذیفہ سے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو پورا نہیں کرتا جب وہ نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے اس سے کہا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی۔ ابو وائل نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ بھی کہا تو جب مرے گا تو آنحضرت کی سنت پر نہیں مرے گا۔

۲۶۷- بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِي جَنْبَيْهِ فِي السُّجُودِ

باب: سجدے میں دونوں بازوؤں کو کھلا رکھنا اور پسلیوں سے جدا رکھنا

۳۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

وقال اللَّيْثُ: حدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نحوَه.

۳۸۱- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کھلا رکھتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی کھل جاتی اور لیث نے یوں کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا پھر ایسی ہی روایت کی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان اور نہایت رحم والا ہے

۲۸۶- بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

باب: قبلے کی طرف منہ کرنے کی فضیلت

قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اور ابو حمید صحابی نے آنحضرت ﷺ سے یہ روایت کیا ہے کہ نمازی نماز میں اپنے پاؤں کی انگلیاں بھی قبلے کی طرف رکھے۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۳۸۲- ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن مہدی نے کہا ہم سے منصور بن سعد نے انہوں نے میمون بن سیاہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلاَ تُخْفِرُوْا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ)).

وسلم نے فرمایا جو کوئی ہماری طرح کی نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف (نماز میں) منہ کرے اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کھالے تو وہ ایسا مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے تو اللہ کی پناہ میں خیانت نہ کرو۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، وَصَلُّوا صَلاَتَنَا، وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا، وَ أَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا، فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ)). وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ وَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْعَبْدِ وَمَالَهُ؟ فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَصَلَّى صَلاَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَهُوَ الْمُسْلِمُ، لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۳- ہم سے نعیم بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ یہ کہہ لیں اور ہماری طرح نماز پڑھنے لگیں اور ہمارے قبلے کی طرف (نماز میں) منہ کریں اور ہمارا کاٹا جانور کھالیں تو ہم پر ان کے جان اور مال حرام ہو گئے مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر رہے گا اور علی بن عبداللہ مدینی نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے کہا میمون بن سیاہ نے انس بن مالک سے پوچھا ابو حمزہ (انس کی کنیت ہے) آدمی کی جان اور مال پر زیادتی کا ہے سے حرام ہوتی ہے انہوں نے کہا جو کوئی یوں گواہی دے اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری نماز کی سی نماز پڑھے اور ہمارا کاٹا جانور کھالے تو وہی مسلمان ہے جو مسلمان کا حق ہے وہ اس کا حق ہے اور جو مسلمان پر لازم ہے وہ اس پر لازم ہے اور ابن مریم نے یوں کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم کو انس نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

۲۶۹- بَابُ قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ

باب: مدینے والوں اور شام والوں کے قبلے کا بیان

وَالْمَشْرِقِ، لَيْسَ فِيالْمَشْرِقِ وَلاَ فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((لاَ تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)).

اور مشرق (اور مغرب) کا بیان، مشرق اور مغرب میں (مدینے اور شام والوں کا) قبلہ نہیں ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے (مدینہ والوں سے) فرمایا پیشاب اور پاخانے میں قبلے کی طرف منہ نہ کرو لیکن مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔

۳۸۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ

۳۸۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم پاخانہ

ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)) قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مِثْلَهُ.

میں جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ - البتہ پورب کی طرف منہ کرو یا پچھم کی طرف ابوایوب نے کہا پھر ہم شام کے ملک میں آئے وہاں ہم نے دیکھا کہ کھڈیاں قبلے کی طرف بنی ہوئی ہیں ہم ان پر مڑ جاتے اور اللہ سے استغفار کرتے اور زہری نے عطاء سے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا اس میں یوں ہے کہ عطاء نے کہا میں نے ابوایوب سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے -

۲۷۰- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ

۳۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، و﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾. وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۳۸۵- ہم سے بیان کیا حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے عمر بن دینار نے انہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا ایک شخص نے عمرے کے لیے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے بیچ میں نہیں دوڑا کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کرے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں تشریف لائے تو سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھیں اور صفا مروے کا طواف کیا اور تم کو اللہ کے پیغمبر میں اچھی پیروی ہے عمرو بن دینار نے کہا اور ہم نے اسی مسئلہ کو جابر بن عبداللہ سے پوچھا انہوں نے کہا وہ عورت سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک صفا مروے کا طواف نہ کر لے -

۳۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَيْفٍ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ - قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ: أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ خَرَجَ، وَأَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ، فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ: أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ.

۳۸۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے، وہ سیف بن ابی سلیمان سے، انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا، کہا ابن عمر پاس کوئی شخص آیا اور کہنے لگا اے لوگو! یہ آنحضرت ﷺ آن پہنچے اور کعبہ کے اندر گئے ابن عمر نے کہا یہ سن کر میں بھی آیا معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کعبہ سے نکل چکے اور بلال کو میں نے کعبہ کے دروازہ کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑا ہوا پایا میں نے بلال سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انہوں نے کہا ہاں آپ نے ان دونوں ستونوں کے بیچ میں (جو جاتے وقت) بائیں ہاتھ پر پڑتے ہیں دو رکعات پڑھیں پھر باہر نکلے اور کعبے کے سامنے دو رکعات پڑھیں -

۳۸۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۳۸۷- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ. فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ: ((هَذِهِ الْقِبْلَةِ)).

انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا جب آنحضرت ﷺ کعبے کے اندر گئے اور اس کے چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی باہر نکلنے تک جب باہر نکلے تو کعبے کے سامنے دو رکعات پڑھیں اور فرمایا یہی قبلہ ہے۔

۲۷۱- بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

باب: ہر مقام اور ہر ملک میں آدمی جہاں رہے قبلہ کی طرف منہ کرے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَكَبِّرْ)).

اور ابوہریرہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کعبے کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔

۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا - أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ - شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ - وَهُمُ الْيَهُودُ - ﴿مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا؟ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ. فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

۳۸۸- ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے بیان کیا' انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے تک نماز پڑھی یا سترہ مہینے تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دل سے یہ چاہتے تھے کہ آپ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتاری۔ (اے پیغمبر) ہم تیرا آسمان کی طرف بار بار منہ پھرانا دیکھ رہے ہیں پھر آپ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا اور بے وقوف لوگ یعنی یہودی کہنے لگے ان کو اگلے قبلے سے کس نے پھرایا (اے پیغمبر)! کہہ دے پورب اور پچھم دونوں اللہ کے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر لگاتا ہے۔ ایک شخص نے (جب قبلہ بدلا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر چلا انصار کے کچھ لوگوں پر جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے تھے گزرا اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے کعبے کی طرف منہ کیا یہ سن کر وہ لوگ (نماز ہی میں) کعبے کی طرف گھوم گئے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ.

۳۸۹- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھتے رہتے وہ جدھر منہ کرتی ادھر آپ کو لے جاتی جب آپ فرض نماز پڑھنا چاہتے تو (اونٹنی

فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

سے) اترتے قبلے کی طرف منہ کرتے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ- قَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا. فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: ((إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ لأَنْبَأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ، أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ)).

۳۹۰- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی ابراہیم نے کہا مجھ کو معلوم نہیں آپ نے اس میں کچھ بڑھادیا یا گھٹادیا جب سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا آپ نے فرمایا یہ کیا بات لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعات پڑھیں یہ سن کر آپ نے اپنے پاؤں پھیرے اور قبلے کی طرف منہ کیا اور (سہو کے) دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تم سے ضرور کہہ دیتا بات یہ ہے کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں- جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں پھر جب میں بھولوں تو مجھ کو یاد دلا دیا کرو- اور جب کوئی تم میں سے اپنی نماز میں شک کرے تو ٹھیک بات سوچ لے' پھر اسی پر اپنی نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے اور (سہو کے) دو سجدے کرے-

۲۷۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ لاَ يَرَى الإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلے کے متعلق اور باتیں اور جس نے یہ کہا کہ اگر کوئی بھولے سے قبلے کے سوا اور طرف نماز پڑھ لے تو اس پر نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے

وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ.

اس کی دلیل اور آنحضرت ﷺ نے ظہر کی دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا منہ کیا پھر (یاد دلانے پر) باقی نماز پوری کی-

۳۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: ((وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاَثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾، وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ﴾، فَنَزَلَتْ هَذِهِ

۳۹۱- ہم سے عمرو بن عون نے' وہ ہشیم سے' وہ حمید سے' وہ انس بن مالک سے' انہوں نے کہا حضرت عمر نے کہا تین باتوں میں جو میرے منہ سے نکلا میرے مالک نے ویسا ہی حکم دیا میں نے کہا یارسول اللہ! اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں تو اچھا ہو اس وقت (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتری واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور پردے کی آیت بھی' اسی طرح میں نے کہا یارسول اللہ! کاش آپ اپنی عورتوں کو پردے کا حکم دیں کیونکہ اچھے برے سب طرح کے لوگ ان سے بات کرتے ہیں اس وقت پردے کی آیت اتری اور (اسی طرح) ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے رشک سے آپ پر جماؤ کیا میں نے ان سے کہا (یہ سمجھ رکھو) عجب نہیں کہ آپ کا مالک آپ کو تم سے بہتر بیویاں عنایت کرے اگر آپ تم کو طلاق دے دیں پھر یہی

الآيَةُ)) .وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي. حُمَيْدٌ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا بِهَذَا.

آیت اتری اور سعید بن ابی مریم نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا میں نے انس سے یہ حدیث سنی۔

۳۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُم آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ، فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

۳۹۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' وہ عبداللہ بن دینار سے' وہ عبداللہ ابن عمر سے' کہا ایسا ہوا ایک بار لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک آنے والا آیا (عباد بن بشر) اس نے کہا آنحضرت پر (گذشتہ) رات کو قرآن اترا اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا یہ سن کر ان لوگوں نے (عین نماز ہی میں) کعبے کی طرف منہ کر لیا پہلے ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر کعبے کی طرف گھوم گئے۔

۳۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالُوا: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

۳۹۳- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (بھولے سے) ظہر کی پانچ رکعات پڑھ لیں' لوگوں نے کہا (یا رسول اللہ)! کیا نماز بڑھ گئی؟ آپ نے فرمایا یہ کیا بات؟ انہوں نے کہا آپ نے پانچ رکعات پڑھیں یہ سن کر آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور (سہو کے) دو سجدے کئے۔

۲۷۳- بَابُ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوک لگا ہو تو ہاتھ سے اس کا کھرچ ڈالنا

۳۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ - أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ - فَلاَ يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ)) ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ : ((أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا)) .

۳۹۴- ہم سے قتیبہ نے' وہ اسماعیل بن جعفر سے' وہ حمید سے' انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ نے سینہ سے نکلا ہوا بلغم قبلے کی دیوار پر دیکھا آپ کو یہ ناگوار گزرا حتیٰ کہ آپ کے چہرے پر دکھائی دینے لگا پھر آپ کھڑے ہوئے اور ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے یا یوں فرمایا کہ اس کا مالک اس کے اور قبلے کے بیچ میں ہوتا ہے تو کوئی تم میں سے (نماز میں) اپنے قبلے کی طرف نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے پھر آپ نے اپنی چادر کا ایک کونہ لیا اس میں تھوکا اور تھوک کر اس کو الٹ پلٹ کیا فرمایا یا ایسا کرے۔

۳۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

۳۹۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلاَ يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى)).

خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے قبلے کی طرف دیوار پر تھوک دیکھا آپ نے اس کو کھرچ ڈالا پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اس لیے کہ نماز میں منہ کے سامنے اللہ جل جلالہ ہوتا ہے۔

۳۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا - أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً - فَحَكَّهُ.

۳۹۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی دیوار پر رینٹ یا تھوک یا سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا اس کو کھرچ ڈالا۔

۲۷۴- بَابُ حَكِّ الْمُخَاطِ بِالْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں رینٹ کو کنکری سے کھرچ ڈالنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنْ وَطِئْتَ عَلَى قَذَرٍ رَطْبٍ فَاغْسِلْهُ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلاَ.

اور ابن عباس نے کہا اگر تو گیلی نجاست پر چلے تو اس کو دھو ڈال اور سوکھی پر چلے تو دھونا ضرور نہیں۔

۳۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّهَا فَقَالَ : ((إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)).

۳۹۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن سعد نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب زہری نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان دونوں حضرات نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے مسجد کی دیوار پر سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا تو ایک کنکری لے کر اس کو کھرچ ڈالا۔ پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے کھنگار کر بلغم نکالے تو اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ ڈالے اور نہ داہنی طرف بلکہ اس کو چاہیے بائیں طرف تھوکے یا بائیں پاؤں تلے۔

۲۷۵- بَابُ لاَ يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں اپنے داہنے طرف نہ تھوکے

۳۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۳۹۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (ہر دو حضرات) نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد کی دیوار پر سینے سے نکلا ہوا بلغم دیکھا آپ

حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)).

نے ایک کنکری لے کر اس کو کھرچ ڈالا پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے کھنگارے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے طرف لیکن اس کو چاہیے بائیں طرف تھوکے یا بائیں پاؤں کے تلے۔

۳۹۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ يَتْفِلَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)).

۳۹۹- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف البتہ بائیں طرف تھوک سکتا ہے یا بائیں پاؤں تلے۔

۲۷۶- بَابُ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسرَى

باب: بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے تلے تھوکنا

۴۰۰- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلاَ يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ)).

۴۰۰- ہم سے بیان کیا آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب نماز میں ہوتا ہے تو (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے تو اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف البتہ بائیں طرف تھوکے یا دونوں پاؤں کے تلے۔

۴۰۱- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ. ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى. وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ .. نَحْوَهُ.

۴۰۱- ہم سے بیان کیا علی بن مدینی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلے کی طرف مسجد میں سینہ سے نکلا ہوا بلغم دیکھا تو ایک کنکر سے اس کو کھرچ ڈالا' پھر سامنے یا داہنے طرف تھوکنے سے منع کیا البتہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھوکنے کی اجازت دی' دوسری روایت میں زہری سے یوں ہے کہ انہوں نے حمید سے سنا انہوں نے ابو سعید خدری سے ایسا ہی۔

۲۷۷- بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

۴۰۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبُزَاقُ فِي

۴۰۲- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا

الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا)).

کفارہ (اوتار) اس کا گاڑ دینا ہے۔

۲۷۸- بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِيَ الْمَسْجِدِ

باب: سینے سے نکلا ہوا بلغم مسجد میں گاڑ دینا

٤٠٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَلاَ يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللهَ مَا دَامَ فِي مَصَلاَّهُ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا. وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا)).

۴۰۳- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز شروع کردے تو اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے تو (گویا) اللہ سے سرگوشی کرتا ہے اور داہنی طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس کی داہنی طرف فرشتہ رہتا ہے البتہ بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے تلے تھوک لے پھر اس کو دبالے۔

۲۷۹- بَابُ إِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ

باب: اگر تھوک کا غلبہ ہو تو نمازی اپنے کپڑے میں تھوک لے اس کے کنارہ میں

٤٠٤- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ، وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةٌ - أَوْ رُئِيَ كَرَاهِيَتُهُ لِذَلِكَ وَشِدَّتُهُ عَلَيْهِ - وَقَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاَتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ - أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ - فَلاَ يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ)). ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَزَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: ((أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا)).

۴۰۴- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے حمید نے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت ﷺ نے قبلے کی طرف (مسجد میں) سینہ سے نکلا ہوا بلغم دیکھا اس کو اپنے ہاتھ سے کھرچ ڈالا اور ناخوشی آپ کی دیکھی گئی یا معلوم ہوا کہ آپ نے اس کام کو برا جانا اور آپ کو سخت ناگوار گزرا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے یا اس کا مالک اس کے اور قبلے کے بیچ میں ہوتا ہے تو اپنے سامنے (قبلہ کی طرف) نہ تھوکے البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے پھر آپ نے اپنی چادر کا کونہ لیا اس میں تھوکا اور کپڑے کو الٹ پلٹ کر دیا' فرمایا ایسا کرے۔

۲۸۰- بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلاَةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ

باب: امام لوگوں کو نصیحت کرے کہ نماز کو (اچھی طرح) پورا کریں اور قبلہ کا بیان

٤٠٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا؟ فَوَ اللهِ مَا يَخْفَى

۴۰۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے (قبلے کی طرف میں تم کو نہیں دیکھتا) خدا کی قسم (بات یہ ہے)

عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلاَ رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي))

مجھ پر نہ تمہارا سجدہ چھپا ہوا ہے اور نہ تمہارا رکوع میں پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھ رہا ہوں۔

٤٠٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلاَةً ثُمَّ رَقِيَ الْمِنبَرَ فَقَالَ فِي الصَّلاَةِ وَفِي الرُّكُوعِ: ((إِنِّي لأَرَاكُمْ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَرَاكُمْ)).

۴۰۶- ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک نماز پڑھائی پھر آپؐ منبر پر چڑھے پھر نماز کے باب میں اور رکوع کے باب میں فرمایا میں تم کو پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے (سامنے سے) دیکھتا ہوں۔

٢٨١- بَابُ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلاَنٍ؟

باب: کیا یوں کہہ سکتے ہیں کہ فلاں لوگوں کی مسجد؟

٤٠٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ. وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا.

۴۰۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے جو گھوڑے (شرط کے لیے) تیار کرائے گئے تھے ان کی دوڑ حفیا سے لے کر اخیر مقام ثنیۃ الوداع تک مقرر کی اور جو گھوڑے (شرط کے لیے تیار نہیں کیے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک رکھی اور عبداللہ بن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے۔

٢٨٢- بَابُ الْقِسْمَةِ وَتَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں مال تقسیم کرنا اور مسجد میں کھجور کا خوشہ لٹکانا

قَالَ أَبُو عَبْدَ اللهِ: الْقِنْوُ الْعِذْقُ، وَالاثْنَانِ قِنْوَانِ، وَالْجَمَاعَةُ أَيْضًا قِنْوَانٌ. مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ: ((انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ)). وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلاَةِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلاَّ أَعْطَاهُ. إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطِنِي، فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي

امام بخاری نے کہا قنو (عربی زبان میں) خوشہ اور اس کا تثنیہ قنوان ہے اور جمع بھی قنوان ہے، جیسے صنو اس کی جمع صنوان اور ابراہیم بن طہمان نے عبدالعزیز بن صہیب سے روایت کی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا بحرین سے (جو ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے بیچ میں) آپ کے پاس روپیہ آیا آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو اور یہ ان سب روپیوں سے زیادہ تھا جو آنحضرت ﷺ کے پاس آئے پھر آپ نماز کے لیے برآمد ہوئے اور روپیہ کی طرف خیال بھی نہیں کیا جب نماز پڑھ چکے تو تشریف لائے اور روپیہ کے پاس آن بیٹھے پھر جس کسی پر آپ کی نظر پڑی اس کو دینا شروع کیا اتنے میں حضرت عباس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! مجھ کو بھی دلوایئے (میں زیر بار ہوں) میں نے (بدر کی لڑائی میں) اپنا فدیہ دیا عقیل کا فدیہ دیا آپ نے فرمایا لیو انہوں نے کئی لپیں بھر کر اپنے کپڑے

وَفَادَيْتُ عَقِيلاً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خُذْ)). فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ تَرْفَعْهُ إِلَيَّ. قَالَ: ((لاَ)). قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ. قَالَ: ((لاَ)). فَنَثَرَ مِنْهُ، ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ: ((لاَ)) قَالَ: فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ. قَالَ: ((لاَ)). فَنَثَرَ مِنهُ. ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ - حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا - عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ، فَمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَمَّ مِنْهُ دِرْهَمٌ.

میں ڈالیں پھر اس کو اٹھانے لگے تو نہ اٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ! کسی کو حکم دیجئے یہ روپیہ مجھ کو اٹھا (کر لاد) دے آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) انہوں نے کہا تو پھر آپ خود ہی ذرا اٹھا دیجئے- آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) آخر انہوں نے اس میں سے کچھ نکال ڈالا پھر اس کو اٹھانے لگے (تو بھی نہ اٹھا سکے) کہنے لگے یا رسول اللہ کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ مجھ کو اٹھا دے آپ نے فرمایا نہیں (یہ نہیں ہو سکتا) انہوں نے کہا آپ ہی ذرا ہاتھ لگا دیجئے آپ نے فرمایا نہیں آخر انہوں نے اور تھوڑا نکال ڈالا پھر اٹھا کر اپنے کندھے پر لاد لیا اور چلے آنحضرت ﷺ برابر ان کی طرف اپنی آنکھ لگائے رہے جب تک وہ نظر سے چھپے نہیں آپ نے ان کی حرص پر تعجب فرمایا غرض آپ ان روپیوں کے پاس سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک ایک روپیہ بھی باقی رہا-

۲۸۳- بَابُ مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ

باب: مسجد میں کھانے کی دعوت دینا اور مسجد ہی میں دعوت قبول کرنا

۴۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ، فَقُمْتُ، فَقَالَ لِيْ: ((أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: ((لِطَعَامٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ لِمَنْ مَعَهُ: ((قُومُوا)). فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ.

۴۰۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' وہ اسحاق بن عبداللہ سے' انہوں نے انس سے سنا' کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے پاس اور کئی لوگ تھے (یہ دیکھ کر) میں کھڑا ہو گیا آپ نے پوچھا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کھانے کے لیے بلایا ہے میں نے کہا جی تب آپ نے ان لوگوں سے فرمایا جو آپ کے گرد بیٹھے تھے اٹھو! پھر آپ چلے اور میں سب لوگوں کے آگے چلا-

۲۸۴- بَابُ الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: مسجد میں عورتوں مردوں کا فیصلہ کرنا اور لعان کرانا

۴۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ؟ فَتَلاَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ.

۴۰۹- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ ایک شخص (عویمر) نے کہا یا رسول اللہ بتلایئے اگر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو (بد فعلی) کرتے ہوئے پائے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے آخر اس شخص اور اس کی بی بی نے مسجد میں لعان کیا میں موجود تھا-

٢٨٥- بَابُ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ، أَوْ حَيْثُ أُمِرَ، وَلاَ يَتَجَسَّسُ

باب: جب کسی کے گھر میں جائے تو جہاں چاہے یا جہاں گھر والا کہے نماز پڑھ لے اور پوچھ پاچھ نہ کرے

٤١٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى مَكَانٍ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

۴۱۰- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عتبان بن مالک سے (جو اندھے تھے) کہ آنحضرت ﷺ ان کے مکان میں تشریف لائے اور فرمایا تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھوں عتبان نے کہا میں نے آپ کو ایک جگہ بتلا دی آپ نے اللہ اکبر کہا اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعات (نفل) پڑھیں-

٢٨٦- بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

باب: گھروں میں مسجد بنانا

وَصَلَّى الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي مَسْجِدِهِ فِي دَارِهِ جَمَاعَةً

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھی-

٤١١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي، فَإِذَا كَانَتِ الأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ. وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى)). قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ

۴۱۱- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے محمود بن ربیع انصاری نے بیان کیا کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور ان انصاری لوگوں میں جو بدر کی لڑائی میں حاضر تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ میری بینائی بگڑی معلوم ہوتی ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں جب مینہ برستا ہے اور وہ نالہ بہنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے بیچ میں ہے تو میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا کہ ان کے ساتھ نماز پڑھوں میں چاہتا ہوں یارسول اللہ! آپ میرے پاس تشریف لائیے اور میرے گھر میں نماز پڑھ دیجئے میں اس جگہ کو نماز گاہ بنالوں- راوی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا اچھا میں ایسا کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ' عتبان نے کہا پھر (دوسرے دن) صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دونوں مل کر دن چڑھے میرے پاس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی آپ اندر آئے

مِنْ بَيْتِكَ؟)). قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ، قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالَكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ - أَوْ ابْنُ الدُّخْشُنِ -؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَقُلْ ذَلِكَ، أَلاَ تَرَاهُ قَدْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ؟)) قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ - عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ.

اور ابھی بیٹھے بھی نہیں کہ آپ نے فرمایا تو اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتا ہے میں وہاں نماز پڑھوں؟ عتبان نے کہا میں نے آپ کو گھر کا ایک کونہ بتادیا تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم بھی کھڑے ہوئے اور صف باندھی آپؐ نے دو رکعات (نفل) پڑھ کر سلام پھیرا اور ہم نے کچھ حلیم تیار کر کے آپ کو روک لیا (جانے نہ دیا) پھر محلّہ کے اور کئی آدمی بھی گھر میں آن کر جمع ہوگئے ان میں ایک شخص (جس کا نام نہیں معلوم) کہنے لگا مالک بن دخیشن یا مالک بن دخشن کہاں ہے کسی نے کہا (عتبان نے) وہ تو منافق ہے اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا ایسا مت کہہ کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ وہ خالص خدا کی رضامندی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تب وہ بولا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (اصل حال یہ ہے) بظاہر تو ہم اس کی توجہ اور اس کی سچی دوستی منافقوں ہی کی طرف پاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تو دوزخ کو اس شخص پر حرام کر دیا جو خالص خدا کی رضامندی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہے ابن شہاب نے کہا میں نے محمود سے یہ حدیث سن کر حصین ابن محمد انصاری سے پوچھا وہ بنی سالم کے شریف لوگوں میں سے تھا کہ محمود کی یہ حدیث کیسی ہے اس نے کہا کہ محمود سچا ہے۔

۲۸۷- بَابٌ: التَّيَمُّنُ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: مسجد میں گھستے وقت اور دوسرے کاموں میں داہنی طرف سے شروع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى، فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى.

اور عبداللہ بن عمر مسجد میں جاتے وقت پہلے داہنا پاؤں رکھتے جب وہاں سے نکلتے تو پہلے بایاں پاؤں نکالتے۔

٤١٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طُهُورِهِ، وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ.

۴۱۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی، وہ اشعث بن سلیم سے، وہ اپنے باپ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں جہاں تک ہو سکتا داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے طہارت میں، کنگھی کرنے میں، جوتا پہننے میں۔

۲۸۸- بَابٌ: هَلْ يُنْبَشُ قُبُورُ

باب: کیا جاہلیت کے زمانہ کی مشرکوں

مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَيُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ؟

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلاَةِ فِي الْقُبُورِ، وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: الْقَبْرَ الْقَبْرَ. وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالإِعَادَةِ.

کی قبریں کھود ڈالنا اور ان کی جگہ مسجد بنانا درست ہے

کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا' اور قبروں میں نماز مکروہ ہونے کا بیان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگے قبر ہے قبر' اور ان کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا۔

٤١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۴۱۳- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ دونوں نے ایک گرجے کا ذکر کیا جس کو حبش کے ملک میں دیکھا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہ قاعدہ تھا جب ان میں کا کوئی اچھا شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ مورتیں رکھتے قیامت کے دن یہ لوگ اللہ کے سامنے ساری مخلوق سے بدتر ہوں گے۔

٤١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعًا عَشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلأٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: ((يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا)). قَالُوا: لاَ وَاللهِ لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلاَّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ. فَقَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ: قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ،

۴۱۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے ابوالتیاح یزید بن حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ کے بلند حصہ میں بنی عمرو بن عوف کے قبیلے میں اترے وہاں چوبیس راتیں آپ رہے (یا چودہ راتیں) پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے انس رضی اللہ عنہ نے کہا گویا میں آنحضرت ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں ابوبکر آپ کی خواصی میں بنی نجار کے لوگ آپ کے گرد (اس جلوس سے سواری چلی) یہاں تک کہ آپ ابوایوب کے جلو خانہ میں اترے آپ کو پسند تھا جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لیں اور آپ (شروع میں) بکریوں کے تھان میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے (پھر) آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلا بھیجا ان سے فرمایا بنی نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے چکا لو انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم ہم تو اس کا مول اللہ تعالیٰ ہی سے لیں گے' انس نے کہا میں تم لوگوں کو بتلا دوں اس باغ میں تھا کیا مشرکوں کی قبریں اور کھنڈر کچھ

وَفِيْهِ خَرِبٌ، وَفِيْهِ نَخْلٌ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوْا يَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُوْنَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

کھجور کے درخت آپؐ نے حکم دیا تو مشرکوں کی قبریں کھود ڈالیں (ان کی ہڈیاں پھینک دیں) پھر کھنڈر برابر کیے اور کھجور کے درخت کاٹ کر ان کی لکڑیاں قبلے کی طرف جمادیں اس کے دونوں طرف پتھروں کا اڑانا دیا- صحابہ شعریں پڑھ پڑھ کر پتھر ڈھو رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ شعریں پڑھتے جاتے تھے- آپ یہ فرماتے تھے۔

فائدہ جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کا فائدہ
بخش دے انصار اور پردیسیوں کو اے خدا!

٤٩- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

٤١٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُوْلُ: كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ.

۴۱۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' وہ ابوالتیاح سے' وہ انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے تھے ابوالتیاح نے (یا شعبہ) نے کہا پھر میں نے انس (یا ابوالتیاح) سے سنا وہ کہتے تھے آپؐ مسجد بننے سے پہلے بکریوں کے تھانوں میں نماز پڑھ لیتے-

٢٩٠- بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِبِلِ

باب: اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

٤١٦- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيْرِهِ وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

۴۱۶- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن حیان نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عبداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے دیکھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا-

٢٩١- بَابُ مَنْ صَلَّى وَقُدَّامَهُ تَنُّوْرٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اگر کوئی شخص نماز پڑھے اس کے سامنے تنور ہو یا آگ ہو یا اور کوئی ایسی چیز جس کی مشرک پوجا کرتے ہیں لیکن اس کی نیت اللہ کے پوجنے کی ہو (تو نماز درست ہے)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أُصَلِّي.

اور زہری نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی آنحضرت ﷺ نے فرمایا دوزخ میرے سامنے لائی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا-

٤١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى

۴۱۷- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا سورج گہن ہوا تو آنحضرت ﷺ

رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ)).

نے (کسوف کی) نماز پڑھی پھر فرمایا مجھے (نماز میں) دوزخ دکھائی گئی میں نے آج کی طرح کبھی کوئی ڈراؤنی چیز نہیں دیکھی۔

۲۹۲-بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلاَةِ فِي الْمَقَابِرِ

باب: مقبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

٤١٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)).

۴۱۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے' کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا تم اپنے گھروں میں (بھی) نماز (نفل) وغیرہ پڑھا کرو ان کو قبر مت بناؤ۔

۲۹۳- بَابُ الصَّلاَةِ فِي مَوَاضِعِ الخَسْفِ وَالْعَذَاب

باب: جہاں زمین دھنس گئی یا اور کوئی عذاب اترا وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

وَيُذْكَرُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ بِخَسْفِ بَابِلَ

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بابل میں جہاں زمین دھنسی ہے' نماز کو مکروہ سمجھا۔

٤١٩- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلاَءِ الْمُعَذَّبِينَ، إِلاَّ أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لاَ يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ)).

۴۱۹- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن دینار سے بیان کیا' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان عذاب والے مقاموں میں مت جاؤ مگر روتے ہوئے (اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے) اگر تم روتے نہ ہو تو ان مقاموں میں مت جاؤ- ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی اترے۔

۲۹۴- بَابُ الصَّلاَةِ فِي الْبِيعَةِ

باب گرجا میں نماز پڑھنے کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّا لاَ نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ التَّمَاثِيلِ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْبِيعَةِ إِلاَّ بِيعَةً فِيهَا تَمَاثِيلُ.

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (او نصرانیو)! ہم تمہارے گرجاؤں میں اس وجہ سے نہیں جاتے کہ وہاں مورتیں تصویریں ہیں' اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما گرجا میں نماز پڑھ لیتے مگر اس گرجا میں نہ پڑھتے جہاں مورتیں ہوتیں۔

٤٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ

۴۲۰- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ ابن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ حضرت بی بی ام سلمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجا کا ذکر کیا جس کو انہوں نے حبش کے ملک میں دیکھا تھا اس کا نام ماریہ تھا اس میں جو مورتیں

الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ -أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ- بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ)).

دیکھیں وہ بیان کیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں ان میں جب کوئی نیک بندہ مر جاتا (یا یوں فرمایا نیک مرد) تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور وہاں یہ مورتیں اتارتے- اللہ کے نزدیک یہ لوگ ساری مخلوقات میں برے ہیں-

۲۹۵- بَابٌ

باب:

۴۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالاَ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: - وَهُوَ كَذَلِكَ - ((لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

۴۲۱- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے' انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر وقت ہوا تو آپ ایک چادر اپنے منہ پر ڈالنے لگے جب گھبراتے تو منہ کھول دیتے اور اسی حال میں یوں فرماتے اللہ کی پھٹکار یہود اور نصاریٰ پر انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا- آپ یہ فرما کر (اپنی امت کو) ایسے کام سے ڈراتے تھے-

۴۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)).

۴۲۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کا ناس کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا-

۲۹۶- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((جُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا))

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی

۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سَيَّارٌ - هُوَ أَبُو الْحَكَمِ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ

۴۲۳- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم سے ابوالحکیم سیار نے کہا ہم سے یزید بن صہیب فقیر نے کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ کو پانچ باتیں ایسی ملیں جو مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں پہلے یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی دوسرے یہ کہ ساری زمین میرے بعد مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی میری امت کے جس شخص کو جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے تیسرے لوٹ کے مال

أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ)).

میرے لیے درست کیے گئے چوتھے یہ کہ (اگلے زمانے میں) ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں عام سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا پانچویں مجھ کو شفاعت عظمیٰ ملی۔

۲۹۷ - بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: عورت کا مسجد میں سونا

۴۲۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ. فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ. قَالَتْ: فَوَضَعَتْهُ- أَوْ وَقَعَ مِنْهَا - فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّاةٌ وَهُوَ مُلْقًى، فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ. قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ. قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ. قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونِي حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا. قَالَتْ: وَا للهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّاةُ فَأَلْقَتْهُ، قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ، قَالَتْ فَقُلْتُ: هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ، وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ. قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ حِفْشٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي. قَالَتْ فَلاَ تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلاَّ قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا: مَا شَأْنُكِ لاَ تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلاَّ قُلْتِ هَذَا. قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۴۲۴- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرب کے کسی قبیلے پاس ایک کالی لونڈی تھی انہوں نے اس کو آزاد کر دیا تھا وہ ان کے ساتھ رہتی ایک بار ایسا ہوا اس قبیلے کی ایک لڑکی جو دلہن تھی (نہانے کو) نکلی اس کا کمر بند لال تسموں کا تھا اس نے وہ کمر بند اتار کر رکھ دیا یا اس کے بدن سے گر گیا ایک چیل نے اس کو دیکھا وہ پڑا ہوا تھا (لال لال) گوشت سمجھ کر اس کو جھپٹ لے گئی قبیلے کے لوگوں نے وہ کمر بند ڈھونڈا کہیں نہ ملا اس لونڈی نے کہا ان لوگوں نے مجھ پر چوری کی تہمت لگائی اور میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ میری شرمگاہ بھی دیکھی اس لونڈی نے کہا قسم اللہ کی میں (چپ صبر کیے ہوئے) ان کے ساتھ کھڑی تھی اتنے میں وہی چیل آئی اور کمر بند اس نے پھینک دیا وہ ان کے بیچ میں گرا تب میں نے ان لوگوں سے کہا تم اس کی چوری مجھ پر لگاتے تھے اور میں تو اس سے پاک تھی لیو اب اپنا کمر بند لیو (اور میرا پیچھا چھوڑو) حضرت عائشہ نے کہا پھر وہ لونڈی آنحضرت ﷺ کے پاس چلی آئی اور مسلمان ہو گئی اس کا خیمہ یا جھونپڑا مسجد میں تھا حضرت عائشہؓ نے کہا وہ (کبھی کبھی) میرے پاس آتی اور مجھ سے باتیں کرتی مگر جب کبھی میرے پاس آن کر بیٹھتی تو یہ شعر ضرور پڑھتی "کمر بند کا دن خدا کے عجائب میں سے ہے' اسی نے چھڑایا مجھے کفر کے ملک سے" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس سے پوچھا یہ کیا بات ہے جب تو میرے پاس کبھی بیٹھتی ہے تو یہ شعر پڑھتی ہے تب اس نے یہ ساری کہانی مجھ سے بیان کی۔

۲۹۸ - بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مردوں کا مسجد میں سونا

وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَانُوا فِي

اور ابوقلابہ عبداللہ بن زید نے انس بن مالک سے روایت کیا عکل قبیلے کے کچھ لوگ جو دس سے کم تھے آنحضرت ﷺ پاس آئے وہ مسجد کے

الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: كَانَ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

سائبان میں رہا کرتے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا مسجد کے سائبان میں رہنے والے فقیر لوگ تھے۔

٤٢٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعْزَبُ لاَ أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۲۵- ہم سے مسدد بن مسرہد نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن عمر نے خبر دی وہ (اچھے خاصے) جوان مجرد تھے ان کی بی بی نہ تھی اور آنحضرت ﷺ کی مسجد میں سویا کرتے۔

٤٢٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟)) قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَه شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ: ((أُنْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟)) فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((قُمْ أَبَا تُرَابٍ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ)).

۴۲۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہراؓ (اپنی صاحبزادی) کے گھر میں آئے اور حضرت علی کو گھر میں نہ پایا پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے وہ کہنے لگیں مجھ میں ان میں کچھ تکرار ہوئی تو وہ مجھ پر غصے ہو کر چلے گئے یہاں نہیں سوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی سے (سہل سے) فرمایا دیکھو علی کہاں ہیں وہ آدمی گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) آئے حضرت علی لیٹے ہوئے تھے ایک طرف سے ان کی چادر کھسک گئی تھی اور ان کے بدن سے مٹی لگ گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خود اپنے ہاتھ سے) ان کی مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ ابوتراب اٹھ۔

٤٢٧- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ.

۴۲۷- ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے اپنے باپ فضیل سے انہوں نے ابوحازم سلمان سے (انہوں نے) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے صفہ والوں میں سے ستر آدمی ایسے دیکھے جن کے پاس چادر تک نہ تھی یا تو فقط تہ بند تھا یا فقط کمبل جس کو انہوں نے گردن سے باندھ لیا تھا بعض کے تو آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور بعض کے ٹخنوں تک۔ وہ اس کو ہاتھ سے سمیٹے رہتے اس ڈر سے کہ کہیں ان کا ستر نہ کھل جائے۔

٢٩٩- بَابُ الصَّلاَةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

باب: جب سفر سے آئے تو نماز پڑھنا

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

اور کعب بن مالک نے کہا کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے (لوٹ کر

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ.

مدینہ میں آتے) تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں نماز پڑھتے۔

٤٢٨- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ ضُحًى - فَقَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ.

۴۲۸- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ پاس آیا آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں محارب نے یہ کہا چاشت کے وقت تو آپ نے فرمایا دو رکعات پڑھ لے اور میرا کچھ قرض آنحضرت پر آتا تھا آپ نے وہ ادا کیا کچھ زیادہ دیا۔

٣٠٠- بَابٌ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

باب: جب کوئی مسجد میں جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے

٤٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)).

۴۲۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے حضرت ابوقتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

٣٠١- بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حدث ہونا

٤٣٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ، تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ)).

۴۳۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' وہ ابوالزناد سے' وہ عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا فرشتے اس شخص کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جو اپنی نماز کی جگہ میں جہاں اس نے (مسجد میں) نماز پڑھی ہے بیٹھا رہے جب تک اس کو حدث نہ ہو فرشتے یوں کہتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے یا اللہ! اس پر رحم کر۔

٣٠٢- بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے بنانے کا بیان

وَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ. وَأَمَرَ عُمَرُ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ: أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ. وَقَالَ أَنَسٌ

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا مسجد نبوی کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بنانے کا حکم دیا اور کہا میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور سرخ یا زرد رنگ مت کر (رنگ کر کے) لوگوں کو آفت میں پھنسائے انس رضی اللہ عنہ نے کہا

يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ثُمَّ لاَ يَعْمُرُونَهَا إِلاَّ قَلِيْلاً. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

لوگ مسجدوں سے فخر کریں گے مگر ان کو آباد (بہت) کم رکھیں گے اور عبداللہ بن عباس نے کہا تم مسجدوں کو ایسا آراستہ کرو گے جیسے یہود اور نصاریٰ نے اپنے گرجاؤں کو آراستہ کیا۔

٤٣١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ أَبُوبَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِيْ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا. ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً، وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَّةِ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنَ الْحِجَارَةِ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

۴۳۱- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا مجھ سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانہ میں مسجد نبوی کچی اینٹ سے بنی ہوئی تھی چھت پر کھجور کی ڈالیاں تھیں اور ستون کھجور کی لکڑی کے تھے' پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) کچھ نہیں بڑھایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کو بڑھایا لیکن عمارت ویسی ہی رکھی جیسے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تھی یعنی کچی اینٹ اور ڈالیوں کی اور ستون (نئے) اسی کھجور کی لکڑی کے لگائے گئے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل ڈالا اور بہت بڑھایا اس کی دیواریں نقشی پتھر اور گچ سے بنوائیں اور اس کے ستون نقشی پتھروں کے اور اس کی چھت کو ساگوان سے بنایا۔

٣٠٣- بَابُ التَّعَاوُنِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد بنانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يَعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللهِ﴾ الآية.

اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ برأۃ میں) یہ فرمانا مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ اللہ کی مسجدیں آباد رکھیں اخیر آیت تک۔

٤٣٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلاِبْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا إِلَى أَبِي سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهِ. فَانْطَلَقْنَا، فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ يُصْلِحُهُ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَاحْتَبَى، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، حَتَّى أَتَى عَلَى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ. فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ: ((وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ)) قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ:

۴۳۲- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے اور اپنے بیٹے علی سے کہا دونوں مل کر ابوسعید خدری کے پاس جاؤ اور ان کی حدیثیں سنو ہم گئے دیکھا تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے ہیں (ہم کو دیکھ کر) انہوں نے اپنی چادر لی اور گوٹ مار کر بیٹھے پھر حدیث بیان کرنا شروع کی مسجد نبوی بنانے کا ذکر آیا کہنے لگا (مسجد بنتے وقت) ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور عمار دو دو اینٹیں' آنحضرت ﷺ نے عمار کو دیکھا تو لگے ان کے بدن سے مٹی جھاڑنے اور فرمانے لگے ہائے افسوس عمار کو باغی لوگ مار ڈالیں گے یہ تو ان کو بہشت کی طرف بلائے گا اور وہ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے' ابوسعید نے کہا عمار کہا کرتے میں فتنوں سے اللہ کی

((أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ)).

پناہ مانگتا ہوں-

٣٠٤-بَابُ الإِسْتِعَانَةِ بِالنَّجَّارِ وَالصُّنَّاعِ فِي أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

باب: بڑھئی اور معمار سے مسجد اور منبر بنانے میں مدد لینا

٤٣٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ.

۴۳۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک عورت (عائشہ) کو کہلا بھیجا اپنے بڑھئی غلام کو حکم کر- وہ مجھے منبر کی لکڑیاں بنادے میں ان پر بیٹھا کروں-

٤٣٤- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ)) فَعَمِلَتِ الْمِنْبَرَ.

۴۳۴- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے باپ ایمن حبشی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک عورت (عائشہ) نے کہا یارسول اللہ! میں آپ کے لیے ایک چیز بنادوں جس پر آپ (خطبے کے وقت) بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام ہے (کاریگر) بڑھئی آپ نے فرمایا اچھا تیری مرضی' پھر اس نے منبر بنوادیا-

٣٠٥- بَابُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

باب: مسجد بنانے والے کا ثواب

٤٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ - عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ -: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - قَالَ بُكَيْرٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)).

۴۳۵- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے انہوں نے عبیداللہ بن اسود خولانی سے سنا انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے جب انہوں نے مسجد نبوی بنائی (نقشی پتھر اور گچ سے) تو لوگ اس باب میں گفتگو کرنے لگے' انہوں نے کہا تم نے بہت باتیں بنائیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص مسجد بنائے (بکیر نے کہا میں سمجھتا ہوں عاصم نے یوں کہا) اللہ کی رضامندی کی نیت سے اللہ ویسا ہی گھر اس کے لیے بہشت میں بنائے گا-

٣٠٦- بَابُ يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: اگر مسجد میں تیر لیے ہوئے جائے تو ان کا پھل (پیکان) تھامے رہے

٤٣٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

۴۳۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

سُفْيَانُ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا؟)).

عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا کیا تم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی ہے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں تیر لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ان کی نوکیں تھامے رہ۔

۳۰۷- بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تیر وغیرہ لے کر گزرنا

۴۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لاَ يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا)).

۴۳۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابوبردہ بن عبداللہ نے کہا میں نے ابوبردہ اپنے دادا سے سنا انہوں نے باپ ابوموسیٰ اشعری صحابی سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جو کوئی ہماری مسجد یا بازاروں میں تیر لے کر چلے تو وہ ان کی نوکیں تھامے رہے ایسا نہ ہو اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی کرے۔

۳۰۸- بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شعر پڑھنا

۴۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

۴۳۸- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا مجھ کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ (اسماعیل یا عبداللہ) ابن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی انہوں نے حسان بن ثابت صحابی انصاری سے سنا وہ ابوہریرہ سے گواہی چاہتے تھے کہتے تھے ابوہریرہ تمہیں خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا حسان تو خدا کے پیغمبر کی طرف سے کافروں کو جواب دے یا اللہ! روح القدس سے حسان کی مدد کر ابوہریرہ نے کہا ہاں (بے شک)

۳۰۹- بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں بھالے والوں کا جانا

۴۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ

۴۳۹- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے ایک دن آنحضرت ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے (ہتھیار کی مشق کر رہے تھے) اور آنحضرت ﷺ اپنی چادر سے مجھ کو ڈھانپے ہوئے تھے میں

ا للہ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ. زَادَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ.

ان کا کھیل دیکھ رہی تھی' ابراہیم بن منذر نے اس روایت میں بڑھایا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے کھیل رہے تھے۔

۳۱۰- بَابُ ذِكْرِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: خرید و فروخت کا مسجد میں منبر پر ذکر کرنا

۴۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَتَتْهَا بَرِيرَةُ تَسْأَلُهَا فِي كِتَابَتِهَا، فَقَالَتْ: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتُ أَهْلَكِ وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي. وَقَالَ أَهْلُهَا: إِنْ شِئْتِ أَعْطَيْتِهَا مَا بَقِيَ. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: إِنْ شِئْتِ أَعْتَقْتِهَا وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لَنَا. فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)). ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ)). رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ بَرِيرَةَ. وَلَمْ يَذْكُرْ صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ عَلَى قَالَ يَحْيَى وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ نَحْوَهُ وَ قَالَ جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ يَحْيَى سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ.

۴۴۰- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بریرہ لونڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد چاہتی تھی' حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیری مرضی ہو تو میں تیرے مالکوں کو یہ روپیہ دے دیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لوں گی اس کے مالکوں نے کہا اگر تم چاہو تو جو کتابت کا روپیہ اس کے ذمہ پر ہے وہ دے دو (کبھی سفیان نے یوں کہا) تم چاہو تو اس کو روپیہ دے کر آزاد کر دو پر اس کا ترکہ تو ہم ہی لیں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے اور آزاد کر دے ترکہ اسی کا ہے جو آزاد کرے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر تشریف لے گئے) اور منبر پر کھڑے ہوئے کبھی سفیان نے یوں کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا لوگوں کو کیا ہوا (معاملوں میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں ایسی شرطیں جو اللہ کی کتاب میں نہ ہوں کوئی سو بار لگائے تو کیا ہوتا ہے اس کو کچھ نہیں ملنے کا اور اس حدیث کو امام مالک نے یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے عمرہ سے پھر بریرہ کا قصہ بیان کیا اور منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں کیا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان اور عبدالوہاب نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے ایسا ہی روایت کیا اور جعفر بن عون نے یحییٰ بن سعید سے یوں نقل کیا میں نے عمرہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔

۳۱۱- بَابُ التَّقَاضِي

باب: مسجد میں تقاضا کرنا اور قرض دار کا

وَالْمُلاَزَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

پیچھا کرنا

٤٤١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى: ((يَا كَعْبُ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا. وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ، أَيِ الشَّطْرَ)) قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)).

۴۴۱- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر عبدی نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد پر مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے سے سن لیں آپ باہر تشریف لائے اور اپنے حجرے کا دروازہ کھولا اور پکارا کعب' کعب نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا ایسا کر اپنی اس قرض میں سے آدھا چھوڑ دے- آپ نے اشارے سے یہ فرمایا- کعب نے کہا جو حکم' میں نے معاف کر دیا یارسول اللہ! تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر-

٣١٢- بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ، وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ

باب: مسجد میں جھاڑو دینا' وہاں کے چیتھڑے کوڑا لکڑیاں (کاڑیاں) چننا

٤٤٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ - أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ - كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: ((أَفَلاَ كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ، دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ)) - أَوْ قَالَ قَبْرِهَا - فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا.

۴۴۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے ابورافع رفیع سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ ایک کالا مرد یا کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی وہ مرد مر گیا یا وہ عورت مر گئی آنحضرت ﷺ نے (اس کو نہ دیکھا) لوگوں سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا مر گیا یا مر گئی آپ نے فرمایا بھلا تم نے مجھے کیوں نہ خبر کی چلو اب اس کی قبر بتلاؤ پھر آپ اس کی قبر پر گئے اس پر نماز پڑھی-

٣١٣- بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شراب کی سوداگری کو حرام کہنا

٤٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنَ الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ.

۴۴۳- ہم سے عبدان بن عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا' وہ ابوحمزہ محمد بن میمون سے' وہ اعمش سے انہوں نے مسلم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب سود کے باب میں سورۂ بقرہ کی آیتیں اتریں تو آنحضرت ﷺ مسجد میں برآمد ہوئے ان آیتوں کو لوگوں کو سنایا پھر فرمایا کہ شراب کی سوداگری حرام ہے-

٣١٤- بَابُ الْخَدَمِ لِلْمَسْجِدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِيْ مُحَرَّرًا﴾: لِلْمَسْجِدِ يَخْدُمُهُ.

٤٤٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً - أَوْ رَجُلاً - كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ - وَلاَ أَرَاهُ إِلاَّ امْرَأَةً - فَذَكَرَ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّىٰ عَلَى قَبْرِهَا.

باب: مسجد میں خادم مقرر کرنا

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ آل عمران میں ہے) میں نے اپنے پیٹ کا بچہ تیری نذر کیا محرر کر کے یعنی مسجد کا خادم بنا کے۔

۴۴۴- ہم سے احمد بن واقد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت یا ایک مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا۔ ابو رافع نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ عورت تھی پھر وہی (گذشتہ) حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر پر نماز پڑھی۔

٣١٥- بَابُ الأَسِيْرِ أَوِ الْغَرِيْمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

٤٤٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلاَةَ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ، وَ أَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﴿رَبِّ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لاَ يَنْبَغِيْ لأَحَدٍ مِنْ بَعْدِيْ﴾)) قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

باب: قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھ کر رکھنا

۴۴۵- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ اور محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جنوں میں سے ایک خنگا دیو اگلی رات کو مجھ سے بھڑ گیا یا ایسا ہی کوئی کلمہ ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ تھا کہ میری نماز میں اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے اختیار میں کر دیا اور میں نے چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں ایک ستون سے اس کو باندھ دوں، صبح کو تم سب اس کو دیکھو پھر مجھ کو اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعا یاد آئی (جو سورۂ ص میں ہے) پروردگار مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو سزاوار نہ ہو، روح نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا۔

٣١٦- بَابُ الإِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ، وَرَبْطِ الأَسِيْرِ أَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ

وَ كَانَ شُرَيْحٌ يَأْمُرُ الْغَرِيْمَ أَنْ يُحْبَسَ إِلَى سَارِيَةِ الْمَسْجِدِ.

٤٤٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي

باب: اسلام لانے کے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا اس کا بیان

اور شریح بن حارث کندی (کوفہ کے قاضی) قرض دار کو مسجد کے ستون پاس قید کرنے کا حکم دیتے۔

۴۴۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے

سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اطْلِقُوا ثُمَامَةَ)) فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ.

ابوہریرہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو (جو تیس سوار تھے) نجد کی طرف بھیجا وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے اس کا نام ثمامہ ابن اثال تھا اس کو مسجد کے ستونوں میں ایک ستون سے باندھ دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور (تیسرے روز) فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو وہ (چھوٹ کر) مسجد کے قریب کھجور کے درختوں پاس گیا وہاں غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

٣١٧- بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ

باب مسجد میں بیمار وغیرہ کے لیے خیمہ لگانا

٤٤٧- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الأَكْحَلِ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ، فَلَمْ يَرُعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلاَّ الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُوا جُرْحُهُ دَمًا، فَمَاتَ مِنْهَا.

۴۴۷- ہم سے بیان کیا زکریا بن یحییٰ نے کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا سعد بن معاذ سے 'خندق کی لڑائی میں (تیر کا) زخم لگا ہفت اندام کی رگ میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کیا (ان کو وہیں رکھا) کہ نزدیک سے ان کا حال پوچھ لیا کریں پھر لوگ اس وقت ڈر گئے جب بنی غفار کے خیمہ کی طرف جو مسجد ہی میں تھا خون بہہ بہہ کر آنے لگا انہوں نے کہا اے خیمہ والو یہ ہے کیا جو تمہارے پاس سے ہماری طرف بہہ بہہ کر آرہا ہے دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہہ رہا ہے آخر وہ اسی سے مر گئے۔

٣١٨- بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

باب ضرورت سے اونٹ کا مسجد کے اندر لانا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ((طَافَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرٍ)).

اور عبداللہ بن عباس نے کہا آنحضرت ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔

٤٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي. قَالَ: ((طُوفِي

۴۴۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد ابن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے بیماری کا شکوہ کیا (میں نے کہا میں پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپ نے

مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ)). فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ.

فرمایا لوگوں کے پیچھے رہ اور سواری پر طواف کر تو میں نے (اونٹ پر سوار ہو کر) طواف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کعبے کی ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے' آپ سورۂ والطور پڑھ رہے تھے۔

۳۱۹- بَابٌ

باب:

۴۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَ أَحْسِبُ الثَّانِيَ أُسَيْد بْن حُضَيْرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا. فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى أَتٰى أَهْلَهُ.

۴۴۹- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے دو شخص عباد بن بشر رضی اللہ عنہ اور دوسرے میں سمجھتا ہوں اسید بن حضیر تھے اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے (اپنے گھر جانے کو) ان کے ساتھ (نور کے) دو چراغ ہو گئے جو ان کے آگے روشنی دے رہے تھے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا جو گھر تک ساتھ رہا۔

۳۲۰- بَابُ الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں کھڑکی اور راستہ رکھنا

۴۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ. فَبَكَى أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : مَا يُبْكِي هٰذَا الشَّيْخَ، إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ؟ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدُ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ أَعْلَمُنَا. فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ لاَ تَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلاً لاَتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ

۴۵۰- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ نے انہوں نے عبید بن حنین سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے خطبہ سنایا تو فرمایا اللہ پاک نے ایک (اپنے) بندے کو اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے جو اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے اس نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے یہ سن کر ابوبکر رو دیئے میں نے اپنے دل میں کہا یہ بوڑھا رو تا کیوں ہے اس کو کیا غرض کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا آخرت دونوں میں سے جس کو وہ چاہے اختیار دیا اس نے آخرت کو اختیار کیا بعد میں مجھ کو معلوم ہوا اخاہ بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سب لوگوں میں زیادہ علم رکھتے تھے آنحضرت نے فرمایا ابوبکر رو نہیں سب لوگوں میں کسی کے مال اور صحبت کا احسان مجھ پر اتنا نہیں ہے جتنا ابوبکر کا ہے اور اگر میں اپنی امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو جانی دوست بناتا البتہ اسلام کی برادری اور

وَمَوَدَّتُهُ. لاَ يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ، إِلاَّ بَابَ أَبِي بَكْرٍ)).

دوستی ہے- دیکھو مسجد میں کسی کا دروازہ کھلا نہ رہے بند کر دیا جائے مگر ابو بکر کا دروازہ-

٤٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاَتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلاً، وَلَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ. سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ)).

۴۵۱- ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں نے یعلی بن حکیم سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت اپنی اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا ایک کپڑے سے اپنا سر باندھے ہوئے باہر نکلے' پھر منبر پر بیٹھے اللہ کی تعریف بیان کی اور اس کی ثنا پھر فرمایا لوگوں میں کسی کا احسان اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابو بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما سے زیادہ نہیں ہے اور اگر میں کسی آدمی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابو بکر کو اپنا جانی دوست بناتا (جانی دوستی تو اللہ کے سوا کسی سے نہیں ہو سکتی) مگر اسلام کی دوستی یہ (کیا کم ہے) بہت اچھی ہے دیکھو اس مسجد میں جتنی کھڑکیاں ہیں سب بند کر دو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی رہنے دو-

٣٢١- بَابُ الأَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

باب: کعبے اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیر رکھنا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْوَابَهَا.

امام بخاری نے کہا مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالملک بن جریج سے انہوں نے کہا ابن ابی ملیکہ نے مجھ سے کہا عبدالملک اگر تو ابن عباس کی مسجدیں اور ان کے دروازے دیکھتا (تو تعجب کرتا)

٤٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلاَلٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلاَلاً فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: فِي أَيِّ؟ قَالَ: بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ:

۴۵۲- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ (جب مکہ فتح ہوا) مکہ میں تشریف لائے آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلایا (جو کلید بردار تھے) انہوں نے کعبے کا دروازہ کھولا پھر آنحضرت اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اندر گئے پھر دروازہ اندر سے بند کر دیا- آپ گھڑی بھر اندر رہے پھر سب باہر نکلے ابن عمرؓ نے کہا میں (یہ خبر سن کر) لپکا اور بلال سے جا کر پوچھا (آنحضرت ﷺ نے کعبے کے اندر کیا کیا) انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے کہا کہاں کہا دو ستونوں کے درمیان' ابن عمرؓ نے کہا میں

فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى؟.

یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی رکعات پڑھیں؟

٣٢٢- بَابُ دُخُولِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مشرک کا مسجد میں جانا کیسا ہے؟

٤٥٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ.

۴۵۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اس کو لا کر مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھا۔

٣٢٣- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں آواز بلند کرنا کیسا ہے؟

٤٥٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْمَدِينِي قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ، فَجِئْتُهُ بِهِمَا. قَالَ: مَنْ أَنْتُمَا - أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا -؟ قَالاَ: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ. قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لأَوْجَعْتُكُمَا، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ!

۴۵۴- ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر بن نجیح مدنی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا میں مسجد نبوی میں کھڑا تھا- اتنے میں ایک شخص نے مجھ پر کنکر پھینکا- دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں- انہوں نے کہا جا ان دونوں شخصوں کو میرے پاس بلا لا- میں ان کو بلا لایا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو یا یوں فرمایا کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم طائف والے ہیں! حضرت عمر نے کہا اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پکارا کرتے ہو (غل مچاتے ہو)

٤٥٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّالِحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا

۴۵۵- ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب زہری سے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا کہ ان کے باپ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی انہوں نے اپنے ایک قرضے کا حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے تقاضا کیا خاص مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں- دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى: ((كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ يَا كَعْبُ)). قَالَ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ. قَالَ كَعْبٌ : قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ . قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)).

میں (دونوں کی بلند آوازیں) سن لیں آپ (ان کی آوازوں کو سن کر) باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک کو پکارا اور کہا اے کعب! حضرت کعب نے کہا یا رسول اللہ! حاضر ہوں — آپ نے اشارہ کیا آدھا قرض معاف کر دے — حضرت کعب نے کہا جو حکم، میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ! تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر —

٣٢٤- بَابُ الْحَلْقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنا اور یوں ہی بیٹھنا

٤٥٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ- وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ - مَا تَرَى فِي صَلاَةِ اللَّيْلِ؟ قَالَ: ((مَثْنَى مَثْنَى. فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى)) وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِهِ.

۴۵۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ اس وقت منبر پر تھے رات کی نماز (یعنی تہجد) کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا دو دو رکعت کر کے پڑھ لے وہ ساری نماز کو طاق کر دے گی عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ رات کی نماز کے آخیر میں وتر پڑھا کرو —

٤٥٧- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ: كَيْفَ صَلاَةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ: ((مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ)). فَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَجُلاً نَادَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

۴۵۷- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا (مسجد میں) خطبہ پڑھ رہے تھے اس نے پوچھا رات کی نماز کیونکر پڑھیں آپ نے فرمایا دو دو رکعت پھر صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے وہ ساری نماز کو طاق کر دے گی، امام بخاری نے کہا ولید ابن کثیر نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمری نے بیان کیا ان سے ان کے باپ عبداللہ بن عمرؓ نے کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو پکارا آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے —

٤٥٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ نَفَرٍ

۴۵۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے ان سے ابو مرہ یزید نے جو عقیل بن ابی طالب کے غلام تھے بیان کیا انہوں نے ابو واقد لیثی حارث بن عوف صحابی سے انہوں نے کہا ایک بار آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے، اتنے میں تین آدمی آئے دو تو آنحضرت

ثَلاَثَةُ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فَجَلَسَ، وَأَمَّا الآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنِ نَفَرِ الثَّلاَثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ)).

ﷺ کے پاس چلے آئے اور ایک وہیں سے چل دیا' دو جو آئے تھے ان میں سے ایک نے حلقے میں کچھ خالی جگہ دیکھی وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرے کو جگہ نہ ملی وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو باہر ہی سے پیٹھ موڑ کر چل دیا تھا جب آپ (وعظ سے) فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا حال بیان کرتا ہوں ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاس ٹھکانہ لیا اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے (لوگوں میں گھسنے سے) شرم کی اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے اللہ کی طرف سے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

٣٢٥- بَابُ الاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں چت لیٹنا

٤٥٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ (مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى). وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ.

۴۵۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' وہ امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے پاؤں پر پاؤں رکھے دیکھا اور اسی سند سے ابن شہاب زہری تک انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان بھی ایسا کرتے تھے۔

٣٢٦- بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ فَيُهْوَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ.

باب: اگر مسجد رستے میں ہو لیکن لوگوں کو نقصان نہ پہنچے تو کچھ قباحت نہیں امام حسن بصری اور ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے

٤٦٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلاَّ وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلاَّ يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً. ثُمَّ بَدَا لأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَجُلاً بَكَّاءً وَلاَ يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ

۴۶۰- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی بی بی نے کہا مجھے جب سے ہوش آیا میں نے اپنے ماں باپ کو مسلمان ہی پایا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس دن آنحضرت ﷺ ہمارے پاس نہ آئیں' صبح اور شام آپ دو وقت تشریف لاتے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنے جلو خانے میں ایک مسجد بنائی وہ وہاں نماز پڑھتے اور قرآن پڑھتے مشرکوں کی عورتیں کھڑی رہ کر سنا کرتیں ان کے بیٹے بھی سنتے اور تعجب کرتے اور ابو بکر کو تکا کرتے اور ابو بکر ایک رونے والے آدمی تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو اپنی آنکھوں سے آنسو روک نہ سکتے یہ حال دیکھ کر قریش کے مشرک

أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

رئیس گھبرا گئے۔

٣٢٧- بَابُ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

باب: بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يُغْلَقُ عَلَيْهِمُ الْبَابُ

اور عبداللہ بن عون نے ایک مسجد میں نماز پڑھی جو گھر کے اندر تھی اس کا دروازہ ان پر بند کیا جاتا۔

٤٦١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلاَةُ الْجَمِيعِ تَزِيْدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلاَتِهِ فِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَأَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يُرِيْدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ. وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي الْمَلاَئِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُؤْذِ يُحْدِثْ فِيْهِ)).

۴۶۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ نے فرمایا جماعت کی نماز گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ تم میں سے کوئی جب اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں نماز ہی کے قصد سے جائے تو مسجد میں پہنچنے تک ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک گناہ میٹ دے گا اور جب وہ مسجد پہنچ جائے گا تو جب تک نماز کے لیے (مسجد میں) رکا رہے اس کو نماز کا ثواب ملتا رہے گا اور جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں وہ نماز پڑھتا ہے فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے رہیں گے یا اللہ! اس کو بخش دے یا اللہ! اس پر رحم کر جب تک وہ حدث کر کے فرشتوں کو ایذا نہ دے۔

٣٢٨- بَابُ تَشْبِيْكِ الأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

باب: انگلیوں کو قینچی کرنا مسجد وغیرہ میں درست ہے

٤٦٢- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - أَوِ ابْنِ عَمْرٍو - قَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ ﷺ أَصَابِعَهُ. وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ. حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِي فَلَمْ أَحْفَظْهُ، فَقَوَّمَهُ لِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَكَيْفَ بِكَ إِذَا

۴۶۲- ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا ہم سے واقد بن محمد نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے (واقد کو شک ہے) کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی انگلیاں قینچی کیں اور عاصم بن علی نے کہا ہم سے عاصم بن محمد نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے باپ محمد بن زید سے سنی وہ مجھ کو یاد نہ رہی تو میرے بھائی واقد نے اس کو درستی سے اپنے باپ سے روایت کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمرو نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ! اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تو چند خراب کوڑا کچرا لوگوں میں رہ جائے گا پھر یہی

بَقِيْتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ . . بِهٰذَا)).

حدیث بیان کی۔

٤٦٣- حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)) وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

۴۶۳- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے' وہ ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے' وہ اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے ایک کو ایک تھامے رہتی ہے اور اپنی انگلیاں قینچی کیں۔

٤٦٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: قَدْ سَمَّاهَا أَبُوهُرَيْرَةَ، وَلَكِنْ نَسِيْتُ أَنَا، قَالَ - فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ : ((لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ)) فَقَالَ: ((أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالُوا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ. ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ : ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ : نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ.

۴۶۴- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی شام کی نمازوں میں سے کوئی نماز (ظہر یا عصر کی) محمد بن سیرین نے کہا ابوہریرہ نے بیان کیا تھا کہ وہ کون سی نماز تھی لیکن میں بھول گیا' خیر آپ نے ہم کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی کی طرف گئے جو مسجد میں آڑی پڑی ہوئی تھی اس پر ٹیکا دیا ایسا معلوم ہوتا تھا آپ غصے میں ہیں اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور انگلیوں کو قینچی کیا اور اپنا داہنا گال بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا اور جو لوگ جلد باز تھے وہ مسجد کے دروازوں سے پار ہو گئے تب لوگوں نے آپس میں کہنا شروع کیا نماز میں کمی ہو گئی اس وقت لوگوں میں ابو بکر و عمر بھی تھے وہ آپ سے بات کرنے میں ڈرے اور لوگوں میں ایک شخص وہ بھی تھا جس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے اس کو ذوالیدین کہتے تھے وہ بول اٹھا یا رسول اللہ! کیا آپ بھول گئے یا نماز (خدا کی طرف سے) کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز کم ہوئی' پھر آپ نے پوچھا کیا ذوالیدین صحیح کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں یہ سن کر آپ آگے بڑھے اور جتنی نماز چھوڑی تھی وہ پڑھی' پھر سلام پھیرا اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا معمولی سجدے کی طرح یا اس سے کچھ لمبا پھر سجدے سے سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہہ کے دوسرا سجدہ کیا معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے کچھ لمبا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا لوگوں نے بہت بار ابن سیرین سے پوچھا پھر سلام پھیرا تو وہ کہتے تھے مجھ کو خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے (اس حدیث میں) کہا پھر سلام پھیرا۔

٣٢٩- بَابُ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى

باب: ان مسجدوں کا بیان جو مدینہ کے رستوں پر (مکہ مدینہ

طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

کے درمیان واقع ہیں) اور ان مقاموں کا بیان جہاں آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی

٤٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِي قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَتَحَرَّى أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّي فِيْهَا، وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْهَا، وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ. وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الأَمْكِنَةِ. وَسَأَلْتُ سَالِمًا فَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ وَافَقَ نَافِعًا فِي الأَمْكِنَةِ كُلِّهَا، إِلاَّ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ.

۴۶۵- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کو دیکھا وہ (مدینہ کے) رستے میں کئی جگہوں کو ڈھونڈ کر وہاں نماز پڑھتے اور کہتے کہ ان کے باپ عبداللہ بن عمرؓ بھی وہاں نماز پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ کو ان مقاموں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا- موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ وہ ان مقاموں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے ان مقاموں کو پوچھا تو انہوں نے سارے وہی مقام بتلائے جو نافع نے کہے تھے فقط شرف الروحا کی مسجد میں دونوں نے اختلاف کیا-

٤٦٦- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَفِي حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ. وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيْقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ بَطْنَ وَادٍ، فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيْرِ الْوَادِيْ الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ، لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلاَ عَلَى الأَكْمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ، كَانَ ثَمَّ خَلِيْجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثَيْبٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَمَّ يُصَلِّي، فَدَحَا فِيْهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِيْهِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَيْثُ

۴۶۶- ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرے کے قصد سے جاتے اسی طرح حجۃ الوداع میں جب حج کی نیت سے گئے تو ذوالحلیفہ میں اس ببول کے درخت کے تلے اترے جہاں اب ذوالحلیفہ کی مسجد ہے اور آپ جب جہاد سے یا حج اور عمرے سے (مدینہ کو) واپس آتے اور اس رستے میں ہوتے تو وادی عقیق کے نشیب میں اترتے جب وہاں سے اوپر چڑھتے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھاتے جو وادی کے کنارے پورب کی طرف سے پچھلی رات کو وہاں آرام لیتے صبح تک یہ مقام اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھر سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلے پر جس پر مسجد ہے وہاں ایک گہرا نالہ تھا- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اس کے نشیب میں (ریت کے) ملے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے لیکن نالہ کی رونے (پانی کے بہاؤ نے) وہاں کنکریاں بہائیں اور اس مقام کو پاٹ دیا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز پڑھا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے یہ بھی بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

الْمَسْجِدُ الصَّغِيْرُ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: ثُمَّ عَنْ يَمِيْنِكَ حِيْنَ تَقُوْمُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ الْيُمْنٰى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ، أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ. وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ، وَذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيْقِ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ، وَقَدِ ابْتُنِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ، كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوْحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيْهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ وَوِجَاهَ الطَّرِيْقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةٍ دُوَيْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيْرَةٌ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ

نے وہاں نماز پڑھی جہاں اب چھوٹی مسجد ہے اس مسجد کے قریب جو شرف الروحاء میں ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس جگہ کا پتہ بتلاتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی کہتے تھے وہ جگہ جب تو مسجد میں نماز پڑھے تو تیرے داہنے ہاتھ کی طرف پڑتی ہے اور یہ (چھوٹی) مسجد داہنے راہ کے کنارے پر واقع ہے مکہ کو جاتے ہوئے اس میں اور بڑی مسجد میں ایک پتھر کی مار کا فاصلہ ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس چھوٹی پہاڑی کی طرف نماز پڑھتے جو روحاء کے اخیر کنارے پر ہے اور یہ پہاڑی وہاں ختم ہوئی ہے جہاں رستے کا کنارہ ہے اس مسجد کے قریب جو اس کے اور روحاء کے آخری حصے کے بیچ میں ہے مکہ کو جاتے ہوئے اب وہاں ایک مسجد بن گئی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنی بائیں طرف اور پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور اس کے آگے نماز پڑھتے تھے خود پہاڑی کی طرف اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر ڈھلنے کے بعد روحاء سے چلتے پھر ظہر کی نماز جب تک اس مقام تک پہنچتے نہیں پڑھتے جب وہاں پہنچتے تو ظہر پڑھتے اور جب مکہ سے (مدینہ کو) آتے ہوئے اور صبح ہونے سے گھڑی بھر پیشتر وہاں پہنچتے یا اخیری سحری کے وقت تو وہاں اتر پڑتے فجر کی نماز وہیں پڑھتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے درخت کے تلے اترتے جو رویثہ کے پاس ہے رستے کے داہنے طرف اور رستے کے سامنے کشادہ نرم ہموار جگہ میں یہاں تک کہ اس ٹیلے سے پار ہو جاتے جو رویثہ کے رستے سے دو میل کے قریب ہے اس درخت کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور بیچ میں سے دوہرا ہو کر جڑ پر کھڑا ہے اس کی جڑ میں بہت سارے ریتے کے ٹبے (ٹیلے) ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹبے کے کنارے پر نماز پڑھی جہاں سے پانی اترتا ہے عرج کے پیچھے ہضبہ کو جاتے ہوئے اس مسجد کے پاس دو تین قبریں ہیں ان قبروں پر تلے اوپر پتھر رکھے ہوئے ہیں رستے سے داہنی طرف ان بڑے پتھروں پاس جو رستے پر ہیں ان کے بیچ

الطَّرِيْقِ، بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلَمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ فِي مَسِيْلٍ دُوْنَ هَرْشِي، ذَلِكَ الْمَسِيْلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ قَرِيْبٌ مِنْ غَلْوَةٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيْقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيْلِ الَّذِيْ فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ تَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ تَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيْلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيْقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَيَبِيْتُ حَتَّى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ. وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ قُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْقُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

میں عبداللہ بن عمر دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد عرج سے چلتے پھر ظہر کی نماز اس مسجد میں پڑھتے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان بڑے درختوں کے پاس اترے جو رستہ سے بائیں طرف ہرشا کے نالے پر واقع ہیں یہ نالہ ہرشا کے کنارے سے مل گیا ہے اس میں اور رستے میں ایک تیر کی مار کا فاصلہ ہے اور عبداللہ بن عمرؓ اس بڑے درخت کی طرف نماز پڑھتے جو سب درختوں میں رستے سے زیادہ نزدیک ہے اور سب سے اونچا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس نالے میں اترا کرتے جو مرالظہران کے نشیب میں ہے (جس کو اب بطن مرو کہتے ہیں) مدینہ کے سامنے پڑتا ہے صفراوات سے اترتے وقت آپ اس نالے کے نشیب میں اترتے' رستے سے بائیں طرف مکہ کو جاتے ہوئے آپ جہاں اترا کرتے اس میں اور رستے میں ایک پتھر ہی کے مار کا فاصلہ ہوتا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ میں اترا کرتے (وہ ایک مقام کا نام ہے) اور رات کو صبح تک وہیں رہتے' صبح کی نماز پڑھ کر مکہ میں آتے اور ذی طویٰ میں آپ ایک سخت ٹیکری پر نماز پڑھتے یہ وہ جگہ نہیں ہے جہاں اب مسجد بن گئی ہے بلکہ اس سے نیچے اتر کر ایک سخت ٹیکری ہے اور عبداللہ بن عمرؓ نے نافع سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہاڑ کے دونوں کونوں کی طرف رخ کیا جو آپ کے اور لمبے پہاڑ کے بیچ میں تھا کعبے کی طرف تو عبداللہ نے اس مسجد کو جو وہاں بن گئی ہے اس مسجد کے بائیں طرف کیا جو ٹیکری کے کنارے پر واقع ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ اس سے نیچے ہے کالی ٹیکری پر ٹیکری سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کچھ کم زیادہ وہاں نماز پڑھے تو تیر ارخ پہاڑ کے دونوں کناروں کی طرف ہوگا یعنی اس پہاڑ کے جو تیرے اور کعبے کے بیچ میں پڑے گا۔

٣٣٠- باب سُتْرَةُ الإِمامِ سترةُ من خَلْفَه

٤٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَومَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلاَمَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ.

باب: امام کا سترہ مقتدیوں کو بھی کفایت کرتا ہے

۴۶۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں گبرو جوانی کے قریب تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) منا میں نماز پڑھا رہے تھے لیکن دیوار آپ کے سامنے نہ تھی میں تھوڑی صف کے سامنے سے نکل گیا پھر گدھی سے اترا اس کو چرنے چھوڑ دیا اور میں صف میں مل گیا (نماز پڑھنے لگا) کسی نے مجھ پر اعتراض نہ کیا۔

٤٦٨- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَومَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الأُمَرَاءُ.

۴۶۸- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آنحضرت ﷺ جب عید کے دن (نماز کے لیے) نکلتے تو اپنے خادم کو برچھا لے کر چلنے کا حکم دیتے وہ آپ کے سامنے گاڑا جاتا آپ اس طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے رہتے اور سفر میں بھی آپ ایسا ہی کرتے امیروں نے اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت کر لی ہے۔

٤٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ - الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ.

۴۶۹- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن جحیفہ سے انہوں نے اپنے باپ وہب بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے بطحا میں لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ کے سامنے گانسی گڑی تھی آپ نے (سفر کی وجہ سے) ظہر کی دو رکعات پڑھیں اور عصر کی دو رکعات آپ کے سامنے سے عورتیں گدھے نکل رہے تھے۔

٣٣١- بَابُ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ؟

٤٧٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ.

باب: نمازی اور سترے میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے

۴۷۰- ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے، وہ اپنے باپ ابوحازم سلمہ بن دینار سے وہ سہل بن سعد سے کہ آنحضرت ﷺ جہاں نماز پڑھا کرتے وہاں آپ سے اور دیوار سے اتنا فاصلہ رہتا کہ ایک بکری نکل جائے۔

٤٧١- حَدَّثَنَا الْمَكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوزُهَا.

۴۷۱- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہا مسجد نبوی کی دیوار میں منبر سے اتنا فاصلہ تھا کہ ایک بکری نکل جائے۔

٣٣٢- بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الْحَرْبَةِ

باب: برچھی کی طرف نماز پڑھنا

٤٧٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحِرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

۴۷۲- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برچھا گاڑا جاتا آپ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

٣٣٣- بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الْعَنَزَةِ

باب: گانسی دار لکڑی کی طرف نماز پڑھنا

٤٧٣- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ، وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمُرَّانِ مِنْ وَرَائِهَا.

۴۷۳- ہم سے آدم بن ابی لیاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عون بن ابی جحیفہ نے کہا میں نے اپنے باپ ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ دوپہر کو برآمد ہوئے ہم پر وضو کا پانی لایا گیا آپ نے وضو کیا اور ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی آپ کے سامنے ایک گانسی دار لکڑی تھی اور عورتیں اور گدھے اس کے پرے جا رہے تھے۔

٤٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَغُلاَمٌ وَمَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الإِدَاوَةَ.

۴۷۴- ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے بیان کیا کہا ہم سے شاذان بن عامر نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا آنحضرت ﷺ جب حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک اور لڑکا آپ کے پیچھے جاتے ہمارے پاس گانسی دار لکڑی یا لاٹھی یا برچھی اور پانی کی چھاگل ہوتی جب آپ حاجت سے فارغ ہوتے تو ہم چھاگل آپ کو دے دیتے۔

٣٣٤- بَابُ السُّتْرَةِ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا

باب: سترہ مکہ میں اور دوسرے مقاموں میں

٤٧٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْحَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَنَصَبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةً وَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ

۴۷۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ہم پر آنحضرت ﷺ دوپہر کو برآمد ہوئے اور بطحاء میں ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھائیں اور اپنے سامنے ایک برچھی کھڑی کی اور وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی (برکت کے لیے) اپنے بدن

النَّاسُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ.

پر ملنے لگے۔

٣٣٥- بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الأُسْطُوَانَةِ

باب: ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا

وَقَالَ عُمَرُ: الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا. وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَدْنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ: صَلِّ إِلَيْهَا.

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمازی لوگ ستون کے زیادہ حق دار ہیں بات چیت کرنے والوں سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھتے دیکھا تو اس کو پکڑ کر ایک ستون کے نزدیک کر دیا اور کہا وہاں نماز پڑھو۔

٤٧٦- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَ هَذِهِ الأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَهَا.

۴۷۶- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے کہا میں سلمہ بن اکوع (صحابی) کے ساتھ (مسجد نبوی میں) آتا وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا- ایک بار میں نے کہا ابو مسلم (یہ سلمہ کی کنیت ہے) میں تم کو دیکھتا ہوں اس ستون کے پاس قصد کر کے نماز پڑھتے ہو (اس کی کیا وجہ ہے) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ قصد کر کے اس کے سامنے نماز پڑھا کرتے تھے۔

٤٧٧- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ. وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ: حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۷۷- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے بڑے بڑے صحابہ کو دیکھا مغرب کی اذان کے وقت وہ ستونوں کی طرف لپکتے اور شعبہ نے اس حدیث میں عمرو بن عامر سے انہوں نے انس سے اتنا زیادہ کیا ہے حتیٰ کہ آنحضرت ﷺ حجرے سے برآمد ہوں۔

٣٣٦- بَابُ الصَّلاَةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

باب: دو ستونوں کے بیچ میں اگر اکیلا ہو تو نماز پڑھ سکتا ہے

٤٧٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلاَلٌ فَأَطَالَ، ثُمَّ خَرَجَ، وَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ، فَسَأَلْتُ بِلاَلاً: أَيْنَ صَلَّى؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ وَالْمُقَدَّمَيْنِ.

۴۷۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور (آپ کے ساتھ) اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ (کلید بردار) اور بلال تو آپ دیر تک اندر رہے پھر باہر نکلے اور میں سب لوگوں سے پہلے آپ کے پیچھے ہی وہاں آیا میں نے بلال سے پوچھا آپ نے کہاں نماز پڑھی انہوں نے کہا آگے کے جو ستون ہیں ان کے بیچ میں۔

٤٧٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

۴۷۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيهَا. فَسَأَلْتُ بِلَالاً حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلاَثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ. وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى. وَقَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ فَقَالَ : عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ.

مالک نے خبر دی، وہ نافع سے، وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کعبے کے اندر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی بھی تھے عثمان نے کعبے کا دروازہ آپ پر بند کر دیا آپ وہاں ٹھہرے رہے جب آپ باہر نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا آنحضرت ﷺ نے کعبے کے اندر کیا کیا انہوں نے کہا ایک ستون کو تو بائیں طرف اپنے کیا اور ایک کو داہنی طرف اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کی طرف اور ان دنوں میں خانہ کعبہ کے اندر چھ ستون تھے پھر آپ نے نماز پڑھی امام بخاری نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے کہا مجھ سے امام مالک نے یہ حدیث یوں بیان کی اور دو ستونوں کو اپنی داہنی طرف کیا۔

۳۳۷- بَابٌ

باب:

٤٨٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ، وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَذْرُعٍ صَلَّى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِهِ بِلاَلٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِيهِ. قَالَ: وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ إِنْ صَلَّى نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ.

۴۸۰- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ جب کعبے کے اندر جاتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور کعبہ کے دروازے کو پیٹھ پیچھے کرتے آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ وہ دیوار جو ان کے منہ کے سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب فاصلہ پر رہ جاتی وہاں نماز پڑھتے اور اس جگہ قصد کر کے نماز پڑھتے جہاں بلال نے ان سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے وہاں نماز پڑھی، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کچھ قباحت نہیں اگر ہم میں سے کوئی کعبے کے جس کونے میں چاہے نماز پڑھے۔

۳۳۸- بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

باب: اونٹنی اور اونٹ اور درخت اور پالان کی طرف نماز پڑھنا

٤٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا. قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى أُخْرَيَاتِهِ - أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ -

۴۸۱- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اپنی اونٹنی کو آڑا بٹھاتے پھر اس کی طرف نماز پڑھتے عبیداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جب اونٹ مست ہوتے تو آپ کیا کرتے انہوں نے کہا پالان لیتے اس کو سامنے سیدھا رکھتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف نماز پڑھتے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا کیا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ.

کرتے۔

٣٣٩- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيْرِ

باب: چارپائی پر یا چارپائی کی طرف نماز پڑھنا

٤٨٢- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْخَهُ، وَ أَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِيْ.

۴۸۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے، وہ منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا تم لوگوں نے ہم کو کتے گدھے کے برابر کر دیا میں نے اپنے تئیں دیکھا چارپائی پر لیٹی رہتی پھر آنحضرت ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے بیچ میں آجاتے (یا چارپائی کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں کر لیتے) پھر نماز پڑھتے مجھے آپ کے سامنے پڑا رہنا برا معلوم ہوتا تو میں پائنتی کی طرف سے کھسک کر لحاف سے باہر نکل جاتی۔

٣٤٠- بَابُ يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب: اگر کوئی نمازی کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اس کو روکے (آدمی ہو یا جانور)

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي التَّشَهُّدِ، وَفِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: إِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ.

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے التحیات پڑھتے وقت روکا اور کعبہ اللہ میں بھی اور کہا اگر وہ بے لڑے نہ مانے تو اس سے لڑے۔

٤٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيْدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيْدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيْدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ

۴۸۳- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبدالوارث نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو یونس بن عبید نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دوسری سند) اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے کہا ہم سے حمید بن ہلال عدوی نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان سمان نے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن لوگوں سے کچھ آڑ کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان (ولید) نے ان کے سامنے سے گزرنا چاہا۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا اس نے دیکھا تو اور کوئی راہ نہ پائی مگر انہی کے سامنے سے پھر نکلنا چاہا تو ابو سعید نے پہلے سے بھی زیادہ زور سے ایک گھونسا لگایا اس نے ابو سعید کو گالی دی اور پھر مروان پاس پہنچا، ابو سعید نے جو کیا تھا اس کی شکایت کی اور ابو سعید بھی اس کے پیچھے مروان پاس جا پہنچے۔ مروان نے کہا ابو سعید! تیرا تجھ میں اور

أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)).

تیرے بھتیجے میں کیا جھگڑا ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے جب کوئی لوگوں کی آڑ کر کے اس طرف نماز پڑھے پھر کوئی اس کے سامنے گزرنا چاہے (یعنی آڑ کے اندر) تو اس کو روکے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے۔

٣٤١- بَابُ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے سامنے سے گزر جانے کا گناہ

٤٨٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)). قَالَ أَبُو النَّضْرِ: لاَ أَدْرِي أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

۴۸۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد نے ان کو ابو جہیم عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ پاس بھیجا ان سے یہ پوچھنے کو کہ انہوں نے نمازی کے سامنے سے نکل جانے والے کے باب میں آنحضرت ﷺ سے کیا سنا ہے ابو جہیم نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر نمازی کے سامنے سے نکل جانے والا یہ جانتا ہو کہ اس کو کیا عذاب ہوگا تو چالیس تک اس کو کھڑا رہنا اس کے سامنے نکل جانے سے بہتر معلوم ہوتا ابوالنضر نے کہا مجھ کو یاد نہیں رہا کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

٣٤٢- بَابُ اسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي

باب: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی طرف منہ کر کے بیٹھے تو کیسا؟

وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي، وَإِنَّمَا هَذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ. فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهِ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا بَالَيْتُ، إِنَّ الرَّجُلَ لاَ يَقْطَعُ صَلاَةَ الرَّجُلِ.

اور حضرت عثمان نے اس کو مکروہ جانا کہ نمازی کے سامنے منہ کر کے بیٹھے امام بخاری نے کہا یہ کراہت جب ہے کہ نمازی کا دل ادھر لگ جائے اگر دل نہ لگے تو زید بن ثابت نے کہا مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں، اس لیے کہ مرد کی نماز کو مرد نہیں توڑتا۔

٤٨٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ - يَعْنِي ابْنَ صُبَيْحٍ - عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلاَةَ، فَقَالُوا: يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلاَبًا، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۴۸۵- ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے، وہ سلیمان اعمش سے، وہ مسلم بن صبیح سے، وہ مسروق سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے سامنے ان چیزوں کا ذکر ہوا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لوگوں نے کہا کتے اور گدھے اور عورت کے سامنے آنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے انہوں نے کہا تم نے ہم کو کتا بنایا میں نے تو دیکھا آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں آپ کے اور

يُصَلِّي وَإِنِّي لَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ، فَتَكُونُ لِي الْحَاجَةُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلاَلاً. وَعَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ.

قبلے کے بیچ میں چارپائی پر پڑی رہتی' پھر مجھے کچھ کام ہوتا تو میں آپ کے سامنے منہ کرنا برا جانتی' میں (پائنتی سے) آہستہ کھسک جاتی- اس حدیث کو اعمش نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بھی ایسا ہی روایت کیا-

٣٤٣- بَابُ الصَّلاَةِ خَلْفَ النَّائِمِ

باب: سوتے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا

٤٨٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

۴۸۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے' وہ اپنے باپ سے' وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں (آپ کے سامنے) بچھونے پر آڑی سوتی ہوتی' جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھ کو جگا دیتے میں وتر پڑھ لیتی-

٣٤٤- بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے پیچھے نفل نماز پڑھنا

٤٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرِجْلاَيَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.

۴۸۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' وہ ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے' وہ ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہ سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے سامنے سوتی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلے میں ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو ہاتھ سے مجھ کو چھو دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی ان دنوں گھروں میں چراغ بھی نہ تھے-

٣٤٥- بَابُ مَنْ قَالَ: لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ

باب: اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے نماز کوئی چیز نہیں توڑتی

٤٨٨- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ ح. قَالَ الأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ: ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلاَةَ - الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ - فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلاَبِ، وَاللهِ

۴۸۸- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (دوسری سند) اعمش نے کہا مجھ سے مسلم بن صبیح نے مسروق سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ان کے سامنے یہ ذکر آیا کہ نماز کتے یا گدھے یا عورت کے سامنے آنے سے ٹوٹ جاتی ہے انہوں نے کہا تم نے ہم کو گدھوں اور کتوں کی طرح سمجھا خدا کی قسم میں نے تو دیکھا آنحضرت

لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً، فَتَبْدُو لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہتے اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلے کے درمیان میں لیٹی رہتی پھر مجھے کوئی کام ہوتا تو میں (آپ کے سامنے) بیٹھ کر آپ کو تکلیف دینا برا جانتی تو چارپائی کی پائنتی سے میں کھسک کر نکل جاتی۔

٤٨٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمَّهُ عَنِ الصَّلَاةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ: لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ. أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَإِنِّي لِمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ.

۴۸۹- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) نے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب زہری سے پوچھا کیا نماز کو کوئی چیز توڑتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں کوئی چیز نماز نہیں توڑتی مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے اور (تہجد کی) نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلے کے بیچ میں اپنے گھر کے بچھونے پر آڑی پڑی رہتی۔

٣٤٦- بَابُ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھتے میں چھوٹے بچے کو اپنی گردن پر بٹھا لینا (جائز ہے)

٤٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

۴۹۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ (حارث بن ربعی) انصاری صحابی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امامہ اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جو حضرت زینب آپ کی صاحبزادی اور ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس (آپ کے داماد) کی بیٹی تھیں جب آپ سجدہ کرتے تو ان کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے ان کو اٹھا لیتے۔

٣٤٧- بَابُ إِذَا صَلَّى إِلَى فِرَاشٍ فِيهِ حَائِضٌ

باب: ایسے بچھونے کی طرف نماز پڑھنا جس پر کوئی حیض والی عورت پڑی ہو

٤٩١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ

۴۹۱- ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو اسحاق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے انہوں نے کہا میری خالہ ام المومنین میمونہؓ بنت حارث نے بیان کیا کہ میرا بچھونا

قَالَتْ : كَانَ فِرَاشِي حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَأَنَا عَلَى فِرَاشِي.

آنحضرت ﷺ کی جائے نماز کے بازو رہتا کبھی ایسا ہوتا کہ (نماز پڑھتے میں) آپ کا کپڑا میرے بدن پر پڑ جاتا میں اپنے بچھونے پر رہتی۔

٤٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ هَا بن الْهَاد قَالَ: سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ تَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ نَائِمَةٌ، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي ثَوْبُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۴۹۲- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابواسحاق سلیمان بن فیروز شیبانی نے کہا ہم سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے انہوں نے کہا میں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے سنا آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے رہتے میں آپ کے پہلو میں سوتی رہتی جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا اور میں حیض سے ہوتی۔

٣٤٨- بَابُ هَلْ يَغْمِزُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ السُّجُودِ لِكَيْ يَسْجُدَ

باب: کیا مرد سجدہ کرتے وقت اپنی عورت کا بدن چھو سکتا ہے سجدہ کے لیے؟

٤٩٣- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا.

۴۹۳- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے لوگوں سے کہا تم نے بہت برا کیا جو ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا میں نے تو خود اپنے تئیں دیکھا میں آنحضرت ﷺ اور قبلے کے بیچ میں لیٹی رہتی اور آپ نماز پڑھتے رہتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو میرے پاؤں چھو دیتے میں ان کو سمیٹ لیتی۔

٣٤٩- بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الأَذَى

باب: عورت اگر نمازی کے بدن پر سے کچھ پلیدی وغیرہ پھینک دے تو نماز نہیں ٹوٹتی

٤٩٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرْمَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى هَذَا الْمُرَائِي؟ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلاَنٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلاَهَا فَيَجِيءُ بِهِ، ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ؟ فَانْبَعَثَ

۴۹۴- ہم سے احمد بن اسحاق سرماری نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ) سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت ﷺ کعبے کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کے کافر اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک کافر ان میں سے بولا (ابوجہل ملعون) ہم اس ریاکار کو نہیں دیکھتے (بھائی) تم میں کوئی ایسا ہے جو فلاں لوگوں کی کاٹی ہوئی اونٹنی پاس جائے اس کا گوبر 'خون' بچہ دان' اٹھا لائے پھر اس کو دیکھتا رہے جب یہ سجدہ کرے تو اس کے مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دے یہ سن کر ان میں کا بڑا بدبخت (عقبہ

أَشْقَاهُمْ، فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ! وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا. فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ. فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ - فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى، وَثَبَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ، وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ. فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ، اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)). ثُمَّ سَمَّى: ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ)) قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَوَ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ، ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيبِ لَعْنَةً)).

بن ابی معیط ملعون) کھڑا ہوا (اور یہ سب چیزیں لے کر آیا) جب آپ سجدہ میں گئے تو وہ سب (نجاست) آپ کے مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دی آپ تو برابر سجدے ہی میں پڑے رہے (سر نہیں اٹھایا) وہ ٹھٹھے مارنے لگے مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر جھکے جاتے تھے ایک جاننے والا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا- وہ چھوٹی لڑکی تھیں یہ سن کر بھاگتی آئیں اس وقت تک آپ سجدے ہی میں پڑے رہے انہوں نے وہ سب آپ کی پیٹھ سے اٹھا کر پھینک دیا اور کافروں کی طرف متوجہ ہوئیں ان کو برا کہنے لگیں' خیر آنحضرت ﷺ جب نماز پڑھ چکے تو دعا کرنے لگے یا اللہ تو قریش سے سمجھ لے یا اللہ! تو قریش سے سمجھ لے یا اللہ! تو قریش سے سمجھ لے اس کے بعد آپ نے نام بنام یوں دعا کی یا اللہ! عمر بن ہشام ابو جہل سے اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید (ان سب مردودوں) سے سمجھ لے عبداللہ ابن مسعود نے کہا قسم خدا کی میں نے بدر کے دن ان کی مردہ لاشوں کو دیکھا ہے جو پھر بدر کے کنویں میں کھینچ کر ڈال دی گئیں بعد اس کے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ان کنویں والوں پر لعنت بھی پیچھے سے اتاری گئی-

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّالِثُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

دوسرا پارہ تمام ہوا اب اللہ چاہے تو تیسرا پارہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا پارہ

كِتَابُ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ

٣٥٠- بَابُ مَوَاقِيْتُ الصَّلَاةِ وَفَضْلُهَا وَقَوْله :

﴿ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴾ [النساء ، وَقْتُهُ عَلَيْهِمْ .

٤٩٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ؟ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ نَزَلَ فَصَلَّى؟، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتَ. فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ: اعْلَمْ مَا تُحَدِّثُ بِهِ، أَوَ إِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقْتَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: كَذَلِكَ كَانَ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

کتاب نماز کے وقتوں کی

باب نماز کے وقت اور ان کی فضیلت کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا' مسلمانوں پر ہر نماز موقوت فرض کی گئی ہے یعنی اس کا وقت ان کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے۔

۴۹۵- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے امام مالک کو پڑھ کر سنایا انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن (عصر کی نماز میں) دیر کی اتنی کہ مستحب وقت گزر گیا تو عروہ بن زبیر ان کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک دن عراق کے ملک میں نماز میں دیر کی تو ابو مسعود انصاری (صحابی) عقبہ بن عمرو ان کے پاس گئے اور کہنے لگے مغیرہ یہ تم کیا کرتے ہو' تم کو معلوم نہیں کہ (معراج کی صبح کو) حضرت جبرئیلؑ نماز سکھلانے کے لیے) اترے' انہوں نے نماز پڑھی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی' آنحضرت ﷺ نے بھی پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھی۔ پھر جبریلؑ نے کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا (یعنی ان وقتوں میں نماز پڑھنے کا) عمر بن عبدالعزیز نے عروہ سے کہا ذرا سمجھ لو تم حدیث بیان کرتے ہو' جبریلؑ نے آنحضرت ﷺ کے لیے نماز کے وقت مقرر کیے۔ عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود اپنے باپ سے ایسے ہی روایت کرتے تھے۔ عروہ نے

قَالَ عُرْوَةُ: لَقَدْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

کہا(خیر اس کو جانے دو) مجھ سے حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے' جب دھوپ ان کے حجرے میں رہتی' اوپر نہ چڑھتی۔

۳۵۱- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ:

باب: اللہ تعالیٰ کا(سورۂ روم میں) یہ فرمانا'

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

خدا کی طرف رجوع ہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو ٹھیک کرتے رہو اور مشرک نہ بنو۔

٤٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ - هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ - عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا. فَقَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللهِ - ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ - شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ. وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُقَيَّرِ، وَالنَّقِيرِ)).

۴۹۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عباد بن عباد بصری نے انہوں نے ابوجمرہ(نصر بن عمران) سے' انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے' انہوں نے کہا عبدالقیس (قبیلے) کے لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے' اور کہنے لگے- ہم ربیعہ (قبیلے) کی ایک شاخ ہیں اور ہم آپ تک فقط ادب کے مہینے (رجب) میں پہنچ سکتے ہیں تو ہم کو ایک ایسی بات بتلایئے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (اپنے ملک میں) ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں' آپؐ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں- جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں اللہ پر ایمان لانا پھر کھول کر ان سے بیان کیا یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں' اور نماز درستی سے ادا کرنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ کافروں سے لوٹ میں کماؤ اس کا پانچواں حصہ میرے پاس داخل کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی مرتبان سے اور روغنی برتن اور کریدے ہوئے لکڑی کے برتن سے۔

۳۵۲- بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کو درستی سے پڑھنے پر بیعت لینا

٤٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۴۹۷- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے نماز ٹھیک کرنے پر اور زکوۃ دینے پر' اور ہر مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۳۵۳- بَابٌ: الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

باب: نماز گناہوں کا اتارہے

٤٩٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۹۸- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَهُ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ! أَوْ عَلَيْهَا - لَجَرِيءٌ. قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَبَابًا مُغْلَقًا. قَالَ أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ. قَالَ: إِذَنْ لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ. إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ.

قطان نے انہوں نے سلیمان بن مہران اعمش سے' انہوں نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا- کہا میں نے حذیفہ بن یمان سے سنا انہوں نے کہا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا تم میں سے کس کو فتنوں کے باب میں آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا وہ یاد ہے میں نے کہا مجھ کو جیسا آپؐ نے فرمایا ویسا ہی یاد ہے' انہوں نے کہا تم تو آنحضرت پر یا بات کرنے پر دلیر ہو' میں نے کہا بات یہ ہے کہ آدمی کو جو فتنہ اس کے گھر یا مال اولاد یا ہمسایوں سے پہنچتا ہے' وہ تو نماز روزے صدقے' اچھی بات کا حکم کرنے' بری بات کے منع کرنے سے اتر جاتا ہے حضرت عمر نے کہا میں اس فتنے کو نہیں پوچھتا میں تو یہ فتنہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا' میں نے کہا اس سے تمہیں کیا ڈر' اے امیر المومنین! تمہارے اور اس فتنے کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے کہا بتاؤ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا میں نے کہا توڑا جائے گا' انہوں نے کہا پھر تو کبھی بند ہی نہ ہو گا شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حذیفہ سے پوچھا کیا عمر اس دروازے کو پہچانتے تھے انہوں نے کہا بے شک جیسے اس کا یقین تھا کہ آج کی رات کل دن سے قریب ہے میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی جو اٹکل پچو بات نہ تھی شقیق نے کہا ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے کو ڈرے کہ دروازہ سے کیا مراد ہے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھا حذیفہ نے کہا دروازہ خود عمر ہیں-

٤٩٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِيَ هَذَا؟ قَالَ: ((لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ)).

۴۹۹- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان عبدالرحمٰن بن مل نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے اپنا قصور بیان کیا (نادم ہوا) اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ہود کی) یہ آیت اتاری اور اے پیغمبر! دن کے دونوں کناروں (صبح اور شام) اور رات کے وقتوں میں نماز پڑھا کر بے شک نیکیاں برائیوں کو میٹ دیتی ہیں وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص میرے لیے ہے آپؐ نے فرمایا میری ساری امت کے لیے-

٣٥٤- بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ لِوَقْتِهَا

باب: نماز کو وقت پر پڑھنے کی فضیلت

٥٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ

۵۰۰- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے

الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ - وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ : ((الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا)). قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)). قَالَ: ثُمَّ أَيُّ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ)). قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

شعبہ نے کہا ہم سے ولید بن عیزار کوفی نے انہوں نے کہا میں نے ابو عمرو بن ایاس شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے اس گھر والے نے بیان کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا گھر بتلایا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپؐ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا میں نے پوچھا پھر کون سا کام فرمایا پھر ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کون سا کام' فرمایا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ابن مسعود نے کہا آنحضرت نے یہ تین باتیں بیان کیں - اگر میں اور پوچھتا تو آپؐ اور زیادہ بیان فرماتے -

۳۵۵- بَابٌ: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ للخطايا إذا صلاهن لوقتهن في الجماعة و غيرها

باب: پانچوں نمازیں جب کوئی ان کو جماعت سے یا اکیلے اپنے وقت پر پڑھے تو وہ گناہوں کا اتار ہو جائیں گی

۵۰۱- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟)) قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: ((فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا)).

۵۰۱- ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے' ان دونوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے' انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے' انہوں نے ابوہریرہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے بھلا بتاؤ تو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر روز پانچ بار اس میں نہایا کرے' تم کیا سمجھتے ہو یہ پانچ بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رکھے گا - لوگوں نے کہا نہیں ذرا بھی میل نہیں رکھنے کا - آپؐ نے فرمایا پس یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے - اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہ میٹ دے گا -

۳۵۶- بَابُ فِيْ تَضْيِيْعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا

باب: نماز کو برباد کرنا یعنی بے وقت پڑھنا

۵۰۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قِيْلَ الصَّلَاةُ قَالَ أَلَيْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيْهَا

۵۰۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل بتوذکی نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان بن جریر سے' انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں تو آنحضرت ﷺ کے وقت کی اب کوئی بات نہیں دیکھتا' لوگوں نے کہا نماز تو ہے انہوں نے کہا نماز میں بھی جو تم نے کر رکھا ہے وہ کر رکھا ہے -

۵۰۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُوعُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخِيْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدَمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ لَهُ مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقَالَ: لاَ أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلاَّ هَذِهِ الصَّلاَةَ، وَهَذِهِ الصَّلاَةُ قَدْ ضُيِّعَتْ. وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ.

۵۰۳- ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن واصل ابو عبیدہ حداد (لوہار) نے انہوں نے عثمان بن ابی رواد سے عبدالعزیز بن ابی رواد کے بھائی ہیں انہوں نے کہا میں نے زہری سے سنا' وہ کہتے تھے' میں دمشق میں (جو ایک شہر ہے شام میں) انس بن مالک پاس گیا وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا کیوں (خیر تو ہے) کیوں روتے ہو' انہوں نے کہا میں نے جو چیزیں (آنحضرت کے عہد میں) دیکھیں ان میں سے اب کوئی چیز نہیں پاتا مگر نماز وہ نماز بھی برباد ہو گئی — اس حدیث کو بکر بن خلف نے بھی روایت کیا کہا ہم سے محمد بن بکر برسانی نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن ابی رواد نے بیان کیا یہی حدیث نقل کی —

۳۵۷- بَابُ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

باب نمازی (گویا) اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے

۵۰۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلاَ يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)).

۵۰۴- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے مالک سے سرگوشی کرتا ہے — اس کو چاہیے داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے تلے تھوک لے —

۵۰۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَزَقَ فَلاَ يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلاَ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ لاَ يَتْفُلُ قُدَّامَهُ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لاَيَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لاَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ وَ تَحْتَ قَدَمِهِ وَ قَالَ حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لاَ يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَ لاَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ

۵۰۵- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے' کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا سجدہ سیدھی طرح پر کرو — اور کوئی تم میں سے کتے کی طرح اپنی دونوں باہیں (زمین پر) نہ بچھائے اور جب تھوکنا چاہے تو اپنے سامنے اور داہنے طرف نہ تھوکے کیونکہ وہ (نماز میں) اپنے مالک سے سرگوشی کر رہا ہے' سعید نے جو قتادہ سے روایت کی اس میں یوں ہے کہ اپنے آگے یا اپنے سامنے نہ تھوکے' البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے — اور شعبہ نے اپنی روایت میں یوں کہا سامنے نہ تھوکے نہ داہنی طرف البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوک سکتا ہے اور حمید نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' اس میں یوں ہے کہ قبلے کی طرف نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی طرف البتہ بائیں طرف پاؤں کے تلے

قَدِمِهِ)).

تھوک سکتا ہے۔

۳۵۸- بَابُ الإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب: سخت گرمی میں ظہر کی نماز ذرا ٹھنڈے وقت پڑھنا

۵۰۶- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ: حَدَّثَنَا الأَعْرَجُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)).

۵۰۶- ہم سے ایوب بن سلیمان مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر عبدالحمید بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے کہ صالح بن کیسان نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور نافع نے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو اس لیے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔

۵۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فَقَالَ: ((أَبْرِدْ أَبْرِدْ)) - أَوْ قَالَ: ((انْتَظِرِ انْتَظِرْ)) - وَقَالَ: ((شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ)). حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ.

۵۰۷- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے ابوالحسن المہاجر سے انہوں نے زید بن وہب ہمدانی سے سنا انہوں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے مؤذن (بلال) اذان دینے لگے آپؐ نے فرمایا (ذرا) ٹھنڈا ہونے دے یا یوں فرمایا ٹھہر جا ٹھہر جا اور فرمایا کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی کی سختی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ہم نے دیکھا۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). ((وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ، وَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ)).

۵۰۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم کو زہری کی یہ حدیث یاد ہے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی وہ ابوہریرہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب سخت گرمی ہو تو نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔ اور ہوا یہ کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کہنے لگی مالک میرے! (ایسی سخت گرمی ہے کہ) میں اپنے آپ کو کھا رہی ہوں۔ اس وقت اس کو دو سانسیں لینے کی پروردگار نے اجازت دی ایک جاڑے میں اور ایک گرمی میں یہی سبب ہے کہ گرمی کے موسم میں سخت گرمی تم کو لگتی ہے اور جاڑے میں سخت سردی۔

۵۰۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

۵۰۹- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے

أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ)). تَابَعَهُ سُفْيَانُ وَيَحْيَى وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الأَعْمَشِ.

باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح ذکوان نے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کرو اس لیے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے- حفص کے ساتھ اس حدیث کو سفیان ثوری اور یحییٰ قطان اور ابو عوانہ نے بھی اعمش سے روایت کیا-

۳۵۹- بَابُ الإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنا

۵۱۰- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلَى لِبَنِي تَيْمِ اللهِ قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْرِدْ)) ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: ((أَبْرِدْ)) حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ)) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : تَتَفَيَّأُ تَتَمَيَّلُ.

۵۱۰- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے مہاجر ابوالحسن نے جو بنی تیم اللہ (قبیلے) کے غلام تھے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب جہنی سے سنا انہوں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو مؤذن نے ظہر کی اذان دینا چاہی' آنحضرت ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے پھر اس نے اذان دینا چاہی' آنحضرت ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا- پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے تو جب سخت گرمی ہو نماز کو ٹھنڈا کرو اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تتفیأ ظلالہ کی تفسیر میں کہا (جو سورۂ نحل میں ہے) یعنی جھکتے ہیں-

۳۶۰- بَابُ وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے پر ہے

وَقَالَ جَابِرٌ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' آنحضرت ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے دوپہر کی گرمی میں-

۵۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيْهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا)). فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ، وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ:

۵۱۱- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی' پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا' فرمایا اس میں بڑی بڑی باتیں ہوں گی- پھر فرمایا جس کو کوئی بات (مجھ سے) پوچھنا ہو وہ پوچھ لے جب تک میں اس جگہ میں ہوں تم جو بات مجھ سے پوچھو گے میں بتلاؤں گا یہ سن کر لوگ (خوف کے مارے) بہت رونے لگے' اور آپ بار بار یہی فرماتے جاتے تھے پوچھو پوچھو تو عبداللہ بن حذافہ سہمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے

((سَلُونِي)). فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي ؟ قَالَ: ((أَبُوكَ حُذَافَةُ)) ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: ((سَلُونِي)). فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا. فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ : ((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هَذَا الْحَائِطِ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

آپؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا پھر آپؐ بار بار یہی فرمانے لگے پوچھو پوچھو آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ادب سے) دوزانو ہو بیٹھے اور عرض کرنے لگے ہم اللہ جل جلالہ کے مالک ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد کے پیغمبر ہونے سے راضی ہیں- اس وقت آپؐ چپ ہوئے' پھر آپؐ نے فرمایا ابھی بہشت دوزخ میرے سامنے اس دیوار کے کونے میں پیش کی گئیں- میں نے نہ ایسی کوئی عمدہ چیز دیکھی' (جیسے بہشت تھی) نہ ایسی کوئی بری چیز دیکھی (جیسے دوزخ تھی)

۵۱۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ. وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ. وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ. - ثُمَّ قَالَ - إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ. وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ : ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ : أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ.

۵۱۲- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے ابوبرزہ (فضلہ بن عبید سے) کہ آنحضرت ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے جب ہم میں کوئی شخص (نماز کے بعد) اپنے پاس والے کو پہچان لیتا' اور آپؐ اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے- اور ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا- اور عصر اس وقت کہ ہم میں سے کوئی عصر پڑھ کر شہر کے پرلے حصے میں (اپنے گھر کو) لوٹ جاتا اور سورج تیز رہتا- ابوالمنہال نے کہا میں بھول گیا ابوبرزہ نے مغرب کے باب میں کیا کہا اور آپ عشاء کی نماز میں تہائی رات تک دیر کرنے کی پرواہ نہیں کرتے تھے پھر ابوالمنہال نے یوں کہا آدھی رات تک اور معاذ بن معاذ بصری نے کہا شعبہ نے کہا پھر میں ابوالمنہال سے ایک بار ملا تو یوں کہنے لگا یا تہائی رات تک-

۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - ابْنُ مُقَاتِلٍ - قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالظَّهَائِرِ عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ.

۵۱۳- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے کہا ہم کو خالد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے غالب قطان نے بیان کیا انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم جب آنحضرت کے پیچھے (ظہر کی نماز) دوپہر دن کو پڑھا کرتے تو گرمی سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے-

۳۶۱- بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

باب: ظہر میں اتنی دیر کرنا کہ عصر کا وقت قریب آن پہنچے

۵۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ

۵۱۴- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے' انہوں نے عبداللہ

جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَقَالَ أَيُّوبُ: لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ؟ قَالَ : عَسَى.

بن عباس سے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں رہ کر (یعنی سفر نہ تھا) سات رکعتیں مغرب اور عشاء کی اور آٹھ رکعتیں ظہر اور عصر کی (ملا کر) پڑھیں' ایوب سختیانی نے جابر بن زید سے کہا شاید بارش کی رات میں ایسا کیا ہوگا انہوں نے کہا شاید۔

٣٦٢- بَابُ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب عصر کا وقت

٥١٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا.

۵۱۵- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض لیثی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے' حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی اوپر نہ چڑھتی۔

٥١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا.

۵۱۶- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے' وہ ابن شہاب سے' وہ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب دھوپ ان کے حجرے میں تھی سایہ وہاں نہیں پھیلا تھا۔

٥١٧- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي، وَ لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ: وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ.

۵۱۷- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ میرے حجرے میں رہتی اور ابھی سایہ نہ پھیلا ہوتا امام بخاری نے کہا امام مالک اور یحییٰ بن سعید انصاری اور شعیب بن ابی حمزہ' اور ابن ابی حفصہ محمد بن میسرہ نے اپنی روایتوں میں یوں کہا ہے' ابھی دھوپ اوپر نہ چڑھی ہوتی۔

٥١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ - الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى - حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ. وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ. وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ

۵۱۸- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو عوف نے خبر دی' انہوں نے یسار بن سلامہ سے انہوں نے کہا میں اور میرا باپ دونوں مل کر ابو برزہ اسلمی صحابی پاس گئے میرے باپ نے ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کن وقتوں میں پڑھتے تھے۔ ابو برزہ نے کہا ظہر کی نماز جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو' اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھلتا اور عصر کی نماز پڑھتے' پھر اس کے بعد ہم میں سے کوئی اپنے گھر کو جو مدینہ کے اخیر میں ہوتا جا پہنچا اور سورج تیز رہتا سیار نے کہا مجھ کو یاد نہیں ابو برزہ نے مغرب کے باب میں کیا کہا' ابو برزہ نے کہا اور آنحضرت عشاء کی نماز میں جس کو تم عتمہ کہتے ہو' دیر کرنا پسند کرتے تھے اور اس سے

مِنَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

پہلے سو جانا ناپسند کرتے اسی طرح اس کے بعد باتیں کرنا اور آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھ چکتے جب آدمی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا (اتنی روشنی ہوتی) اور اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے۔

۵۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

۵۱۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے' وہ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے' وہ انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم (آنحضرت کے ساتھ) عصر کی نماز پڑھ لیتے۔ پھر کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں (جو قبا میں تھا مدینہ سے کوس بھر) جاتا ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلاَةُ الَّتِي صَلَّيْتَ؟ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ.

۵۲۰- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابوبکر سہل بن عثمان بن سہل بن حنیف نے کہا' میں نے ابوامامہ (اسعد بن سہل) سے سنا وہ کہتے تھے ہم نے عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی' پھر ہم نکل کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے دیکھا تو عصر پڑھ رہے ہیں۔ میں نے کہا چچا یہ کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی؟ انہوں نے کہا عصر کی اور آنحضرت ﷺ کی یہی نماز تھی جس کو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ مِنَّا إِلَى قُبَاءٍ فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

۵۲۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم میں سے کوئی جانے والا قبا تک (جو مدینہ سے ایک کوس ہے) جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ.

۵۲۲- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ سورج بلند اور تیز رہتا پھر کوئی جانے والا عوالی کو جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔ زہری نے کہا بعضے عوالی مدینہ سے چار میل پر یا کچھ ایسے ہی واقع ہیں۔

۳۶۳- بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

باب عصر کی نماز قضا ہو جانے کا گناہ

۵۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ)).
قَالَ أَبُو عَبْدَ اللهِ : يَتِرَكُمْ وَتَرْتُ الرَّجُلَ قَتَلْتَ لَهُ قَتِيلاً أَوْ أَخَذْتَ مَالَهُ.

۵۲۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز قضا ہو گئی گویا اس کا گھر بار' مال اسباب لٹ گیا- امام بخاری نے کہا (سورہ محمد میں) جو تیر کم کا لفظ آیا ہے وہ وتر سے نکالا گیا ہے وتر کہتے ہیں کسی شخص کا کوئی آدمی مار ڈالنا یا اس کا مال چھین لینا-

۳۶۳- بَابُ إِثْمِ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

باب: عصر کی نماز چھوڑ دینے کا گناہ

۵۲۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِصَلاَةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ صَلاَةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)).

۵۲۴- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عبداللہ دستوائی نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی' انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے ابوالملیح عامر بن اسامہ ہذلی سے انہوں نے کہا ہم جہاد میں بریدہ بن حصیب صحابی کے ساتھ تھے اس دن ابر تھا تو انہوں نے کہا عصر کی نماز جلدی پڑھو کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز چھوڑ دے گا اس کا عمل اکارت ہو گیا-

۳۶۵- بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کی فضیلت

۵۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لاَ تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا)).
ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾. قَالَ إِسْمَاعِيلُ: افْعَلُوا، لاَ تَفُوتَنَّكُمْ.

۵۲۵- ہم سے عبداللہ بن زید حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے' وہ قیس بن ابی حازم سے' وہ جریر بن عبداللہ بجلی سے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس (بیٹھے) تھے اتنے میں رات کو آپؐ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا تم اپنے مالک کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اس کو دیکھنے میں تم کو کوئی ارچن (زحمت) نہ ہو گی پھر اگر تم سے ہو سکے کہ سورج نکلنے سے پہلے جو نماز (فجر) ہے اور سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز (عصر) ہے ان کو چھوڑ کر کسی کام میں نہ پھنس جاؤ تو کرو پھر آپؐ نے (سورۂ طٰہٰ کی) یہ آیت پڑھی (اے پیغمبر)! اپنے مالک کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کرتا رہ سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اسماعیل نے کہا تو کرو سے یہ مطلب ہے کہ نماز قضا نہ ہونے دے-

۵۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ

۵۲۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے انہوں نے عبدالرحمان بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رات اور دن دونوں کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں

بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ- وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ -: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ)).

اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر جو فرشتے رات کو تم میں رہے تھے وہ (آسمان) پر چڑھ جاتے ہیں پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کو خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ کہتے ہیں ہم نے ان کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۶۶- بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

باب: جو شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت بھی پالے تو اس کی نماز ادا ہو گئی

۵۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ)).

۵۲۷- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز پوری کر لے (اس کی نماز ادا ہوئی نہ قضا) اور جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے وہ بھی اپنی نماز پوری کر لے۔

۵۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا، فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا. ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ. فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا. قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ: وَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ)).

۵۲۸- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم ابن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارا دنیا میں رہنا اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ کے) مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک توراۃ والوں نے جن کو توراۃ دی گئی (صبح سے) مزدوری کرنا شروع کی جب دوپہر دن گزرا تو تھک گئے (کام پورا نہ کر سکے) ان کو ایک ایک قیراط ملا پھر انجیل والوں کو انجیل ملی انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر تھک گئے ان کو بھی ایک ایک قیراط دیا گیا- پھر ہم مسلمانوں کو قرآن ملا ہم نے سورج ڈوبے تک کام کیا (اور کام پورا کر دیا) ہم کو دو قیراط مزدوری کے ملے- اب توراۃ اور انجیل والے کہنے لگے پروردگار تو نے ان مسلمانوں کو دو دو قیراط دیئے اور ہم کو ایک ایک ہی قیراط دیا- حالانکہ ہم نے ان سے زیادہ کام کیا ہے- اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری کچھ دبالی انہوں نے کہا نہیں اللہ نے فرمایا پھر میری عنایت (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے) میں جس پر چاہوں کروں-

۵۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلاً إِلَى اللَّيْلِ، فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِيْنَ فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمْ الَّذِي شَرَطْتُ. فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا. فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيْقَتَيْنِ)).

۵۲۹- ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے' انہوں نے ابو بردہ عامر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا مسلمانوں اور یہود اور نصاریٰ کی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے ایک کام کے لیے چند لوگوں کو مزدوری پر رکھا کہ رات تک کام کریں تو انہوں نے دوپہر دن تک کام کیا پھر کہنے لگے ہم تیری مزدوری سے در گزرے آخر اس نے دوسرے مزدور بلائے اور ان سے کہا جتنا دن باقی ہے تم اس کو پورا کرو اور جو مزدوری میں نے ٹھہرائی ہے وہ لے لو جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے جتنا کام ہم نے کیا وہ پھکٹ (مفت) تیرا ہوا آخر اس نے تیسرے مزدور بلائے انہوں نے جو دن باقی رہا تھا اس میں سورج ڈوبے تک مزدوری کی اور اگلے دونوں گروہوں کی پوری مزدوری انہوں نے لے لی۔

۳۶۷- بَابُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے وقت کا بیان

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَجْمَعُ الْمَرِيْضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا بیمار آدمی مغرب اور عشاء ملا کر پڑھ سکتا ہے۔

۵۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُو النَّجَاشِيِّ إِسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

۵۳۰- ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے ابو النجاشی نے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے' ان کا نام عطاء بن صہیب تھا انہوں نے کہا میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم مغرب کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھتے تھے' پھر نماز پڑھ کر ہم میں سے کوئی (مسجد سے) لوٹ جاتا اور (تیر اندازی کرتا) تیر جہاں گرتا اس مقام کو دیکھتا (اتنی روشنی ہوتی)

۵۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَدِمَ الْحُجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا: إِذَا رَآهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإِذَا

۵۳۱- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے' انہوں نے سعد بن ابراہیم سے وہ محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے' انہوں نے کہا جب حجاج (مدینہ کا حاکم بن کر) آیا (نماز میں دیر کرنے لگا) تو ہم نے جابر سے (نماز کے وقت) پوچھے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو (ٹھیک گرمی میں) پڑھا کرتے اور عصر کی جب سورج صاف تیز رہتا اور مغرب کی جب سورج ڈوبتا اور عشاء کی کبھی سویر کبھی اوپر آپ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو عشاء کو سویرے پڑھ لیتے اور جب دیکھتے کہ انہوں نے دیر

رَآهُمْ أَبْطَاوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ - كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ- يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

کی تو آپؐ بھی دیر کرتے- اور صبح کی نماز صحابہ یا آنحضرت ﷺ اندھیرے میں پڑھا کرتے-

۵۳۲- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

۵۳۲- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج پردے میں چھپ جاتا-

۵۳۳- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا، وَثَمَانِيًا جَمِيعًا.

۵۳۳- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے کہا میں نے جابر بن زید سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (مغرب اور عشاء کی) سات رکعتیں اور (ظہر عصر کی) آٹھ رکعتیں ملا کر پڑھیں-

۵۳۸- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

باب: مغرب کو عشا کہنا مکروہ ہے

۵۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ - هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ، قَالَ: وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ)).

۵۳۴- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے حسین بن ذکوان سے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا کہا مجھ سے حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ ہونے دو کہ گنوار (دیہاتی) لوگ تمہارے مغرب کی نماز کا کچھ اور نام رکھ دیں' عبداللہ بن مغفل نے کہا گنوار لوگ مغرب کو عشاء کہا کرتے-

۳۶۹- بَابُ ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ، وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا

باب عشاء کی نماز کہو یا عتمہ کی

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ)). وَقَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالِاخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ﴾. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: ((كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ

جس نے دونوں کہنا جائز رکھا ہے اس کی دلیل' اور ابوہریرہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا' منافقوں پر دو نمازیں بہت بھاری ہیں عشاء اور فجر کی اور آنحضرت نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو عتمہ اور فجر کی نماز میں ثواب ہے- امام بخاری نے کہا بہتر یہ ہے کہ عشاء کی نماز کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور میں فرمایا اور عشاء کی نماز کے بعد اور ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ ہم باری باری عشاء کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتے آپؐ نے اس نماز میں

الْعِشَاء فَأَعْتَمَ بِهَا)). وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ: (أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِشَاءِ). وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ: (أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَمَةِ) وَقَالَ جَابِرٌ: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعِشَاء). وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاء). وَقَالَ أَنَسٌ: (أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ). وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو أَيُّوبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: (صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ).

دیر کی - اور ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی اور بعض لوگوں نے حضرت عائشہ سے یوں بھی روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں دیر کی اور جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا' آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز پڑھتے تھے - اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز میں دیر کرتے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے پچھلی عشاء کی نماز دیر سے پڑھی' اور عبداللہ بن عمر اور ایوب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی -

۵۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ قَالَ: (صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ صَلاَةَ الْعِشَاء) - وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَتَمَةَ - ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَيْهِ الصَّلاَةَ وَالسَّلاَمُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ)).

۵۳۵- ہم سے عبدان عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے کہا سالم نے یہ کہا کہ مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز ہم کو پڑھائی یعنی وہی نماز جس کو لوگ عتمہ کی نماز کہتے ہیں پھر نماز پڑھ کر آپؐ نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اس رات سے سو برس گزرنے تک جتنے لوگ آج زمین پر بستے ہیں ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا -

۳۷۰- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

باب: عشاء کی نماز اس وقت پڑھنا جب لوگ جمع ہو جائیں اگر لوگ دیر کریں تو دیر میں پڑھنا

۵۳۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ،

۵۳۶- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ انصاری صحابی سے آنحضرت ﷺ کی نماز کا وقت پوچھا جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کی گرمی میں (یعنی زوال ہوتے ہی) پڑھا کرتے اور عصر کی جب تک سورج تیز چمکتا رہتا اور مغرب کی جب سورج ڈوبتا - اور اگر لوگ بہت ہو جاتے تو آپؐ عشاء کی نماز جلد پڑھ

وَالْعِشَاءَ، إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ. وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ).

لیتے - اگر لوگ تھوڑے ہوتے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے -

۳۷۱- بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی فضیلت

۵۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الإِسْلاَمُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ فَقَالَ لأَهْلِ الْمَسْجِدِ: ((مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ غَيْرُكُمْ)).

۵۳۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے' ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات اسلام کا دین اور ملکوں میں پھیلنے سے پہلے دیر کی تو آپؐ (گھر سے) برآمد نہیں ہوئے یہاں تک کہ حضرت عمر نے عرض کیا عورتیں اور بچے سو گئے اس وقت آپؐ برآمد ہوئے اور مسجد میں جو لوگ جمع تھے ان سے فرمایا تمہارے سوا ساری زمین والوں میں کوئی اس نماز کا (اس وقت) منتظر نہیں -

۵۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّفِينَةِ نُزُولاً فِي بَقِيعِ بُطْحَانَ - وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ - فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَ أَصْحَابِيْ وَ لَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلاَةِ حَتَّى أَبْهَارَ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: ((عَلَى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوا، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ)) أَوْ قَالَ: ((مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرَكُمْ)) لاَ يَدْرِيْ أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى: فَرَجَعْنَا فَرِحِينَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۵۳۸- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ عامر سے انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا میں اور میرے ساتھی جو کشتی میں آئے تھے بطحان کے میدان میں اترے ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس عشاء کی نماز کے وقت ان میں سے چند آدمی آتے رہتے ہر رات کو آتے - ایک رات ایسا ہوا کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اتفاق سے آپؐ اس رات کسی کام میں مصروف تھے تو آپؐ نے (عشاء کی) نماز میں دیر کی یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی' اس کے بعد آپؐ برآمد ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو حاضرین سے فرمایا ذرا ٹھہرے رہو خوش ہو جاؤ یہ اللہ کا تم پر احسان ہے - اس وقت (ساری دنیا میں) تمہارے سوا کوئی ایسا نہیں جس نے نماز پڑھی ہو - حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا معلوم نہیں ان دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ آپؐ نے فرمایا - ابو موسیٰ نے کہا یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سن کر خوشی خوشی لوٹ آئے -

۳۷۲- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ

باب: عشاء کی نماز سے پہلے سونا

قَبْلَ الْعِشَاءِ

٥٣٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ : (أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا).

مکروہ ہے

۵۳۹- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے انہوں نے ابوالمنہال سیار بن سلامہ سے' انہوں نے ابو برزہ اسلمی (صحابی) سے کہ آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا برا جانتے تھے اسی طرح عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنا-

٣٧٣- بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

باب: اگر نیند کا بہت غلبہ ہو تو عشاء کی نماز سے پہلے سو سکتا ہے

٥٤٠- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ : الصَّلاَةَ : نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ فَقَالَ : ((مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ)). قَالَ : وَلاَ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلاَّ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّوْنَ الْعِشَاءَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ.

۵۴۰- ہم سے ایوب بن سلیمان قریشی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو بکر عبدالحمید بن عبداللہ نے انہوں نے سلیمان قریشی سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ حضرت عمر نے آپ کو پکارا نماز کے لیے تشریف لائیے عورتیں اور بچے تو سو گئے اس وقت آپؐ برآمد ہوئے اور فرمایا ساری زمین میں تمہارے سوا اور کوئی لوگ اس نماز کی انتظار میں نہیں ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا ان دنوں مدینہ کے سوا اور کہیں نماز ہی نہیں ہوتی تھی اور آنحضرت اور آپ کے صحابہ عشاء کی نماز شفق ڈوبنے سے لے کر پہلی تہائی رات گزرنے تک پڑھا کرتے تھے-

٥٤١- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ)). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يُبَالِي أَقَدَّمَهَا أَوْ أَخَّرَهَا، إِذَا كَانَ لاَ يَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النَّوْمُ عَنْ وَقْتِهَا. وَقَدْ كَانَ يَرْقُدُ

۵۴۱- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا مجھ سے عبدالملک بن جریج نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو ایک رات کچھ کام ہو گیا آپؐ نے عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے پھر آنکھ کھلی پھر سو گئے پھر جاگے- اس کے بعد آنحضرت ﷺ (حجرے سے) برآمد ہوئے اور فرمایا (اس وقت) سوا تمہارے ساری دنیا میں کوئی نماز کا منتظر نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے عشاء کی نماز جلدی پڑھیں یا دیر میں جب ان کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ سو جانے سے وقت جاتا رہے گا- اور کبھی وہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے بھی سو جاتے- ابن جریج نے کہا میں نے یہ حدیث جو

قَبْلَهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ. فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: الصَّلَاةَ. قَالَ عَطَاءٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هَكَذَا)) فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً: كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَبَدَّدَ لِيْ عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذَلِكَ، وَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هَكَذَا)).

نافع سے سنی تھی عطاء بن ابی رباح سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور جاگے اور پھر سو گئے اور جاگے - آخر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے الصلوۃ عطاء نے کہا ابن عباسؓ نے کہا پھر آنحضرت ﷺ (حجرے سے) برآمد ہوئے گویا میں آپ کو اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپ ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھے تھے آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں یہی حکم دیتا کہ عشاء کی نماز اس وقت پڑھا کریں' ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے اور زیادہ تحقیق کی' میں نے یہ پوچھا بھلا آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ سر پر کس طرح رکھا تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کیسے بتلایا تو عطاء نے اپنی انگلیاں ذرا کشادہ کیں پھر ان کے کنارے سر کے ایک کونے پر رکھے اور انگلیاں ملالیں ان کو اسی طرح سر پر پھراتے ہوئے لائے یہاں تک کہ آپ کا انگوٹھا کان کے اس کنارے سے لگ گیا جو منہ سے نزدیک ہے کنپٹی پر داڑھی کے کونے پر نہ۔ آپ نے دیر کی نہ جلدی بس جیسے میں نے بتلا دیا ویسا کیا - اور آپ نے فرمایا اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو (یہ نماز) اسی وقت پڑھنے کا حکم دیتا -

۳۷۴- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

باب عشاء کا (مستحب عمدہ) وقت آدھی رات تک ہے

وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَهَا.

اور ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز میں دیر کرنا پسند کرتے تھے -

۵۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْمَحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَنَامُوا، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا)) وَزَادَ ابْنُ مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ.

۵۴۲- ہم سے عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن محاربی نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کی پھر پڑھی' بعد اس کے فرمایا لوگ تو یہ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم کو جب تک نماز کی انتظار میں رہے نماز کا ثواب ملتا رہا سعید بن ابی مریم نے اتنا اور بڑھایا کہ ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی - انہوں نے کہا مجھ سے حمید طویل نے بیان کیا انہوں نے انس سے سنا انہوں نے کہا گویا میں آپ کی انگوٹھی کی چمک اس رات دیکھ رہا ہوں -

۳۷۵- بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْفَجْرِ

باب فجر کی نماز کی فضیلت

۵۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِيْ جَرِيْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لاَ تُضَامُوْنَ - أَوْ لاَ تُضَاهُوْنَ - فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا)) ثُمَّ قَالَ: ((﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾)). قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ زَادَ بْنُ شِهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا.

۵۴۳- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس (بیٹھے) تھے- اتنے میں آپؐ نے جو چودھویں رات کے چاند کو دیکھا تو فرمایا سن رکھو بے شک (ایک دن) تم اپنے پروردگار کو ایسے دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی ارچن (زحمت) نہ ہو گی یا یوں فرمایا کوئی شبہ نہ ہو گا- پھر اگر تم سے یہ ہو سکے کہ سورج نکلنے سے پہلے جو نماز ہے اور سورج ڈوبنے سے پہلے جو نماز ہے اس کے ادا کرنے سے عاجز نہ رہو تو کرو پھر آپؐ نے (سورہ طٰہٰ کی) یہ آیت پڑھی (اے پیغمبر) اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے سے پہلے' امام بخاری نے کہا ابن شہاب نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں اتنا زیادہ ہے آپؐ نے فرمایا تم اپنے پروردگار کو کھلم کھلا دیکھو گے-

۵۴۴- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَنَّ أَبَابَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا.

۵۴۴- ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابوجمرہ نصر بن عمران نے انہوں نے وہ ابو بکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری (صحابی) سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی یہ دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے وہ بہشت میں جائے گا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا ابوجمرہ سے ان کو ابو بکر بن عبداللہ بن قیس نے خبر دی پھر یہی حدیث بیان کی-

۵۴۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَبُوجَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . مِثْلَهُ.

۵۴۵- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے ابوجمرہ نصر بن عمران نے' وہ ابو بکر بن عبداللہ بن قیس سے' وہ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث-

۳۷۶- بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی نماز کا وقت

۵۴۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ

۵۴۶- ہم سے عمرو بن عاصم بصری نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے ان سے زید بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ نے کہا میں نے زید سے

قَامُوْا إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِيْنَ أَوْ سِتِّيْنَ، يَعْنِيْ آيَةً.

کہا سحری اور نماز میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں پچاس یا ساٹھ آیتیں پڑھیں۔

٥٤٧- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ رَوْحًا بْنَ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً.

۵۴۷- ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا انہوں نے روح بن عبادہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ اور زید بن ثابت دونوں نے سحری کھائی۔ جب سحری سے فارغ ہوئے تو آنحضرت ﷺ (صبح کی) نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی' قتادہ نے کہا ہم نے انس سے پوچھا سحری سے جب فراغت ہوئی تو نماز اس کی کتنی دیر کے بعد شروع کی انہوں نے کہا اتنی دیر کے بعد جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

٥٤٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِيْ ثُمَّ يَكُوْنُ سُرْعَةٌ بِيْ أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

۵۴۸- ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھے یہ جلدی رہتی کہ صبح کی نماز آنحضرت ﷺ کے پیچھے پڑھوں۔

٥٤٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

۵۴۹- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی' انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی' بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں مسلمان عورتیں اپنی چادریں لپیٹے ہوئے آتیں پھر نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں' اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو نہ پہچان سکتا۔

٣٧٧- بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

باب جو کوئی (سورج نکلنے سے پہلے) صبح کی ایک رکعت پالے (تو اس کی نماز ادا ہو گی نہ قضا)

٥٥٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ

۵۵۰- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے روایت کیا' انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار اور بسر بن سعید اور عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے' ان تینوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک

الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ)) .

رکعت پالے اس نے صبح کی نماز پالی اور جو کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے عصر کی نماز پالی-

۳۷۸- بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً

باب: جو کوئی کسی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے وہ نماز پالی

۵۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)) .

۵۵۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے وہ نماز پالی-

۳۷۹- بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

باب: صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہوئے تک نماز پڑھنا کیسا ہے؟

۵۵۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ، وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ)). حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهٰذَا.

۵۵۲- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے ابو العالیہ رفیع سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا مجھ سے کئی معتبر لوگوں نے بیان کیا ان سب میں عمر رضی اللہ عنہ زیادہ معتبر تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج روشن ہوئے تک نماز پڑھنے سے منع کیا- اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبے تک-

۵۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا)).

۵۵۳- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالعالیہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کئی آدمیوں نے مجھ سے یہ بیان کیا-

۵۵۴- قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ

۵۵۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی کہا مجھ کو عمر نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا قصد کر کے سورج نکلتے وقت اور سورج ڈوبتے وقت نماز نہ پڑھو اور کہا کہ مجھ سے ابن عمر نے بیان کیا

س فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَغِيبَ)).
عَبْدَةُ.

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکلے تو ٹھہرو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ ڈوب جائے تب بھی ٹھہرے رہو نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سب ڈوب جائے- یحییٰ بن سعید قطان کے ساتھ اس کو عبدہ بن سلیمان نے بھی روایت کیا-

- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ ـ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، وَعَنْ صَلاَتَيْنِ : نَهَى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. وَعَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ، وَعَنِ الاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُفْضِي بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ. وَعَنِ الْمَنَابَذَةِ، وَ الْمُلاَمَسَةِ.

۵۵۵- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے بیچنے اور دو طرح کے لباس اور دو وقتوں کی نماز سے منع فرمایا' صبح کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج نہ نکلے' اور عصر کے بعد جب تک سورج ڈوب نہ جائے- اور اشتمال صماء سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے' اس طرح کہ (پاؤں پیٹ سے الگ ہوں اور) شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے' اور بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے-

۳۸۰- بَابُ لاَ تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: سورج ڈوبنے سے پہلے قصد کر کے نماز نہ پڑھے

۵۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَتَحَرَّى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلاَ عِنْدَ غُرُوبِهَا)).

۵۵۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے قصد کر کے سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت نماز نہ پڑھے-

۵۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ)).

۵۵۷- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید جندعی لیثی نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز نہ پڑھی جائے' اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبے تک-

۵۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ عَنْ

۵۵۸- ہم سے محمد بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح یزید بن حمید سے انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ معاویہ ابن ابی سفیان رضی

مُعَاوِيَةَ قَالَ: ((إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا. وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا)) يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا تم تو ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہے ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپؐ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (نفل) پڑھنے سے۔

۵۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ)).

۵۵۹- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے خبیب سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا ایک تو فجر کے بعد جب تک سورج نہ نکلے اور دوسرے عصر کے بعد جب تک سورج نہ ڈوب جائے۔

۳۸۱- بَابُ مَنْ لَمْ يَكْرَهِ الصَّلاَةَ إِلاَّ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ

باب: اس شخص کی دلیل جس نے فقط عصر اور فجر کے بعد نماز کو مکروہ رکھا ہے۔

رَوَاهُ عُمَرُ، وَابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ.

اس حدیث کو حضرت عمرؓ عبداللہ بن عمر اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔

۵۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ، لاَ أَنْهَى أَحَدًا يُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَا شَاءَ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا.

۵۶۰- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن یزید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں تو اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو پڑھتے دیکھا، میں کسی کو رات اور دن میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا جب چاہے پڑھے فقط سورج کے نکلنے اور ڈوبنے کا قصد کر کے اس وقت نہ پڑھے۔

۳۸۲- بَابُ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

باب: عصر کے بعد قضا نمازیں یا اس کی مانند مثلاً جنازے کی نماز وغیرہ پڑھنا

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَ قَالَ: ((شَغَلَنِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ)).

اور کریب نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں (ظہر کی سنت کی) پڑھیں اور فرمایا مجھ کو عبدالقیس کے لوگوں نے کام میں پھنسا دیا ظہر کی دو رکعتیں نہیں پڑھنے دیں۔

۵۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا

۵۶۱- ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ ایمن نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے

تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ، وَمَا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ، وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيْرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا - تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا، وَلَا يُصَلِّيْهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يُثَقِّلَ عَلٰى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ.

آنحضرت ﷺ کو اٹھا لیا آپ نے خدا سے ملنے تک ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا اور آپؐ خدا سے نہیں ملے یہاں تک کہ نماز سے بوجھل ہو گئے - اور آپؐ اپنی اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے' دو رکعتیں سے مراد عصر کے بعد دو رکعتیں ہیں اور آنحضرت ﷺ ان کو پڑھا کرتے لیکن مسجد میں نہیں پڑھتے اس ڈر سے کہ آپؐ کی امت پر بار نہ ہو - اور آپ کو اپنی امت کا ہلکا رکھنا پسند تھا -

٥٦٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَ أُخْتِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ.

۵۶۲- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے بھانجے آنحضرت ﷺ نے عصر کے بعد یہ دو رکعتیں کبھی میرے پاس آن کر ناغہ نہیں کیں -

٥٦٣- حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً: رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۵۶۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو اسحاق سلیمان شیبانی نے انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن اسود نے انہوں نے اپنے باپ اسود سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے یعنی صبح کی سنتیں اور دو رکعتیں عصر کے بعد ان کو آنحضرت ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا نہ پوشیدہ نہ کھلے ہوئے -

٥٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُوْقًا شَهِدَا عَلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْتِيْنِي فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ)).

۵۶۴- ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق' عمرو سبیعی سے انہوں نے کہا میں نے اسود بن یزید اور مسروق بن اجدع کو دیکھا ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس کہنے پر گواہی دی کہ آنحضرت ﷺ جب کبھی عصر کے بعد میرے گھر میں آتے تو دو رکعتیں (سنت کی) پڑھتے -

٣٨٣- بَابُ التَّبْكِيْرِ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ

باب ابر کے دن نماز جلدی پڑھنا یعنی سویرے

٥٦٥- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيْرٍ - عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيْحِ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ: بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ

۵۶۵- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے کہ ابوالملیح عامر بن اسامہ ہذلی نے ان سے بیان کیا ہم بریدہ بن حصیب صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس دن ابر تھا انہوں نے کہا نماز سویرے پڑھ لو کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی عصر کی نماز

تَرَكَ صَلاَةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ)).

چھوڑ دے اس کا عمل اکارت ہو گیا۔

٣٨٤- بَابُ الأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھتے وقت اذان دینا

٥٦٦- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَارَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلاَةِ)). قَالَ بِلاَلٌ: أَنَا أُوقِظُكُمْ. فَاضْطَجَعُوا، وَأَسْنَدَ بِلاَلٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ. فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((يَا بِلاَلُ أَيْنَ مَا قُلْتَ؟)) قَالَ: مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ. قَالَ: ((إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِيْنَ شَاءَ. يَا بِلاَلُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلاَةِ)). فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى.

٥٦٦- ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ حارث بن ربعی سے انہوں نے کہا ہم (خیبر سے لوٹ کر) رات کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اتنے میں بعضے لوگوں نے کہا کاش آپؐ رات کو اتر پڑیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں تمہاری آنکھ نہ لگ جائے اور نماز کے لیے نہ اٹھو- بلال نے کہا میں تم کو جگا دوں گا پھر وہ لیٹ رہے اور بلال نے اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے لگائی اور نیند کے غلبے سے سو گئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے' اس وقت سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آیا تھا اور فرمایا اے بلال! تو نے کہا تھا (کہ میں جگا دوں گا) بلال نے کہا مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری جانیں قبض کر لیں اور جب چاہا پھر تم کو دے دیں اے بلال! اٹھ اور نماز کے لیے اذان دے- پھر بلال نے اذان دی آپؐ نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا اور سپید ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی-

٣٨٥- بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب: وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز جماعت سے پڑھنا

٥٦٧- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا)). فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا، (فَصَلَّى

٥٦٧- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خندق کے دن اس وقت آئے جب سورج ڈوب گیا (لڑائی میں مصروف تھے) اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھ سکا کہ سورج ڈوبنے ہی کو تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (خیر تم نے تو اخیر وقت پڑھ بھی لی لیکن) میں نے تو قسم خدا کی (ابھی تک) عصر نہیں پڑھی پھر ہم بطحان کی طرف گئے اور آپؐ نے نماز کے لیے وضو کیا ہم نے بھی وضو کیا

الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

سورج ڈوب جانے کے بعد آپؐ نے عصر کی نماز پڑھی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

٣٨٦- بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا

باب: جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے اور فقط وہی نماز پڑھے

وَلاَ يُعِيْدُ إِلاَّ تِلْكَ الصَّلاَةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ: مَنْ تَرَكَ صَلاَةً وَاحِدَةً عِشْرِيْنَ سَنَةً لَمْ يُعِدْ إِلاَّ تِلْكَ الصَّلاَةَ الْوَاحِدَةَ.

اور ابراہیم نخعی نے کہا جو کوئی شخص بیس برس تک ایک نماز چھوڑ دے تو فقط وہی ایک نماز پڑھ لے۔

٥٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالاَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا، لاَ كَفَّارَةَ لَهَا إِلاَّ ذَلِكَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾)). قَالَ مُوسَى قَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ: ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾. وَقَالَ حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۶۸- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین اور موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو یاد آتے ہی اس کو پڑھ لے۔ بس یہی اس کا کفارہ ہے اور کچھ نہیں۔ اللہ نے (سورۂ طٰہٰ میں) فرمایا نماز کو یاد پر پڑھ۔ موسیٰ نے کہا ہمام نے کہا میں نے قتادہ سے پھر سنا تو وہ یوں پڑھتے تھے نماز پڑھ میری یاد کے لیے۔ حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس نے انہوں نے آنحضرت سے پھر ایسی ہی حدیث بیان کی۔

٣٨٧- بَابُ قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الأُوْلَى فَالأُوْلَى

باب: اگر کئی نمازیں قضا ہو جائیں تو ترتیب سے ان کا پڑھنا

٥٦٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى -هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيْرٍ- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَعَلَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ: يَا مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى غَرَبَتْ. قَالَ: فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ.

۵۶۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام دستوائی سے سنا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے سنا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ قریش کے کافروں کو برا کہنے لگے انہوں نے کہا سورج ڈوبنے کے قریب تک میں نماز نہ پڑھ سکا۔ پھر ہم بطحان میں اترے' آپؐ نے سورج ڈوبے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی نماز پڑھی۔

٣٨٨- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز کے بعد سمر یعنی (دنیا کی) باتیں کرنا مکروہ ہے

والسَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ والجمع السُّمَّار و

سامرٌ کا لفظ جو قرآن میں آیا ہے سمر ہی سے نکلا ہے اس کی جمع سمار ہے

السامر ههنا في موضع الجمع يتحدثون فيه.

۵۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ: (انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ - وَهِيَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى - حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ: وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ. قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا. وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدُنَا جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ).

اور سامر اس آیت میں جمع کے معنوں میں ہے۔

۵۷۰- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابوالمنہال سیار بن سلامہ نے انہوں نے کہا میں اپنے باپ (سلامہ) کے ساتھ ابو برزہ (فضالہ بن عبید) اسلمی صحابی کے پاس گیا میرے باپ نے ان سے کہا آنحضرت ﷺ فرض نمازیں کن کن وقتوں میں پڑھا کرتے تھے ہم سے بیان کرو' انہوں نے کہا آپ ظہر کی نماز کو جس کو تم پہلی نماز کہتے ہو سورج ڈھلنے کے وقت پڑھتے اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر مدینہ کے آخری حصہ میں اپنے گھر جاتا وہاں پہنچ جاتا اور سورج تیز رہتا۔ ابوالمنہال نے کہا' میں بھول گیا ابو برزہ نے مغرب کے باب میں جو بیان کیا ابو برزہ نے کہا' آنحضرت عشاء کی نماز میں دیر کرنا پسند کرتے تھے اور اس سے پہلے سو جانا برا جانتے تھے اسی طرح اس کے بعد باتیں کرنا اور آپ صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے کہ ہم میں سے کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور آپ اس میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے۔

۳۸۹- بَابُ السمر في الفقه الخير بعد العشاء

باب: مسئلے مسائل کی باتیں اور نیک باتیں عشاء کے بعد کرنا درست ہے

۵۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ، وَرَاثَ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: دَعَانَا جِرَانُنَا هَؤُلاَءِ. ثُمَّ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: نَظَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ، فَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: ((أَلاَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوا ثُمَّ رَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاَةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لاَ يَزَالُونَ فِي خَيْرٍ مَا انْتَظَرُوا الْخَيْرَ)). قَالَ قُرَّةُ: هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۷۱- ہم سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ابو علی (عبیداللہ) حنفی نے کہا ہم سے قرہ بن خالد سدوسی نے انہوں نے کہا ہم نے امام حسن بصری کے باہر نکلنے کا انتظار کیا اور انہوں نے اتنی دیر لگائی کہ ان کی برخاست کا وقت آن پہنچا۔ پھر وہ آئے اور کہنے لگے ہم کو ہمارے ان پڑوسیوں نے بلا بھیجا تھا پھر کہنے لگے انس بن مالک نے کہا ایک رات ہم نے آنحضرت ﷺ کے برآمد ہونے کا انتظار کیا جب آدھی رات کا وقت آن پہنچا تو آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا سن لو لوگ تو نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم تو جب تک نماز کی انتظار میں رہے (گویا) نماز ہی پڑھتے رہے امام حسن بصری نے کہا لوگ جب تک کسی نیک کام کا انتظار کرتے رہیں گے تو (گویا) اس نیک کام میں مصروف ہیں۔ قرہ بن خالد نے کہا حسن کا یہ قول بھی انس کی حدیث میں داخل ہے جو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی۔

۵۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلاَةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةٍ لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَومَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ)). فَوَهِلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى مَا يَتَحَدَّثُونَ فِي هَذِهِ الأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ. وَإِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَومَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ)). يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ.

۵۷۲- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور ابو بکر بن ابی حثمہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا' ایک بار آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی کے اخیر زمانے میں عشاء کی نماز پڑھی' جب سلام پھیرا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم نے اس رات کو دیکھا (اسے یاد رکھنا) اب سے لے کر سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا' لوگوں نے آنحضرت ﷺ کا کلام سمجھنے میں غلطی کی اور سو برس کی نسبت کچھ اور کہنے لگے (ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ سو برس میں قیامت آئے گی) حالانکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا- آپ نے یہ فرمایا تھا کہ آج جو لوگ زمین پر بستے ہیں ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا- آپ کا مطلب یہ تھا کہ (سو برس میں) یہ قرن گزر جائے گا-

۳۹۰- بَابُ السَّمَرِ مَعَ الأَهْلِ وَالضَّيْفِ

باب: اپنی بی بی یا مہمان سے رات کو (عشاء کے بعد) باتیں کرنا

۵۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٍ فَخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ)). وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ. قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي - فَلاَ أَدْرِي قَالَ: وَامْرَأَتِي - وَخَادِمٌ وَبَيْنَ بَيْتِنَا وَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ. وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ. قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ - أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ- قَالَ: أَوَ مَا

۵۷۳- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا ہم سے میرے باپ سلیمان بن طرخان نے کہا ہم سے ابو عثمان (نہدی) نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا مسجد کے سائبان میں وہ لوگ رہتے تھے جو محتاج (نادار) تھے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو' وہ ایک تیسرا آدمی اپنے ساتھ لے جائے- اور جس کے پاس چار آدمیوں کا ہو وہ پانچواں یا چھٹا آدمی (سائبان والوں میں سے) لے جائے- تو ابو بکر اپنے ساتھ تین آدمی لے آئے اور آنحضرت ﷺ دس آدمی اپنے ساتھ لے گئے' عبدالرحمٰن نے کہا گھر میں اس وقت میں تھا اور میرے ماں باپ' ابو عثمان نے کہا مجھ کو یاد نہیں عبدالرحمٰن نے اپنی جورو اور ایک خدمت گار کا بھی ذکر کیا یا نہیں جو ان کے اور ابو بکر کے دونوں کے گھر میں کام کرتا تھا خیر ابو بکر نے شام کا کھانا آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھالیا پھر جہاں عشاء کی نماز پڑھی گئی وہاں ٹھہرے رہے بعد اس کے آنحضرت ﷺ پاس لوٹ گئے آپ ہی کے پاس رہے یہاں تک کہ آپ نے رات کا کھانا بھی کھالیا- پھر جتنی رات اللہ کو منظور تھی اس کے گزر جانے پر ابو بکر آئے اور ان کی بی بی ان سے کہنے لگیں تم اپنے

عَشِيَّتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوَاحَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوا. قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ. فَقَالَ : يَا غُنْثَرُ - وَجَدَّعَ وَسَبَّ - وَقَالَ: كُلُوا لاَ هَنِيئًا لَكُمْ. فَقَالَ: وَاللهِ لاَ أَطْعَمُهُ أَبَدًا. وَأَيْمُ اللهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلاَّ رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا. قَالَ: شَبِعُوا، وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ. فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ : يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا؟ قَالَتْ : لاَ وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلاَثِ مِرَارٍ. فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُوبَكْرٍ وَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي يَمِينَهُ - ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ. وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ، فَمَضَى الأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ، فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ. أَوْ كَمَا قَالَ.

مہمانوں یا مہمان کو چھوڑ کر کہاں اٹک گئے تھے' ابو بکر نے کہا کیا تو نے ان کو رات کا کھانا نہیں کھلایا' ام رومان نے کہا میں نے ان کے سامنے کھانا رکھا' انہوں نے کہا جب تک ابو بکر نہ آئیں گے ہم نہیں کھائیں گے' عبدالرحمٰن نے کہا (میں ڈر کر) چھپ گیا' ابو بکر نے کہا او بیاجی' کو سا اور برا کہا اور (مہمانوں سے) کہا کھاؤ زبردستی ٹھونسو اور میں تو قسم خدا کی اس کھانے میں سے کبھی نہیں کھاؤں گا' عبدالرحمٰن نے کہا ہم جب کھانے میں سے ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے اور زیادہ بڑھ جاتا آخر مہمان سب سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا' ابو بکر نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں' بلکہ اور بڑھ گیا ہے انہوں نے اپنی بی بی ام رومان سے کہا بنی فراس کے خاندان والی یہ کیا اچنبھا ہے — وہ بولی سچ مچ میری آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم! یہ کھانا تو ویسا ہی ہے بلکہ پہلے سے تگنا ہو گیا ہے تب ابو بکر نے بھی اس میں سے کچھ کھایا اور کہنے لگے میں نے جو کہہ دیا تھا یعنی قسم کھالی تھی وہ شیطان کا بہکاوا تھا اس میں سے ایک لقمہ کھا کر اس کھانے کو آنحضرت ﷺ پاس اٹھا لائے وہ صبح تک آپ پاس رکھا رہا' عبدالرحمٰن نے کہا ہم میں اور (کافروں کی) ایک قوم میں عہد تھا اس کی مدت گزر گئی (وہ مدینہ میں چلے آئے) ہم نے ان میں سے بارہ آدمی جدا کیے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی تھے اللہ ہی کو معلوم ہے ان سبھوں نے اس میں سے کھایا عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے

كِتَابُ الأَذَانِ

کتاب اذان کے بیان میں

٣٩١- بَابُ بَدْءِ الأَذَانِ

باب: اذان کیونکر شروع ہوئی' اس کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا، ذَلِكَ بِأَنَّهُم قَوْمٌ لاَ يَعْقِلُونَ﴾ [المائدة : ٥٨]. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ الجمعة

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا جب تم نماز کے لیے پکارتے ہو تو کافر اس کو ٹھٹھا کھیل بناتے ہیں اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں اور (سورۂ جمعہ میں) فرمایا جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے۔

٥٧٤- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ،

۵۷۴- ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے خالد حذاء نے' انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے انس سے کہ لوگوں نے (آنحضرت ﷺ سے)

فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ.

آگ اور گھنٹے کا ذکر کیا- اور یہود اور نصاریٰ کا حال بیان کیا پھر بلال کو یہ حکم ہوا کہ دو دو بار اذان کے لفظ کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار-

٥٧٥- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلاَةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا. فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلاَ تَبْعَثُونَ رَجُلاً يُنَادِي بِالصَّلاَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا بِلاَلُ، قُمْ فَنَادِ بِالصَّلاَةِ)).

۵۷۵- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو نافع نے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے مسلمان جب (پہلے پہل) مدینہ میں آئے تو نماز کے لیے یوں ہی جمع ہو جاتے ایک وقت ٹھہرا لیتے' نماز کے لیے اذان نہیں ہوتی تھی- ایک دن انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی تو بعضے کہنے لگے (ایسا کرو) نصاریٰ کی طرح ایک گھنٹہ بنالو' اور بعضوں نے کہا یہودیوں کی طرح ایک نرسنگا (بگل) بنالو (اس کو پھونک دیا کرو) حضرت عمر نے کہا ایسا کیوں نہیں کرتے ایک آدمی کو مقرر کرو' وہ نماز کے لیے پکار دیا کرے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسی رائے کو پسند کیا) بلال سے فرمایا اٹھ نماز کے لیے اذان دے-

٣٩٢- بَابُ الأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى

باب: اذان کے لفظ دو دو بار کہنا

٥٧٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ إِلاَّ الإِقَامَةَ.

۵۷۶- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سماک بن عطیہ سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے' انہوں نے انس سے انہوں نے کہا بلال کو یہ حکم دیا گیا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار کہیں مگر قد قامت الصلوٰۃ-

٥٧٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ سَلاَمٍ - قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلاَةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، (فَأُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ).

۵۷۷- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے انہوں نے ابوقلابہ عبداللہ بن زید حرمی سے انہوں نے انس سے' انہوں نے کہا جب (مسلمان) لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے یہ تذکرہ کیا کہ نماز کے وقت کی کوئی نشانی مقرر کرنا چاہیے جس کو وہ پہچان لیں کسی نے کہا آگ روشن کرو کسی نے کہا گھنٹہ بجاؤ' آخر بلال کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے لفظ دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار-

٣٩٣- بَابُ الإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ إِلاَّ قَوْلَهُ: ((قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ))

باب تکبیر کے لفظ ایک ایک بار کہنے چاہئیں سوا قد قامت الصلوٰۃ کے

٥٧٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۷۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الإِقَامَةَ. قَالَ إِسْمَاعِيلُ : فَذَكَرْتُ لأَيُّوبَ فَقَالَ : إِلاَّ الإِقَامَةَ.

بن ابراہیم بن علیہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا بلال کو اذان کے لفظ دو دو بار اور تکبیر کے ایک ایک بار کہنے کا حکم ہوا- اسماعیل نے کہا میں نے یہ حدیث ایوب سختیانی سے بیان کی' انہوں نے کہا سوا قد قامت الصلوٰۃ کے-

٣٩٤- بَابُ فَضْلِ التَّأْذِيْنِ

باب: اذان دینے کی فضیلت

٥٧٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ : اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ - حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى)).

۵۷۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابوالزناد سے' انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پاد تا ہوا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے اس لیے کہ اذان نہ سنے (اس کو اذان سننا ناگوار ہے) جب اذان ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے- جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے' جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے اور نمازی اور اس کے دل میں خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلانی بات یاد کر' وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو نمازی کو یاد ہی نہ تھیں آخر وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعات پڑھیں-

٣٩٥- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

باب: اذان میں آواز بلند کرنا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا، وَإِلاَّ فَاعْتَزِلْنَا.

اور عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے (ایک موذن سے) کہا اگر دیتا ہے تو سیدھی طرح سادی اذان دے نہیں تو دور رہو-

٥٨٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ - أَوْ بَادِيَتِكَ - فَأَذَّنْتَ بِالصَّلاَةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلاَّ شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۵۸۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ انصاری مازنی سے' انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن ابی صعصعہ سے) ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھتا ہوں تجھ کو جنگل کا رہنا اور بکریاں چرانا پسند ہے پھر جب تو اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان دے تو بلند آواز سے اذان دے کیونکہ جہاں تک موذن کی آواز پہنچتی ہے جن اور آدمی یا اور کوئی اس کی آواز سنتا ہے' وہ قیامت کے دن اس پر (گواہ بنے گا) گواہی دے گا- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے-

٣٩٦- بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالأَذَانِ

باب اذان کی وجہ سے خونریزی

مِنَ الدِّمَاءِ

۵۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُ بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ. قَالَ: فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلاً، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ، وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ. فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللهِ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ. قَالَ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ: إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ))

رکنا (جان بچنا)

۵۸۱- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر انصاری نے' انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ جب ہمارے ساتھ رہ کر کسی قوم پر جہاد کرتے تو صبح ہوئے تک ہم کو لوٹ کا حکم نہ دیتے- صبح کی راہ دیکھتے اگر ان میں اذان کی آواز سنتے تو ان پر ہاتھ نہ ڈالتے اور جو اذان کی آواز نہ آتی تو ان پر حملہ کرتے انس نے کہا ہم خیبر کی طرف روانہ ہوئے' رات کو وہاں پہنچے' جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز آپ نے نہیں سنی تو سوار ہوئے اور میں بھی ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا- میرا پاؤں (چلتے میں) آنحضرت ﷺ کے پاؤں سے چھو جاتا- انس نے کہا خیبر والے یہودی اپنی ٹوکری اور کدالیں لے کر نکلے تھے (ان کو کچھ خبر ہی نہ تھی) جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو کہنے لگے قسم خدا کی محمد پوری فوج سمیت آن پہنچے- آنحضرت ﷺ نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر خیبر خراب (ویران ہوا) بیشک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر آئیں تو جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح بری ہو گئی-

۳۹۷- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِي

باب: اذان سنتے وقت کیا کہے؟ (اذان کا جواب کیوں کر دے)

۵۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ)).

۵۸۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو تو جو موذن کہتا جائے وہی تم بھی کہتے جاؤ-

۵۸۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ: ((وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ)). حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى.. نَحْوَهُ.

۵۸۳- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے انہوں نے کہا مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے بیان کیا انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو موذن کی طرح کہتے ہوئے سنا وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ تک- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے انہوں نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس طرح جیسے اوپر گزرا-

٥٨٤- قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ: ((لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)). وَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۵۸۴- یحییٰ نے کہا مجھ سے میرے ایک بھائی نے کہا' جب موذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو معاویہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور کہنے لگے' میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی کہتے سنا ہے۔

٣٩٨- بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

باب: جب اذان ہو چکے تو کیا دعا کرے

٥٨٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۵۸۵- ہم سے علی بن عیاش الہانی نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری (صحابی) سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سن چکے پھر یوں دعا کرے یا میرے اللہ جو اس پوری پکار کا صاحب ہے اور قائم رہنے والی نماز کا محمد کو (قیامت کے دن) وسیلہ عنایت کر اور بڑا رتبہ اور مقام محمود پر ان کو کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لیے ضرور ہو گی۔

٣٩٩- بَابُ الِاسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ

باب: اذان میں قرعہ ڈالنے کا بیان

وَيُذْكَرُ أَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْأَذَانِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ سَعْدٌ.

اور کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اذان (دینے) میں اختلاف کیا (کہ میں اذان دوں گا) تو سعد بن ابی وقاص نے ان میں قرعہ ڈالا۔

٥٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَا يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)).

۵۸۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ انہوں نے سمی سے جو عبدالرحمٰن بن حارث کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے' انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر لوگ جانتے ہوتے جو (ثواب) اذان اور پہلی صف میں ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے ان کو نہ پا سکتے تو بے شک ان پر قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو (ثواب) ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے میں ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اس کے لیے اور اگر جانتے جو (ثواب) عشاء اور فجر کی نماز میں ہے تو گھسٹتے ہوئے ان کے لیے آتے۔

٤٠٠- بَابُ الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ

باب: اذان میں بات کرنا کیسا ہے؟

وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ

اور حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے اذان میں بات کی' اور امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اذان اور تکبیر میں ہنسنا کچھ برا

يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ.

نہیں۔

۵۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ وَعَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: ((خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَزْغٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ: الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ : فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ. وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ)).

۵۸۷- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی اور عبدالحمید بن دینار صاحب الزیادی اور عاصم احول سے' ان تینوں نے عبداللہ بن حارث بصری سے انہوں نے کہا ابن عباس نے ہم کو (جمعہ) کا خطبہ سنایا' اس دن کیچڑ تھی (پانی پڑ رہا تھا) جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہنے کو تھا انہوں نے اس کو حکم دیا یوں پکارے نماز اپنے اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو' یہ حال دیکھ کر لوگ (حیرت سے) ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے- ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے جو بہتر تھے' انہوں نے ایسا کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ جمعہ واجب ہے-

٤٠١- بَابُ أَذَانِ الأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

باب: اندھا اگر اس کو کوئی وقت بتانے والا ہو تو اذان دے سکتا ہے

۵۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ)). قَالَ: وَكَانَ رَجُلاً أَعْمَى لاَ يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ : أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

۵۸۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' وہ امام مالک سے' وہ ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بلال تو رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو جب تک ام مکتوم کا بیٹا اذان دے (ابن عمر یا ابن شہاب نے) کہا ام مکتوم کا بیٹا (عبداللہ) اندھا تھا وہ اس وقت تک اذان نہ دیتا جب تک لوگ یہ نہ کہتے صبح ہو گئی صبح ہو گئی-

٤٠٢- بَابُ الأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

باب: صبح ہونے کے بعد اذان دینا

۵۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ (أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلاَةُ).

۵۸۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا مجھ سے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب موذن صبح کی اذان دے کر اعتکاف کرتا (یعنی بیٹھ جاتا) اور صبح نمود ہو جاتی تو آنحضرت ﷺ نماز کی تکبیر ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعات (فجر کی سنت) پڑھتے-

۵۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالإِقَامَةِ مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ.

۵۹۰- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابن کثیر سے' انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں دو ہلکی پھلکی رکعات (سنت کی) پڑھا کرتے-

٥٩١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالاً يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

۵۹۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے' انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دیکھو) بلال رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تو جب تک ام مکتوم کا بیٹا اذان دے تم کھاتے پیتے رہو۔

٤٠٣- بَابُ الأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: صبح سے پہلے اذان کہنا

٥٩٢٠- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ - أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ - أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِي - بِلَيْلٍ، لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ، وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ. وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ - وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ وَطَأَ إِلَى أَسْفَلُ - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا)). وَقَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوقَ الأُخْرَى، ثُمَّ مَدَّهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ.

۵۹۲- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ جعفی نے کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے انہوں نے ابو عثمان عبدالرحمٰن نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے بلال کی اذان نہ روکے' کیونکہ وہ رات رہے سے اذان یا بانگ دیتا ہے اس لیے کہ عبادت کرنے والا (آرام کے لیے) لوٹ جائے اور جو سوتا ہو اس کو جگا دے اور فجر یا صبح اس طرح نہیں ہوتی' اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو اوپر اٹھا کر پھر ان کو نیچے کی طرف جھکا کر بتلایا جب تک اس طرح سے نمودنہ ہو اور زہیر راوی نے اس کو یوں بتلایا کہ کلمے کی انگلیوں کو تلے اوپر رکھا پھر ان کو داہنے اور بائیں طرف کھینچ لیا۔

٥٩٣- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ح.

وَحَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

۵۹۳- مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے خبر دی کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے قاسم بن محمد ابو بکر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اور عبیداللہ نے نافع سے بھی روایت کی انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر عمری نے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا بلال رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے رہو۔ جب ام مکتوم کا بیٹا اذان دے۔

٤٠٤- بَابُ كَمْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ وَمَنْ يَنْتَظِرُ إِقَامَةَ الصَّلاَةِ

باب: اذان اور تکبیر میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے

٥٩٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ:

۵۹۴- ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - ثَلَاثًا - لِمَنْ شَاءَ)).

عبداللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مغفل سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھے۔

۵۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: (كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ شَيْءٌ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ: (لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ).

۵۹۵- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر غندر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے عمرو بن عامر انصاری سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا موذن جب اذان دیتا ہے (آنحضرت کے زمانے میں) تو آپؐ کے صحابہ (مسجد کے) ستونوں کی طرف لپکتے آپؐ کے برآمد ہوئے تک وہ اسی حال میں رہتے (سنتیں پڑھتے رہتے) مغرب سے پہلے دو رکعات (سنت کی) پڑھتے اور اذان اور تکبیر میں کچھ زیادہ فاصلہ نہ ہوتا اور عثمان بن جبلہ اور ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے یوں نقل کیا ہے اذان اور تکبیر میں کچھ زیادہ فاصلہ نہ ہوتا۔

٤٠٥- بَابُ مَنِ انْتَظَرَ الإِقَامَةَ

باب: اذان سن کر تکبیر کا انتظار گھر میں کرتے رہنا

۵۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلإِقَامَةِ.

۵۹۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ (ان کی خالہ) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن صبح کی دوسری اذان دے کر چپ ہو رہتا اٹھتے اور فرض سے پہلے دو رکعات (سنت کی) ہلکی پھلکی ادا کرتے صبح صادق روشن ہو جانے کے بعد پھر داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے - یہاں تک مؤذن تکبیر کہنے کے لیے آپ پاس آتا۔

٤٠٦- بَابُ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

باب: ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھے

۵۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: - لِمَنْ شَاءَ)).

۵۹۷- ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے کھمس بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں نماز ہے - ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں نماز ہے - تیسری بار بھی یہی فرمایا اتنا زیادہ کیا جو چاہے۔

٤٠٧- بَابُ مَنْ قَالَ : لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

باب: جو یہ کہے کہ سفر میں ایک ہی شخص اذان دے (جیسے حضر میں)

٥٩٨- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ : قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا. فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهْلِينَا قَالَ : ((ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

۵۹۸- ہم سے معلّٰی بن اسد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے' انہوں نے ایوب سے' انہوں نے ابو قلابہ سے' انہوں نے مالک بن حویرث (صحابی) سے' انہوں نے کہا میں اپنی قوم (بنی لیث) کے چند آدمیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ پاس آیا- بیس راتیں آپؐ کے پاس رہا آپؐ بہت رحم دل اور ملنسار تھے' جب آپؐ نے دیکھا ہم کو اپنے گھر جانے کا شوق ہے تو فرمایا اب تم لوٹ جاؤ اپنی قوم میں رہو ان کو (دین کی باتیں) سکھلاؤ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا' جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرے-

٤٠٨- بَابُ الأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالإِقَامَةِ، وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةَ وَجَمْعٍ

باب: اگر کئی مسافر ہوں تو نماز کے لیے اذان دیں اور تکبیر بھی کہیں اور عرفات اور مزدلفہ میں بھی ایسا ہی کریں اور جب سردی یا بارش کی رات ہو

وَقَوْلِ الْمُؤَذِّنِ: الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ.

تو مؤذن یوں پکار دے- اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو-

٥٩٩- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: ((أَبْرِدْ)). ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: ((أَبْرِدْ)). ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ: ((أَبْرِدْ)) ، حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُولَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ))

۵۹۹- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مہاجر ابوالحسن سے انہوں نے یزید بن وہب سے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' مؤذن نے (ظہر کی) اذان دینا چاہی' آپؐ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دے پھر اس نے اذان دینا چاہی آپؐ نے یہی فرمایا پھر اس نے اذان دینا چاہی- آپؐ نے یہی فرمایا یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا' اس کے بعد آپؐ نے فرمایا (دیکھو) گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے-

٦٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

۶۰۰- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے کہا دو شخص (مالک اور ایک ان کے رفیق) آنحضرت ﷺ پاس آئے وہ سفر کرنا چاہتے تھے آپؐ نے فرمایا دیکھو' جب تم سفر کے لیے نکلو تو اذان دینا- پھر اقامت کہنا پھر تم دونوں میں وہ امامت کرے جو بڑا ہو-

٦٠١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ، وَمُرُوهُمْ)) - وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لاَ أَحْفَظُهَا - ((وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

۶۰۱- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا ہم سے مالک بن حویرث نے بیان کیا- ہم آنحضرت ﷺ کے پاس (اپنے ملک سے) آئے ہم جوان پٹھے قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے تو بیس راتیں آپ کے پاس رہے اور آپ بہت رحم دل ملنسار تھے جب آپ یہ سمجھے کہ ہم اپنے گھر جانا چاہتے ہیں یا ہم کو اپنے گھر جانے کا شوق ہے تو آپ نے پوچھا ہم (وطن میں) اپنے کن کن عزیزوں کو چھوڑ کر آئے ہیں ہم نے بیان کیا آپ نے فرمایا اچھا اب اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاؤ ان ہی میں رہو اور ان کو (دین کی باتیں) سکھاؤ اور یہ یہ حکم دو مالک نے کئی باتیں بیان کیں لیکن ایوب نے کہا کہ ابو قلابہ نے یوں کہا وہ باتیں مجھ کو یاد ہیں یا یوں کہا مجھ کو یاد نہیں اور فرمایا کہ جیسے تم نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھتے رہو اور جب نماز کا وقت آئے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو بڑا ہو وہ امامت کرے-

٦٠٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. وَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ: ((أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ)).

۶۰۲- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سردی کی رات میں ضجنان میں اذان دی پھر کہا کہ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو- اور ہم سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ مؤذن کو حکم دیتے وہ اذان دے اور اخیر میں یوں پکار دے لوگو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو- سردی یا بارش کی رات میں سفر میں ایسا کرتے-

٦٠٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالأَبْطَحِ، فَجَاءَهُ بِلاَلٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاَةِ، ثُمَّ خَرَجَ بِلاَلٌ بِالْعَنَزَةِ حَتَّى رَكَزَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالأَبْطَحِ، وَأَقَامَ الصَّلاَةَ.

۶۰۳- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو جعفر بن عون نے خبر دی کہا ہم سے ابوالعمیس نے بیان کیا انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے باپ ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ صحابی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو ابطح میں دیکھا بلال آپ کے پاس آئے اور نماز کی خبر دی بعد اس کے بلال گانسی لے کر نکلے- اس کو آپ کے سامنے (جہاں آپ نماز پڑھنا چاہتے تھے) ابطح میں گاڑ دیا اور نماز کی تکبیر کہی-

٤٠٩- بَابُ هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَهَلْ يَلْتَفِتُ

باب: کیا موذن اذان میں اپنا منہ ادھر ادھر (داہنے بائیں) پھرائے اور کیا اذان

فِي الأَذَانِ؟

وَيُذْكَرُ عَنْ بِلاَلٍ: أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ: الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ.

میں ادھر ادھر دیکھ سکتا ہے

اور بلال (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے (اذان میں) اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو اذان میں کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالتے تھے اور ابراہیم نخعی نے کہا بے وضو اذان دینے میں کوئی قباحت نہیں — اور عطاء نے کہا (اذان میں) وضو ضرور ہے اور سنت ہے — اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب وقتوں میں اللہ کی یاد کیا کرتے —

٦٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بِلاَلاً يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا بِالأَذَانِ.

٦٠٤- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے، وہ اپنے باپ سے، انہوں نے بلال کو اذان دیتے دیکھا وہ کہتے ہیں میں بھی (ان کے منہ کے ساتھ) ادھر ادھر اذان میں منہ پھیرنے لگا —

٤١٠ - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

باب: یوں کہنا کیسا ہے ہماری نماز جاتی رہی

وَكَرِهَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ: فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَمْ نُدْرِكْ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أَصَحُّ.

اور ابن سیرین نے اس کو مکروہ جانا ہے اور کہا ہے یوں کہنا چاہیے ہم نے نماز نہیں پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا مُہَیب ہے —

٦٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلاَةِ. قَالَ: ((فَلاَ تَفْعَلُوا. إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

٦٠٥- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے، وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ حارث بن ربعی سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں آپ نے کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی نماز کے بعد فرمایا یہ کیا آواز تھی — ہم نے کہا نماز کے لیے جلدی دوڑ کر آئے تھے، آپ نے فرمایا (آئندہ) ایسا نہ کرنا جب تم نماز کے لیے آؤ تو اطمینان اور سہولت کو لازم کر لو، جتنی نماز پالو اتنی اور جتنی نماز جاتی رہے وہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کر لو)

٤١١ - باب: وَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

باب: جتنی نماز پاؤ وہ پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اس کو پورا کر لو

قَالَهُ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ ابو قتادہ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا (جیسے اوپر گزر چکا)

٦٠٦- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

٦٠٦- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمُ الإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ، وَلاَ تُسرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) اور زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب تم تکبیر کی آواز سنو تو نماز کے لیے (معمولی چال سے) چلتے ہوئے آؤ اور آہستگی اور سہولت کو اپنے اوپر لازم کرلو دوڑو نہیں پھر جتنی نماز ملے وہ پڑھ لو جو جاتی رہے اس کو پورا کرلو۔

٤١٢- بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الإِمَامَ عِنْدَ الإِقَامَةِ؟

باب: نماز کی جب تکبیر ہو' لوگ امام کو دیکھ لیں تو کس وقت کھڑے ہوں

٦٠٧- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي)).

٦٠٧- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے کہا یحییٰ بن ابی کثیر نے مجھے لکھ کر بھیجا انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی' انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو جب تک مجھ کو (نکلتے) نہ دیکھو کھڑے نہ ہو۔

٤١٣- بَابُ لاَ يَسْعَى إِلَى الصَّلاَةِ مُسْتَعْجِلاً، وَلْيَقُمْ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ

باب: نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور سہولت کے ساتھ اٹھے

٦٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ)) تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ.

٦٠٨- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے' وہ اپنے باپ ابو قتادہ حارث بن ربعی سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو اور آہستگی لازم کرلو' شیبان کے ساتھ اس کو یحییٰ سے علی بن مبارک نے بھی روایت کیا۔

٤١٤- بَابُ هَلْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ؟

باب: کوئی ضرورت ہو تو اذان یا اقامت کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے

٦٠٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

٦٠٩- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم

قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ، حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ انْتَظَرْنَا أَنْ يُكَبِّرَ، انْصَرَفَ قَالَ: ((عَلَى مَكَانِكُمْ)). فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا، حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدِ اغْتَسَلَ.

بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ (حجرے سے باہر) برآمد ہوئے (نماز پڑھانے کو) اور نماز کی تکبیر ہو گئی تھی' صفیں برابر ہو چکی تھیں جب آپؐ اپنی نماز کی جگہ پر کھڑے ہوئے ہم انتظار کر رہے تھے کہ اب تکبیر کہتے ہیں تو آپؐ لوٹے اور فرمایا تم اس جگہ ٹھہرے رہو ہم اسی حال میں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپؐ نکلے' آپؐ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا آپؐ نے غسل کیا تھا۔

٤١٥- بَابُ إِذَا قَالَ الإِمَامُ ((مَكَانَكُمْ)) حَتَّى يَرْجِعَ انْتَظَرُوهُ

باب: اگر مقتدیوں سے کہے یہیں ٹھہرے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں تو اس کا انتظار کریں

٦١٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَسَوَّى النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَقَدَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ. ثُمَّ قَالَ: ((عَلَى مَكَانِكُمْ)). فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَصَلَّى بِهِمْ.

٦١٠- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا ہم سے اوزاعی نے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی' لوگوں نے صفیں برابر کر لیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرہ شریف) سے باہر نکلے (امامت کے لیے) آگے بڑھ گئے آپؐ جنب تھے (لیکن خیال نہ رہا) پھر (یاد آیا تو) فرمایا یہیں ٹھہرے رہو اور (اپنے حجرے میں) لوٹ گئے- غسل کیا پھر باہر نکلے اور (آپ کے) سر سے پانی ٹپک رہا تھا' لوگوں کو نماز پڑھائی-

٤١٦- بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: مَا صَلَّيْنَا

باب: آدمی یوں کہے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی (تو اس میں کوئی قباحت نہیں)

٦١١- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَاللهِ مَا كِدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ، وَذَلِكَ بَعْدَ

٦١١- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ خندق کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے' یا رسول اللہ! قسم خدا کی میں تو عصر کی نماز اس وقت تک نہ پڑھ سکا کہ سورج ڈوبنے کو ہی تھا یہ حضرت عمر نے اس وقت کہا جب روزہ کے

مَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا)) فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بُطْحَانَ وَأَنَا مَعَهُ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى - الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

افطار کا وقت آچکا تھا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تو ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی' اس کے بعد آپؐ بطحان اترے میں بھی آپؐ کے ساتھ تھا' آپؐ نے وضو کیا پھر عصر کی نماز پڑھی' سورج ڈوب گیا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی-

٤١٧- بَابُ الإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ

باب: اگر امام کو تکبیر ہو جانے کے بعد کوئی ضرورت پیش آئے

٦١٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلاً فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

٦١٢- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے' انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی (یعنی عشاء کی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک گوشے میں ایک شخص سے چپکے چپکے کان میں باتیں کرتے رہے' نماز نہیں شروع کی' یہاں تک کہ لوگ سو گئے-

٤١٨- بَابُ الْكَلَامِ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب: تکبیر ہوتے وقت کسی سے باتیں کرنا

٦١٣- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: (أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةِ).

٦١٣- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا میں نے ثابت بنانی سے پوچھا کوئی شخص نماز کی تکبیر ہوئے بعد کسی سے باتیں کرے تو کیسا انہوں نے انس بن مالک کی حدیث مجھ کو سنائی کہ (آنحضرت کے وقت میں) نماز کی تکبیر ہوئی آپؐ کے سامنے ایک شخص آیا اس نے تکبیر کے بعد آپؐ کو (دیر تک باتوں میں) روک لیا-

٤١٩- بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

باب جماعت سے نماز پڑھنا فرض ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطِعْهَا.

اور حسن بصری نے کہا اگر کسی شخص کی ماں اس کو محبت کی راہ سے عشاء کی نماز میں جانے سے روکے تو اس کا کہنا نہ مانے-

٦١٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

٦١٤- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ)).

نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا حکم دوں لکڑیاں جمع کی جائیں پھر نماز کا حکم دوں اس کی اذان دی جائے پھر ایک شخص سے کہہ دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان کو پیچھے چھوڑ کر ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں) حاضر نہیں ہوئے ان کے گھر جلادوں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان لوگوں میں سے جو جماعت میں نہیں آتے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کو گوشت کی ایک موٹی ہڈی ملے گی یا اچھے دو کھر ملیں گے تو عشاء کی جماعت میں ضرور آئے۔

٤٢٠-بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ

باب جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

وَكَانَ الأَسْوَدُ: إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ: وَجَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ: فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً.

اور اسود بن نخعی کو جب (ایک مسجد میں) جماعت نہ ملتی تو وہ دوسری مسجد کو جاتے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے جہاں نماز ہو چکی تھی انہوں نے پھر اذان دی اور تکبیر کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔

٦١٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً)).

٦١٥- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

٦١٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلاَةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))

٦١٦- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبداللہ بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن حباب سے' انہوں نے ابوسعید خدری سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے جماعت کی نماز اکیلے شخص کی نماز پر پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

٦١٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ:

٦١٧- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ سُوْقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِيْنَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ. فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلاَّهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ. وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ)).

عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان بن مہران اعمش نے کہا میں نے ابو صالح ذکوان سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت سے آدمی کا نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد جانے کے لیے نکلتا ہے اور صرف نماز ہی کی نیت سے نکلتا ہے تو جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے- پھر جب وہ (مسجد میں پہنچ کر) نماز پڑھتا ہے تو جب تک اپنی نماز کی جگہ میں رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں یا اللہ! اس پر اپنی رحمت اتار اس پر رحم کر اور تم میں کوئی جب تک نماز کا انتظار کرتا رہے گویا وہ نماز میں ہی ہے-

٤٢١- بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

باب: صبح کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

٦١٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَفْضُلُ صَلاَةُ الْجَمِيْعِ صَلاَةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾. قَالَ شُعَيْبٌ: وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

٦١٨- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جماعت کی نماز تم میں سے کسی کے اکیلے نماز سے پچیس حصے زیادہ ثواب رکھتی ہے اور صبح کی نماز کے وقت رات اور دن کے فرشتے اکٹھا ہو جاتے ہیں پھر ابو ہریرہ کہتے تھے اگر تمہارا جی چاہے تو (سورۂ بنی اسرائیل کی یہ) آیت پڑھو نماز فجر میں (پڑھے جانے والے) قرآن پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں شعیب جو اس حدیث کا راوی ہے نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے-

٦١٩- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

٦١٩- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے

أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: (دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا أَغْضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلاَّ أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا.

باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا میں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا انہوں نے کہا میں نے ام درداء سے وہ کہتی تھی ابوالدرداء (صحابی) میرے پاس آئے' وہ غصے میں تھے میں نے پوچھا کیوں غصے میں ہو' انہوں نے کہا قسم خدا کی میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کا کوئی کام باقی نہیں رہا بس یہی رہ گیا ہے کہ لوگ مل کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

٦٢٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعُلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلاَةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ))

٦٢٠- ہم سے محمد بن علاء بن کریب ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے' انہوں نے ابوبردہ عامر سے' انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے جو (مسجد تک) دور سے چل کر آتا ہے- پھر جو اس کے بعد سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے (اسی طرح) (درجہ بدرجہ) اور جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا منتظر رہتا ہے اس کو زیادہ ثواب ہے اس سے جو (انتظار نہ کرے) نماز پڑھ کر سو رہے۔

٤٢٢-باب فضل التهجير الى الظهر

باب ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے کی فضیلت

٦٢١- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ، فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ)). ثُمَّ قَالَ: ((الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ، وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ)) وَقَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ

٦٢١- مجھ سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے' انہوں نے ابو صالح سمان' انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایسا ہوا ایک مرتبہ ایک شخص رستے میں جا رہا تھا اس نے رستے پر کانٹوں کی ٹہنی دیکھی اس کو سرکا دیا اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ کام پسند آیا اور بخش دیا پھر آپؐ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون سے مرے اور جو پیٹ کے عارضے سے اور جو ڈوب جائے اور جو دب کر (مکان گر کر) مرے اور جو اللہ کی راہ میں مارا جائے اور آپؐ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے جو ثواب اذان اور پہلی صف میں ہے پھر قرعہ ڈالے بغیر ان کو نہ پا

لاَ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا عَلَيْهِ)) ((وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا))

سکیں تو ان کے لیے قرعہ ڈالیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے ظہر کی نماز کے لیے سویرے جانے میں کیا ثواب ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھیں اور اگر ان کو معلوم ہو جائے عشاء اور صبح کی جماعت میں آنے کا کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں آئیں۔

٤٢٣- بَابُ احْتِسَابِ الآثَارِ

باب نیک کام میں ہر قدم پر ثواب ملنا

٦٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا بَنِي سَلَمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ)). وَزَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حَدَّثَنِي أَنَسٌ: أَنَّ بَنِي سَلَمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ ((أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ)) قَالَ مُجَاهِد: خُطاهم آثارُهم الْمَشْيِ فِي الأَرْضِ بِأَرْجُلِهِم.

٦٢٢- ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے بنی سلمہ والو! کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے اور سعید بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید طویل نے بیان کیا کہا ان سے انس نے کہ بنی سلمہ والوں نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے مکان (جو مسجد سے دور تھے) چھوڑ دیں اور آنحضرت ﷺ کے قریب آ رہیں (تاکہ نماز میں آسانی ہو) لیکن آنحضرت ﷺ کو مدینہ کا اجاڑ دینا برا معلوم ہوا آپؐ نے فرمایا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے۔ مجاہد نے کہا (سورۂ یٰسین میں) و آثارھم سے قدم مراد ہیں یعنی زمین پر پاؤں سے چلنے کے نشان۔

٤٢٤- باب فضل صلاة العشاء في الجماعة

باب: عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت

٦٢٣- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ صَلاَةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعْلاً مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لاَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلاَةِ بَعْدُ)).

٦٢٣- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابو صالح ذکوان نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا منافقوں پر کوئی نماز صبح اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری نہیں ہے اور اگر لوگ جانتے جو ثواب ان نمازوں میں ہے (اور چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ان کے لیے آتے' اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ موذن سے کہوں وہ تکبیر کہے اور ایک شخص کو امام بنا دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں آگ کی چنگاریاں لے کر ان لوگوں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہیں نکلے۔

٤٢٥- بَابُ اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا

باب: دو یا زیادہ آدمیوں سے

جَمَاعَةٌ

جماعت ہو سکتی ہے

٦٢٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا)).

٦٢٤- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب نماز کا وقت آئے تو تم دونوں اذان دو' تکبیر کہو' پھر جو بڑا ہے وہ امام بنے۔

٤٢٦- بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

باب: جو شخص نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہے' اس کا بیان اور مسجدوں کی فضیلت

٦٢٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ. لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ، لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ)).

٦٢٥- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے سنا انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب تک اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے' یوں کہتے رہتے ہیں یا اللہ! اس کو بخش دے یا اللہ! اس پر رحم کر' اور تم میں سے کوئی جب تک نماز کے لیے رکا رہے تو وہ گویا نماز ہی میں ہے بشرطیکہ اس کو اپنے گھر لوٹ جانے سے نماز کے سوا اور کوئی چیز نہ روکتی ہو۔

٦٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : الإِمَامُ الْعَادِلُ : وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا

٦٢٦- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمر عمری سے' انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا' جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کہیں سایہ نہ ملے گا' ایک تو انصاف کرنے والا حاکم دوسرے وہ جوان جو جوانی کی امنگ سے خدا کی عبادت میں رہا تیسرے وہ جس کا دل مسجد میں لگا ہے۔ چوتھے وہ آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے دوستی رکھی زندگی بھر دوست رہے اور دوستی ہی پر مرے پانچویں وہ مرد جس کو ایک مرتبہ والی خوبصورت عورت نے (برائی کے لیے) بلایا' اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں چھٹے وہ مرد جس نے اللہ کی راہ میں ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ داہنے ہاتھ سے جو دیا بائیں ہاتھ تک کو اس

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

کی خبر نہ ہوئی ساتویں وہ مرد جس نے اکیلے میں اللہ کو یاد کیا اس کی آنکھیں بہ نکلیں (رو دیا)۔

٦٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ: هَلِ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَخَّرَ لَيْلَةَ صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلَّى فَقَالَ: ((صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَلَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا)) قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ.

۶۲۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا انس بن مالک سے لوگوں نے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ نے انگوٹھی پہنی ہے' انہوں نے کہا ہاں ایک بار آدھی رات آپؐ نے عشاء کی نماز میں دیر کی پھر (باہر برآمد ہوئے) نماز پڑھا کر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا لوگ تو نماز پڑھ چکے اور سو بھی رہے اور تم گویا نماز ہی میں رہے- جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے انس نے کہا جیسے میں آپؐ کی انگوٹھی کی چمک (اس وقت) دیکھ رہا ہوں-

٤٢٧- بَابُ فَضْلِ مَنْ خَرَجَ وَمَنْ رَاحَ

باب: مسجد میں صبح اور شام جانے کی فضیلت

٦٢٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ)).

۶۲۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون واسطی نے کہا ہم کو محمد بن مطرف مدنی نے خبر دی' انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے' انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جو کوئی صبح اور شام مسجد (نماز کے لیے) جایا کرے وہ جب صبح اور شام کو جائے گا اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کی مہمانی کا سامان کر دے گا-

٤٢٨- بَابُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ صَلاَةَ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ

باب: جب نماز کی تکبیر ہونے لگے تو فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا

٦٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: ((مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ.)) ح قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً مِنَ الأَزْدِ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ ابْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً وَقَدْ

۶۲۹- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک شخص (خود عبداللہ بن مالک) پر سے گزرے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد نے کہا مجھ کو شعبہ نے خبر دی کہا مجھ کو سعد بن ابراہیم نے کہا میں نے حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب سے سنا کہا میں نے ازد (قبیلے کے) ایک شخص سے جس کا نام مالک بن بحینہ تھا سنا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ دو رکعات (فجر کی سنت کی)

أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاثَ بِهِ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الصُّبْحَ أَرْبَعًا، الصُّبْحَ أَرْبَعًا)) تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَمُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ سَعْدٍ عَنْ حَفْصٍ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ. وَقَالَ حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَعْدٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ مَالِكٍ.

پڑھ رہا تھا- ادھر تکبیر ہو رہی تھی' جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس کے گرد ہوئے (سبھوں نے اس کو گھیر لیا) آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا ارے کیا صبح کی چار رکعات پڑھتا ہے صبح کی چار رکعتیں بہز بن اسد کے ساتھ اس حدیث کو غندر اور معاذ نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور مالک بن بحسینہ نے کہا- اور ابن اسحاق نے اس حدیث کو سعد سے روایت کیا انہوں نے حفص سے انہوں نے عبداللہ بن بحسینہ سے اور حماد بن ابی سلمہ نے کہا مجھ کو سعد نے خبر دی انہوں نے حفص سے انہوں نے مالک بن بحسینہ رضی اللہ عنہ سے-

٤٢٩- بَابُ حَدِّ الْمَرِيْضِ أَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

باب: بیمار کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہیے

٦٣٠- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الأَسْوَدُ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَذَكَرْنَا الْمُوَاظِبَةَ عَلَى الصَّلاَةِ وَالتَّعْظِيمَ لَهَا قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. وَأَعَادَ. فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: ((إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي، فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، (فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ. ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ). فَقِيلَ لِلأَعْمَشِ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَتِهِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ؟ فَقَالَ

٦٣٠- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ حفص نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا اسود بن یزید نخعی نے کہا ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بیٹھے) تھے ہم نے نماز ہمیشہ پڑھنے کا اور نماز بڑی عبادت ہونے کا ذکر کیا انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپؐ نے وفات فرمائی اور نماز کا وقت آیا اذان ہوئی تو آپؐ نے حکم دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' آپؐ سے عرض کیا گیا کہ ابو بکر دل کے نرم ہیں وہ جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے آپؐ نے پھر وہی حکم دیا پھر وہی عرض کیا گیا پھر تیسری بار آپؐ نے وہی حکم دیا اور (اپنی بی بیوں سے) فرمایا تم تو یوسفؑ پیغمبر کے ساتھ والیاں ہو' ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں آخر ابو بکر نماز پڑھانے کے لیے نکلے' اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ذرا اپنا مزاج ہلکا پایا آپؐ باہر برآمد ہوئے' دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے حضرت عائشہ نے کہا گویا میں آپؐ کے دونوں پاؤں دیکھ رہی ہوں وہ بیماری سے زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے ابو بکر نے یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا آنحضرت ﷺ نے ان کو اشارہ کیا' اپنی جگہ رہو' پھر لوگ آنحضرت ﷺ کو لے کر آئے آپؐ ابو بکر کے بازو بیٹھ گئے' جب اعمش نے یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے ان سے کہا کیا آنحضرت ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور ابو بکر آپؐ کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابو بکر کی پیروی اعمش نے سر ہلا کر

برَأْسِهِ: نَعَمْ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الأَعْمَشِ بَعْضَهُ. وَزَادَ أَبُو مَعَاوِيَةَ: جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا.

بتلایا ہاں اس حدیث کا ایک ٹکڑا ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے روایت کیا انہوں نے اعمش سے اور ابو معاویہ نے اس روایت میں یہ بڑھایا کہ آنحضرت ابو بکر کی بائیں طرف بیٹھے تو ابو بکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

٦٣١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ العَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ : لاَ. قَالَ : هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

٦٣١- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی، تو آپ نے اپنی بی بیوں سے اجازت لی کہ بیماری میں آپ میرے گھر میں رہیں، انہوں نے اجازت دی آپ دو آدمیوں پر ٹیکا دیے ہوئے نکلے آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کر رہے تھے اور آپ عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کے بیچ میں تھے عبیداللہ (راوی) نے کہا میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ دوسرا آدمی کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ دوسرے آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

٤٣٠- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ

باب: بارش یا اور کسی عذر سے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت

٦٣٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلاَةِ - فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ - ثُمَّ قَالَ: أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ. ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ - إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ - يَقُولُ: ((أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ)).

٦٣٢- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ایک سردی اور آندھی کی رات میں اذان دی پھر (یوں پکار کر) کہہ دیا لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو، اس کے بعد یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردی اور بارش کی رات میں موذن کو یہ حکم دیتے وہ (پکار کر) کہہ دے لوگو! اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو۔

٦٣٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ : أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى، وَأَنَّهُ قَالَ

٦٣٣- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے کہا کہ عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے تھے اور اندھے تھے انہوں نے

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهَا تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالسَّيْلُ، وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ، فَصَلِّ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ؟)) فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! کبھی اندھیرا ہوتا ہے اور پانی بہتا ہے اور میں اندھا آدمی ہوں (جماعت میں آ نہیں سکتا) تو آپ یارسول اللہ! میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھ دیجئے' میں اس کو نماز کی جگہ بنالوں- پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا' میں کہاں نماز پڑھوں' انہوں نے گھر میں ایک ایسی جگہ بتلادی' آپ نے اسی جگہ نماز پڑھی (جہاں انہوں نے بتلائی تھی)

٤٣١- بَابُ هَلْ يُصَلِّي الإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ؟ وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ؟

باب: جو لوگ (بارش یا اور کسی آفت میں) مسجد میں آ جائیں تو کیا امام ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور برسات میں جمعہ کے دن خطبہ پڑھے یا نہیں

٦٣٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: قُلْ: الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ، فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِنَّهَا عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ. وَعَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أُؤْثِمَكُمْ، فَتَجِيْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ إِلَى رُكَبِكُمْ.

٦٣٤- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب بصری نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے عبدالحمید صاحب الزیادی نے کہا میں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے سنا انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم کو کیچڑ کے دن خطبہ سنایا جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہنے کو ہوا تو اس کو حکم دیا یوں کہہ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لو' لوگ یہ دیکھ کر ایک کو ایک تکنے لگے جیسے انہوں نے اس کو ناجائز سمجھا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تم نے شاید اس کو برا جانا یہ تو انہوں نے بھی کیا ہے جو مجھ سے کہیں بہتر تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جمعہ واجب ہے اور میں نے برا جانا کہ حی علی الصلوٰۃ کہوا کر تم کو تکلیف میں ڈالوں' حماد نے اس حدیث کو عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے' انہوں نے ابن عباس سے ایسا ہی روایت کیا اتنا فرق ہے کہ ابن عباس نے کہا میں نے تم کو گناہ گار کرنا برا سمجھا گھٹنوں تک تم کیچڑ سانتے ہوئے آؤ-

٦٣٥- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْفُ - وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ - فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ

٦٣٥- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے' وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے' وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے (شب قدر کو) پوچھا انہوں نے کہا ایک ابر کا ٹکڑا آیا وہ برسا حتیٰ کہ مسجد کی چھت بہنے لگی وہ کھجور کی شاخوں کی تو تھی ہی پھر نماز کی تکبیر ہوئی میں نے آنحضرت ﷺ کو

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهِ.

دیکھا آپ کیچڑ پانی میں سجدہ کر رہے تھے' یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان آپ کی مبارک پیشانی میں میں نے دیکھا-

٦٣٦- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : إِنِّي لاَ أَسْتَطِيْعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ - وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا - فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَبَسَطَ لَهُ حَصِيْرًا، وَنَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيْرِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُوْدِ لأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلاَّهَا إِلاَّ يَوْمَئِذٍ.

٦٣٦- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے انس بن سیرین نے' انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے ایک انصاری مرد نے (آنحضرت سے) عرض کیا میں آپ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا' اور وہ موٹا آدمی تھا (بھاری بھر کم) اس نے آنحضرت ﷺ کے لیے کھانا بھی تیار کیا اور آپ کو اپنے مکان پر دعوت دی' اور ایک بوریا آپ کے پیچھے بچھایا (صاف یا نرم کرنے کو) اس کا ایک کنارہ دھو ڈالا' آنحضرت ﷺ نے اس بوریے پر دو رکعات پڑھیں' ایک شخص (عبدالحمید) نے جو جارود کی اولاد میں تھا انس سے کہا کیا آنحضرت ﷺ دن چڑھے چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا میں نے تو اس دن کے سوا اور کبھی آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا-

٤٣٢- بَابُ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعَشَاءِ

باب: جب کھانا سامنے رکھا جائے' ادھر نماز کی تکبیر ہو تو کیا کرنا چاہیے- عبداللہ بن عمر تو (ایسی حالت میں) پہلے شام کا کھانا کھا لیتے تھے

وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ إِقْبَالُهُ عَلٰى حَاجَتِهِ حَتّٰى يُقْبِلَ عَلٰى صَلاَتِهِ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ.

اور ابوالدرداء صحابی نے کہا یہ آدمی کی عقل مندی ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کرے تاکہ نماز میں جب وہ کھڑا ہو تو اس کا دل خالی ہو (کوئی خیال نہ رہے)

٦٣٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ)).

٦٣٧- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا جب شام کا کھانا رکھا جائے ادھر نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھا لو-

٦٣٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَأُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلاَةَ الْمَغْرِبِ وَلاَ تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ)).

٦٣٨- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھا جائے تو پہلے کھانا کھا لو پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو-

٦٣٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَأُوا بِالْعَشَاءِ، وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ)). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَلَا يَأْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الإِمَامِ. وَقَالَ زُهَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ، وَوَهْبٌ مَدِيْنِيٌّ.

۶۳۹- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے' انہوں نے عبیداللہ بن عمرؓ سے' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا (سامنے) رکھا جائے اور نماز کی تکبیر ہو تو پہلے کھانا کھالو اور نماز کے لیے جلدی نہ کرے کھانے سے فراغت کرے' اور عبداللہ بن عمرؓ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور ادھر نماز کی تکبیر ہوتی' وہ کھانے سے فراغت تک نماز کے لیے نہ آتے اور امام کی قرأت سنتے رہتے اور زہیر بن معاویہ اور وہب بن عثمان نے موسیٰ بن عقبہ سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانے پر (بیٹھا) ہو تو جلدی نہ کرے اچھی طرح اپنی خواہش پوری کرلے اگو نماز کی تکبیر ہو جائے امام ابو عبداللہ بخاری نے کہا اور مجھ سے ابراہیم منذر نے بیان کیا انہوں نے وہب بن عثمان سے یہی حدیث روایت کی اور وہب مدینہ طیبہ کے رہنے والے تھے۔

٤٣٣- بَابُ إِذَا دُعِيَ الإِمَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ

باب: اگر امام کو نماز کے لیے بلائیں اور اس کے ہاتھ میں وہ چیز ہو جس کو کھا رہا ہو

٦٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۶۴۰- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے' انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے خبر دی ان کے باپ عمر بن امیہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپؐ (بکری کا) دست کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے' اتنے میں نماز کے لیے بلائے گئے آپ کھڑے ہوئے اور چھری ڈال دی پھر آپؐ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

٤٣٤- بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

باب: اگر کوئی شخص گھر کا کام کاج کر رہا ہو اور نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لیے نکل کھڑا ہو

٦٤١- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ -

۶۴۱- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' کہا ہم سے حکم بن عتبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے' انہوں نے اسود بن یزید سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے' انہوں نے کہا گھر کے کام

تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ.

کاج اور کیا یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے جب نماز تیار ہوتی تو (کام چھوڑ کر) نماز کے لیے نکلتے۔

٤٣٥- بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لاَ يُرِيْدُ إِلاَّ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسُنَّتَه

باب: کوئی شخص صرف یہ بتلانے کے لیے کہ آنحضرت ﷺ نماز کیوں کر پڑھتے تھے اور آپ کا طریق کیا تھا- نماز پڑھے تو کیسا؟

٦٤٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ: إِنِّي لأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيْدُ الصَّلاَةَ، أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي. فَقُلْتُ لأَبِي قِلاَبَةَ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالَ: مِثْلَ شَيْخِنَا هَذَا، وَكَانَ شَيْخُنَا يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى.

٦٤٢- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا مالک بن حویرث (صحابی) ہماری اس مسجد میں آئے اور کہنے لگے میں تمہارے لیے نماز پڑھتا ہوں اور میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں ہے- میں فقط یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح نماز پڑھوں (اور تم کو بتلاؤں) جس طرح آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا میں نے ابو قلابہ سے پوچھا مالک کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہمارے اس شیخ (عمرو بن سلمہ) کی طرح اور عمرو بن سلمہ جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے پہلی رکعت پڑھنے کے بعد تو ذرا بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

٤٣٦- بَابُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ

باب: سب سے زیادہ حق دار امامت کا وہ ہے جو علم اور فضیلت والا ہو

٦٤٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: ((مَرِضَ النَّبِيُّ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ، إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. قَالَ: ((مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَعَادَتْ. فَقَالَ ((مُرِّي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ)) فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٤٣- ہم سے [illegible]ق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے حسین بن علی بن ولید نے' انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے' انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ عامر نے بیان کیا' انہوں نے (اپنے باپ) ابو موسیٰ اشعری سے کہ آنحضرت بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے فرمایا ابو بکر سے کہو' وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' حضرت عائشہؓ نے عرض کیا' ابو بکر نرم دل آدمی ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کو مشکل ہو جائے گا آپ نے (پھر وہی) فرمایا ابو بکر سے کہہ وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہؓ نے پھر یہی معروضہ کیا آپ نے پھر یہی فرمایا ابو بکر سے کہہ وہ نماز پڑھائیں تم تو یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو- آخر آنحضرت ﷺ کا پیغام لانے والا ابو بکر کے پاس آیا وہ جب تک آنحضرت زندہ رہے لوگوں کو نماز پڑھایا کیے۔

٦٤٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ، ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ)). فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

۶۴۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے' انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے اپنی (موت کی) بیماری میں فرمایا ابو بکر سے کہو وہ لوگوں سے نماز پڑھائیں- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا ابو بکر جب آپ کی جائے پر کھڑے ہوں گے تو روتے روتے (ان کی آواز بھی نکل نہ سکے گی) وہ لوگوں کو قرأت نہ سنا سکیں گے' عمر کو حکم دیجئے' وہ نماز پڑھائیں- حضرت عائشہؓ نے کہا میں ام المومنین حفصہ سے بولی تم بھی تو آنحضرت سے کہو کہ ابو بکر جب آپ کی جائے پر کھڑے ہوں گے تو روتے روتے لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے' اس لیے عمر کو حکم دیجئے وہ لوگوں کی امامت کریں حفصہ نے یہی معروضہ کیا آپ نے فرمایا بس چپ رہ (آپ خفا ہوئے ان کو ڈانٹا) تم یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو' ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں- اس وقت حضرت حفصہ حضرت عائشہ سے کہہ اٹھیں بھلا مجھ کو کہیں تم سے بھلائی پہنچ سکتی ہے-

٦٤٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الِاثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۵- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو انس بن مالک انصاری نے اور وہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والے اور آپ کے خادم اور صحابی تھے کہ آنحضرت ﷺ کی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی ابو بکر صدیق لوگوں کی امامت کرتے رہے جب پیر کا دن ہوا تو لوگ نماز میں صف باندھے تھے آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہم کو دیکھنے لگے- آپ کا مبارک چہرہ (حسن اور جمال اور صفائی میں) گویا مصحف کا ایک ورق تھا- پھر آپ مسکرا کر ہنسنے لگے- آنحضرت ﷺ کے دیدار سے ہم کو اتنی خوشی ہوئی کہ ہم خوشی کے مارے نماز توڑنے ہی کو تھے اور ابو بکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اس لیے کہ صف میں مل جائیں' وہ سمجھے کہ آنحضرت ﷺ نماز کے لیے برآمد ہوں گے- لیکن آپ نے ہم کو اشارے سے یہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر لو اور پردہ ڈال لیا پھر اسی دن آپ کی وفات ہوئی-

٦٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۶۴۶- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمر منقری نے بیان کیا' کہا ہم سے

الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا. فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ، وَأَرْخَى النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ.

عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا (بیماری میں) آنحضرت ﷺ تین دن تک برآمد نہیں ہوئے (انہیں دنوں میں ایک دن) نماز کی تکبیر ہوئی تو ابو بکر رضی اللہ عنہ امامت کے لیے آگے بڑھنے کو تھے۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ نے پردہ پکڑا اس کو اٹھایا جب آپ کا مبارک منہ ہم کو دکھلائی دیا تو آپ کے منہ سے زیادہ کوئی چیز (ساری دنیا میں) ہم نے بھلی نہیں دیکھی (قربان اس حسن و جمال کے) پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے ابو بکر کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ اور (بدستور) پردہ چھوڑ لیا۔ پھر وفات تک ہم آپ کو نہ دیکھ سکے۔

٦٤٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ. قَالَ: ((مُرُوهُ فَيُصَلِّي)). فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ: ((مُرُوهُ فَيُصَلِّي، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ)). تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ عُقَيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۷- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کی بیماری سخت ہو گئی تو لوگوں نے عرض کیا نماز کے باب میں کیا حکم۔ آپ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابو بکر کچے دل کے آدمی ہیں وہ جب قرآن پڑھتے ہیں تو بہت رونے لگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ان ہی سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے پھر یہی اعراض کیا آپ نے فرمایا انہی سے کہو نماز پڑھائیں تم یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو یونس کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن ولید زبیدی اور زہری کے بھتیجے اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ہے اور عقیل اور معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٤٣٧- بَابُ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الإِمَامِ لِعِلَّةٍ

باب: جو شخص کسی عذر سے (صف چھوڑ کر) امام کے بازو کھڑا ہو

٦٤٨- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: (أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ، فَكَانَ

۶۴۸- ہم سے زکریا بن یحییٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ (عروہ) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے اپنی بیماری میں ابو بکر کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو

يُصَلِّي بِهِمْ. قَالَ عَرْوَةُ: فَوَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ).

نماز پڑھائیں تو وہ نماز پڑھاتے رہے' عروہ نے کہا(ایک دن) آنحضرت ﷺ نے (ذرا) اپنے تئیں ہلکا پایا تو باہر برآمد ہوئے ابو بکر لوگوں کی امامت کر رہے تھے' جب ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹے' آپؐ نے اشارے سے فرمایا نہیں اپنی جگہ رہو- پھر آنحضرت ﷺ ابو بکر کے بازو بیٹھ گئے ان کے برابر تو ابو بکر تو آنحضرت کی نماز کی پیروی کر کے نماز پڑھتے تھے اور لوگ ابو بکر کی نماز کی پیروی کرتے تھے-

٤٣٨- بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الإِمَامُ الأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ

باب: ایک شخص نے امامت شروع کر دی پھر اصلی (معین) امام آن پہنچا اب پہلا شخص پیچھے سرک گیا یا نہیں سرکا ہر حال میں اس کی نماز جائز ہو گی

فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس باب میں حضرت عائشہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی-

٦٤٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ. فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي

٦٤٩- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے' انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت ﷺ بنی عمرو بن عوف میں گئے ان کے آپس میں صلح کرانے کو (آپ کو دیر لگی) اور نماز کا وقت آن پہنچا' مؤذن (بلال) ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم نماز پڑھاتے ہو میں تکبیر کہوں' انہوں نے کہا اچھا خیر ابو بکر نے نماز شروع کر دی' اتنے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے' لوگ نماز پڑھ رہے تھے- آپؐ صف چیرتے ہوئے اندر گھسے اور پہلی صف میں جا کر ٹھہرے- لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر دھیان نہیں کرتے تھے' جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو پھر دیکھا' کیا دیکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ (کھڑے) ہیں- آپؐ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا اپنی جگہ رہو (نماز پڑھائے جاؤ) لیکن انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا کہ امامت کیے جاؤ' (ان کو اس لائق سمجھا) پھر وہ پیچھے سرک آئے- اور (پہلی) صف میں مل گئے اور آنحضرت ﷺ آگے بڑھ گئے (امام کی جگہ) آپؐ نے نماز پڑھائی- جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ابو بکر تم اپنی جگہ پر کیوں نہیں ٹھہرے رہے- میں تم کو حکم دے چکا تھا' انہوں نے عرض

قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا لِيْ رَأَيتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ؟ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ)).

کیا' بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو دیکھو' اور نماز میں اللہ کے پیغمبر کے آگے رہنا دیکھو یہ کہیں ہو سکتا ہے تب آنحضرت ﷺ نے لوگوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا' تم نے اتنی تالیاں کیوں بجائیں دیکھو کسی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو وہ سبحان اللہ کہے- جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف دھیان ہو گا اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے-

٤٣٩- بَابُ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ

باب: جب کئی آدمی قرأت میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا امامت کرے

٦٥٠- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا فَقَالَ: ((لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ، مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا، وَصَلَاةِ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

٦٥٠- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم کو حماد بن زید نے خبر دی' انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم کئی آدمی سب کے سب جوان بیٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اپنے ملک سے) آئے' کوئی بیس راتوں تک آپؐ کے پاس رہے آپؐ کی مزاج میں رحم بہت تھا آپؐ نے (ہماری غربت کا حال) دیکھ کر فرمایا' تم اپنے ملک میں لوٹ جاؤ' اور وہاں لوگوں کو دین کی باتیں سکھاؤ (تو بہت اچھا ہو گا) ان سے کہو فلاں نماز فلاں وقت پر پڑھیں اور فلاں نماز فلاں وقت پر ہو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے-

٤٤٠- بَابُ إِذَا زَارَ الإِمَامُ قَوْمًا فَأَمَّهُمْ

باب: اگر امام کچھ لوگوں سے ملنے جائے تو ان کا امام ہو سکتا ہے

٦٥١- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ قَالَ: اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا.

٦٥١- ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی' وہ زہری سے' انہوں نے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی' کہا میں نے عتبان بن مالک انصاری سے سنا انہوں نے کہا آپؐ نے (مجھ سے میرے گھر میں آنے کی) اجازت مانگی' میں نے آپؐ کو اجازت دی پھر آپؐ نے فرمایا تو کہاں چاہتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھوں؟ میں نے اپنی پسند سے ایک جگہ بتلا دی آپؐ وہیں (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے اور ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی پھر آپؐ نے سلام پھیرا-

٤٤١ - بَابُ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

باب: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں

وَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِذَا رَفَعَ قَبْلَ الإِمَامِ يَعُودُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الإِمَامَ. وَقَالَ الْحَسَنُ - فِيمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلاَ يَقْدِرُ عَلَى السُّجُودِ: يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الأُولَى بِسُجُودِهَا. وَفِيمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتَّى قَامَ يَسْجُدُ.

اور آنحضرت ﷺ نے وفات کی بیماری میں بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی (لوگ کھڑے تھے) اور عبداللہ بن مسعود نے کہا جب کوئی امام سے پہلے سر اٹھا لے (رکوع یا سجدے میں) چلا جائے اور اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر سر اٹھائے رہا تھا پھر امام کی پیروی کرے - اور امام حسن بصری نے کہا' اگر کوئی شخص امام کے ساتھ دو رکعات پڑھے لیکن سجدہ نہ کر سکے' تو وہ اخیر رکعت کے لیے دو سجدے کرے پھر پہلی رکعت سجدے سمیت دہرائے اور جو شخص سجدہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو وہ سجدے میں چلا جائے -

٦٥٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: أَلاَ تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)). قَالَتْ: فَفَعَلْنَا. فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ﷺ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ)). قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ : ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا : لاَ، وَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمَخْضَبِ)). فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ. ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: ((أَصَلَّى النَّاسُ؟)) قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللهِ - وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ لِصَلاَةِ

۶۵۲- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو زائدہ بن قدامہ نے خبر دی انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے' انہوں نے کہا میں حضرت عائشہؓ پاس گیا اور میں نے کہا کیا تم مجھ سے آنحضرت ﷺ کی بیماری کا حال نہیں بیان کرتیں انہوں نے کہا کیوں نہیں میں بیان کرتی ہوں' آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے' ہم نے عرض کیا جی نہیں یارسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا تو کنگال میں میرے (نہانے کے) لیے پانی رکھو' حضرت عائشہؓ نے کہا ہم نے پانی رکھ دیا آپؐ نے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے' ہم نے عرض کیا جی نہیں یارسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا ذرا پانی میرے نہانے کے لیے کنگال میں رکھ دو' ہم نے رکھ دیا- آپؐ نے غسل کیا پھر اٹھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی- ہم نے عرض کی جی نہیں یارسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں- آپؐ نے فرمایا کنگال میں میرے نہانے کے لیے پانی رکھ دو' پھر آپؐ بیٹھے اور غسل کیا' اٹھنا چاہا تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو پوچھا' لوگوں نے نماز پڑھ لی' ہم نے عرض کی جی نہیں' یارسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں' اور لوگوں کا یہی حال تھا وہ مسجد میں اکٹھا تھے عشاء کی نماز کے لیے آنحضرت ﷺ کا انتظار کر رہے تھے تب آپؐ نے ابوبکر صدیق کو کہلا بھیجا تم لوگوں کو نماز پڑھا

الْعِشَاءِ الآخِرَةِ- فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ - وَكَانَ رَجُلاً رَقِيقًا - يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ. ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ - أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ - لِصَلاَةِ الظُّهْرِ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لاَ يَتَأَخَّرَ، فَقَالَ: ((أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ)). فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ : أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا. فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ : هُوَ عَلِيٌّ.

دو- آپ کا پیغام پہنچانے والا ابو بکر رضی اللہ عنہ پاس آیا اور اس نے کہا آنحضرت ﷺ کا حکم یہ ہے کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ- ابو بکر ذرا نرم دل آدمی تھے' انہوں نے حضرت عمر سے کہا اے عمر! نماز پڑھاؤ حضرت عمر نے کہا تم اس کی (امامت کے) زیادہ حق دار ہو- آخر ان دنوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے' پھر آنحضرت ﷺ کو کچھ اپنا مزاج ہلکا معلوم ہوا آپ دو مردوں پر ٹیکا دیے ہوئے ظہر کی نماز کے لیے نکلے' ان میں ایک عباس تھے' اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے' جب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا' لیکن آپ نے ان کو اشارے سے فرمایا (وہیں رہو) پیچھے نہ ہٹو پھر آپ نے ان دو مردوں سے فرمایا مجھ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بازو بٹھا دو' انہوں نے بٹھا دیا تو ابو بکر تو نماز میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابو بکر کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور آنحضرت ﷺ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا میں یہ حدیث (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے) سن کر عبداللہ بن عباس پاس گیا اور ان سے کہا کیا میں تم سے وہ حدیث بیان کروں جو حضرت عائشہ نے آنحضرت ﷺ کی بیماری کے حال میں مجھ سے بیان کی ہے' انہوں نے کہا بیان کرو' میں نے حضرت عائشہ کی یہی حدیث بیان کی' انہوں نے اس میں سے کوئی بات کا انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ حضرت عائشہؓ نے اس دوسرے شخص کا نام بیان کیا جو عباس کے ساتھ تھے میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علی تھے-

٦٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ: (صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا). فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُوْنَ)).

۶۵۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں اپنے گھر میں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے چند لوگوں نے کھڑے کھڑے پڑھی آپ نے ان کو اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو-

٦٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَصَلَّى صَلاَةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: قَوْلُهُ: وَ إِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا هُوَ فِي مَرَضِهِ الْقَدِيمِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا، لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُودِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالآخِرِ فَالآخِرُ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۵۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے' اس پر سے گر پڑے' آپ کی داہنی پہلو چھل گئی تو آپ نے کوئی نماز ان نمازوں میں سے بیٹھ کر پڑھی ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ ہی کر پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو' اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا ولک الحمد کہو' اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو- امام ابو عبداللہ بخاری نے کہا حمیدی نے کہا یہ جو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو' یہ پرانی بیماری میں فرمایا تھا- پھر اس کے بعد (موت کی اخیر بیماری میں) آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی' اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے آپ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا اور ہے یہ کہ جو فعل آپ کا آخری ہو اس کو لینا چاہیے پھر جو اس سے آخری ہو-

٤٤٢- بَابُ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ؟

باب: امام کے پیچھے جو لوگ مقتدی ہوں وہ کب سجدہ کریں

وَقَالَ أَنَسٌ عن النبي ﷺ: فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا.

اور انس نے (اگلی حدیث میں جو ابھی گزری) آنحضرت ﷺ سے یوں روایت کیا کہ جب امام سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو-

٦٥٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُودًا بَعْدَهُ.

۶۵۵- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے' وہ سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو اسحاق عمر بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن یزید خطمی نے کہا مجھ سے براء بن عازب نے' وہ جھوٹے نہیں تھے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ (سجدے کے لیے) نہ جھکاتا' یہاں تک کہ آپ سجدے میں گر پڑتے پھر آپ کے بعد ہم لوگ سجدے میں جاتے-

٦٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ بِهَذَا.

۶۵۶- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے ابو اسحاق سے جیسے اوپر گزرا-

٤٤٣- بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

٦٥٧- حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ أَلاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ)).

باب: جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے میں) سر اٹھائے اس کا گناہ

۶۵۷- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا انہوں نے محمد بن زیاد سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا کیا تم میں کوئی جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہیں اللہ اس کا سر گدھے کا کر دے یا اس کی صورت گدھے کی صورت کر دے۔

٤٤٤- بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى

وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ وَوَلَدِ الْبَغِيِّ وَالأَعْرَابِيِّ وَالْغُلاَمِ الَّذِيْ لَمْ يَحْتَلِمْ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يَؤُمُّهم أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ)) وَلاَ يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ بِغَيْرِ عِلَّةٍ.

٦٥٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ الْعُصْبَةَ - مَوْضِعٌ بِقُبَاءٍ - قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَكَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

٦٥٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اسْمَعُوا وَأَطِيْعُوا وَإِنْ اسْتُعْمِلَ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ)).

باب: غلام کی اور جو غلام آزاد ہو گیا ہو اس کی امامت کا بیان

اور حضرت عائشہ کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن دیکھ کر کیا کرتا تھا اور ولد الزنا اور گنوار اور نابالغ لڑکے کی امامت کا بیان' کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری ہو وہ ان کی امامت کرے' اور غلام بغیر کسی ضرورت کے جماعت میں حاضر ہونے سے نہ روکا جائے گا۔

۶۵۸- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پہلے مہاجر (مکہ سے نکل کر) عصبہ میں پہنچے جو قبا میں ایک مقام ہے آنحضرت ﷺ کے تشریف لانے سے پیشتر تو سالم جو حذیفہ کے غلام تھے وہ ان کی امامت کیا کرتے' ان کو سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔

۶۵۹- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا مجھ سے ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی نے بیان کیا انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا حاکم کی سنو اور اس کی بات مانو گو ایک حبشی (غلام) جس کا سر سوکھے انگور برابر ہو' تم پر حاکم بنایا جائے۔

٤٤٥- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ

باب: اگر امام اپنی نماز کو پورا نہ کرے اور

وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

مقتدی پورا کریں

٦٦٠- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَإِنْ أَخْطَأُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ)).

٦٦٠- ہم سے فضل بن سہل نے بیان کیا کہا ہم سے حسن بن موسیٰ اشیب نے' کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے' وہ زید بن اسلم سے' وہ عطاء بن یسار سے' وہ ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ امام لوگ تم کو نماز پڑھاتے ہیں- اگر ٹھیک طور سے پڑھیں گے تب تم کو ثواب ملے گا اگر غلطی کریں گے تو بھی تم کو ثواب مل جائے گا غلطی کا وبال ان پر رہے گا-

٤٤٦- بَابُ إِمَامَةِ الْمَفْتُونِ وَالْمُبْتَدِعِ

باب باغی اور بدعتی کی امامت کا بیان

وَقَالَ الْحَسَنُ: صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهُ.

اور امام حسن بصری نے کہا تو نماز پڑھ لے' اس کی بدعت اس کے سر

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَقَالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى، وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ. فَقَالَ: الصَّلاَةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَأَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَإِذَا أَسَاؤُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: لاَ نَرَى أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ الْمَخْنَثِ إِلاَّ مِنْ ضَرُورَةٍ لاَ بُدَّ مِنْهَا.

امام بخاری نے کہا ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے' وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب باغیوں نے ان کو گھیر رکھا تھا- اور کہا تم تو عام مسلمانوں کے امام ہو اور تم پر جو آفت اتری وہ جانتے ہو اب فسادیوں کا امام ہم کو نماز پڑھاتا ہے ہم ڈرتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گناہ گار نہ ہوں- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا نماز تو جو کام لوگ کرتے ہیں سب میں بہتر ہے پھر جب وہ اچھا کام کریں تو بھی ان کے ساتھ مل کر اچھا کام کر' اور جب وہ برا کریں تو ان کی برائی سے الگ رہ اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا زہری نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہیجڑے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں مگر ایسی ہی لاچاری ہو تو اور بات ہے-

٦٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي ذَرٍّ: ((اسْمَعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِيٍّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ)).

٦٦١- ہم سے محمد بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بات سن اور کہنا مان اگرچہ حبشی (غلام حاکم) ہو جس کا سر منقیٰ کے برابر ہو-

٤٤٧- بَابُ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ

باب: جب دو ہی نمازی ہوں تو مقتدی امام کے

بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَ اثْنَيْنِ

داہنے طرف اس کے برابر کھڑا ہو

٦٦٢- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكْعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ - أَوْ قَالَ خَطِيْطَهُ - ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

٦٦٢- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حاکم بن عتیبہ سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے' انہوں نے کہا میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے گھر میں رات کو رہ گیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے عشاء کی نماز پڑھی پھر (مسجد سے ان کے گھر میں) چار رکعتیں پڑھیں پھر سو رہے پھر اٹھے (اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگے' میں بھی آیا اور آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپؐ نے مجھ کو اپنی داہنی طرف کر لیا آپؐ نے پانچ رکعات پڑھیں پھر دو رکعات پھر آرام فرمایا یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے خراٹے کی آواز سنی پھر (صبح کی نماز کے لیے برآمد ہوئے)

٤٤٨- بَابُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الإِمَامِ

باب: اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو اور امام اس کو پھرا کر داہنی طرف کر لے

فَحَوَّلَهُ الإِمَامُ إِلَى يَمِيْنِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی (نہ امام کی نہ مقتدی کی)

٦٦٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِهِ بُكَيْرًا فَقَالَ: حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ.

٦٦٣- ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے' کہا ہم سے عمرو بن حارث مصری نے' وہ عبدربہ بن سعید سے' وہ مخرمہ بن سلیمان سے' وہ کریب سے جو ابن عباسؓ کے غلام تھے- انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں ام المومنین میمونہؓ پاس سویا اور آنحضرت ﷺ رات کو انہی کے پاس تھے آپؐ نے وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپؐ نے مجھ کو پکڑا اور اپنی داہنی طرف کر لیا اور تیرہ رکعات (وتر سمیت) پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' اور آپؐ جب سوتے تھے تو خراٹے لیتے تھے پھر موذن آپ کے پاس آیا آپؐ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکر بن عبداللہ سے بیان کی انہوں نے کہا کریب نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی-

٤٤٩- بَابُ إِذَا لَمْ يَنْوِ الإِمَامُ أَنْ يَؤُمَّ، ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَأَمَّهُمْ

باب: نماز شروع کرتے وقت امامت کی نیت نہ ہو پھر کچھ لوگ آ جائیں اور ان کی امامت کرے

٦٦٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ

٦٦٤- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن

بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ أُصَلِّي مَعَهُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِرَأْسِي وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ.

ابراہیم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن جبیر سے 'انہوں نے اپنے باپ سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے 'انہوں نے کہا میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہؓ پاس رات کو رہ گیا آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے 'رات کو (تہجد کی) نماز پڑھنے لگے میں بھی نماز میں شریک ہوا آپؐ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپؐ نے میرا سر پکڑ کر مجھ کو داہنی طرف کھڑا کر لیا۔

٤٥٠- بَابُ إِذَا طَوَّلَ الإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ صَلَّى

باب: اگر امام لمبی سورت شروع کرے اور کسی کو کام ہو تو وہ اکیلے نماز پڑھ کر چل دے تو کیسا؟

٦٦٥- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّ مُعَاذًا يُنَالُ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فَتَّانٌ، فَتَّانٌ، فَتَّانٌ)) (ثَلَاثَ مِرَارٍ) أَوْ قَالَ: ((فَاتِنًا، فَاتِنًا، فَاتِنًا)) وَأَمَرَهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ. قَالَ عَمْرٌو: لاَ أَحْفَظُهُمَا.

٦٦٥- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا معاذ بن جبل آنحضرت ﷺ کے ساتھ (فرض) نماز پڑھا کرتے تھے پھر جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے (وہی نماز ان کو پڑھاتے) (دوسری سند) اور امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا معاذ بن جبل آنحضرت ﷺ کے ساتھ (فرض) نماز پڑھ لیتے پھر لوٹ جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک بار ایسا ہوا انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ شروع کی (مقتدیوں میں سے) ایک شخص (نماز توڑ کر چل دیا) معاذ اس کو برا کہنے لگے 'یہ خبر آنحضرت کو پہنچی (اس شخص نے جا کر معاذ کی شکایت کی) آپؐ نے معاذ کو فرمایا 'تو بلا میں ڈالنے والا ہے بلا میں ڈالنے والا 'بلا میں ڈالنے والا تین بار فرمایا یوں فرمایا تو فسادی ہے فسادی فسادی 'اور آپؐ نے معاذ کو یہ حکم دیا کہ مفصل کی بیچ کی دو سورتیں پڑھا کرے 'عمرو بن دینار نے کہا مجھے یاد نہ رہیں کون سی سورتیں۔

٤٥١- بَابُ تَخْفِيْفِ الإِمَامِ فِي الْقِيَامِ، وَإِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: امام کو چاہیے کہ قیام کو ہلکا کرے (مختصر سورتیں پڑھے) اور رکوع اور سجدے کو پورا کرے

٦٦٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَّ

٦٦٦- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا میں نے قیس بن ابی حازم سے سنا کہا مجھ سے ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو نے بیان کیا انہوں

رَجُلاً قَالَ: وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا. فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ)).

نے کہا ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں صبح کی نماز میں اس وجہ سے نہیں آیا کہ فلاں صاحب نماز کو لمبا کرتے ہیں ابو مسعود نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو کبھی کسی وعظ اور نصیحت میں اس دن سے زیادہ غصے نہیں دیکھا آپؐ نے فرمایا تم میں کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ (عبادت سے یا دین سے) نفرت کرادیں دیکھو جو کوئی تم میں لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے کیونکہ لوگوں میں کوئی ناتواں ہوا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام والا۔

٤٥٢- بَابُ إِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ

باب: جب اکیلے نماز پڑھتا ہو تو جتنی چاہے لمبی کرے

٦٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ. وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ)).

٦٦٧- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھے اس لیے کہ ان میں کوئی ناتواں ہوتا ہے کوئی بیمار کوئی بوڑھا اور جب کوئی تم میں سے اکیلا اپنے لیے نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔

٤٥٣- بَابُ مَنْ شَكَا إِمَامَهُ إِذَا طَوَّلَ

باب: امام کی شکایت کرنا جب وہ نماز کو لمبا کرے

وَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ طَوَّلْتَ بِنَا يَا بُنَيَّ.

ابو اسید (صحابی مالک بن ربیعہ) نے (اپنے بیٹے) منذر سے کہا بیٹا تو نے نماز کو لمبا کر دیا ہم پر۔

٦٦٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لأَتَأَخَّرُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلاَنٌ فِيهَا. فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا رَأَيْتُهُ غَضِبَ فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ)).

٦٦٨- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے' انہوں نے قیس بن ابی حازم سے' انہوں نے ابو مسعود سے انہوں نے کہا ایک (انصاری) شخص نے آنحضرت سے عرض کیا میں جو صبح کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتا تو فلاں صاحب (ابی بن کعب) کی وجہ سے وہ نماز کو لمبا کرتے ہیں یہ سن کر آنحضرت ایسے غصے ہوئے کہ اس دن سے زیادہ غصے میں آپ کو کسی وعظ اور نصیحت میں نہیں دیکھا پھر آپؐ نے یہ فرمایا لوگو! دیکھو تم میں کچھ لوگ نفرت دلانا چاہتے ہیں جو کوئی تم میں سے امام بنے وہ ہلکی نماز پڑھے' اس لیے کہ اس کے پیچھے کوئی ناتواں ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا۔

٦٦٩- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيَّ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ! وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ - فَوَافَقَ مُعَاذًا يُصَلِّي، فَبَرَكَ نَاضِحَيْهِ وَأَقْبَلَ إِلَى مُعَاذٍ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ - أَوْ النِّسَاءِ - فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ، وَبَلَغَهُ أَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَشَكَا إِلَيْهِ مُعَاذًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ- أَوْ أَفَاتِنٌ أَنْتَ - (ثَلاَثَ مِرَارٍ) ، فَلَوْ لاَ صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، فَإِنَّهُ يُصَلِّي وَرَاءَكَ الْكَبِيرُ وَالضَّعِيفُ وَذُو الْحَاجَةِ)). أَحْسِبُ هَذَا فِي الْحَدِيثِ. وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمِسْعَرٌ وَالشَّيْبَانِيُّ. قَالَ عَمْرٌو وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ (قَرَأَ مُعَاذٌ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ) وَتَابَعَهُ الأَعْمَشُ عَنْ مُحَارِبٍ.

۶۶۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا ایک شخص پانی اٹھانے والے دو اونٹ لے کر آیا رات اندھیری ہو گئی تھی اس نے معاذ کو (عشاء کی) نماز پڑھتے پایا تو اپنے اونٹوں کو بٹھلایا معاذ کی طرف آیا (کہ نماز میں شریک ہو) معاذ نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی وہ (نماز چھوڑ کر) چل دیا اس سے کسی نے کہا کہ معاذ نے تجھ کو برا بھلا کہا وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور معاذ کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا اے معاذ! تو بلا میں ڈالنے والا یا فسادی ہے- تین بار یہی فرمایا بھلا تو نے سبح اسم ربك الأعلى اور والشمس وضحاها اور والليل اذا يغشى یہ سورتیں کیوں نہیں پڑھیں تیرے پیچھے بوڑھے اور ناتواں اور کام ضرورت والے نماز پڑھتے ہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ جملہ فانه يصلي ورائك حدیث میں داخل ہے شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سعید بن مسروق اور مسعر اور ابو اسحاق شیبانی نے بھی روایت کیا اور عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن مقسم اور ابوالزبیر نے بھی اس حدیث کو جابر سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ معاذ نے عشاء کی نماز میں سورۂ بقرہ پڑھی اور شعبہ کے ساتھ اعمش نے بھی اس کو محارب سے روایت کیا ہے-

٤٥٤- بَابُ الإِيْجَازِ فِي الصَّلاَةِ وَإِكْمَالِهَا

باب: نماز مختصر اور پوری پڑھنا رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرنا

٦٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلاَةَ وَيُكْمِلُهَا).

۶۷۰- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نماز مختصر اور پوری پڑھتے تھے-

٤٥٥- بَابُ مَنْ أَخَفَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

باب: بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دینا

٦٧١- حَدَّثَنَا بْنُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

۶۷۱- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام عبدالرحمٰن بن عمرو اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ

عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّي لأَقُومُ فِي الصَّلاَةِ أُرِيْدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيْهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ)). تَابَعَهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ وَبَقِيَّةُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَبَقِيَّةُ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ.

ابو قتادہ حارث بن ربعی انصاری صحابی سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں اس کو لمبا کرنا چاہتا ہوں پھر بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا برا سمجھتا ہوں- ولید بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو بشر بن بکر اور بقیہ بن ولید اور عبداللہ بن مبارک نے بھی اوزاعی سے روایت کیا ہے-

٦٧٢- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلاَةً وَلاَ أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ.

۶۷۲- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال تیمی نے کہا ہم سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر قریشی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے کبھی کسی امام کے پیچھے آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ نماز میں بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے کہیں اس کی ماں کو پریشانی نہ ہو-

٦٧٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّي لأَدْخُلُ فِي الصَّلاَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ)).

۶۷۳- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کر دیتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھوں پھر میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں ماں کے دل پر اس کے بچے کے رونے سے کیسی چوٹ پڑتی ہے-

٦٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنِّي لأَدْخُلُ فِي الصَّلاَةِ فَأُرِيْدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ)). وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . . مِثْلَهُ.

۶۷۴- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن عدی نے' وہ سعید بن ابی عروبہ سے' وہ قتادہ سے' وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا میں نماز شروع کر دیتا ہوں اور میری نیت اس کے لمبے کرنے کی ہوتی ہے پھر بچہ کا رونا سن کر نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں- کیونکہ میں جانتا ہوں جو بچہ کے رونے سے اس کی ماں کو درد ہوتا ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے کہا ہم سے ابان بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم کو انس نے خبر دی آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث-

٤٥٦- بَابُ إِذَا صَلَّى ثُمَّ أَمَّ قَوْمًا

باب: ایک شخص نماز پڑھ کر پھر دوسرے لوگوں کی امامت کرے

٦٧٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو

۶۷۵- ہم سے سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان محمد بن فضل نے

النُّعْمَان قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لیتے' پھر اپنی قوم پاس جا کر ان کی امامت کرتے۔

٤٥٧- بَابُ مَنْ أَسْمَعَ النَّاسَ تَكْبِيْرَ الإِمَامِ

باب: امام کی تکبیر لوگوں کو سنانا

٦٧٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ أَتَاهُ بِلاَلٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلاَةِ قَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ)). قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ، إِنْ يَقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِي فَلاَ يَقْدِرُ عَلَى الْقِرَاءَةِ. قَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ)). فَقُلْتُ مِثْلَهُ. فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ - أَوِ الرَّابِعَةِ -: ((إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ)) فَصَلَّى. وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخُطُّ بِرِجْلَيْهِ الأَرْضَ. فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ، فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَقَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ. تَابَعَهُ مُحَاضِرٌ عَنِ الأَعْمَشِ.

٦٧٦- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے کہا ہم کو اعمش نے خبر دی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کو وہ بیماری ہوئی جس میں آپ نے وفات فرمائی تو بلال رضی اللہ عنہ نماز کی خبر دینے کو آپ پاس آئے آپ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا ابو بکر کچے دل (نرم دل) آدمی ہیں وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے رو دیں گے قرآن نہ پڑھ سکیں گے۔ آپ نے (پھر) فرمایا ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں میں نے پھر وہی عرض کیا آخر تیسری یا چوتھی بار آپ نے فرمایا تم تو یوسف کے ساتھ والیاں ہو ابو بکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں' خیر انہوں نے نماز شروع کر دی اور آنحضرت ﷺ (ذرا اپنا مزاج ہلکا پا کر) دو آدمیوں پر ٹیکا دیتے نکلے جیسے میں (اس وقت) آپ کو دیکھ رہی ہوں۔ آپ کے پاؤں لکیر کر رہے تھے۔ ابو بکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے سرکنا چاہا۔ آپ نے اشارے سے ان کو فرمایا نماز پڑھائے جاؤ اور آپ ابو بکر کے پہلو میں (ان کے برابر) بیٹھ گئے' ابو بکر آپ کی تکبیر لوگوں کو سناتے تھے عبداللہ بن داؤد کے ساتھ اس حدیث کو محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

٤٥٨- بَابُ الرَّجُلُ يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ، وَيَأْتَمُّ النَّاسُ بِالْمَأْمُومِ

باب: ایک شخص امام کی اقتداء کرے اور لوگ اس کی اقتداء کریں تو کیسا؟

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ((ائْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ))

اور آنحضرت ﷺ سے روایت ہے۔ آپ نے (پہلی صف والوں سے) فرمایا تم میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں۔

٦٧٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

٦٧٧- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ محمد بن

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ بِلاَلٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلاَةِ فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لاَ يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي)). فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ : قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لاَ يُسْمِعُ النَّاسَ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ : ((إِنَّكُنَّ لأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ)) فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادَي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلاَهُ يَخُطَّانِ فِي الأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حازم نے خبر دی' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا' جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوگئے (موت کی بیماری میں) تو بلال نماز کے لیے آپ کو بلانے کو آئے' آپؐ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں وہ جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (رو رو کر) اپنی آواز لوگوں کو نہ سنا سکیں گے بہتر ہو اگر آپؐ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں آپؐ نے فرمایا ابو بکر سے کہو نماز پڑھائیں میں نے حضرت حفصہؓ سے کہا تم عرض کرو کہ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں وہ جب آپؐ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کی آواز نہ نکل سکے گی (رو دیں گے) کاش آپؐ عمر کو نماز پڑھانے کے لیے فرمائیں آپؐ نے فرمایا تم تو یوسفؑ کی ساتھ والیاں ہو' ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں- جب ابو بکر نماز پڑھانے لگے تو آنحضرت ﷺ نے ذرا اپنا مزاج ہلکا پایا' آپؐ دو آدمیوں کا ٹیکا دے کے کھڑے ہوئے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر نشان کر رہے تھے' اسی طرح سے چل کر مسجد میں آئے' ابو بکر نے آپؐ کی آہٹ پائی تو لگے پیچھے سرکنے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اشارہ کیا (اپنی جگہ رہو) پھر آپؐ تشریف لائے اور ابو بکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے تو ابو بکر کھڑے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آنحضرت ﷺ بیٹھے بیٹھے ابو بکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ ابو بکر کی نماز کی-

٤٥٩- بَابُ هَلْ يَأْخُذُ الإِمَامُ إِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ

باب: جب امام کو نماز میں شک ہو تو مقتدیوں کے کہنے پر چل سکتا ہے

٦٧٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلاَةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟)) فَقَالَ النَّاسُ:

٦٧٨- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے مالک بن انس سے' انہوں نے ایوب سختیانی سے' انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ (ظہر کی نماز میں) دو رکعات پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے (سلام پھر دیا) ذوالیدین نے عرض کیا کیا نماز کم ہو گئی (خدا کی طرف سے دو ہی رکعات رہ گئیں) یا آپؐ بھول گئے یا رسول اللہ! آپؐ نے (اور لوگوں کی طرف دیکھ کر) فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں (سچ کہتا ہے آپؐ نے

نَعَمْ. (فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ).

دو ہی رکعات پڑھیں) اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور پچھلی دو رکعات پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے سجدہ کی طرح سجدہ کیا یا اس سے کچھ لمبا۔

٦٧٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: (صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ: صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ).

۶۷۹- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ظہر کی دو ہی رکعات پڑھیں' لوگوں نے آپ سے عرض کیا آپ نے دو رکعات پڑھیں اس وقت آپ نے دو رکعات اور پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کیے۔

٤٦٥- بَابُ إِذَا بَكَى الإِمَامُ فِي الصَّلاَةِ

باب: امام نماز میں رودے (تو کیسا؟)

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ يَقْرَأُ: ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾.

اور عبداللہ بن شداد (تابعی) نے کہا میں نے (نماز میں) حضرت عمر کا رونا سنا اور میں اخیر صف میں تھا وہ (سورۂ یوسفؑ کی) یہ آیت پڑھ رہے تھے "میں اپنے رنج اور غم کا اللہ سے شکوہ کرتا ہوں"۔

٦٨٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ. فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَهْ، إِنَّكُنَّ لأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ)). قَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا.

۶۸۰- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی (موت کی) بیماری میں فرمایا' ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابوبکر تو جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو روتے روتے اپنی آواز بھی لوگوں کو سنانا ان کو مشکل ہوگا اس لیے عمر سے فرمایئے وہ نماز پڑھائیں آپ نے فرمایا (نہیں) ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں' حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا تم تو بھی آنحضرت سے عرض کرو کہ ابوبکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو (آپ کو یاد کر کے) لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے' اس لیے عمر کو حکم دیجئے وہ نماز پڑھائیں' حضرت حفصہؓ نے عرض کیا آپ نے فرمایا بس چپ رہ تم تو یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو ابوبکر سے کہو وہ نماز پڑھائیں پھر حضرت حفصہؓ' حضرت عائشہؓ سے کہہ اٹھیں بھلا مجھ کو تم سے کہیں بھلائی ہونا چاہیے۔

٤٦١- بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: تکبیر ہوتے وقت اور تکبیر کے

عِنْدَ الإِقَامَةِ وَبَعْدَهَا

بعد صفوں کا برابر کرنا

٦٨١- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ)).

۶۸۱- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سالم بن ابی الجعد سے سنا' کہا میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو پروردگار تمہارے منہ الٹ دے گا-

٦٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَقِيْمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِيْ)).

۶۸۲- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا صفیں ٹھیک رکھو' میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں-

٤٦٢- بَابُ إِقْبَالِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: امام کا صفیں برابر کرتے وقت لوگوں کی طرف منہ کرنا

٦٨٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي زَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((أَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ)).

۶۸۳- ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو معاویہ بن عمرو نے خبر دی کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے حمید طویل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا نماز کی تکبیر ہوئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا دیکھو صفوں کو برابر رکھو اور مل کر کھڑے ہو- میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں-

٤٦٣- بَابُ الصَّفِّ الأَوَّلِ

باب پہلی صف کا بیان (اس کا ثواب)

٦٨٤- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الشُّهَدَاءُ: الْغَرِقُ، وَالْمَبْطُونُ، وَالْمَطْعُونُ، وَالْهَدِمُ)).

وَقَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا

۶۸۴- ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا' وہ امام مالک سے' وہ سمی سے' انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ بھی شہید ہے جو ڈوب جائے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے اور جو طاعون سے مرے اور جو دب کر (عمارت گرنے سے) مرے اور آپؐ نے فرمایا اگر لوگ جانیں جو ثواب نماز کے لیے جلدی آنے میں ہے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھیں اور اگر جان لیں جو ثواب عشاء اور صبح کی نماز میں ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں آئیں اور اگر جان لیں جو ثواب آگے کی

فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ لاسْتَهَمُوا)).

صف میں ہے تو(اس کے لیے) قرعہ ڈالیں-

٤٦٤- بَابُ إِقَامَةُ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلاَةِ

باب صف برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے

٦٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَلاَ تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ، وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلاَةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلاَةِ)).

٦٨٥- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو اس سے اختلاف نہ کرو' جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھ کر پڑھو- اور نماز میں صف برابر رکھو اس لیے کہ صف برابر کرنا نماز کا حسن ہے-

٦٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ)).

٦٨٦- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صف برابر کرنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے-

٤٦٥- بَابُ إِثْمِ مَنْ لَمْ يُتِمَّ الصُّفُوفَ

باب صف پوری نہ کرنے کا گناہ

٦٨٧- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِي عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَوْرَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَقِيلَ لَهُ، مَا أَنْكَرْتَ مِنَّا منذُ يومَ عهدتَ رسولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلاَّ أَنَّكُمْ لاَ تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ. وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ الْمَدِينَةَ.. بِهَذَا.

٦٨٧- ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن عبید طائی نے انہوں نے بشیر بن یسار انصاری سے' انہوں نے انس بن مالک سے' وہ (بصرے سے) مدینہ میں آئے لوگوں نے ان سے کہا دیکھو آنحضرت ﷺ کے عہد سے تم نے کون سی بات ہم میں خلاف پائی- انہوں نے کہا میں نے تو اس کے خلاف تم میں کوئی بات نہیں پائی' بس ایک یہ ہے کہ تم (نماز میں) صفیں برابر نہیں کرتے' عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے یوں روایت کیا کہ انس مدینہ میں ہم لوگوں کے پاس آئے پھر یہی حدیث بیان کی-

٤٦٦- بَابُ إِلْزَاقِ الْمُنْكِبِ بِالْمُنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ

وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ: رَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ.

٦٨٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي. وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ)).

باب: صف میں مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونا

اور نعمان بن بشیر نے کہا میں نے دیکھا (صف میں) ایک آدمی ہم میں سے اپنا ٹخنہ دوسرے کے ٹخنے سے ملا کر کھڑا ہوتا۔

٦٨٨- ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم کو زبیر بن معاویہ نے خبر دی انہوں نے زبیر سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اپنی صفیں برابر رکھو میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ اپنا مونڈھا اپنے ساتھی کے مونڈھے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا۔

٤٦٧- بَابُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الإِمَامُ

وَحَوَّلَهُ الإِمَامُ خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلاَتُهُ

٦٨٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى وَرَقَدَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

باب: اگر کوئی شخص امام کی بائیں طرف کھڑا ہو

اور امام اس کو اپنے پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف لے آئے تو دونوں کی نماز صحیح رہی۔

٦٨٩- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کریب سے جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک رات (تہجد کی) نماز پڑھی، میں آپؐ کی بائیں طرف کھڑا ہوا۔ آپؐ نے پیچھے سے میرا سر تھاما اور (گھما کر) اپنی داہنی طرف کر لیا پھر نماز پڑھ کر آپؐ سو رہے بعد اس کے مؤذن آیا آپ کھڑے ہوئے اور (صبح کی) نماز پڑھائی وضو نہیں کیا۔

٤٦٨- بَابُ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا

٦٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ

باب: عورت اکیلی ایک صف کا حکم رکھتی ہے

٦٩٠- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس سے، انہوں نے کہا میں نے اور ایک یتیم لڑکے (ضمیرہ بن ابی

النَّبِيُّصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأُمِّي خَلْفَنَا - أُمُّ سُلَيْمٍ -.

ضمیرہ) نے جو ہمارے گھر میں تھا آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور میری ماں ام سلیم ہمارے پیچھے تھی-

٤٦٩- بَابُ مَيْمَنَةِ الْمَسْجِدِ وَالإِمَامِ

باب: مسجد اور امام کی داہنی جانب کا بیان

٦٩١- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُمْتُ لَيْلَةً أُصَلِّي عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي - أَوْ بِعَضُدِي - حَتَّى أَقَامَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ، وَقَالَ بِيَدِهِ مِنْ وَرَائِي.

۶۹۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم احول نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں ایک رات (تہجد کی) نماز آنحضرت ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہو کر پڑھنے لگا' آپ نے میرا ہاتھ یا بازو تھاما اور مجھ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کر دیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ پیچھے سے گھوم آ-

٤٧٠- بَابُ إِذَا كَانَ بَيْنَ الإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

باب: امام اور مقتدیوں کے درمیان ایک دیوار یا پردہ ہو (تو کچھ قباحت نہیں)

وَقَالَ الْحَسَنُ: لاَ بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَهْرٌ. وَقَالَ أَبُو مِجْلَزٍ: يَأْتَمُّ بِالإِمَامِ- وَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيْقٌ أَوْ جِدَارٌ - إِذَا سَمِعَ تَكْبِيْرَ الإِمَامِ.

اور امام حسن بصری نے کہا قباحت نہیں اگر تو نماز پڑھے تیرے اور امام کے درمیان ایک نہر ہو اور ابو مجلز (تابعی) نے کہا امام کی اقتداء کر سکتا ہے گو اس میں اور مقتدی میں رستہ یا دیوار حائل ہو جب اس کی تکبیر سنے-

٦٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيْرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلاَتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَخْرُجْ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: ((إِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلاَةُ اللَّيْلِ)).

۶۹۲- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ رات کو اپنے حجرے میں (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے- اور حجرے کی دیوار پست تھی' لوگوں نے آنحضرت ﷺ کا جسم (مبارک) دیکھ لیا' اور کچھ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے- جب صبح ہوئی تو اس کا چرچا کرنے لگے- پھر دوسری رات آپ کھڑے ہوئے تب بھی چند لوگ آپؐ کے ساتھ نماز پڑھتے رہے- دو یا تین راتوں تک وہ ایسا ہی کرتے رہے- اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ رہے اور نماز کے مقام پر تشریف لائے ہی نہیں' جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا میں ڈر گیا کہیں رات کی نماز (تہجد) تم پر فرض نہ ہو جائے-

٤٧١- بَابُ صَلاَةِ اللَّيْلِ

باب رات کی نماز کا بیان

٦٩٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ حَصِيرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهُ بِاللَّيْلِ، فَثَابَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوا وَرَاءَهُ.

٦٩٣- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک نے کہا ہم کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک بوریا تھا جس کو آپؐ دن کو بچھایا کرتے اور رات کو اس کا اوٹ (پردہ) کر لیتے چند لوگ آپؐ پاس کھڑے ہوئے یا آپ کی طرف جھکے اور آپؐ کے پیچھے صف باندھی۔

٦٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً - قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ حَصِيرٍ - فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، فَصَلَّى بِصَلاَتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ صَلاَةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ، إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ)). قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ عَنْ بُسْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦٩٤- ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے وہ سالم ابوالنضر سے وہ بسر بن سعید سے وہ زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں ایک حجرہ بنا لیا یا اوٹ' بسر بن سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں وہ بوریے کا تھا اس کے اندر کئی راتوں تک آپؐ نماز پڑھتے رہے- آپؐ کے ساتھ آپؐ کے اصحاب میں سے بھی کئی لوگوں نے نماز پڑھی' جب آپؐ کو ان کا حال معلوم ہوا تو آپؐ نے بیٹھ رہنا شروع کیا (نماز موقوف رکھی) پھر برآمد ہوئے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے لیکن لوگو! تم اپنے گھر میں نماز پڑھتے رہو کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا افضل ہے) اور عفان بن مسلم نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ابوالنضر بن ابی امیہ سے سنا انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٤٧٢- بَابُ إِيْجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلاَةِ

باب: تکبیر (تحریمہ) کا واجب ہونا اور نماز کا شروع کرنا

٦٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الأَنْصَارِيُّ (أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ - وَقَالَ أَنَسٌ ﷺ- فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلاَةً مِنَ

٦٩٥- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے (اس پر سے گر پڑے) آپ کی داہنی پہلو چھل گئی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بتلایا کہ اس دن ہمیں آپ نے ایک نماز

الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُودًا). ثُمَّ قَالَ لَمَّا سَلَّمَ. ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)).

پڑھائی- چونکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے- اس لیے ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی- آپؐ نے جب سلام پھیرا تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے' تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو' اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ- اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو- اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو

٦٩٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: ((خَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ قُعُودًا). ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا الإِمَامُ - أَوْ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ - لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا)).

٦٩٦- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ گھوڑے پر سے گر پڑے' آپ کا بدن چھل گیا آپؐ نے بیٹھ کر ہی ہم کو نماز پڑھائی' ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے- جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو' جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تم بھی اٹھاؤ- اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو-

٦٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ)).

٦٩٧- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' کہا مجھ سے ابوالزناد نے بیان کیا' انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے- پھر جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو- اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو-

٤٧٣- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مَعَ الاِفْتِتَاحِ سَوَاءً

باب: تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا اٹھانا

٦٩٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: (أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا) وَقَالَ

٦٩٨- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے' انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی اسی

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. (وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ)

طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. کہتے اور سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

٤٧٤- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ

باب: تکبیر تحریمہ اور رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا

٦٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

٦٩٩- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر اٹھاتے (یعنی رفع الیدین کرتے) اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے' جب بھی ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی ایسا ہی کرتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ البتہ سجدوں کے بیچ میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

٧٠٠- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ: أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ هَكَذَا.

٧٠٠- ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث (صحابی) کو دیکھا جب وہ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور جب رکوع کرنے لگتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے' اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے' اور بیان کرتے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔

٤٧٥- بَابُ إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

باب: ہاتھوں کو کہاں تک اٹھانا چاہیے

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: ((رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ)).

اور ابو حمید ساعدی (صحابی) نے اپنے ساتھیوں کے سامنے کہا آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے۔

٧٠١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلاَةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ

٧٠١- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے کہ (ان کے باپ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اللہ اکبر کہہ کے نماز شروع کی اور اللہ اکبر کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کو مونڈھوں کے برابر کر دیا اور رکوع

لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ ولاَ حِيْنَ يَرفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

کی تکبیر کے وقت بھی ایسا ہی کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو بھی ایسا ہی کیا اور فرمایا ربنا ولک الحمد اور سجدہ میں ایسا نہیں کرتے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے) اور نہ جب سجدے سے سر اٹھاتے۔

٤٧٦- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: (چار رکعتی یا تین رکعتی نماز میں) جب دو رکعات پڑھ کر اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے

٧٠٢- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ: (أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيهِ. وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَاهُ ابْنُ طُهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا.

٧٠٢- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے' وہ نافع سے کہ ابن عمر جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے- اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب دو رکعات پڑھ کر اٹھتے جب بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے- اور ابن عمر نے اس کو آنحضرت ﷺ تک پہنچایا- اس کو حماد بن سلمہ نے ایوب سختیانی سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا- اور ابراہیم بن طہمان نے اس کو ایوب اور موسیٰ بن عقبہ سے اختصار کے ساتھ روایت کیا-

٤٧٧- بَابُ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسرَى فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

٧٠٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسرَى فِي الصَّلاَةِ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ يَنْمِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ إِسْمَاعِيْلُ: ((يُنْمَى ذَلِكَ)) وَلَمْ يَقُلْ ((يَنْمِي)).

٧٠٣- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو حازم بن دینار سے' انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا لوگوں کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں ہر آدمی اپنا داہنا ہاتھ بائیں بانہہ پر رکھے' اور ابو حازم نے کہا میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ سہل اس بات کو آنحضرت ﷺ تک پہنچاتے تھے' اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا یہ بات آنحضرت ﷺ تک پہنچائی جاتی تھی' یوں نہیں کہا پہنچاتے تھے-

٤٧٨- بَابُ الْخُشُوعِ فِي الصَّلاَةِ

باب نماز میں خشوع کا بیان

٧٠٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

٧٠٤- ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے' انہوں نے

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَا هُنَا؟ وَاللهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي)).

ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو میرا منہ ادھر (قبلے کی طرف) ہے قسم خدا کی تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر کچھ چھپا ہوا نہیں اور میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۷۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي - وَرُبَّمَا قَالَ - مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ)).

۷۰۵- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ ٹھیک طور سے کرو کیونکہ قسم خدا کی جب رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تم کو اپنے پیچھے سے یا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

٤٧٩- بَابُ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد کیا کہے (یا کیا پڑھے)؟

۷۰۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۷۰۶- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر نماز میں قرأت الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کرتے تھے۔

۷۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً - قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هَنَيَّةً فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ أَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ)).

۷۰۷- ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا' کہا ہم سے ابوزرعہ (ہرم) نے کہا مجھ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان (ذرا) چپ رہتے ابوزرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا "تھوڑی دیر" تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو چپ رہتے ہیں اس میں کیا پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا میں یہ کہتا ہوں یا اللہ! مجھ سے میرے گناہ اتنے دور کر دے جیسے پورب سے پچھم' یا اللہ! مجھ کو گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے سپید کپڑا میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔ یا اللہ میرے گناہ پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال۔

٤٨٠- بَابٌ

باب

۷۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا

۷۰۸- ہم سے ابی سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع

نَافِعُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلاَةَ الْكُسُوفِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: ((قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا. وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ : أَيْ رَبِّ أَوَ أَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قُلْتُ : مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، لاَ أَطْعَمَتْهَا، وَلاَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ)) - قَالَ نَافِعٌ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ -: مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ أَوْ خِشَاشِ.

بن عمر نے خبر دی کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا وہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے سورج گہن کی نماز پڑھی' آپ کھڑے ہوئے تو دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو دیر تک سجدے میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو دیر تک سجدے میں رہے پھر کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے - پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے' پھر رکوع کیا اور دیر تک رکوع میں رہے پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا دیر تک سجدے میں رہے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا تو دیر تک سجدے میں رہے پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا بہشت میرے نزدیک آگئی تھی اتنی کہ اگر میں جرئات کرتا تو اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ تم کو لا دیتا اور دوزخ بھی مجھ سے اتنی نزدیک ہو گئی تھی کہ میں کہہ اٹھا مالک میرے! کیا میں بھی دوزخ والوں میں' پھر کیا دیکھتا ہوں ایک عورت ہے' نافع نے کہا' میں سمجھتا ہوں ابن ابی ملیکہ نے یوں کہا اس کو بلی نوچ رہی تھی میں نے پوچھا اس عورت کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا اس نے بلی کو باندھ دیا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھاتی آخر مر گئی - نافع نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن ابی ملیکہ نے یوں کہا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے وغیرہ کھالیتی -

٤٨١- بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الإِمَامِ فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں امام کی طرف دیکھنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ: ((فَرَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ)).

اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے سورج گہن کی نماز میں فرمایا میں نے دوزخ دیکھی وہ آپ ہی اپنے کو کھا رہی تھی جب تم نے دیکھا میں (نماز) میں پیچھے سرک گیا -

٧٠٩- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ فَقَالَ: قُلْنَا لِخَبَّابٍ : أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ: قُلْنَا: بِمَ كُنْتُمْ

۷۰۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے وہ عمارہ بن عمیر سے انہوں نے ابو معمر (عبداللہ بن فجرہ) سے انہوں نے کہا ہم نے خباب سے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں (فاتحہ کے سوا اور) کچھ قرآن پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں' ہم نے پوچھا تم کو کیسے معلوم ہوا' انہوں

تَعرِفُونَ ذَاكَ؟ قَالَ: باضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

۷۱۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ.

۷۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَصَلَّى، قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ. فَقَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا)).

۷۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ الآنَ - مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ- الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هَذَا الْجِدَارِ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)). ثَلَاثًا.

٤٨٢- بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۷۱۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُرُوبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ

نے کہا آپ کی مبارک داڑھی ہلنے سے۔

۷۱۰- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ بن یزید (صحابی) سے سنا وہ خطبہ سنا رہے تھے انہوں نے کہا مجھ سے براء بن عازب نے بیان کیا وہ جھوٹے نہ تھے' انہوں نے کہا صحابہ جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے' آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ آپ کو دیکھتے کھڑے رہتے۔ یہاں تک کہ جب آپ سجدے میں جا لیتے (اس وقت وہ بھی سجدے میں جاتے)

۷۱۱- ہم سے اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے وہ عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا آپ نے نماز پڑھائی' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا آپ (نماز ہی میں) اپنی جگہ پر رہ کر کچھ لینے کو بڑھے پھر ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا پہلے میں نے بہشت کو دیکھا میں اس میں سے ایک خوشہ لینے لگا اور جو لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے۔

۷۱۲- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے' کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے آپ نے دونوں ہاتھوں سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کر کے فرمایا میں نے ابھی ابھی جب تم کو نماز پڑھائی بہشت اور دوزخ کو دیکھا ان کی تصویریں اس دیوار میں قبلے کی طرف نمودار ہوئیں تو میں نے آج کے دن کی طرح نہ بھلائی دیکھی نہ برائی تین بار یہ فرمایا۔

باب: نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا کیسا ہے؟

۷۱۳- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سعید بن مہران بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک انصاری (صحابی) نے بیان کیا کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوا ہے نماز میں اپنی نگاہیں آسمان

أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟)) فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: ((لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ)).

کی طرف اٹھاتے ہیں آپ نے اس باب میں بہت سختی سے ارشاد فرمایا یہاں تک کہ فرمایا ان کو اس سے باز آنا چاہیے ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔

٤٨٣- بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟

٧١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: ((هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ)).

۷۱۴- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے اشعث بن سلیم نے انہوں نے اپنے باپ سلیم بن اسود سے' انہوں نے مسروق بن اجدع سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے آپؐ نے فرمایا یہ شیطان کی جھپٹ ہے وہ آدمی کی نماز پر ایک جھپٹ مارتا ہے۔

٧١٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ: ((شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هَذِهِ، اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ)).

۷۱۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک نقشی کالی لوئی میں نماز پڑھی پھر (نماز کے بعد) فرمایا اس کے بیل بوٹے نے مجھ کو غافل کر دیا یہ ابو جہم کے پاس (واپس) لے جاؤ اور مجھ کو اس کی سادی لوئی دو۔

٤٨٤- بَابُ هَلْ يَلْتَفِتُ لِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ، أَوْ يَرَى شَيْئًا أَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ

باب: اگر کوئی حادثہ ہو نمازی پر یا نمازی کوئی (بڑی) چیز دیکھے یا قبلے کی دیوار پر تھوک دیکھے (تو التفات میں کوئی قباحت نہیں)

وَقَالَ سَهْلٌ: الْتَفَتَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ.

اور سہل بن سعد نے کہا ابو بکر نے التفات کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

٧١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا، ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ قِبَلَ وَجْهِهِ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي الصَّلَاةِ)). رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ.

۷۱۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلے کی دیوار پر بلغم دیکھا آپؐ لوگوں کے آگے کھڑے ہوئے نماز پڑھا رہے تھے آپ نے (نماز ہی میں) اس کو کھرچ ڈالا، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا، جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے اس کو چاہیے نماز میں اپنے منہ کے سامنے کھنگار نہ ڈالے، اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ اور عبدالعزیز بن ابی روّاد نے بھی نافع سے روایت کیا ہے۔

۷۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلاَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ، وَنَكَصَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّفَّ، فَظَنَّ أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلاَتِهِمْ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَتِمُّوا صَلاَتَكُمْ، فَأَرْخَى السِّتْرَ، وَتُوُفِّيَ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

۷۱۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی، انہوں نے کہا ایک بار مسلمان صبح کی نماز پڑھ رہے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ گھبرا گئے، آپؐ نے (ایک بارگی) حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ان کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے تھے آپؐ مسکرا کر ہنسنے لگے اور ابو بکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اس لیے کہ صف میں مل جائیں سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہونا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے (خوشی کے مارے) یہ قصد کیا کہ نماز ہی چھوڑ دیں- آپؐ نے اشارے سے ان کو فرمایا اپنی نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ دیا- اور اسی دن شام کو آپؐ نے وفات پائی-

٤٨٥- بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، وَمَا يُجْهَرُ فِيهَا وَمَا يُخَافَتُ

باب: قرآن پڑھنا سب پر واجب ہے امام ہو یا مقتدی، ہر ایک نماز میں، حضر میں ہو یا سفر میں، جہری نماز ہو یا سری نماز

۷۱۸- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَعَزَلَهُ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لاَ يُحْسِنُ يُصَلِّي. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لاَ تُحْسِنُ تُصَلِّي. قَالَ أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلاَةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ. قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً - أَوْ رِجَالاً - إِلَى الْكُوفَةِ

۷۱۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے جابر بن سمرہ سے انہوں نے کہا کوفہ والوں نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی حضرت عمر نے ان کو برطرف کر دیا اور عمار بن یاسر کو ان کا حاکم بنایا تو کوفہ والوں نے سعد کی کئی شکایتیں کیں، یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھا سکتے، حضرت عمر نے سعد کو بلا بھیجا اور کہا اے ابو اسحاق! (یہ کنیت ہے سعد کی) کوفہ کے یہ لوگ کہتے ہیں تم اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھا سکتے انہوں نے کہا میں تو قسم خدا کی ان کو اسی طرح نماز پڑھاتا تھا جس طرح آنحضرت ﷺ پڑھایا کرتے تھے میں نے اس میں ذرا کوتاہی نہیں کی، عشاء کی نماز جب پڑھاتا تو پہلی دو رکعات کو لمبا کرتا اور پچھلی دو رکعات کو ہلکا، حضرت عمر نے فرمایا تم سے تو اے ابو اسحاق یہی گمان ہے، پھر حضرت عمر نے سعد کے ساتھ ایک آدمی یا کئی آدمی کر کے ان کو کوفہ والوں سے سعد

تَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلاَّ سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا. حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا لاَ يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلاَ يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلاَ يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللهِ لأَدْعُوَنَّ بِثَلاَثٍ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ. وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ : شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيْقِ يَغْمِزُهُنَّ.

کی شکایتوں کو دریافت کریں، انہوں نے کوئی مسجد نہ چھوڑی جہاں سعد کا حال نہ پوچھا ہو، سب نے ان کی تعریف کی، پھر بنی عبس کی مسجد میں گئے وہاں ان میں کا ایک شخص کھڑا ہوا جس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اس کی کنیت ابو سعدہ تھی، اس نے کہا جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سچ تو یہ ہے کہ سعد کسی فوج کے ساتھ (لڑائی کے لیے نہیں جاتے تھے) لوٹ کا مال برابر تقسیم نہیں کرتے تھے۔ جھگڑے میں انصاف نہیں کرتے تھے۔ سعد نے یہ سن کر کہا قسم خدا کی میں تجھ کو تین بددعائیں دوں گا۔ یا اللہ! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے (جھوٹ بات مشہور کرنے کے لیے) کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر، اور مدت تک کوڑی کوڑی کو محتاج کر دے اور آفتوں میں پھنسا دے، پھر اس شخص کا یہی حال ہوا جب کوئی اس کا حال پوچھتا تو کہتا کہ میں ایک بوڑھا ہوں، آفت رسیدہ سعد کی بددعا مجھ کو لگ گئی عبدالملک نے کہا میں نے بھی اس کو دیکھا تھا اتنا بوڑھا ہو گیا تھا کہ بھویں آنکھوں پر آ گئی تھیں اور (رستہ میں کھڑا ہو کر) چھوکریوں کو چھیڑتا تان کی چٹکیاں لیتا۔

۷۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)).

۷۱۹- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ وَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ، فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، (ثَلاَثًا). فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلِّمْنِي: فَقَالَ :

۷۲۰- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ ابو سعید مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اتنے میں ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر آنحضرت ﷺ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ لوٹ گیا اور پھر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، تین بار ایسا ہی ہوا آخر اس نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)).

کو سچ مچ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا مجھے سکھلایئے، آپ نے فرمایا تو جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے آسانی سے پڑھ سکے پڑھ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر سجدے سے سر اٹھا اطمینان کے ساتھ بیٹھ (پھر دوسرا سجدہ کر) اسی طرح ساری نماز پڑھ۔

٤٨٦- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب ظہر کی نماز میں قرأت کا بیان

٧٢١- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَعْدٌ : ((كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاتِي الْعَشِيِّ لَا أَخْرِمُ عَنْهَا. كُنْتُ أَرْكُدُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ)).

۷۲۱- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے سعد بن ابی وقاص نے (حضرت عمر سے جب کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی) کہا میں تو ان کو آنحضرت ﷺ کی نماز کی طرح ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتا تھا کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا پہلی دو رکعات کو لمبا کرتا تھا اور پچھلی دو رکعات کو مختصر' حضرت عمر نے کہا تم سے یہی گمان ہے۔

٧٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ.

۷۲۲- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے (ابو قتادہ حارث بن ربعی صحابی) کہ آنحضرت ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھتے تھے- پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے- اور دوسری کو چھوٹا اور (پڑھتے پڑھتے) کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے، اور عصر کی نماز میں بھی سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے- (ہر رکعت میں ایک سورت) اور پہلی رکعت دوسری رکعت سے بھی لمبی کرتے اور صبح کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی پڑھتے اور دوسری رکعت اس سے کم-

٧٢٣- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ: قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

۷۲۳- ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے میرے باپ نے کہا، ہم سے سلیمان بن مہران اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ بن عمیر نے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن مخبرہ سے کہا ہم نے خباب بن ارت صحابی سے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے، انہوں نے کہا ہاں، ہم نے کہا تم کو کیسے معلوم ہوا؟ انہوں نے کہا، آپ کی داڑھی ہلنے سے-

٤٨٧- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَصْرِ

باب عصر کی نماز میں قرأت کا بیان

٧٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِخَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ قِرَاءَتَهُ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

۷۲۴- ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمار بن عمیر سے انہوں نے ابو معمر سے انہوں نے کہا میں نے خباب بن ارت سے پوچھا، کیا آنحضرت ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قرات کرتے تھے، انہوں نے کہا ہاں، ہم نے کہا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ قرات کرتے انہوں نے کہا آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے۔

٧٢٥- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا.

۷۲۵- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے تھے-اور کبھی کبھی پڑھتے پڑھتے ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے-

٤٨٨- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

باب مغرب کی نماز میں قرأت کا بیان

٧٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

۷۲۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ام الفضل رضی اللہ عنہا ان کی ماں نے ان کو سورۂ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا تو کہنے لگیں، بیٹا تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھ کو یاد دلا دیا- یہ آخری سورت ہے جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی آپ اس کو مغرب کی نماز میں پڑھ رہے تھے-

٧٢٧- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ.

۷۲۷- ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا وہ عبدالملک بن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ (زبیر بن عبداللہ) سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن حکم سے انہوں نے کہا مجھ سے زید بن ثابت (صحابی) نے کہا تجھے کیا ہوا ہے مغرب میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہے اور میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا ان میں دو لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورت پڑھتے-

٤٨٩- بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کی نماز میں جہر کرنا

٧٢٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ:

۷۲۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ مغرب میں سورۃ والطور پڑھتے۔

٤٩٠- بَابُ الْجَهْرِ فِي الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز میں جہر کرنا

۷۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ، قَالَ: سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

۷۲۹- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سلیمان بن طرخان سے انہوں نے بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھا اور سجدۂ تلاوت کیا میں نے ان سے پوچھا یہ سجدہ کیسا؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے پیچھے اس سورت میں سجدہ کیا میں تو برابر اس میں سجدہ کرتا رہوں گا جب تک (مروں) اور آپ سے مل جاؤں۔

۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ، فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

۷۳۰- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب سے سنا آنحضرت ﷺ سفر میں تھے آپ نے عشاء کی نماز میں ایک رکعت میں والتین والزیتون پڑھی۔

٤٩١- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

باب: عشاء کی نماز میں سجدے والی سورت پڑھنا

۷۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ، مَا هَذِهِ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

۷۳۱- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے، کہا ہم سے سلیمان بن طرخان تیمی نے بکر سے، انہوں نے ابورافع (نفیع) سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا یہ سجدہ کیسا انہوں نے کہا میں نے تو اس سورت میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے (نماز میں) سجدہ کیا میں تو برابر اس میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں۔

٤٩٢- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

۷۳۲- حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

۷۳۲- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے، انہوں نے براء بن عازب سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ عشاء کی نماز میں

يَقْرَأُ: فِي الْعِشَاءِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً.

سورۂ والتین وَالزَّیْتُون پڑھتے، اور میں نے آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر نہ کسی کو خوش آواز پایا نہ قاری۔

٤٩٣- بَابُ يُطَوِّلُ فِي الأُوْلَيَيْنِ، وَيَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ

باب: عشاء کی پہلی دو رکعات میں قرأت لمبی کرنا اور پچھلی دو رکعات میں مختصر

٧٣٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلاَةِ. قَالَ: أَمَا أَنَا فَأَمُدُّ الأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الأُخْرَيَيْنِ، وَلاَ آلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: صَدَقْتَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ، أَوْ ظَنِّي بِكَ.

٧٣٣- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ ابو عون محمد بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن سمرہ سے سنا انہوں نے کہا حضرت عمر نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کوفہ والوں نے ہر بات میں تمہاری شکایت کی یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ انہوں نے کہا میں تو (عشاء کی) پہلی دو رکعات لمبی پڑھتا تھا اور پچھلی دو رکعات مختصر، اور میں نے آنحضرت ﷺ کی نماز کی پیروی کرنے میں کوتاہی نہیں کی، حضرت عمر نے کہا تم سچ کہتے ہو تم سے یہی گمان ہے یا میرا تم سے یہی گمان ہے۔

٤٩٤- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

باب صبح کی نماز میں قرأت کا بیان

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِالطُّورِ.

اور حضرت ام سلمہ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے سورۂ طور پڑھی۔

٧٣٤- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ. وَلاَ يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلاَ يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلاَ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ. وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

٧٣٤- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سیار بن سلامہ نے کہا میں اور میرا باپ دونوں ابو برزہ اسلمی صحابی پاس گئے ان سے نماز کے وقت پوچھے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی شخص شہر کے کنارے پہنچ جاتا اور سورج تیز رہتا۔ سیار نے کہا ابو برزہ نے مغرب کا جو وقت بیان کیا وہ میں بھول گیا ابو برزہ نے کہا آنحضرت ﷺ عشاء کی نماز میں تہائی رات تک دیر کرنے میں کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے، اور اس سے پہلے سو جانا اور اس کے بعد باتیں کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور صبح کی نماز اس وقت پڑھتے کہ نماز سے فارغ ہو کر آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا، اور صبح کی دونوں رکعات میں یا ایک رکعت میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک پڑھتے۔

٧٣٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: فِي كُلِّ صَلاَةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللهِ

٧٣٥- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے، کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی کہا ہم کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے ہر نماز میں قرأت کرنا چاہیے پھر جس نماز میں آنحضرت ﷺ نے ہم کو سنایا (جہر کے ساتھ)

ﷺأَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ.

ہم نے بھی تم کو سنایا اور جس نماز میں آپ نے چھپایا (آہستہ پڑھا) ہم نے بھی تم سے چھپایا اور اگر تو بس فقط سورۂ فاتحہ پڑھے تو بھی کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھے تو اچھا ہے۔

٤٩٥- بَابُ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلاَةِ الْفَجْرِ

باب: صبح کی نماز میں پکار کر قرأت کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ ﷺيُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ.

اور ام المومنین ام سلمہ نے کہا میں نے لوگوں کے پرے ہو کر (کعبہ کا) طواف کیا اور آنحضرت ﷺ (اس وقت) نماز پڑھا رہے تھے سورۂ والطور پڑھ رہے تھے۔

٧٣٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺفِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظَ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ. فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ وَقَالَ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلاَّ شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺوَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظَ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلاَةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا: هَذَا وَاللهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ. فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ وَقَالُوا: ﴿يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ﴾ وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

۷۳۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے، انہوں نے ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ سے انہوں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا، آنحضرت ﷺ اپنے کئی صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار میں جانے کی نیت سے چلے۔ ان دنوں شیطان آسمان کی خبر لینے سے روک دیے گئے تھے، اور ان پر انگاروں کی مار ہونے لگی تھی تو وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ کر آئے، انہوں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے، وہ کہنے لگے (کیا کہیں) آسمان کی خبر ہم سے روک دی گئی، اور ہم پر انگارے برسائے گئے، انہوں نے کہا یہ جو آسمان کی خبر تم سے روکی گئی ہے اس کی وجہ ہو نہ ہو کوئی بات ہے تو ذرا زمین کے پورب اور پچھم (سب طرف) پھر کر دیکھو، کون سی نئی بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے آسمان کی خبر تم سے روک دی گئی ہے۔ (یہ سن کر وہ چہار طرف پھرنے نکلے) ان میں جو جنات تھامہ کی طرف نکلے تھے وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آپہنچے، آپ اس وقت نخلہ میں تھے، عکاظ کی منڈی کو جانے کی نیت رکھتے تھے، اور اپنے اصحاب کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن سنا تو ادھر کان لگا دیا اور کہنے لگے خدا کی قسم یہی وہ ہے جس نے ہم سے آسمان کی خبر روک دی ہے اس موقع پر جب وہ اپنے لوگوں کے پاس لوٹ کر گئے تو کہنے لگے بھائیو ہم تو ایک عجیب قرآن سن کر آئے ہیں جو سیدھا رستہ بتلاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز اپنے مالک کا کسی کو شریک نہیں بنانے کے، تب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر یہ سورت اتاری، قل اوحی الی، اور جنوں نے جو بات (اپنی قوم سے) کہی تھی وہ وحی سے آپ کو بتلا دی گئی۔

۷۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أُمِرَ، وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾. ﴿وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۷۳۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے، انہوں نے کہا جس نماز میں آنحضرت ﷺ کو جہر کا حکم ہوا آپ نے جہر کیا اور جس میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا، آہستہ پڑھا اور تیرا مالک (یعنی خدا تعالیٰ) بھولنے والا نہیں اور تم کو اللہ کے پیغمبر کی پیروی اچھی پیروی ہے۔

٤٩٦٦- بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ

باب: دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا اور سورت کی آخری آیتیں پڑھنا

وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ، وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُؤْمِنُونَ فِي الصُّبْحِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى وَهَارُونَ أَوْ ذِكْرُ عِيسَى أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ.

اور ترتیب کے خلاف سورتیں پڑھنا اور سورت کے شروع کی آیتیں پڑھنا یہ سب درست ہے اور عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۂ مومنون شروع کی، جب موسیٰ اور ہارون کے قصے پر پہنچے یا عیسیٰ کے قصے پر تو آپ کو ٹھسکا لگا، رکوع کر دیا- اور حضرت عمر نے (صبح کی نماز میں) پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی ایک سو بیس آیتیں پڑھیں- اور دوسری رکعت میں مثانی کی ایک سورت، اور احنف بن قیس (صحابی) نے صبح کی پہلی رکعت میں سورۂ کہف پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ یوسف یا یونس، اور کہا کہ انہوں نے حضرت عمر کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی حضرت عمر نے یہی سورتیں پڑھیں اور عبداللہ بن مسعود نے پہلی رکعت میں سورۂ انفال کی چالیس آیتیں اور دوسری رکعت میں مفصل کی ایک سورت پڑھی، اور قتادہ نے کہا اگر کوئی ایک سورت دو رکعات میں پڑھے (آدھی آدھی ہر رکعت میں یا ایک ہی سورت مکرر دونوں رکعات میں پڑھے (تو کچھ قباحت نہیں) سب اللہ کی کتاب ہے، اور عبیداللہ عمری نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ایک انصاری مرد (کلثوم بن ہدم) مسجد قبا میں لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا وہ جب ان سورتوں میں سے جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں کوئی سورت شروع کرتا ہے تو پہلے قل ھو اللہ احد پڑھ لیتا پھر اس کو پڑھ لینے کے بعد وہ دوسری سورت اس کے ساتھ ملا کر پڑھتا، ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا- اس کے ساتھیوں نے اس پر اعتراض کیا اور کہنے لگے تو اس سورت یعنی قل ھو اللہ کو شروع کرتا ہے پھر کیا یہ سمجھتا ہے کہ یہ سورت کافی نہیں تب دوسری سورت اس کے ساتھ ملاتا ہے تو یا تو

وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي. وَقَرَأَ الأَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الأُولَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوسُفَ أَوْ يُونُسَ. وَذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الصُّبْحَ بِهِمَا. وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَرْبَعِينَ آيَةً مِنَ الأَنْفَالِ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ. وَقَالَ قَتَادَةُ - فِيمَنْ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ وَاحِدَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ، أَوْ يُرَدِّدُ سُورَةً وَاحِدَةً فِي رَكْعَتَيْنِ -: كُلُّ كِتَابِ اللهِ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلاَةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ

تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لاَ تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِأُخْرَى، فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِأُخْرَى، فَقَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِذَلِكَ فَعَلْتُ: وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ. وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْ أَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ- فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: ((يَا فُلاَنُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ، وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لُزُومِ هٰذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟)) فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّهَا. قَالَ: ((حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)).

آئندہ یہی سورت قل ھو اللہ فقط پڑھا کر یا اس کو چھوڑ اور دوسری سورت پڑھا کر- اس نے کہا میں تو قل ھو اللہ چھوڑنے والا نہیں- اگر تم راضی ہو تو میں تمہاری امامت کروں گا اور جو ناراض ہو تو میں امامت چھوڑ دوں گا- اور لوگ اس کو اپنے میں سب سے بہتر جانتے تھے، دوسرے کی امامت ان کو پسند نہ تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پاس (یعنی قباوالوں کے پاس) تشریف لائے تو انہوں نے یہ حال آپ سے عرض کیا آپ نے اس سے پوچھا مرد خدا تو ایسا کیوں نہیں کرتا جیسے تیرے ساتھی کہتے ہیں اور سبب کیا جو تو نے قل ھو اللہ کو ہر رکعت میں لازم کر لیا ہے اس نے جواب دیا- (یارسول اللہ)! مجھے اس سورت سے محبت ہے آپ نے فرمایا، بس اس کی محبت نے تجھ کو بہشت دلادی-

۷۳۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ. فَقَالَ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ. لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ. فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

۷۳۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے، کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے، انہوں نے کہا میں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص (نہیک بن سنان) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پاس آیا اور کہنے لگا میں نے تو رات کو مفصل کی ساری سورتیں ایک رکعت میں پڑھ ڈالیں، عبداللہ نے کہا، جیسے جلدی جلدی شعریں پڑھتا ہے ویسے پڑھ گیا- میں ان جوڑ جوڑ سورتوں کو جانتا ہوں جن کو آنحضرت ﷺ ملا کر (ایک ایک رکعت میں) پڑھا کرتے پھر عبداللہ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان کی، ہر رکعت میں دو دو سورتیں-

٤٩٧- بَابُ يَقْرَأُ فِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب پچھلی دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا

۷۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مَا لاَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ.

۷۳۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے، انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک) پڑھتے- اور پچھلی دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنا دیتے اور پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی پڑھتے اور ایسا ہی عصر اور فجر کی نماز میں کرتے-

٤٩٨- بَابُ مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهرِ وَالْعَصْرِ

باب: ظہر اور عصر میں قرأت آہستہ کرنا

٧٤٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ: قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ : (أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ : نَعَمْ. قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ).

۷۴۰- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے ابو معمر عبداللہ بن مخبرہ سے میں نے خباب بن ارت سے کہا کیا آنحضرت ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قرات کرتے تھے انہوں نے کہاہاں، ہم نے کہاتم کو کیسے معلوم ہوا انہوں نے کہا آپ کی مبارک ریش ہلتی تھی۔

٤٩٩- بَابُ إِذَا أَسْمَعَ الإِمَامُ الآيَةَ

باب: اگر امام سری نماز میں کوئی آیت پکار کر پڑھ دے کہ مقتدی سن لیں تو کوئی قباحت نہیں

٧٤١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهرِ وَصَلاَةِ الْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى)

۷۴۱- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے امام عبدالرحمٰن اوزاعی نے، کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے، انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ (صحابی) سے کہ آنحضرت ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت اس کے ساتھ پڑھتے، اسی طرح عصر کی نماز میں، اور کبھی کبھی ایک آدھ آیت ہم کو سنادیتے۔ اور پہلی رکعت (دوسری رکعت) سے لمبی کرتے۔

٥٠٠- بَابُ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُوْلَى

باب پہلی رکعت لمبی پڑھنا

٧٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاَةِ الظُّهرِ، وَيُقَصِّرُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ.

۷۴۲- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ سے کہ آنحضرت ﷺ ظہر کی پہلی رکعت لمبی پڑھتے اور دوسری رکعت چھوٹی، اور صبح کی نماز میں بھی ایسا ہی کرتے۔

٥٠١- بَابُ جَهْرِ الإِمَامِ بِالتَّأْمِيْنِ

باب امام (جہری نماز میں) پکار کر آمین کہے

وَقَالَ عَطَاءٌ : آمِيْنَ دُعَاءٌ. أَمَّنَ ابْنُ

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا آمین دعا ہے اور عبداللہ بن زبیرؓ نے اور ان

الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰى إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً.
وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُنَادِي الإِمَامَ: لاَ تَفُتْنِي بِآمِيْنَ.
وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَدَعُهُ، وَيَحُضُّهُمْ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ خَيْرًا.

کے پیچھے مقتدیوں نے اس زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج گئی اور ابوہریرہ امام کو آواز دیتے دیکھو ایسا نہ کرنا کہ میری آمین جاتی رہے اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمر آمین کو نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو اکساتے تھے کہ آمین کہو اور میں نے ان سے اس باب میں ایک حدیث بھی سنی۔

۷۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((آمِيْنَ)).

۷۴۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے، ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے- ابن شہاب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے-

۵۰۲- بَابُ فَضْلِ التَّأْمِيْنِ

باب آمین کہنے کی فضیلت

۷۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ، وَقَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرٰى، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۷۴۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے ابوالزناد سے بیان کیا انہوں نے اعرج سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے آمین کہے، اور فرشتے (جو) آسمان پر آمین (کہا کرتے ہیں وہ بھی) کہیں پھر دونوں آمینیں لڑ جائیں تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے-

۵۰۳- بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالتَّأْمِيْنِ

باب مقتدی پکار کر آمین کہے

۷۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوا: آمِيْنَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلاَئِكَةِ

۷۴۵- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے، انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ﴾ کہے اور تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے لڑ جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَنُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

دیئے جائیں گے- سمی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عمرو نے بھی ابو سلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا اور نعیم مجمر نے بھی ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے-

٥٠٤- بَابُ إِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ

باب صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لینا

٧٤٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الأَعْلَمِ - وَهُوَ زِيَادٌ - عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((زَادَكَ اللهُ حِرْصًا، وَلاَ تَعُدْ)).

۷۴۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے ابو بکرہ (نفیع بن حارث صحابی) سے، وہ آنحضرت ﷺ کے پاس اس وقت پہنچے جب آپ رکوع میں تھے تو صف میں شامل ہونے سے پہلے انہوں نے رکوع کر لیا پھر آنحضرت ﷺ سے یہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا اللہ اس سے زیادہ تجھ کو (نیک کام کی) حرص دے، لیکن پھر ایسا نہ کر-

٥٠٥- بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي الرُّكُوعِ

باب رکوع کے وقت بھی تکبیر کہنا

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَفِيْهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ.

یہ ابن عباس نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے اور مالک بن حویرث نے بھی اس باب میں روایت کی ہے-

٧٤٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: (صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رضي الله عنه بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ : ذَكَّرَنَا هَذَا الرَّجُلُ صَلاَةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ).

۷۴۷- ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا، کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے وہ سعید بن ایاس جریری سے وہ ابوالعلاء یزید بن عبداللہ سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی اور کہا انہوں نے ہم کو وہ نماز یاد دلا دی جو ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے پھر کہا کہ حضرت علی جب سر اٹھاتے اور جب سر جھکاتے اس وقت تکبیر کہتے-

٧٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : (أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي لأُشَبِّهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُولِ اللهِ ﷺ).

۷۴۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے، وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور جب نماز پڑھ چکتے تو کہتے میری نماز بہت مشابہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے بہ نسبت تمہاری نماز کے-

٥٠٦- بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيْرِ فِي السُّجُوْدِ

باب سجدے کے وقت بھی تکبیر کہنا

٧٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ: قَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ- أَوْ قَالَ - لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ).

۷۴۹- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، انہوں نے غیلان ابن جریر سے، انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے کہا میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، تو وہ جب سجدہ میں جاتے اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعات پڑھ کر (قعدہ کر کے) اٹھتے تکبیر کہتے جب نماز پڑھ چکے تو عمران بن حصین نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے آج اس شخص نے (یعنی حضرت علی نے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مجھ کو یاد دلادی- یا یوں کہا اس شخص نے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی نماز پڑھائی-

٧٥٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : (رَأَيْتُ رَجُلاً عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَإِذَا قَامَ وَإِذَا وَضَعَ. فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَوَ لَيْسَ تِلْكَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ لَا أُمَّ لَكَ؟).

۷۵۰- ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی، انہوں نے ابو بشر حفص بن ابی وحشیہ سے، انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم پاس نماز پڑھتے دیکھا وہ جب جھکتا اور اٹھتا اور جب کھڑا ہوتا اور سجدے میں جاتا تو تکبیر کہتا میں نے (تعجب اور انکار کی راہ سے) یہ ابن عباس سے بیان کیا انہوں نے کہا ارے تیری ماں مرے کیا یہ آنحضرت ﷺ کی سی نماز نہیں ہے-

٥٠٧- بَابُ التَّكْبِيْرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُوْدِ

باب جب سجدہ کر کے کھڑا ہو تو تکبیر کہے

٧٥١- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. وَقَالَ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ.

۷۵۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے وہ قتادہ سے، وہ عکرمہ سے، انہوں نے کہا میں نے مکہ میں ایک بڈھے کے پیچھے نماز پڑھی (ظہر کی) اس نے بائیس تکبیریں کہیں، میں نے ابن عباس سے کہا یہ بڈھا بے وقوف ہے انہوں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے یہ تو حضرت ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہم سے ابان نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے عکرمہ نے-

٧٥٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

۷۵۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّر حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْن صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ وَ لَكَ الْحَمْدُ.

کہا مجھ سے ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے (تکبیر تحریمہ) پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے- پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے پھر کھڑے ہی ربّنا لک الحمد کہتے- پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے جھکتے (سجدے کے لیے) پھر جب سر اٹھاتے، اللہ اکبر کہتے- پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے، پھر سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے- پھر ایسا ہی ساری نماز میں کرتے (ہر رکعت میں پانچ تکبیریں) نماز پوری ہوئے تک، اور جب دو رکعات پڑھ کر بیٹھ کے اٹھتے، اس وقت بھی اللہ اکبر کہتے- عبداللہ بن صالح نے لیث سے اس حدیث میں یوں نقل کیا ربّنا لک الحمد-

۵۰۸- بَابُ وَضْعِ الأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

باب رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: أَمْكَنَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ.

اور ابو حمید نے اپنے ساتھیوں کے سامنے (جو صحابہ تھے) یہ کہا کہ آنحضرت ﷺ نے رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جمائے-

۷۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ: (صَلَّيتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهَا مَا بَيْنَ فَخِذَيَّ، فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِينَا عَلَى الرُّكَبِ).

۷۵۳- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابویعفور (وقدان اکبر) سے، کہا میں نے مصعب بن سعد سے سنا، کہا میں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی، میں نے (رکوع میں) دونوں ہتھیلیاں ملائیں اور رانوں میں رکھ لیں- میرے باپ نے منع کیا، اور کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر اس سے منع کیے گئے اور یہ حکم ہوا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں-

۵۰۹- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعَ

باب اگر رکوع اچھی طرح اطمینان سے نہ کرے تو نماز نہ ہوگی

۷۵۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلاً لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ: مَا صَلَّيْتَ، وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ.

۷۵۴- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے کہا حذیفہ بن یمان صحابی نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا وہ رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا حذیفہ نے اس سے کہا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی اور تو مرے گا تو اس طریق پر نہیں مرنے کا جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا-

۵۱۰- بَابُ اسْتِوَاءِ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: رَكَعَ النَّبِيُّ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ.

باب: رکوع میں پیٹھ برابر رکھنا سر اونچا نیچا نہ رکھنا

اور ابو حمید نے اپنے ساتھ صحابہ کے سامنے کہا آنحضرت ﷺ نے رکوع کیا تو اپنی پیٹھ کو جھکا دیا (سر کے برابر کر دیا)

۵۱۱- بَابُ حَدِّ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالاِعْتِدَالِ فِيهِ، وَالاِطْمَأْنِينَةِ

۷۵۵- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: (كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ- مَا خَلاَ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ - قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ).

باب: رکوع کو کہاں تک پورا کرے اور رکوع کے بعد کھڑے ہونے کو، اور اطمینان کا بیان-

۷۵۵- ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو حکم بن عتبہ نے خبر دی، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا، اور رکوع کے بعد قومہ، یہ سب قریب قریب برابر تھے سوا قیام اور تشہد کے-

۵۱۲- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ بِالإِعَادَةِ

۷۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلاَمَ فَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) (ثَلاَثًا) فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي. قَالَ: ((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ

باب: آنحضرت ﷺ کا دوبارہ نماز پڑھنے کے لیے حکم دینا اس شخص کو جو پورا رکوع نہ کرے

۷۵۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے، انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے، اتنے میں ایک شخص آیا (خلاد بن رافع) اس نے نماز پڑھی، پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور (پھر) نماز پڑھی، پھر آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی- تین بار یہی ہوا، آخر وہ کہنے لگا، قسم اس کی جس نے سچ مچ آپ کو بھیجا، میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، مجھے سکھلایئے تو بھی آپ نے فرمایا، جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، پھر جو کچھ قرآن تجھ کو یاد ہو اور آسانی کے ساتھ پڑھ سکے وہ پڑھ، پھر اطمینان سے ٹھہر کر رکوع کر، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اطمینان سے ٹھہر کر سجدہ کر، پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے

ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا)).

بیٹھ، پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے ٹھہر کر ادا کر، پھر اسی طرح ساری نماز پڑھ۔

۵۱۳- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع میں کیا دعا کرے؟

۷۵۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي)).

۷۵۷- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے، انہوں نے ابوالضحیٰ مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ کہتے ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي))

۵۱۴- بَابُ مَا يَقُولُ الإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب: امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھا کر کیا کہیں؟

۷۵۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)). وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ)).

۷۵۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے، انہوں نے سعید مقبری سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تو اس کے بعد یوں کہتے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اور آنحضرت ﷺ جب رکوع کرتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے، اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تب بھی اللہ اکبر کہتے۔

۵۱۵- بَابُ فَضْلِ ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))

باب: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت

۷۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۷۵۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے بیان کیا انہوں نے ابو صالح ذکوان سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو- کیوں کہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے لڑ جائے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

٥١٦- بَابٌ

٧٦٠- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لأُقَرِّبَنَّ صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَانَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَصَلاَةِ الْعِشَاءِ وَصَلاَةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

٧٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ).

٧٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟)) قَالَ: أَنَا. قَالَ: ((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلاَثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ)).

٥١٧- بَابُ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ.

٧٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: (أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يُصَلِّي، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ

باب:

۷۶۰- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں تمہاری نماز آنحضرت ﷺ کی نماز کے قریب قریب کردوں گا- تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر کی اخیر رکعت میں اور عشاء کی اخیر رکعت میں اور صبح کی اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد مسلمانوں کے لیے دعا کرتے، اور کافروں پر لعنت کرتے-

۷۶۱- ہم سے عبداللہ ابن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا دعائے قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں پڑھی جاتی تھی-

۷۶۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے انہوں نے علی بن یحییٰ بن خلاد زرقی سے، انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن خلاد سے انہوں نے رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا ہم ایک دن آنحضرت ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے- جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ ایک شخص نے (خود رفاعہ رضی اللہ عنہ نے) آپؐ کے پیچھے یوں کہا ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ. جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو پوچھا یہ کلام کس نے کہا تھا، وہ شخص بولا میں نے، آپؐ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا ہر ایک لپک رہا تھا کون پہلے اس کو لکھتا ہے؟

باب: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے (سیدھا) کھڑا ہونا

اور ابو حمید صحابی نے کہا آنحضرت ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ پیٹھ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر آگیا-

۷۶۳- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے کہا انس آنحضرت ﷺ کی نماز ہم کو دکھلاتے تھے تو نماز میں کھڑے ہوتے جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی

الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ).

دیر تک کھڑے رہتے ہم کہتے بھول گئے۔

٧٦٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ).

۷۶۴- ہم سے عبدالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے، انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کا رکوع اور سجدہ اور رکوع سے سر اٹھا کر کھڑا رہنا اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا قریب قریب برابر ہوتا۔

٧٦٥- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيْنَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَالِكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ: فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً. قَالَ: أَبُو قِلَابَةَ: فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي يَزِيْدٍ، وَكَانَ أَبُو يَزِيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ نَهَضَ.

۷۶۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھلاتے تھے اور یہ نماز کے وقت پر نہ تھے، غرض مالک بن حویرث کھڑے ہوئے تو اچھی طرح کھڑے (دیر تک) پھر رکوع کیا اچھی طرح پھر رکوع سے سر اٹھایا اور تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہے ابو قلابہ نے کہا تو مالک نے ہمارے اس شیخ ابو یزید کی طرح نماز پڑھی ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو (فوراً نہیں کھڑے ہوتے بلکہ) سیدھے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے۔

٥١٨- بَابُ يَهْوِي بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَسْجُدُ

باب: سجدے کے لیے اللہ اکبر کہتا ہوا جھکے

وَقَالَ نَافِعٌ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمر جب سجدے میں جاتے تو پہلے ہاتھ زمین پر ٹیکتے پھر گھٹنے۔

٧٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ

۷۶۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر ایک فرض اور نفل نماز میں رمضان میں یا اور کسی مہینے میں جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاتے، سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ سجدہ کرنے سے پہلے پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر دوسرا سجدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعات پڑھ کر

يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الاثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَقُولُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا). قَالَا: وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ ؓ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ- حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ - يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ : اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، واجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِي يُوسُفَ)). وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

قعدہ کر کے کھڑے ہونے لگتے تو اللہ اکبر کہتے، ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتے نماز سے فارغ ہوئے تک، پھر جب نماز پڑھ چکتے تو کہتے قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں میں میری نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے اور آپؐ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے ابو بکر اور ابو سلمہ دونوں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (رکوع سے) سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہہ کر چند آدمیوں کے لیے دعا کرتے' ان کا نام لے کر آپؐ فرماتے یا اللہ! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے غریب مسلمانوں کو (جو کافروں کے ہاتھ میں پھنسے تھے) چھڑا دے - یا اللہ! کافروں پر سخت مار کر اور ان پر ایسی قحط بھیج جیسے حضرت یوسف کے وقت میں قحط ہوئی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) اور اس زمانے میں پورب والے مصر کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے-

٧٦٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَقَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ - فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا. وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً : صَلَّيْنَا قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا)). كَذَا جَاءَ بِهِ مَعْمَرٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ : لَقَدْ حَفِظَ. كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ، حَفِظْتُ مِنْ شِقِّهِ الأَيْمَنِ. فَلَمَّا

۷۶۷- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ گھوڑے پر سے گر پڑے، کبھی سفیان نے یہ بھی کہا کہ آپؐ کی داہنی پہلو چھل گئی تو ہم آپؐ کے پوچھنے کو گئے اتنے میں نماز کا وقت آگیا آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی، ہم بھی بیٹھ گئے - اور ایک بار سفیان نے یوں کہا ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے - جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو - اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو - اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو، سفیان نے علی بن مدینی سے پوچھا کیا معمر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا علی نے کہا ہاں، سفیان نے کہا معمر نے بے شک یاد رکھا زہری نے یوں ہی کہا لک الحمد، سفیان نے یہ بھی کہا آپؐ کی داہنی پہلو چھل گئی جب ہم زہری کے پاس سے

خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ: فَجُحِشَ سَاقُهُ الأَيْمَنُ.

نکلے ابن جریج نے کہا میں زہری کے پاس موجود تھا تو انہوں نے یوں کہا آپ کی داہنی پنڈلی چھل گئی۔

۵۱۹- بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

باب سجدے کی فضیلت

۷۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟)) قَالُوا: لاَ. قَالَ: ((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الطَّوَاغِيْتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الأُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيْهِمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيْهِمُ اللهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، وَلاَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلاَّ الرُّسُلُ، وَكَلاَمُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. وَفِي جَهَنَّمَ كَلاَلِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهَا ((مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلاَّ اللهُ، تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو. حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللهُ الْمَلاَئِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا

۷۶۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے، انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیّب اور عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی، ان دونوں سے ابوہریرہ نے بیان کیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم قیامت کے دن اپنے مالک کو دیکھیں گے آپؐ نے فرمایا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کیا تم کو شک رہتی ہے جب اس پر ابر نہ ہو (مطلع صاف ہو) انہوں نے کہا، (ہرگز) نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا بھلا سورج کے دیکھنے میں تم کو کچھ شبہ رہتا ہے جب ابر نہ ہو، انہوں نے کہا نہیں (بالکل) نہیں (شک کا کیا موقع ہے صاف دیکھتے ہیں) آپؐ نے فرمایا تو اسی طرح (بے شک و شبہ) تم اپنے مالک کو بھی دیکھو گے، قیامت کے دن لوگ اکٹھا کیے جائیں گے۔ پھر پروردگار فرمائے گا جو کوئی جس کو پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے، تب کوئی تو سورج کے ساتھ ہو جائے گا، اور کوئی چاند کے اور کوئی شیطانوں اور بتوں اور ٹھاکروں کے، اس امت کے لوگ (مسلمان) رہ جائیں گے ان میں منافق وغیرہ سب ملے جلے ہوں گے پھر اللہ جل جلالہ (ایک نئی صورت میں) ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے ہم یہیں رہیں گے جب تک ہمارا مالک آئے، جب ہمارا مالک آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ (اگلی صورت میں) ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا خدا ہوں وہ کہیں گے (بے شک) تو ہمارا خدا ہے پھر ان کو بلا لے گا اور پل صراط دوزخ کے بیچا بیچ رکھا جائے گا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں سب پیغمبروں سے پہلے میں اپنی امت لے کر پار ہو جاؤں گا۔ اس دن سوا پیغمبروں کے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ اور پیغمبر بھی بات کیا یہی دعا کریں گے یا اللہ! بچائیو بچائیو اور (دیکھو) دوزخ میں سعدان کے کانٹوں کی شکل کے آنکڑے ہوں گے تم نے سعدان کا کانٹا دیکھا ہے صحابہ نے عرض کیا جی ہاں دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا بس وہ آنکڑے اسی سعدان کے کانٹے کی شکل ہوں گے، مگر اتنے اتنے بڑے کہ اللہ ہی ان کی بڑائی جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے موافق جھپٹ لیں گے کوئی تو

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ، وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ. فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلاَّ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ. ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ - وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةَ - مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا. فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لاَ وَعِزَّتِكَ. فَيُعْطِي اللهَ عَزَّوَجَلَّ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا، سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، لاَ أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَقُولُ: فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لاَ، وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ. فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ! أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لاَ تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي

اپنی (برے) عمل کی وجہ سے بالکل ہلاک ہو جائے گا اور کوئی چکنا چور ہو کر پھر بچ جائے گا جب اللہ تعالیٰ دوزخیوں میں سے بعضوں پر رحم کرنا چاہے گا، تو فرشتوں کو حکم دے گا-(دیکھو دوزخ کی طرف جاؤ اور) جو اللہ کو پوجتا تھا، اس کو نکال لو- فرشتے ایسے (موحد) لوگوں کو نکال لیں گے-اور سجدے کے نشان سے دوزخیوں میں ان کو پہچان لیں گے- اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے وہ سجدے کا مقام نہیں کھا سکتی تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے آدمی کا سارا بدن آگ کھالے گی، پھر سجدے کا نشان رہ جائے گا، یہ لوگ کوئلہ کی طرح جلے ہوئے دوزخ سے نکلیں گے، پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو اس طرح ابھر آئیں گے، جیسے دانا نالے کے کچرے کوڑے میں ابھر آتا ہے-پھر اللہ تعالیٰ (حساب کتاب شروع کرے گا) بندوں کا فیصلہ چکا دے گا اور ایک شخص بہشت اور دوزخ کے بیچ میں رہ جائے گا، وہ سب دوزخیوں کے بعد بہشت میں جائے گا اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا، وہ عرض کرے گا، میرے مالک میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو مجھ کو مارے ڈالتی ہے اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے اللہ فرمائے گا اچھا اگر میں یہ کر دوں تو پھر کوئی درخواست نہیں کرنے کا، وہ عرض کرے گا ہرگز نہیں، تیری بزرگی کی قسم، اور جیسے جیسے اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ قول قرار کرے گا آخر اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھرا دے گا جب وہ بہشت کی طرف منہ کرے گا تو وہاں کی بہار (تر و تازگی) دیکھ کر جتنی دیر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے خاموش رہے گا- پھر دوسرا معروضہ کرے گا مالک میرے مجھ کو بہشت کے دروازے تک پہنچا دے (وہاں پڑا رہوں گا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیا کیا قول قرار کیے تھے کہ اب میں کوئی اور درخواست نہیں کرنے کا، بندہ عرض کرے گا پروردگار (بے شک) مگر کیا تیری مخلوق میں ایک میں بے نصیب رہوں ارشاد ہو گا اگر میں یہ درخواست بھی تیری پوری کر دوں تو پھر اور تو کچھ نہیں مانگنے کا، عرض کرے گا ہرگز نہیں، تیری بزرگی کی قسم میں اب کچھ نہیں مانگوں گا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہیں ویسے ویسے قول قرار کرے گا آخر پروردگار اس کو بہشت کے دروازے پر پہنچا دے گا جب بہشت کے دروازے پر پہنچے گا، وہاں کی بہار (رونق) تازگی، فرحت دیکھ کر جتنی دیر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے، خاموش رہے گا

أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ لاَ تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ. فَيَضْحَكُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ ، ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى. حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللهُ: عَزَّوَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا - أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَ - حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ)). قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ : لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ قَوْلَهُ: ((لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ)). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ؛ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ)).

پھر (تیسرا) معروضہ کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت میں پہنچادے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے تجھ پر افسوس تو ایسا دغا باز کیوں بن گیا- ارے کیا تو نے ایسے ایسے قول قرار نہیں کیے تھے کہ اب میں کوئی درخواست نہیں کرنے کا، وہ عرض کرے گا بے شک کیے تھے مگر مالک میرے مجھ کو اپنی ساری مخلوق میں بے نصیب مت بنا- یہ سن کر اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اس کو بہشت میں جانے کی پروانگی دے گا اور فرمائے گا آرزوئیں کر (یہ ہونا وہ ہونا) جب سب آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو ارشاد ہوگا یہ بھی تو مانگ یہ بھی تو مانگ، خود پروردگار اس کو یاد دلائے گا- جب سب آرزوئیں کر چکے گا تو پروردگار فرمائے گا یہ سب تجھ کو دیں اور اتنی اور، ابو سعید خدری (صحابی) نے ابو ہریرہ سے کہا آنحضرت ﷺ نے (اس حدیث میں) یوں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب تجھ کو دیں اور دس گنی اور، تو ابو ہریرہ نے کہا مجھے تو یہ یاد نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا فرمایا ہو- آپؐ نے یہی فرمایا تھا یہ سب تجھ کو دیں اور اتنی اور ابو سعید نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے یہ سب تجھ کو دیں اور دس گنی اور-

٥٢٠- بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيهِ وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ

باب: سجدے میں دونوں بازو کھلے اور پیٹ کو رانوں سے الگ رکھے

٧٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ.

٧٦٩- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا، کہا مجھ سے بکر بن مضر نے وہ جعفر بن ربیعہ سے، وہ ابن ہرمز اعرج سے، انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ آنحضرت ﷺ جب نماز پڑھتے تو (سجدے میں) اپنے دونوں ہاتھ (پہلو سے) الگ رکھتے، یہاں تک کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کھل جاتی- اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے بھی جعفر بن ربیعہ نے ایسی ہی حدیث بیان کی-

٥٢١- بَابُ يَسْتَقْبِلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَهُ أَبُو حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب. سجدے میں پاؤں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھے- یہ ابو حمید نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے

٥٢٢- بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُودَ

باب: سجدہ پورا نہ کرنا کیسا گناہ ہے؟

٧٧٠- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ:

٧٧٠- ہم سے صلت بن محمد بصری نے بیان کیا، کہا ہم سے مہدی بن

حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ. وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

میمون نے، انہوں نے واصل سے انہوں نے ابووائل شقیق بن سلمہ سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پوری طرح نہیں کرتا تھا جب نماز پڑھ چکا تو حذیفہ نے اس سے کہا تو نے نماز ہی نہیں پڑھی، ابووائل نے کہا میں سمجھتا ہوں حذیفہ نے یہ کہا تو مرے گا تو آنحضرت ﷺ کے طریق پر نہیں مرے گا-

٥٢٣- بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

باب: سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

٧٧١- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءَ، وَلاَ يَكُفَّ شَعْرًا، وَلاَ ثَوْبًا: الْجَبْهَةِ، وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ)).

۷۷۱- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاؤس سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم دیا- سات اعضاء یہ ہیں، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں-

٧٧٢- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلاَ نَكُفَّ شَعْرًا وَلاَ ثَوْبًا)).

۷۷۲- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپؐ نے فرمایا، ہم کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم ہوا-

٧٧٣- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ - وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ - قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ.

۷۷۳- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا ہم سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ جھوٹے نہ تھے، انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے- آپؐ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی (سجدہ میں جانے کو) اپنی پیٹھ نہ جھکاتا یہاں تک کہ آپؐ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے-

٥٢٤- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ

باب سجدے میں ناک بھی زمین سے لگانا

٧٧٤- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

۷۷۴- ہم سے علی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے، انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ طاؤس سے، انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

النَّبِيُّ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ - وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ. وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ)).

مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا پیشانی پر اور آپؐ نے (پیشانی سے لے کر) ناک تک ہاتھ پھیرایا اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اور یہ بھی حکم ہوا کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں-

۵۲۵- بَابُ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ فِي الطِّيْنِ

باب کیچڑ میں بھی ناک زمین پر لگانا

۷۷۵- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : انْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقُلْتُ أَلاَ تَخْرُجُ بِنَا إِلَى النَّخْلِ نَتَحَدَّثُ؟ فَخَرَجَ. فَقَالَ: قُلْتُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشْرَ الأَوَلِ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ. فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ فَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ الَّذِي تَطْلُبُ أَمَامَكَ. قَامَ النَّبِيُّ ﷺ ،خَطِيْبًا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺفَلْيَرْجِعْ فَإِنِّي أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيْتُهَا، وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ، وَإِنِّي رَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي طِيْنٍ وَمَاءٍ)). وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيْدَ النَّخْلِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا، فَجَاءَتْ قَزْعَةٌ فَأُمْطِرْنَا، ((فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺحَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْنَبَتِهِ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ)

۷۷۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں ابو سعید خدری پاس گیا اور ان سے کہا چلو ذرا کھجور کے باغ کی سیر کریں گے باتیں کریں گے وہ نکلے ابو سلمہ نے کہا میں نے (راہ میں) ابو سعید سے کہا تم نے شب قدر کے باب میں جو آنحضرت ﷺ سے سنا ہو بیان کرو ابو سعید نے کہا (پہلے) رمضان کے اول دہے میں اعتکاف کیا ہم نے بھی آپؐ نے بھی آپؐ کے ساتھ اعتکاف کیا پھر جبریلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے تم جس (رات) کو چاہتے ہو (یعنی شب قدر کو) وہ آگے ہے تو آپ نے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ اعتکاف کیا- پھر حضرت جبریلؑ آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے ابھی جس رات کو تم چاہتے ہو وہ آگے ہے یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے اور رمضان کی بیسویں تاریخ خطبہ سنایا اور فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ لوٹ آئے پھر اعتکاف کرے) کیونکہ شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا- اور یہ شب رمضان کے اخیر دہے میں ہے- طاق راتوں میں، اور میں نے یہ بھی دیکھا گویا اس شب کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں- ابو سعید نے کہا مسجد کی چھت کھجور کی ڈالیوں کی تھی اور آسمان میں ابر و بر کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا اتنے میں ایک پتلا سا بادل نمودار ہوا اور پانی پڑا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو میں نے کیچڑ کا نشان آپؐ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر دیکھا آپ کا خواب سچا ہوا-

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ وَيَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الرَّابِعُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

تیسرا پارہ تمام ہوا- اب چوتھا پارہ اللہ تعالیٰ چاہے تو شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوتھا پارہ

٥٢٦- بَابُ عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّ هَوَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ

٧٧٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ عَاقِدُوا أُزْرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيْلَ لِلنِّسَاءِ لاَ تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا.

باب: نماز میں کپڑوں میں گرہ لگانا باندھنا کیسا ہے اور اگر کسی نے ستر کھلنے کے ڈر سے ایسا کیا کپڑا لپیٹا تو کیا حکم ہے؟

۷۷۶- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا- کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوحازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے ساتھ لوگ اپنے تہ بندوں میں گردن پر گرہ لگا کر نماز پڑھا کرتے کیونکہ تہ بند چھوٹے تھے اور عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا تم اپنا سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں-

٥٢٧- بَابُ لاَ يَكُفُّ شَعَرًا

٧٧٧- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، وَلاَ يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلاَ ثَوْبَهُ)).

باب (سجدے میں) بالوں کو نہ سمیٹے

۷۷۷- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا اور سجدے میں بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا حکم دیا-

٥٢٨- بَابُ لاَ يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلاَةِ

٧٧٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ، أَعْظُمٍ لاَ أَكُفَّ شَعَرًا وَلاَ ثَوْبًا)).

باب نماز میں کپڑا نہ سمیٹے

۷۷۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا اور بال اور کپڑے نہ سمیٹنے کا-

۵۲۹- بَابُ التَّسْبِيْحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

باب سجدے میں تسبیح اور دعا کا بیان

۷۷۹- حَدَّثَنَا مسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)). يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

۷۷۹- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اکثر رکوع اور سجدے میں یہ کہا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ آپ قرآن میں جو حکم اترا اس پر عمل کرتے تھے۔

۵۳۰- بَابُ الْمَكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب دونوں سجدوں کے بیچ میں ٹھہرنا

۷۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لأَصْحَابِهِ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ- قَالَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِيْنِ صَلاَةٍ - فَقَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً -ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً فَصَلَّى صَلاَةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هَذَا - قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ، كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهَالِيْكُمْ، صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا، صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا فِي حِيْنِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

۷۸۰- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ عبداللہ بن زید سے انہوں نے کہا مالک بن حویرث صحابی نے اپنے یاروں سے کہا کیا میں تم کو آنحضرت ﷺ کی نماز نہ بتلاؤں ابو قلابہ نے کہا اس وقت کوئی فرض نماز کا وقت نہ تھا وہ کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور تکبیر کہی پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور تھوڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تھوڑی دیر ٹھہرے رہے پھر (دوسرا) سجدہ کیا پھر تھوڑی دیر سر اٹھا کر بیٹھے رہے، غرض انہوں نے ہمارے اس شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح نماز پڑھی ایوب سختیانی نے کہا عمرو بن سلمہ ایک ایسی بات کرتا تھا جو میں نے اور لوگوں کو کرتے نہیں دیکھا وہ بیٹھتا تھا تیسری رکعت کے بعد یا چوتھی رکعت کے شروع میں، مالک بن حویرث نے کہا ہم تو (اپنی قوم کی طرف سے) آنحضرت ﷺ پاس آئے اور ٹھہرے رہے پھر آپ نے فرمایا تم اپنے لوگوں پاس لوٹ جاؤ (تو بہتر ہے) دیکھو یہ نماز فلاں وقت پڑھنا یہ نماز فلاں وقت پڑھنا جب نماز کا وقت آئے تم میں سے کوئی اذان دے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرے۔

۷۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ ﷺ وَرُكُوعُهُ وَقُعُودُهُ بَيْنَ

۷۸۱- ہم سے محمد بن عبدالرحیم صاعقہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواحمد محمد بن عبداللہ زبیری نے کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا برابر برابر ہوتا

السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

تھا-

۷۸۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: إِنِّي لاَ آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي بِنَا - قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسٌ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ - كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

۷۸۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں کوتاہی نہیں کرنے کا تم کو اسی طرح نماز پڑھاؤں گا جس طرح میں نے آنحضرت ﷺ کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے ثابت نے کہا انس ایک ایسی بات (نماز میں) کیا کرتے تھے جو میں تم کو کرتے نہیں دیکھتا وہ کیا تھی انس رضی اللہ عنہ جب رکوع کر کے اپنا سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کوئی کہنے والا کہے بھول گئے اسی طرح دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنا بیٹھتے کہ کوئی کہنے والا کہے بھول گئے-

۵۳۱- بَابُ لاَ يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

باب سجدے میں اپنی دونوں بانہیں (جانور کی طرح) زمین پر نہ بچھادے

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضُهُمَا.

اور ابو حمید نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے سجدہ کیا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے بانہیں نہیں بچھائیں نہ ان کو پہلو سے ملایا-

۷۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ)).

۷۸۳- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا سجدہ ٹھیک طور سے ادا کرو کوئی تم میں سے کتے کی طرح اپنی بانہیں زمین پر نہ بچھادے-

۵۳۲- بَابُ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

باب طاق رکعات کے بعد سیدھا بیٹھ جانا پھر اٹھنا

۷۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ (أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلاَتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا).

۷۸۴- ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ہشیم نے خبر دی کہا ہم کو خالد حذاء نے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ کو حضرت مالک بن حویرث اللیثی رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے جب آپ طاق رکعت یا رکعات پڑھ چکتے تو کھڑے نہ ہوتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے-

۵۳۵- بَابُ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى

باب جب رکعت پڑھ کر اٹھنا چاہے تو

الأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ

زمین پر کیسے ٹیکا دے

٧٨٥- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ: إِنِّي لأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلاَةَ، لَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي. قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لأَبِي قِلاَبَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلاَتُهُ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلاَةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ -قَالَ أَيُّوبُ : وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ.

٧٨٥- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے کہا حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اس مسجد میں نماز پڑھائی کہنے لگے میں تم کو نماز پڑھاتا ہوں میری نیت (صرف) نماز پڑھنے کی نہیں ہے بلکہ میں تم کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کیسے نماز پڑھتے دیکھا ایوب سختیانی نے کہا میں نے ابو قلابہ سے پوچھا مالک نے کیونکر نماز پڑھائی انہوں نے کہا ہمارے اس شیخ عمرو بن سلمہ کی طرح ایوب نے کہا عمرو بن سلمہ پوری (بائیس) تکبیریں کہتا اور جب دوسرا سجدہ کر کے (پہلی اور تیسری رکعت میں) سر اٹھاتا تو بیٹھ جاتا اور زمین پر ٹیکا دے کر پھر اٹھتا۔

٥٣٤- بَابُ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب جب دو رکعات پڑھ کر اٹھے تو تکبیر کہے

وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَبِّرُ فِي نَهْضَتِهِ

اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما تیسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت تکبیر کہتے۔

٧٨٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ، فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

٧٨٦- ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے کہا ابو سعید خدری نے ہم کو نماز پڑھائی جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو پکار کر تکبیر کہی پھر جب سجدہ کیا تو ایسا ہی کیا پھر جب سجدے سے سر اٹھایا تو ایسا ہی کیا اسی طرح جب دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسے ہی نماز پڑھتے دیکھا۔

٧٨٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ صَلاَةً خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ كَبَّرَ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ. فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا

٧٨٧- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے غیلان بن جریر نے انہوں نے مطرف بن عبداللہ ابن شخیر سے انہوں نے کہا میں نے اور عمران بن حصین (صحابی) نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی (بصرہ میں) وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعات پڑھ کر اٹھتے تو تکبیر کہتے جب انہوں نے سلام پھیرا تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا انہوں نے (یعنی حضرت علی نے) ایسی نماز

هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ- أَوْ قَالَ - لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

پڑھائی جیسی آنحضرت ﷺ ہم کو پڑھاتے تھے یا یوں کہا انہوں نے مجھ کو آنحضرت ﷺ کی نماز یاد دلادی-

٥٣٥- بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب التحیات کے لیے کیونکر بیٹھنا سنت ہے؟

وَكَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلاَتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ، وَكَانَتْ فَقِيهَةً

اور ام درداء (جو تابعیہ تھیں) نماز میں مرد کی طرح (دوزانوں) بیٹھتیں اور وہ فقہ جانتی تھیں-

٧٨٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلاَةِ إِذَا جَلَسَ، فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ، فَنَهَانِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلاَةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْنِيَ الْيُسْرَى، فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رِجْلِيَ لاَ تَحْمِلاَنِي.

٧٨٨- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھتے نماز میں چار زانوں ہو کر بیٹھتے (پالتی مار کر) میں بھی اسی طرح بیٹھا ان دنوں میں کم سن تھا (تو میرے والد) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ کو منع کیا اور کہا نماز میں یوں بیٹھنا سنت ہے کہ داہنا پاؤں کھڑا کرے اور بائیں کو موڑ دے (اس پر بیٹھے) میں نے کہا (باوا) تم تو چار زانو بیٹھتے ہو، انہوں نے کہا میرے پاؤں میرا بوجھ اٹھا نہیں سکتے-

٧٨٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ. وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرْنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: ((أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضُهُمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا

٧٨٩- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے (دوسری سند) یحییٰ بن بکیر نے کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد قریشی سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ آنحضرت ﷺ کے کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے، پھر آنحضرت ﷺ کی نماز کا ذکر آیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سب میں آنحضرت ﷺ کی نماز کو خوب یاد رکھنے والا ہوں، میں نے دیکھا آپ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی پیٹھ جھکا کر سر اور گردن کے برابر کر دیتے پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاتے آپ کی پیٹھ کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے نہ بانہوں کو بچھاتے نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا دیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کی طرف

جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ) وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي حَبِيْبٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ : كُلُّ فَقَارٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ (كُلُّ فَقَارِهِ).

رکھتے جب دو رکعات پڑھ چکتے تو دایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے جب اخیر رکعت پڑھ چکتے بایاں پاؤں آگے کرتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور سرین کے بل بیٹھتے اور لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید نے محمد بن حلحلہ سے سنا ہے اور محمد بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء سے سنا ہے (تو یہ حدیث منقطع نہیں ہے) اور ابو صالح نے لیث سے یوں نقل کیا ہے ہر پسلی اپنی جگہ آجاتی اور عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے اس میں یوں ہے ہر پسلی آپ کی۔

٥٣٦- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الأَوَّلَ وَاجِبًا لأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ

باب: اس کی دلیل جو پہلے تشہد کو (چار رکعتی یا تین رکعتی نماز میں) واجب نہیں جانتا (یعنی فرض) کیونکہ آنحضرت ﷺ دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں

٧٩٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - وَقَالَ مَرَّةً : مَوْلَى رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ! فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

٧٩٠- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا جو بنی عبدالمطلب کے غلام تھے اور کبھی زہری نے یوں کہا جو ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کے غلام تھے کہ عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو ازد شنوءۃ کے قبیلے سے اور بنی عبد مناف کے حلیف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں لوگ بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر چکے تو لوگ انتظار میں تھے کہ اب سلام پھیریں گے تو آپ نے بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہا پھر دو سجدے کیے سلام سے پہلے پھر سلام پھیرا۔

٥٣٧- بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الأُوْلَى

باب پہلے قعدے میں تشہد پڑھنا

٧٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: (صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، فَقَامَ وَعَلَيْهِ

٧٩١- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے بکر بن مضر نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی (دو رکعات کے بعد) تشہد آپ کو پڑھنا تھا

جُلُوسٌ. فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ).

لیکن کھڑے ہو گئے، جب نماز ختم ہوئی تو آپ نے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے۔

۵۳۸- بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الآخِرَةِ

دوسرے قعدے میں تشہد پڑھنا

۷۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ - فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ -أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)).

۷۹۲- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم (پہلے پہل) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تو (سلام کے وقت) یوں کہتے جبریل پر سلام اور میکائیل پر سلام فلانے پر سلام فلانے پر سلام (اللہ پر سلام) پھر (ایک روز ایسا ہوا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا (تم اللہ کو سلام کرتے ہو) اللہ کا نام تو خود سلامت ہے جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو یوں کہے - التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جائے گا - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ-

۵۳۹- بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

باب (تشہد کے بعد) سلام سے پہلے کیا دعا پڑھے

۷۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)). فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)). وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ

۷۹۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں انہوں نے بیان کیا آنحضرت ﷺ نماز میں (تشہد کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ! تیری پناہ قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ کانے دجال کے بہکانے سے اور تیری پناہ زندگی اور موت کے فتنے سے یا اللہ! تیری پناہ گناہ سے اور قرض داری سے - کسی نے (حضرت عائشہ نے) آپ سے عرض کیا سبب کیا ہے جو آپ قرض داری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا آدمی جب قرض دار ہوتا ہے تو اس کی بات جھوٹ ہو جاتی ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے، محمد بن یوسف مطربری نے کہا امام بخاری نے کہا میں نے خلف بن عامر سے سنا مسیح اور مسیح میں کچھ فرق نہیں دونوں ایک ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مسیح اور مسیح کہہ سکتے ہیں اور دجال کو بھی

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)).

اور اگلی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ سے سنا آپ نماز میں دجال کے بہکانے سے پناہ مانگتے تھے۔

۷۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: ((قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

۷۹۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا مجھے کوئی ایسی دعا سکھلایئے جس کو میں پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا یوں کہہ یا اللہ! میں نے اپنی جان کو گناہ کر کے بہت مصیبت میں ڈالا اور گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے تو اپنی خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۵۴۰- بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

باب تشہد کے بعد جو دعا اختیار کی جاتی ہے اور اس دعا کا پڑھنا کچھ واجب نہیں ہے

۷۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ! فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو)).

۷۹۵- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا مجھ سے شقیق نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا (پہلے) جب ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو یوں کہا کرتے تھے اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام فلانے پر سلام فلانے پر سلام پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ مت کہو اللہ پر سلام اللہ تو خود سلام ہے (سب کو سلامت رکھنے والا) بلکہ یوں کہو آداب بندگیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اور نمازیں اور پاکیزہ خیراتیں، سلام تم پر اے پیغمبر! اور اللہ کی رحمت اور برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر جب تم یہ کہو گے تو آسمان زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو تمہارا اسلام پہنچ جائے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں پھر دعاؤں میں سے جو وہ اس کو پسند ہو وہ مانگے۔

۵۴۱- بَابُ مَنْ لَمْ يَمْسَحْ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ حَتَّى صَلَّى

باب اگر نماز میں پیشانی یا ناک سے مٹی لگ جائے تو نہ پونچھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَأَيْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَحْتَجُّ بِهَذَا

امام بخاری نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر حمیدی کو دیکھا وہ اسی حدیث

الْحَدِيْثِ أَنْ لاَ يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ فِي الصَّلاَةِ.

سے یہ دلیل لیتے تھے کہ نماز میں اپنی پیشانی نہ پونچھے۔

٧٩٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّيْنِ فِي جَبْهَتِهِ.

۷۹۶- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے (شب قدر کو) پوچھا انہوں نے کہا میں نے (اس رات میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ کی پیشانی میں میں نے کیچڑ کا نشان دیکھا۔

٥٤٢- بَابُ التَّسْلِيْمِ

باب سلام پھیرنے کا بیان

٧٩٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِيْنَ يَقْضِي تَسْلِيْمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيْرًا قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأُرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ تَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ.

۷۹۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن شہاب زہری نے انہوں نے ہند بنت حارث سے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو عورتیں سلام پھیرتے ہی کھڑے ہو کر چل دیتیں اور آپ تھوڑی دیر ویسے ہی بیٹھے رہتے ابن شہاب نے کہا میں سمجھتا ہوں اور پورا علم تو اللہ ہی کو ہے آپ اس لئے ٹھہر جاتے تھے - کہ عورتیں چل دیں - اور مرد نماز سے فارغ ہو کر ان کو نہ پائیں۔

٥٤٣- بَابُ يُسَلِّمُ حِيْنَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ

باب امام کے سلام پھیرتے ہی مقتدی بھی سلام پھیر دے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ أَنْ يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ.

اور عبداللہ بن عمرؓ مستحب جانتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو اس کے پیچھے جو لوگ ہیں وہ بھی سلام پھیریں۔

٧٩٨- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: (صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ).

۷۹۸- ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمود بن ربیع انصاری سے انہوں نے عتبان بن مالک انصاری سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی - آپ نے جب سلام پھیرا ہم نے بھی پھیرا۔

٥٤٤- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ رَدَّ السَّلاَمِ

باب امام کو سلام کرنے کی ضرورت نہیں صرف نماز کے

عَلَى الإِمَامِ وَاكْتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلاَةِ

دو سلام کافی ہیں

۷۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ. قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ - ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ - قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي، فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا. فَقَالَ: ((أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ)). فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَارَ إِلَيْهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ.

۷۹۹- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو آنحضرت ﷺ (پوری طرح سے) یاد ہیں اور وہ کلی بھی آپ کی یاد ہے جو آپ نے ان کے گھر میں ایک ڈول سے لے کر محمود کے منہ پر ڈال دی تھی، انہوں نے کہا میں نے عتبان بن مالک انصاری سے سنا جو بنی سالم میں ایک شخص تھے- انہوں نے کہا میں اپنی قوم، بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا- تو میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا میں نے عرض کیا میری نگاہ میں اللہ گیا اور کبھی پانی کے نالے میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان بہنے لگتے ہیں- میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے مکان پر تشریف لائیے- اور وہاں کسی جائے پر نماز پڑھ دیجئے- میں اس جائے کو مسجد مقرر کر لوں- آپ نے فرمایا اچھا ان شاء اللہ پھر صبح کو آنحضرت ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اس وقت تشریف لائے- جب دن چڑھ گیا تھا- آنحضرت ﷺ نے (اندر آنے) کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی آپ بیٹھے بھی نہیں اور فرمایا تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں- عتبان نے ایک جگہ پسند کر کے نماز کے لئے بتلا دی- آپ کھڑے ہوئے اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی- جب آپ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیرا-

٥٤٥- بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ

باب نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنا

۸۰۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: (أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ - حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ - كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ). وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ((كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ)).

۸۰۰- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق بن ہمام نے خبر دی کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے ان سے ابو سعید (نافذ) نے بیان کیا- جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے- ان کو عبداللہ بن عباس نے خبر دی کہ فرض نماز سے فارغ ہو کر پکار کر ذکر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جاری تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ کو تو لوگوں کا نماز سے فراغت ہونا اسی ذکر کی آواز سن کر معلوم ہوتا-

۸۰۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا

۸۰۱- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ)). قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو مَعْبَدٍ أَصْدَقُ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيٌّ وَاسْمُهُ نَافِذٌ.

بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو ابو سعید نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم ہونا اس وقت پہچانتا جب تکبیر کی آواز سنتا - علی بن مدینی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ ابن عباس کے غلاموں سے سب سے سچا ابو سعید تھا - علی نے کہا اس کا نام نافذ تھا -

۸۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلُ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ. فَقَالَ: ((أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ: تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ)). فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا: فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنَحْمَدُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((تَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللهُ أَكْبَرُ حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ)).

۸۰۲- ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے عمری سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا محتاج نادار لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے - مال دار دولت مند لوگوں نے (سارے) بلند درجے کما لئے - اور ہمیشہ کا چین لوٹ لیا ہماری طرح وہ نماز پڑھتے ہیں - ہماری طرح وہ روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس پیسہ علاوہ ہے - جس سے حج کرتے ہیں - اور عمرہ اور جہاد اور صدقہ (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر سکتے) آپؐ نے فرمایا تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کو کرو گے تو آگے بڑھنے والوں کو پکڑ لو - اور تم کو کوئی نہ پا سکے جو تمہارے پیچھے ہے اور تم اپنے زمانہ والوں میں سب سے اچھے ہو مگر ہاں جو وہی بجا لائے (وہ تمہارے برابر رہے گا) - تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد اللہ اور اللہ اکبر کہہ لیا کرو - سمی نے کہا پھر ہم لوگوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا بعضے لوگ کہنے لگے سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہنا چاہئے آخر میں پھر ابو صالح کے پاس گیا انہوں نے کہا سبحان اللہ اور الحمد اللہ اور اللہ اکبر سب تینتیس (۳۳) تینتیس (۳۳) بار کہو -

۸۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ - فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ: ((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ،

۸۰۳- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی تھے - انہوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام تھا - مجھ سے یہ لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کہتے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِهٰذَا وَقَالَ الْحَسَنُ: جَدُّ غِنيٍّ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا.

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور شعبہ نے بھی عبدالملک سے ایسی ہی روایت کی ہے اور امام حسن بصری نے کہا جد کہتے ہیں مالداری کو اور شعبہ نے اس حدیث کو حکم بن عتبہ سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے وراد سے بھی روایت کیا ہے۔

٥٤٦- بَابُ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

باب امام جب سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کرے

٨٠٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

۸۰۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن تمیم نے انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب (فرض) نماز پڑھا چکتے تو ہماری طرف منہ کرتے۔

٨٠٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ - عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ - فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ؟)) قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ: فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)).

۸۰۵- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو پانی برس چکا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا تم جانتے ہو تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج صبح کو کچھ بندے میرے مومن ہوئے، کچھ کافر، جس نے کہا اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ تو میرا مومن ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا فلانے تارے کی فلانی جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں کا مومن۔

٨٠٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ

۸۰۶- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عشاء) کی نماز میں آدھی رات تک دیر کی پھر (حجرے سے) باہر

عَلَيْنَا، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ : ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوا وَرَقَدُوا، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلاَةَ)).

برآمد ہوئے- جب نماز پڑھا چکے تو ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا دوسرے لوگ تو نماز پڑھ چکے اور سو بھی رہے اور تم لوگ جب تک نماز کا انتظار کرتے رہے گویا نماز ہی میں رہے-

٥٤٧- بَابُ مُكْثِ الإِمَامِ فِي مُصَلاَّهُ بَعْدَ السَّلاَمِ

باب سلام کے بعد امام اسی جگہ ٹھہر (کر نفل وغیرہ پڑھ) سکتا ہے

وَقَالَ لَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ، وَفَعَلَهُ الْقَاسِمُ، وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ : لاَ يَتَطَوَّعُ الإِمَامُ فِي مَكَانِهِ. وَلَمْ يَصِحْ.

اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر جس جگہ فرض پڑھے ہوتے وہیں (نفل) نماز پڑھتے اور قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بھی ایسا کہا ہے اور ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ امام اپنے فرض نماز کی جگہ میں نفل نہ پڑھے اور یہ صحیح نہیں ہے-

٨٠٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ يَمْكُثُ فِي مَكَانِهِ يَسِيرًا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَنَرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - لِكَيْ يَنْفُذَ مِنْ يَنْصَرِفُ مِنَ النِّسَاءِ)).

٨٠٧- ہم سے ابوالولید بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب زہری نے انہوں نے ہندہ بنت حارث سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے رہتے ابن شہاب نے کہا ہم تو یہ سمجھتے ہیں، آگے اللہ جانے، آپ اس لئے ٹھہرے رہتے کہ جو عورتیں نماز پڑھ چکی ہیں، وہ چل دیں اور سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو نافع بن یزید نے خبر دی کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا ابن شہاب نے ان کو یہ لکھ بھیجا کہ مجھ سے ہند فراسیہ بنت حارث نے بیان کیا اس نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں، اور ہندہ ان کی صحبت میں رہتی تھی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ کر اپنے گھروں میں آجاتیں ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کی جگہ سے نہ لوٹتے- اور عبداللہ بن وہب نے کہا انہوں نے یونس بن یزید سے روایت کی انہوں نے شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ہند فراسیہ نے خبر دی اور عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ہندہ قرشیہ نے بیان کیا اور محمد بن ولید زبیدی نے کہا مجھ کو زہری نے خبر دی- ان کو ہند بنت حارث قرشیہ نے اور وہ معبد بن مقداد کی جورو تھی اور معبد بنی زہرہ کا حلیف تھا اور وہ آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کے پاس آیا جایا کرتی اور شعیب نے زہری

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ قَالَ : حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ- وَكَانَتْ مِنْ صَوَاحِبَاتِهَا - قَالَتْ: (كَانَ يُسَلِّمُ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ فَيَدْخُلْنَ بُيُوتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْصَرِفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ).

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَتْنِي هِنْدُ الْفِرَاسِيَّةُ.

وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقِرَاشِيَّةُ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ الْحَارِثِ الْقُرَشِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ - وَكَانَتْ تَحْتَ مَعْبَدِ بْنِ الْمِقْدَادِ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ -

وَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ: شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ الْقُرَشِيَّةُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ الْفِرَاسِيَّةِ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ حَدَّثَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

سے اس حدیث کو روایت کیا- انہوں نے کہا مجھ سے ہند قرشیہ نے بیان کیا اور محمد بن عبداللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے انہوں نے ہند فراسیہ سے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا- ان سے ابن شہاب نے انہوں نے قریش کی ایک عورت سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے-

۵۴۸- بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

باب اگر امام لوگوں کو نماز پڑھا کر کسی کام کا خیال کرے (اور ٹھہرے نہیں) لوگوں کی گردنیں لانگتا پھاندتا چلا جائے تو کیسا؟

۸۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، فَقَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ: ((ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا، فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ)).

۸۰۸- ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عقبہ حارث سے انہوں نے کہا میں نے مدینہ میں عصر کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی- آپ نے سلام پھیرا اور جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے- لوگوں کی گردنیں پھاندتے اپنی ایک بی بی کے حجرے میں گئے- لوگ گھبرا گئے- آپ کی جلدی دیکھ کر پھر آپ باہر نکلے دیکھا تو لوگ آپ کے جلد جانے سے تعجب میں ہیں آپ نے فرمایا بات یہ تھی کہ ہمارے پاس سونے کا ایک ڈلا رہ گیا تھا مجھے اس میں دل لگا رہنا برا معلوم ہوا میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دے دیا-

۵۴۹- بَابُ الإِنْفِتَالِ وَالإِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

باب نماز پڑھ کر داہنے یا بائیں دونوں طرف پھر بیٹھنا یا لوٹنا درست ہے

وَكَانَ أَنَسٌ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، وَيَعِيبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى - أَوْ مَنْ يَعْمِدُ - الإِنْفِتَالَ عَنْ يَمِينِهِ.

اور انس رضی اللہ عنہ دونوں طرف پھر کر بیٹھتے تھے اور اس شخص پر اعتراض کرتے تھے جو خواہ مخواہ قصد کر کے داہنے ہی طرف پھر بیٹھا کرے-

۸۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لاَ يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَنْصَرِفَ إِلاَّ عَنْ يَمِينِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

۸۰۹- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کہا تم میں کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے خواہ مخواہ نماز پڑھ کر داہنی ہی طرف سے لوٹے میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ بہت ایسا ہوتا کہ بائیں طرف

ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

سے لوٹتے۔

۵۵۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيءِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

باب کچی لہسن اور پیاز اور گندنا کے باب میں جو حدیث آئی ہے اس کا بیان

وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ الثُّومَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا)).

اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کوئی لہسن یا پیاز بھوک مارے کو کھائے یا اور کسی لئے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے۔

۸۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلاَ يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا)). قُلْتُ: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلاَّ نِيئَهُ. وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: إِلاَّ نَتْنَهُ.

۸۱۰- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عطا بن ابی رباح نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے- عطاء نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کچی لہسن مراد ہے یا پکی انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کچی لہسن مراد ہے اور مخلد بن یزید نے ابن جریج سے یوں روایت کیا اس کی بدبو مراد ہے۔

۸۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِي الثُّومَ - فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا)).

۸۱۱- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے۔

۸۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ)). وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا، فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ: ((قَرِّبُوهَا)) - إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ - فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: ((كُلْ، فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي)). وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ (أُتِيَ بِبَدْرٍ) قَالَ

۸۱۲- ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا عطا بن ابی رباح نے کہا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے یا ہماری مسجد سے الگ رہے اپنے گھر بیٹھا رہے اور آنحضرت ﷺ کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی اس میں کئی قسم کی ہری ترکاریاں تھیں (پیاز یا گندنا بھی) آپ کو اس کی بو معلوم ہوئی پوچھا تو لوگوں نے کہہ دیا جو ترکاریاں اس میں تھیں- آپ نے فرمایا فلاں صحابی کو دے دو جو آپ کے ساتھ تھا جب وہ کھانا اس نے دیکھا تو اس نے بھی ناپسند کیا- آپ نے فرمایا تو کھالے میں تو ان سے کانا پھوسی کرتا ہوں جن سے تو نہیں کرتا اور احمد بن صالح نے ابن وہب سے یوں نقل کیا آپ کے سامنے ایک بدلہ لایا گیا ابن وہب نے کہا یعنی

ابْنُ وَهْبٍ : يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ. وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ، فَلاَ أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ.

طباق (تھالہ) اس میں ہری ترکاریاں تھیں اور لیث اور ابو صفوان عبداللہ بن سعید نے یونس سے ہانڈی کا قصہ نہیں بیان کیا امام بخاری نے (یا سعید یا ابن وہب نے) کہا میں نہیں جانتا یہ زہری کا کلام ہے یا حدیث میں داخل ہے۔

۸۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَا وَلاَ يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا)).

۸۱۳- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے کہا ایک شخص نے انس بن مالک سے رضی اللہ عنہ پوچھا تم نے آنحضرت ﷺ سے لہسن کے باب میں کیا سنا ہے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس درخت یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

۵۵۱- بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ؟

باب: لڑکوں کے وضو کرنے کا بیان اور اس کا بیان کہ ان پر نہانا اور پاک رہنا کب واجب ہوتا ہے

وَ حُضُورِهِمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ

اور جماعت اور عیدین اور جنازوں میں ان کے آنے کا اور صفوں میں شریک ہونے کا۔

۸۱۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: (سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ).

۸۱۴- مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے سلیمان شیبانی سے سنا کہا میں نے شعبی سے سنا کہا مجھے اس شخص (صحابی) نے خبر دی جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک اکیلی الگ تھلگ قبر پر گیا تھا آپؐ نے امامت کی اور لوگوں نے صف باندھی۔ سلیمان نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا تم سے یہ کس نے بیان کیا انہوں نے کہا ابن عباس نے۔

۸۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ: ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

۸۱۵- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر جوان آدمی پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ

۸۱۶- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے کریب نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ پہلے آنحضرت ﷺ (شروع رات میں) سو رہے جب رات کا ایک

رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا - يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ جِدًّا - ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ. فَأَتَاهُ الْمُنَادِي يَأْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قُلْنَا لِعَمْرٍو : إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : (إِنَّ رُؤْيَا الأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ) ثُمَّ قَرَأَ : ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾.

حصہ گزر گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور ایک پرانی مشک سے جو لٹک رہی تھی ہلکا سا وضو کیا- عمرو بن دینار کہتے تھے وہ بہت ہی ہلکا پھلکا وضو تھا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی آپ ہی کا سا وضو کیا اور آپ کی بائیں طرف آن کر کھڑا ہو گیا- آپ نے مجھ کو گھما کر اپنے داہنی طرف کر لیا پھر جتنی اللہ کو منظور تھی اتنی نماز آپ نے پڑھی- پھر لیٹ رہے سو گئے- یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے بعد اس کے مؤذن نماز کی خبر دینے کو آیا آپ اس کے ساتھ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا- سفیان نے کہا ہم نے عمرو بن دینار سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا تھا- عمرو نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے پیغمبروں کا خواب وحی ہوتا ہے- پھر عبید نے یہ آیت پڑھی- ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾.

٨١٧- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ: ((قُومُوا فَلأُصَلِّيَ بِكُمْ)). فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِثَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، (فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْيَتِيمُ مَعِي وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ).

٨١٧- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے (ان کی ماں) اسحاق کی دادی ملیکہ نے آنحضرت ﷺ کی ضیافت کی کچھ کھانا آپ کے لئے پکا کر آپ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا چلو کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں میں کھڑا ہوا اور ایک بوریا ہمارے پاس تھا- جو استعمال کرتے کرتے کالا ہو گیا تھا- اس کو لے کر دھویا (اس پر) آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور میں- میرے ساتھ ایک یتیم لڑکا بھی (ضمیرہ بن سعد) اور بڑھیا (ملیکہ ام سلیم) ہمارے پیچھے پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں-

٨١٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : (أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاِحْتِلَامَ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ وَأَرْسَلْتُ الأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ).

٨١٨- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں ایک مادہ گدھی پر سوار ہو کر آیا ان دنوں میں جوانی کے قریب تھا (لیکن جوان نہ تھا) اور آنحضرت ﷺ منا میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ کے سامنے دیوار (وغیرہ آڑ) نہ تھی- تھوڑی صف کے تو میں سامنے سے گزر گیا پھر گدھی سے اترا اس کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا- اور میں صف میں شریک ہو گیا کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا-

۸۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: (أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ). قَالَ عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: (أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: قَدْ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ). قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يُصَلِّي هَذِهِ الصَّلاَةَ غَيْرُكُمْ. وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَوْمَئِذٍ يُصَلِّي غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)).

۸۱۹- ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں دیر کی اور عیاش نے یوں کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے بیان کیا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں دیر کی حتیٰ کہ حضرت عمر نے آپ کو آواز دی عورتیں اور بچے تو سو گئے حضرت عائشہؓ نے کہا پھر آپ باہر برآمد ہوئے اور فرمایا دیکھو! ساری زمین میں (اس وقت) سوا تمہارے کوئی اس نماز کا پڑھنے والا نہیں اور اس وقت یہی حال تھا کہ مدینہ کے سوا اور کہیں کے لوگ نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْلاَ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ - يَعْنِي مِنْ صِغْرِهِ - أَتَى ((الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ. ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلاَلٌ الْبَيْتَ)).

۸۲۰- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عابس نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا ان سے ایک شخص نے کہا کیا تم نے (عورتوں کا) نکلنا عید کے دن آنحضرت ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے - انہوں نے کہا! ہاں دیکھا ہے - اگر میں آپ کا رشتہ دار نہ ہوتا تو کبھی نہ دیکھتا یعنی میری کم سنی اور قرابت کی وجہ سے آپ مجھ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے - آپ پہلے اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر پر تھا - وہاں خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو وعظ سنائی - نصیحت کی خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی کوئی عورت تو اپنے ہاتھ کو جھکا کر چھلے یا انگوٹھیاں بلال کے کپڑوں میں ڈالنے لگی پھر آپ بلال سمیت گھر میں (لوٹ کر) آئے۔

۵۵۲- بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

باب عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کو جانا

۸۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: (أَعْتَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ)، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ غَيْرُكُمْ

۸۲۱- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (ایک رات) عشاء کی نماز میں دیر کی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دی عورتیں اور بچے سو گئے اس وقت آپ (حجرے سے) برآمد ہوئے فرمایا دیکھو ساری زمین میں (اس وقت) تمہارے سوا کوئی اس

مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ)). وَلاَ يُصَلِّي يَومَئِذٍ إِلاَّ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ.

نماز کا انتظار نہیں کر رہا اور ان دنوں مدینہ کے سوا اور کہیں نماز ہی نہیں ہوتی تھی اور لوگ عشاء کی نماز شفق ڈوبنے کے بعد رات کی پہلی تہائی گزرنے تک پڑھا کرتے تھے۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاءُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ)). تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۸۲۲- ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ حنظلہ بن ابی سفیان سے، وہ سالم بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو ان کو اجازت دو۔ عبید اللہ کے ساتھ اس کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں آنحضرت ﷺ سے۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا ((أَنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللهُ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ)).

۸۲۳- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے انہوں نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں۔ ان کو خبر دی کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عورتیں (جماعت میں شریک ہوتیں) جب فرض نماز پڑھ کر سلام پھیرتیں تو اسی وقت کھڑے ہو کر چل دیتیں اور آنحضرت ﷺ اور مرد جو آپؐ کے پیچھے نماز میں ہوتے وہ ٹھہرے رہتے جب تک اللہ کو منظور ہوتا پھر جب آنحضرت کھڑے ہوتے وہ بھی کھڑے ہوتے۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: (إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ).

۸۲۴- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے (دوسری سند) اور ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ لیتے پھر عورتیں چادریں لپیٹے (اپنے گھروں کو) لوٹتیں اندھیرے سے ان کی پہچان نہ ہو سکتی۔

۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنِّي لأَقُومُ إِلَى الصَّلاَةِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا،

۸۲۵- ہم سے محمد بن مسکین نے بیان کیا کہا ہم سے بشیر بن بکر نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری سے انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہوں اور میری نیت یہ ہوتی ہے کہ لمبی

فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ)).

نماز پڑھوں گا پھر میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں- مجھے اس کی ماں کو تکلیف دینا برا معلوم ہوتا ہے-

٨٢٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ (لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ). قُلْتُ لِعَمْرَةَ : أَوَ مُنِعْنَ؟ قَالَتْ : نَعَمْ.

٨٢٦- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی وہ یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا اگر آنحضرت ﷺ ان عورتوں کے کرتوتوں کو دیکھتے جو انہوں نے بعد کو نکالے تو ضرور ان کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی تھیں- یحییٰ نے کہا میں نے عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئی تھیں؟ انہوں نے کہا ہاں-

٥٥٣- بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ

باب عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

٨٢٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدَ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: (كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ. قَالَ : نَرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالُ.

٨٢٧- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ہند بنت حارث سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب سلام پھیرتے تو آپؐ کے سلام پھیرتے ہی عورتیں (جانے کے لئے) کھڑی ہو جاتیں اور آپؐ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے کھڑے نہ ہوتے ابن شہاب نے کہا ہم یہ سمجھتے ہیں آگے اللہ جانے یہ آپؐ اس لئے کرتے کہ عورتیں اس سے پہلے نکل جائیں کہ مرد راہ میں ان کو پالیں-

٨٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ(صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، فَقُمْتُ وَيَتِيمٌ خَلْفَهُ. وَأُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا).

٨٢٨- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ام سلیم (میری ماں) کے گھر میں نماز پڑھی میں اور یتیم مل کر آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ام سلیم ہمارے پیچھے-

٥٥٤- بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مُقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: صبح کی نماز پڑھ کر عورتوں کو جلدی سے چلے جانا اور مسجد میں کم ٹھہرنا

٨٢٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ

٨٢٩- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن منصور نے کہا ہم سے فلیح بن سلمان نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے

الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ لاَ يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ، أَوْ لاَ يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا)).

انہوں نے اپنے باپ (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے پھر مسلمان عورتیں لوٹ کر گھر کو جاتیں- اندھیرے سے ان کی پہچان نہ ہوتی یا وہ ایک دوسری کو نہ پہچان سکتیں-

۵۵۵- بَابُ اسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

باب: عورت مسجد جانے کے لئے اپنے خاوند سے اجازت لے

۸۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:((إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْنَعْهَا)).

۸۳۰- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا تم میں سے جب کسی کی جورو (مسجد میں جانے کی اجازت چاہے تو اس کو نہ روکے-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب جمعہ کے بیان میں

۵۵۶- بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کی نماز فرض ہے

لِقَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَومِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ فَاسْعَوا : فَامْضُوا.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ جمعہ میں) فرمایا جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لئے چل کھڑے ہو اور بیچ کھوچ چھوڑ دو- تمہارے حق میں یہ بہتر ہوگا- اگر تم سمجھو فاسعوا کے معنی چل کھڑے ہو-

۸۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ مَولَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَومَ الْقِيَامَةِ: بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَومُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ: الْيَهُودُ غَدًا، وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ))

۸۳۱- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے جو ربیعہ بن حارث کے غلام تھے- انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے ہم سب امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے- صرف اتنی بات ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی پھر یہی جمعہ کا دن ان کے لئے بھی (عبادت کے واسطے) مقرر ہوا تھا لیکن انہوں نے اس میں گول مال کیا اور ہم کو اللہ نے یہ دن بتلا دیا سب لوگ ہمارے پیچھے ہو گئے یہودیوں کا دن کل اور نصاریٰ کا پرسوں-

۵۵۷- بَابُ فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، أَوْ عَلَى النِّسَاءِ؟

باب: جمعہ کے دن نہانے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ بچوں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز کے لئے آنا فرض ہے یا نہیں؟

۸۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

۸۳۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے تو غسل کرے-

۸۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَادَاهُ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قَالَ: إِنِّي شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْذِينَ، فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ. قَالَ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ)).

۸۳۳- ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک صاحب اگلے مہاجرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے (حضرت عثمان) آئے حضرت عمر نے (عین خطبہ میں) ان کو پکارا بھلا یہ کونسا وقت ہے آنے کا- انہوں نے کہا مجھے کچھ کام لگ گیا تھا- میں گھر میں بھی نہیں گیا اذان سنتے ہی بس میں نے وضو کیا (اور چلا آیا) حضرت عمر نے کہا اچھا یہ کہتے ہو تو آپؐ نے صرف وضو ہی پر قناعت کی حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) غسل کا حکم دیتے تھے-

۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

۸۳۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر جوان مرد پر واجب ہے-

۵۵۸- بَابُ الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن نماز کے لئے خوشبو لگانا

۸۳۵- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

۸۳۵- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم کو حرمی بن عمارہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے بیان کیا انہوں نے ابو بکر بن منکدر سے انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن سلیم انصاری نے بیان کیا انہوں نے کہا میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر گواہی دیتا ہوں

أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ)). قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الإِسْتِنَانُ وَالطِّيبُ فَاللهُ أَعْلَمُ وَاجِبٌ هُوَ أَمْ لاَ، وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَلَمْ يُسَمِّ أَبُوبَكْرٍ هَذَا. رَوَاهُ عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الأَشَجِّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي هِلاَلٍ وَعِدَّةٌ. وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ.

انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں- آپؐ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر جوان شخص پر غسل کرنا واجب ہے- اور مسواک کرنا اور اگر میسر ہو تو خوشبو بھی لگانا، عمر بن سلیم نے کہا غسل کے لئے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا تو اللہ کو معلوم ہے وہ واجب ہے یا نہیں لیکن حدیث میں تو یوں ہی آیا ہے- امام بخاری نے کہا ابو بکر بن منکدر محمد بن منکدر کے بھائی ہیں اور ان کا نام معلوم نہیں کیا تھا ان سے بکیر بن اشج اور سعید بن ابی ہلال اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور محمد بن منکدر ان کے بھائی کی کنیت ابو بکر اور ابو عبداللہ بھی تھی-

۵۵۹- بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کی نماز کو جانے کی فضیلت

۸۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بُدْنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً. فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

۸۳۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے- انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن (جماع کر کے) جنابت کا غسل کرے- پھر نماز کے لئے چلے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو (اس کے بعد) دوسری گھڑی میں چلے اس نے گویا ایک گائے کی اور جو تیسری گھڑی میں چلے اس نے گویا ایک سینگوں والا مینڈھا قربانی کی اور جو کوئی چوتھی گھڑی میں چلے اس نے گویا ایک مرغی قربانی کی اور جو کوئی پانچویں گھڑی میں چلے اس نے گویا انڈا اللہ کی راہ میں دیا پھر جب امام خطبہ کے لئے نکلتا ہے تو یہ حاضری لکھنے والے فرشتے بھی مسجد میں آ جاتے ہیں خطبہ سنتے ہیں-

۵۶۰- بَابٌ

باب

۸۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ

۸۳۷- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نے یحییٰ ابن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ حضرت عمر جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک صاحب آئے (حضرت عثمان) حضرت عمر نے کہا تم

دَخَلَ رَجُلٌ. فَقَالَ عُمَرُ: (لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ سَمِعْتُ النِّدَا فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

لوگ نماز سے کیوں رک جاتے ہو (اول وقت کیوں نہیں آتے) انہوں نے کہا میں نے تو کچھ دیر نہیں کی اذان سنتے ہی البتہ وضو تو کیا ہے اور آگیا، حضرت عمر نے کہا (یہ لو اور سنو) کیا تم نے آنحضرت ﷺ سے یہ نہیں سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے تو غسل کرے۔

۵۶۱- بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

باب جمعہ کی نماز کے لئے بالوں میں تیل ڈالنا

۸۳۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ، إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى)).

۸۳۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے مجھ کو میرے باپ (ابوسعید مقبری) نے خبر دی- انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے صفائی کرے اور اپنے تیل میں سے تیل لگائے یا اپنے گھر (والوں) کی خوشبو میں سے لگائے پھر (نماز کے لئے) نکلے (مسجد میں آئے) تو دو کے بیچ میں نہ گھسے پھر جتنی نماز اس کی تقدیر میں ہے وہ پڑھے (یعنی سنت نفل) اور جب امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت خاموش رہے تو اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے-

۸۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ طَاوُسٌ: قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُؤُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيبُ فَلاَ أَدْرِي.

۸۳۹- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ طاؤس بن کیسان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ اگرچہ تم کو نہانے کی حاجت نہ ہو اور خوشبو لگاؤ ابن عباس نے کہا غسل کا حکم تو (صحیح ہے) بے شک (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے) خوشبو کا حال مجھ کو معلوم نہیں-

۸۴۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ: (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: أَيَمَسُّ طِيبًا أَوْ دُهْنًا

۸۴۰- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی کہا مجھ کو ابراہیم بن میسرہ نے خبر دی انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کا فرمانا جمعہ کے غسل کے باب میں بیان کیا- طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اگر اس کے گھر والوں کے پاس تیل یا خوشبو نہ ہو تو بھی لگائے انہوں نے کہا مجھ کو

إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ).

معلوم نہیں-

٥٦٢- بَابُ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

باب جمعہ کے دن عمدہ سے عمدہ کپڑا پہنے جو اس کو مل سکے

٨٤١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ)). ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ، فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)). فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه ، أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.

٨٤١- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بازار میں) مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی جوڑا بکتے دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ کاش آپؐ اس کو مول لے لیں اور جمعہ کے دن اور جب دوسری قوموں کے قاصد آپؐ کے پاس آتے ہیں پہنا کریں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر (چند روز کے بعد ایسا ہوا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسی قسم کے (ریشمی) کئی جوڑے آئے آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو بھی دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ یہ جوڑا مجھ کو پہناتے ہیں اور (پہلے) آپؐ ہی نے عطارد کے جوڑے کے بارے میں ایسا فرمایا تھا آپؐ نے فرمایا میں نے اس لئے تجھے نہیں دیا کہ تو خود پہنے آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ میں رہتا تھا-

١٤٢- بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن مسواک کرنا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: يَسْتَادُّ.

اور ابو سعید خدری نے آنحضرت ﷺ سے یوں روایت کیا ہے کہ مسواک کرے-

١٤٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى النَّاسِ - لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ)).

٨٤٢- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی یا (یوں فرمایا) لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو یہ حکم دیتا کہ ہر نماز پر مسواک کیا کریں-

٨٤٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ)).

٨٤٣- ہم سے ابو معمر (عبداللہ) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے شعیب بن حجاب نے کہا ہم سے انس بن مالک نے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے مسواک کے باب میں تم سے بہت کچھ کہا ہے-

٨٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ).

۸۴۴- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر اور حصین بن عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب رات کو (تہجد کے لئے) اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے رگڑتے۔

٥٦٤- بَابُ مَنْ تَسَوَّكَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

باب جو شخص دوسرے کی مسواک استعمال کرے

٨٤٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: (دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هَذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْطَانِيهِ، فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي).

۸۴۵- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے کہا ہشام بن عروہ نے بیان کیا مجھ کو میرے باپ عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر آئے ان کے پاس ایک مسواک تھی جس کو وہ کیا کرتے تھے- آنحضرت ﷺ نے (بیماری کی حالت میں) اس کو دیکھا- میں نے کہا عبدالرحمٰن یہ مسواک مجھ کو دے دو- انہوں نے دے دی میں نے اس کو توڑ ڈالا پھر دانتوں سے چبا کر (نرم کر کے) آنحضرت ﷺ کو دے دی- آپؐ نے اس کو استعمال کیا اور آپؐ میرے سینے پر ٹیکا دیتے ہوئے تھے-

٥٦٥- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سی سورت پڑھے

٨٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - ابْنُ هُرْمُزَ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةَ و﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾)).

۸۴۶- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، انہوں نے سعد بن ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورالم سجدہ اور ھَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ پڑھا کرتے-

٥٦٦- بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ

باب گاؤں اور شہر دونوں جگہ جمعہ درست ہے

٨٤٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ

۸۴۷- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے ابو جمرہ نصر

بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ - بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ- فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثَى مِنَ الْبَحْرَيْنِ).

بن عبدالرحمٰن ضبعی سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پہلا جمعہ جو ہوا وہ عبدالقیس کی مسجد میں جو بحرین کے ملک میں جواثی میں تھی۔

٨٤٨- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ)). وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ كَتَبَ رُزَيْقُ بْنُ حُكَيْمٍ إِلَى ابْنِ شِهَابٍ- وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الْقُرَى -: هَلْ تَرَى أَنْ أُجَمِّعَ؟ وَرُزَيْقٌ يَعْمَلُهَا عَلَى أَرْضٍ يَعْمَلُهَا وَفِيهَا جَمَاعَةٌ مِنَ السُّودَانِ وَغَيْرِهِمْ، وَرُزَيْقٌ يَوْمَئِذٍ عَلَى أَيْلَةَ، فَكَتَبَ ابْنُ شِهَابٍ - وَأَنَا أَسْمَعُ - يَأْمُرُهُ أَنْ يُجَمِّعَ، يُخْبِرُهُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺيَقُولُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) - قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: ((وَالرجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

۸۴۸- مجھ سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے تم میں ہر شخص نگہبان ہے لیث بن سعد نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا یونس نے کہا رزیق بن حکیم نے ابن شہاب کو لکھا میں ان دنوں وادی القریٰ میں ابن شہاب کے پاس تھا کیا تم سمجھتے ہو میں جمعہ پڑھوں ان دنوں میں اپنی زمین میں کھیتی کراتا تھا وہاں کچھ حبشی وغیرہ موجود تھے اور (عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے) ایلہ کا حاکم تھا تو ابن شہاب نے جواب لکھا (اور پڑھا) میں سن رہا تھا کہ جمعہ پڑھ، اور مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی پرسش ہوگی، بادشاہ نگہبان ہے اور اس سے (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی پرسش ہوگی اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے مال کی محافظ ہے - اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی اور نوکر اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اور اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی، ابن عمر یا سالم یا یونس نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا اور مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کی پوچھ ہوگی، غرض تم میں ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی پرسش ہوگی۔

٥٦٧- بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟

باب جو لوگ جمعہ کی نماز کے لئے نہ آئیں جیسے عورتیں بچے مسافر بیمار اندھے معذور وغیرہ ان پر بھی غسل واجب ہے یا نہیں ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا غسل اسی پر واجب ہے جس پر جمعہ

تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةِ.

واجب ہے-

۸۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

۸۴۹- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں جو کوئی جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے وہ غسل کرے-

۸۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

۸۵۰- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے صفوان ابن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ (جوان) پر واجب ہے-

۸۵۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللهُ لَهُ، فَغَدًا لِلْيَهُودِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى)) فَسَكَتَ. ثُمَّ قَالَ: ((حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ)). رواه أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا)).

۸۵۱- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ طاؤس بن کیسان سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہم لوگ (مسلمان) دنیا میں تو بعد آئے مگر قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے- اتنی بات بے شک ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہم کو ان کے بعد تو یہ جمعہ کا دن وہ ہے جس میں انہوں نے اختلاف کیا اللہ نے ہم کو یہ دن بتلا دیا کل یہود کا دن ہے (ہفتہ) اور پرسوں نصاریٰ کا دن (اتوار) پھر آپ خاموش ہو رہے- اس کے بعد فرمایا ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن (جمعہ کو) اپنا سر اور بدن دھونا ضروری ہے- اس حدیث کو ابان بن صالح نے مجاہد سے روایت کیا انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ سات دن میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) نہائے-

۸۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ)).

۸۵۲- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے ورقاء بن عمر نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا عورتوں کو رات کو مسجدوں میں جانے دو-

۸۵۳- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ

۸۵۳- ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلاَةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ. فَقِيْلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِيْنَ وَقَدْ تَعْلَمِيْنَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ؟ قَالَتْ: فَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي؟ قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ))

نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک عورت صبح اور عشاء کی جماعت میں مسجد میں آیا کرتی-اس سے پوچھا تو کیوں باہر نکلتی ہے کہ جانتی ہے کہ عمر اس کو برا جانتے ہیں اور ان کو غیرت آتی ہے اس نے کہا پھر وہ منع کیوں نہیں کرتے-لوگوں نے کہا آنحضرت ﷺ کی حدیث کی وجہ سے آپؐ نے فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے نہ روکو-

٥٦٨- بَابُ الرُّخْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةَ فِي الْمَطَرِ

باب اگر برسات ہو رہی ہو تو جمعہ میں حاضر ہونا واجب نہیں

٨٥٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِي يَوْمٍ مَطِيْرٍ: إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ فَلاَ تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، قُلْ: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا، فَقَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، إِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالدَّحَضِ.

٨٥٤- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم کو عبدالحمید صاحب الزیادی نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے بیان کیا جو محمد بن سیرین کے چچازاد تھے، کہ ابن عباسؓ نے برسات کے دن میں اپنے مؤذن سے کہا جب تو (اذان میں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ کہہ لے تو اب حی علی الصلوٰۃ مت کہہ بلکہ یوں پکار دے لوگو اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو، اس بات پر جو لوگ حاضر تھے ان کو تعجب ہوا ابن عباس نے کہا یہ تو انہوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ فرض ہے اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تم کو کیچڑ پھسلوان میں نکال کر چلاؤں-

٥٦٩- بَابُ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ ، وَعَلَى مَنْ تَجِبُ؟

باب: جمعہ کے لئے کتنی دور والوں کو آنا چاہئے اور جمعہ کس پر واجب ہے

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ [سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ: ٩].

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ جمعہ میں) فرمایا جب جمعہ کے دن نماز کی اذان ہو (سورۃ الجمعہ: ۹) اور عطاء بن ابی رباح رحمتہ اللہ علیہ نے کہا جب تو کسی ایسی بستی میں ہو جہاں جمعہ ہوتا ہے اور وہاں جمعہ کی اذان ہو تو تجھ پر حاضر ہونا واجب ہے اذان سنے یا نہ سنے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کبھی اپنے گھر میں جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے (بصرے کی جامع مسجد میں جاتے) ان کا گھر زادیہ میں تھا جو بصرے سے چھ میل ہے-

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَشْهَدَهَا، سَمِعْتَ النِّدَاءَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ. وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ، وَأَحْيَانًا لاَ يُجَمِّعُ، وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ.

٨٥٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا

٨٥٥- ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے

عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقَ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ - وَهُوَ عِنْدِي - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا)).

عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے بیان کیا ان سے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن زبیر سے بیان کیا انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں - انہوں نے کہا لوگ اپنے اپنے گھروں اور مدینہ کے اطراف بلند گاؤں سے باری باری جمعہ میں حاضر ہوتے - رستے میں ان پر گرد پڑتی پسینہ آجاتا خوب پھوٹ نکلتا (کپڑوں سے بو آنے لگتی) ان میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا آپ میرے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم اس دن صفائی کیا کرو تو بہتر ہوگا -

۵۷۰- بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

باب جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے

وَكَذَلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اور حضرت عمر اور حضرت علی اور نعمان بن بشیر اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم سے ایسا ہی منقول ہے -

۸۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: (كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ).

۸۵۶- ہم سے عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے پوچھا جمعہ کے دن غسل کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا حضرت عائشہ کہتی تھیں - (آنحضرت ﷺ کے عہد میں) لوگ اپنے کام کاج آپ کیا کرتے تھے وہ (سورج ڈھلنے پر) جب جمعہ کے لئے جاتے تو اسی حالت میں (میلے کچیلے) جاتے تو اس لئے ان کو حکم دیا گیا اگر تم غسل کر کے آؤ تو بہتر ہوگا -

۸۵۷- حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: (أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ).

۸۵۷- ہم سے سریج بن نعمان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے بیان کیا، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا -

۸۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كُنَّا نُبَكِّرُ بِالْجُمُعَةِ، وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ).

۸۵۸- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم جمعہ سویرے پڑھ لیا کرتے اور جمعہ کے دن نماز کے بعد آرام کرتے -

۵۷۱- بَابُ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جب جمعہ سخت گرمی میں آن پڑے

۸۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ - هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ. وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ) يَعْنِي الْجُمُعَةَ. قَالَ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ: (بِالصَّلَاةِ) وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ. وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: (صَلَّى بِنَا أَمِيرٌ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ قَالَ لأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ؟).

۸۵۹- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو خلدہ خالد بن دینار نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت سردی ہوتی تو جمعہ کی نماز سویرے پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو ٹھنڈے وقت پڑھتے- اور یونس بن بکیر نے ابو خلدہ سے صرف نماز کا لفظ روایت کیا ہے جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور بشر بن ثابت نے کہا ہم سے ابو خلدہ نے بیان کیا کہ ایک امیر نے ہم کو جمعہ کی نماز پڑھائی پھر- (اس نے) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کس وقت پڑھتے تھے؟

۵۷۲- بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کی نماز کے لئے چلنے کا بیان-

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ وَمَنْ قَالَ السَّعْيُ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا﴾. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَحْرُمُ الْبَيْعُ حِينَئِذٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ تَحْرُمُ الصَّنَاعَاتُ كُلُّهَا. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ.

اور اللہ تعالیٰ نے جو (سورہ جمعہ میں) فرمایا فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ اس کی تفسیر اور جس نے کہا کہ سَعَی کے معنی عمل کرنا اور چلنا جیسے سورۂ بنی اسرائیل میں ہے وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا اور ابن عباس نے کہا جمعہ کی اذان ہوتے ہی بیچ کھوچ حرام ہو جاتی ہے- اور عطاء بن ابی رباح نے کہا ہر پیشہ (دنیا کا کام) حرام ہو جاتا ہے- اور ابراہیم ابن سعد نے ابن شہاب زہری سے روایت کی انہوں نے کہا جب جمعہ کے دن موذن اذان دے اور کوئی مسافر اس کو سنے تو جمعہ میں آنا اس پر واجب ہو جاتا ہے-

۸۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ: أَدْرَكَنِي أَبُو عَبْسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ)).

۸۶۰- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے یزید بن ابی مریم نے کہا ہم سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے انہوں نے کہا میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا (رستے میں) ابوعبس (عبدالرحمٰن بن جبر صحابی) مجھ سے ملے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں پر گرد پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دے گا-

٨٦١- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

۸۶۱- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لئے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (معمولی چال سے) چلتے ہوئے اور آہستگی سے اور اطمینان کو لازم کرلو- پھر جتنی نماز (امام کے ساتھ ملے) وہ پڑھ لو اور جتنی نہ ملے اس کو پورا کرلو-

٨٦٢- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ.

۸۶۲- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو قتیبہ بن قتیبہ نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ انصاری سے، امام بخاری نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے اپنے باپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جب تک مجھ کو نہ دیکھو نہ اٹھو اور آہستگی سے چلنا لازم کرلو-

٥٧٣- بَابُ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن جہاں دو آدمی ملے بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ گھسے

٨٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، ثُمَّ ادَّهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ رَاحَ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى)).

۸۶۳- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابن ابی ذئب نے خبر دی انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ ابو سعید سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان فارسی سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک صفائی کر سکتا ہے، صفائی اور طہارت کرے پھر تیل یا خوشبو لگائے پھر چلے اور (مسجد میں آن کر) دو کے بیچ میں نہ گھسے اور جتنی اس کی قسمت میں لکھی ہے (نفل) نماز پڑھے پھر جب امام برآمد ہو (خطبہ شروع کرے) تو خاموش رہے اس کے گناہ اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے بخش دیئے جائیں گے-

٥٧٤- بَابُ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن کسی مسلمان بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یوں کہہ سکتا

وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

ہے بھیا ذرا کھل بیٹھو)

٨٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيْهِ)). قُلْتُ لِنَافِعٍ: الْجُمُعَةُ؟ قَالَ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا.

۸۶۴- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ جو کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا یہ جمعہ کے دن حکم ہے؟ انہوں نے کہا جمعہ غیر جمعہ سب میں۔

٥٧٥- بَابُ الأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن اذان کا بیان

٨٦٥- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ (كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. وَكَثُرَ النَّاسُ - زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الزَّوْرَاءُ مَوْضِعٌ بِالسُّوْقِ بِالْمَدِيْنَةِ).

۸۶۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اور ابو بکر اور عمر کے زمانہ میں بھی جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی جب امام (خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھا کرتا۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں جب لوگ بہت ہو گئے (مدینہ کی آبادی بڑھ گئی) انہوں نے زوراء پر تیسری اذان بڑھائی، امام بخاری نے کہا زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے۔

٥٧٦- بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن ایک ہی موذن کا اذان دینا

٨٦٦- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ: (أَنَّ الَّذِي زَادَ التَّأْذِيْنَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ - وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ، وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الإِمَامُ) يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

۸۶۶- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون نے بیان کیا، انہوں نے زہری سے بیان کیا، انہوں نے سائب بن یزید سے بیان کیا، انہوں نے کہا تیسری اذان جمعہ کے دن امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بڑھائی جب مدینہ کی آبادی بڑھ گئی تھی- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی موذن جمعہ میں اذان دیتا اور وہ بھی اس وقت جمعہ کے دن اذان دیتا جب امام بیٹھتا ہے یعنی منبر پر بیٹھتا ہے۔

٥٧٧- بَابُ يُجِيْبُ الإِمَامُ عَلَى

باب امام منبر پر بیٹھے بیٹھے اذان سن کر

الْمِنْبِرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

اس کا جواب دے

۸۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِيْنَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ - حِيْنَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي.

۸۶۷- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابو بکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے انہوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے کہا میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا وہ منبر پر بیٹھے تھے- موذن نے اذان دی اس نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر موذن نے کہا أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا وَأَنَا یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں- پھر موذن نے کہا أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ معاویہ نے کہا وانا یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں جب موذن اذان کہہ چکا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے لوگو! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے موذن نے اذان دی تو آپ یہی فرماتے رہے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا-

۵۷۸- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِيْنِ

باب جمعہ کی اذان ختم ہونے تک امام منبر پر بیٹھا رہے

۸۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ (أَنَّ التَّأْذِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ - حِيْنَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - وَكَانَ التَّأْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الإِمَامُ).

۸۶۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا کہ جمعہ کے دن دوسری اذان دینے کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا جب مسجد میں آنے والے بہت ہو گئے اور جمعہ کے دن اذان اس وقت ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا-

۵۷۹- بَابُ التَّأْذِيْنِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ

باب جمعہ کی اذان خطبے کے وقت دینا

۸۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُولُ: ((إِنَّ الأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَثُرُوا - أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ

۸۶۹- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے جمعہ کی پہلی اذان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس وقت ہوتی جب امام (جمعہ کے خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھتا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی کثرت ہو گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے لیے تیسری

الْجُمُعَةِ بِالأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ).

اذان کا حکم دیا- یہ اذان زوراء پر دی گئی- پھر یہی دستور قائم رہا-

۵۸۰- بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب خطبہ منبر پر پڑھنا

وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ.

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ سنایا

۸۷۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيُّ الْقُرَشِيُّ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ: أَنَّ رِجَالاً أَتَوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَقَدِ امْتَرَوا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ؟ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللهِ لأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فُلاَنَةٍ - امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسْ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ، فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا. ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، صَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ. ثُمَّ عَادَ. فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي، وَلِتَعَلَّمُوا صَلاَتِي)).

۸۷۰- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری قرشی اسکندرانی نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ) بن دینار نے کہ کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر میں جھگڑ رہے تھے کہ اس کی لکڑی کس درخت کی تھی ان سے پوچھا انہوں نے کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں وہ لکڑی کون سی لکڑی تھی اور جس دن وہ رکھا گیا اور جب پہلے پہل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے ہیں اس کو بھی جانتا ہوں یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری فلانی عورت کے پاس کہلا بھیجا (سہل نے اس کا نام بھی لیا) اپنے غلام سے کہہ جو بڑھئی ہے وہ ایسی لکڑیاں مجھ کو بنادے کہ لوگوں کو وعظ سناتے وقت ان پر بیٹھ جایا کروں اس نے اپنے غلام کو حکم دیا اور غلام نے غابہ کے جھاؤ کا منبر بنایا اور اس عورت کے پاس لے آیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا- آپؐ نے حکم دیا وہ (مسجد میں) رکھا گیا سہل کہتے ہیں پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اس پر نماز شروع کر دی تکبیر کہی پھر رکوع بھی اسی پر کیا رکوع کے بعد الٹے پاؤں نیچے اترے اور اتر کر اس کی جڑ میں سجدہ کیا پھر منبر پر چلے گئے (دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا) جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز سیکھ جاؤ-

۸۷۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: (كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا

۸۷۱- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا مجھ کو یحییٰ بن سعید انصاری نے خبر دی کہا مجھ کو حفص بن عبیداللہ بن انس نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا- (مسجد نبوی میں) ایک کھجور کی کڑی تھی آپؐ خطبہ سناتے وقت اس پر کھڑے ہوتے جب آپؐ کے لئے منبر رکھا گیا تو اس کڑی میں

لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ، حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ). قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ سَمِعَ جَابِرًا.

سے ہم نے (رونے کی) آواز سنی، جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی آواز کرتی ہے آپؐ نے جب یہ حال دیکھا تو منبر پر سے اترے اور اپنا ہاتھ اس پر رکھا- جب وہ آواز موقوف ہوئی، تو سلیمان نے یحییٰ سے یوں روایت کی مجھ کو حفص بن عبداللہ بن انس نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا-

۸۷۲- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

۸۷۲- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے سنا آپؐ فرماتے تھے جو کوئی جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے-

۵۸۱- بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا

وَقَالَ أَنَسٌ : بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا.

اور انس نے کہا ایک بار آنحضرت ﷺ کھڑے کھڑے خطبہ سنا رہے تھے

۸۷۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ، كَمَا تَفْعَلُونَ الآنَ.

۸۷۳- ہم سے عبیداللہ بن عمر قواریری نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے پھر (پہلے خطبہ کے بعد) بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسے تم اس وقت کرتے ہو-

۵۸۲- بَابُ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الإِمَامَ إِذَا خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمُ الإِمَامَ

باب جب امام خطبہ پڑھے تو لوگ امام کی طرف منہ کریں- اور عبداللہ بن عمر اور انس نے (خطبہ میں) امام کی طرف منہ کیا

۸۷۴- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ.

۸۷۴- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا ہم سے عطاء بن یسار نے بیان کیا انہوں نے ابو سعید خدری سے سنا کہ ایک دن آنحضرت ﷺ منبر پر بیٹھے اور ہم (سب) آپؐ کے گرداگرد بیٹھے-

۵۸۳- بَابُ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ

باب خطبہ میں اللہ کی حمد و ثناء کے بعد امابعد کہنا

رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کو عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے-

۸۷۵- وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا - أَيْ نَعَمْ - قَالَتْ: فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)). قَالَتْ: وَلَغَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لأُسَكِّتَهُنَّ. فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا قَالَ؟ قَالَتْ قَالَ : ((مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلاَّ وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. وَإِنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيبٍ مِنْ - فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوْ قَالَ : الْمُوقِنُ، شَكَّ هِشَامٌ - فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ، هُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَآمَنَّا وَأَجَبْنَا، وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ إِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوْ قَالَ: الْمُرْتَابُ، شَكَّ هِشَامٌ - فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَقُلْتُ)). قَالَ هِشَامٌ: فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ، غَيْرَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ.

۸۷۵- اور محمود بن غیلان (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو فاطمہ بنت منذر نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا، میں حضرت عائشہؓ کے پاس گئی، اس وقت لوگ (گہن کی) نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے- لوگوں کو کیا ہوا ہے انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا کوئی (عذاب کی) نشانی ہے- انہوں نے سر ہلایا یعنی ہاں خیر آنحضرت ﷺ نے بڑی لمبی نماز پڑھی- یہاں تک کہ مجھ کو غشی آنے لگی اور میرے بازو پانی کی ایک مشک رکھی تھی میں اس کو کھول کر اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی- پھر آنحضرت ﷺ (نماز سے فارغ ہوئے) اس وقت سورج صاف ہو گیا تھا آپؐ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور جیسی اللہ کو سزاوار ہے- ویسی اس کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد اتنا فرمایا تھا کہ کچھ انصاری عورتوں نے شور وغل کیا میں ان کے چپ کرانے کو ادھر مڑی (آپ کا کلام نہ سن سکی) میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آپؐ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپؐ نے یہ فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو مجھ کو نہیں دکھلائی گئی تھی- مگر (آج) اس جگہ میں نے اس کو دیکھ لیا یہاں تک بہشت دوزخ کو بھی اور مجھ پر وحی آئی کہ قبروں میں تمہاری ایسی آزمائش ہو گی جیسے کانے دجال کے سامنے یا اس سے قریب قریب تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اور پوچھے گا تو اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھا تھا ایماندار یا یقین والا، ہشام راوی نے شک کی یوں کہے گا وہ اللہ کے پیغمبر ہیں- محمد ہمارے پاس دلیلیں اور ہدایات کی باتیں لے کر آئے ہم ان پر ایمان لائے اور مقبول کیا اور تابع ہوئے اور سچا جانا تب اس سے کہا جائے گا اچھی طرح (آرام سے) سو جا ہم تو (پہلے ہی سے) جانتے تھے کہ تو ان پر ایمان رکھتا تھا اور منافق یا شک کرنے والا ابو ہشام راوی نے شک کی 'اس سے جب کہا جائے گا تو اس شخص کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا وہ کہے گا مجھے کچھ معلوم نہیں میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا (کہ شاعر ہے یا جادوگر) میں بھی وہی کہنے لگا ہشام نے کہا فاطمہ بنت منذر نے جو جو کہا میں نے وہ سب یاد رکھا لیکن انہوں نے منافق پر جو سختی کی جائے گی اس کا بیان بھی کیا (وہ مجھے یاد نہ رہا)

۸۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ:

۸۷۶- ہم سے محمد بن معمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِمَالٍ - أَوْ بِشَيْءٍ - فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى رِجَالاً وَتَرَكَ رِجَالاً. فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوا، ((فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَوَ اللهِ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي، وَلَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللهُ فِي قُلُوبِهِمْ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ)) فَوَ اللهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ.

انہوں نے جریر بن حازم سے انہوں نے کہا میں نے امام حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ پاس کچھ مال آیا یا کوئی چیز آئی آپؐ نے اس کو بانٹ دیا بعضوں کو دیا بعضوں کو نہیں دیا پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جن لوگوں کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں - آپؐ نے اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی پھر فرمایا امابعد خدا کی قسم میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور ایک کو نہیں دیتا پھر جس کو نہیں دیتا اس کو اس سے زیادہ چاہتا ہوں جس کو دیتا ہوں لیکن جن لوگوں کو دیتا ہوں اس وجہ سے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں بے چینی اور بھوکھلا پن پاتا ہوں اور بعضے لوگوں کو (نہیں دیتا) ان کی سیر چشمی اور بھلائی پر تکیہ کر کے جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے انہی لوگوں میں عمرو بن تغلب ہے عمرو نے کہا خدا کی قسم یہ بات جو آنحضرت ﷺ نے (میرے حق میں) فرمائی اس کے بدل اگر سرخ سرخ اونٹ مجھ کو ملتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی -

۸۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ فَصَلَّوا بِصَلَاتِهِ. فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، لَكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا)). تَابَعَهُ يُونُسُ.

۸۷۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار آنحضرت ﷺ آدھی رات کو (اپنے حجرے سے) باہر برآمد ہوئے آپؐ نے مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی - صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کر دیا تو پہلی رات سے بھی زیادہ لوگ جمع ہوئے - آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی پھر صبح کو چرچا ہوا تو تیسری رات مسجد کے لوگ اور زیادہ اکٹھے ہوئے - آنحضرت ﷺ باہر برآمد ہوئے اور لوگوں نے آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی، چوتھی رات میں تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں جگہ نہ رہی (لیکن آپؐ برآمد نہیں ہوئے) صبح کی نماز کے وقت آپؐ باہر آئے، جب نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور تشہد پڑھا پھر فرمایا امابعد مجھ کو معلوم تھا کہ تم لوگ مسجد میں اکٹھے ہو لیکن (میں نہیں نکلا) اس ڈر سے کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے عقیل کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی (زہری سے) روایت کیا ہے -

۸۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنِي

۸۷۸- ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)). تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)). تَابَعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي ((أَمَّا بَعْدُ)).

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے ابو حمید ساعدی سے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ رات کو (عشاء کی) نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اور جیسے اللہ کو لائق ہے ویسی اس کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد، زہری کے ساتھ اس حدیث کو ابو معاویہ اور ابو اسامہ نے بھی ہشام بن عروہ سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابو حمید سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا امابعد - اور ابو الیمان کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن یحییٰ عدنی نے بھی سفیان سے روایت کیا اس میں صرف امابعد ہے -

۸۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ وَ يَقُولُ ((أَمَّا بَعْدُ)). تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۸۷۹- ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے علی بن حسین نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (خطبے کے لئے) کھڑے ہوئے میں نے خود سنا آپؐ نے تشہد پڑھ کر امابعد فرمایا شعیب کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن زبیدی نے بھی زہری سے روایت کیا -

۸۸۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ وَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ)). فَثَابُوا إِلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَيَكْثُرُ النَّاسُ. فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ)).

۸۸۰- ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابن الغسیل عبدالرحمٰن بن سلیمان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (موت کی بیماری میں) منبر پر چڑھے اور یہ آپ کا آخری بیٹھنا تھا ایک چادر مونڈھوں پر ڈالے ہوئے ایک کالے کپڑے سے سر باندھے ہوئے آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا لوگو! میرے پاس آؤ - وہ (سب) آپؐ کے پاس جمع ہو گئے آپؐ نے فرمایا امابعد دیکھو یہ انصار کا قبیلہ (جواب بہت ہے) کم ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بڑھ جائیں گے، پھر محمد کی امت میں جو کوئی کچھ حکومت پیدا کرے جس کی وجہ سے کسی کو نفع اور نقصان پہنچا سکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ انصار کے نیک لوگوں کی نیکی منظور کرے اور ان کے برے کی برائی سے در گزر کرے -

۵۸۴- بَابُ الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنا

۸۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ

۸۸۱- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا)).

بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (جمعہ کے دن) دو خطبے پڑھتے ان کے بیچ میں بیٹھتے۔

٥٨٥- بَابُ الاِسْتِمَاعِ إِلَى الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن خطبہ کان لگا کر سننا

٨٨٢- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلاَئِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ. وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشًا، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً. فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

۸۸۲- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے وہ زہری سے وہ ابو عبداللہ سلمان اغر سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے کیا کرتے ہیں مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر (نمازیوں کے نام) لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کو پہلے جو بعد آتا ہے اس کو بعد اور جو کوئی سویرے جاتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو اونٹ قربانی کرے پھر ایسے کی جو گائے قربانی کرے- پھر ایسے کی جو مینڈھا پھر ایسے کی جو مرغی پھر ایسے کی جو انڈا پھر جب امام (خطبہ کے لئے) نکلتا ہے تو وہ اپنی بہیاں لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ کان لگا کر سنتے ہیں-

٥٨٦- بَابُ إِذَا رَأَى الإِمَامُ رَجُلاً جَاءَ وَهُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

باب امام خطبہ کی حالت میں کسی شخص کو جو آئے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دے سکتا ہے

٨٨٣- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ يَا فُلاَنُ؟)) فَقَالَ : لاَ. قَالَ: ((قُمْ فَارْكَعْ)).

۸۸۳- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد ابن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جمعہ کے دن ایک آدمی (سلیک غطفانی) اس وقت آیا جب نبی اکرم ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے آپؐ نے فرمایا بھلے آدمی تو نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھی اس نے کہا نہیں- آپؐ نے فرمایا تو کھڑا ہو پڑھ لے-

٥٨٧- بَابُ مَنْ جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

باب خطبہ ہو رہا ہو اور کوئی مسجد میں آئے تو ہلکی پھلکی دو رکعات پڑھ لے

٨٨٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

۸۸۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا- کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے سنا ایک شخص جمعہ کے دن اس وقت آیا جب آنحضرت ﷺ خطبہ پڑھ رہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ : قُمْ ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

تھے آپؐ نے اس سے پوچھا تو نے (تحیۃ المسجد کی) نماز پڑھی اس نے کہا نہیں - آپؐ نے فرمایا اٹھ دو رکعات پڑھ -

۵۸۸ - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْخُطْبَةِ

باب خطبہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۸۸۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: ((بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَ الْكُرَاعُ هَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا. فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا)).

۸۸۵ - ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے وہ عبدالعزیز بن انس سے (دوسری سند) اور حماد نے یونس سے بھی روایت کی عبدالعزیز اور یونس دونوں نے ثابت سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا - یارسول اللہ! (برسات نہ ہونے سے) گھوڑے تباہ ہو گئے بکریاں مر گئیں تو اللہ سے دعا فرمایئے پانی برسائے - آپؐ نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی -

۵۸۹ - بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن خطبہ میں پانی کی دعا کرنا

۸۸۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. ((فَرَفَعَ يَدَيْهِ)) - وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً - فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ. فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى. فَقَامَ ذَلِكَ الأَعْرَابِيُّ - أَوْ قَالَ غَيْرُهُ - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا)). فَمَا

۸۸۶ - ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے امام ابو عمرو اوزاعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا - ایک بار آپؐ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے - اتنے میں ایک گنوار کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! (برسات نہ ہونے سے) جانور مر گئے اور بال بچے بھوکے ہو گئے - اللہ سے دعا فرمایئے آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی دکھائی نہیں دیتا تھا تو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے - آپؐ نے ابھی ہاتھوں کو اتارا نہیں تھا کہ پہاڑوں کی طرح بادل امنڈ آئے - اور منبر سے آپؐ نہیں اترے (پانی برسنا شروع ہوا) یہاں تک کہ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر پانی ٹپک رہا ہے - غرض اس دن سارے دن پانی پڑتا رہا اور کل اور پرسوں اور ترسوں دوسرے جمعہ تک پھر (دوسرے جمعہ کو) وہی گنوار یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! گھر گر گئے اور جانور ڈوب گئے - اللہ سے دعا فرمایئے (اب پانی موقوف ہو) آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! ہمارے گرد برسا ہم پر نہ برسا، پھر آپؐ ابر

يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلاَّ انْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ. وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ)).

کے جس کونے کی طرف اشارہ کرتے ادھر سے ابر کھل جاتا (کھلتے کھلتے سارے مدینہ سے ابر ہٹ گیا) اور مدینہ گویا ایک گول دائرہ بن گیا اور قناۃ کا نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو کوئی باہر سے آیا اس نے کہا خوب بارش ہو رہی ہے۔

۵۹۰- بَابُ الإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے دن خطبہ کے وقت چپ رہنا اور جب کسی نے (خطبہ کے وقت) اپنے ساتھی سے کہا تو اس نے خود لغو حرکت کی

وَإِذَا قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَقَالَ سَلْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ)).

اور سلمان فارسی نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا جب امام خطبہ شروع کرے اس وقت چپ رہے۔

۸۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ - وَالإِمَامُ يَخْطُبُ - فَقَدْ لَغَوْتَ)).

۸۸۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ان کو ابو ہریرہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن یوں کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے خود ایک لغو (بے جا) حرکت کی۔

۵۹۱- بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے

۸۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((فِيْهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

۸۸۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا اس میں ایک ساعت ایسی ہے جب کوئی مسلمان بندہ اس میں کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہو اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عنایت فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے آپ نے یہ بتلایا کہ وہ ساعت تھوڑی ہے۔

۵۹۲- بَابُ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الإِمَامِ فِي صَلاَةِ الْجُمُعَةِ فَصَلاَةُ الإِمَامِ وَمَنْ بَقِيَ جَائِزَةٌ

باب اگر جمعہ کی نماز میں کچھ مقتدی چل دیں تو امام اور باقی مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائے گی

۸۸۹- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:

۸۸۹- ہم سے معاویہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے

حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کہا ہم سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھے اتنے میں غلہ لادے ہوئے ایک قافلہ آن پہنچا لوگ (خطبہ سننا چھوڑ کر) ادھر چل دیئے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بارہ آدمیوں کے سوا کوئی نہ رہا اس وقت سورۂ جمعہ کی یہ آیت اتری اور جب وہ کوئی سوداگری کا مال یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر دوڑ پڑتے ہیں اور تجھ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں-

٥٩٣- بَابُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

باب جمعہ کے بعد اور جمعہ سے پہلے سنت پڑھنا

٨٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ لاَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)).

۸۹۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعات اور مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات اور عشاء کے بعد دو رکعات اور جمعہ کے بعد مسجد میں کچھ نہ کچھ پڑھتے جب اپنے گھر میں لوٹ کر آتے تو دو رکعات پڑھتے-

٥٩٤- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورہ جمعہ میں) یہ فرمانا

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾

جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو (اپنے اپنے کام کاج کے لئے) زمین میں پھیل پڑو اور اللہ کا فضل (روزی رزق یا علم) ڈھونڈو-

٨٩١- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا، فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ. وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلاَةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ،

۸۹۱- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرمدنی نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے انہوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک عورت تھی وہ اپنے کھیت کی نالی پر چقندر بوتی جمعہ کا دن ہوتا تو چقندر کی جڑیں نکال کر ایک ہانڈی میں پکاتی اوپر سے مٹھی بھر جو کا آٹا پیس کر ڈال دیتی تو چقندر کی جڑیں گویا بوٹیاں ہو جاتیں- اور ہم لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر (اس کے گھر پر جاتے) اس کو سلام کرتے وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی ہم اس کو چاٹ جاتے اور اس کھانے کے خیال سے ہم کو جمعہ کے دن کی آرزو رہتی- (یعنی انتظار

وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذَلِكَ.

رہتا)

۸۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ بِهَذَا وَقَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلاَ نَتَغَدَّى إِلاَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

۸۹۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد سے یہی حدیث- اتنا زیادہ ہے سہل رضی اللہ عنہ نے کہا ہم دوپہر کا سونا اور دن کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد رکھتے-

۵۹۵- بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کی نماز کے بعد سونا

۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كُنَّا نُبَكِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ.

۸۹۳- ہم سے محمد بن عقبہ شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری ابراہیم بن محمد نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے ہم جمعہ کی نماز سویرے پڑھ لیتے تھے پھر دوپہر کی نیند لیتے-

۸۹۴- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ.

۸۹۴- مجھ سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے پھر دوپہر کی نیند لیتے-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۵۹۶- أَبْوَابُ صَلاَةِ الْخَوْفِ

باب خوف کی نماز کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا إِلَى قَوْلِهِ عَذَابًا مُهِينًا﴾

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اور جب تم مسافر ہو تو تم پر گناہ نہیں اور نماز کو کم کر دو- اخیر آیت عَذَابًا مُهِينًا تک-

۸۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي صَلاَةَ الْخَوْفِ - قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: (غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُصَلِّي لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ، وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ

۸۹۵- ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی وہ زہری سے، شعیب نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہم سے سالم نے بیان کیا ان کے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا (غزوہ ذات الرقاع) میں ہم دشمنوں کے مقابل ہوئے اور صفیں باندھیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک گروہ تو آپ کے ساتھ نماز میں کھڑا ہوا تھا اور ایک گروہ دشمن کی طرف منہ کئے رہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللهِ ﷺ ، بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ، فَجَاؤُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ).

نے رکوع کیا اور ان لوگوں نے بھی جو نماز میں آپؐ کے ساتھ تھے اور دو سجدے کئے اب یہ گروہ لوٹ کر اس گروہ کی جگہ پر آگیا - جو نماز میں شریک نہیں ہوا تھا - اور وہ گروہ آیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی اور دو سجدے کئے پھر سلام پھیر دیا اب اس گروہ میں سے ہر شخص کھڑا ہوا اور اس نے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کئے -

٥٩٦ - بَابُ صَلاَةِ الْخَوفِ رِجَالاً وَرُكْبَانًا رَاجِلٌ : قَائِمٌ

باب خوف کی نماز پیدل اور سوار رہ کر پڑھنا قرآن شریف میں رجالاً راجل کی جمع ہے یعنی پاپیادہ

٨٩٦- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا. وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا)).

٨٩٦- ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید قرشی نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ یحییٰ نے ہم سے ابن جریج نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے مجاہد کے قول کی طرح کہ جب لڑائی میں غٹ پٹ ہو جائیں کھڑے کھڑے پڑھ لیں اور ابن عمر نے آنحضرت ﷺ سے اتنا اور بڑھایا ہے اگر کافر بہت سارے ہوں (کہ مسلمانوں کو دم نہ لینے دیں) تو کھڑے کھڑے اور سوار رہ کر نماز پڑھ لیں -

٥٩٧ - بَابُ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلاَةِ الْخَوفِ

باب خوف کی نماز میں نمازی ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہیں

٨٩٧- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا مَعَهُ، وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ. ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الأُخْرَى فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلاَةٍ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

٨٩٧- ہم سے حیوۃ بن شریح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حرب نے انہوں نے زبیدی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے (میدان جنگ میں) اور لوگ بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہوئے آپؐ نے رکوع کیا تو تھوڑے آدمیوں نے آپؐ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپؐ نے سجدہ کیا تو انہیں تھوڑے آدمیوں نے آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا پھر آپؐ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے اور جو لوگ (رکوع اور سجدہ آپؐ کے ساتھ کر چکے) تھے وہ کھڑے کھڑے اپنے بھائیوں کی نگہبانی کرتے رہے اور دوسرا گروہ آیا اس نے آپؐ کے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا اور سب لوگ نماز ہی میں رہے لیکن ایک دوسرے کی نگہبانی کرتے رہے -

۵۹۸- بَابُ الصَّلاَةِ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُونِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ

باب: قلعوں پر چڑھائی ہو رہی ہو فتح کی امید ہو اور دشمن سے مڈ بھیڑ ہو تو اس وقت نماز پڑھے یا نہیں؟

وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ تَهْيِئَةُ الْفَتْحِ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلاَةِ صَلَّوا إِيمَاءً كُلُّ امْرِىءٍ لِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الإِيمَاءِ أَخَّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلَّوا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا لاَ يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤَخِّرُونَهَا حَتَّى يَأْمَنُوا. وَبِهِ قَالَ مَكْحُولٌ.

اور امام اوزاعی نے کہا اگر فتح تیار ہو اور لوگ پوری طرح سب ارکان ادا کر کے نماز نہ پڑھ سکیں تو اشارے سے نماز پڑھ لیں ہر شخص اکیلے اکیلے اگر اشارہ بھی نہ کر سکیں تو لڑائی کے ختم ہونے تک یا امن ہوئے تک نماز موقوف رکھیں- اس کے بعد دو رکعات پڑھ لیں اگر دو رکعات نہ پڑھ سکیں تو ایک ہی رکوع اور دو سجدے کر لیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف تکبیر تحریمہ کافی نہیں ہے امن ہوئے تک نماز میں دیر کریں- مکحول (تابعی) کا یہی قول ہے اور انس بن مالک نے، میں صبح کی روشنی میں تستر کے قلعہ پر جب چڑھائی ہو رہی تھی اس وقت موجود تھا لڑائی کی آگ خوب بھڑک رہی تھی تو لوگ نماز نہ پڑھ سکے- جب دن چڑھ گیا اس وقت صبح کی نماز پڑھی ہم ابو موسیٰ اشعری کے ساتھ تھے پھر قلعہ فتح ہو گیا- انس بن مالک نے کہا اس دن جو نماز ہم نے پڑھی (گو سورج نکلنے کے بعد پڑھی) اس سے اتنی خوشی ہوئی کہ ساری دنیا ملنے سے اتنی خوشی نہ ہو گی-

وَقَالَ أَنَسٌ: حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنِ تُسْتَرَ عِنْدَ إِضَاءَةِ الْفَجْرِ-وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ- فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلاَةِ، فَلَمْ نُصَلِّ إِلاَّ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ أَبِي مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا. قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا تَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلاَةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۸۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: (جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنَا وَاللهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ)). قَالَ: فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا).

۸۹۸- ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے علی بن مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خندق کے دن قریش کے کافروں کو گالیاں دیتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! میں نے تو عصر کی نماز اس وقت تک نہیں پڑھی کہ سورج ڈوبنے ہی کو تھا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا (خیر تم نے اخیر وقت میں پڑھ بھی لی) میں نے تو خدا کی قسم ابھی تک نہیں پڑھی- پھر آپ بطحان میں اترے (جو ایک میدان ہے مدینہ میں) وہاں وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی- سورج ڈوب گیا تھا پھر مغرب کی نماز اس کے بعد پڑھی-

۵۹۹- بَابُ صَلاَةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِيمَاءً

باب: جو کوئی دشمن کے پیچھے لگا ہو یا دشمن اس کے پیچھے لگا ہو وہ سوار رہ کر اشارے ہی سے نماز پڑھ لے

وَقَالَ الْوَلِيدُ: ذَكَرْتُ لِلأَوْزَاعِيِّ صَلاَةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ وَأَصْحَابِهِ عَلَى ظَهْرِ

اور ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے شرحبیل بن سمط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا انہوں نے سواری پر ہی نماز پڑھ لی

الدَّابَّةِ فَقَالَ: كَذَلِكَ الأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا تُخُوِّفَ الْفَوتُ. وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلاَّ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ)).

انہوں نے کہا ہمارا بھی یہی مذہب ہے جب نماز کے قضاء ہو جانے کا ڈر ہو، اور ولید نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد سے دلیل لی کوئی تم میں سے عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے پاس پہنچ کر۔

۸۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الأَحْزَابِ: ((لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلاَّ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ)) فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيْقِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذَلِكَ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ أَحَدًا مِنْهُمْ.

۸۹۹- ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب خندق سے لوٹے تو آپؐ نے فرمایا کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر پھر ان کو رستے میں عصر کا وقت آگیا اور بعضوں نے کہا ہم تو (حکم نبوی کے مطابق) جب تک بنی قریظہ پاس نہ پہنچ لیں گے عصر کی نماز نہیں پڑھنے کے اور بعضوں نے کہا ہم نماز پڑھ لیں گے، آپ کا یہ مطلب نہ تھا (کہ نماز قضا کر دو) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا آپؐ نے ان میں سے کسی کو ملامت نہیں کی۔

٦٠٠- بَابُ التَّبْكِيْرِ وَالغَلَسِ بِالصُّبْحِ وَالصَّلاَةِ عِنْدَ الإِغَارَةِ وَالْحَرْبِ

باب دھاوا کرنے سے پہلے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا اسی طرح لڑائی میں

۹۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ: ((اللهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)). فَخَرَجُوا يَسْعَوْنَ. فِي السِّكَكِ وَيَقُولُونَ: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ - قَالَ: وَالْخَمِيْسُ الْجَيْشُ - فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذَّرَارِيَّ، فَصَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، وَصَارَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِتْقَهَا. فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ لِثَابِتٍ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، أَنْتَ سَأَلْتَ أَنَسًا مَا أَمْهَرَهَا؟ فَقَالَ: أَمْهَرَهَا نَفْسَهَا. قَالَ فَتَبَسَّمَ.

۹۰۰- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب اور ثابت بنانی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر سوار ہوئے اور فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا۔ ہم تو جب کسی قوم کے آنگن میں اتریں تو جو لوگ ڈرائے گئے ان کی صبح منحوس ہو گی پھر یہودی گلی کوچوں میں دوڑتے نکلے محمد لشکر سمیت آن پہنچے کہتے ہوئے راوی نے کہا خمیس لشکر کو کہتے ہیں آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر غالب ہو گئے اور لڑنے والے (جوانوں) کو قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا، اتفاق سے صفیہ دحیہ کلبی کو ملیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئیں آپؐ نے ان سے نکاح کر لیا اور پھر ان کو آزاد کر دیا یہی ان کا مہر ٹھہرا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے پوچھا ابو محمد! تم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مہر کیا دیا ثابت نے کہا خود انہی کو ان کے مہر میں دیا پھر مسکرائے۔

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

کتاب دونوں عیدوں کے بیان میں

٦٠١- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالتَّجَمُّلِ فِيْهِمَا

باب دونوں عیدوں کا بیان اور ان میں بناؤ کرنے کا

٩٠١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا، فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ابْتَعْ هَذِهِ، تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوُفُودِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ)). فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَلْبَثَ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ، فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّكَ قُلْتَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهَذِهِ الْجُبَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ)).

٩٠١- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک موٹے ریشمی کپڑے کا چغہ جو بازار میں بک رہا تھا لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! یہ آپ خرید لیجئے- عید کے دن اور قاصدوں کے آنے کے وقت (اس کو پہن کر) بناؤ کیا کیجئے- آپ نے ان سے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے- پھر عمر جب تک اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے خود ان کو ایک ریشمی چغہ (تحفہ) بھیجا- حضرت عمر وہ چغہ لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا اس کو وہی پہنے گا جو (آخرت میں) بے نصیب ہے- پھر آپ نے میرے پاس یہ چغہ کیوں بھیجا- آپ نے فرمایا (میں نے تیرے پہننے کے لئے نہیں بھیجا) تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت اپنے کام میں لا-

٦٠٢- بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب عید کے دن برچھیوں اور ڈھالوں سے کھیلنا

٩٠٢- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَسَدِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ، فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ. وَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ

٩٠٢- ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے محمد بن عبدالرحمٰن اسدی نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت (انصار کی) دو لڑکیاں میرے گھر میں بعاث کی لڑائی کا قصہ گا رہی تھیں- آپ بچھونے پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے مجھ کو جھڑکا اور کہا یہ شیطانی باجہ آنحضرت

مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ! فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ (دَعْهُمَا) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا)). وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِمَّا قَالَ: ((تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ)). حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِي: ((حَسْبُكِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاذْهَبِي)).

صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے، آخر آپؐ نے ان کی طرف منہ کیا اور فرمایا جانے دے (خاموش رہ) جب ابو بکر دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا وہ چل دیں - یہ عید کا دن تھا - اس دن حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل کرتے تھے تو یا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی یا خود آپؐ نے فرمایا تو یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے - میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا میرا گال آپؐ کی گال پر تھا - آپؐ فرماتے تھے کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ! جب میں اکتا گئی تو آپؐ نے فرمایا بس میں نے کہا جی ہاں فرمایا اچھا جا -

٦٠٣- بَابُ سُنَّةِ الْعِيدَيْنِ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ (الدُّعَاءُ فِي الْعِيدِ)

باب عیدین میں مسلمانوں کا طریق کیا ہے؟

٩٠٣- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَخْطُبُ فَقَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا)).

۹۰۳- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو زبید بن حارث نے خبر دی کہا میں نے شعبی سے سنا انہوں نے براء سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو عید کے دن خطبہ پڑھتے سنا آپؐ نے فرمایا پہلا کام جو ہم سب اس دن کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر لوٹ کر (بقر عید میں) قربانی کرتے ہیں جو کوئی یہ کرے وہ ہمارے طریق پر چلا -

٩٠٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَهَذَا عِيدُنَا)).

۹۰۴- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اس وقت میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں انصار کی وہ شعر گا رہی تھیں، جو بعاث کی جنگ میں انہوں نے کہیں تھیں - حضرت عائشہؓ نے کہا یہ لڑکیاں کچھ ڈومنیاں نہ تھیں - ابو بکر نے کہا ہائیں! یہ شیطانی باجے آنحضرت ﷺ کے گھر میں اور یہ دن عید کا دن تھا - آخر آنحضرت ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابو بکر ہر قوم میں عید ہوا کرتی ہے اور آج ہماری عید ہے -

٦٠٤- بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

باب عید فطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا

٩٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ

۹۰۵- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن سلیمان

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لاَ يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ)). وَقَالَ مُرَجَّأُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا)).

نے خبر دی کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے کہا ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ عید الفطر کے دن جب تک کچھ کھجوریں نہ کھا لیتے نماز کو نہ جاتے اور مرجی بن رجاء نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا کہا مجھ سے انس نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یہ ہے کہ آپ طاق کھجوریں کھاتے۔

٦٠٥ - بَابُ الأَكْلِ يَومَ النَّحْرِ

باب بقر عید کے دن کھانا

٩٠٦-حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَلْيُعِدْ)). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هٰذَا يَومٌ يُشْتَهَى فِيْهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهِ، فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، صَدَّقَهُ، قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلاَ أَدْرِي أَبْلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَن سِوَاهُ أَمْ لاَ.

۹۰۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے وہ ایوب سختیانی سے وہ محمد بن سیرین سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ دوبارہ قربانی کرے- ایک شخص (ابو بردہ) کھڑا ہوا اور کہنے لگا اس دن تو گوشت کا ہوکا ہوتا ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا آنحضرت ﷺ نے اس کو سچا سمجھا وہ کہنے لگا میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے- آپ نے اس کو اجازت دی کہ وہی قربانی کرلے اب میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت اور کسی کے لئے بھی ہے یا نہیں-

٩٠٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَومَ الأَضْحَى بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَالَ: ((مَنْ صَلّٰى صَلاَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ، وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَلاَ نُسُكَ لَهُ)). فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلاَةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَومَ يَومُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلاَةَ. قَالَ: ((شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً أَحَبُّ

۹۰۷- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے وہ منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقر عید کے دن خطبہ سنایا- نماز کے بعد پھر فرمایا جو شخص ہماری نماز کی سی نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی صحیح ہوئی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے وہ نماز سے پہلے قربانی نہیں- ابو بردہ بن دینار نے عرض کیا جو براء بن عازب کے ماموں تھے- یارسول اللہ! میں نے تو اپنی بکری نماز سے پہلے ہی کاٹ ڈالی اور مجھے یہ خیال رہا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ سب سے پہلے میرے ہی گھر میں بکری کٹے اس لئے میں نے اپنی بکری کاٹ ڈالی اور نماز کو آنے سے پہلے کھا بھی لی- آپ نے فرمایا تیری بکری تو گوشت کی بکری ٹھہری اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو اچھی لگتی ہے کیا وہ میری طرف سے

إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ. وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

قربانی کافی ہو جائے گی آپؐ نے فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی۔

٦٠٦- بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنبَرٍ

باب عید گاہ میں خالی جانا منبر نہ لے جانا

٩٠٨- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ - وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ - فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ. فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ)). فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ - وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ - فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَذَنِي، فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ، فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللهِ خَيْرٌ مِمَّا لاَ أَعْلَمُ. فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلاَةِ، فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ.

٩٠٨- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی میں (مدینہ کے باہر) عید گاہ کو جاتے تو عید کے دن پہلے جو کام کرتے وہ نماز ہوتی پھر نماز پڑھ کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے لوگ صف باندھے بیٹھے رہتے ان کو وعظ اور نصیحت فرماتے اور اچھی باتوں کا حکم دیتے پھر اگر آپ کوئی فوج بھیجنا چاہتے تو اس کو الگ کرتے یا اور کوئی حکم جو چاہتے وہ دیتے پھر شہر کو لوٹ آتے ابو سعید نے کہا لوگ بھی ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے پھر معاویہ کے زمانے میں مروان جو مدینہ کا حاکم تھا میں اس کے ساتھ عید الاضحی یا عید الفطر کی نماز کے لئے نکلا جب عید گاہ پہنچے کیا دیکھتا ہوں وہاں ایک منبر ہے جس کو کثیر بن صلت نے بنایا تھا مروان نے اس پر نماز سے پہلے چڑھنا چاہا میں نے اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا - لیکن اس نے مجھ کو کھینچ لیا اور منبر پر چڑھ گیا، نماز سے پہلے خطبہ پڑھا میں نے کہا قسم خدا کی تم لوگوں نے سنت کو بدل ڈالا - مروان نے کہا ابو سعید اب وہ زمانہ گزر گیا جس کو تم جانتے ہو، ابو سعید نے کہا قسم خدا کی جس زمانہ کو میں جانتا ہوں وہ اس زمانہ سے بہتر ہے - جس کو میں نہیں جانتا، مروان نے کہا بات یہ ہے کہ نماز کے بعد لوگ اٹھ کر چل دیتے ہیں ہمارا خطبہ نہیں سنتے اس لئے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کر دیا۔

٦٠٧- بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ

باب عید کی نماز کو پیدل اور سواری پر جانا عید کی نماز میں اذان اور تکبیر نہ ہونا

٩٠٩- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ

٩٠٩- ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ

يُصَلِّي فِي الأَضْحَى وَالْفِطْرِ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلاَةِ)).

علیہ وسلم عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں پہلے نماز پڑھتے پھر نماز کے بعد خطبہ سناتے۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ)).

قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُويِعَ لَهُ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَإِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلاَةِ. وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالاَ: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلاَ يَوْمَ الأَضْحَى. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلاَلٍ، وَبِلاَلٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً)) قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتُرَى حَقًّا عَلَى الإِمَامِ الآنَ أَنْ يَأْتِيَ النِّسَاءَ فَيُذَكِّرَهُنَّ حِينَ يَفْرُغُ؟ قَالَ: إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ أَنْ لاَ يَفْعَلُوا؟.

۹۱۰- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی ان سے ابن جریج نے کہا انہوں نے کہا مجھے عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ عیدالفطر کے دن عید گاہ میں تشریف لے گئے۔ پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا ابن جریج نے کہا اور عطاء نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ ابن عباس نے ابن زبیر سے کہلا بھیجا جب شروع شروع ان کی خلافت کا زمانہ تھا کہ عیدالفطر میں اذان نہیں دی جاتی تھی (یعنی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں) اور خطبہ نماز کے بعد ہوا کرتا ابن جریج نے کہا اور عطاء نے ابن عباس اور جابر کا یہ قول مجھ سے بیان کیا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) نہ عید الفطر کی اذان ہوتی نہ عیدالاضحیٰ کی اور جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عید کے دن کھڑے ہوئے پہلے نماز پڑھی پھر نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا جب خطبے سے فارغ ہوئے تو وہاں سے چلے جہاں عورتیں تھیں، وہاں آئے اور ان کو نصیحت کی اور آپ بلال پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے۔ اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے تھے۔ عورتیں اس میں خیرات ڈال رہی تھیں ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا اب بھی امام کو نماز سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس آنا اور ان کو نصیحت کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا ضرور کیوں نہیں اور سبب کیا جو وہ ایسا نہ کریں۔

۶۰۸- بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

باب عید میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا

۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ)).

۹۱۱- ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں عید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے۔ سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ۔

۹۱۲- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ

۹۱۲- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ)).

نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ سب دونوں عید کی نمازیں خطبہ سے پہلے پڑھتے-

۹۱۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا)).

۹۱۳- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعات پڑھیں-نہ ان سے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ ان کے بعد پھر (خطبہ پڑھ کر) آپؐ عورتوں کے پاس آئے بلال آپؐ کے ساتھ تھے- آپ نے عورتوں سے فرمایا خیرات کرو- وہ خیرات پھینکنے لگیں کوئی اپنی بالی پھینکتی کوئی ہار-

۹۱۴- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ. فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. قَالَ: ((اجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَمْ تُوفِيَ - أَوْ تَجْزِيَ - عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

۹۱۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے زید بن حارث نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا پہلا کام جو اس عید کے دن ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے پھر (خطبہ پڑھ کر) وہاں سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریق پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے جانور کاٹا قربانی سے کچھ تعلق نہیں رکھتا- ایک انصاری مرد نے عرض کیا جس کو ابو بردہ بن نیار کہتے تھے- یا رسول اللہ! میں تو نماز سے پہلے ہی ذبح کر چکا اب میرے پاس ایک برس بھر کی پٹھیا ہے جو دو سال کی بکری سے بہتر ہے آپؐ نے فرمایا اچھا اسی کو دو سال کی بکری کے بدل کاٹ دے اور تیرے بعد پھر کسی کو یہ کافی نہ ہوگی-

۶۰۹- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ

باب عید کے دن اور حرم کے اندر ہتھیار باندھنا مکروہ ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ عِيدٍ، إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا.

امام حسن بصری نے کہا عید کے دن لوگوں کو ہتھیار لے جانا منع تھا مگر جب دشمن کا ڈر ہوتا-

۹۱۵- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَبُو السُّكَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنَانُ الرُّمْحِ فِي اخْمَصِ قَدَمِهِ، فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ

۹۱۵- ہم سے زکریا بن یحییٰ ابو السکین نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن محاربی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن سوقہ نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جبیر سے بیان کیا، انہوں نے کہا میں (حج میں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا- جب نیزے کی بھال ان کے تلوے میں لگی ان کا پاؤں رکاب سے

بالرِّكَابِ، فَنَزَلْتُ فَنَزَعْتُهَا. وَذَلِكَ بِمِنًى - فَبَلَغَ الْحُجَّاجَ فَجَعَلَ يَعُودُهُ. فَقَالَ الْحُجَّاجُ: لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ أَصَبْتَنِي. فَقَالَ : وَكَيْفَ؟ قَالَ : حَمَلْتَ السِّلاَحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلاَحَ الْحَرَمَ، وَلَمْ يَكُنِ السِّلاَحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ)).

چمٹ گیا میں سواری سے اترا اور نیزہ ان کے پاؤں سے نکالا یہ واقعہ منا میں ہوا پھر حجاج ان کی بیمار پرسی کو آیا کہنے لگا اگر ہم کو معلوم ہو یہ حرکت کس نے کی (تو اس کو سزا دیں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تو ہی نے تو مجھ کو نیزہ مارا- حجاج نے کہا یہ کس طرح؟ انہوں نے کہا تو نے اس دن ہتھیار اٹھوائے جس دن ہتھیار نہیں اٹھائے جاتے تھے اور حرم میں ہتھیار لایا حرم میں ہتھیار نہیں آنے پاتے تھے-

٩١٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ : ((دَخَلَ الْحُجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ، قَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ فَقَالَ: صَالِحٌ. فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلاَحِ فِي يَوْمٍ لاَ يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ)) يَعْنِي الْحُجَّاجَ.

٩١٦- ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعد بن العاص نے اس نے اپنے باپ سعید سے اس نے کہا حجاج عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاس آیا میں وہاں موجود تھا کہنے لگا آپ کا مزاج کیسا ہے انہوں نے کہا اچھا ہوں کہنے لگا یہ برچھا کس نے مارا انہوں نے کہا اس نے جس نے اس دن ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا جس دن ہتھیار اٹھانا درست نہیں یعنی حجاج نے-

٦١٠- بَابُ التَّبْكِيرِ لِلْعِيدِ

باب عید کی نماز کے لئے سویرے جانا

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ بُسْرٍ: إِنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ. وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ.

اور عبداللہ بن بسر صحابی نے (ملک شام میں امام کے دیر سے نکلنے پر اعتراض کیا اور) کہا اس وقت تو ہم نماز سے فارغ ہو جاتے تھے- یعنی جس وقت نفل پڑھنا درست ہوتا ہے-

٩١٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ ((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)). فَقَامَ خَالِي أَبُوبُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. ((اجْعَلْهَا مَكَانَهَا)) -أَوْ قَالَ: ((اذْبَحْهَا - وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

٩١٧- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ زبید سے وہ شعبی سے وہ براء بن عازب سے انہوں نے کہا عید الضحیٰ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا دیکھو اس دن جو کام ہم پہلے کرتے ہیں وہ نماز ہے- پھر لوٹتے ہیں تو قربانی کرتے ہیں جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریق پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا اس کا جانور تو گوشت کا جانور ہوا جس کو اس نے جلدی سے اپنے گھر والوں کے لئے کاٹ لیا قربانی سے کیا تعلق کچھ بھی نہیں، یہ سن کر ابو بردہ بن نیار میرے ماموں کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ! میں نے تو نماز سے پہلے ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو دو سال والی بکری سے بہتر ہے- آپ نے فرمایا اسی کو اس کے بدل سمجھ لے یا کاٹ لے اور تیرے بعد پھر ایک سال کی پٹھیا کسی کو کافی نہ ہوگی-

٦١١- بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب ایام تشریق میں نیک کام کرنے کی فضیلت

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَذَكَرُوا اللهَ فِيْ أَيَّامٍ مَعْلُوْمَاتٍ. أَيَّامُ الْعَشْرِ. وَالأَيَّامُ الْمَعْدُوْدَاتُ: أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوهُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إِلَى السُّوقِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهِمَا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا قرآن شریف میں جو ایام معلومات آئے ہیں ان سے ذی الحجہ کے دس دن مراد ہیں اور ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں بازار کو جاتے تکبیر کہتے ہوئے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہتے اور محمد باقر نے نفل نماز کے بعد بھی تکبیر کہی۔

٩١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هَذِهِ)). قَالُوا: وَلاَ الْجِهَادُ؟ قَالَ: ((وَلاَ الْجِهَادُ، إِلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ)).

٩١٨- ہم سے محمد بن عروہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے مسلم سے جو پیٹو تھا اس نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی دن میں عمل کرنا ان دنوں میں عمل کرنے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جہاد بھی نہیں مگر ہاں اس کا جہاد جس نے اپنی جان و مال کو خطرے میں ڈال دیا اور کچھ واپس نہ لایا۔

٦١٢- بَابُ التَّكْبِيْرِ فِي أَيَّامِ مِنًى، وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

باب منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا

وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُوْنَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيْرًا. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الأَيَّامَ جَمِيْعًا. وَكَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيْقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ.

اور جب نویں تاریخ صبح کو عرفات جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ منا میں اپنے ڈیرے میں تکبیر کہتے اور مسجد والے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تکبیر) سن کر وہ بھی تکبیر کہتے اور بازار والے بھی کہنے لگتے یہاں تک کہ ساری منیٰ تکبیر سے کانپ جاتی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان دنوں میں منا میں تکبیر کہتے اور نمازوں کے بعد اپنے بچھونے پر اور اپنے ڈیرے میں اور اپنی مجلس میں اور رستے میں چلتے ہوئے ان سب دنوں میں اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا دسویں تاریخ کو تکبیر کہتیں اور عورتیں مسجد میں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے ایام تشریق میں مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں۔

٩١٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا - وَنَحْنُ غَادِيَانِ

٩١٩- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن ابی بکر ثقفی نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب ہم دونوں صبح کو منا سے

مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ - عَنِ التَّلْبِيَةِ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

عرفات کو جا رہے تھے لبیک پکارنا کیسا ہے اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے - انہوں نے کہا لبیک کہنے والا لبیک کہتا اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا -

۹۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ، حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ.

۹۲۰- ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا ہم سے میرے باپ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا (آنحضرت ﷺ کی طرف سے) ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم ہوتا یہاں تک کہ کنواری عورت بھی پردے میں سے نکلتی اور حائضہ بھی نکلتیں - وہ لوگوں کے پیچھے رہتیں مردوں کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا میں شریک ہوتیں اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں -

٦١٣ - بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب عید کے دن برچھی کی آڑ میں نماز پڑھنا

۹۲۱- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، ثُمَّ يُصَلِّي.

۹۲۱- مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے برچھی گاڑی جاتی پھر آپؐ (اس کی آڑ میں) نماز پڑھتے -

٦١٤ - بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ - أَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب گانسی یا برچھی عید کے دن امام کے آگے آگے لے کر چلنا

۹۲۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

۹۲۲- ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام ابو عمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو عید گاہ کو جاتے اور برچھی آپؐ کے آگے آگے لے چلتے وہ عید گاہ میں آپؐ کے سامنے گاڑی جاتی آپؐ اس کی آڑ میں نماز پڑھتے -

٦١٥ - بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ

باب عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ

وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى

۹۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ. وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ: أَوْ قَالَتْ: الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى .

کو جانا

۹۲۳- ہم سے عبداللہ بن وہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو حکم دیا تھا کہ ہم جوان عورتوں پردے والیوں کو (عید کے دن) نکالیں اور ایوب نے حفصہ سے ایسی ہی روایت کی، حفصہ کی حدیث میں یہ ہے کہ ایوب نے کہا یا حفصہ نے جوان عورتوں کو اور پردے والیوں کو اور حیض والیاں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

٦١٦- بَابُ خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى

۹۲۴- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى، فَصَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ.

باب بچوں کو عید گاہ لے جانا

۹۲۴- ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلا آپ نے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر عورتوں پاس تشریف لائے ان کو وعظ اور نصیحت کی اور صدقے کا حکم دیا۔

٦١٧- بَابُ اسْتِقْبَالِ الإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ

۹۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى إِلَى بَقِيعٍ فَصَلَّى الْعِيدَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ : ((إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ. فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ

باب امام عید کے خطبے میں لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو

اور ابو سعید خدری نے کہا آنحضرت ﷺ لوگوں کے مقابل کھڑے ہوئے۔

۹۲۵- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن طلحہ نے انہوں نے زبید سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ عید اضحی کے دن بقیع کی طرف نکلے اور دو رکعات (عید کی) پڑھائیں۔ پھر ہماری طرف منہ کیا اور فرمایا پہلی عبادت جو اس دن ہم کو کرنا چاہئے وہ یہ ہے کہ نماز شروع کریں پھر (نماز سے) لوٹ کر قربانی کریں جو کوئی ایسا کرے گا وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے نماز سے پہلے جانور کاٹ لیا اس نے اپنے گھر والوں کو (گوشت کھلانے) کے لئے جلدی سے کاٹ لیا وہ کچھ قربانی

مَنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ)). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي ذَبَحْتُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ. قَالَ: ((اذْبَحْهَا، وَلاَ تَفِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

نہیں ہے یہ سن کر ایک شخص (ابو بردہ) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! میں تو کاٹ چکا اب میرے پاس ایک پٹھیا ہے ایک سال کی جو دو سال والی سے بہتر ہے- آپ نے فرمایا اسی کو کاٹ اور تیرے بعد پھر کسی کی طرف سے ایسی پٹھیا جائز نہ ہوگی-

٦١٨-بَابُ الْعَلَمِ الَّذِي بِالْمُصَلَّى

باب عید گاہ میں نشان لگانا

٩٢٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قِيلَ لَهُ: أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْ لاَ مَكَانِي مِنَ الصِّغَرِ مَا شَهِدْتُهُ، حَتَّى أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلاَلٌ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ بِأَيْدِيهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ، ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَبِلاَلٌ إِلَى بَيْتِهِ.

٩٢٦- ہم سے مسدد نے بیان کیا ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے عبدالرحمان بن عابس نے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا تم آنحضرت ﷺ کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر تھے انہوں نے کہا ہاں اور اگر میری کم سنی کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کو مجھ سے الفت نہ ہوتی تو میں آپ کے ساتھ نہ رہ سکتا آپ اس نشان پاس آئے جو کثیر بن صلت کے گھر کے نزدیک ہے، آپ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے بلال آپ کے ساتھ تھے- آپ نے ان کو وعظ اور نصیحت کی، خیرات کا حکم دیا میں نے خود دیکھا عورتیں اپنے ہاتھ پھیلاتیں اور بلال کے کپڑے میں ڈالتیں- پھر آپ بلال سمیت اپنے گھر کو چلے-

٦١٩- بَابُ مَوْعِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ يَوْمَ الْعِيدِ

باب امام کا عید کے دن عورتوں کو نصیحت کرنا

٩٢٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: [قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ ثُمَّ خَطَبَ. فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلاَلٍ، وَبِلاَلٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ تُلْقِي فِيهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ : زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنْ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ حِينَئِذٍ: تُلْقِي فَتَخَهَا وَيُلْقِينَ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَتُرَى حَقًّا عَلَى الإِمَامِ

٩٢٧- ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو عبدالملک ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے عطاء نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ سنایا خطبہ سے فراغت کر کے اس جگہ سے چلے بلال کے ہاتھ پر ٹیکا دیئے ہوئے عورتوں پاس آئے ان کو نصیحت کی بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، عورتیں اس میں خیرات ڈال رہی تھیں ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا صدقہ فطر دے رہی تھیں، انہوں نے کہا نہیں یہ اس وقت ایک الگ خیرات تھی کوئی عورت اپنا چھلا ڈالتی اور دوسری عورتیں بھی ایسا ہی کرتیں پھر میں نے عطاء سے کہا کیا امام پر عورتوں کو نصیحت کرنا لازم ہے انہوں نے

ذَلِكَ وَيُذَكِّرُهُنَّ ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَحِقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لاَ يَفْعَلُونَهُ؟.

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ بِيَدِهِ. ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلاَلٌ فَقَالَ: ((﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾)) الآيَةَ. ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا: ((آنْتُنَّ عَلَى ذَلِكَ؟)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ - لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا -: نَعَمْ. لاَ يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ. قَالَ: ((فَتَصَدَّقْنَ)) فَبَسَطَ بِلاَلٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ، لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي. فَيُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: الْفَتَخُ: الْخَوَاتِيْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

کہا البتہ لازم ہے اور اماموں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسا نہ کریں - ابن جریج نے کہا مجھ سے حسن بن مسلم نے بیان کیا انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں عید الفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ شریک رہا وہ سب پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ اس کے بعد سناتے تھے، غرض (خطبہ سنا کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے نکلے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھلا رہے تھے - پھر آپ صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس آئے بلال آپ کے ساتھ تھے - آپ نے سورۂ ممتحنہ کی یہ آیت پڑھی اے پیغمبر! جب مسلمان عورتیں تیرے پاس بیعت کرنے کو آئیں اخیر تک اور فرمایا کیا تم ان باتوں پر قائم ہو کسی عورت نے آپ کو جواب نہ دیا صرف ایک عورت نے کہا ہاں - حسن بن مسلم کو معلوم نہیں وہ کونسی عورت تھی آپ نے فرمایا اچھا تو خیرات کرو پھر بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا اور کہا لاؤ ڈالو تم پر میرے ماں باپ قربان وہ لگیں چھلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے - عبد الرزاق راوی نے کہا حدیث میں جو الفتخ کا لفظ ہے اس سے بڑے چھلے مراد ہیں جو جاہلیت کے زمانہ میں پہنتی تھیں -

٦٢٠- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِي الْعِيْدِ

باب اگر کسی عورت کے پاس عید کے دن دوپٹہ (یا چادر) نہ ہو

٩٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ: ((كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيْدِ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَأَتَيْتُهَا، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَ أُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، فَكَانَتْ أُخْتُهَا مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: فَكُنَّا نَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى، وَنُدَاوِي الْكَلْمَى. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ - إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ -

۹۲۸- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے کہا ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے دن باہر نکلنے سے منع کیا کرتے تھے پھر ایک عورت (باہر سے بصرے) آئی اور بنی خلف کے محل میں اتری میں اس سے ملنے گئی اس نے بیان کیا کہ اس کے بہنوئی نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے - اور چھ جہادوں میں اس کی بہن بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اس نے کہا ہم بیماروں کی خدمت کیا کرتیں اور زخمیوں کی دوا دارو - اس نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اگر ہم میں کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں - اگر وہ عید کے دن نہ نکلے - آپ نے فرمایا

أَنْ لاَ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ : ((لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، فَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ)). قَالَتْ حَفْصَةُ : فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا: أَسَمِعْتِ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ، بِأَبِي- وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ إِلاَّ قَالَتْ: بِأَبِي- قَالَ: ((لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ- أَوْ قَالَ: الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ، شَكَّ أَيُّوبُ - وَالْحُيَّضُ، فَتَعْتَزِلُ الْحَيَّضُ الْمُصَلَّى، وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ)). قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: آلْحُيَّضُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَلَيْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتِ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟.

اس کی ہم جولی اپنی چادر یا دوپٹہ اس کو پہناوے اور عورتوں کو لازم ہے کہ ثواب کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں- حفصہ نے کہا جب ام عطیہ (بصرے) آئیں تو میں نے ان سے پوچھا تم نے ان باتوں میں کچھ سنا ہے انہوں نے کہا ہاں میرا باپ آپ پر سے قربان اور ام عطیہ کم ایسا ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں اور یہ نہ کہتیں کہ میرا ماں باپ آپ پر سے قربان، آپ نے فرمایا جوان پردے والیاں یا جوان اور پردے والیاں عورتیں بھی نکلیں یہ شک ایوب کو ہوئی اور حیض والیاں بھی مگر حیض والیاں نماز کی جگہ سے جدا رہیں اور نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں- حفصہ نے کہا میں نے ام عطیہ سے کہا حیض والیاں بھی نکلیں انہوں نے کہا کیا حیض والی حج میں عرفات میں نہیں آتی، کیا فلاں جگہ نہیں آتی فلاں جگہ-

٦٢١- بَابُ اعْتِزَالِ الْحَيَّضِ بِالْمُصَلَّى

باب حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں

۹۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: أُمِرْنَا أَنْ نَخْرُجَ فَنُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ - وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: أَوِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ - فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلاَّهُمْ.

۹۲۹- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابراہیم بن عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا ام عطیہ نے کہا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ (عید کے دن) نکلیں پھر ہم حیض والیوں اور جوانوں پردے والیوں سب کو نکالتے ابن عون نے کہا جوانوں پردے والیوں کو مگر حائضہ عورتیں صرف مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں اور نماز کے مقام سے الگ رہیں-

٦٢٢- بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ

باب عیدالضحیٰ کے دن عیدگاہ میں نحر اور ذبح کرنا

۹۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَرُ - أَوْ يَذْبَحُ - بِالْمُصَلَّى)).

۹۳۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے کثیر بن فرقد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ عیدگاہ ہی میں نحر اور ذبح کیا کرتے-

٦٢٣- بَابُ كَلاَمِ الإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيْدِ

باب: عید کے خطبے میں امام کا یا لوگوں کا باتیں کرنا

وَإِذَا سُئِلَ الإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ

اور امام کا جواب دینا جب خطبے میں اس سے کچھ پوچھا جائے-

٩٣١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَالَ: ((مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ. وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)). فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلاَةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَتَعَجَّلْتُ، وَأَكَلْتُ وَأَطْعَمْتُ أَهْلِي وَجِيْرَانِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ)). قَالَ: فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ جَذَعَةٍ لَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ، فَهَلْ تَجْزِي عَنِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ)).

۹۳۱- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عید الضحیٰ کے دن نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہماری قربانی کی طرح قربانی کرے اس کی قربانی درست ہوئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ (قربانی کا ہے کو ہوئی) گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نماز کے لئے نکلنے سے پیشتر ہی قربانی کر لی میں یہ سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے اس لئے میں نے جلدی کی خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو بھی کھلایا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ٹھہری ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے پاس ایک پٹھیا ہے سال بھر کی وہ گوشت کی دو بکریوں سے افضل ہے کیا میری طرف سے اس کی قربانی صحیح ہو گی آپؐ نے فرمایا ہاں مگر تیرے بعد پھر اور کسی کو کافی نہ ہو گی-

٩٣٢- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، صَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاَةِ أَنْ يُعِيْدُ ذَبْحَهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، جِيْرَانٌ لِي - إِمَّا قَالَ: بِهِمْ خَصَاصَةٌ، وَإِمَّا قَالَ: بِهِمْ فَقْرٌ - وَإِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلاَةِ، وَعِنْدِي عَنَاقٌ لِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. فَرَخَّصَ لَهُ فِيْهَا)).

۹۳۲- ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عید الاضحی کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا اور لوگوں کو یہ حکم دیا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ دوبارہ کرے یہ سن کر ایک انصاری مرد کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے کچھ ہمسایہ ہیں ان کو بھوک کی تکلیف رہتی ہے یا یوں کہا وہ محتاج ہیں اور میں نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا اب میرے پاس ایک سال کی پٹھیا ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے مجھے زیادہ پسند ہے آپؐ نے اس کی اجازت دی-

٩٣٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا،

۹۳۳- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ اسود بن قیس سے وہ جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عید الضحی کے دن نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا پھر قربانی کی اور فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ اس کے بدل دوسری قربانی کرے اور جس

وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ)).

نے ذبح نہ کیا ہو وہ اللہ کے نام پر ذبح کرے-

٦٢٤- بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيْقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب جو شخص عید گاہ کو ایک رستے سے جائے وہ گھر کو دوسرے رستے سے آئے

٩٣٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ)). تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيْدٍ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَحَدِيْثُ جَابِرٍ أَصَحُّ.

۹۳۴- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو تمیلہ نے خبر دی اس کا نام یحییٰ بن واضح تھا- اس نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب عید کا دن ہوتا تو ایک رستے سے عید گاہ کو جاتے دوسرے راستے سے آتے، ابو تمیلہ کے ساتھ فلیح بن سلیمان سے اس حدیث کو یونس نے بھی روایت کیا لیکن انہوں نے سعید کے بعد ابوہریرہ کہا اور جابر کی روایت زیادہ صحیح ہے-

٦٢٥- بَابُ إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

باب: اگر کسی کو عید کی نماز (جماعت سے) نہ ملے تو اکیلے دو رکعات پڑھ لے

وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى، لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((هَذَا عِيْدُنَا يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ)). وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلاَهُمْ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيْهِ وَصَلَّى كَصَلاَةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الإِمَامُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

عورتیں بھی جو لوگ گھروں اور گاؤں وغیرہ میں ہوں (اور جماعت میں نہ آ سکیں) ایسا کریں- کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! یہ ہماری عید ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ میں حکم دیا اس نے انس کے سب گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور انس نے شہر والوں کی طرح عید کی نماز پڑھائی اور ویسی ہی تکبیریں پڑھیں اور عکرمہ نے کہا گاؤں (دیہات والے) بھی عید کے دن جمع ہوں اور (شہر والوں کی طرح) دو رکعات پڑھیں، جیسے امام پڑھتا ہے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر عید کی نماز نہ ملے تو دو رکعات پڑھ لے-

٩٣٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: ((أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ- وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ - فَانْتَهَرَهُمَا أَبُوبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا أَبَابَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ

۹۳۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث ابن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے منیٰ کے دنوں میں وہاں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں- (بعاث کی لڑائی کے اشعار گا رہی تھیں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا تانے پڑے تھے ابو بکر نے ان کو جھڑکا اس وقت آپ نے اپنا منہ کھولا اور فرمایا ابو بکر جانے دو یہ عید کے دن ہیں اور وہ بھی منائیں اور حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت ﷺ

عِيْدٍ. وَتِلْكَ الأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى)). وَقَالَتْ عَائِشَةَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعْهُمْ. أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ)) يَعْنِي مِنَ الأَمْنِ.

میری آڑ کر رہے تھے اور میں حبشیوں کی کسرت دیکھ رہی تھی وہ مسجد میں (ہتھیاروں سے) کھیل رہے تھے حضرت عمر نے ان کو ڈانٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دے اور ان سے فرمایا بنی ارفدہ تم بے فکر کھیلو۔

٦٢٦- بَابُ الصَّلاَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

باب عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد نفل پڑھنا کیسا ہے

وَقَالَ أَبُو يَعْلَى: سَمِعْتُ سَعِيْدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلاَةَ قَبْلَ الْعِيْدِ.

اور ابو یعلی (یحییٰ بن میمون) نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس سے وہ عید سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ جانتے تھے۔

٩٣٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلاَ بَعْدَهُمَا، وَمَعَهُ بِلاَلٌ)).

۹۳۶- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (گھر سے) نکلے پھر دو رکعات (عید کی) پڑھائیں نہ ان سے پہلے نفل پڑھا نہ ان کے بعد اور بلال آپ کے ساتھ تھے۔

أبواب الوتر

وتر کے باب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

٦٢٧ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

باب وتر کا بیان

٩٣٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى)). وَعَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِ.

۹۳۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع اور عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ایک شخص (عبداللہ بن عمر یا اور کسی نے) آنحضرت ﷺ سے رات کی نماز (تہجد) کو پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعات ہیں پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی اور اسی سند سے نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر وتر کی جب تین رکعات پڑھتے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے یہاں تک کہ کسی ضرورت سے بھی بات نہ کرتے۔

۹۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ((أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ - وَهِيَ خَالَتُهُ - فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ - وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ، فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ. ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ)).

۹۳۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے، کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا وہ ایک رات اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے وہ کہتے ہیں میں بچھونے کے عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی اس کی لمبائی میں لیٹے آپ سو گئے جب آدھی رات گزر گئی یا اس کے لگ بھگ تو آپ جاگے منہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کا خمار دفع کرتے پھر آپ نے سورۂ آل عمران (کی آخری) دس آیات پڑھیں- پھر ایک پرانی مشک پانی کی لٹک رہی تھی اس طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے میں نے بھی جیسا آپ نے کیا تھا وہی کیا اور آپ کے بازو کھڑا ہوا آپ نے (پیار سے) اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر ملنے لگے پھر دو رکعات پھر دو رکعات پڑھیں- پھر دو رکعات پھر دو رکعات پھر دو رکعات پھر دو رکعات پھر دو رکعات (سب بارہ رکعات) پھر (ایک وتر) پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ موذن آیا (نماز کے لئے بلانے کو) اس وقت آپ اٹھے دو رکعات (سنت) پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی-

۹۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حَارِثٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ)). قَالَ الْقَاسِمُ: وَرَأَيْنَا أُنَاسًا مُنْذُ أَدْرَكْنَا يُوتِرُونَ بِثَلَاثٍ، وَإِنْ كُلٌّ لَوَاسِعٌ، وَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسٌ.

۹۳۹- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعات ہیں پھر جب تو نماز سے فارغ ہونا چاہے تو ایک رکعت وتر کی پڑھ لے وہ تیری ساری نماز کو طاق کر دے گی، قاسم بن محمد نے کہا ہمیں تو جب سے ہوش آیا ہم نے کئی لوگوں کو تین رکعت وتر پڑھتے دیکھا اور تین یا ایک سب جائز ہے- اور مجھ کو امید ہے کسی میں قباحت نہ ہوگی-

۹۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتَهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ

۹۴۰- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) گیارہ رکعات (وتر اور تہجد کی) پڑھا کرتے تھے- رات کو نماز آپ کی یہی تھی ان میں سجدہ اتنی دیر تک کرتے کہ

السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلاَةِ)).

آپؐ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں کوئی پچاس آیتیں پڑھ لے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات سنت کی پڑھا کرتے پھر داہنی کروٹ پر (ذرا دیر) لیٹ جاتے یہاں تک کہ موذن نماز کے لئے بلانے کو آپؐ کے پاس آتا۔

٦٢٨- بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ

باب وتر پڑھنے کے وقت

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے یہ وصیت فرمائی سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

٩٤١- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ أُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ فَقَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ وَكَأَنَّ الأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ)) قَالَ حَمَّادٌ : أَيْ بِسُرْعَةٍ.

۹۴۱- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے انس بن سیرین نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم کیا سمجھتے ہو میں فجر کی سنتوں میں لمبی قرأت کیا کروں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کی نماز (تہجد) دو دو رکعات کر کے پڑھتے پھر ایک رکعت پڑھ کر طاق کر لیتے اور فجر کی نماز سے پہلے دو سنتیں تو اس طرح پڑھتے گویا آپ کے کان میں تکبیر کی آواز پڑی ہے۔ حماد نے کہا یعنی جلدی۔

٩٤٢- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ)).

۹۴۲- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے مسلم بن کیسان نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے رات کے سب حصوں میں وتر پڑھا ہے اور اخیر میں آپ کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

٦٢٩- بَابُ إِيْقَاظِ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَهُ بِالْوِتْرِ

باب آنحضرت ﷺ کا وتر کے لئے اپنے گھر والوں کو جگانا

٩٤٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ)).

۹۴۳- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے باپ عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ تہجد کی نماز پڑھا کرتے میں بچھونے پر سوتی آڑے پڑی رہتی جب آپؐ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے جگا دیتے میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

٦٣٠- بَابُ لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِهِ وِتْرًا

٩٤٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)).

باب وتر کو رات کی نماز کے اخیر میں پڑھے

۹۴۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا رات میں آخری نماز وتر کو رکھو-

٦٣١- بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

٩٤٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ: ((كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَقَالَ سَعِيْدٌ: فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ: خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ فَقُلْتُ: بَلَى وَاللهِ قَالَ: فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ)).

باب جانور پر سوار رہ کر وتر پڑھنا

۹۴۵- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابو بکر بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے کہا میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے رستے میں چل رہا تھا- سعید بن یسار نے کہا مجھ کو ڈر ہوا صبح ہو جانے کا تو میں (اپنی) سواری پر سے اترا وتر پڑھا پھر (سواری جلدی چلا کر) ان سے مل گیا- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم کہاں رہ گئے تھے- میں نے کہا میں ڈرا کہیں صبح نہ ہو جائے تو میں نے (سواری سے) اتر کر وتر پڑھا- عبداللہ نے کہا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نہیں ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں قسم خدا کی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹ پر سوار رہ کر وتر پڑھ لیتے تھے-

٦٣٢- بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ

٩٤٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِيءُ إِيْمَاءً صَلاَةَ اللَّيْلِ إِلاَّ الْفَرَائِضَ، وَيُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ)).

باب سفر میں بھی وتر پڑھنا

۹۴۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے بیان کیا، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کی نماز اپنی اونٹنی پر اشارے سے پڑھا کرتے وہ جدھر چاہے آپ کو لے جاتی مگر فرض نمازیں اور وتر اپنی اونٹنی پر ہی پڑھتے-

٦٣٣- بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

٩٤٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

باب قنوت (وتر میں اور ہر نماز میں) رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد پڑھ سکتے ہیں

۹۴۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: ((سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَقَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقِيلَ لَهُ أَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا)).

نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا ہے انہوں نے کہا ہاں پھر پوچھا گیا کیا رکوع سے پہلے انہوں نے کہا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں تک۔

۹۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ. قُلْتُ: قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ قَبْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ: بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ: كَذَبَ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلاً إِلَى قَوْمٍ مُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ)

۹۴۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے کہا قنوت بے شک تھا (یعنی آنحضرت کے زمانے میں) میں نے کہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد! انہوں نے کہا رکوع سے پہلے میں نے کہا فلاں صاحب تو تم سے روایت کرتے ہیں کہ رکوع کے بعد انہوں نے کہا غلط کہتے ہیں رکوع کے بعد تو آنحضرت نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا تھا، میں سمجھتا ہوں۔ ہوا یہ تھا کہ آپؐ نے صحابہ میں سے ستر قاریوں کے قریب مشرکوں کی ایک قوم (بنی عامر) کی طرف (ان کو تعلیم دینے کے لئے) بھیجے یہ لوگ ان کے سوا تھے، جن پر آپؐ نے بددعا کی ان میں اور آنحضرت ﷺ میں عہد تھا (لیکن انہوں نے عہد شکنی کی اور قاریوں کو مار ڈالا) تو آنحضرت ﷺ ایک مہینے تک (رکوع کے بعد) قنوت پڑھتے رہے، ان پر بددعا کرتے رہے۔

۹۴۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ((قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ)

۹۴۹- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھا۔ آپؐ رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا کرتے تھے۔

۹۵۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ((كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ)).

۹۵۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم کو خالد حذاء نے خبر دی انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا قنوت (آنحضرت ﷺ کے عہد میں) مغرب اور فجر کی نماز میں پڑھی جاتی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم والا ہے

أَبْوَابُ الإِسْتِسْقَاءِ

استسقاء یعنی پانی مانگنے کے باب

٦٣٤ - بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ،

باب پانی مانگنا اور آنحضرت ﷺ کا پانی کی دعا کرنے کے

وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

لئے (جنگل میں) نکلنا

٩٥١- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ)).

۹۵۱- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پانی کی دعا کرنے کو نکلے اور اپنی چادر الٹائی۔

٦٣٥- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ((اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ))

باب: آنحضرت ﷺ کا قریش کے کافروں پر بددعا کرنا۔ الٰہی ان کے سال ایسے کر دے جیسے یوسف کے سال گزرے ہیں

٩٥٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ)). وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ)). قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ.

۹۵۲- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض نماز کی) اخیر رکعت سے سر اٹھاتے تو یوں فرماتے یا اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو چھوڑوا دے یا اللہ! سلمہ بن ہشام چھوڑوا دے یا اللہ! ولید بن ولید کو چھوڑوا دے یا اللہ! بے بس ناتوان مسلمانوں کو چھوڑوا دے یا اللہ! مضر کے کافروں کو سخت پکڑ یا اللہ! ان کے ہنگام یوسف کے سے ہنگام کر دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا اور اسلم کی قوم کو اللہ نے سلامت رکھا۔ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے صبح کی نماز میں یہ دعا نقل کی۔

٩٥٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ح

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ)). فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ

۹۵۳- ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے (دوسری سند) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش کے کافر کسی طرح نہیں مانتے تو ان کے لئے بددعا کی یا اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف کے وقت میں بھیجا تھا پھر ان پر ایسا قحط پڑا جس نے ہر چیز تباہ کر دی یہاں تک کہ وہ کھال مردار بدبودار سب کھا گئے۔ اور ان میں کوئی آسمان کو

وَالْجِيفَ، وَيَنظُرُ أَحَدُهم إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ. فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ لَهُمْ. قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿عَائِدُونَ. يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّوْمِ.

دیکھتا تو بھوک کے مارے دھواں سا معلوم ہوتا، آخر (مجبور ہو کر) ابو سفیان آیا اور کہنے لگا اے محمد! تم تو اللہ کی فرمانبرداری اور ناطا پروری کا دعویٰ کرتے ہو اور تمہاری قوم تو مر رہی ہے اس کے لئے دعا کرو، اللہ تعالیٰ نے (سورۂ دخان میں) فرمایا اس دن کا منتظر رہ جب آسمان کھلا دھواں دکھلائے گا انکم عائدون تک جس دن ہم سخت پکڑیں گے - سخت پکڑنا، سخت پکڑ بدر کے دن ہوئی - (مارے گئے ذلیل ہوئے) تو قرآن شریف میں جس دھویں اور پکڑ اور قید کا ذکر ہے وہ سب ہو چکے اسی طرح سورۂ روم کی آیت میں جو ذکر ہے وہ بھی ہو چکا-

٦٣٦- بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الإِمَامَ الاِسْتِسْقَاءَ إِذَا قَحَطُوا

باب قحط کے وقت لوگ امام سے پانی کی دعا کرنے کے لئے کہہ سکتے ہیں

٩٥٤- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ: وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ.

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ: وَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ :وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ هُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ.

٩٥٤- ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوقتیبہ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ابو طالب کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے 'گورا ان کا رنگ وہ حامی یتیموں بیواؤں کے 'لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے صدقے سے اور عمر بن حمزہ نے کہا ہم سے سالم نے نقل کیا اپنے باپ ابن عمر سے وہ کہتے تھے کبھی میں شاعر (ابو طالب) کا شعر یاد کرتا تھا- اور آنحضرت ﷺ کے منہ کو دیکھتا آپ منبر پر پانی کی دعا کرتے پھر منبر سے اترے بھی نہیں کہ تمام پرنالے زور سے بہنے لگتے- وہ شعر یہ ہے۔

گورا ان کا رنگ وہ حامی یتیموں بیواؤں کے
لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے صدقے سے

یہ ابو طالب کا کلام ہے-

٩٥٥- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ: ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا ﷺ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ

٩٥٥- ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے کہا مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنیٰ نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ! کے زمانہ میں جب قحط پڑا کرتا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے دعا کرتے اور کہتے یا اللہ ہم پہلے تیرے پاس اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تو پانی برساتا تھا اب اپنے پیغمبر کے چاچا کا وسیلہ لاتے ہیں ہم

بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ)).

پر پانی برسا-راوی نے کہا پھر پانی برستا-

٦٣٧- بَابُ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

باب: استسقاء میں چادر الٹنا

٩٥٦- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى، فَقَلَبَ رِدَاءَهُ)).

٩٥٦- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہب ابن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے محمد بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے آنحضرت ﷺ نے استسقاء کیا (پانی مانگا) تو اپنی چادر کو الٹا-

٩٥٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ أَبَاهُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: هُوَ صَاحِبُ الأَذَانِ، وَلَكِنَّهُ وَهِمَ فِيْهِ لأَنَّ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ، مَازِنُ الأَنْصَارِ.

٩٥٧- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے سنا وہ اپنے باپ سے بیان کرتے تھے اپنے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سن کر کہ آنحضرت ﷺ عید گاہ کو تشریف لے گئے وہاں جا کر پانی برسنے کے لئے دعا مانگی تو قبلے کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹی اور دو رکعات پڑھیں- امام بخاری نے کہا سفیان بن عیینہ کہتے تھے یہ عبداللہ بن زید وہی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی لیکن یہ ان کی غلطی ہے، یہ عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہیں جو انصار کے مازن قبیلے کے تھے-

٦٣٨- بَابُ انْتِقَامِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَزَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمُهُ

باب جب لوگ اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا خیال نہیں رکھتے تو اللہ قحط بھیج کر ان سے بدلہ لیتا ہے

٦٣٩- بَابُ الاِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

باب: جامع مسجد میں پانی کی دعا کرنا

٩٥٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ ((أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ

٩٥٨- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے انہوں نے انس بن عیاض سے انہوں نے کہا ہم سے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک مرد (کعب بن مرہ یا ابوسفیان) جمعہ کے دن مسجد نبوی میں اس دروازے سے آیا جو منبر کے سامنے تھا آنحضرت ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے اس نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت ﷺ کی طرف منہ کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! جانور

الأَمْوَال، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يُغِيثَنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا)). قَالَ: أَنَسٌ: فَلاَ وَاللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلاَ قَزَعَةٍ وَلاَ شَيْئًا، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ. قَالَ: فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ. فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ - قَالَ: فَوَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا. ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ - فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يُمْسِكَهَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الإِكَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). قَالَ: فَانْقَطَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسًا: أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ قَالَ: لاَ أَدْرِي؟

مر گئے اور رستے بند ہو گئے تو اللہ سے دعا فرمایئے مینہ برسائے انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! ہم کو پانی پلا، یا اللہ! ہم کو پانی پلا یا اللہ! ہم کو پانی پلا، انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے خدا کی ہم آسمان میں نہ کوئی بادل دیکھتے تھے نہ بادل کا ٹکڑا اور نہ اور کوئی چیز (ہوا وغیرہ) جس سے معلوم ہو کہ برسات آئے گی اور نہ ہمارے اور سلع کے بیچ میں کوئی گھر یا مکان تھا اتنے میں سلع کے پیچھے سے ڈھال برابر ایک بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا جب وہ بیچ آسمان میں آیا تو پھیل گیا اور برسنے لگا- انس نے کہا خدا کی قسم! پھر تو یہ حال ہوا کہ ایک ہفتے تک سورج نہیں دیکھا دوسرے جمعہ میں ایک شخص اسی دروازے سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ کھڑے کھڑے آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (بہت پانی برسنے سے) جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے پانی تھم جائے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر یوں دعا کی یا اللہ! ہمارے گرداگرد برسا اور ہم پر نہ برسایا اللہ! ٹیلوں اور پہاڑوں اور ٹیکریوں (پہاڑیوں) اور رمنوں اور درخت اگنے کے مقاموں پر برسا- انس نے کہا یہ دعا فرماتے ہی ابر کھل گیا اور ہم نکلے دھوپ میں چلنے پھرنے لگے، شریک نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ دوسرا شخص وہی تھا پہلے والا انہوں نے کہا معلوم نہیں-

٦٤٠ - بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب جمعہ کا خطبہ پڑھتے وقت جب منہ کعبے کی طرف نہ ہو پانی کے لئے دعا کرنا

٩٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ - فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُغِيثُنَا.

۹۵۹- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے شریک سے بن عبداللہ بن ابی نمر سے بیان کیا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازے سے مسجد نبوی میں آیا جو دارالقضا کی طرف تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ کھڑے کھڑے ہی آپ کے سامنے آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے ہم پر پانی برسائے (اس کی یہ بات سن

فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا)). قَالَ: أَنَسٌ: وَلاَ وَاللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلاَ قَزَعَةً، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلاَ دَارٍ. وَ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ. فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ. فَلاَ وَاللهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا. ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ- وَرَسُولُ اللهِ ﷺ ، قَائِمٌ يَخْطُبُ - فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا. قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). قَالَ: فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ. قَالَ شَرِيكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ : أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ قَالَ : مَا أَدْرِي؟.

کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر فرمایا یا اللہ! ہم پر پانی برسا، یا اللہ! ہم پر پانی برسا، یا اللہ! ہم پر پانی برسا- انس رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم! (اس وقت آسمان میں) نہ ابر تھا اور نہ ابر کا کوئی ٹکڑا اور ہمارے اور سلع پہاڑ کے بیچ میں کوئی گھر یا مکان بھی حائل نہ تھا- حضرت انس نے کہا اتنے میں سلع کے پیچھے سے ڈھال برابر کا ٹکڑا نمود ہوا جب بیچ آسمان کے آیا تو پھیل گیا اور برسنے لگا تو خدا کی قسم! ایک ہفتے تک ہم نے سورج نہ دیکھا پھر اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو ایک شخص آیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے وہ کھڑے ہی کھڑے آپ کے سامنے آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے (پانی کی کثرت سے) اللہ سے دعا فرمایئے کہ پانی تھمادے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر دعا فرمائی یا اللہ! ہمارے چو طرف برسے اور ہم پر نہ برسے یا اللہ! ٹیلوں اور ٹیکریوں اور نالوں کے نشیب میں اور درخت اگنے کی جگہوں میں برسے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اسی وقت ابر کھل گیا اور ہم نکلے دھوپ میں چلے شریک نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا یہ دوسرا شخص وہی پہلا شخص تھا؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا-

٦٤١-بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب منبر پر پانی کے لئے دعا کرنا

٩٦٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا. فَدَعَا، فَمُطِرْنَا، فَمَا كِدْنَا أَنْ نَصِلَ إِلَى مَنَازِلِنَا، فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ. قَالَ فَقَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ - أَوْ غَيْرُهُ - فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا)). قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالاً، يُمْطَرُونَ وَلاَ يُمْطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ)).

٩٦٠- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعے کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! برسات رک گئی ہے- تو اللہ سے پانی برسنے کی دعا فرمایئے آپ نے دعا کی تو برسات شروع ہوئی ہم کو اپنے گھروں کو جانا مشکل ہو گیا دوسرے جمعے تک برسات ہوتی رہی انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر (دوسرے جمعے میں) وہی شخص یا اور کوئی کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے یہ پانی ہم پر سے ٹال دے آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ! ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسے- انس نے کہا میں نے دیکھا ابر داہنی اور بائیں طرف کٹ رہا تھا ان لوگوں پر پانی برس رہا تھا اور مدینہ والوں پر نہیں-

٦٤٢- بَابُ مَنْ اكْتَفَى بِصَلاَةِ الْجُمُعَةِ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

باب پانی کی دعا کرنے میں جمعہ کی نماز کافی سمجھنا

٩٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَدَعَا، فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَامَ ﷺ: فَقَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَى الإِكَامِ وَالظِّرَابِ وَالأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

٩٦١- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے روایت کیا، انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے روایت کیا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے آپؐ نے دعا فرمائی تو اس جمعے سے لے کر دوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا، پھر وہ آیا اور کہنے لگا گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے- تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دعا کی یا اللہ! ٹیلوں اور پہاڑیوں اور نالوں اور درخت اگنے کی جگہوں میں برسا دعا کرتے ہی مدینہ سے کپڑے کی طرح بادل پھٹ گیا-

٦٤٣- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ

باب اگر برسات کی کثرت سے رستے بند ہو جائیں تو پانی تھمنے کی دعا کر سکتے ہیں

٩٦٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللهَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمُطِرُوا مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ. فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ وَالآكَامِ، وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

٩٦٢- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! (برسات نہ ہونے کی وجہ سے) جانور مر گئے رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے آپؐ نے دعا کی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعے تک پانی برستا رہا- پھر ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! (برسات بہت ہونے سے) گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے جانور مر گئے تب آپؐ نے یوں دعا کی یا اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں اور نالوں کے نشیب میں اور درخت اگنے کی جگہوں میں پانی برسا- یہ دعا کرتے ہی کپڑے کی طرح مدینہ سے ابر پھٹ گیا-

٦٤٤- بَابُ مَا قِيلَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَوِّلْ رِدَاءَهُ فِي

باب جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ہی میں پانی کی دعا کی تو چادر

الإِسْتِسْقَاءِ يَومَ الْجُمُعَةِ

۹۶۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافِي بْنُ عِمْرَانَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((أَنَّ رَجُلاً شَكَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ هَلاَكَ الْمَالِ وَجَهْدَ الْعِيَالِ، فَدَعَا اللهَ يَسْتَسْقِي. وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَلاَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ)).

نہیں الٹائی

۹۶۳- ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے معافی بن عمران نے انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (قحط سے) جانور مر جانے اور بال بچوں کے تکلیف اٹھانے کا شکوہ کیا آپؐ نے اللہ سے دعا کی پانی مانگتے تھے اس حدیث میں یہ بیان نہیں کیا کہ آپؐ نے چادر الٹی یا قبلے کی طرف منہ کیا۔

٦٤٥- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعُوا إِلَى الإِمَامِ لِيَسْتَسْقِيَ لَهُمْ لَمْ يَرُدَّهُمْ

۹۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَتِ الْمَوَاشِي، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ. فَدَعَا اللهَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ. إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ عَلَى ظُهُورِ الْجِبَالِ وَالآكَامِ وَبُطُونِ الأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ انْجِيَابَ الثَّوْبِ.

باب جب لوگ امام سے پانی مانگنے کے لئے سفارش کریں تو ان کی درخواست رد نہ کرے

۹۶۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! پانی نہ برسنے سے جانور مر گئے اور رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے آپؐ نے دعا فرمائی تو ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ہم پر پانی پڑتا رہا پھر ایک آدمی آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! (بارش کی کثرت سے) گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اور جانور مر گئے اس وقت آپؐ نے یہ دعا فرمائی یا اللہ! پہاڑوں کی پشت اور ٹیلوں اور نالوں کی نشیب اور درختوں کے اگنے کی جگہوں میں برسا۔ اسی وقت ابر کپڑے کی طرح مدینہ سے پھٹ گیا۔

٦٤٦- بَابُ إِذَا اسْتَشْفَعَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَؤُوا عَنِ الإِسْلاَمِ فَدَعَا

باب مشرک لوگ اگر مسلمانوں سے قحط کے وقت دعا چاہیں

۹۶۵- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ سفیان ثوری سے انہوں نے کہا ہم سے منصور اور اعمش نے بیان کیا وہ ابوالضحیٰ سے وہ مسروق سے انہوں نے کہا میں ابن مسعود کے پاس آیا۔ انہوں نے کہا قریش کے کافروں نے ایمان لانے میں تامل کیا تو آنحضرت ﷺ نے ان پر بددعا

عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا، وَأَكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ. فَجَاءَهُ أَبُوسُفْيَانُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، جِئْتَ تَأْمُرُ بِصِلَةِ الرَّحِمِ، وَإِنَّ قَوْمَكَ هَلَكُوا، فَادْعُ اللهَ تَعَالَى. فَقَرَأَ: ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ يَوْمَ بَدْرٍ- وَزَادَ أَسْبَاطٌ عَنْ مَنْصُورٍ-: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسُقُوا الْغَيْثَ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا. وَشَكَا النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا)). فَانْحَدَرَتِ السَّحَابَةُ عَنْ رَأْسِهِ، فَسَقَوُا النَّاسَ حَوْلَهُمْ.

کی ان پر قحط پڑا مرنے لگے- مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے آخر ابوسفیان آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا محمد! تم تو ناطہ جوڑنے کا حکم لے کر آئے ہو اور تمہاری قوم مر رہی ہے تو اللہ سے دعا کرو آنحضرت ﷺ نے سورۂ دخان کی یہ آیت پڑھی- اس دن کا منتظر رہ جب آسمان سے کھلا دھواں نمود ہوگا- (خیر آپؐ نے دعا کی بارش ہوئی قحط جاتا رہا) پھر وہ کفر کرنے لگے اس کا بیان سورۂ دخان کی اس آیت میں ہے جس دن ہم سخت پکڑیں گے اس سے مراد بدر کا دن ہے اسباط بن محمد نے منصور سے اتنا اور روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی سات روز تک لگاتار پانی پڑتا رہا- اب لوگوں نے کثرت بارش کی شکایت کی تو آپؐ نے یہ دعا فرمائی یا اللہ! ہمارے ارد گرد برسے ہم پر نہ برسے- اسی وقت ابر سر پر سے سرک گیا اور ارد گرد لوگوں پر برستا رہا-

٦٤٧- بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ ((حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا))

باب جب برسات حد سے زیادہ ہو تو یہ دعا مانگنا ارد گرد برسے ہم پر نہ برسے

٩٦٦- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ ثَابِتٍ أَنَسٍ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّتِ الشَّجَرُ، وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا. فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا)) (مَرَّتَيْنِ). وَايْمُ اللهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً مِنْ سَحَابٍ، فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ وَأَمْطَرَتْ، وَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَصَلَّى. فَلَمَّا انْصَرَفَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا. فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللهَ يُحْبِسُهَا عَنَّا. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا)). وَ تَكَشَّطَتِ الْمَدِينَةُ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا، وَ مَا تُمْطِرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً، فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا

٩٦٦- ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں لوگوں نے غل مچایا کہنے لگے یا رسول اللہ! برسات رک گئی اور درخت لال ہو گئے اور جانور تباہ ہو گئے اللہ سے دعا کیجئے پانی برسائے آپؐ نے دو بار فرمایا یا اللہ! ہم کو پانی پلا، قسم ہے خدا کی (اس وقت تک) ابر کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نہیں دیکھتے تھے دعا فرماتے ہی ایک ابر اٹھا اور برسنے لگا آپؐ منبر پر سے اترے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو گئے اور پانی دوسرے جمعہ تک برابر پڑتا رہا جب آپؐ (دوسرے جمعہ میں) خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے شور مچایا گھر گر گئے اور رستے بند ہو گئے اللہ سے دعا فرمایئے پانی ہم پر روک دے یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور دعا فرمائی یا اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا اور (آپ کی دعا سے) مدینہ کھل گیا اور مدینہ کے اطراف میں برستا رہا مدینہ میں ایک قطرہ نہیں پڑتا تھا- میں نے مدینہ کو دیکھا ابر تاج کی طرح ارد گرد تھا مدینہ اس کے بیچ میں-

لَفِي مِثْلَ الإِكْلِيلِ)).

٦٤٨- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الإِسْتِسْقَاءِ قَائِمًا

باب استسقاء میں کھڑے ہو کر خطبہ میں دعا مانگنا

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ((خَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الأَنْصَارِيُّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقَى، فَقَامَ لَهُمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ، فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ، وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَرَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

اور ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا انہوں نے زبیر سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ استسقاء کے لئے نکلے ان کے ساتھ براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم صحابی رضی اللہ عنہ بھی تھے- انہوں نے پانی کے لئے دعا کی تو پاؤں پر کھڑے رہے منبر نہ تھا دعا کی پھر دو رکعات پڑھیں ان میں پکار کر قرأت کی نہ اذان کہی نہ اقامت ابو اسحاق نے کہا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا (وہ صحابی تھے)

٩٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ أَنَّ عَمَّهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ- أَخْبَرَهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ ، فَقَامَ فَدَعَا اللهَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَأَسْقَوا))

٩٦٧- ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عباد بن تمیم نے بیان کیا ان کے چچا عبداللہ بن زید نے جو صحابی تھے، ان کو خبر دی آنحضرت ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر استسقاء کے لئے نکلے آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ سے دعا کی پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر الٹی پھر پانی پڑا-

٦٤٩- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

باب استسقاء کی نماز میں قرأت پکار کر کرنا

٩٦٨- حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَسْتَسْقِي، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ)).

٩٦٨- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ زہری سے وہ عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید) سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ استسقاء کے لئے نکلے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کرتے رہے اور اپنی چادر الٹی پھر دو رکعات پڑھیں- ان میں پکار کر قرأت کی-

٦٥٠- بَابُ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

باب آنحضرت ﷺ نے استسقاء میں لوگوں کی طرف پیٹھ کیسے موڑی

٩٦٩- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ

٩٦٩- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ زہری سے وہ عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید

عَمِّهِ قَالَ : ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي، قَالَ : فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ)).

رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جس دن آنحضرت ﷺ استسقاء کیلئے نکلے میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھرائی اور قبلہ کی طرف منہ کیا دعا کر رہے تھے پھر اپنی چادر الٹی پھر دو رکعات ہم کو پڑھائیں ان میں پکار کر قرأت کی۔

٦٥١- بَابُ صَلاَةِ الإِسْتِسْقَاءِ رَكْعَتَيْنِ

باب: استسقاء کی دو رکعات پڑھنا

٩٧٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ)).

۹۷۰- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے استسقاء کیا تو دو رکعات پڑھیں اور چادر پلٹی۔

٦٥٢-بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ فِي الْمُصَلَّى

باب عید گاہ میں استسقاء کرنا

٩٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ- قَالَ سُفْيَانُ: وَأَخْبَرَنِي الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ - جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ)).

۹۷۱- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے سنا انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے کہ آنحضرت ﷺ استسقاء کے لئے عید گاہ کو نکلے اور قبلے کی طرف منہ کیا پھر دو رکعات پڑھیں اور چادر الٹی، سفیان نے کہا مجھے عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعودی نے خبر دی ابو بکر (عبداللہ کے والد) سے کہ آپ نے چادر کا داہنا کونا بائیں کندھے پر ڈالا۔

٦٥٣- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الإِسْتِسْقَاءِ

باب استسقاء میں قبلے کی طرف منہ کرنا

٩٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يُصَلِّي، وَأَنَّهُ لَمَّا دَعَا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ - اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ابْنُ زَيْدٍ هَذَا مَازِنِيٌّ، وَالأَوَّلُ

۹۷۲- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان سے عباد بن تمیم نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (استسقاء کے لئے) عید گاہ کی طرف نکلے وہاں نماز پڑھنے کو جب آپ دعا کرنے لگے یا دعا کرنا چاہا تو قبلے کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی امام بخاری نے کہا اس حدیث کے راوی عبداللہ بن زید مازنی ہیں اور پہلے (باب الدعا فی الاستسقاء میں) جس کا ذکر گزرا وہ عبداللہ بن یزید ہیں

كُوفِيٌّ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ.

کوفہ کے رہنے والے-

٦٥٤- بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الإِمَامِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

باب استسقاء میں امام کے ساتھ لوگوں کا بھی ہاتھ اٹھانا

قَالَ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: ((أَتَى رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ، هَلَكَ الْعِيَالُ، هَلَكَ النَّاسُ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَدَيْهِ يَدْعُو، وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَدْعُونَ. قَالَ: فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنَا، فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الأُخْرَى، فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ بَشِقَ الْمُسَافِرُ، وَمُنِعَ الطَّرِيْقُ)). أَيْ مَلَّ. وَقَالَ الأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَشَرِيْكٍ قَالاَ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ((أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ)).

اور ایوب بن سلیمان نے کہا مجھ سے ابو بکر بن اویس نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا ایک گنوار گاؤں والا آنحضرت ﷺ کے پاس جمعے کے دن آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! بھوک سے جانور تباہ ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے لوگ مر گئے- آپؐ نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کرنے لگے اور لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھائے دعا کرنے لگے، انس نے کہا پھر میں مسجد سے باہر نکلا بھی نہیں تھا کہ مینہ شروع ہوا اور دوسرے جمعے تک برابر برستا رہا پھر وہی شخص (دوسرے جمعے میں) آنحضرت ﷺ پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! (بارش بہت ہونے سے) مسافر گھبرا گئے اور رستہ بند ہو گیا کے معنی عربی زبان میں گھبرا گیا اور عبدالعزیز اویسی نے یوں روایت کی مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا- یحییٰ بن سعید اور شریک سے ان دونوں نے کہا ہم نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے (استسقاء میں دعا کے لئے) دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی-

٦٥٥- بَابُ رَفْعِ الإِمَامِ يَدَهُ فِي الاِسْتِسْقَاءِ

باب امام کا استسقاء میں (دعا کے لئے) ہاتھ اٹھانا

٩٧٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلاَّ فِي الاِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ)).

۹۷۳- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان اور محمد بن ابراہیم بن عدی نے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کسی دعا میں استسقاء کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے- استسقاء میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سپیدی دکھلائی دیتی-

٦٥٦- بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مُطِرَتْ

باب مینہ برستے وقت کیا کہے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿كَصَيِّبٍ﴾: الْمَطَرُ.

اور ابن عباس نے (سورۂ بقرہ میں) جو صَیِّب کا لفظ ہے اس کے معنی

وَقَالَ غَيْرُهُ: صَابَ وَأَصَابَ يَصُوبُ.

برسات کے بیان کئے ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ صیب صاب یَصُوبُ سے نکالا گیا ہے اسی سے ہے أَصَابَ۔

۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)). تَابَعَهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. وَرَوَاهُ الأَوْزَاعِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنْ نَافِعٍ.

۹۷۴- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ جب مینہ برستا دیکھتے تو فرماتے یا اللہ! فائدہ دینے والا مینہ برسا محمد بن مقاتل کے ساتھ اس کو قاسم بن یحییٰ نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا ہے اور اوزاعی اور عقیل نے بھی نافع سے۔

٦٥٧- بَابُ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَحَادَرَ عَلَى لِحْيَتِهِ

باب مینہ میں ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ داڑھی سے پانی ٹپکنا

۹۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: ((أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا أَنْ يَسْقِيَنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ. قَالَ: فَثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ. قَالَ: فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ وَفِي الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى. فَقَامَ ذَلِكَ الأَعْرَابِيُّ أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللهَ لَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا)). قَالَ: فَمَا جَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّمَاءِ إِلاَّ تَفَرَّجَتْ، حَتَّى صَارَتِ الْمَدِينَةُ فِي مِثْلِ الْجَوْبَةِ، حَتَّى سَالَ

۹۷۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا ایک بار ایسا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک گنوار کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور بال بچے بھوکے ہو گئے تو اللہ سے دعا فرمایئے پانی برسائے (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر (دعا کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا- دعا فرماتے ہی پہاڑوں کی طرح بادل امنڈ آیا پھر آپ منبر پر سے بھی نہیں اترے تھے میں نے دیکھا آپ کی (مبارک) داڑھی پر پانی اتر رہا ہے خیر اس دن سارے دن برسات ہوتی رہی اور دوسرے دن اور تیسرے دن چوتھے دن دوسرے جمعہ تک پھر وہی گنوار کھڑا ہوا یا دوسرا کوئی شخص اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مکان گر گئے اور جانور ڈوب گئے اللہ سے دعا فرمایئے- (پانی روکے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! ہمارے ارد گرد برسا اور ہم پر نہ برسا- انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ اپنے ہاتھوں سے آسمان کی جس طرف اشارہ کرتے ادھر ابر پھٹ جاتا یہاں تک کہ مدینہ حوض کی طرح ہو

الْوَادِي - قَنَاةَ - شَهْرًا، قَالَ : فَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ)).

گیااور قناۃ کا نالہ ایک مہینے تک بہتا رہااور جو کوئی جس طرف سے آیااس نے یہی کہاخوب بارش ہو رہی ہے-

۸۵۹- بَابُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيْحُ

باب جب آندھی چلے تو کیا کہے

۹۷۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: ((كَانَتِ الرِّيْحُ الشَّدِيْدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ)).

۹۷۶- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیاانہوں نے کہاہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے کہامجھ کو حمید طویل نے خبر دی' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہتے تھے جب زور کی آندھی چلتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے پر ڈر کا اثر معلوم ہوتا-

۶۵۹- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا))

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا مجھ کو پوربی ہوا (یردان) سے مدد ملی

۹۷۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ)).

۹۷۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہاہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد کی قوم پچھواؤ سے تباہ ہوئی-

۶۶۰- بَابُ مَا قِيْلَ فِي الزَّلاَزِلِ وَالآيَاتِ

باب بھونچال اور (قیامت) کی نشانیوں کا بیان

۹۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتُكْثُرَ الزَّلاَزِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ)).

۹۷۸- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہاہم کو شعیب نے خبر دی کہاہم سے ابوالزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے وہ عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک (دین کا) علم اٹھ نہ جائے اور بھونچال بہت نہ ہوں گے اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرنے لگے گااور فساد پھوٹ اٹھیں گے اور ہرج بہت ہوگا یعنی قتل قتل اور مال تو تم کو اتنا ملے گا کہ ابل پڑے گا-

۹۷۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا)). قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا)) قَالَ: قَالُوا: وَفِي

۹۷۹- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیاانہوں نے کہاہم سے حسین بن حسن نے انہوں نے کہاہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے یوں دعا کی یااللہ! ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے لوگوں نے کہااور ہمارے نجد میں کہایااللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت دے- لوگوں نے کہااور ہمارے نجد میں انہوں نے کہا

نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ ((هُنَاكَ الزَّلاَزِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

وہاں تو زلزلے اور فساد ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا گروہ نکلے گا۔

٦٦١- بَابُ قَولِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ:

﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ [الواقعة : ٨٢] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شُكْرَكُمْ.

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ واقعہ میں) یہ فرمانا

تمہارا شکر یہی ہے کہ تم (اللہ کو) جھٹلاتے ہو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس آیت میں رزق سے شکر مراد ہے۔

٩٨٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ : ((صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ)).

۹۸۰- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہم کو صبح کی نماز پڑھائی رات کو بارش ہو چکی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا تم جانتے ہو تمہارا مالک کیا فرماتا ہے؟ انہوں نے کہا (ہم کیا جانیں) اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے کہا پروردگار فرماتا ہے آج میرے دو طرح کے بندوں نے صبح کی ایک مومن ہے ایک کافر جس نے کہا اللہ کے فضل اور رحم سے پانی پڑا وہ تو مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا منکر ہوا اور جس نے کہا فلاں تارے کے فلاں جگہ آنے سے پانی پڑا اس نے میرے ساتھ کفر کیا تاروں پر ایمان لایا۔

٦٦٢- بَابُ لاَ يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلاَّ اللهُ

باب: اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہو گی

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلاَّ اللهُ)).

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا پانچ باتوں کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

٩٨١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مِفْتَاحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللهُ لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ، وَلاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الأَرْحَامِ، وَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ)).

۹۸۱- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایک یہ کہ کل کیا ہو گا کوئی نہیں جانتا، دوسرے ماں کے پیٹ میں کیا ہے (لڑکا یا لڑکی) کوئی نہیں جانتا، تیسرے آدمی کل کیا کرے گا (اچھا یا برا) کوئی نہیں جانتے چوتھے آدمی کہاں مرے گا کوئی نہیں جانتا پانچویں برسات کب آئے گی کوئی نہیں جانتا۔

أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

١ - بَابُ الصَّلاَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

٩٨٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلْنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ)).

٩٨٣- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَقُومُوا فَصَلُّوا)).

٩٨٤- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا)).

٩٨٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

ابواب گہن کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب سورج گہن کی نماز کا بیان

۹۸۲- ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اتنے میں سورج کو گہن لگا آپ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (جلدی سے) اٹھے اور مسجد میں آئے ہم بھی مسجد گئے- آپ نے سورج صاف ہونے تک دو رکعات پڑھیں پھر فرمایا دیکھو سورج اور چاند کسی کے مرنے سے نہیں گہناتے اور تم جب گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور گہن کھل جانے تک دعا کرتے رہو-

۹۸۳- ہم سے شہاب بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کی موت سے گہن نہیں لگتا وہ دونوں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب تم گہن دیکھو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو-

۹۸۴- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گہناتے ہیں نہ کسی کے جینے سے وہ تو اللہ کی نشانیوں میں دو نشان ہیں جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو-

۹۸۵- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے ابو معاویہ نحوی شیبان نے انہوں نے زیاد بن

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوتِ إِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللهَ)).

علاقہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن اسی روز ہوا جس دن ابراہیم آپؐ کے صاحبزادے گزر گئے لوگوں نے کہا ابراھیم کی موت کی وجہ سے سورج گہنا گیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت اور زندگی سے نہیں گہناتے جب تم گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو-

٦٦٧- بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب سورج گہن میں خیرات کرنا

٩٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: ((خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ - وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ - ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الأُخْرَى مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي رَكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ. يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)).

٩٨٦- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے بیان کیا، انہوں نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا، انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے بیان کیا، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی- آپؐ کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے- پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا- پھر (دوبارہ) کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے لیکن (آپ کا یہ قیام) پہلی بار سے کم- پھر دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا اور دیر تک سجدے میں رہے- پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا جیسے پہلی رکعت میں، پھر نماز سے فارغ ہوئے تو (اس دوران) سورج صاف ہو گیا تھا آپؐ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت یا زیست سے نہیں گہناتے جب تم گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو- پھر آپؐ نے فرمایا محمد کی امت کے لوگو! دیکھو اللہ سے زیادہ کوئی خیرات والا نہیں اس کو بڑی غیرت آتی ہے اگر اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے- اے محمد کی امت کے لوگو! اگر تم وہ جانو جو میں جانتا ہوں تو ہنسو کم رووٴ زیادہ-

٦٦٥- بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلاَةِ

باب سورج گہن میں یوں پکارنا نماز کے لئے اکٹھا ہو جاؤ

جَامِعَةً فِي الْكُسُوفِ

(جماعت سے پڑھو)

۹۸۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمِ بْنِ أَبِي سَلاَّمٍ الْحَبَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نُودِيَ ((أَنِ الصَّلاَةَ جَامِعَةً)).

۹۸۷- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو یحییٰ بن صالح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام بن ابی سلام حبشی دمشقی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمان بن عوف الزہری نے خبر دی، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو لوگوں کو پکار دیا گیا نماز کے لئے (مسجد میں) جمع ہو جاؤ۔

٦٦٦- بَابُ خُطْبَةِ الإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ

باب سورج گہن کی نماز میں امام کا خطبہ پڑھنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ: خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے (سورج گہن) میں خطبہ سنایا۔

۹۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح.

وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: ((خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، وَانْجَلَتِ

۹۸۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے (دوسری سند) اور مجھ سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عنبسہ بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یونس بن یزید نے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے (اپنی خالہ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گہن لگا آپؐ مسجد میں تشریف لے گئے لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی آپؐ نے تکبیر کہی اور بہت لمبی قرأت کی پھر تکبیر کہی اور بڑا لمبا رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا (رکوع سے سر اٹھا کر) پھر کھڑے ہی رہے اور سجدہ نہیں کیا اور لمبی قرأت کی پہلی قرأت سے کچھ کم پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا پہلے رکوع سے کچھ کم پھر (سر اٹھا کر) سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا تو (دو رکعتوں میں) پورے چار رکوع اور چار سجدے کیے اور آپؐ ابھی نماز نہیں پڑھ چکے تھے کہ سورج صاف ہو

الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ. ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ)) ثُمَّ قَالَ: ((هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ)). وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ، قَالَ: أَجَلْ، لأَنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ.

گیا پھر (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے جیسی تعریف اللہ کو سزاوار ہے ویسی تعریف کی پھر فرمایا چاند اور سورج دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں ہوتا جب تم گہن دیکھو تو نماز کے لئے لپکو زہری نے کہا کثیر بن عباس اپنے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے تھے- وہ سورج گہن کا قصہ اسی طرح بیان کرتے تھے جیسے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا زہری نے کہا میں نے عروہ سے کہا تمہارے بھائی عبداللہ بن زبیر نے جس دن مدینہ میں سورج گہن ہوا صبح کی نماز کی طرح دو رکعات پڑھیں اور کچھ نہیں پڑھایا انہوں نے کہا ہاں مگر سنت کے طریق سے وہ چوک گئے-

٦٦٧- بَابُ هَلْ يَقُولُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ؟

باب سورج کا کسوف اور خسوف دونوں کہہ سکتے ہیں

وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾

اور اللہ نے (سورۂ قیامت میں) فرمایا ﴿وَخَسَفَ الْقَمَرُ﴾

٩٨٩- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَامَ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الأُوْلَى، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيْلاً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الرَّكْعَةِ الأُولَى، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلاً، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الأَخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ - وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ - فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ: ((إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ)).

۹۸۹- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ (ان کی خالہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے ان کو خبر دی جس دن سورج کا خسوف (گہن) ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر قرأت کی بہت لمبی قرأت- پھر رکوع کیا بہت لمبا رکوع- پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر اسی طرح کھڑے رہے اور پھر قرأت کی، لمبی قرأت مگر پہلی قرأت سے کچھ کم، پھر رکوع کیا لمبا رکوع مگر پہلے رکوع سے کچھ کم پھر سجدہ کیا لمبا سجدہ پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا تھا پھر لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا سورج اور چاند کے کسوف میں کہ وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت زیست سے ان میں خسوف نہیں ہوتا جب تم اس کو دیکھو تو نماز کے لئے لپکو-

٦٦٨- بَابُ قَولِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُخَوِّفُ اللهُ عِبَادَهُ بِالْكُسُوفِ))

قَالَهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٩٩٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّ اللهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ)). لَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ: ((يُخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهُ)). وَتَابَعَهُ مُوسَى عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُخَوِّفُ اللهُ بِهِمَا عِبَادَهُ)). وَتَابَعَهُ الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ اللہ اپنے بندوں کو گہن دکھا کر ڈراتا ہے

یہ ابو موسیٰ اشعری نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

۹۹۰- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے وہ یونس بن عبید سے وہ حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں وہ کسی کے مرنے سے نہیں گہناتے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ عبدالوارث اور شعبہ اور خالد بن عبداللہ اور حماد بن سلمہ ان سب حافظوں نے یونس سے یہ جملہ کہ اللہ ان کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے بیان کیا اور یونس کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے امام حسن بصری سے روایت کیا اس میں یوں ہے کہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے سن کر مجھ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کو گہنا کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور یونس کے ساتھ اس کو اشعث بن عبدالملک نے بھی امام حسن بصری سے روایت کیا۔

٦٦٩- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

٩٩١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ)). ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا

باب سورج گہن میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

۹۹۱- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں، انہوں نے کہا ایک یہودن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مانگنے آئی اور ان کو دعا دی اللہ تجھ کو قبر کے عذاب سے بچائے رکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا قبروں میں بھی لوگوں کو عذاب ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا خدا کی پناہ اس سے، پھر ایک روز صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اسی روز سورج کو گہن لگا آپؐ دن چڑھے لوٹے اور اپنی بیبیوں کے حجرے کے درمیان سے گزرے پھر کھڑے ہو کر گہن کی نماز پڑھنے لگے لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپؐ بہت دیر تک کھڑے رہے پھر ایک

طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

بہت لمبا رکوع کیا پھر دیر تک کھڑے رہے (رکوع سے سر اٹھا کر) مگر پہلی بار سے کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کئے) پھر دیر تک کھڑے رہے لیکن پہلی رکعت کے کھڑے ہونے سے کم پھر لمبا رکوع کیا لیکن پہلی رکعت کے رکوع سے کم پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے لیکن اگلے کھڑے ہونے سے کم پھر لمبا رکوع کیا لیکن اگلے رکوع سے کم پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے اور جو کچھ اللہ نے چاہا وہ بیان کیا پھر لوگوں کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

٦٧٠- بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي الْكُسُوفِ

باب گہن کی نماز میں سجدہ بھی لمبا کرنا

٩٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: ((لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، نُودِيَ: إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ. فَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جَلَسَ، حَتَّى جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ. قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا)).

۹۹۲- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) زمانے میں سورج گہن ہوا تو لوگوں کو پکار دیا گیا نماز کے لئے جمع ہو جاؤ پھر آپ نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے (اور سجدہ کر کے) پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع کئے پھر (سجدہ کر کے) بیٹھے پھر سورج روشن ہو گیا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے کبھی اس سے زیادہ لمبا سجدہ نہیں کیا جتنا اس نماز میں تھا۔

٦٧١- بَابُ صَلاَةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

باب گہن کی نماز جماعت سے پڑھنا

وَصَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ بِهِمْ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ. وَجَمَعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ. وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ.

اور ابن عباس نے لوگوں کو گہن کی نماز زمزم کے سائبان میں پڑھائی اور علی بن عبداللہ بن عباس نے لوگوں کو گہن کی نماز کے لئے جمع کیا ور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی۔

٩٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

۹۹۳- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے بیان کیا، انہوں نے زید بن اسلم سے بیان کیا، انہوں نے عطا بن یسار بیان کیا، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

"((انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً نَحْواً مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ؛ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ)). قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ، رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ. فَقَالَ ﷺ: ((إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، وَ تَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. وَأُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ. وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ)). قَالُوا: بِمَ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((بِكُفْرِهِنَّ)). قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: ((يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

سے بیان کیا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور (آپ قیام میں) بڑی دیر تک کھڑے رہے جتنی دیر میں کوئی سورۂ بقرہ پڑھے- پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دیر تک دوبارہ کھڑے رہے اور آپ کا یہ قیام پہلی بار سے کم تھا- پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا پھر آپ نے سجدہ کیا پھر دونوں سجدوں کے بعد دیر تک کھڑے رہے (اور قرأت کی) اور یہ اگلی بار سے کم تھا پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا اور آپ کا یہ رکوع یہ اگلے رکوع سے کم تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دیر تک کھڑے رہے اور یہ (قیام) اگلی بار سے کم تھا پھر (دوبارہ) ایک لمبا رکوع کیا یہ اگلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر نماز سے فارغ ہوئے اس وقت تک سورج روشن ہو گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت زیست سے نہیں گہناتے جب تم یہ گہن دیکھو تو اللہ (تعالیٰ) کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا ہم نے دیکھا آپ پیچھے ہٹے آپ نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی میں اس میں سے ایک خوشہ لینے کو تھا اور اگر کہیں لے لیتا تو جب تک دنیا قائم ہے- تم اس میں سے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ دیکھی میں نے آج کے دن سے بڑھ کر کوئی ڈراؤنی چیز کبھی نہیں دیکھی میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں لوگوں نے عرض کیا کیوں یارسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا وہ کفر کرتی ہیں لوگوں نے کہا اللہ کا کفر آپ نے فرمایا نہیں خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر وہ ذرا سی برائی تجھ سے دیکھے تو کہتی ہے (اے نوج) کبھی مجھ کو تجھ سے بھلائی نہیں ہوئی-

٦٧٢- بَابُ صَلاَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ

باب گہن کی نماز میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی شریک ہونا

٩٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: ((أَتَيْتُ عَائِشَةَ

۹۹۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس آئی جو

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ- حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ - فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ، وَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي. فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ. قَالَتْ: فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلاَّ وَ قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ - أَوْ قَرِيْبًا مِنْ - فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (لاَ أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ)، يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوِ قَالَ الْمُوْقِنُ - (لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا، فَيُقَالُ لَهُ: نَمْ صَالِحًا، فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوِ الْمُرْتَابُ - (لاَ أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُوْلُ: لاَ أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ)).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس وقت سورج کو گہن لگا تھا تو لوگ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز میں کھڑی ہیں میں نے پوچھا کیا، ہے کیا، لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا میں نے کہا کیا کوئی عذاب کی نشانی ہے؟ انہوں نے اشارے سے ہاں بتلایا اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں بھی نماز میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو غش آنے لگا میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا جو جو چیزیں میں نے اب تک نہیں دیکھی تھیں- وہ آج اس جگہ دیکھ لیں یہاں تک کہ دوزخ اور بہشت بھی دیکھ لیں اور مجھ پر یہ وحی آئی ہے کہ قبروں میں تمہاری ایسی آزمائش ہوگی جیسے دجال کے سامنے یا اس کے قریب، میں نہیں جانتا اسماء رضی اللہ عنہا نے کونسا لفظ کہا- اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا قبر میں تم میں سے ایک کے پاس فرشتہ آتا ہے پوچھتا ہے تو ان شخص (پیغمبر صاحب) کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا ایمان دار یا یقین والا معلوم نہیں اسماء نے کون سا لفظ کہا یوں کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس (دنیا میں) دلیلیں اور ہدایات کی باتیں لے کر آئے تھے ہم نے مان لیا ایمان لائے ان کی پیروی کی پھر اس سے کہا جاتا ہے آرام سے سو جا ہم جانتے تھے تو ایماندار ہے اور منافق یا شک کرنے والا، معلوم نہیں اسماء نے کونسا لفظ کہا، یوں کہتا ہے میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو (ان کے باب میں) کچھ کہتے سنا وہی بک دیا-

٦٧٣- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ

باب سورج گہن میں بردہ آزاد کرنا

٩٩٥- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ((لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ)).

۹۹۵- ہم سے ربیع بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے زائد بن قدامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا-

٦٧٤- بَابُ صَلاَةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

باب گہن کی نماز مسجد میں پڑھنا

٩٩٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: ((أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ)).

((ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، قَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلاً، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الأَوَّلِ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

٩٩٦- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے بیان کیا انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے بیان کیا، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یہودن سوال کرتی ہوئی ان کے پاس آئی اور دعا دینے لگی اللہ تم کو قبر کے عذاب سے بچائے- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا قبروں میں بھی لوگوں کو عذاب ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس سے بچائے رکھے- پھر ایک دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہوئے اسی دن سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے لوٹ آئے اور اپنی بیبیوں کے حجروں کے درمیان سے گزرے پھر کھڑے ہو کر گہن کی نماز پڑھنے لگے لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے قیام کیا اور بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر آپ نے رکوع کیا اور بڑی دیر تک رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا اور کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے مگر پہلی بار کے قیام سے کم- پھر آپ نے رکوع کیا، ایک لمبا رکوع مگر پہلے رکوع سے کم پھر (رکوع سے) سر اٹھایا اور سجدہ کیا، ایک لمبا سجدہ پھر دونوں سجدے کر کے آپ کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے مگر اگلی بار سے کم پھر رکوع کیا، ایک لمبا رکوع کیا پر اگلے رکوع سے کم (رکوع کے بعد آپ) پھر دیر تک کھڑے رہے مگر اگلی بار سے کم پھر آپ نے رکوع کیا ایک لمبا رکوع پر اگلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا پر اگلے سجدے سے کم پھر نماز سے فارغ ہو کر جو اللہ نے چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں کو سمجھایا بجھایا) پھر ان کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا حکم دیا-

٦٧٥- بَابُ لاَ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ

باب سورج گہن کسی کی موت زیست سے نہیں ہوتا

رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةُ وَأَبُو مُوسَى وَابْنُ

اس کو ابو بکرہ اور مغیرہ اور ابو موسیٰ اشعری اور ابن عباس اور ابن عمر

عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

۹۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا)).

رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے-

۹۹۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس نے بیان کیا انہوں نے ابو مسعود عقبہ بن عامر انصاری صحابی سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند کسی شخص کی موت سے نہیں گہناتے پر وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں جب تم ان کا گہنانا دیکھو تو نماز پڑھو-

۹۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، وَهِيَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الأُولَى، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيهِمَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ)).

۹۹۸- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری اور ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو (گہن کی) نماز پڑھائی بہت لمبی قرأت کی پھر آپ نے رکوع کیا، بہت لمبا رکوع، پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر لمبی قرأت کی مگر اس مرتبہ پہلی قرأت سے کم پھر آپ نے رکوع کیا پر پہلے رکوع سے کم پھر (رکوع سے آپ نے) سر اٹھایا اور دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی (پہلی رکعت کی طرح) کیا پھر کھڑے ہوئے (نماز سے فارغ ہو کر) اور فرمایا سورج اور چاند کسی کی موت زیست سے نہیں گہناتے وہ تو دو نشان ہیں اللہ کے نشانوں میں سے جو اللہ اپنے بندوں کو دکھلاتا ہے-اس لیے جب تم یہ گہن دیکھو تو نماز کی طرف لپکو-

٦٧٦- بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ،

باب سورج گہن کے وقت اللہ کی یاد کرنا

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا-

۹۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ

۹۹۹- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا سورج گہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا اٹھے اور آپ ڈرے کہیں قیامت نہ آ جائے پھر آپ مسجد میں تشریف لائے اور بہت لمبے قیام اور

وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ: ((هَذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللهُ لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللهُ عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ)).

رکوع اور سجدہ کے ساتھ جو میں نے کبھی آپ کو کرتے نہ دیکھا، نماز پڑھی اور (نماز کے بعد) فرمایا یہ نشانیاں جو اللہ بھیجتا ہے کسی کی موت اور زیست کی وجہ سے نہیں بھیجتا بلکہ ان کو بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ایسی کوئی نشانی دیکھو تو اللہ کی یاد اور دعا اور استغفار کی طرف لپکو۔

٦٧٧- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوْفِ

باب سورج گہن میں دعا کرنا

قَالَهُ أَبُو مُوسَى وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔

١٠٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ، فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَادْعُوا اللهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ)).

١٠٠٠- ہم سے ابو الولید طیالسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے اتفاق سے جس دن حضرت ابراہیم مرے اسی دن سورج گہن ہوا۔ لوگ کہنے لگے ابراہیم کے مرنے سے سورج گہنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنا تو) فرمایا سورج اور چاند تو اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں نہ کسی کے مرنے سے گہن آتا ہے نہ کسی کے جینے سے تم جب یہ گہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو جب تک گہن چھٹ نہ جائے۔

٦٧٨- بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ : أَمَّا بَعْدُ.

باب: گہن کے خطبے میں امام کا امابعد کہنا

١٠٠١- وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ((فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)).

١٠٠١- اور ابو اسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا مجھے فاطمہ بنت منذر (ان کی بی بی) نے خبر دی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے سنا، کہا پھر آنحضرت ﷺ گہن کی نماز سے اس وقت فارغ ہوئے جب سورج روشن ہو گیا پھر آپؐ نے خطبہ سنایا اور جیسے تعریف اللہ کو سزاوار ہے ویسی اسکی تعریف کی پھر فرمایا' امابعد۔

٦٩٧- بَابُ الصَّلاَةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

باب چاند گہن میں بھی نماز پڑھنا

١٠٠٢- حَدَّثَنَا مُحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

١٠٠٢- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ صحابی سے انہوں نے کہا

قَالَ: ((انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ)).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے دو رکعات پڑھیں۔

١٠٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: ((خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ، وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، وَإِنَّهُمَا لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، فَإِذَا كَانَ ذَاكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ)). وَذَاكَ أَنَّ ابْنًا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ، مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَاكَ)).

١٠٠٣- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپؐ اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے مسجد تک پہنچے اور لوگ بھی آپؐ کے پاس جمع ہو گئے آپؐ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر سورج روشن ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں وہ کسی کی موت سے نہیں گہناتے جب تم یہ گہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرتے رہو جب تک گہن چھٹ جائے اور یہ آپؐ نے اس لئے فرمایا کہ آپؐ کے ایک صاحبزادے جن کو ابراہیم کہتے تھے، گزر گئے تھے لوگ کہنے لگے گہن انہی کے مرنے سے لگا۔

بَابُ صَبِّ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ إِذَا طَالَ الإِمَامُ الْقِيَامَ فِي الرَّكْعَةِ الأُوْلَى.

باب جب امام گہن کی نماز میں پہلی رکعت لمبی کرے اور کوئی عورت اپنے سر پر پانی ڈالے

٦٨١- بَابُ الرَّكْعَةُ الأُوْلَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ

باب گہن کی نماز میں پہلی رکعت کا لمبا کرنا

١٠٠٤- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ، الأُوْلَى أَطْوَلُ)).

١٠٠٤- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو سورج گہن میں نماز پڑھائی دو رکعتوں میں چار رکوع کیے پہلی رکعت دوسری رکعت سے لمبی تھی۔

٦٨٢- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

باب گہن کی نماز میں قرأت پکار کر کرنا

١٠٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ

١٠٠٥- ہم سے محمد بن مہران نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلاَةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)). ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ)). وَقَالَ الأَوْزَاعِيُّ وَغَيْرُهُ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِيًا: الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ)). قَالَ الْوَلِيدُ : وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ مِثْلَهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَقُلْتُ مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلَّى إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذَا صَلَّى بِالْمَدِينَةِ. وَقَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْرِ.

بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے (اپنی خالہ ام المومنین) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں پکار کر قرأت کی جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر قرأت شروع کی غرض گہن کی نماز میں دو رکعتوں میں چار سجدے کئے اور امام اوزاعی وغیرہ نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہن ہوا تو آپؐ نے ایک شخص کو بھیجا لوگوں کو پکار دے نماز کے لئے اکٹھا ہو جاؤ پھر آپؐ آگے بڑھے اور دو رکعات پڑھیں ان میں چار رکوع اور چار سجدے کئے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن نمر نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے ایسا ہی سنا زہری نے کہا میں نے عروہ سے کہا تمہارے بھائی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کیا کہا انہوں نے تو گہن کی نماز میں مدینہ میں صبح کی نماز کی طرح دو رکعات پڑھیں عروہ نے کہا ہاں بیشک مگر انہوں نے سنت کے خلاف غلطی کی عبدالرحمٰن بن نمر کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن کثیر اور سفیان بن حسین نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں پکار کر قرأت کرنے کا بیان ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا ہے بڑا مہربان

كِتَابُ سُجُودِ الْقُرآنِ

کتاب سجدۂ تلاوت کا بیان

٦٨٣- بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

باب سجدۂ تلاوت اور اس کے سنت ہونے کا بیان

١٠٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ الأَسْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ.

۱۰۰۶- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے وہ ابواسحاق سے، کہا میں نے اسود بن یزید سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مکہ میں سورۂ نجم پڑھی اور سجدہ کیا اور جتنے لوگ آپؐ کے پاس تھے (مسلمان اور کافر) سب نے سجدہ کیا ایک بڈھے

غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَىً أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ : يَكْفِينِي هَذَا. فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قُتِلَ كَافِرًا)).

(امیہ بن خلف) کے سوا اس نے ایک مٹھی بھر کنکریاں یا مٹی لے کر اپنی پیشانی تک اٹھائی اور کہنے لگا یہ بس کرتا ہے عبداللہ نے کہا اس کے بعد میں نے دیکھا وہ بڈھا کافر ہی رہ کر مارا گیا۔

٦٨٤- بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ

باب الم تنزیل السجدہ میں سجدہ کرنا

١٠٠٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ﴿آلم تَنْزِيلُ﴾ السَّجْدَةَ وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾)).

١٠٠٧- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ﴿آلم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے۔

٦٨٥- بَابُ سَجْدَةِ ص

باب سورۂ "ص" میں سجدہ کرنا

١٠٠٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((ص لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا)).

١٠٠٨- ہم سے سلیمان بن حرب اور ابوالنعمان محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا سورۂ ص کا سجدہ کچھ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس میں سجدہ کرتے۔

٦٨٦- بَابُ سَجْدَةِ النَّجْمِ

باب سورۂ نجم میں سجدے کا بیان

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اس کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا۔

١٠٠٩- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلاَّ سَجَدَ، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصَىً أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ: يَكْفِينِي هَذَا. فَلَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللهِ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا)).

١٠٠٩- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی اس میں سجدہ کیا جتنے لوگ موجود تھے (مسلمان اور کافر) سب نے سجدہ کیا مگر لوگوں میں سے ایک شخص نے کیا کیا ایک مٹھی بھر کنکر یا مٹی کی لے کر اٹھائی اور اپنے منہ تک لایا کہنے لگا بس یہ کافی ہے عبداللہ نے کہا پھر میں نے دیکھا وہ کفر ہی کی حالت میں مارا گیا۔

٦٨٧- بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ

باب مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ

مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

سجدہ کرنا حالانکہ مشرک ناپاک ہے اس کو وضو کہاں سے آیا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سجدہ (تلاوت) بے وضو کیا کرتے۔

١٠١٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ)). وَرَوَاهُ ابْنُ طُهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ.

١٠١٠- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے سورۂ والنجم میں سجدہ کیا اور آپؐ کے ساتھ مسلمان اور مشرک اور جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا۔

٦٨٨- بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ

باب سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ نہ کرنا

١٠١١- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا)).

١٠١١- ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن خصیفہ نے خبر دی انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا (کیا سورۂ والنجم میں سجدہ ہے؟) انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سورت پڑھ کر سنائی آپؐ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

١٠١٢- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: ((قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا)).

١٠١٢- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے یزید بن عبداللہ بن قسیط نے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی آپؐ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

٦٨٩- بَابُ سَجْدَةِ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾

باب سورۂ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کرنا

١٠١٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالاَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: ((رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

١٠١٣- ہم سے مسلم بن ابراہیم اور معاذ بن فضالہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ

اللهُ عَنْهُ قَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ بِهَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ، لَمْ أَسْجُدْ)).

رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھا اس میں سجدہ کیا میں نے کہا ابوہریرہ! میں نے تو تم کو اس سورت میں سجدہ کرتے نہیں دیکھا انہوں نے کہا اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو اس سورت میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی سجدہ نہ کرتا۔

٦٩٠- بَابُ مَنْ سَجَدَ بِسُجُودِ الْقَارِئِ

باب سننے والا اسی وقت سجدہ کرے جب پڑھنے والا کرے

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ - وَهُوَ غُلَامٌ - فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ: اسْجُدْ، فَإِنَّكَ إِمَامُنَا فِيهَا.

اور عبداللہ بن مسعود نے تمیم بن حذلم سے کہا وہ لڑکا تھا اس نے سجدے کی آیت پڑھی کہا سجدہ کر کیونکہ تو ہمارا امام ہے اس سجدے میں۔

١٠١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ)).

۱۰۱۴- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت ہم کو پڑھ کر سناتے اس میں سجدہ کی آیت ہوتی تو سجدہ کرتے ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ بعضوں کو پیشانی زمین پر رکھنے کی جگہ نہ ملتی۔

٦٩١- بَابُ ازْدِحَامِ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الإِمَامُ السَّجْدَةَ

باب امام جب سجدے کی آیت پڑھے اور لوگ ہجوم کریں

١٠١٥- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ)).

۱۰۱۵- ہم سے بشر بن آدم نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سجدے کی آیت پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے پھر آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں کوئی اپنی پیشانی کی جگہ نہ پاتا جس پر سجدہ کرے۔

٦٩٢- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ

باب اس شخص کی دلیل جو سجدۂ تلاوت کو واجب نہیں کہتا

وَقِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا. قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا. كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُهُ عَلَيْهِ. وَقَالَ سَلْمَانُ: مَا لِهَذَا

اور عمران بن حصین صحابی سے کہا گیا ایک شخص سجدے کی آیت سنے مگر وہ اس کے سننے کی نیت سے نہیں بیٹھا تھا تو کیا اس پر سجدہ ہے؟ انہوں نے کہا اگر نیت سے بیٹھا بھی ہو تو کیا؟ گویا انہوں نے سجدۂ

غَدَوْنَا. وَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : لاَ يَسْجُدُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ طَاهِرًا، فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلاَ عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ. وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لاَ يَسْجُدُ لِسُجُودِ الْقَاصِّ.

۱۰۱۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ - قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ - عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُورَةِ النَّحْلِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ، حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتَّى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُودِ، فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ. وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)). وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلاَّ أَنْ نَشَاءَ)).

تلاوت کو واجب نہیں سمجھا اور سلمان فارسی نے کہا ہم اس لئے نہیں آئے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سجدہ اس پر ہے جو قصد کر کے سجدے کی آیت سنے اور زہری نے کہا سجدہ تلاوت نہ کر مگر جب تو باوضو ہو پھر جب تو سجدہ کرے اور سفر میں ہو تو قبلے کی طرف منہ کر اور اگر سواری پر ہو (سفر میں) تو جدھر چاہے تیرا منہ ہو سجدہ کر لے اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (صحابی) واعظوں (قصہ خوانوں) کے سجدہ کرنے پر سجدہ نہ کرتے۔

۱۰۱۶- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو عبدالملک بن جریج نے جزوی، انہوں نے کہا مجھ کو ابو بکر (عبداللہ) بن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عثمان بن عبدالرحمان تیمی سے روایت کیا، انہوں نے ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر تیمی سے، ابو بکر بن ابی ملیکہ نے کہا اور ربیعہ بہت اچھے لوگوں میں سے تھے انہوں نے دیکھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل پڑھی جب سجدے کی آیت (و للہ یسجد ما في السماوات اخیر تک) پر پہنچے تو منبر پر سے نیچے اترے اور سجدہ کیا لوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے جمعہ کو پھر یہی سورۂ پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو کہنے لگے لوگو ہم سجدہ کی آیت پڑھتے چلے جاتے ہیں پھر جو کوئی سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اور جو کوئی نہ کرے تو اس پر (سجدہ نہ کرنے کا) کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا اور نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت فرض نہیں کیا ہماری خوشی پر رکھا۔

۶۹۳- بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلاَةِ فَسَجَدَ بِهَا

باب نماز میں سجدہ کی آیت پڑھنا اور نماز ہی میں سجدہ کر لینا کیسا ہے؟

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ، فَقَرَأَ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالَ : سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ

۱۰۱۷- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہا ہم سے بکر بن عبداللہ مزنی نے، انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی انہوں نے سورۂ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا یہ سجدہ کیسا؟ انہوں نے کہا میں

أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى أَلْقَاهُ)).

نے اس سورۂ میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا تو میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا جب تک آپ سے مل جاؤں۔

٦٩٤- بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مِنَ الزِّحَامِ

باب جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدہ تلاوت کی جائے نہ پائے

١٠١٨- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا السَّجْدَةُ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ، حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهِ)).

١٠١٨- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی' انہوں نے عبداللہ عمری سے روایت کیا' انہوں نے کہا ہم سے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ کی آیت ہوتی اور سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں کسی کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی۔

أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلاَةِ

نماز قصر کرنے کے باب

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١ - بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ، وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يُقَصِّرَ

باب نماز میں قصر کرنے کا بیان اور اقامت کی حالت میں کتنی مدت تک قصر کر سکتا ہے

١٠١٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ، فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا، وَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا)).

١٠١٩- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاع یشکری نے انہوں نے عاصم احول سے اور حصین سلمی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ (فتح مکہ میں) انیس دن تک ٹھہرے قصر کرتے رہے تو ہم سفر میں انیس دن تک ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے رہتے ہیں اگر اس سے زیادہ ہو تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔

١٠٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: ((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قُلْتُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا)).

١٠٢٠- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حجۃ الوداع میں) مدینہ سے مکہ کو چلے آپ دو دو رکعات پڑھتے رہے (قصر کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم مدینہ کو لوٹ آئے۔ یحییٰ نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم مکہ میں کتنے دن ٹھہرے تھے؟ انہوں نے کہا دس دن۔

٦٩٦- بَابُ الصَّلاَةِ بِمِنًى

باب منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

١٠٢١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ أَتَمَّهَا)).

١٠٢١- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو ہی رکعات پڑھیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے شروع میں پھر وہ پوری نماز پڑھنے لگے۔

١٠٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: ((صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ)).

١٠٢٢- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو ابواسحاق عمرو بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم کو آنحضرت ﷺ نے منا میں امن کی حالت میں جب بالکل خوف نہ تھا دو رکعات پڑھائیں۔

١٠٢٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُولُ: ((صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيْلَ فِيْ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ)).

١٠٢٣- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا، انہوں نے اعمش سے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ہم کو منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں (قصر نہ کیا) لوگوں نے یہ حال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے انا للہ الخ کہا اور کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات پڑھیں اور میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات پڑھیں۔ اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ہمراہ بھی منیٰ میں دو رکعات ادا کیں۔ کاش ان (خلاف سنت) چار رکعتوں کے بدل (سنت کے موافق) مجھ کو دو مقبول رکعات ملتیں۔

٦٩٧- بَابُ كَمْ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ؟

باب آنحضرت ﷺ حج میں مکہ میں کتنے دن رہے

١٠٢٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ

١٠٢٤- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوالعالیہ سے جن کا لقب براء تھا (تیر سانہ) انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب (مدینہ

لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، إِلاَّ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ)). تَابَعَهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ.

سے) مکہ میں چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو آئے حج کی لبیک پکارتے ہوئے آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی ہو ابو لعالیہ کے ساتھ اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح نے بھی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

٦٩٨- بَابُ فِي كَمْ تَقْصُرُ الصَّلاَةَ

باب کتنی مسافت میں قصر کرنا چاہئے

وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، سَفَرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقْصُرَانِ وَيُفْطِرَانِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُدٍ، وَهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا.

اور آنحضرت ﷺ نے ایک دن رات کی مسافت کو بھی سفر فرمایا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما چار برید کے سفر میں قصر اور افطار کرتے چار برید کے سولہ فرسخ یعنی ۴۸ میل ہوتے ہیں۔

١٠٢٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: قُلْتُ لأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

۱۰۲۵- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے کہا کیا تم سے عبید اللہ عمری نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی کہ عورت تین دن کا سفر بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے نہ کرے (ابو اسامہ نے کہا ہاں)

١٠٢٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلاَثًا إِلاَّ مَعَ ذُومَحْرَمٍ)). تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۰۲۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپؐ نے فرمایا عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار ہو، مسدد کے ساتھ اس حدیث کو احمد بن محمد مروزی نے بھی عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے۔

١٠٢٧- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ)). تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَسُهَيْلٌ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

۱۰۲۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ ابو سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو عورت اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر یقین رکھتی ہو اس کو ایک دن رات کا سفر کرنا جب اس کے ساتھ کوئی محرم رشتہ دار نہ ہو درست نہیں، ابن ابی ذئب کے ساتھ اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر اور سہیل اور امام مالک نے بھی مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٦٩٩- بَابُ يَقْصُرُ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهِ

باب جب آدمی سفر کی نیت سے اپنی بستی سے نکل جائے تو قصر کرے

وَخَرَجَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَصَرَ وَهُوَ يَرَى الْبُيُوتَ، فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ: هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ: لاَ، حَتَّى نَدْخُلَهَا.

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفہ سے) نکلے قصر کرنے لگے ابھی کوفہ کے گھر دکھلائی دیتے تھے جب لوٹ کر آئے تو لوگوں نے کہا یہ کوفہ آگیا انہوں نے کہا نہیں ہم قصر کرتے رہیں گے جب تک کوفہ میں داخل نہ ہوں۔

١٠٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۰۲۸- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے محمد بن منکدر اور ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں۔ اور ذوالحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعات پڑھیں۔

١٠٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((الصَّلاَةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ، فَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ، وَأُتِمَّتْ صَلاَةُ الْحَضَرِ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ.

۱۰۲۹- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا پہلے (شروع اسلام میں) نماز دو ہی رکعات فرض ہوئیں پھر سفر کی نماز تو اسی حال پر رہی اور گھر کی نماز بڑھا دی گئی زہری نے کہا میں نے عروہ سے پوچھا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں کیوں پوری نماز پڑھتی ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت عثمان کی طرح وہ بھی تاویل کرتی تھیں۔

٧٠٠- بَابُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلاَثًا فِي السَّفَرِ

باب مغرب کی سفر میں بھی تین رکعات پڑھے

١٠٣٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ)). قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ. وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ: (كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ

۱۰۳۰- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی (یعنی جلد پہنچنا منظور ہوتا) تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور عشاء ملا کر پڑھ لیتے، سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بھی جب سفر میں جلد چلنا منظور ہوتا تو ایسا ہی کرتے اور لیث بن سعد نے اتنا زیادہ کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہ سالم نے کہا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ

اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ) قَالَ سَالِمٌ: (وَأَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ، وَكَانَ اسْتُصْرِخَ عَلَى امْرَأَتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، فَقُلْتُ لَهُ : الصَّلَاةَ. فَقَالَ: سِرْ. فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ، فَقَالَ : سِرْ. حَتَّى سَارَ مِيلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ). وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: (رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ)).

میں پہنچ کر مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے سالم نے کہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز میں دیر کی - جب ان کی بی بی صفیہ بنت ابی عبید کی سخت بیماری کی خبر آئی تھی میں نے ان سے کہا نماز، انہوں نے کہا چلے چلو پھر میں نے کہا نماز انہوں نے کہا چلے چلو یہاں تک کہ دو میل نکل گئے اس وقت اترے اور نماز پڑھی کہنے لگے میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جلد چلنا منظور ہوتا تو ایسا ہی کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہلواتے اور تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر تھوڑی دیر ٹھہر کی عشاء کی تکبیر کہلواتے اس کی دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور عشاء کے بعد سنت وغیرہ کچھ نہ پڑھتے پھر آدھی رات کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھتے -

۷۰۱- بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّوَابِّ، حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ

باب نفل نماز سواری پر پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ)).

۱۰۳۱- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عامر سے انہوں نے اپنے باپ عامر بن ربیعہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر نماز پڑھتے رہتے اس کا منہ کدھر ہی ہوتا -

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ)).

۱۰۳۲- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے ان سے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نفل نماز سوار رہ کر پڑھا کرتے تھے حالانکہ آپ قبلے کے سوا اور طرف جاتے ہوتے -

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا. وَيُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ)).

۱۰۳۳- ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھا کرتے اور وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے اور بیان کرتے کہ آنحضرت ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے -

۷۰۲- بَابُ الإِيْمَاءِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب سواری پر (اگر رکوع سجدہ نہ کر سکے) تو اشارہ کافی ہے

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: ((كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِيءُ. وَذَكَرَ عَبْدُ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ)).

۱۰۳۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں اپنی اونٹنی پر (نفل) نماز پڑھ لیتے جدھر چاہے وہ ان کو لے جاتی اشارہ کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے۔

۷۰۳- بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ

باب فرض نماز کے لئے سواری سے اترنا

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ، يُومِيءُ بِرَأْسِهِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ)). وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُسَافِرٌ، مَا يُبَالِي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

۱۰۳۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے عقیل سے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اونٹنی پر نفل نماز پڑھ رہے تھے سر سے اشارہ کرتے جاتے تھے۔ جدھر منہ ہوتا ادھر ہی سہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے (سواری پر نہ پڑھتے) اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں رات کو اپنے جانور پر نماز پڑھتے کچھ پرواہ نہ کرتے اس کا منہ کس طرف ہو ابن عمر نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے چاہے اس کا منہ کدھر ہی ہو اور وتر بھی اسی پر پڑھ لیتے صرف فرض نماز اس پر نہ پڑھتے۔

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: ((حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ)).

۱۰۳۶- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر نفل نماز پڑھا کرتے اس کا منہ پورب کی طرف ہوتا جب آپ فرض نماز پڑھنا چاہتے تو اترتے قبلے کی طرف منہ کرتے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الرَّابِعُ وَ يَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الْخَامِسُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اللہ کے فضل سے چوتھا پارہ تمام ہوا اب پانچواں شروع ہوتا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پانچواں پارہ

٧٠٤- بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

١٠٣٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ: اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ، فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ - يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ - فَقُلْتُ : ((رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَقَالَ: لَوْ لاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ)). رَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب گدھے پر سوار رہ کر نفل نماز پڑھنا

۱۰۳۷- ہم سے احمد بن سعید مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم کو انس بن سیرین نے خبر دی انہوں نے کہا ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے استقبال کو نکلے جب وہ شام سے (لوٹ کر) آرہے تھے - ہم ان سے عین التمر میں ملے - میں نے ان کو دیکھا وہ گدھے پر سوار نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کا منہ قبلے سے بائیں طرف تھا - میں نے کہا میں دیکھتا ہوں تم قبلے کی طرف نہیں اور طرف نماز پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا - اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا - اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بھی حجاج سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے-

٧٠٥- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا

١٠٣٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

باب: سفر میں فرض نماز سے پہلے یا اس کے بعد سنتیں نہ پڑھنا

۱۰۳۸- ہم سے یحییٰ بن سلیمان کوفی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد بن یزید نے ان سے حفص بن عاصم بن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا - سفر میں سنت پڑھنے کو انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہا میں نے آپ کو کبھی سفر میں سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ ممتحنہ میں فرمایا تم کو اللہ کے

فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

رسول کی پیروی اچھی ہے۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَكَانَ لاَ يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)).

۱۰۳۹- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عیسیٰ بن حفص بن عاصم سے کہا مجھ سے تیرے باپ نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے میں آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہا آپؐ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے- اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے-

۷۰۶- بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا وَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ

باب: فرض نمازوں کے بعد اور اول کی سنتوں کے سوا اور دوسرے نفل سفر میں پڑھنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں فجر کی سنتوں کو بھی پڑھا ہے

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: مَا أَنْبَأَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى، غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ ذَكَرَتْ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلاَةً أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ)). وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ، صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ)).

۱۰۴۰- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا ہم سے ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی نے نہیں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراق (چاشت) کی نماز پڑھی ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس دن مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں غسل کیا اور آٹھ رکعات پڑھیں ایسی ہلکی پھلکی کہ میں نے ان سے ہلکی نماز پڑھتے آپ کو نہیں دیکھا بس یہ تو تھا کہ آپؐ رکوع اور سجدہ پورا کرتے- اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان سے ان کے باپ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپؐ نے رات کو نفل نماز اپنی اونٹنی پر پڑھی وہ جدھر آپ کو لے جاتی ادھر ہی سہی-

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُسَبِّحُ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، يُومِيءُ بِرَأْسِهِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ)).

۱۰۴۱- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے (اپنے باپ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی کی پیٹھ پر سوار نفل پڑھا کرتے کدھر ہی آپ کا منہ ہوتا- آپؐ سر سے اشارہ کرتے (رکوع اور سجدے میں) اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کرتے تھے-

۷۰۷- بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب سفر میں مغرب عشاء (اور ظہر عصر) ملا کر پڑھنا

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ)). وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ)). حَدَّثَنَا وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ)). وَتَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسٍ ((جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ)).

۱۰۴۲- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے زہری سے سنا، انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء میں جمع کرتے تھے جب آپ کو جلد چلنا منظور ہوتا اور ابراہیم بن طہمان نے حسین معلم سے روایت کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا انہوں نے عکرمہ سے روایت کیا انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر عصر کی نماز میں جمع کرتے جب سفر میں چلتے ہوتے- اور مغرب عشاء میں بھی جمع کرتے اور ابراہیم بن طہمان نے حسین معلم سے روایت کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حفص بن عبیداللہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشاء کی نماز سفر میں ملا کر پڑھتے اور حسین معلم کے ساتھ اس حدیث کو علی ابن مبارک نے بھی یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے حفص سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے جمع کیا-

۷۰۸- بَابُ هَلْ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ، إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ؟

باب اگر مغرب عشاء ملا کر پڑھے تو اذان بھی دے یا صرف تکبیر کہنا کافی ہے

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ. قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ، يُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا

۱۰۴۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا انہوں نے (اپنے باپ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب سفر میں جلد چلنا ہوتا تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھ لیتے سالم نے کہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے وہ بھی جب چلنے کی جلدی ہوتی تو مغرب کی تکبیر کہلواتے اور تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر عشاء کی تکبیر کہلواتے اس کی دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے- اور ان کے بیچ میں

يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلاَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ)).

نفل کی ایک رکعت بھی نہیں پڑھتے - نہ عشاء کے بعد کوئی رکعت پڑھتے یہاں تک کہ آدھی رات کو اٹھتے -

١٠٤٤- حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءِ)).

۱۰۴۴- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے خبر دی کہا مجھ سے حرب بن شداد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا ہم سے حفص بن عبیداللہ بن انس نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کو سفر میں ملا کر پڑھا کرتے -

٧٠٩- بَابُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ

باب مسافر جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آئے تک دیر کرے

فِيْهِ عَنِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے -

١٠٤٥- حَدَّثَنَا حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ)).

۱۰۴۵- ہم سے حسان واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں) جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کی نماز میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پھر دونوں کو ملا کر پڑھ لیتے اگر کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے -

٧١٠- بَابُ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَمَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ٢١

باب جب سفر میں سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرنا چاہے تو ظہر پڑھ کر سوار ہو

١٠٤٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ)).

۱۰۴۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن فضالہ نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر میں) سورج ڈھلنے سے پیشتر کوچ کرتے تو ظہر کی نماز میں عصر کا وقت آئے تک دیر کرتے پھر اتر کر دونوں نمازیں ملا کر پڑھتے - اگر کوچ کرنے سے پیشتر ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے -

۷۱۱- بَابُ صَلاَةِ الْقَاعِدِ

باب بیٹھ کر نماز پڑھنا

۱۰۴۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : ((صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا)).

۱۰۴۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ بیمار تھے آپؐ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھائی- بعضے لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے- آپؐ نے ان کو اشارہ کیا بیٹھ جاؤ- جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ-

۱۰۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَقَطَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ - أَوْ فَجُحِشَ - شِقُّهُ الأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُوْدًا وَقَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)).

۱۰۴۸- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے آپ کا داہنے طرف کا بدن چھل گیا تو ہم آپؐ کے پوچھنے کو گئے- اتنے میں نماز کا وقت آگیا- آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی ہم نے بھی آپؐ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی- اور آپ نے فرمایا امام اس لئے بنا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے- جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو- جب وہ سر اٹھائے تم بھی سر اٹھاؤ- جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم کہو اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ-

۱۰۴۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ - وَكَانَ مَبْسُوْرًا - قَالَ: ((سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ صَلاَةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا فَقَالَ: ((إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)).

۱۰۴۹- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو حسین معلم نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا (دوسری سند) اور ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی- کہا میں نے اپنے باپ عبدالوارث سے سنا کہا ہم سے حسین معلم نے کہا مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ان کو بواسیر کا عارضہ تھا- انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر آدھی کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کا آدھا ثواب ملے گا- اور جو شخص لیٹ کر پڑھے اس کا بیٹھنے والے سے بھی آدھا-

۷۱۲- بَابُ صَلاَةِ الْقَاعِدِ بِالإِيْمَاءِ

باب اشارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنا

۱۰۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلاً مَبْسُورًا. وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ مَرَّةً: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ: ((مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)).

۱۰۵۰- ہم سے ابو معمرؒ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بواسیر تھی اور کبھی ابو معمر راوی حدیث نے یوں کہا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بیٹھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا

۷۱۳- بَابُ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

باب جب کسی کو بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

۱۰۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، عَنِ الصَّلاَةِ فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)).

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا جب آدمی قبلے کی طرف منہ نہ کر سکے تو جدھر منہ کر سکے ادھر ہی نماز پڑھ لے۔

۱۰۵۱- ہم سے عبدان نے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے کہا مجھ سے حسین نے بیان کیا جو بچوں کو لکھنا سکھاتا تھا، انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا مجھے بواسیر کا عارضہ تھا- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نماز کیوں کر پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو کر پڑھ اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کروٹ سے (لیٹ کر)

۷۱۴- بَابُ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ، أَوْ وَجَدَ خِفَّةً، تَمَّمَ مَا بَقِيَ

باب اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز شروع کر لے پھر تندرست ہو جائے یا بیماری ہلکی پائے (اور کھڑا ہو سکے) تو جتنی نماز باقی ہے وہ کھڑے ہو کر پڑھ لے

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ شَاءَ الْمَرِيضُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا، وَرَكْعَتَيْنِ قَائِمًا.

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

اور امام حسن بصری نے کہا بیمار آدمی اگر چاہے تو (فرض) نماز کی دو رکعات بیٹھ کر پڑھے اور دو رکعات کھڑے ہو کر۔

۱۰۵۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ ((أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ)).

ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (تہجد) رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپؐ کی عمر زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر (تہجد میں) قرأت کیا کرتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو کر تیس چالیس آیتیں پڑھتے پھر رکوع کرتے۔

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً فَقَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ سَجَدَ، يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ)).

۱۰۵۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن یزید اور ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے، روایت کیا، انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کیا، انہوں نے حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (تہجد) کی نماز پڑھا کرتے۔ اور بیٹھے بیٹھے ہی قرأت کرتے رہتے جب قرأت میں سے تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھنی باقی رہتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے۔ اور کھڑے رہ کر ان کو پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی آپ ایسا ہی کرتے۔ جب آپ نماز پڑھ چکتے تو دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر سوتی ہوتی تو آپؐ بھی لیٹ رہتے۔

۱۹- كِتَابُ التَّهَجُّد

کتاب تہجد کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۷۱۵- بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ، وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب رات کو تہجد پڑھنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بنی اسرائیل میں) فرمایا

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ﴾

اور رات کے ایک حصے میں تہجد پڑھ یہ تیرے لئے زیادہ حکم ہے۔

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ

۱۰۵۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے سلیمان بن ابی مسلم نے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ لک الحمد اخیر تک یعنی یا میرے اللہ! تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو ہی آسمان اور

السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ أَوْ لاَ إِلَهَ غَيْرُكَ)). قَالَ سُفْيَانُ : وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ ((وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِا للهِ)).

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ سَمِعَهُ مِنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

زمین کا اور جو ان میں ہے سنبھالنے والا ہے اور تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو ہی آسمان اور زمین کا اور جو ان میں ہے ان کا نور ہے — اور تجھی کو تعریف سجتی ہے تو ہی آسمان اور زمین کا اور جو ان میں ہے سب کا بادشاہ ہے اور تجھی کو تعریف سجتی ہے — تو سچا اور تیرا وعدہ سچا اور (مرنے کے بعد) تجھ سے مل جانا سچا اور تیرا قول سچا اور بہشت سچ ہے اور دوزخ سچ ہے اور پیغمبر سچے ہیں اور محمد (خصوصاً) سچے ہیں اور قیامت سچ ہے یا میرے اللہ! میں تیرا تابعدار بن گیا ہوں اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں — اور تیری ہی طرف ہر مشکل میں رجوع کرتا ہوں اور تیرے ہی لئے (کافروں اور دین کے دشمنوں سے) جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلہ چاہتا ہوں — میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ بخش دے تو ہی جس کو چاہے آگے کر دے اور جس کو چاہے پیچھے ڈال دے — تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں — سفیان بن عیینہ نے کہا اور عبدالکریم بن ابی المخارج نے اتنا اور بڑھایا اللہ کے سوا اور کوئی نہ (گناہوں سے) بچا سکتا ہے نہ نیکی کی توفیق دے سکتا ہے — سفیان نے کہا سلیمان بن ابی مسلم نے اس حدیث کو طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے —

۷۱۶- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب رات کو تہجد پڑھنے کی فضیلت

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. ح.

وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ : عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَكُنْتُ غُلاَمًا شَابًّا، وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ، وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ

۱۰۵۵- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی (دوسری سند) اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کی زندگی کے زمانہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو آنحضرت ﷺ سے بیان کرتا (آپ تعبیر دیتے) مجھے بھی یہ ہوس ہوئی کوئی خواب دیکھوں اور آنحضرت ﷺ سے بیان کروں اور میں اس وقت گبرو جوان تھا اور میں آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مسجد ہی میں سویا کرتا تھا خیر میں نے خواب دیکھا جیسے دو فرشتے آئے مجھ کو پکڑ کے دوزخ کی طرف لے گئے کیا دیکھتا ہوں کنویں کی طرح اس کی بندش ہے اس پر دو کولے بنے ہیں اور دیکھتا کیا ہوں اس میں کچھ لوگ میری پہچان کے

قَدْ عَرَفْتُهُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَلَقِيْنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِيْ: لَمْ تُرَعْ)). فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. بَعْدُ لاَ يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ قَلِيْلاً.

بھی ہیں میں دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگنے لگا پھر ہم کو ایک اور فرشتہ ملا وہ کہنے لگا ڈر نہیں۔ میں نے یہ خواب (اپنی بہن) حفصہ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپؐ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے کاش وہ رات کو تہجد پڑھتا ہوتا۔ (راوی نے کہا آپکے اس فرمان کے بعد) عبداللہ رات کو نہ سوتے (عبادت کرتے رہتے) مگر تھوڑی دیر۔

۷۱۷- بَابُ طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب رات کی نماز میں سجدہ لمبا کرنا

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، كَانَتْ تِلْكَ صَلاَتَهُ، يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ. ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلَوةِ)).

۱۰۵۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی۔ ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (تہجد کی) گیارہ رکعات پڑھتے یہی آپؐ کی نماز تھی ان رکعتوں میں آپؐ اتنی دیر تک سجدہ میں رہتے کہ تم میں سے کوئی پچاس آیتیں آپ کے سر اٹھانے سے پہلے پڑھ لے اور (صبح طلوع ہونے پر) فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات سنت پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ رہتے یہاں تک کہ موذن نماز کے لئے آپ کو بلانے آتا۔

۱۰۵۶- بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيْضِ

باب بیماری میں تہجد ترک کر سکتا ہے

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ: ((اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ)).

۱۰۵۷- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات آپؐ نماز کے لیے نہ اٹھے۔

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((واحْتَبَسَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ))، فَنَزَلَتْ: ﴿وَالضُّحَى، وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى،

۱۰۵۸- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود ابن قیس سے انہوں نے جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام (چند روز تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے سے رکے رہے تو قریش کی ایک کافر عورت (ام جمیل ابولہب کی جورو) کہنے لگی اب اس کے شیطان نے اس کے پاس آنے میں دیر لگائی اس وقت یہ آیتیں اتریں وَالضُّحَى، وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى، مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى﴾.

٧١٩- بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ

باب آنحضرت ﷺ کا رات کی نماز اور نوافل پڑھنے کے لئے ترغیب دینا لیکن واجب نہ کرنا

مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ

اور ایک رات آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ اور حضرت علی کے پاس آئے ان کو نماز کے لئے (جگانے کو)

١٠٥٩- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَا ذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الآخِرَةِ.

١٠٥٩- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ہند بنت حارث سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ ایک رات کو جاگے اور فرمانے لگے سبحان اللہ! آج رات کو کیا کیا کچھ بلائیں اتریں - کیا کیا کچھ (رحمت اور عنایت کے) خزانے اترے اور حجرے والیوں (بی بیوں) کو کون جگاتا ہے - لوگو! بہت عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں پر آخرت میں ننگی ہوں گی-

١٠٦٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ: ((أَلاَ تُصَلِّيَانِ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً﴾.

١٠٦٠- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو علی بن حسین نے ان کو حسین رضی اللہ عنہ نے ان کو علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی صاحبزادی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کیوں تم دونوں (تہجد) کی نماز نہیں پڑھتے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں - وہ جب ہم کو اٹھانا چاہئے گا اٹھاوے گا - جب میں نے یہ کہا تو آپ لوٹ گئے اور کچھ جواب نہ دیا - پھر میں نے سنا جب آپ پیٹھ موڑ کر جا رہے تھے - اپنی ران پر ہاتھ مارتے جاتے تھے اور سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھتے جاتے تھے آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے -

١٠٦١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ، وَإِنِّي لأُسَبِّحُهَا)).

١٠٦١- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپ کو اس کا کرنا پسند ہوتا آپ کو یہ ڈر رہتا ایسا نہ ہو لوگ اس کام کو کرنے لگیں - پھر وہ ان پر فرض ہو جائے اور آنحضرت ﷺ نے کبھی چاشت کی نفل نماز نہیں پڑھی اور میں اس کو پڑھا کرتی ہوں -

١٠٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ: ((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ، وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ)).

۱۰۶۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات مسجد میں (تراویح اور تہجد کی) نماز پڑھی- لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ پڑھی پھر دوسری رات بھی آپؐ نے پڑھی اور مقتدی بہت ہو گئے پھر تیسری چوتھی رات کو بھی وہ جمع ہوئے- مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہی نہیں ہوئے- جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا میں نے تمہارا کام دیکھا اور مجھے تمہارے پاس نکلنے سے کسی چیز نے نہیں روکا مگر اسی بات نے کہ میں ڈرا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے- یہ واقعہ رمضان میں ہوا-

٧٢٠- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ

باب آنحضرت ﷺ رات کو نماز میں اتنا کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ يَقُومُ حَتَّى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ: وَالْفُطُورُ: الشُّقُوقُ. انْفَطَرَتْ: انْشَقَّتْ.

اور حضرت عائشہ نے کہا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے- فطور کے معنی عربی زبان میں پھٹنا اسی سے ہے انفطرت (قرآن میں) یعنی پھٹ جائے-

١٠٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ أَوْ لَيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ - أَوْ سَاقَاهُ - فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ: ((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟)).

۱۰۶۳- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ اتنا کھڑے رہتے یا اتنی نماز پڑھتے کہ آپکے پاؤں یا پنڈلیوں پر ورم ہو جاتا جب آپؐ سے اس بارے میں کہا جاتا تو آپؐ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں-

٧٢١- بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

باب سحر کو یعنی صبح کے قریب سو جانا

١٠٦٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ،

۱۰۶۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے ان سے عمرو بن اوس نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز بہت پسند ہے اور سب روزوں میں اللہ کو داؤد پیغمبر کا روزہ بہت پسند ہے- داؤدؑ آدھی رات تک سو رہتے اور پھر تہائی رات کو عبادت کرتے- اور (پھر) چھٹے حصہ میں سو جاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے-

وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)).

۱۰۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ قُلْتُ: مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ)).

۱۰۶۵- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (عثمان بن خیلہ) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اشعث سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت کو کون سا نیک عمل بہت پسند تھا- انہوں نے کہا جب مرغ کی آواز سنتے-

۱۰۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: ((إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى)).

۱۰۶۶- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام نے انہوں نے اشعث سے وہی حدیث جو اوپر گزری اس میں یوں ہے- جب مرغ کی آواز سنتے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے-

۱۰۶۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا)) تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۶۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے کہا میرے باپ سعد بن ابراہیم نے اپنے چچا ابو سلمہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میرے پاس تو سحر کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوتے ہی رہتے-

۷۲۲- بَابُ مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَنَمْ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ

باب: سحری کھا کر پھر صبح کی نماز پڑھے تک نہ سونا

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّيَا. قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً)).

۱۰۶۸- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعد بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں نے مل کر سحری کھائی جب سحری سے فراغت کر چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز کے لئے کھڑے ہوئے پھر دونوں نے نماز پڑھی قتادہ کہتے ہیں- ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا ہے- انہوں نے کہا اتنا کہ تم میں سے کوئی پچاس آیتیں پڑھے-

۷۲۳- بَابُ طُولِ الصَّلَاةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

باب رات کی نماز میں قیام لمبا کرنا (یعنی قرأت بہت کرنا)

۱۰۶۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

۱۰۶۹ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً، فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ. قُلْنَا: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ)).

اعمش سے وہ ابو وائل شقیق بن سلمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی آپ اتنا کھڑے رہے کہ میری نیت بگڑ گئی - ابو وائل نے کہا ہم نے پوچھا تمہارے دل میں کیا آیا - انہوں نے کہا میرے دل میں یہ آیا بیٹھ بھی رہوں - اور آنحضرت ﷺ کو چھوڑ دوں -

۱۰۷۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ)).

۱۰۷۰- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے رات کو اٹھتے تو اپنا منہ مسواک سے رگڑتے -

۷۲۴- بَابُ كَيْفَ صَلاَةُ اللَّيْلِ وَ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يُصَلِّي بِاللَّيْلِ؟

باب رات کی نماز کیونکر پڑھنا چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پڑھا کرتے تھے

۱۰۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ صَلاَةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: ((مَثْنَى، مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ)).

۱۰۷۱- ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رات کی نماز کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا دو رکعت کر کے جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر سب کو طاق کر لے -

۱۰۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ صَلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ)).

۱۰۷۲- ہم سے مسدد نے بیان یا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو حمزہ نصر بن عمران نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعات تھیں -

۱۰۷۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ: سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ، سِوَى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ)).

۱۰۷۳- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے خبر دی کہا مجھ کو اسرائیل نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے وہ یحییٰ بن وثاب سے وہ مسروق بن اجدع سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی رات کی نماز پوچھی انہوں نے کہا آپ کبھی سات رکعات پڑھتے - اور کبھی نو اور کبھی گیارہ (گیارہ سے نہیں بڑھاتے) فجر کی سنتوں کے سوا -

١٠٧٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ)).

۱۰۷۴- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے انہی میں وتر اور فجر کی سنتیں بھی شریک تھیں۔

٧٢٥- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ، وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب آنحضرتؐ کی نماز رات میں اور سو جانا اور رات کی نماز میں سے جو منسوخ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسی باب میں فرمایا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلاَّ قَلِيلاً، نِصْفَهُ إِلَى قَوْلِهِ سَبْحًا طَوِيلاً﴾.

(سورۂ مزمل) اے کپڑا لپیٹنے والے! رات کو (نماز میں) کھڑا رہ آدھی رات یا اس سے کچھ کم سَبْحًا طَوِيلاً تک اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ تم رات کی اتنی عبادت کو نباہ نہ سکو گے تو تم کو معاف کر دیا۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ الرَّحِيمِ تک ابن عباس نے کہا قرآن میں جو ناشئۃ اللہ ہے تو نَشْأً کا معنی حبشی زبان میں کھڑا ہوا اور وَطْأً کا معنی موافق ہونا۔ یعنی رات کا قرآن کان اور آنکھ اور دل کو ملا کر پڑھا جاتا ہے اور سورۂ برات میں لِيُوَاطِئُوا اسی سے ہے یعنی اس لئے کہ موافقت کریں۔

وَقَوْلِهِ: ﴿عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ، إِلَى قَوْلِهِ وَاسْتَغْفِرُوا اللهَ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ الرَّحِيمِ﴾. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَشْأً قَامَ بِالْحَبَشَةِ. وَطْأً مُوَاطَأَةً، أَشَدُّ مُوَافَقَةً لِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَقَلْبِهِ. لِيُوَاطِئُوا: لِيُوَافِقُوا.

١٠٧٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا. وَكَانَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ، وَلاَ نَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ)).

تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ.

۱۰۷۵- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ کسی مہینے میں اتنا افطار کرتے کہ ہم سمجھتے اس میں بالکل روزہ نہیں رکھیں گے اور کسی میں اتنے روزے رکھتے کہ ہم سمجھتے اس میں بالکل افطار نہیں کرنے کے اور رات کو نماز تو آپ ایسی پڑھتے تھے کہ ہم جب چاہتے آپ کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے اور جب چاہتے سوتا دیکھ لیتے محمد بن جعفر کے ساتھ اس کو سلیمان اور ابو خالد نے بھی حمید سے روایت کیا۔

٧٢٦- بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

باب جب آدمی رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا

١٠٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ

۱۰۷۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (رات کو) سو

أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاَثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ : عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ. فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ. فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلاَّ أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلاَنَ)).

جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے (جادو کی گرہیں) اور ہر گرہ پر یہ افسون پھونک دیتا ہے- بڑی رات پڑی ہے- (بے فکر) سو جا پھر اگر آدمی جاگا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے- پھر اگر نماز پڑھے (فرض یا نفل) تو آدمی صبح کو خوش مزاج رہتا ہے- ورنہ صبح کو سست مزاج رہتا ہے-

۱۰۷۷- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ: ((أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ)).

۱۰۷۷- ہم سے مومل بن ہشام نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم سے عوف اعرابی نے کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن ملحان نے کہا ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب کی حدیث میں آپؐ نے فرمایا جس کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ وہ شخص تھا- جس نے (دنیا میں) قرآن حاصل کیا تھا پھر چھوڑ دیا اور فرض نماز نہ پڑھ کر سوتا رہتا-

۷۲۷- بَابُ إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

باب جو شخص سوتا رہے اور (صبح کی) نماز نہ پڑھے معلوم ہوا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا

۱۰۷۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ فَقَالَ : ((بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ)).

۱۰۷۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم نے منصور بن معتمر نے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا لوگوں نے کہا وہ صبح تک سوتا رہا (فرض) نماز کے لئے بھی نہیں اٹھا- آپؐ نے فرمایا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا-

۷۲۸- بَابُ الدُّعَاءِ وَالصَّلاَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

باب اخیر رات میں دعا اور نماز کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ والذاریات میں) فرمایا

وہ رات کو تھوڑی دیر ہجوع کرتے تھے ہجوع کے معنی سونا-

وَقَالَ اللهُ: ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ أَيْ مَا يَنَامُونَ.

۱۰۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ : ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ

۱۰۷۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ اغر سے ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمارا پروردگار بلند اور برکت والا ہر

وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ يَقُولُ : مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مِنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ)).

رات کو جس وقت رات کا اخیر تیسرا حصہ رہ جاتا ہے- پہلے آسمان پر اترتا ہے- فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے- میں قبول کروں- کون مجھ سے مانگتا ہے- میں دوں- کون مجھ سے بخشش چاہتا ہے- میں اس کو بخش دوں-

۷۲۹- بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَى آخِرَهُ

باب جو شخص رات کے شروع میں سو جائے اور اخیر میں جاگے

وَقَالَ سَلْمَانُ لأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَمْ. فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: قُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ)).

اور سلمان فارسی نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہما سے کہا (شروع رات میں) جاگے جب اخیر رات ہو تو اٹھ آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا سلمان سچ کہتا ہے-

۱۰۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ -ح وَحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ صَلاَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ، وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ، فَإِنْ كَانَتْ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ، وَإِلاَّ تَوَضَّأَ وَخَرَجَ)).

۱۰۸۰- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے (دوسری سند) اور مجھ سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سے وہ اسود بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت ﷺ رات کو کیونکر نماز پڑھتے تھے- انہوں نے کہا آپ شروع رات میں سو رہتے اور اخیر رات میں اٹھتے نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آ جاتے جب مؤذن اذان دیتا اٹھ کھڑے ہوتے اگر آپ کو نہانے کی حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر نکلتے-

۷۳۰- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

باب آنحضرت ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

۱۰۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : ((كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً: يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ. ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا.

۱۰۸۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے روایت کیا انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کو) کتنی رکعات پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور غیر رمضان میں (کبھی) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے- پہلے چار رکعتیں پڑھتے ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا- پھر آپ چار رکعتیں پڑھتے- ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا- پھر تین رکعات پڑھتے- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلاَ يَنَامُ قَلْبِي)).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! عائشہ میری آنکھیں ظاہر میں سوتی ہیں دل نہیں سوتا-

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ جَالِسًا، حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلاَثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ، ثُمَّ رَكَعَ)).

۱۰۸۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھتے نہیں دیکھا- یہاں تک کہ آپ بوڑھے ہو گئے تو کیا کرتے بیٹھ کر قرآن پڑھتے رہتے جب سورت میں تیس یا چالیس آیتیں باقی رہتیں تو کھڑے ہو جاتے پھر ان کو پڑھ کر رکوع کرتے-

۷۳۱- بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْوَضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

باب رات اور دن باوضو رہنے کی فضیلت اور وضو کے بعد رات اور دن میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۱۰۸۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبِلاَلٍ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ: ((يَا بِلاَلُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلاَمِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)). قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلاَّ صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: دَفَّ نَعْلَيْكَ، يَعْنِي تَحْرِيكَ.

۱۰۸۳- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ حماد بن اسامہ نے انہوں نے ابو حیان یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابو زرعہ ہرم بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا -بلال مجھ سے کہہ تو نے اسلام کے زمانے میں سب سے زیادہ امید کا کونسا نیک کام کیا ہے کیونکہ میں نے بہشت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی پھٹ پھٹ کی آواز سنی بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے (نفل) نماز پڑھتا رہا جتنی میری تقدیر میں لکھی تھی-

۷۳۲- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

باب عبادت میں بہت سختی اٹھانا مکروہ ہے

۱۰۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: ((مَا

۱۰۸۴- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعد نے انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے بیان کیا- انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دیکھتے کیا ہیں ایک رسی دو ستونوں کے بیچ میں تنی ہوئی ہے- آپ نے پوچھا یہ رسی کیسی؟ لوگوں نے کہا یہ ام المومنین زینب رضی اللہ

هَذَا الْحَبْلُ؟)) قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ((لاَ، حُلُّوهُ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)). وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقُلْتُ : فُلاَنَةُ، لاَ تَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ- فَذُكِرَ مِنْ صَلاَتِهَا- فَقَالَ: ((مَهْ، عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الأَعْمَالِ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا)).

عنہا نے تانی ہے جب وہ کھڑی کھڑی (نماز) میں تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک رہتی ہیں-(اور کھڑا ہونا نہیں چھوڑتیں) آپؐ نے فرمایا نہیں (یہ رسی نہیں ہونا چاہئے) اس کو کھول ڈالو- تم میں ہر شخص کو چاہئے جب تک دل لگے نماز پڑھے- تھک جائے تو بیٹھ جائے اور امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا بنی اسد قبیلہ کی ایک عورت (خولہ بنت تویت) میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے آپؐ نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ میں نے کہا فلانی عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی پھر اس کی نماز کا حال بیان کیا گیا- آپؐ نے فرمایا بس بس! اتنا عمل کرو جتنے کی طاقت ہے (آرام سے ہو سکتا ہے) اس لئے کہ اللہ تو ثواب دینے سے تھکتا نہیں تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے-

۷۳۳- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

باب جو شخص رات کو عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دے تو مکروہ ہے

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللهِ، لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)). وَقَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بِهَذَا سَلَمَةَ مِثْلَهُ. وَتَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ.

۱۰۸۵- ہم سے عباس بن حسین نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے مبشر بن اسماعیل حلبی نے انہوں نے امام اوزاعی سے (دوسری سند) اور مجھ کو محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو اوزاعی نے خبر دی، انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عبداللہ تو فلانے شخص کی طرح نہ ہونا وہ (پہلے) رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا اٹھنا چھوڑ دیا اور ہشام بن عمار نے کہا ہم سے عبدالحمید بن ابی العشرین نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے پھر یہی حدیث بیان کی- ابن ابی عشرین کی طرح عمرو بن ابی سلمہ نے بھی اس کو امام اوزاعی سے روایت کیا-

٧٣٤- بَابٌ

١٠٨٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟)) قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذَلِكَ. قَالَ: ((فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَقِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّ وَلأَهْلِكَ حَقًّ فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ)).

باب:

١٠٨٦- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ عمرو بن دینار سے وہ ابوالعباس سائب بن فروخ سے، کہا میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا مجھ کو یہ خبر ہوئی ہے کہ تو ساری رات عبادت کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے- میں نے کہا سچ ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں- آپؐ نے فرمایا ایسا کرے گا تو تیری آنکھیں بیٹھ جائیں گی اور تیری جان ناتواں ہو جائے گی اور تو یہ سمجھ لے کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری جورو کا بھی تجھ پر حق ہے روزہ بھی رکھ افطار بھی کر عبادت بھی کر سو بھی-

٧٣٥- بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

١٠٨٧- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. الْحَمْدُ لِلهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي- أَوْ دَعَا- اسْتُجِيْبَ. فَإِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلاَتُهُ)).

باب جس شخص کی رات کو آنکھ کھلے پھر وہ نماز پڑھے اس کی فضیلت

١٠٨٧- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے عمیر بن ہانی نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے جنادہ بن ابی امیہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگ اٹھے پھر یہ کہے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. الْحَمْدُ لِلهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. پھر دعا مانگے یا یوں کہے یا اللہ! مجھ کو بخش دے- تو اس کی دعا قبول ہو گی- اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو گی-

١٠٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- وَهُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ- وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخاً لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ)). يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدَ

١٠٨٨- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ لوگوں کو وعظ سنا رہے تھے- اس وعظ میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کا ذکر کیا کہنے لگے تمہارے ایک بھائی عبداللہ بن رواحہ نے کوئی غلط بے ہودہ مضمون نہیں کہا ان کی شعریں یہ ہیں-

اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ:

وَفِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الهُدَى بَعْدَ العَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يَجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ. وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ، وَالأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ایک پیغمبر خدا پڑھتا ہے اس کی کتاب اور سناتا ہے ہمیں جب صبح کی پو پھٹتی ہے ہم تو اندھے تھے اسی نے رستہ بتلادیا بات ہے اس کی کھبتی یقینی دل میں جاکر کھبتی ہے- رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ- کافروں کے خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے- یونس کی طرح اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا- اور زبیدی نے یوں کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا سعید بن مسیّب اور اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے-

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ ((رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لاَ أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ طَارَتْ إِلَيْهِ. وَرَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي أَرَادَ أَنْ يَذْهَبَا بِي إِلَى النَّارِ، فَتَلَقَّاهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ : لَمْ تُرَعْ، خَلِّيَا عَنْهُ)). فَقَصَصْتُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِحْدَى رُؤْيَايَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)). وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. ((وَكَانُوا لاَ يَزَالُونَ يَقُصُّونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الرُّؤْيَا أَنَّهَا فِي اللَّيْلَةِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ)).

۱۰۸۹- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں خواب دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک گاڑھے ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے میں بہشت میں جہاں چاہتا ہوں وہ مجھ کو اڑا لے جاتا ہے- اور میں نے یہ بھی دیکھا جیسے دو (فرشتے) میرے پاس آئے اور مجھ کو دوزخ کو لے جانے لگے- پھر ایک اور فرشتہ ان کو (راہ میں) ملا وہ مجھ سے کہنے لگا ڈر نہیں اور ان فرشتوں سے کہا اس کو چھوڑ دو میری بہن ام المومنین حفصہؓ نے میرا خواب آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز پڑھتا ہوتا (آپؐ کے یہ فرمانے کے بعد) عبداللہ (ہمیشہ) رات کو نماز پڑھا کرتے اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ ہمیشہ آنحضرت ﷺ سے (اپنے اپنے) خواب بیان کرتے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات میں ہے آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب رمضان کے اخیر دہے میں شب قدر ہونے پر متفق ہیں پھر جو کوئی شب قدر ڈھونڈنا چاہے تو رمضان کے اخیر دہے میں ڈھونڈے-

۷۳۶- بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب فجر کی سنتیں ہمیشہ پڑھنا

۱۰۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ

۱۰۹۰- ہم سے عبداللہ بن یزید نے روایت کیا کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے عراک بن

عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، الْعِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، وَرَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُمَا أَبَدًا)).

مالک سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور (تہجد) کی آٹھ رکعات پڑھیں اور دو رکعات بیٹھ کر اور دو رکعات صبح کی اذان اور تکبیر کے بیچ میں آپ ان کو کبھی نہیں چھوڑتے۔

۷۳۷- بَابُ الضِّجْعَةِ عَلَى الشِّقِّ الأَيْمَنِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنے کروٹ پر لیٹ جانا

۱۰۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ)).

۱۰۹۱- ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو داہنے کروٹ پر لیٹ جاتے۔

۷۳۸- بَابُ مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ لَمْ يَضْطَجِعْ

باب فجر کی سنتیں پڑھ کر باتیں کرنا اور نہ لیٹنا

۱۰۹۲- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلاَّ اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلاَةِ)).

۱۰۹۲- ہم سے بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے سالم ابو النصر نے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے تو اگر میں جاگتی ہوتی مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔ جب تک نماز فجر کے لیے اذان ہوتی۔

۷۳۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

باب نفل نمازیں دو دو رکعت کر کے پڑھنا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُذْكَرُ ذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الأَنْصَارِيُّ: مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلاَّ يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ.

امام بخاری نے کہا اور ایسا ہی منقول ہے عمار اور ابوذر اور انس رضی اللہ عنہم سے اور جابر بن زید اور عکرمہ اور زہری تابعیوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری (تابعی) نے کہا میں نے تو اپنے ملک (مدینہ طیبہ) کے عالموں کو یہی دیکھا کہ وہ (نوافل میں) دن کو ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے۔

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۰۹۳- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری

الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: ((إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ. ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاقْدُرْهُ لِي، وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ: وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ - فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ : وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ)).

رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ہم کو (دنیا اور دین کے) سب کاموں میں استخارہ کرنا سکھلاتے تھے - جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے - آپؐ فرماتے تھے جب کوئی تم میں سے کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نہیں نفل طور پر دو رکعات پڑھے - پھر یوں کہے اللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ اخیر تک یعنی یا میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں - اور تیری قدرت کی بدولت طاقت چاہتا ہوں اور تیرا بڑا فضل مانگتا ہوں - تجھ کو قدرت ہے اور مجھ کو قدرت نہیں - تجھ کو علم ہے اور مجھ کو علم نہیں اور تو غیب کا جاننے والا ہے، یا میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کے لئے استخارہ کیا جاتا ہے) میرے دین اور دنیا اور انجام کار کے لئے بہتر ہے - یا یوں فرمایا بالفعل اور آئندہ میرے لئے بہتر ہے - تو وہ مجھ کو نصیب کر اور آسان کر اور اس میں برکت دے - اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور انجام کار کے لئے برا ہے یا یوں فرمایا بالفعل اور آئندہ میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھرا دے - اور جہاں میرے لئے بہتری ہو وہ مجھ کو نصیب کر اور مجھ کو اس پر خوش رکھ اور یہ کام کی جگہ اس کا نام لے -

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۰۹۴- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو نہ بیٹھے جب تک دو رکعات (تحیۃ المسجد کی) نہ پڑھ لے -

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ)).

۱۰۹۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا مجھ کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمارے گھر میں جب دعوت میں آئے تھے) دو رکعات پڑھائیں پھر تشریف لے گئے -

١٠٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

۱۰۹۶- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو

أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ)).

سالم نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعات (سنت کی) ظہر سے پہلے پڑھیں اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعات جمعہ کے بعد اور دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات عشاء کے بعد۔

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ يَخْطُبُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ - أَوْ قَدْ خَرَجَ - فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۰۹۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمر بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے جب کوئی تم میں سے (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو یا خطبہ کے لئے نکل چکا ہو تو دو رکعات (تحیۃ المسجد کی) پڑھ لے۔

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: ((أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ : هَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ. قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالاً عِنْدَ الْبَابِ قَائِمًا، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ، أَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ؟ قَالَ : نَعَمْ. قُلْتُ فَأَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ هَاتَيْنِ الأُسْطُوَانَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ)). وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ ﷺ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

۱۰۹۸- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن سلیمان مکی نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (مکہ میں) اپنے گھر میں آئے کسی نے کہا (بیٹھے کیا ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور کعبے کے اندر جا بھی چکے۔ عبداللہ نے کہا یہ سن کر میں آیا دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے سے باہر نکل چکے ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہیں میں نے کہا بلال کیا آنحضرت ﷺ نے کعبے کے اندر نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا کہاں پر انہوں نے کہا- ان دونوں ستونوں کے بیچ میں پھر آپ باہر نکلے اور کعبے کے دروازے کے سامنے دو رکعات پڑھیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو آنحضرت ﷺ نے چاشت کی دو رکعات پڑھنے کی وصیت کی اور عتبان بن مالک نے کہا صبح کو دن چڑھے پر آنحضرت ﷺ اور ابو بکر اور عمر میرے پاس آئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی- آپ نے دو رکعات پڑھائیں۔

۷۴۰- بَابُ الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب فجر کی سنتوں کے بعد باتیں کرنا

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ

۱۰۹۹- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ابوالنضر سالم نے مجھ سے بیان کیا ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت

النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي، وَإِلاَّ اضْطَجَعَ)) قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، قَالَ سُفْيَانُ : هُوَ ذَاكَ.

ﷺ (فجر کی سنت) دو رکعات پڑھتے پھر اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو لیٹ رہتے علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا بعضے لوگ یوں روایت کرتے ہیں فجر کی دو رکعات پڑھتے انہوں نے کہا یہی تو مراد ہیں۔

٧٤١- بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

باب فجر کی سنت کی دو رکعات ہمیشہ لازم کر لینا اور ان کے سنت ہونے کی دلیل

١١٠٠- حَدَّثَنَا بَيَانٌ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ)).

۱۱۰۰- ہم سے بیان کیا بیان بن عمرو نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ابن جریج نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید بن عمر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفل نماز کی اتنی پابندی نہیں رکھتے تھے۔ جتنی فجر کی سنت کی دو رکعتوں کی پابندی کرتے تھے۔

٧٤٢- بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب فجر کی سنتوں کی قرأت کیسی کرے

١١٠١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ)).

۱۱۰۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے۔ پھر جب صبح کی اذان سنتے تو ہلکی پھلکی دو رکعات (سنت کی) پڑھ لیتے۔

١١٠٢- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ: صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ

۱۱۰۲- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنی پھوپھی عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے: انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) اور ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ فجر کی نماز سے پہلے جو (سنت کی) دو رکعات

اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ : هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ)).

پڑھتے - وہ ایسی ہلکی پھلکی پڑھتے ہیں کہتی ہیں آپ نے سورۂ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں-

۷۴۳- بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب فرضوں کے بعد سنت کا بیان

۱۱۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ)). وَحَدَّثَتْنِي أُخْتِي حَفْصَةُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا)). تَابَعَهُ كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ((بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ)).

۱۱۰۳- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ (سنت کی) دو رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات عشاء کے بعد اور دو رکعات جمعہ کے بعد پڑھیں- اور مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ اپنے گھر میں پڑھتے - اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا مجھ سے میری بہن ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعات (سنت کی) ہلکی پھلکی پڑھا کرتے اور یہ وہ وقت ہوتا کہ میں اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس نہیں جاتا تھا- عبیداللہ کے ساتھ اس حدیث کو کثیر بن فرقد اور ایوب نے بھی نافع سے روایت کیا اور ابن ابی الزناد نے اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا اس میں في بيتة کے بدل في أهله ہے-

۷۴۴- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

باب فرض کے بعد سنت نہ پڑھنا

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا)) قُلْتُ: يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ. قَالَ : وَأَنَا أَظُنُّهُ.

۱۱۰۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے ابوالشعثاء جابر بن زید سے سنا انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ (ظہر عصر کی) آٹھ رکعات اور (مغرب عشاء کی) سات رکعات ملا کر پڑھیں-(بیچ میں سنت وغیرہ کچھ نہیں) عمرو نے کہا میں نے ابوالشعثاء سے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے ظہر میں دیر کی اور عصر میں جلدی اور عشاء میں جلدی کی اور مغرب میں دیر ابوالشعثاء نے کہا میں بھی ایسا ہی سمجھتا ہوں-

٧٤٥-بَابُ صَلاَةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

١١٠٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ: ((قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَتُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: فَأَبُوبَكْرٍ؟ قَالَ: لاَ. قُلْتُ: فَالنَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لاَ إِخَالُهُ)).

١١٠٦- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ: ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلاَةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ)).

باب سفر میں چاشت کی نماز پڑھنا

۱۱۰۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے وہ شعبہ بن حجاج سے وہ توبہ بن کیسان سے وہ مورق بن مشمرج سے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا تم نماز چاشت پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں- میں نے کہا عمر نے پڑھی ہے انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا ابو بکر نے انہوں نے کہا نہیں- میں نے کہا آنحضرت ﷺ نے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا-

۱۱۰۶- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے کسی صحابی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا- سوا ام ہانی رضی اللہ عنہا کے انہوں نے کہا کہ جس دن مکہ فتح ہوا' (آپؐ وہاں مسافر تھے) ان کے گھر میں گئے اور غسل کیا اور آٹھ رکعات (چاشت کی) پڑھیں- تو میں نے ایسی ہلکی پھلکی نماز کبھی نہیں دیکھی- یہ تو تھا کہ آپؐ رکوع اور سجدہ پورا ادا کرتے-

٧٤٦- بَابُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الضُّحَى وَرَآهُ وَاسِعًا

١١٠٧- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحَى وَإِنِّي لأُسَبِّحُهَا)).

باب چاشت کی نماز نہ پڑھنا اور اس کو ضروری نہ جاننا

۱۱۰۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر میں پڑھتی ہوں-

٧٤٧-بَابُ صَلاَةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ

قَالَهُ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

١١٠٨- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ الْجُرَيْرِيُّ هُوَ ابْنُ فَرُّوخَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ، بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ: صَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلاَةِ

باب چاشت کی نماز اپنے شہر میں پڑھے

یہ عتبان بن مالک نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے-

۱۱۰۸- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عباس بن فروخ جریری نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے جانی دوست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی میں مرے تک ان کو نہیں چھوڑنے کا ایک تو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا- دوسرے چاشت کی نماز پڑھنا تیسرے وتر پڑھ کر

الضُّحَى، وَنَوم عَلَى وِتْر)).

سونا۔

۱۱۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: ((قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ - وَكَانَ ضَخْمًا - لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الصَّلاَةَ مَعَكَ. فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ، وَنَضَحَ لَهُ طَرَفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ بْنُ الْجَارُودِ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى؟ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمَ)).

۱۱۰۹- ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک انصاری مرد جو موٹا آدمی تھا (عتبان بن مالک) آنحضرت ﷺ سے کہنے لگا میں آپؐ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہو سکتا۔ پھر اس نے آپؐ کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو اپنے گھر پر بلایا اور بوریے کے ایک ٹکڑے کو پانی سے دھو کر صاف کیا آپ نے اس پر دو رکعات پڑھیں اور عبدالحمید بن منذر بن جارود نے انس سے پوچھا کیا آنحضرت ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا میں نے تو آپ کو اس دن کے سوا پڑھتے نہیں دیکھا۔

۷۴۸- بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب ظہر سے پہلے دو رکعات سنت کی پڑھنا

۱۱۱۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرَ رَكْعَاتٍ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَكَانَتْ سَاعَةً لاَ يُدْخَلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا)). حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ((أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ)).

۱۱۱۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعات (سنت کی) یاد رکھیں دو ظہر سے پہلے دو اس کے بعد دو مغرب کے بعد اپنے گھر میں دو عشاء کے بعد اپنے گھر میں دو فجر کی نماز سے پہلے اور یہ وہ وقت تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کوئی نہ جاتا مگر ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ مؤذن جب اذان دیتا اور صبح نمود ہو جاتی تو آپؐ دو رکعات پڑھتے۔

۱۱۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لاَ يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ)). تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ.

۱۱۱۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ محمد بن منتشر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت سنت کو اور فجر سے پہلے دو رکعت سنت کو نہیں چھوڑتے تھے۔ یحییٰ کے ساتھ اس کو ابن ابی عدی اور عمرو بن مرزوق نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

۷۴۹- بَابُ الصَّلاَةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب مغرب سے پہلے سنت پڑھنا

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۱۱۲- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالوارث

الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ)) - قَالَ فِي الثَّالِثَةِ :- ((لِمَنْ شَاءَ)). كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

نے بیان کیا انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مغرب سے پہلے (سنت کی دو رکعات) پڑھو تیسری بار یوں فرمایا جو کوئی چاہے آپ نے برا جانا کہ لوگ اس کو لازمی نہ سمجھ لیں-

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ: ((أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ: أَلاَ أَعْجَبُكَ مِنْ أَبِي تَمِيْمٍ، يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ. فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ: فَمَا يَمْنَعُكَ الآنَ؟ قَالَ الشُّغْلُ)).

۱۱۱۳- ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے بیان کیا، انہوں نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا، کہا میں نے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا میں عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ پاس آیا میں نے کہا تم کو ابو تمیم عبداللہ بن مالک پر تعجب نہیں آتا- وہ مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھتے ہیں- عقبہ نے کہا ہم بھی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ان کو پڑھتے تھے میں نے کہا پھر اب کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے کہا (دنیا کے کاروبار مانع ہیں)

۷۵۰- بَابُ صَلاَةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً

باب نفل نمازیں جماعت سے پڑھنا

ذَكَرَهُ أَنَسٌ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

یہ انس اور عائشہ رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے-

۱۱۱۴ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيْعِ الأَنْصَارِيُّ ((أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ)). فَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ- يَقُولُ ((كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ، وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ. فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي، وَإِنَّ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي يَسِيْلُ إِذَا جَاءَتِ الأَمْطَارُ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِي

۱۱۱۴- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یاد تھے اور آپ کا اس کے منہ پر کلی کر دینا یاد تھا- جو آپ نے ایک کنوے کا پانی لے کر کی تھی یہ کنواں ان کے گھر میں تھا- محمود نے کہا میں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہتے تھے میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا میرے اور ان کے بیچ میں ایک نالہ تھا جب مینہ برستے تو اس نالے سے پار ہونا اور ان کی مسجد کی طرف مجھ کو جانا مشکل ہو جاتا آخر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا میں اپنی بینائی میں فتور پاتا ہوں اور جب مینہ برستے ہیں تو یہ نالہ جو میری اور میری قوم کے بیچ میں ہے بہنے لگتا ہے اس سے پار ہونا مجھ کو مشکل ہو جاتا ہے میں چاہتا ہوں آپ تشریف لائیے اور میرے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھ

فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((سَأَفْعَلُ)). فَغَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَكَبَّرَ، وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ. فَحَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ تُصْنَعُ لَهُ، فَسَمِعَ أَهْلُ الدَّارِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: مَا فَعَلَ مَالِكٌ؟ لاَ أَرَاهُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: ذَاكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَقُلْ ذَاكَ، أَلاَ تَرَاهُ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ؟)) فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَمَّا نَحْنُ فَوَاللهِ لاَ نَرَى وُدَّهُ وَلاَ حَدِيثَهُ إِلاَّ إِلَى الْمُنَافِقِينَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ)). قَالَ مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ: فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ- فِي غَزْوَتِهِ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَلَيْهِمْ بِأَرْضِ الرُّومِ - فَأَنْكَرَهَا عَلَيَّ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ: وَاللهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا قُلْتَ قَطُّ. فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيَّ، فَجَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِي حَتَّى أَقْفُلَ مِنْ غَزْوَتِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنْ وَجَدْتُهُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ، فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ بِحَجَّةٍ -

دیجئے میں اس کو نماز کی جگہ مقرر کرلوں - آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں ضرور آؤں گا - ان شاءاللہ - پھر صبح کو آپ ابو بکر سمیت میرے پاس اس وقت آئے جب دن چڑھ گیا تھا - آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی - آپ بیٹھے بھی نہیں اور فرمانے لگے تو اپنے گھر میں کس جگہ چاہتا ہے میں کہاں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ بتلادی جو مجھ کو پسند تھی - کہ آپ وہاں نماز پڑھیں - آپ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور ہم لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعات پڑھیں - پھر سلام پھیر دیا - ہم نے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیر دیا میں نے آپ کو حلیم (کھچڑی) کھانے کے لئے روک لیا جو تیار ہو رہا تھا - محلہ والوں نے جو سنا کہ آنحضرت ﷺ میرے گھر میں ہیں تو کئی آدمی ان میں کے آگئے اور گھر میں بہت سے آدمی اکٹھا ہو گئے ان میں سے ایک بولا مالک بن دخشن کہاں ہے وہ دکھائی نہیں دیتا - دوسرا بولا اجی وہ منافق ہے اس کو اللہ اور رسول سے الفت کہاں ہے آپ نے فرمایا رہا میں یہ کیا بات ہے ایسی بات مت کہہ - کیا اس کو لا الہ الا اللہ کہتے تو نے نہیں دیکھا - آخر وہ اللہ ہی کے لئے یہ کہتا ہے تب وہ کہنے لگا اللہ اور اس کا رسول (اصل حال) خوب جانتا ہے - ہم تو (ظاہر میں) خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اس کی دوستی اور بات چیت منافقوں ہی سے رہتی ہے آپ نے فرمایا جو کوئی خالص اللہ کی رضامندی کے لیے لا الہ الا اللہ کہے اس کو تو اللہ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے - محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ حدیث کچھ لوگوں سے بیان کی جن میں ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے صحابی بھی تھے - اس لڑائی میں جس میں انہوں نے انتقال فرمایا ملک روم میں اور یزید معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا اس کا سردار تھا - ابو ایوب نے اس کا انکار کیا (کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے) اور کہنے لگے خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وہ فرمایا ہوگا جو تو نے بیان کیا مجھ کو ان کی یہ بات بہت ناگوار گزری میں نے اللہ کی منت مانی اگر وہ مجھ کو اس جہاد سے سلامتی کے ساتھ گھر لوٹائے گا اور عتبان بن مالک کو ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پاؤں گا - تو (دوبارہ) ان سے یہ حدیث پوچھوں گا - آخر میں جہاد سے لوٹا اور میں نے حج یا عمرے کا احرام باندھا - پھر (فارغ ہو کر) چلا

أَوْ بِعُمْرَةٍ - ثُمَّ سِرْتُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْتُ بَنِي سَالِمٍ، فَإِذَا عِتْبَانُ شَيْخٌ أَعْمَى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ مِنَ الصَّلاَةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ مَنْ أَنَا، ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ.

اور مدینہ میں آیا- بنی سالم کے محلّہ میں گیا- دیکھا تو عتبان بوڑھے نابینا ہو گئے ہیں- اور اپنی قوم کی امامت کرتے ہیں- میں نے ان کو سلام کیا اور بیان کیا میں فلاں شخص ہوں پھر میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی- انہوں نے اسی طرح بیان کیا جس طرح پہلی بار مجھ سے بیان کی تھی-

٧٥١- بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب گھر میں نفل نماز پڑھنا

١١١٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا)). تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ.

١١١٥- ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سختیانی اور عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور ان کو قبریں نہ بناؤ- وہیب کے ساتھ اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے بھی ایوب سے روایت کیا ہے-

٧٥٢ - بَابُ فَضْلِ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

باب: مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

١١١٦- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرْبَعًا قَالَ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ح.
وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ وَمَسْجِدِ الأَقْصَى)).

١١١٦- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے قزعہ بن یحییٰ سے انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے چار باتیں سنیں اور ابوسعید نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے- (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام، دوسری مدینہ کی مسجد نبوی تیسری مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس-

١١١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الأَغَرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

١١١٧- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن رباح اور عبیداللہ بن ابی عبداللہ اغر سے روایت کیا انہوں نے ابوعبداللہ سلمان اغر سے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلاَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامَ)).

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز مسجد حرام کے سوا دوسری اور مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔

۷۵۳- بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب: مسجد قبا کا بیان

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لاَ يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلاَّ فِي يَوْمٍ : يَوْمٍ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا)).

قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ لَهُ: ((إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ، وَلاَ أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ صَلَّى فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ وَ نَهَارٍ، غَيْرَ أَنْ لاَ يَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلاَ غُرُوبَهَا)).

۱۱۱۸- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھتے تھے مگر دو دن ایک تو جس دن مکہ میں آتے، چاشت کے وقت آتے پھر طواف کرتے۔ پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھتے دوسرے جس دن مسجد قبا میں آتے۔ ہر ہفتہ وہاں جاتے جب مسجد میں جاتے تو بغیر نماز پڑھے وہاں سے نکلنا برا جانتے۔ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل اور سوار دونوں طرح جاتے نافع نے یہ بھی کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے میں تو ویسا ہی کیا کرتا ہوں۔ جیسے میں نے اپنے ساتھیوں (صحابہ) کو کرتے دیکھا اور میں کسی کو کسی وقت نماز پڑھنے سے نہیں روکتا۔ رات دن میں جس وقت چاہے پڑھے صرف اتنی بات ہے کہ قصد کر کے سورج نکلتے یا ڈوبتے وقت نہ پڑھے۔

۷۵۴- بَابُ مَنْ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ

باب: ہر ہفتے مسجد قبا میں آنا

۱۱۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ)).

۱۱۱۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مسجد قبا میں ہر ہفتے کے دن پیدل اور سوار ہو کر آتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے۔

۷۵۵- بَابُ إِتْيَانِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا

باب: مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

۱۱۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۱۱۲۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا)) زَادَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا- انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مسجد قبا میں سوار اور پیدل دونوں طرح تشریف لاتے عبداللہ بن نمیر نے اتنا اور بڑھایا ہم سے عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے کہ وہاں دو رکعات پڑھتے-

۷۵۶- بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

باب: مسجد نبوی میں قبر اور منبر کے بیچ میں جو جگہ ہے اس کی فضیلت

۱۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)).

۱۱۲۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے گھر (یعنی حجرہ جہاں اب آپ کی قبر ہے) اور منبر کے بیچ میں بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے-

۱۱۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي)).

۱۱۲۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ میں بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا-

۷۵۷- بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

باب: بیت المقدس کی مسجد کا بیان

۱۱۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: ((سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي قَالَ: لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلاَّ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ. وَلاَ صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالأَضْحَى. وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ: بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ. وَلاَ تُشَدُّ

۱۱۲۳- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے قزعہ سے سنا جو زیاد کے غلام تھے- انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری سے چار حدیثیں سنیں جن کو وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے تھے مجھے بہت پسند آئیں اور اچھی لگیں ایک تو یہ کہ عورت دو دن کا سفر نہ کرے- جب تک اس کے ساتھ اس کا خاوند یا محرم رشتہ دار نہ ہو دوسرے یہ کہ دو دن روزہ نہ رکھنا چاہئے عید الفطر عید الضحیٰ کے دن- تیسرے یہ کہ فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھیں- اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبے تک چوتھے یہ کہ کجاوے نہ باندھے جائیں-

الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى، وَمَسْجِدِي)).

مگر تین مسجدوں کی طرف ایک مسجد حرام دوسری مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس) تیسری میری مسجد-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۷۵۸ - بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلاَةِ إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلاَةِ

باب: نماز میں ہاتھ سے نماز کا کوئی کام کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ.

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آدمی نماز میں اپنے بدن سے جو چاہے وہ کام لے اور ابو اسحاق سبیعی تابعی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ٹوپی نماز میں اتاری اور نماز میں پہنی بھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی اپنے بائیں پہنچے پر رکھی مگر بدن کھجاتے وقت یا کپڑا سنوارتے وقت-

وَوَضَعَ أَبُو إِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهُ فِي الصَّلاَةِ وَرَفَعَهَا.

وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُصْغِهِ الأَيْسَرِ. إِلاَّ أَنْ يَحُكَّ جِلْدًا أَوْ يُصْلِحَ ثَوْبًا.

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ((أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَهِيَ خَالَتُهُ - قَالَ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَو بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتٍ خَوَاتِيْمَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي، وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا بِيَدِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ،

۱۱۲۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی- انہوں نے مخرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کریب سے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے- انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اس حدیث کو بیان کیا کہ) وہ ایک رات کو اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے- وہ کہتے تھے میں بچھونے کی عرض میں لیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی دونوں اس کے لمبائوں میں لیٹے- پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا جب آدھی رات گزر گئی یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نیند سے) جاگے اور بیٹھ کر نیند کا خمار منہ پر سے اپنے ہاتھوں سے پونچھنے لگے- پھر (آپ نے) سورہ آل عمران کی آخر کی دس آیتیں پڑھیں- پھر ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹک رہی تھی، اس میں سے پانی لے کر اچھی طرح وضو کیا- پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں بھی کھڑا ہوا اور جیسا آپ نے کیا تھا میں نے بھی کیا- اور میں جا کر (نماز کے لیے) آپ کے پہلو میں کھڑا ہوا تو آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا داہنا کان پکڑ کے اس کو اپنے ہاتھ سے مروڑنے لگے- پھر آپ نے دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر وتر پڑھا- پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ موذن آپ کے پاس آیا تو

ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ)).

کھڑے ہو کر دو رکعات (فجر کی سنتیں) ہلکی پھلکی پڑھیں پھر باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

۷۵۹- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں بات کرنا منع ہے

۱۱۲۵- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ((كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)).

۱۱۲۵- ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا نماز ہی میں آنحضرت ﷺ کو سلام کیا کرتے۔ آپؐ جواب بھی دیا کرتے جب ہم نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے پاس سے لوٹ کر (مدینہ میں) آئے تو آپ کو سلام کیا (آپؐ نماز میں تھے) جواب نہیں دیا اور نماز کے بعد فرمایا نماز میں آدمی کو فرصت کہاں۔

۱۱۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۱۲۶- ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے کہا ہم سے مریم بن سفیان نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پھر ایسی ہی روایت بیان کی۔

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: ((إِنْ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾، فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ)).

۱۱۲۷- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے حارث بن شبیل سے انہوں نے ابو عمرو سعد بن ابی ایاس شیبانی سے انہوں نے کہا مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ہم (شروع شروع) آنحضرت ﷺ کے زمانے میں نماز میں باتیں کیا کرتے ہم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے کسی کام کے لئے کہتا یہاں تک کہ یہ آیت اتری۔ نمازوں کا خیال رکھو اور بیچ والی نماز کا اور اللہ کے سامنے ادب سے چپکے کھڑے ہو تو ہم کو (نماز میں) چپ رہنے کا حکم ہوا۔

۷۶۰- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ

باب: نماز میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا مردوں کا

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْلِحُ

۱۱۲۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ بنی عمرو بن عوف

بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ بِلاَلٌ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: حُبِسَ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَؤُمُّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ. إِنْ شِئْتَ. فَأَقَامَ بِلاَلٌ الصَّلاَةَ، فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَلَّى، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ - وَقَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُونَ مَا التَّصْفِيحُ؟ هُوَ التَّصْفِيقُ - وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لاَ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاَةِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ: مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرِي وَرَاءَهُ فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى)).

کے لوگوں میں ملاپ کرانے تشریف لے گئے تھے - اور نماز کا وقت آن پہنچا - بلال رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت ﷺ پھنس گئے اب تم امامت کرتے ہو - انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو - خیر بلال نے تکبیر کہی اور ابو بکر آگے بڑھے نماز شروع کر دی - پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے صفوں کو چیرتے ہوئے آپ چلے آرہے تھے - یہاں تک کہ پہلی صف میں ان کر کھڑے ہوئے اور لوگوں نے تصفیح شروع کی - سہل نے کہا جانتے ہو تصفیح کسے کہتے ہیں یعنی تالی بجانا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی وہ نماز میں کسی اور طرف دھیان ہی نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں - تو انہوں نے نگاہ پھیری دیکھتے کیا ہیں آنحضرت ﷺ صف میں کھڑے ہیں آپ نے ان کو اشارہ کیا (پڑھاؤ) اپنی جگہ رہو لیکن ابو بکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا - پھر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور آنحضرت ﷺ آگے بڑھ گئے آپ نے نماز پڑھائی -

۷۶۱ - بَابُ مَنْ سَمَّى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى غَيْرِ مُوَاجَهَةٍ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

باب: نماز میں نام لے کر دعا یا بد دعا کرنا یا کسی کو سلام کرنا بغیر اس کے مخاطب کئے اور نمازی کو معلوم نہ ہو -

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدُ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نَقُولُ: التَّحِيَّةُ فِي الصَّلاَةِ وَنُسَمِّي وَيُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ)).

۱۱۲۹ - ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عبدالصمد عمی عبدالعزیز بن عبدالصمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم (پہلے) نماز میں یوں کہا کرتے تھے فلانے کو سلام اور نام لیتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا یوں کہا کرو التحیات للہ اخیر تک یعنی ساری بندگیاں اور کورنشیں اور اچھی باتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے پیغمبر تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں - جب تم نے یہ کہا تو اللہ کے ہر ایک بندے کو آسمان میں ہو یا زمین میں اپنا سلام پہنچا دیا -

٧٦٢- بَابُ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ

باب: تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے

١١٣٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

۱۱۳۰- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ مردوں کے لئے ہے۔

١١٣١- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)).

۱۱۳۱- ہم سے یحییٰ بن جعفر بلخی نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مردوں کے لئے سبحان اللہ کہنا ہے اور عورتوں کیلئے تالی بجانا۔

٧٦٣- بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرِيَّ فِي صَلَاتِهِ

باب: جو شخص نماز میں الٹے پاؤں پیچھے سرک جائے

أَوْ تَقَدَّمَ بِأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یا آگے بڑھ جائے کسی حادثے کی وجہ سے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ سہل بن سعد نے یہ آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے۔

١١٣٢- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: ((أَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَهُمْ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ، فَفَجَأَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ، فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ. فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِالنَّبِيِّ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ. فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ أَتِمُّوا. ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَأَرْخَى السِّتْرَ. وَتُوُفِّيَ ذَلِكَ الْيَوْمَ ﷺ)).

۱۱۳۲- ہم سے بشر بن محمد نے یہ بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن پیر کے روز مسلمان صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کی امامت کر رہے تھے ایک ہی ایکا آنحضرت ﷺ پر ان کی نگاہ پڑ گئی آپ نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ان کو دیکھا وہ (نماز میں) صفیں باندھے کھڑے تھے۔ آپ مسکرا کر ہنسے۔ ابو بکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے اور سمجھے کہ آنحضرت ﷺ نماز کے لئے برآمد ہوں گے اور مسلمانوں کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر خوشی کے مارے یہ حال ہوا کہ نماز ہی توڑ دیں۔ لیکن ہاتھ سے اشارہ فرمایا اپنی نماز پوری کرو۔ پھر آپ حجرے کے اندر تشریف لے گئے اور پردہ ڈال لیا۔ اور اسی روز آپ کی وفات ہوئی۔ رحمت اللہ کی آپ پر اور سلام۔

٧٦٤- بَابُ إِذَا دَعَتِ الْأُمُّ

باب: اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی ماں اس کو بلائے تو

وَلَدَهَا فِي الصَّلاَةِ

کیا کرے؟

۱۱۳۳- وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نَادَتِ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صُومَعَةٍ فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي. قَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي. فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، قَالَ: اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلاَتِي. قَالَتْ: اللَّهُمَّ لاَ يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرُ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيسِ؛ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةٌ تَرْعَى الْغَنَمَ، فَوَلَدَتْ، فَقِيلَ لَهَا: مِمَّنْ هَذَا الْوَلَدُ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ. قَالَ جُرَيْجٌ: أَيْنَ هَذِهِ الَّتِي تَزْعُمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي؟ قَالَ : يَا بَابُوسُ. مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ : رَاعِي الْغَنَمِ)).

۱۱۳۳- اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے کہا ابوہریرہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا (کہ بنی اسرائیل میں) ایک عورت تھی- اس نے اپنے بیٹے کو آواز دی وہ اپنے عبادت خانے میں تھا کہنے لگی جریج اس وقت نماز میں لگا دعا کرنے یا میرے اللہ اب میں کیا کروں- نماز پڑھوں یا ماں کا جواب دوں- پھر ماں نے پکارا جریج- جریج دعا کرنے لگا یا میرے اللہ میں کیا کروں- ماں کو دیکھوں یا نماز کو پھر اس نے پکارا جریج- جریج نے یہی دعا کی یا میرے اللہ نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں؟ آخر اس کی ماں نے تنگ ہو کر بددعا کی یا اللہ جریج اس وقت تک نہ مرے- جب تک کنچیوں کا منہ نہ دیکھے- اس کے عبادت خانے کے پاس ایک گڈرنی (دھنگرنی) رہتی تھی جو بکریاں چرایا کرتی تھی وہ جنی تو لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی ہو- وہ کہنے لگی جریج کا لڑکا ہے- اور کس کا وہ اپنے عبادت خانے سے اتر کر میرے پاس رہا تھا- جریج کو (جب یہ حال معلوم ہوا تو کہنے لگا) وہ عورت کہاں ہے جو اپنا بچہ مجھ سے بیان کرتی ہے (خیر اس بچے کو سامنے لائی) جریج نے اس سے پوچھا بابوس بتا تیرا باپ کون ہے؟ وہ بول اٹھا میرا باپ گڈریا (دھنگر) ہے-

۷۶۵- بَابُ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلاَةِ

باب: نماز میں کنکریاں ہٹانا

۱۱۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ : ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً)).

۱۱۳۴- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا مجھ سے معیقیب بن ابی فاطمہ صحابی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس آدمی سے فرمایا جو سجدے کی جگہ پر مٹی برابر کیا کرتا تھا اگر ایسا کرنا ہے تو ایک ہی بار کر-

۷۶۶- بَابُ بَسْطِ الثَّوبِ فِي الصَّلاَةِ لِلسُّجُودِ

باب: نماز میں سجدے کے لئے کپڑا بچھانا

۱۱۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا

۱۱۳۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا

غَالِبُ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ)).

ہم سے غالب قطان نے انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم لوگ سخت گرمی میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے ہم میں کوئی (سخت گرمی کی وجہ سے) اپنی پیشانی زمین سے نہ لگا سکتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا۔

۷۶۷- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کون کون سے کام درست ہیں

۱۱۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلَيَّ فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي، فَرَفَعْتُهَا، فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا)).

۱۱۳۶- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے وہ ابوالنضر سالم بن ابی امیہ سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ کے قبلے میں (یعنی آپؐ کے منہ کی طرف) میں اپنے پاؤں لمبے کئے ہوتی آپ نماز پڑھتے ہوتے جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے ہاتھ لگاتے میں پاؤں سمیٹ لیتی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں لمبے کر لیتی۔

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿رَبِّ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي﴾ فَرَدَّهُ اللهُ خَاسِئًا)).

۱۱۳۷- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے ایک نماز پڑھی اس کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آیا۔ اس نے میری نماز توڑنے کے لئے زور لگایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا میں نے اس کا گلا گھونٹا یا اس کو دھکیل دیا۔ اور میں نے یہ چاہا مسجد کے ایک ستون سے اس کو باندھ دوں۔ صبح کو تم اس کو دیکھو لیکن مجھ کو حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا یاد آئی پروردگار مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ذلت کے ساتھ اس کو بھگا دیا۔

۷۶۸- بَابُ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أُخِذَ ثَوْبُهُ يَتَّبِعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ

باب: اگر آدمی نماز میں ہو اور اس کا جانور چھوٹ بھاگے اور قتادہ نے کہا اگر چور نمازی کے کپڑے لے بھاگے تو اس کے پیچھے دوڑے اور نماز چھوڑ دے

۱۱۳۸- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ ((كُنَّا بِالْأَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُورِيَّةَ، فَبَيْنَا أَنَا عَلَى جُرُفِ نَهْرٍ إِذَا جَاءَ

۱۱۳۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ازرق بن قیس نے انہوں نے کہا ہم اہواز میں (جو کئی بستیاں ہیں بصرے اور ایران کے بیچ میں) خارجیوں سے لڑ رہے تھے

رَجُلٌ يُصَلِّي، وَإِذَا لِجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ، فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ، وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا - قَالَ شُعْبَةُ : هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ - فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ، وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ ثَمَانَ وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ)).

ایک بار میں نہر کے کنارے بیٹھا تھا- اتنے میں ایک شخص نماز پڑھنے لگا- گھوڑے کی لگام ہاتھ میں لئے گھوڑا اس کو کھینچنے لگا- اور وہ اس کے پیچھے جانے- شعبہ نے کہا وہ شخص (ابو برزہ اسلمی) صحابی تھا یہ دیکھ کر (ایک مردود نام نامعلوم) کہنے لگا یا اللہ اس بوڑھے کا ناس کر- جب وہ بوڑھا نماز سے فارغ ہوا تو ان مردود خارجیوں سے کہنے لگا- میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے تو آنحضرت ﷺ کے ساتھ چھ یا سات آٹھ جہاد کئے ہیں اور میں دیکھ چکا ہوں- جو آپ لوگوں پر آسانی کرتے تھے- اور مجھ کو یہ اچھا معلوم ہوا کہ اپنا گھوڑا ساتھ لے کر لوٹوں نہ کہ اس کو چھوڑ دوں- وہ جہاں چاہے چل دے اور میں تکلیف اٹھاؤں-

۱۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُورَةً أُخْرَى، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ. لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ، حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ)).

۱۱۳۹- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا سورج گہن ہوا تو آنحضرت ﷺ (نماز میں کھڑے ہوئے) آپؐ نے ایک لمبی سورت پڑھی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر دوسری سورت شروع کی پھر رکوع کیا تو اس رکعت کو ختم کیا اور سجدے میں گئے- پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا پھر (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں- جب تم ان کا گہنانا دیکھو تو نماز پڑھتے رہو- جب تک گہن موقوف ہو- اور دیکھو میں نے اسی جگہ وہ سب چیزیں دیکھ لیں- جن کا مجھ سے وعدہ ہے یہاں تک کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں بہشت کا ایک خوشہ لینا چاہتا ہوں- جب تم نے دیکھا ہوگا- میں (نماز میں آگے بڑھنے لگا تھا- اور میں نے دوزخ دیکھی وہ اپنے آپ کو کھا رہی تھی- جب تم نے دیکھا میں نماز میں پیچھے ہٹ گیا- اور میں نے عمرو بن لحی کو دوزخ میں دیکھا- اسی نے (عرب میں) سانڈ کی رسم نکالی-

۷۶۹- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلاَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: نَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِهِ فِي كُسُوفٍ

باب: نماز میں تھوکنا اور پھونکنا درست ہے

اور عبداللہ بن عمرو سے گہن کی حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گہن کی نماز میں سجدے میں پھونک ماری-

۱۱۴۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ : ((إِنَّ اللهَ قِبَلَ أَحَدِكُمْ، فَإِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ فَلَا يَبْزُقَنَّ - أَوْ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ)) - ثُمَّ نَزَلَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ)).

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ يَسَارِهِ.

۱۱۴۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں رینٹ دیکھی تو مسجد والوں پر غصے ہوئے اور فرمایا اللہ منہ کے سامنے ہے جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو نہ تھوکے رینٹ (بلغم) نہ نکالے پھر آپ اترے اور اپنے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب کوئی تھوکنا چاہے تو بائیں طرف تھوکے۔

۱۱۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلَكِنْ عَنْ شِمَالِهِ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى)).

۱۱۴۱- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز میں ہو تو وہ اپنے مالک سے چپکے چپکے عرض کرتا ہے اس کو چاہئے سامنے نہ تھوکے نہ داہنے طرف البتہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے تھوکے۔

۷۷۰- بَابُ مَنْ صَفَّقَ جَاهِلاً مِنَ الرِّجَالِ

باب: اگر کوئی مرد مسئلہ نہ جان کر نماز میں دستک دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی

فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس بات میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۷۷۱- بَابُ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّي : تَقَدَّمْ أَوِ انْتَظِرْ فَانْتَظَرَ - فَلَا بَأْسَ

باب: اگر نمازی سے کوئی کہے آگے بڑھ جایا ٹھہر جا اور وہ (آگے بڑھ جائے) یا ٹھہر جائے تو کوئی قباحت نہیں

۱۱۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُمْ عَاقِدُو أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ، فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا)).

۱۱۴۲- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ مرد لوگ اپنے تہہ بند گردن سے باندھے ہوئے نماز پڑھتے کیونکہ تہ بند چھوٹے تھے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا کہ تم اپنا سر (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھانا کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

۷۷۲- بَابُ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي

باب: نماز میں سلام کا جواب (زبان

الصَّلاَةِ

سے) نہ دے

١١٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابنُ فُضَيْلٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَن عَبْدِ اللهِ قَالَ: ((كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ((إِنَّ فِي الصَّلاَةِ لَشُغْلاً)).

۱۱۴۳- ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے وہ اعمش سے وہ ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا پہلے میں آنحضرت ﷺ کو نماز میں سلام کیا کرتا تو آپ جواب دیتے- جب ہم (حبش سے) لوٹ کر آئے تو میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا نماز میں تو آدمی (خدا کی طرف) مشغول رہتا ہے-

١١٤٤- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللهُ أَعْلَمُ بِهِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الأُولَى. ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَ قَالَ: ((إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)). وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ)).

۱۱۴۴- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے کثیر بن شنظیر نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے- انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ بنی مصطلق میں) مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا- میں گیا اور کام پورا کر کے لوٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا- آپ کو سلام کیا- آپ نے جواب نہیں دیا- میرے دل میں اللہ جانے کیا بات آئی- میں نے اپنے دل میں کہا شائد میں دیر سے آیا اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر خفا ہیں- پھر میں نے آپ کو سلام کیا- آپؐ نے جواب نہ دیا- اب تو میرے دل میں پہلے سے زیادہ خیال آیا- پھر میں نے تیسری بار سلام کیا- تو آپؐ نے جواب دیا- اور فرمایا پہلے (دو بار) جو میں نے جواب نہ دیا تو اس وجہ سے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا- اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے- اس کا منہ قبلے کی طرف نہ تھا اور طرف تھا-

٧٣٣- بَابُ رَفْعِ الأَيْدِي فِي الصَّلاَةِ لأَمْرٍ يَنْزِلُ بِهِ

باب نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے تو ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

١١٤٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوفٍ بِقُبَاءٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ بِلاَلٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: يَا أَبَا

۱۱۴۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ بنی عمر بن عوف کے لوگوں نے آپس میں کچھ جھگڑا کیا ہے- آپؐ اپنے کئی اصحاب کے ساتھ ان میں ملاپ کرانے کو تشریف لے گئے- وہاں آپؐ ٹھہر گئے اور ادھر نماز کا وقت آن پہنچا- تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت

بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ. فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ يَشُقُّهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ مِنَ الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ - قَالَ سَهْلٌ: التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيقُ- قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَي وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَالَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ. مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ)). ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟)) قَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے - اے ابو بکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (تو بنی عمر بن عوف کے لوگوں میں) پھنس گئے اور نماز کا وقت آن پہنچا- تم لوگوں کی امامت کرتے ہو- انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو- خیر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور ابو بکر آگے بڑھے - اللہ اکبر کہا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آن پہنچے- اور چیرتے چیرتے پہلی صف میں آن کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تصفیح کرنا شروع کی- سہل رضی اللہ عنہ نے کہا تصفیح کہتے ہیں دستک دینے کو- سہل نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے- جب لوگوں نے بہت دستکیں دیں تو انہوں نے دیکھا کیا دیکھتے ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں- آپؐ نے ابو بکر کو اشارہ کیا تم نماز پڑھاؤ- لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا پھر الٹے پاؤں پیچھے سر کے صف میں شریک ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی- جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف منہ کیا- اور فرمایا لوگو تم کو کیا ہو گیا- جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آتا ہے تو تالیاں بجانے لگتے ہو- تالی بجانا تو عورتوں کے لئے ہے- جس کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے وہ سبحان اللہ کہے- پھر آپ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا ابو بکر! تم نے نماز کیوں نہ پڑھائی جب میں نے تم کو اشارہ کر دیا؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ زیب دیتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے-

٧٧٤- بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے؟

١١٤٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ)). وَقَالَ هِشَامٌ وَأَبُو هِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي

١١٤٦- ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا منع ہوا اور ہشام اور ابو ہلال محمد بن سلیم نے ابن سیرین سے، اس حدیث کو روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے- انہوں نے ہشام بن حسان فردوسی سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن سیرین نے

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا)).

خبر دی- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

۷۷۵- بَابُ يُفْكِرُ الرَّجُلُ الشَّيءَ فِي الصَّلَاةِ

باب نماز میں آدمی کسی بات کی فکر کرے تو کیسا؟

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي لأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نماز میں جہاد کے لئے اپنی فوج کا سامان کیا کرتا ہوں-

۱۱۴۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا دَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأَى مَا فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ فَقَالَ: ((ذَكَرْتُ - وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ - تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ - أَوْ يَبِيتَ - عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ)).

۱۱۴۷- ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عمر بن سعید نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی- جب آپ نے سلام پھیرا تو جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی ایک بی بی کے پاس گئے پھر باہر نکلے اور لوگوں کے چہروں پر جو آپ کے جلد اٹھ جانے سے تعجب تھا، اس کو ملاحظہ کیا- فرمایا مجھے نماز میں سونے کی ایک ڈلی کا خیال آیا- مجھے (معلوم ہوا کہ) رات تک یا شام تک وہ ہمارے پاس رہے- میں نے اس کے بانٹنے کا حکم دے دیا-

۱۱۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ الأَعْرَجِ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أُذِّنَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ أَدْبَرَ، فَإِذَا سَكَتَ أَقْبَلَ، فَلاَ يَزَالُ بِالْمَرْءِ يَقُولُ لَهُ اذْكُرْ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى)). قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَسَمِعَهُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

۱۱۴۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر گوز لگاتا بھاگتا ہے اس لئے کہ اذان نہ سنے جہاں موذن خاموش ہوا یہ مردود پھر آجاتا ہے- جب تکبیر ہوئی پھر چل دیتا ہے- جہاں تکبیر ہو چکی پھر آجاتا ہے اور آدمی سے (دل میں گھس کر) کہتا ہے وہ یاد کر یہ یاد کر وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو کبھی یاد نہ آئیں- یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے- اس نے کتنی رکعات پڑھیں- ابوسلمہ نے کہا جب کسی آدمی کو ایسا ہو تو بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کرے ابوسلمہ نے یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا-

۱۱۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ

۱۱۴۹- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان ابن عمر نے کہا ہم کو ابن ابی ذائب نے خبر دی- وہ سعید مقبری سے انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ نے بہت حدیثیں

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((يَقُولُ النَّاسُ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ. فَلَقِيتُ رَجُلاً فَقُلْتُ: بِمَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ؟ فَقَالَ: لاَ أَدْرِي. فَقُلْتُ: أَلَمْ تَشْهَدْهَا؟ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: لَكِنْ أَنَا أَدْرِي، قَرَأَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا)).

بیان کیں اور حال یہ تھا کہ (آنحضرت ﷺ کے زمانے میں) میں نے ایک شخص سے پوچھا گزشتہ رات کو آنحضرت ﷺ نے کونسی سورت پڑھی تھی کہنے لگا میں نہیں جانتا میں نے کہا کیا تو نماز میں شریک نہیں تھا وہ کہنے لگا تھا تو سہی پر (مجھ کو یاد نہیں) میں نے کہا مجھے تو (خوب یاد ہے) فلانی فلانی سورتیں آپ نے پڑھی تھیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

٧٧٦ - بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَرِيضَةِ

باب اگر چار رکعتی نماز میں قعدہ نہ کرے اور بھولے سے اٹھ کھڑا ہو تو سجدہ سہو کر لے

١١٥٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ((صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ. فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ سَلَّمَ)).

۱۱۵۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک بن انس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی (چار رکعتی) نماز میں دو رکعات پڑھائیں - پھر اٹھ کھڑے ہوئے پہلا قعدہ نہیں کیا لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر چکے تو ہم آپ کے سلام کے منتظر تھے - آپ نے اللہ اکبر کہا - اور سلام سے پہلے دو سجدے کئے بیٹھے بیٹھے پھر سلام پھیرا۔

١١٥١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ مِنِ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَجْلِسْ بَيْنَهُمَا. فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ)).

۱۱۵۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور قعدہ اولیٰ نہیں کیا جب نماز پوری کر چکے تو دو سجدے کئے - پھر ان کے بعد سلام پھیرا۔

٧٧٧- بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

باب: اگر پانچ رکعات پڑھ لیں

١١٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ:

۱۱۵۲- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے (بھولے سے) ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں - تو ان سے پوچھا کہ

((مَا ذَاكَ؟)) قَالَ: ((صَلَّيْتَ خَمْسًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ)).

نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں- کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں- تب آپ نے سلام کے بعد سجدے کئے-

٧٧٨- بَابُ إِذَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثٍ

باب: دو رکعات یا تین رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے

فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَوْ أَطْوَلَ

تو نماز کے سجدوں کی طرح یا ان سے لمبے (سہو کے) دو سجدے کرے-

١١٥٣- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ- أَوِ الْعَصْرَ - فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ انْقَصَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((أَحَقٌّ مَا يَقُولُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ)) قَالَ سَعْدٌ: وَرَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، فَسَلَّمَ وَتَكَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ.

١١٥٣- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی- پھر سلام پھیرا تو ذوالیدین کہنے لگا نماز کا حال کیا ہے- یارسول اللہ کیا گھٹ گئی؟ آپ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تب آپ نے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر دو سجدے کیے- سعد نے کہا میں نے دیکھا عروہ بن زبیر نے مغرب کی دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا اور باتیں بھی کیں- پھر باقی ایک رکعت پڑھی- اور دو سجدے کئے اور کہنے لگے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا-

٧٧٩- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سہو کے سجدوں کے بعد پھر تشہد نہ پڑھی اور انس

وَسَلَّمَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَتَشَهَّدَا. وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يَتَشَهَّدُ

اور حسن بصری نے سلام پھیرا (یعنی سجدہ سہو کے بعد) اور تشہد نہیں پڑھا- اور قتادہ نے کہا تشہد نہ پڑھے-

١١٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ

١١٥٤- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ایوب بن ابی تمیمہ سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے تو ذوالیدین کہنے لگا کیا نماز گھٹ گئی؟ یا آپ بھول گئے یارسول اللہ! آپ نے (اور لوگوں کی طرف دیکھ کر) فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعات جو رہ گئی تھیں ان کو پڑھا پھر سلام پھیرا- پھر اللہ اکبر کہا اور

ﷺ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ)).

اپنے سجدے کی طرح (یعنی نماز کے معمول سجدے کی طرح) سجدہ کیا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا۔

۱۱۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: ((قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ: فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ؟ قَالَ: لَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ)).

۱۱۵۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سلمہ بن علقمہ سے انہوں نے کہا- میں نے ابن سیرین سے پوچھا کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ انہوں نے کہا ابوہریرہ کی حدیث میں تو تشہد کا ذکر نہیں ہے-

۷۸۰- بَابُ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سہو کے سجدوں میں تکبیر کہنا

۱۱۵۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ. قَالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ)).

۱۱۵۶- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے تیسرے پہر کی دو نمازوں (ظہر یا عصر) میں سے ایک نماز پڑھائی- ابن سیرین نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی- خیر آپؐ نے دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیا پھر ایک لکڑی پر ٹیکا دے کر آپ کھڑے ہوئے جو مسجد کے آگے لگی تھی- آپؐ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور لوگوں میں ابوبکر اور عمر بھی تھے- وہ بات کرنے میں آپؐ سے ڈرے اور جلد باز لوگ مسجد سے چل بھی دیئے کہتے جاتے تھے نماز گھٹ گئی- ایک شخص جس کو آنحضرت ﷺ ذوالیدین پکارا کرتے تھے- اس نے آپؐ سے عرض کیا کیا آپؐ بھول گئے؟ یا نماز گھٹ گئی؟ آپؐ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز گھٹ گئی- اس نے کہا نہیں آپؐ بھول گئے- پھر آپؐ نے دو رکعات پڑھیں پھر سلام پھیرا- پھر اللہ اکبر کہا اور (اپنی نماز) کے سجدہ کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر سر زمین پر رکھا اور اللہ اکبر کہا اور اپنے (نماز کے) سجدہ کی طرح سجدہ کیا یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا-

۱۱۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ. فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ

۱۱۵۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے وہ اعرج سے وہ عبداللہ بن بحینہ اسدی رضی اللہ عنہ سے جو بنی عبدالمطلب کے حلیف تھے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کئے بغیر اٹھ کھڑے ہوئے جب نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے (سہو کے) دو سجدے کئے ہر سجدے میں بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہا- اور لوگوں نے بھی

قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ، مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ)). تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ.

آپؐ کے ساتھ دونوں سجدے کئے- یہ سجدے اس قعدے کے بدل تھے جو آپؐ بھول گئے تھے- لیث کے ساتھ ابن جریج نے بھی ابن شہاب سے روایت کیا اور سجدوں میں اللہ اکبر کہنا نقل کیا-

۷۸۱- بَابُ إِذَا لَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى: ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا؟

باب: اگر کسی کو یاد نہ رہے کہ تین رکعات پڑھیں یا چار

سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

تو وہ (سلام سے پہلے) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے

۱۱۵۸- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لاَ يَسْمَعَ الأَذَانَ، فَإِذَا قُضِيَ الأَذَانُ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا - مَالَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ! حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى. فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى- ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا - فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۱۵۸- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن ابی عبداللہ دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان پاد تا ہوا پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے- وہ چاہتا ہے اذان نہ سنے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے پھر جب تکبیر ہوتی ہے تو پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے تکبیر ہو چکنے کے بعد پھر آجاتا ہے- اور نمازی کا دل اور طرف لگا دیتا ہے- کہتا ہے فلانی بات یاد کر جو اس کو یاد نہیں ہوتیں- یہاں تک کہ نمازی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں جب تم میں کسی کو یاد نہ رہے- اس نے تین رکعات پڑھیں یا چار تو بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لے-

۷۸۲- بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ

باب: سجدہ سہو فرض اور نفل نماز دونوں میں کرنا چاہئے

وَسَجَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ وِتْرِهِ

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وتر کے بعد سہو کے دو سجدے کئے-

۱۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لاَ يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)).

۱۱۵۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آکر اس کی نماز میں شبہ ڈال دیتا ہے اس کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعات پڑھیں- جب تم میں کسی کو ایسا اتفاق ہو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے-

۷۸۳- بَابُ إِذَا كُلِّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

باب: اگر نمازی سے کوئی بات کرے وہ سن کر ہاتھ کے اشارے سے جواب دے تو نماز فاسد نہ ہوگی

۱۱۶۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُم أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالُوا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا: إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيهِمَا، وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا. فَقَالَ كُرَيْبٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي، فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ. فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا، فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ: قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا، فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ. فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ، فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ، سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ

۱۱۶۰- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے ان کو حضرت عائشہ کے پاس بھیجا اور کہا ہمارے سب کی طرف سے ان کو سلام کہو- اور ان سے پوچھو کہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعات (سنت کی) پڑھنا کیسا ہے- ہمیں خبر پہنچی ہے کہ آپ ان کو پڑھا کرتی ہیں- اور ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کیا اور ابن عباس نے کہا میں تو حضرت عمر کے ساتھ ان رکعتوں کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا- کریب نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور میں نے ان لوگوں کا پیغام ان کو پہنچا دیا- انہوں نے کہا تو ام سلمہ سے پوچھ میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آیا اور جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا وہ ان سے کہہ دیا انہوں نے پھر مجھ کو ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس بھیجا اور وہی کہلایا جو حضرت عائشہؓ کو کہلایا تھا- انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے- پھر میں نے دیکھا آپؐ نے یہ دو رکعات عصر پڑھ کر پڑھیں جب میرے پاس تشریف لائے اس وقت انصار میں سے بنی حرام قبیلے کی کئی عورتیں میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں میں نے چھوکری کو آپؐ کے پاس بھیجا اور کہہ دیا تو آپؐ کے بازو کھڑے ہو کر پوچھ یا رسول اللہ ام سلمہؓ کہتی ہیں آپؐ تو اس دوگانے سے منع کیا کرتے تھے اور اب میں دیکھتی ہوں آپؐ اس کو پڑھ رہے ہیں- اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے سرک جانا چھوکری نے جا کر یہی عرض کیا آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ پیچھے ہٹ گئی- جب آپ نماز پڑھ چکے تو (ام سلمہؓ سے) فرمایا ابوامیہ کی بیٹی تو نے عصر کے بعد دو رکعات پڑھنے کو پوچھا بات یہ ہے کہ عبدالقیس قبیلے کے کچھ لوگ میرے پاس آ گئے تھے ان سے باتیں کرنے میں میں ظہر کے بعد کا دوگانہ نہ پڑھ سکا میں نے اب ان کو پڑھ لیا-

الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ)).

٩- بَابُ الإِشَارَةِ فِي الصَّلاَةِ قَالَهُ كَرِيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: نماز میں اشارہ کرنا یہ کریب نے ام المومنین ام سلمہ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے

١١٦١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ، فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَحَانَتِ الصَّلاَةُ، فَجَاءَ بِلاَلٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ حُبِسَ، وَقَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ. فَأَقَامَ بِلاَلٌ، وَتَقَدَّمَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ، وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لاَ يَلْتَفِتُ فِي صَلاَتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ، وَرَجَعَ الْقَهْقَرِي وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُم شَيْءٌ فِي الصَّلاَةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ؟ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِيْنَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ إِلاَّ

١١٦١- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے رضی اللہ عنہ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں میں (آپس میں) کچھ جھگڑا ہوا تو آپؐ ان میں ملاپ کرانے کے لئے چند آدمی اپنے ساتھ لے کر تشریف لے گئے وہاں آپؐ کو دیر لگی- آپؐ رک گئے ادھر نماز کا وقت آن پہنچا بلال رضی اللہ عنہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے- ابو بکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو وہاں پھنس گئے- اور یہاں نماز کا وقت آن پہنچا تم لوگوں کی امامت کرو گے انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اللہ اکبر کہا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صفوں کے اندر ہوتے چلے آرہے تھے- (پہلی) صف میں آکر کھڑے ہو گئے اس وقت لوگوں نے دستک دینا شروع کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف دھیان نہیں کرتے تھے- جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں تو انہوں نے نگاہ کی دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں آپؐ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا تم نماز پڑھاؤ- (اپنی جگہ پر رہو) انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اللہ کا شکر کیا اور الٹے پاؤں پیچھے سرک کر صف میں کھڑے ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے- آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی- جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا لوگو! تم کو کیا ہو گیا جب نماز میں کوئی امر پیش آئے تو لگے دستکیں دینے دستک دینا تو عورتوں کا کام ہے جس کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آئے وہ سبحان اللہ کہے- سبحان اللہ کہنا جو سنے گا وہ ادھر خیال کرے گے- (اور ہاں) ابو بکر تم کو کیا ہوا تھا جب میں نے تم کو اشارہ کیا تو تم

الْتَفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ؟)) فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے-ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا بھلا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال تھی کہ اللہ کے پیغمبر کے آگے نماز پڑھائے-

۱۱۶۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: ((دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي قَائِمَةً وَالنَّاسُ قِيَامٌ، فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ. فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ رَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ)).

۱۱۶۲- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے سفیان ثوری نے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ حضرت عائشہ کے پاس گئیں-حضرت عائشہ (گہن کی) نماز کھڑی پڑھ رہی تھیں-لوگ بھی نماز میں کھڑے تھے-اسماء نے پوچھا یہ لوگوں کو کیا ہوا حضرت عائشہ نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا کیا کوئی (عذاب کی) نشانی ہے؟ انہوں نے کہا (سر کے اشارے سے بتلایا) ہاں-

۱۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: ((صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ - وَهُوَ شَاكٍ - جَالِسًا، وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا)).

۱۱۶۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں اپنے گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور کچھ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھ رہے تھے- آپؐ نے ان کو اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا امام اس لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب جنازوں کے احکام میں

۷۸۵ - بَابُ فِي الْجَنَائِزِ، وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

باب: جنازوں کے باب میں جو حدیثیں آئی ہیں

وَقِيْلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ.

ان کا بیان اور جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس کا بیان اور وہب بن منبہ سے کہا گیا لا الہ الا اللہ بہشت کی کنجی نہیں ہے-انہوں نے کہا کیوں نہیں ہے- لیکن ہر کنجی میں دندانے ہونا چاہئیں-اگر دندانوں والی کنجی لائے گا تو تالا (قفل) کھلے گا-ورنہ نہیں کھلے گا-

۱۱۶۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

۱۱۶۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن

حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الجَنَّةَ)). فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)).

میمون نے کہا ہم سے واصل بن حیان احدب (کبڑے) نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے پاس (خواب میں) ایک آنے والا (فرشتہ) میرے مالک کے پاس سے آیا اس نے بیان کیا یا مجھ کو یہ خبر دی کہ میری امت میں سے کوئی اس حال میں مر جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، تو وہ بہشت میں جائے گا- میں نے عرض کیا وہ زنا کرے گو وہ چوری کرے آپ نے فرمایا گو وہ زنا کرے گو وہ چوری کرے-

۱۱۶۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ دَخَلَ النَّارَ)). وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۱۱۶۵- ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مر جائے وہ دوزخ میں جائے گا- اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ بہشت میں جائے گا-

۷۸۶- بَابُ الأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: جنازے میں شریک ہونے کا حکم

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلاَمِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ. وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالإِسْتَبْرَقِ)).

۱۱۶۶- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا انہوں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا آپ نے حکم دیا جنازوں کے ساتھ جانے کا، بیمار کو پوچھنے کا، دعوت قبول کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، قسم پورا کرنے کا، سلام کا جواب دینے کا، چھینکنے والے کے لئے دعا کرنے کا اور آپؐ نے منع فرمایا چاندی کے برتن، سونے کی انگوٹھی، خالص ریشمی کپڑے اور دیبا اور قسی اور استبرق سے-

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ

۱۱۶۷- ہم سے محمد ذیلی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیّب نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار ہو

عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ)). وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. وَرَوَاهُ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ.

تو اس کو جا کر پوچھنا، اس کے جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا چھینک کا جواب دینا- عمرو بن ابی سلمہ کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی روایت کیا کہا ہم کو معمر نے خبر دی (انہوں نے زہری سے)

۷۸۷- بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

باب: جب مردہ کفن میں لپیٹ دیا جائے تو اس کے پاس جانا (اس کو دیکھنا)

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: ((أَقْبَلَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ ﷺ- وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ - فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ، لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ: أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا)). قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى. فَقَالَ: اجْلِسْ، فَأَبَى. فَتَشَهَّدَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، إِلَى

۱۱۶۸- ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا مجھ کو معمر بن راشد اور یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے انہوں نے کہا (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی) تو ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے مکان سے جو سنح میں تھا، گھوڑے پر سوار ہو کر آئے- گھوڑے سے اتر کر مسجد میں گئے- کسی سے بات نہیں کی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں گئے- وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے- آپ کو ایک لکیر دار یمنی چادر سے ڈھانپ دیا تھا- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا منہ کھولا (اور گر کر آپ کا بوسہ لیا پھر روئے اور کہنے لگے اے اللہ کے نبی میرا باپ آپ پر قربان آپ کو اللہ تعالیٰ دوبارہ نہیں مارنے کا بس جو موت آپ کے حصے میں اللہ نے لکھ دی تھی وہ ہو چکی ابو سلمہ نے کہا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا- ابو بکر (اس کے بعد حجرے سے) نکلے اور عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اجی بیٹھو بھی- انہوں نے نہ مانا پھر کہا بیٹھو نہ مانا- آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا لوگ سب ان کی طرف جھک گئے- عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا- اما بعد دیکھو (مسلمانو)! جو کوئی تم میں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو گزر گئے اور جو کوئی اللہ کو پوجتا ہے (اس کو کوئی ڈر نہیں) اللہ ہمیشہ زندہ ہے- کبھی مرنے والا نہیں- سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی محمد تو اور کچھ نہیں پیغمبر ہیں ان سے پہلے کئی پیغمبر گزر

الشَّاكِرِيْنَ﴾ [آل عمران: ١٤٤]. وَ اللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلاَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ، فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلاَّ يَتْلُوهَا)).

چکے ہیں-شاکرین تک-خدا کی قسم ایسا معلوم ہوا گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے-کہ اللہ نے یہ آیت اتاری ہے-یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو پڑھا اس وقت لوگوں نے سیکھ لیا پھر تو جس سے سنو وہ یہی آیت پڑھ رہا تھا-

١١٦٩- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلاَءِ- امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ- أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً، فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ، رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟)) فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: ((أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ. وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ - مَا يُفْعَلُ بِي)). قَالَتْ: فَوَاللهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

١١٦٩- یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے بیان کیا ان سے ام العلاء رضی اللہ عنہا نے جو ایک انصاری عورت تھی، اور جس نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی تھی، بیان کیا کہ مہاجرین قرعہ ڈال کر (انصار کو) بانٹ دیئے گئے ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے ہم نے ان کو اپنے گھروں میں اتارا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انتقال کیا جب وہ مر گئے ان کو غسل دیا گیا اور کفن کے کپڑے پہنائے گئے تو آنحضرت ﷺ اندر تشریف لائے میں نے کہا اے ابو السائب (یہ عثمان کی کنیت تھی) اللہ تم پر رحم کرے میں تو یہ گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی آنحضرت ﷺ نے فرمایا (ام العلاء) تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کو عزت دی-میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرا ماں باپ قربان پھر اللہ کس کو عزت دے گا-آنحضرت ﷺ نے فرمایا عثمان مر تو گیا بے شک خدا کی قسم مجھے بھی امید ہے کہ اس کے لئے اچھا ہو گا لیکن خدا کی قسم میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور اس پر یہ نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہونا ہے-ام العلاء نے کہا خدا کی قسم اب کبھی اس کے بعد کسی کو پاک نہیں کہنے کی-

١١٧٠- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ. مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ : مَا يُفْعَلُ بِهِ. وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ.

١١٧٠- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے ویسی ہی حدیث جیسے اوپر گزری اور نافع نے عقیل سے یوں روایت کیا (کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) میں نہیں جانتا عثمان کا کیا حال ہوتا ہے، اور عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے بھی روایت کیا ہے-

١١٧١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ

١١٧١- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا جب میرے باپ (عبداللہ بن عمرو احد کے دن) قتل کئے گئے میں ان کے منہ سے کپڑا کھول کر رونے لگا اور

أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي، وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ لاَ يَنْهَانِي، فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَبْكِينَ أَوْ لاَ تَبْكِينَ، مَا زَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ)) وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

لوگ مجھ کو منع کرتے تھے- لیکن آنحضرت ﷺ نہیں منع کرتے تھے- میری پھوپھی فاطمہ رونے لگی آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو رویا نہ رو عبداللہ (تیرے بھائی) کا تو وہاں یہ درجہ ہے کہ فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کئے رہے جب تم لوگوں نے اس کو اٹھایا شعبہ کے ساتھ ابن جریج نے بھی اس حدیث کو روایت کیا اور کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا-

۷۸۸- بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

باب: آدمی اپنی ذات سے موت کی خبر میت کے وارثوں کو سنا سکتا ہے

۱۱۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا)).

۱۱۷۲- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی حبش کے بادشاہ کے مرنے کی اس روز خبر دی جس روز وہ مرا اور عید گاہ کو تشریف لے گئے اور لوگوں کی صف بندھوائی چار تکبیریں کہیں-

۱۱۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ - وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ- ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ)).

۱۱۷۳- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (غزوہ موتہ) کا ذکر کیا تو فرمایا پہلے زید نے جھنڈا سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر نے سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے سنبھالا وہ بھی شہید، آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں- پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھالا میں نے ان کو سردار نہیں کیا تھا لیکن اللہ نے ان کو فتح دی-

۷۸۹- بَابُ الإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ تیار ہو تو لوگوں کو خبر دینا

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلاَّ آذَنْتُمُونِي؟)).

اور ابو رافع نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی-

۱۱۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ، فَمَاتَ

۱۱۷۴- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی انہوں نے ابواسحاق شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک آدمی مر گیا جس کے پوچھنے کو آنحضرت ﷺ جایا کرتے وہ رات کو مرا- رات ہی کو لوگوں نے

باللَّيْلِ، فَدَفَنُوهُ لَيْلاً. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟)) قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا - وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ - أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ. فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

دفن کر دیا- صبح کو آپ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا تم نے (جنازہ تیار ہوتے وقت) کیوں مجھ کو خبر نہیں کی- انہوں نے کہا رات تھی اور اندھیرا تھا- ہم کو آپ کا تکلیف دینا برا معلوم ہوا- آخر آپؐ اس کی قبر پر آئے اور نماز پڑھی-

۷۹۰- بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ

باب: جس کا بچہ مر جائے وہ صبر کرے اس کی فضیلت

وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ﴾

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا-

۱۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلاَثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)).

۱۱۷۵- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین نابالغ بچے مر جائیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں لے جائے گا- ان بچوں پر اپنی بڑی رحمت کی وجہ سے-

۱۱۷۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا. فَوَعَظَهُنَّ وَقَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)). وَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)). وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ((لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ)).

۱۱۷۶- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اصبہانی نے انہوں نے ذکوان سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے عورتوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا ایک دن ہم کو وعظ سنانے کا مقرر فرما دیجئے- (آپؐ نے مقرر کر دیا) ان کو وعظ سنائی تو فرمایا جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ (قیامت کے دن) دوزخ سے اس کے آگے آڑ ہوں گے ایک عورت (ام سلیم) نے عرض کیا اگر دو مر جائیں- آپ نے فرمایا دو بھی اور شریک نے ابن اصبہانی سے یوں روایت کی مجھ سے ابو صالح ذکوان نے ابو سعید اور ابو ہریرہ سے نقل کیا- انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ تین نابالغ بچے-

۱۱۷۷- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلاَّ تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).

۱۱۷۷- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا میں نے زہری سے سنا انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں وہ صرف قسم اتارنے کے لئے دوزخ میں جائے گا-

۷۹۱- باب قولِ الرَّجلِ للمرأةِ

باب: ایک عورت قبر کے پاس ہو مرد

عندَ القبرِ: اصبري

اس سے کہے صبر کر

۱۱۷۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ: ((اتَّقِي اللهَ، وَاصْبِرِي)).

۱۱۷۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک عورت پر سے گزرے وہ قبر کے پاس بیٹھے رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا خدا سے ڈر اور صبر کر-

۷۹۲- بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب: میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل اور وضو کرانا

وَحَنَّطَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عنهمَا ابنًا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، وَحَمَلَهُ، وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: الْمُسْلِمُ لاَ يَنْجُسُ حَيًّا وَلاَ مَيِّتًا. وَقَالَ سَعْدٌ: لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسَسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ لاَ يَنْجُسُ)).

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید کے بچے کو (جو مر گیا تھا) خوشبو لگائی اور اس کو اٹھایا اور (جنازے کی) نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا- اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مسلمان نہ زندگی میں ناپاک ہوتا ہے- اور نہ مر کر اور سعد بن ابی وقاص نے کہا اگر مردہ نجس ہوتا تو میں اس کو نہ چھوتا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا-

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ. فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ))، يَعْنِي إِزَارَهُ.

۱۱۷۹- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ بن اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا تو آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے اس کو تین بار یا اگر مناسب سمجھو تو پانچ بار یا زیادہ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور اخیر میں کافور رکھو یا کچھ کافور ملا دو پھر جب تم نہلا چکو تو مجھ کو خبر کرو- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب ہم نہلا چکیں تو آپ کو خبر دی- آپؐ نے اپنا تہ بند عنایت کیا اور فرمایا یہ اندر کے بدن پر لپیٹ دو حدیث میں حقو کا لفظ ہے- اس سے مراد تہ بند ہے-

۷۹۳- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

باب: میت کو طاق بار نہلانا مستحب ہے

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَخَلَ عَلَيْنَا

۱۱۸۰- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نُغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: ((أَغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا. فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)). فَقَالَ أَيُّوبُ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: ((أَغْسِلْنَهَا وِتْرًا)) وَكَانَ فِيهِ ((ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا)) وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ: ((ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)) وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو غسل دے رہی تھیں- آپؐ نے فرمایا تم اس کو پانی اور بیری کے پتے سے تین بار یا پانچ بار یا زیادہ نہلاؤ اور اخیر بار کافور شریک کرو جب نہلا چکو تو مجھ سے کہو جب ہم نہلا چکیں تو آپ کو خبر کی تو آپؐ نے اپنا تہ بند پھینک دیا- اور فرمایا یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو- ایوب سختیانی نے کہا اور حفصہ بنت سیرین نے بھی مجھ سے محمد بن سیرین کی طرح یہ حدیث بیان کی- حفصہ کی حدیث میں یوں ہے اس کو طاق بار نہلاؤ- تین یا پانچ یا سات بار اور یہ بھی ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرو- اور وضو کے اعضاء سے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے ان بالوں میں کنگھی کر کے تین لٹیں کر دیں-

۷۹۴- بَابُ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

باب: غسل میت کی داہنی طرفوں سے شروع کیا جائے

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ (فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ: ((ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)).

۱۱۸۱- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے غسل میں فرمایا اس کی داہنی جانبوں سے اور وضو کے مقاموں سے شروع کرو-

۷۹۵- بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

باب: میت کا غسل وضو کے مقاموں سے شروع کرنا

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَنَا - وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا -: ((ابْدَؤُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)).

۱۱۸۲- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو نہلایا ہم نہلا رہے تھے کہ آپؐ نے فرمایا داہنے حصوں سے اور وضو کے مقاموں سے غسل شروع کرو-

۷۹۶- بَابُ هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ

باب: کیا عورت کے کفن میں مرد کی تہ

فِي إِزَارِ الرَّجُلِ

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَونٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: ((تُوُفِّيَتْ إِبْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ لَنَا: أَغْسِلْنَهَا ثَلاثًا أَوْ خَمْسًا أَو أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي. فَلَمَّا فَرَغْنَا فَآذَنَّاهُ، فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)).

بند شریک ہو سکتی ہے؟

۱۱۸۳- ہم سے عبدالرحمٰن بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گزر گئیں- آپؐ نے فرمایا اس کو تین بار نہلاؤ یا ضرورت سمجھو تو پانچ بار یا زیادہ پھر جب نہلا چکو تو مجھ سے کہو خیر ہم جب نہلا چکے تو آپ کو خبر کی آپؐ نے اپنا حقو یعنی تہ بند اتار کر دے دیا- اور فرمایا اس کو اندر لپیٹ دو-

۷۹۷- بَابُ يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي آخِرِهِ

باب: اخیر بار کے غسل میں کافور شریک کرنا

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: ((تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((أَغْسِلْنَهَا ثَلاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)). وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ.
وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: ((أَغْسِلْنَهَا ثَلاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْسَبْعًا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ)) قَالَ حَفْصَةُ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلاثَةَ قُرُونٍ)).

۱۱۸۴- ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی گزر گئیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا اس کو تین بار اگر مناسب جانو تو پانچ بار یا اس سے زیادہ پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ- اور اخیر میں کافور یا تھوڑا کافور شریک کرو- جب نہلا چکو تو مجھے خبر کرنا- ام عطیہ نے کہا ہم نہلا چکے تو آپ کو خبر کر دی- آپؐ نے اپنا تہ بند ہماری طرف پھینکا اور فرمایا یہ اندر کا کپڑا کرو- اور ایوب نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ایسا ہی روایت کیا اس میں یہ ہے کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا تین یا پانچ یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ اگر مناسب سمجھو تو نہلاؤ حفصہ نے کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے ان کے سر کے بالوں کی تین لٹیں کر دیں-

۷۹۸- بَابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ

باب: میت عورت ہو تو غسل کے وقت اس کے بال کھولنا

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لاَبَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ.

بال کھولنا- اور ابن سیرین نے کہا عورت کے بال کھولنا کچھ برا نہیں-

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَتْنَا

۱۱۸۵- ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی ایوب نے کہا میں نے سنا ایسا ایسا اور میں نے حفصہ بنت سیرین سے سنا وہ کہتی تھیں- مجھ سے ام

أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثَلاَثَةَ قُرُونٍ، نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلاَثَةَ قُرُونٍ)).

عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عورتوں نے آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں کو تین لٹیں کر دیا بالوں کو کھول ڈالا- اور پھر دھویا- پھران کی تین لٹیں کر دیں-

۷۹۹-بَابُ كَيْفَ الإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ

باب: میت پر کپڑا کیونکر لپیٹنا چاہئے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ

اور امام حسن بصری نے کہا عورت کے لئے ایک پانچواں کپڑا چاہئے جس سے قمیص کے تلے رانیں اور سرین باندھے جائیں-

۱۱۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: ((جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِمَّنْ اللاَّتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ- قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: ((أَغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). قَالَتْ: فلما فرَغنا أَلْقَى إلينا حِقْوَهُ فقال: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ))، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ. وَلاَ أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ. وَزَعَمَ أَنَّ الإِشْعَارَ الْفُفْنَهَا فِيهِ. وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلاَ تُؤْزَرَ.

۱۱۸۶- ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی ان کو ایوب سختیانی نے انہوں نے کہا میں نے ابن سیرین سے سنا وہ کہتے تھے ام عطیہ رضی اللہ عنہا جو ایک انصاری عورت ان عورتوں میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی- جو جلدی جلدی اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے بصرے میں آئی لیکن اس کو نہ پا سکی (وہ پہلے ہی مر گیا یا چل دیا) اس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے- ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کو نہلا رہے تھے آپ نے فرمایا تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اگر مناسب سمجھو پانی اور بیری سے اس کو نہلاؤ اور اخیر میں کافور شریک کرو جب نہلا چکو تو مجھے اطلاع دو- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے نہلا کر آپ کو خبر کی آپ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہ بند پھینکا اور فرمایا یہ تو اندر بدن سے لپیٹ دو اور ابن سیرین بھی عورت کے لئے یہی حکم دیتے تھے کہ اس کے بدن پر کپڑا لپیٹ دیا جائے تہ بند نہ پہنایا جائے-

۸۰۰- بَابُ هَلْ يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْأَةِ ثَلاَثَةَ قُرُونٍ

باب: کیا عورت کے بالوں کی تین لٹیں کی جائیں گی؟

۱۱۸۷- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))- تَعْنِي ثَلاَثَةَ قُرُونٍ - وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ: ((نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا)).

۱۱۸۷- ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ام الہذیل حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی کے بال گوندھ کر ان کی تین چوٹیاں کر دیں اور وکیع نے سفیان سے یوں روایت کیا ایک پیشانی کی طرف کے بالوں کی چوٹی اور ادھر ادھر کی-

۸۰۱- بَابُ يُلْقَى شَعْرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا ثلاثة قرون

باب: عورت کے بالوں کی تین لٹیں کر کے اس کے پیچھے ڈال دی جائیں

۱۱۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ((تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)). فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا)).

۱۱۸۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے کہا ہم سے حفصہ بنت سیرین نے بیان کیا انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو آپ ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے اس کو بیری (ڈال کر پانی) سے طاق بار نہلاؤ تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ اگر مناسب سمجھو اور اخیر میں کافور یا یوں فرمایا تھوڑا کافور شریک کر دو- جب نہلا چکو تو مجھے خبر کر دو خیر ہم جب نہلا چکے تو آپ کو اطلاع کی- آپ نے اپنا تہ بند پھینکا ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں گوندھ کر ان کی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیں-

۸۰۲- بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

باب سفید کپڑوں کا کفن کرنا

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ)).

۱۱۸۹- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یمن کے تین سفید سوتی دھوئے کپڑوں میں کفن دیئے گئے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ-

۷۰۳- بابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

باب دو کپڑوں میں کفن دینا

۱۱۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ- أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ

۱۱۹۰- ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص (حج کا احرام باندھے) عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اتنے میں اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی (وہ مر گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو- اور دو کپڑوں میں کفن کرو- اور خوشبو نہ لگاؤ- نہ اس کا منہ ڈھانپو وہ قیامت کے دن لبیک

يُبْعَثُ يَومَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

پکارتا ہوا اٹھے گا-

٨٠٤- بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

باب: میت کو خوشبو لگانا

١١٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ- أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَومَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

١١٩١- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص احرام باندھے تھا، اونٹ نے (اس کو گرا کر) اس کی گردن توڑ ڈالی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے- آپؐ نے فرمایا ایسا کرو اس کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو- اور دو کپڑوں میں اس کا کفن کرو اور خوشبو نہ لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ اللہ اس کو قیامت کے دن (احرام ہی کی حالت میں) لبیک پکارتا ہوا اٹھائے گا-

٨٠٥- بَابُ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ

باب محرم کو کیونکر کفن دیا جائے؟

١١٩٢- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَجُلاً وَقَصَهُ بَعِيْرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَومَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا)).

١١٩٢- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی اور ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپؐ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں اسے کفن دو- اور خوشبو نہ لگانا نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن (احرام والوں کی شکل میں گوند سے) بال جمائے ہوئے اٹھائے گا-

١١٩٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺبِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، قَالَ أَيُّوبُ: فَوَقَصَتْهُ- وَقَالَ عَمْرٌو: فَأَقْصَعَتْهُ - فَمَاتَ، فَقَالَ: ((اغْسِلُو بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَومَ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَيُّوبُ : يُلَبِّي، وَقَالَ عَمْرٌو : مُلَبِّيًا)).

١١٩٣- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار اور ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا- اتنے میں اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا ایوب نے کہا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور عمرو نے یوں کہا اونٹنی نے اس کو گرتے ہی مار ڈالا خیر وہ مر گیا آپؐ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری سے نہلاؤ اور دو کپڑوں میں کفن دو اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا منہ چھپاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا- یہ عمرو نے کہا ایوب نے یوں کہا لبیک کہہ رہا ہوگا-

٨٠٦- بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيْصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لاَ يُكَفُّ، وَمَنْ كُفِّنَ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ

باب: قمیص میں کفن دینا، اس کا حاشیہ سیا ہوا ہو یا بے سیا اور بغیر قمیص کے کفن دینا

١١٩٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : ((أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَعْطِنِي قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ. فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيْصَهُ فَقَالَ: ((آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ)). فَآذَنَهُ. فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ : ((أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾)).

١١٩٤- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) جب مر گیا- اس کا بیٹا (عبداللہ جو پکا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اپنا قمیص عنایت فرمایئے اور اس پر نماز پڑھئے اس کے لئے دعا کیجئے- آپؐ نے اپنا قمیص اس کو دے دیا اور فرمایا (جنازہ تیار ہو تو) مجھ کو خبر کر دینا- عبداللہ نے خبر کر دی آپؐ نے پڑھنے کا قصد کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کھینچا اور عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا- آپؐ نے فرمایا مجھ کو یہ اختیار دیا ہے کہ ان کے لئے دعا کرنا نہ کر- اگر ستر بار دعا کرے گا- جب بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا- غرض آپؐ نے اس پر نماز پڑھی- سورۂ برات کی یہ آیت اتری- منافق جو کوئی مر جائے اس پر کبھی نماز مت پڑھ- نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو-

١١٩٥- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ)).

١١٩٥- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر اس وقت آئے جب وہ دفن ہو چکا تھا- آپؐ نے اس کی لاش نکلوائی اور اپنا لب اس پر ڈالا اور اپنا کرتہ اس کو پہنایا-

٨٠٧- بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ

باب بغیر قمیص کے کفن دینا

١١٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ سَحُوْلِ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ)).

١١٩٦- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں جو دھوئے ہوئے سوتی تھے، کفن دیئے گئے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ-

١١٩٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

١١٩٧- ہم سے مسدد نے بیان کا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے کہا میرے باپ عروہ نے مجھ سے بیان

ا للّٰہ عَنْهَا ((أَنَّ رَسُولَ ا للّٰہِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ ا للّٰہِ أَبُو نُعَيْمٍ لاَ يَقُولُ ثَلاَثَةٌ وَعَبْدُ ا للّٰہِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ يَقُولُ ثَلاَثَةٌ)).

کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا- ان میں نہ قمیص تھا نہ عمامہ تھا- امام بخاری نے کہا ابو نعیم راوی تین کا لفظ نہیں کہتا- اور عبداللہ بن ولید نے سفیان سے تین کا لفظ نقل کیا ہے-

٨٠٨- بَابُ الْكَفَنِ وبِلاَ عِمَامَةٍ

باب کفن میں عمامہ نہ ہونا

١١٩٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ا للّٰہُ عَنْهَا: ((أَنَّ رَسُولَ ا للّٰہِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ)).

١١٩٨- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ تین (دھوئے ہوئے) سفید کپڑوں میں کفن دیئے گئے- نہ ان میں قمیض تھا نہ عمامہ-

٨٠٩- بابُ الْكَفَنِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب کفن کی تیاری میت کے سارے مال میں سے کرنا چاہئے

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِي وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : الْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ، ثُمَّ بِالدَّيْنِ، ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ. وَقَالَ سُفْيَانُ : أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ.

اور عطاء اور زہری اور عمرو بن دینار اور قتادہ کا یہی قول ہے اور عمرو بن دینار نے کہا خوشبودار کا خرچ بھی سارے مال سے کیا جائے اور ابراہیم نخعی نے کہا پہلے مال میں سے کفن کی تیاری کریں پھر قرض ادا کریں- پھر وصیت پوری کریں اور سفیان ثوری نے کہا قبر اور غسال کی اجرت بھی کفن میں داخل ہے-

١١٩٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : ((أُتِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ ا للّٰہُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ، فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ - وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي - فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ بُرْدَةٌ. وَقُتِلَ حَمْزَةُ - أَوْ رَجُلٌ آخَرُ - خَيْرٌ مِنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ بُرْدَةٌ. لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا. ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي)).

١١٩٩- ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک روز کھانا رکھا گیا انہوں نے کہا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے- وہ (جنگ احد میں) شہید ہوئے- ان کے کفن کو صرف ایک چادر ملی اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ یا کسی اور کو کہا وہ شہید ہوئے مجھ سے بہتر تھے، ان کے کفن کو صرف ایک چادر ملی- میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو ہمارے چین آرام کے سامان ہم کو جلدی سے دنیا ہی میں دے دیئے گئے ہوں- پھر رونا شروع کیا-

٨١٠- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلاَّ

باب اگر میت کے پاس ایک ہی

ثَوبٌ وَاحِدٌ

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ ((أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ - وَكَانَ صَائِمًا - فَقَالَ : قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ - وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي - كُفِّنَ فِي بُرْدَةٍ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلاهُ بَدَا رَأْسُهُ. وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ - وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي - ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ : أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا. ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ.

کپڑا نکلے

۱۲۰۰- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا لایا گیا وہ روزہ دار تھے تو کہنے لگے ہائے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھے- ان کو ایک چادر کا کفن ملا- ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے- پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا اور میں سمجھتا ہوں- یہ بھی کہا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھے پھر ان کے بعد تو ہم کو دنیا کی خوب کشائش ہوئی- یا یوں کہا ہم کو دنیا بھی بہت ملی- ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو ہماری نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں مل گیا ہو- پھر (عبدالرحمٰن بن عوف) لگے رونے اور کھانا بھی چھوڑ دیا-

۸۱۱- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلاَّ مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ بِهِ رَأْسُهُ

باب اگر کفن کا کپڑا چھوٹا ہو کہ سر اور پاؤں دونوں نہ ڈھنپ سکیں تو سر چھپا دیں (پاؤں پر گھاس وغیرہ ڈال دیں)

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ: فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا. قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ بِهِ إِلاَّ بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ)).

۱۲۰۱- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے شقیق نے کہا ہم سے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ محض اللہ کے لئے ہجرت کی (وطن چھوڑا) تو ہمارا بدلہ اللہ کے ذمے ہو گیا- ہم میں سے بعضوں نے تو مرنے تک اپنے بدلے میں سے کچھ نہ کھایا ان میں مصعب بن عمیر تھے اور بعضوں کا میوہ پک گیا- وہ چن چن کر کھاتا ہے- مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے ہم کو ان کے کفن کے لئے کچھ نہ ملا بس ایک چادر تھی ان کا سر اس سے چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں چھپاتے تو سر باہر نکل آتا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ ان کا سر چھپا دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (خوش بودار گھاس) ڈال دو-

۸۱۲- باب مَنِ استعدَّ الكفَنَ

باب آنحضرت ﷺ کے زمانے میں اپنا کفن تیار کرنا اور

في زمَنِ النبيِّ ﷺ فلم يُنكَرْ عليهِ

اس پر اعتراض نہ ہونا

۱۲۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا. أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: الشَّمْلَةُ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدَيَّ، فَجِئْتُ لأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلاَنٌ فَقَالَ : اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا. فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ قَالَ : إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لأَلْبَسَهُ، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ)).

۱۲۰۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور ایک بنی ہوئی حاشیہ دار چادر آپؐ کے لئے تحفہ لائی تم جانتے ہو چادر کیا لوگوں نے کہا شملہ، سہل نے کہا ہاں شملہ خیر وہ کہنے لگی یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بنی ہے میں اس لیے لائی ہوں کہ آپؐ اس کو پہنیں، آنحضرت کو چادر کی اس وقت احتیاج تھی آپ نے لے لی باہر نکلے تو اسی کی تہ بند باندھے ہوئے ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوف) کہنے لگے کیا عمدہ چادر ہے، یہ مجھ کو عنایت کیجیے- لوگوں نے عبدالرحمٰن سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا تم جانتے ہو کہ آنحضرت کو چادر کی ضرورت تھی- آپؐ نے اس کو پہن لیا پھر تم نے کیسے مانگی تم یہ بھی جانتے ہو کہ آپؐ کسی کا سوال رد نہیں کرتے- عبدالرحمٰن نے کہا خدا کی قسم! میں نے پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ میں اس کو اپنا کفن کروں گا- سہل نے کہا پھر وہ ان کے کفن میں شریک ہوئی-

٨١٣- بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

باب عورتوں کے جنازے کے ساتھ جانا کیسا ہے

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((نُهِينَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا)).

۱۲۰۳- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ام الہذیل حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا مگر تاکید سے منع نہیں ہوا-

٨١٤- بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

باب عورت کا اپنے خاوند کے سوا اور کسی پر سوگ کرنا

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : تُوُفِّيَ ابْنٌ لأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ قَالَتْ: ((نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ إِلاَّ لِزَوْجٍ)).

۱۲۰۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا ام عطیہ رضی اللہ عنہا (صحابیہ) کا ایک بیٹا مر گیا- انہوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی اور کہنے لگیں ہم کو خاوند کے سوا اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا-

۱۲۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ : ((لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ : إِنْ كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَةً لَوْ لاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((لاَ يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

۱۲۰۵- ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ایوب بن موسیٰ نے کہا مجھ کو حمید بن نافع نے خبر دی انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے سنا انہوں نے کہا جب شام کے ملک سے ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے مرنے کی خبر آئی تو ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن زرد خوشبو منگوائی اور اپنی گالوں اور باہوں پر ملی اور فرمانے لگیں-(میں تو رانڈ مونڈ ہوں) مجھے تو خوشبو کی کوئی حاجت نہ تھی پر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ پر اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہے-اس کو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے- البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے-

۱۲۰۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((لاَ يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)). ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ، ثُمَّ قَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ يَحِلُّ لامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلاَثٍ، إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)).

۱۲۰۶- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا پاس گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں-انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے-جو عورت اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتی ہے اس کو کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے- پھر میں ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہ کے پاس گئی جب ان کے بھائی مر گئے تھے-انہوں نے خوشبو منگوائی اور لگائی- پھر فرمانے لگیں مجھے خوشبو کی کون سی ضرورت ہے- بات یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، جو عورت اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے-

۸۱۵- بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب قبروں کی زیارت کرنا

۱۲۰۷- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ

۱۲۰۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہ آنحضرت ﷺ ایک عورت پر سے گزرے جو ایک قبر کے پاس

بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: ((اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي)). قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ؛ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ ؛ فَقَالَتْ : لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُوْلَى)).

بیٹھی رو رہی تھی - آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر - وہ کہنے لگی - اجی پرے ہٹو - تم پر میری مصیبت تھوڑی پڑی ہے - اس نے آپ کو پہچانا نہیں - پھر لوگوں نے اس سے کہہ دیا کہ یہ آنحضرت ﷺ تھے - وہ (گھبرا کر) آنحضرت ﷺ کے دروازے پر آئی اور دربان وغیرہ کوئی بھی نہ تھے اور عذر کرنے لگی - میں نے آپ کو پہچانا نہیں (معاف فرمایئے) آپؐ نے فرمایا (اب کیا ہوتا ہے) صبر تو جب صدمہ شروع ہو اس وقت کرنا چاہئے -

٨١٦- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا

((يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوحُ مِنْ سُنَّتِهِ)) لِقَوْلِ تَعَالَى ﴿قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : ﴿ وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾. وَهُوَ كَقَوْلِهِ: ﴿وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى حِمْلِهَا لاَ يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ﴾ وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا)) وَذَلِكَ لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے یعنی جب رونا پیٹنا میت کے خاندان کی رسم ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ تحریم) میں فرمایا اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ (برے کام سے منع کرو) اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا اگر اس کے خاندان کی رسم نہ ہو (اور کوئی اس پر روئے) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دلیل لینا اس آیت سے صحیح ہے کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھانے کا - اور اگر کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کو بلائے (اپنا بوجھ اٹھانے کو تو وہ نہیں اٹھائے گی) اور بغیر نوحہ (چلائے پیٹے) رونا درست ہونا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا - دنیا میں جب کوئی ناحق خون ہوتا ہے - تو آدمؑ کے پہلے بیٹے (قابیل) پر سے خون کا کچھ وبال پڑتا ہے کیونکہ ناحق خون کی بنا اسی نے سب سے پہلے ڈالی -

١٢٠٨- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ : إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ، فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلاَمَ وَيَقُولُ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)). فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا. فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ

١٢٠٨- ہم سے عبدان اور محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان بن عبدالرحمٰن نہدی سے انہوں نے کہا مجھ سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مر رہا ہے آپؐ تشریف لایئے - آپؐ نے سلام کہلا بھیجا اور یہ کہ اللہ ہی کا سارا مال ہے جو لے لے اور جو عنایت کرے اور ہر بات کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے تو صبر کرو اور ثواب چاہئے پھر انہوں نے قسم دے کر کہلا بھیجا - آپؐ ضرور تشریف لایئے - اس وقت آپؐ اٹھے - آپؐ کی ہمراہی میں سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی ابن کعب اور زید بن

بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ. فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ - قَالَ : حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ - فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ)).

ثابت (انصاری لوگ) اور کئی آدمی تھے - اس بچے کو آنحضرت ﷺ کے پاس اٹھا کر لائے اور وہ دم توڑ رہا تھا - ابو عثمان نے کہا میں سمجھتا ہوں - اسامہ نے یہ کہا جیسے پرانی مشک - یہ حال دیکھ کر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے - سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ رونا کیسا؟ آپؐ نے فرمایا، یہ تو اللہ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے (نیک بندوں) کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں -

۱۲۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ فَقَالَ: ((هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا. قَالَ: ((فَانْزِلْ)). قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا.

۱۲۰۹- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کی ایک صاحبزادی (ام کلثوم) کے جنازے میں حاضر تھے، (وہ حضرت عثمان کی بی بی تھیں - ۹ھ میں مریں) آپؐ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے - میں نے دیکھا آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے - آپؐ نے فرمایا لوگو! کوئی تم میں ایسا بھی ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو، ابو طلحہ نے کہا میں حاضر ہوں - آپؐ نے فرمایا تو پھر اتر وہ ان کی قبر میں اترے -

۱۲۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا، ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ: أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ! فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ،

۱۲۱۰- ہم سے عبدان نے بیان کیا - انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) نے مکہ میں انتقال کیا اور ہم ان کے جنازے میں شریک ہونے کو آئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی آئے - میں دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا یا یوں کہا دونوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں دوسرے صاحب آئے اور میرے بازو بیٹھ گئے - عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن عثمان (ام ابان کے بھائی) سے کہا تم عورتوں کو رونے پیٹنے سے منع نہیں کرتے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے - میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے - ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کہتے تھے (کہ میت پر اس کے لوگوں کے رونے سے عذاب ہوگا) پھر بیان کرنے لگے کہ میں حضرت عمر کے ساتھ حج کر کے (مکہ سے) لوٹا آرہا

حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّكْبُ. قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ : ادْعُهُ لِي. فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ : ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؟)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : ((فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))، وَقَالَتْ : حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ : ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللهِ ﴿هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى﴾. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا.

تھا- جب بیداء میں پہنچا- تو انہوں نے چند سواروں کو ببول کے سائے میں دیکھا مجھ سے فرمایا جا ان کی خبر لے- یہ سوار کون لوگ ہیں- میں آیا دیکھا تو صہیب ہیں- میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا- انہوں نے کہا ان کو بلا لاؤ- میں لوٹ کر آیا اور صہیب سے کہا چلو امیر المومنین نے تم کو بلایا ہے- (خیر یہ قصہ تو ہو چکا) جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب روتے ہوئے آئے کہہ رہے تھے ہائے بھیا ہائے میرے یار حضرت عمر نے ان سے کہا صہیب تم مجھ پر روتے ہو اور (تم نہیں جانتے) کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مردے پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے- ابن عباس نے کہا خیر جب حضرت عمر کا انتقال ہو چکا تو میں نے ان کی یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی انہوں نے کہا اللہ حضرت عمر پر رحم کرے (ان کی غلطی معاف کرے) خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ مومن پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب کرے گا- بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ کافر کے گھر والے جب اس پر روتے ہیں تو اللہ اور زیادہ اس کو عذاب کرتا ہے اور کہنے لگیں قرآن مجید کی یہ آیت تم کو بس کرتی ہے کوئی جان بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی- ابن عباسؓ نے اس وقت (یعنی ام ابان کے جنازے میں) سورۂ والنجم کی یہ آیت پڑھی اور اللہ ہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے- ابن ابی ملیکہ نے کہا ابن عباس کی یہ تقریر سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ جواب نہیں دیا-

۱۲۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: ((إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا)).

۱۲۱۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جو نبی تھیں، آنحضرت ﷺ کی انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک یہودی عورت پر سے گزرے اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے- (وہ مر گئی تھی) آپؐ نے فرمایا یہ تو (یہاں رو رہے ہیں) اور وہاں اس کو اپنی قبر میں عذاب ہو رہا ہے-

۱۲۱۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : ((لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَا أَخَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ؟)).

۱۲۱۲- ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے کہا ہم کو ابو اسحاق شیبانی نے خبر دی انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو صہیب چلانے لگے ہائے بھیا ہائے بھیا حضرت عمر نے کہا تم نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

۸۱۷- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ، مَالَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ.

اور حضرت عمر نے فرمایا عورتوں کو ابو سلیمان (خالد بن ولید) پر رونے دے جب تک خاک نہ اڑائیں اور چلائیں نہیں۔ نقع کہتے ہیں سر پر مٹی ڈالنے کو اور لقلقہ چلانے کو۔

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ((مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)).

۱۲۱۳- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عبید نے انہوں نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے مجھ پر جھوٹ باندھنا اور لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے اور میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ سنا آپ فرماتے تھے جس پر نوحہ کیا جائے اس پر نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ)). تَابَعَهُ عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ. ح وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ: ((الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ)).

۱۲۱۴- ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے سنا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا میت پر قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ اس پر نوحہ کرنے کی وجہ سے عبدان کے ساتھ اس حدیث کو عبدالاعلیٰ نے بھی یزید بن زریع سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے اور آدم بن ابی ایاس نے شعبہ سے یوں روایت کیا کہ میت پر زندے کے اس پر رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

٨١٨- بَابٌ

باب:

١٢١٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُفِعَ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالُوا: بِنْتُ عَمْرٍو - أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو - قَالَ: ((فَلِمَ تَبْكِي؟ - أَوْ لَا تَبْكِي -، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ)).

١٢١٥- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے- میرے باپ کی لاش احد کے دن لائی گئی- ان کے ناک کان کاٹ ڈالے گئے تھے- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دی گئی ایک کپڑا اس پر اوڑھا دیا تھا- میں کپڑا اٹھا کر لاش کو کھولنے لگا- تو میری قوم کے لوگوں نے منع کیا- پھر میں کھولنے گیا تو میری قوم کے لوگوں نے منع کیا- پھر آپؐ نے حکم دیا تو لاش اٹھائی گئی- آپؐ نے ایک چلانے والی عورت کی آواز سنی پوچھا- یہ کون ہے لوگوں نے کہا عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن آپؐ نے فرمایا کیوں روتی ہے یا یوں فرمایا مت رو فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کئے رہے- جب تک اس کا جنازہ اٹھا-

٨١٩- بَابُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا جو گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں

١٢١٦- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)).

١٢١٦- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے زبید یامی نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی گالوں پر تھپڑ مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے-

٨٢٠- بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

باب سعد بن خولہ پر آنحضرت ﷺ کا افسوس کرنا

١٢١٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ، وَأَنَا ذُو مَالٍ،

١٢١٧- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی وہ ابن شہاب سے وہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جس سال حج وداع ہوا یعنی ١٠ھ میں آنحضرت ﷺ میری بیمار پرسی کو تشریف لایا کرتے میری بیماری سخت ہو گئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیماری تو اس درجہ کو پہنچ گئی (اب امید بچنے کی نہیں)

وَلاَ يَرِثُنِي إِلاَّ ابْنَةٌ لِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: ((لاَ)). فَقُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ فَقَالَ: ((لاَ)). ثُمَّ قَالَ: ((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ- أَوْ كَثِيْرٌ- إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلاَّ أُجِرْتَ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فَمِ امْرَأَتِكَ)). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلاً صَالِحًا إِلاَّ ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلاَ تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ. يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ)).

اور میری وارث صرف ایک لڑکی ہے کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں- آپؐ نے فرمایا نہیں- میں نے کہا آدھا، فرمایا نہیں- پھر آپؐ نے فرمایا تہائی مال خیرات کرنا کافی ہے- یہ بھی بڑی خیرات ہے- یا بہت خیرات ہے- اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو یہ بہتر ہے یا محتاج چھوڑ دے- لوگوں کے سامنے ہاتھ پسارتے پھریں- اور تو اللہ کی رضامندی کے لئے جو خرچ کرے گا اس پر ثواب پائے گا- یہاں تک کہ تو جو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے گا- اس پر بھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھی تو مدینہ چلے جائیں گے اور میں ان سے پیچھے مکہ میں رہ جاؤں گا- آپؐ نے فرمایا تو کبھی پیچھے نہیں رہے گا تو جو نیک کام کرے گا تیرا درجہ اور مرتبہ اور بڑھے گا- پھر میں کہتا ہوں شائد تو ابھی زندہ رہے گا- تجھ سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں گے- کچھ نقصانات یا اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور ان کو ایڑیوں کے بل مت لوٹا کہ (مکہ سے ہجرت کر کے پھر مکہ میں آکر مریں)- تو تو اچھا ہے مگر سعد بن خولہ بے چارہ ہے اس پر آنحضرت ﷺ افسوس کیا کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں مرا-

۸۲۱- بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب غمی میں بال منڈانا منع ہے (جیسے ہندو سوتک کیا کرتے ہیں)

۱۲۱۸- وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَرِيءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ)).

اور حکم بن موسیٰ نے کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے ان سے قاسم بن مخیمرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے کہا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے ایسے کہ ان کو غش آگیا ان کا سر ان کے گھر والوں میں سے ایک عورت (ام عبداللہ) کی گود میں تھا (اس نے چیخ ماری رونے لگی) ابو موسیٰ اشعری اس کو جواب نہ دے سکے- جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے میں اس کام سے بیزار ہوں- جس سے آنحضرت ﷺ بیزار ہوئے- بے شک آپؐ اس عورت سے بیزار ہوئے جو چلائے اور جو بال منڈائے اور کپڑے پھاڑے-

۸۲۲- بَابُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

باب جو گالوں پر تھپیڑے مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۲۱۹- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن

عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)).

بن مہدی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جو شخص گالوں پر تھپیڑے مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم سے نہیں ہے۔

٨٢٣- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب مصیبت کے وقت واویلا اور کفر کی باتیں بکنا منع ہے

١٢٢٠- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)).

۱۲۲۰- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گالوں پر تھپیڑے مارے اور گریبان پھاڑے اور کفر کی باتیں بکے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٨٢٤- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

باب مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھنا کہ چہرے پر رنج معلوم ہو

١٢٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرَ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ- وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ- فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: أَنْهَهُنَّ، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَارَسُولَ اللهِ. فَزَعَمْتْ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ. فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

۱۲۲۱- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے عمرہ نے بیان کیا کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کو (جنگ موتہ) میں زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے مارے جانے کی خبر آئی تو آپؐ اس طرح سے بیٹھے کہ آپؐ پر رنج معلوم ہوتا تھا میں دروازے کی دراڑ میں سے دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آپؐ کے پاس آیا کہنے لگا جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں آپؐ نے فرمایا جا منع کر۔ وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا وہ عورتیں نہیں مانتیں آپؐ نے فرمایا منع کر پھر تیسری بار آیا اور کہنے لگا قسم خدا کی یارسول اللہ! وہ تو ہم پر غالب ہو گئیں۔ حضرت عائشہ نے کہا آپؐ نے فرمایا جا ان کے منہ میں خاک جھونک دے میں نے اس سے کہا اللہ تیری ناک میں مٹی لگائے آنحضرت ﷺ نے جو تجھ سے فرمایا وہ تو تو کر نہ سکا اور پھر آنحضرت ﷺ کا ستانا بھی نہیں چھوڑتا۔

۱۲۲۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا حِيْنَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ ؛ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ)).

۱۲۲۲- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عاصم احول نے وہ انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب قاری لوگ (عامر بن طفیل کے ساتھ سے بیر معونہ پر) قتل ہوئے تو آپؐ نے ایک مہینے تک نماز میں قنوت پڑھی- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دنوں سے زیادہ رنجیدہ کبھی نہیں دیکھا-

۸۲۵- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب جو شخص مصیبت کے وقت (نفس پر زور ڈال کر) اپنا رنج ظاہر نہ کرے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِي: الْجَزَعُ الْقَوْلُ السَّيِّءُ وَالظَّنُّ السَّيِّءُ وَقَالَ يَعْقُوبُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِيْ إِلَى اللهِ﴾

اور محمد بن کعب قرظی نے کہا جزع اس کو کہتے ہیں کہ بری بات منہ سے نکالنا اور پروردگار سے بدگمانی کرنا اور حضرت یعقوبؑ نے فرمایا (جو سورۂ یوسف میں ہے) میں تو اپنی بے قراری اور رنج کا شکوہ اللہ ہی سے کرتا ہوں-

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : ((اشْتَكَى ابْنٌ لأَبِي طَلْحَةَ، قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ. فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ. فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ : كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ. وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ. قَالَ فَبَاتَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُبَارِكَ لَهُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا)). قَالَ سُفْيَانُ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

۱۲۲۳- ہم سے بشر بن حکم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا ابو طلحہ کا ایک بچہ بیمار ہوا انس رضی اللہ عنہ نے کہا وہ مر گیا اس وقت ابو طلحہ گھر میں نہ تھے جب ان کی بی بی ام سلیم انس کی ماں نے دیکھا وہ مر چکا تو انہوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو ایک طرف کونے میں کر دیا اتنے میں ابو طلحہ آئے- انہوں نے پوچھا بچہ کیسا ہے- ام سلیم نے کہا اس کو آرام ہے اور میں سمجھتی ہوں اس کو چین ملا ابو طلحہ سمجھے کہ ام سلیم سچ کہتی ہیں (اب بچہ اچھا ہے) انس نے کہا ابو طلحہ رات کو ام سلیم کے پاس رہے- صبح کو غسل کیا جب باہر جانے لگے تو ام سلیم نے ان سے کہا بچہ تو مر گیا- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر نماز پڑھی اور آپؐ سے ام سلیم کا حال بیان کیا- آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شائد اس رات میں ان دونوں (جورو خاوند) کو برکت دے گا- سفیان ابن عیینہ نے کہا ایک انصاری مرد (عبایہ بن رافع بن خدیج) کہتا ہے- میں نے ام سلیم کے نو لڑکے دیکھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے-

۸۲۶- بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ

باب صبر وہی ہے جو مصیبت آتے

الأُوْلَى

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : نِعْمَ الْعِدْلاَنِ وَنِعْمَ العِلاَوَةُ: ﴿الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوا: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ، وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴾. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ، وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِيْنَ﴾.

ہی کیا جائے

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں طرف کے بوجھے اور بیچ کا بوجھ کیا اچھے ہیں یعنی سورۂ بقرہ کی اس آیت میں خوشخبری سنا صبر کرنے والوں کو جن کو کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی ملک ہیں اور اللہ ہی کے پاس جانے والے ہیں- ایسے لوگوں پر ان کے مالک کی طرف سے شاباشیاں ہیں اور مہربانی اور یہی لوگ رستہ پانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں فرمایا اور صبر اور نماز سے مدد لو اور نماز مشکل ہے مگر خدا سے ڈرنے والوں پر مشکل نہیں-

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى)).

۱۲۲۴- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا- انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے-

٦٢٧- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ))

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا ابراہیم! ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ)).

اور عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا آپؐ نے فرمایا آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل رنج کرتا ہے-

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ هُوَ ابْنُ حَيَّانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ - وَكَانَ ظِئْرًا لإِبْرَاهِيْمَ - فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ. ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ - وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ - فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ)). ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلاَ نَقُوْلُ إِلاَّ مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا

۱۲۲۵- ہم سے حسن بن عبدالعزیز نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے قریش بن حیان نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو سیف لوہار کے گھر پر گئے وہ ابراہیم کی انا کا خاوند تھا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو (گود میں) لیا اور ان کو پیار کیا اور سونگھا پھر اس کے بعد جو ہم ابو سیف کے پاس گئے دیکھا تو ابراہیم دم توڑ رہے ہیں- یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے- عبدالرحمٰن بن عوف نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے- آپؐ نے فرمایا عوف کے بیٹے! یہ بے صبری نہیں رحمت ہے پھر دوسری بار روئے اور فرمایا آنکھ تو آنسو بہاتی ہے اور دل کو رنج ہوتا ہے- پر زبان سے ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے- بے شک ابراہیم! ہم تیری جدائی سے

بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ)). رَوَاهُ مُوسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

غمگین ہیں-اس حدیث کو موسیٰ بن اسماعیل نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے-

۸۲۸- بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

باب بیمار کے پاس رونا

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: ((قَدْ قَضَى؟)) فَقَالُوا: لاَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا. فَقَالَ: ((أَلاَ تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا)) - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ. وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)). وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا، وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ، وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ.

۱۲۲۶- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن وہب سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی- انہوں نے سعید بن حارث انصاری سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو ایک بیماری ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو اپنے ساتھ لے کر ان کے پوچھنے کو گئے- جب وہاں پہنچے دیکھا تو ان کے گھر والے خدمت کرنے والے سب جمع ہیں- آپ نے فرمایا کیا گزر گئے-لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ! یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روئے (سعد کی بیماری دیکھ کر) لوگوں نے جو آپ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو دیئے- آپ نے فرمایا سن لو! اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور دل کے رنجیدہ ہونے پر عذاب نہیں کرنے کا وہ تو اس پر عذاب کرے گا آپ نے زبان کی طرف اشارہ کیا اور دیکھو میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو جب ایسا دیکھتے تو لاٹھی اور پتھر سے مارتے اور رونے والوں کے منہ پر خاک جھونکتے-

۸۲۹- بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ، وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

باب نوحہ اور رونے سے منع کرنا اور اس پر جھڑکی دینا

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: ((لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ

۱۲۲۷- ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا مجھ کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے خبر دی- انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں- جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہم) کے شہید ہونے کی خبر آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) بیٹھ رہے-

الْحُزْنُ - وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ - وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ - فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَى فَقَالَ : قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ. فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَى فَقَالَ : وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي - أَوْ غَلَبْنَنَا، الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ مِنَ التُّرَابَ)). فَقُلْتُ : أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، فَوَاللهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ، وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ.

آپؐ کے چہرے پر رنج معلوم ہوتا تھا- میں دروازے کی دراڑ میں سے جھانک رہی تھی اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں- آپؐ نے فرمایا جاان کو منع کر وہ گیا پھر آیا اور کہنے لگا میں نے منع کیا لیکن وہ نہیں سنتیں- آپؐ نے دوبارہ فرمایا جاان کو منع کر وہ گیا پھر (تیسری بار) آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم! وہ مجھ سے یا ہم سے زبردست نکلیں- یہ شک محمد بن حوشب راوی کو ہوا حضرت عائشہ نے کہا تب آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا جاان کے منہ میں خاک جھونک دے- میں نے کہا ارے ماٹی ملے- (تجھ پر خدا کی سنوار) نہ تو تو وہ کام کر سکا جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا- نہ آپ کو تکلیف دینا چھوڑتا ہے-

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لاَ نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ. أُمُّ سُلَيْمٍ، وَأُمُّ الْعَلاَءِ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَانِ، أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى)).

۱۲۲۸- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم سے بیعت لی تو یہ بھی اقرار کرایا کہ ہم (میت پر) نوحہ نہ کریں گے پھر اس اقرار کو پانچ عورتوں کے سوا کسی نے پورا نہ کیا- ام سلیم اور ام العلاء اور ابو سبرہ کی بیٹی معاذ بن جبل کی جورو اور دو اور عورتیں یا یوں کہا ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی جورو اور ایک عورت اور-

۸۳۰- بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو جانا

۱۲۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ)) قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: ((حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ)).

۱۲۲۹- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے وہ سالم سے وہ اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ عامر بن ربیعہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو- یہاں تک کہ آگے بڑھ جائے- سفیان نے یوں کہا زہری نے کہا مجھے سالم نے اپنے باپ سے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے عامر ابن ربیعہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت ﷺ سے حمیدی نے روایت میں اتنا زیادہ کیا یہاں تک کہ آگے بڑھ جائے یا زمین پر رکھا جائے-

۸۳۱- بَابُ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

باب جنازے کے لئے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟

۱۲۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ)).

۱۲۳۰- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اسکے ساتھ چلنے والا نہ ہو تو کھڑا ہی ہو جائے- یہاں تک کہ وہ جنازے کو پیچھے چھوڑے یا جنازہ آگے بڑھ جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے بڑھ جانے سے پہلے-

۱۲۳۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيْمَ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوْضَعَ)).

۱۲۳۱- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- آپؐ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ- اور جو کوئی جنازے کے ساتھ ہو وہ جب تک جنازہ رکھا نہ جائے نہ بیٹھے-

۸۳۲- بَابُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ

باب جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقتک نہ بیٹھے جب تک جنازہ کندھوں سے اتار کر زمین پر رکھا نہ جائے اگر بیٹھ جائے تو اس سے کھڑے ہونے کو کہیں

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ، فَجَاءَ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ صَدَقَ)).

۱۲۳۲- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ کیسان سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور دونوں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ گئے- اتنے میں ابو سعید خدری آئے انہوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اٹھ کھڑا ہو قسم خدا کی یہ شخص (یعنی ابو ہریرہ) جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو اس سے منع کیا ہے- ابو ہریرہ نے کہا ابو سعید سچ کہتے ہیں-

۸۳۳- بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ

باب یہودی یا (کافر) کے جنازے کے لئے کھڑا ہونا

۱۲۳۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ

۱۲۳۳- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن مقسم سے انہوں نے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا)).

جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا کہ ایک یہودی کا جنازہ ہمارے سامنے سے نکلا- آنحضرت ﷺ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے ہم بھی کھڑے ہو گئے- اور ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ یہودی کا جنازہ ہے- آپ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: ((كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ - أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ - فَقَالاَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟)). وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ سَهْلٍ وَقَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالاَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ)). وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ.

۱۲۳۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ کہتے تھے- سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما دونوں قادسیہ میں بیٹھے تھے، اتنے میں ایک جنازہ سامنے سے گزرا وہ دونوں کھڑے ہو گئے- لوگوں نے کہا یہ جنازہ تو یہاں کی رعیت یعنی ذمی کافروں کا ہے- انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے سامنے بھی اسی طرح ایک جنازہ گزرا تھا- آپ کھڑے ہو گئے- لوگوں نے کہا یہ یہودی کا جنازہ ہے- آپ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے اور ابو حمزہ محمد بن میمون نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے یوں روایت کیا ہے- میں سہل اور قیس کے ساتھ تھا- انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے- اور زکریا نے شعبی سے یوں روایت کیا- انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے کہ ابو مسعود (عقبہ بن عمرو) اور قیس بن سعد دونوں جنازے کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے-

۸۳۴- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

باب جنازہ مرد اٹھائیں نہ عورتیں

۱۲۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي. وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ)).

۱۲۳۵- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت (کھاٹ) پر رکھی جاتی ہے- اور مرد اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں- تو اگر جنازہ نیک ہو وہ کہتا ہے مجھ کو آگے لے چلو- اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے اے خرابی مجھ کو کہاں لئے جاتے ہو- اس کی آواز ساری مخلوق سنتی ہے ایک آدمی نہیں سنتا- آدمی سنے تو بے ہوش ہو جائے-

٨٣٥- بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ. فَامْشُوا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: قَرِيبًا مِنْهَا.

١٢٣٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا، وَإِنْ تَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ)).

باب جنازے کو جلد لے چلنا

اور انس نے کہا تم جنازے کو پہنچا دینے والے ہو تو اس کے آگے اور پیچھے، داہنے اور بائیں۔ (سب طرف) چل سکتے ہو اور انس کے سوا اور لوگوں نے کہا جنازے کے قریب چلنا چاہئے۔

۱۲۳۶- ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے زہری سے اس حدیث کو یاد رکھا انہوں نے سعید بن مسیّب سے روایت کی انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپؐ نے فرمایا جنازہ لے کر جلد چلا کرو اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کرتے ہو اور اگر نیک نہیں ہے تو برے کو اپنی گردنوں پر سے اتارتے ہو۔

٨٣٦- بَابُ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ : قَدِّمُونِي

١٢٣٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ. فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ)).

باب نیک میت کھاٹ پر سے ہی کہتا ہے، مجھے آگے لے چلو۔ (جلد دفناؤ)

۱۲۳۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب میت کھاٹ پر رکھا جاتا ہے تو پھر مرد اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا۔ تو اپنے لوگوں سے کہتا ہے ہائے خرابی! مجھے کہاں لیے جاتے ہو۔ اس کی آواز ہر مخلوق سنتی ہے۔ ایک آدمی نہیں سنتا۔ سنے تو بے ہوش ہو جائے۔

٨٣٧- بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

١٢٣٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوْ

باب جنازے پر امام کے پیچھے دو یا تین صفیں کرنا

۱۲۳۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ وضاح یشکری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (حبش کے بادشاہ) پر نماز پڑھی۔ میں دوسری صف میں

الثَّالِثِ)).

٨٣٨- بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

١٢٣٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا)).

١٢٤٠- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا)).

١٢٤١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمُّوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ)). قَالَ: فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ. قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي.

٨٣٩- بَابُ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَائِزِ

١٢٤٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ

تھا یا تیسری صف میں۔

باب جنازے کی نماز میں صفیں باندھنا

۱۲۳۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے معمر نے وہ زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے مرنے کی خبر سنائی۔ پھر آپ آگے بڑھے لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۴۰- ہم سے مسلم بن ابراہین نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے شعبی سے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ایک قبر پر آئے۔ جو اور قبروں سے الگ تھی۔ اور لوگوں کی صف بندھوائی چار تکبیریں کہیں شیبانی نے کہا بتاؤ تم سے یہ حدیث کس نے بیان کی؟ انہوں نے کہا ابن عباس نے۔

۱۲۴۱- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ کو عطاء ابن ابی رباح نے خبر دی۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج حبشیوں میں سے ایک نیک آدمی (نجاشی حبش کا بادشاہ) مر گیا۔ آؤ اس پر نماز پڑھو۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم نے صفیں باندھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم سے صفیں باندھے ہوئے تھے اور ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا میں دوسری صف میں تھا۔

باب جنازے کی نماز میں بچے بھی مردوں کے ساتھ کھڑے ہوں

۱۲۴۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ ایک قبر سے گزرے جس میں رات کو مردہ دفن ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا کب

قَدْ دُفِنَ لَيْلاً فَقَالَ: ((مَتَى دُفِنَ هَذَا؟)) فَقَالُوا: الْبَارِحَةَ. قَالَ: ((أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي؟)) قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ. فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ)).

دفن ہوا؟ لوگوں نے کہا اگلی رات کو آپؐ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر نہیں کی- انہوں نے کہا ہم نے اس کو رات کے اندھیرے میں دفن کیا- آپؐ کو ایسے وقت میں جگانا برا سمجھا آپؐ کھڑے ہوئے ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی- ابن عباس نے کہا میں بھی صف میں تھا- پھر آپؐ نے اس پر نماز پڑھی-

٨٤٠-بَابُ سُنَّةِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب جنازے پر نماز کا مشروع ہونا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ)) وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)) وَقَالَ ((صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ)) سَمَّاهَا صَلاَةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلاَ سُجُودٌ، وَلاَ يُتَكَلَّمُ فِيهَا، وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ طَاهِرًا، وَلاَ يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلاَ عِنْدَ غُرُوبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُ لِفَرَائِضِهِمْ. وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلاَ يَتَيَمَّمُ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا. وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ الصَّلاَةِ. وَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾. وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ.

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے پر نماز پڑھے اور آپؐ نے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو اور آپؐ نے فرمایا نجاشی پر نماز پڑھو- اس کو نماز کہا- اس میں نہ رکوع ہے- نہ سجدہ اور اس میں بات نہ کرنا چاہئے- اور اس میں تکبیر ہے اور سلام ہے- اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کی نماز نہ پڑھتے جب تک باوضو نہ ہوتے اور سورج ڈوبنے یا نکلنے کے وقت نہ پڑھتے اور جنازے کی نماز میں ہاتھ اٹھاتے- اور امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا میں نے بہت صحابہ اور تابعین کو پایا وہ جنازے کی نماز میں امامت کا زیادہ حق دار اسی کو جانتے- جس کو فرض نماز میں امامت کا حق دار سمجھتے- اور جب عید کے دن یا جنازے پر وضو نہ ہو تو پانی ڈھونڈتے- تیمّم نہ کرے اور جب جنازے پر اس وقت پہنچے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں- تو سفر ہو یا حضر جنازے میں چار تکبیریں کہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا پہلی تکبیر جنازے کی نماز میں شروع کرنے کی ہے- اور اللہ جل شانہ نے (سورۂ توبہ میں) فرمایا ان منافقوں میں جب کوئی مر جائے تو ان پر کبھی نماز نہ پڑھو- اور اس میں صفیں ہیں اور امام ہوتا ہے-

١٢٤٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّيْنَا. فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

۱۲۴۳- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جو تمہارے آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر پر سے گزرا- وہ کہتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ہماری امامت کی ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں باندھیں- اور نماز پڑھی شیبانی نے کہا ہم نے پوچھا ابو عمرو (یہ شعبی کی کنیت ہے) تم سے یہ کس

عَنْهُمَا)).

نے بیان کیا انہوں نے کہا ابن عباس نے -

٨٤١ - بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا صَلَّيْتَ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا، وَلَكِنْ مَنْ صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ.

اور زید بن ثابت نے کہا جب تو نے جنازے کی نماز پڑھ لی تو اپنے اوپر جو حق تھا ادا کر دیا - اور حمید بن ہلال (تابعی) نے کہا ہم جنازے کی نماز کے بعد اجازت لینا نہیں جانتے لیکن جو کوئی صرف نماز پڑھ کر لوٹ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا -

١٢٤٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُولُ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا)).

فَصَدَّقَتْ - يَعْنِي عَائِشَةَ - أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ)) فَرَّطْتُ: ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللهِ.

۱۲۴۴ - ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے میں نے نافع سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمرؓ سے ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں - جو شخص (دفن تک) جنازے کے ساتھ رہے اس کو ایک قیراط ملے گا - انہوں نے کہا ابوہریرہ نے تو بہت حدیثیں بیان کی ہیں - پھر حضرت عائشہ نے بھی ابوہریرہ کی حدیث کی تصدیق کی اور کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو یہی فرماتے سنا - جیسا کہ ابوہریرہ کہتے ہیں تب تو ابن عمرؓ کہنے لگے ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا - (سورۂ زمر میں) جو فرطت کا لفظ ہے - اس کے بھی معنی ہیں - میں نے ضائع کیا -

٨٤٢ - بَابُ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى يُدْفَنَ

باب جو شخص دفن تک ٹھہرا رہے

١٢٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ح.

وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ح. وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى يُدْفَنَ

۱۲۴۵ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا میں نے ابن ابی ذئب کو پڑھ کر سنایا انہوں نے سعید بن مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (تیسری سند) اور امام بخاری نے کہا ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے فلاں شخص نے بیان کیا کہ مجھ سے اعرج نے یہی بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں نماز ہوئے تک شریک رہے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن تک شریک رہے اس کو دو قیراط ملیں گے - آنحضرت

كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ)). قِيْلَ: وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ.

ﷺ سے پوچھا گیا دو قیراط کتنے ہوں گے - آپ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کی طرح -

٨٤٣- بَابُ صَلاَةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب جنازے کی نماز میں لوگوں کے ساتھ بچوں کا بھی شریک ہونا

١٢٤٦- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْرًا فَقَالُوا: هَذَا دُفِنَ - أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا)).

١٢٤٦- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابن بکیر نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک قبر پر تشریف لے گئے - لوگوں نے کہا یہ مرد کل رات کو دفن ہوا یا یہ عورت کل رات کو دفن ہوئی - ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پھر ہم نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی - آپؐ نے اس پر نماز پڑھی -

٨٤٤- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلَّى وَالْمَسْجِدِ

باب عید گاہ یا مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا

١٢٤٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَعَى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لأَخِيْكُمْ)). وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((إِنَّ النَّبِيَّ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلَّى، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا)).

١٢٤٧- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن المسیب اور ابو سلمہ سے ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نجاشی (حبش کے بادشاہ) کے مرنے کی اس روز خبر دی جس روز وہ حبش میں مرا - (یہ آپ کا معجزہ تھا) آپؐ نے فرمایا اپنے بھائی کے لئے دعا کرو اور اگلی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی صف بندھوائی عید گاہ میں اور اس پر چار تکبیریں کہیں -

١٢٤٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ)).

١٢٤٨- ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (خیبر کے) یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کی تھی - آپؐ نے حکم دیا وہ دونوں مسجد کے پاس جنازے رکھنے کے مقام کے قریب سنگ سار کئے گئے -

٨٤٥- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

باب قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً، ثُمَّ رُفِعَتْ، فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلاَ هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا؟ فَأَجَابَهُ آخَرُ: بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا.

اور جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہما گزر گئے تو ان کی بی بی (فاطمہ بنت حسین) نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ جمایا آخر اٹھالیا- اس وقت ایک پکارنے والے (فرشتے یا جن) کی آواز سنی کہتا تھا- کیا ان لوگوں نے جن کو کھویا تھا ان کو پالیا- دوسرے (فرشتے یا جن) نے جواب دیا نہیں ناامید ہو کر لوٹ گئے-

١٢٤٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلاَلٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: ((لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا)). قَالَتْ: وَلَوْ لاَ ذَلِكَ لأُبْرِزُوا قَبْرَهُ، غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

١٢٤٩- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا- انہوں نے شیبان سے انہوں نے ہلال وزان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے اپنی اس بیماری میں جس میں وفات ہوئی، یہ فرمایا اللہ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا- حضرت عائشہ نے کہا اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپؐ کی قبر کھلی رہتی- میں یہی ڈرتی ہوں- کہیں آپؐ کی قبر کو مسجد نہ بنالیں-

٨٤٦- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

باب: زچگی میں عورت مر جائے نفاس کی حالت میں تو اس پر نماز پڑھنا

١٢٥٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا)).

١٢٥٠- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین معلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کے پیچھے ایک عورت (ام کعب) پر جو نفاس کی حالت میں مر گئی تھی، نماز پڑھی- آپؐ اس کی کمر کے مقابل کھڑے ہوئے-

٨٤٧- بَابُ أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ؟

باب امام عورت پر نماز پڑھے تو کہاں کھڑا ہو اور مرد پر پڑھے تو کہاں کھڑا ہو

١٢٥١- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا)).

١٢٥١- ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسن معلم نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بریدہ سے انہوں نے کہا ہم سے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت پر نماز پڑھی جو نفاس میں مر گئی تھی- آپؐ اس کے بیچوں بیچ کھڑے ہوئے تھے-

٨٤٨- بَابُ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

باب جنازے کی نماز میں چار تکبیریں کہنا

وَقَالَ حُمَيْدٌ : صَلَّى بِنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، فَقِيْلَ لَهُ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

اور حمید طویل نے کہا انس نے ہم کو جنازے کی نماز پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں لوگوں نے ان سے کہا انہوں نے پھر قبلہ کی طرف منہ کیا چوتھی تکبیر کہی پھر سلام پھیرا۔

١٢٥٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى)) فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ)).

۱۲۵۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے نجاشی کے مرنے کی اسی روز خبر دی۔ جس روز (حبش کے ملک میں) مرا اور آپ لوگوں کو لے کر عید گاہ گئے وہاں ان کی صف بندھوائی اور چار تکبیریں اس پر کہیں۔

١٢٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا)). وَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيْمٍ ((أَصْحَمَةَ)).

۱۲۵۳- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیم بن حیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید بن میناء نے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر نماز پڑھی تو چار تکبیریں کہیں، اور یزید بن ہارون واسطی اور عبدالصمد نے سلیم سے اس کا نام اصحمہ روایت کیا ہے۔

٨٤٩- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا.

اور امام حسن بصری نے کہا بچے پر (جنازے کی نماز میں) سورۂ فاتحہ پڑھے اور یہ دعا اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا۔

١٢٥٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: ((صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا)) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ: قَالَ ((صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۲۵۴- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے جنازے کی نماز پڑھی (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے سورۂ فاتحہ (ذرا پکار کر پڑھی) اور کہا میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم جان لو کہ یہ

وَقَالَ : لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ)).

سنت ہے-

٨٥٠- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

باب مردہ دفن ہونے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

١٢٥٥- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنهال قَالَ حدَّثَنَا شُعبةُ قال: حدَّثَنِي سُليمانُ الشَّيبانيُّ قال: سمعتُ الشَّعبيَّ قَالَ: ((أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وصَلُّوا خَلْفَهُ. قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا)).

١٢٥٥- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے سلیمان شیبانی نے بیان کیا کہا میں نے عامر شعبی سے سنا کہا مجھ کو اس نے خبر دی جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر پر گزرا تھا- آپؐ نے لوگوں کی امامت کی اور انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی- شیبانی نے کہا میں نے شعبی سے کہا ابو عمرو! کہو تو یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ کہا ابن عباس نے-

١٢٥٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ أَسْوَدَ - رَجُلاً أَوْ امْرَأَةً - كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَ، وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ ﷺ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَالسَّلاَمُ : مَا فَعَلَ ذَلِكَ الإِنْسَانُ؟ قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي؟)) فَقَالُوا : إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا -قِصَّتُهُ- قَالَ فَحَقَّرُوا شَأْنَهُ. قَالَ ((فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ)) فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

١٢٥٦- ہم سے محمد بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک کالا مرد مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا، یا ایک کالی عورت دیا کرتی تھی، وہ مر گیا یا مر گئی- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مرنے کی خبر نہ ہوئی ایک دن آپؐ نے اس کو یاد فرمایا اور پوچھا وہ کدھر ہے کیا ہوا (یا کیا ہوئی) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ مر گیا، یا مر گئی- آپؐ نے فرمایا تم نے مجھ کو خبر کیوں نہیں کی- لوگوں نے کہا ایسا ہوا ایسا ہوا اس کا قصہ بیان کیا غرض اس کو حقیر سمجھا- آپؐ نے فرمایا اب مجھ کو اس کی قبر بتلاؤ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ اس کی قبر پر آئے اس پر نماز پڑھی-

٨٥١- بَابُ الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

باب مردہ لوٹ کر جانے والوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے

١٢٥٧- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح.. وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ - حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ - أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ، فَيَقُولاَنِ لَهُ: لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

١٢٥٧- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب آدمی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں، وہ ان کے جوتوں کی آواز تک سنتا ہے- اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اس کو بٹھلاتے ہیں- پوچھتے ہیں تو ان صاحب کے محمد کے باب

ا للہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ ا للهِ وَرَسُولُهُ. فَيُقَالُ: أُنْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، أَبْدَلَكَ ا للهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ)). قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا. وَأَمَّا الْكَافِرُ - الْمُنَافِقُ - فَيَقُولُ: لاَ أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لاَ دَرَيْتَ، وَلاَ تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ)).

میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں - کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں - پھر اس سے کہا جاتا ہے دوزخ میں جو تیری جگہ تھی اس کو دیکھ لے - اللہ نے اس کے بدل تجھے بہشت میں ٹھکانا دیا - آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے اور کافر یا منافق (کم بخت) فرشتوں کے جواب میں کہتا ہے - میں نہیں جانتا - میں تو وہی کہتا تھا - جو لوگ کہتے تھے، پھر اس سے کہا جائے گا - نہ تو نے خود غور کیا اور نہ عالموں کی پیروی کی - پھر لوہے کی گرز سے اس کے کانوں کے بین ایک مار لگائی جاتی ہے - وہ ایک چیخ مارتا ہے - کہ اس کے پاس والی مخلوق آدمی اور جن کے سوا سن لیتی ہے -

٨٥٢- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

باب جو شخص کسی برکت والی زمین میں جیسے بیت المقدس وغیرہ ہے - دفن ہونے کی آرزو کرے

١٢٥٨- حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ قَالَ: ((أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لاَ يُرِيدُ الْمَوتَ. فَرَدَّ ا للهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ : أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ : ثُمَّ الْمَوتُ. قَالَ: فَالآنَ. فَسَأَلَ ا للهَ تَعَالَى أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ، لأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ)).

١٢٥٨- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا موت کا فرشتہ حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا - (آدمی شکل میں) جب وہ آیا (آپ کسی کام میں مشغول تھے) اس نے ستایا آپ نے اس کو نہ پہچان کر ایک طمانچہ رسید کیا - اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی - وہ اپنے مالک کے پاس لوٹ گیا - اور عرض کیا تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا - اللہ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا موسیٰ پاس پھر جا اور کہہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھو - جتنے بال ان کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس زندہ رہیں گے (فرشتے نے ایسا ہی کیا) حضرت موسیٰ نے عرض کیا پھر اس کے بعد حکم ہوا موت انہوں نے کہا تو ابھی سہی پھر انہوں نے خدا سے دعا کی یا اللہ! مجھ کو بیت المقدس سے ایک پتھر کی مار پر نزدیک کر دے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو موسیٰ کی قبر بتلا دیتا راستے پر لال ٹیلے کے پاس -

٨٥٣- بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدُفِنَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ لَيْلاً

باب رات کو دفن کرنا کیسا ہے؟ اور ابوبکر صدیق رات کو دفن ہوئے

١٢٥٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ

١٢٥٩- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے

حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟)) قَالُوا: فُلَانٌ، دُفِنَ الْبَارِحَةَ. فَصَلَّوا عَلَيْهِ)).

انہوں نے شیبانی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر جو رات کو دفن کر دیا گیا تھا (دوسرے روز) نماز پڑھی - آپ اپنے صحابہ سمیت کھڑے ہوئے اور آپ نے پوچھا یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے کہا یہ کل رات کو دفن ہوا پھر اس پر نماز پڑھی -

٨٥٤- بَابُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب قبر پر مسجد بنانا کیسا ہے؟

١٢٦٠- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا. فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَةِ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ)).

١٢٦٠- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب بیمار ہوئے (وفات والی بیماری میں) تو آپ کی بعض بیبیوں (ام سلمہ اور ام حبیبہ نے) ایک گرجا کا ذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا - حبش کے ملک میں دیکھا تھا - ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ دونوں حبش کے ملک گئی تھیں - انہوں نے اس کی خوبصورتی اور وہاں کی تصویروں کا حال بیان کیا - آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا ان لوگوں کا قاعدہ تھا - جب ان میں کوئی شخص نیک مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور مسجد میں اس کی مورت رکھتے اللہ کے نزدیک یہ لوگ ساری مخلوق میں برے ہیں -

٨٥٥- بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کی قبر میں کون اترے؟

١٢٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ - وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ - فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: ((هَلْ فِيْكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا. قَالَ: ((فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا)) فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ: أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ.

١٢٦١- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے - آنحضرت ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے - میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے - آپ نے فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو آج رات کو عورت کے پاس نہ گیا ہو - ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں ہوں - آپ نے فرمایا تو اس کی قبر میں اتر - (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا پس ابو طلحہ ان کی قبر میں اترے - عبداللہ بن مبارک نے کہا فلیح نے کہا میں سمجھتا ہوں لم یقارف کا معنی یہ ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو - امام بخاری نے کہا (سورۂ انعام میں) جو لِيَقْتَرِفُوا آیا ہے اس کا

قَالَ أَبُوعَبْدَ اللهِ: ﴿لِيَقْتَرِفُوا﴾ لِيَكْتَسِبُوا.

معنی یہی ہے تاکہ گناہ کریں۔

٨٥٦- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

باب شہید پر نماز پڑھیں یا نہیں؟

١٢٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ.

١٢٦٢- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جنگ احد میں ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم جو لوگ مارے گئے تھے، ان میں سے دو دو لاشیں اکٹھا کرتے پھر فرماتے ان دونوں میں کس کو زیادہ قرآن یاد تھا۔ جب لوگ ایک کو بتلاتے تو آپؐ اس کو بغلی قبر میں آگے رکھتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان لوگوں کا گواہ ہوں۔ اور آپؐ نے حکم دیا اسی طرح خون لگے ہوئے ان کو گاڑ دینے کا نہ غسل دیا نہ ان پر نماز پڑھی۔

١٢٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ، وَمَا أَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ، أَوَ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ. وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيْهَا)).

١٢٦٣- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر یزید بن عبداللہ سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد والوں کے لئے اس طرح نماز پڑھی (دعا کی) جیسے میت کے لئے کرتے تھے۔ پھر منبر کی طرف آئے، (اس پر چڑھے) فرمایا دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں یا زمین کی کنجیاں دی گئیں۔ اور قسم خدا کی! میں اپنے بعد یہ نہیں ڈرتا کہ تم مشرک بن جاؤ گے۔ (یعنی سب کے سب مشرک ہو جاؤ گے) لیکن مجھ کو یہ ڈر ہے۔ کہ تم دنیا میں نہ لگ جاؤ۔

٨٥٧- بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلاَثَةِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ

باب دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا

١٢٦٤- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ)).

١٢٦٤- ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب سے ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ احد کے شہید مردوں کو دو دو کو (ایک قبر میں) اکٹھا کرتے۔

۸۵۸- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

باب شہیدوں کو غسل نہ دینا

۱۲۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ))، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ، وَلَمْ يُغَسَّلْهُمْ.

۱۲۶۵- ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے احد کے شہیدوں کو یہ فرمایا کہ خون لگے ہوئے ان کو یوں ہی دفن کر دو اور ان کو غسل نہ دیا۔

۸۵۹- بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

باب بغلی قبر میں کون آگے رکھا جائے؟

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ. وَسُمِّيَ اللَّحْدَ لأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ ﴿مُلْتَحَدًا﴾: مَعْدِلاً. وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيْمًا كَانَ ضَرِيْحًا.

امام بخاریؒ نے کہا بغلی قبر کو لحد اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک کونے میں ہوتی ہے۔ اسی سے ہے (سورۂ کہف میں) مُلْتَحَدًا یعنی پناہ کا کونہ اگر سیدھی (صندوقی) قبر ہو تو اس کو ضریح کہتے ہیں۔

۱۲۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ : ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ)). وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلْهُمْ)). قَالَ وَأَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِقَتْلَى أُحُدٍ: ((أَيُّ هَؤُلاَءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟)) فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ - قَالَ جَابِرٌ - فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَاحِدَةٍ)).

وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ: حَدَّثَنِي قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۲۶۶- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن مبارک خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو دو مردوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیتے پھر پوچھتے ان میں زیادہ قرآن کس کو یاد تھا۔ جب آپ کو بتلاتے تو آپؐ اس کو بغلی قبر میں آگے رکھتے اور فرماتے میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور آپؐ نے حکم دیا وہ اسی طرح خون لگے ہوئے گاڑ دیے گئے نہ ان پر نماز پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا اور ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی۔ زہری سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں کو پوچھتے ان میں کس کو قرآن زیادہ یاد تھا، جب لوگ بتلاتے تو آپؐ اس کو بغلی قبر میں اس کے ساتھی سے آگے رکھتے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے باپ (عبداللہ) اور میرے چچا (عمرو بن جموح) ایک چادر میں کفن دیئے گئے اور سلیمان بن کثیر نے اپنی روایت میں یوں کہا۔ مجھ سے زہری نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے اس نے بیان کیا جس نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔

۸۶۰- بَابُ الإِذْخِرِ وَالْحَشِيْشِ فِي الْقَبْرِ

باب اذخر اور سوکھی گھاس قبر میں بچھانا

۱۲۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَّةَ، فَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي وَلاَ لأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ : لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُعَرِّفٍ)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلاَّ الإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا. فَقَالَ : ((إِلاَّ الإِذْخِرَ)).

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا)). وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ ((سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ)) مِثْلَهُ.

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((لَقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ)).

۱۲۶۷- ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرام کیا ہے نہ مجھ سے پہلے وہ کسی کے لئے حلال ہوا- نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا- اور (فتح مکہ کے دن) گھڑی بھر کے لئے وہ مجھ کو حلال ہوا تھا- اسکی گھاس نہ کاٹی جائے اور اس کا درخت قلم نہ کیا جائے- اور وہاں کا جانور (شکار) نہ بھگایا جائے- اور وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو اس کو شناخت کراتے تھے- عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر کی اجازت دیجئے وہ ہمارے سنار کام میں لاتے ہیں- ہماری قبروں میں ڈالی جاتی ہے- آپؐ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے یوں روایت کیا ہے ہماری قبروں میں اور گھروں کے کام آتی ہے- اور ابان بن صالح، حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے- اور مجاہد نے طاؤس سے جو روایت کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس میں یوں ہے کہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتی ہے-

۸۶۱- بَابُ هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ.

باب کیا میت کو کسی ضرورت سے قبر سے پھر نکال سکتے ہیں

۱۲۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا وَ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَمِيصَانِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ

۱۲۶۸- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری اللہ عنہما سے سنا کہ آنحضرت ﷺ عبداللہ بن ابی (منافق) کی قبر پر اس وقت تشریف لائے- جب اس کی لاش قبر میں رکھ دی گئی تھی- آپؐ نے فرمایا نکالو وہ نکالی گئی- آپؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا- اور اپنا کرتا اسے پہنا دیا- اللہ جانے اس کا کیا سبب تھا- اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایک کرتہ پہنایا تھا- اور سفیان بن عیینہ نے کہا- ابوہارون (موسیٰ بن ابی عیسیٰ) نے کہا آنحضرت ﷺ اس وقت دو کرتے اوپر تلے پہنے تھے- عبداللہ کے

اللّٰهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ. قَالَ سُفْيَانُ: فَيُرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَ عَبْدَ اللّٰهِ قَمِيصَهُ مُكَافَاةً لِمَا صَنَعَ)).

بیٹے نے (جو سچا مسلمان تھا) آنحضرت ﷺ سے عرض کیا - یارسول اللہ اس کو وہ کرتا پہنا دیجئے - جو آپؐ کے جسم سے لگا ہے - سفیان نے کہا لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا کرتہ اس کرتے کے بدل پہنا دیا - جو اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہنایا تھا -

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلاَّ مَقْتُولاً فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي لاَ أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ، غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا، فَاقْضِ، وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا. فَأَصْبَحْنَا، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً، غَيْرَ أُذُنِهِ)).

۱۲۶۹ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب جنگ احد آن پہنچی (یعنی صبح کو لڑائی تھی) تو میرے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رات کو مجھے بلا بھیجا - اور کہنے لگے میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں پہلے میں مارا جاؤں گا - اور میں اپنے بعد (اپنے عزیزوں اور وارثوں میں سے) تجھ سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں چھوڑتا - البتہ آنحضرت ﷺ بس فقط تجھ سے زیادہ عزیز ہیں - اور دیکھ مجھ پر قرض ہے اس کو ادا کر دینا - اور اپنی نو بہنوں سے اچھا سلوک کرتے رہنا - خیر جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے باپ ہی شہید ہوئے اور پہلے میں نے ایک اور شخص (اپنے بہنوئی) کو ملا کر ان کے ساتھ دفن کیا تھا - پھر مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ میں اپنے باپ کو دوسرے کے ساتھ رکھوں - میں نے چھ مہینے بعد ان کی لاش کو نکالا - دیکھا تو جوں کے توں جیسے رکھا تھا - ویسے ہی ہیں - ذرا سا کان گل گیا تھا -

۱۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ)).

۱۲۷۰ - ہم سے علی بن عبداللہ بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے - انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میرے باپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی دفن ہوئے تھے - مجھ کو اچھا نہ لگا میں نے ان کو نکالا اور جدا ایک قبر میں رکھا -

۸۶۲ - بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

باب قبر بغلی بنانا یا صندوقی

۱۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ: ((أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟))

۱۲۷۱ - ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا - انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں جو لوگ شہید ہوئے ان میں سے دو دو شخصوں کو ملاتے پھر پوچھتے ان دونوں میں کس نے زیادہ قرآن یاد کیا تھا - جب

فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ: ((أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

ایک کو بتلایا جاتا تو آپؐ اس کو بغلی قبر میں آگے رکھتے پھر فرماتے میں ان لوگوں کے (ایمان کا) قیامت کے دن گواہ ہوں - آپؐ نے خون لگے اسی طرح ان کو دفنا دیا - اور غسل نہیں دلایا -

۸۶۳ - بابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلَامُ؟

باب اگر بچہ اسلام لائے - اور جوان ہونے سے پہلے مر جائے تو اس پر نماز پڑھیں یا نہیں؟ اور بچے کو مسلمان ہو جانے کے لئے کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيْهِ عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِ، وَقَالَ: الإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى.

اور امام حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور قتادہ کہتے تھے جب ماں باپ میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو لڑکا مسلمان کے پاس رہے گا - اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ماں کے ساتھ کمزور مسلمان (سمجھے جاتے) تھے - اور اپنے باپ کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر نہ تھے اور آنحضرت ﷺ نے (یا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) فرمایا اسلام غالب رہتا ہے - مغلوب نہیں ہوتا -

۱۲۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مُغَالَةَ - وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ - فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: ((تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: ((آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ)). فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ)). ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)). فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُ. فَقَالَ: ((اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)).

۱۲۷۲ - ہم سے عبدان نے بیان کیا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ ابن عمر نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چند آدمی آنحضرت ﷺ کے ساتھ مل کر ابن صیاد کے پاس گئے دیکھا تو وہ بچوں کے ساتھ بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس کھیل رہا ہے - ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا - اس کو (آپؐ کے آنے کی) خبر ہی نہیں ہوئی - یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر مارا - پھر فرمایا ابن صیاد تو اس بات کی گواہی دیتا ہے - کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں - اس نے آپؐ کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں - پھر ابن صیاد نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا - آپؐ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں - آپؐ نے یہ بات سن کر اس کو چھوڑ دیا - اور فرمایا میں اللہ اور اسکے پیغمبروں پر ایمان لایا - پھر آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ اس نے کہا - میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں - آپؐ نے فرمایا پھر تو تیرا کام سب گڈ مڈ ہو گیا - پھر آپؐ نے (امتحان کے لئے) اس سے فرمایا - اچھا میں نے ایک بات دل میں رکھی ہے وہ بتلا (آپؐ نے سورۂ دخان کی) اس آیت کا

فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلاَ خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)).

وَقَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ - فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ، أَوْ زَمْرَةٌ - فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لاِبْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)). وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ: زَمْزَمَةٌ فَرَفَصَهُ. زَمْزَمَةٌ. وَقَالَ إِسْحَاقُ وَعُقَيْلٌ رَمْرَمَةٌ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَمْزَةٌ.

تصور کیا فارتقب یوم تاتي السحاء بدخان مبین - ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے - آپ نے فرمایا چل دور ہو تو اپنی بساط سے کبھی بڑھ نہ سکے گا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑیئے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں - آپ نے فرمایا گر یہ دجال ہے تب تو تو اس پر غالب نہ ہوگا - اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کو مار ڈالنا میرے لئے بہتر نہ ہوگا - اور سالم نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے پھر اسکے بعد ایک دن آنحضرت ﷺ اور ابن کعب دونوں مل کر ان کھجور کے درختوں میں گئے جہاں ابن صیاد تھا - آپ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے آپ غفلت میں اس کی کچھ باتیں سن لیں - آخر آنحضرت ﷺ نے اس کو دیکھ پایا وہ ایک چادر اوڑھے پڑا تھا - کچھ گن گن یا پھن پھن کر رہا تھا - لیکن (مشکل یہ ہوئی کہ) ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھ پایا - آپ کھجور کے تنوں میں چھپ چھپ کر جا رہے تھے اس نے (پکار کر) ابن صیاد سے کہہ دیا صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا - دیکھو محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا - آنحضرت ﷺ نے فرمایا کاش اس کی ماں ابن صیاد کو باتیں کرنے دیتی تو وہ اپنا حال کھولتا - شعیب نے اپنی روایت میں بجائے رمزہ کے زمزمہ کہا اور فرفصہ کے بدل فرفصہ اور اسحاق کلبی اور عقیل نے رمزمہ کہا اور معمر نے رمزہ کہا -

۱۲۷۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ غُلاَمٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: ((أَسْلِمْ)). فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)).

۱۲۷۳ - ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک یہودی چھوکرا (عبدالقدوس) آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہوا - آنحضرت ﷺ اس کی بیمار پرسی کو تشریف لائے - اس کے سرہانے بیٹھے - آپ نے اس سے فرمایا مسلمان ہو جا وہ اپنے باپ کی طرف جو پاس بیٹھا تھا، دیکھنے لگا اس کے باپ نے کہا (کیا مضائقہ) ابوالقاسم کا کہنا مان لے - وہ مسلمان ہو گیا - تب آپ یہ فرماتے ہوئے باہر نکلے اللہ کا شکر ہے جس نے اسے دوزخ سے بچا لیا -

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ: أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ،

۱۲۷۴ - ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عبیداللہ بن ابی یزید نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے - میں اور میری ماں (لبابہ ام الفضل) دونوں کمزور مسلمانوں میں تھے میں بچوں میں اور میری ماں

وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ)).

عورتوں میں -

۱۲۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ، يَدَّعِي أَبَوَاهُ الإِسْلاَمَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الإِسْلاَمِ، إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَلاَ يُصَلَّى عَلَى مَنْ لاَ يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ، فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلاَّ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ بَهِيمَةٌ جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ الآيَةَ.

۱۲۷۵- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ابن شہاب نے کہا ہر بچہ پر جو مر جائے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ وہ حرام کا ہو اس لئے کہ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا - اس کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں - یا صرف باپ مسلمان ہو اگرچہ اس کی ماں مسلمان نہ ہو جب وہ پیدا ہوتے وقت آواز نکالے تو اس پر نماز پڑھی جائے - اور اگر آواز نہ نکالے تو نماز نہ پڑھیں - وہ کچا بچہ ہے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ اسلام یعنی توحید پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دیتے ہیں - جیسے چوپائے جانوروں کو دیکھو - سب پورے بدن کے پیدا ہوتے ہیں - کوئی کن کٹا بھی پیدا ہوتے دیکھا ہے - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر کے سورۂ روم کی یہ آیت پڑھتے تھے - اللہ کی فطرت کو لازم کر لو - جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا -

۱۲۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلاَّ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ، ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ﴾.

۱۲۷۶- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں وہ سب اپنی فطرت یعنی اسلام پر پھر ان کے ماں باپ ان کو یہودی نصرانی پارسی بنا دیتے ہیں - جیسے چوپایہ جانور پورے بدن کا ہوتا ہے - کہیں تم نے کن کٹا بھی پیدا ہوتے دیکھا ہے - یہ حدیث بیان کر کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سورۂ روم کی یہ آیت پڑھتے تھے ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا، لاَ تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ، ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ﴾

۸۶۴- بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ

باب اگر مشرک مرتے وقت (سکرات سے پہلے) لاالہ الا اللہ کہہ لے

۱۲۷۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

۱۲۷۷- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ((أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَاجَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَبِي طَالِبٍ: ((يَا عَمِّ، قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ)). فَقَالَ أَبُوجَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُوطَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَا وَاللهِ لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ)) فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ الآية. [التوبة].

سے سعید بن مسیب نے نقل کیا انہوں نے اپنے باپ مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب ابوطالب مرنے لگے تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس تشریف لائے دیکھا تو وہاں ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بیٹھے ہوئے ہیں- آنحضرت ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا چچا تم ایک کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ لو میں پروردگار کے پاس تمہارے لئے گواہی دوں گا- یہ سن کر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے- ہائیں ابو طالب کیا تم اپنے باپ کے دین سے پھرے جاتے ہو- غرض آنحضرت ﷺ برابر یہ کلمہ ان پر پیش کرتے رہے اور وہ دونوں وہی کہتے رہے (کہ اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو) آخر ابو طالب نے اخیر بات جو کہی وہ یہی تھی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا- اس وقت آنحضرت ﷺ نے (بہت رنجیدہ ہو کر) یہ فرمایا خیر اب میں تمہارے لئے اللہ سے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک منع نہ کیا جاؤں- پھر اللہ نے یہ آیت سورۂ توبہ کی اتاری مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ اخیر تک-

۷۶۵- بَابُ الْجَرِيدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب قبر پر کھجور کی ڈالیاں لگانا

وَأَوصَى بُرَيْدَةُ الأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَانِ وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمنِ فَقَالَ: انْزِعْهُ يَا غُلاَمُ، فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ.

وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ: رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلَى قَبْرٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ. وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ.

اور بریدہ اسلمی صحابی نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں لگائی جائیں- اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر پر ایک ڈیرہ دیکھا تو کہنے لگے اے غلام اس کو نکال ڈال- ان کا عمل ان پر سایہ کرے گا- اور خارجہ بن زید نے کہا میں نے اپنے تئیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں دیکھا اس وقت میں جوان تھا- ہم میں بڑا کودنے والا وہ ہوتا جو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر سے اس پار کود جاتا تھا- اور عثمان بن حکیم نے کہا خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ایک قبر پر بٹھایا اور اپنے چچا یزید بن ثابت سے نقل کیا کہ قبر پر بیٹھنا اس کو منع ہے- جو قبر پر پیشاب یا پاخانہ کرے اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے-

۱۲۷۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ

۱۲۷۸- ہم سے یحییٰ بن جعفر بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)). ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ فَقَالَ ((لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا، مَا لَمْ يَيْبَسَا)).

طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ دو قبروں پر سے گزرے جن کو عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ایک تو ان دونوں میں پیشاب سے بچاؤ نہیں کرتا تھا- اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا- پھر آپ نے کھجور کی ایک ڈالی لی اس کو بیچ میں سے چیر کر دو کئے اور ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دی- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا- آپ نے فرمایا شائد جب تک یہ ڈالیاں سوکھیں ان کا عذاب ہلکا ہو-

٨٦٦- بَابُ مَوعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ، وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

باب قبر کے پاس عالم کا بیٹھنا اور لوگوں کو نصیحت کرنا اور لوگوں کا اس کے گرد بیٹھنا

﴿يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ﴾: الْأَجْدَاثُ الْقُبُورِ. ﴿بُعْثِرَتْ﴾: أُثِيرَتْ: بَعْثَرْتُ حَوْضِي: أَيْ جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ. الْإِيفَاضُ: الْإِسْرَاعُ. وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ: ﴿إِلَى نَصْبٍ﴾: يُوفِضُونَ إِلَى شَيْءٍ مَنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ. وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ ، وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ. يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنْ قُبُورِهِمْ: ﴿يَنْسِلُونَ﴾ يَخْرُجُونَ.

سورۂ قمر میں اجداث کے لفظ سے قبریں مراد ہیں- اور سورۂ انفطرت میں ﴿بُعْثِرَتْ﴾ کا ترجمہ یہ ہے اٹھائی جاتیں عرب کے لوگ کہتے ہیں ﴿بُعْثِرَتْ﴾ حوضی یعنی اس کو تلے اوپر کر دیا ایفاض کا معنی جلدی کرنا اور اعمش نے سورۂ معارج میں یوں پڑھا ہے إِلَى نَصْبٍ : يُوفِضُونَ یعنی ایک کھڑی کی ہوئی چیز کی طرف دوڑتے جا رہے ہیں- اور نصب مفرد کا صیغہ ہے اور نصب مصدر ہے اور سورۂ ق میں جو ہے ذالك يَومَ الْخُرُوجِ یعنی قبروں سے نکلنے کا دن اور سورۂ انبیاء میں جو ﴿يَنْسِلُونَ﴾ کا لفظ ہے اس کے معنی نکل پڑیں گے-

١٢٧٩- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ، وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ. فَنَكَسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ

١٢٧٩- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا ہم بقیع میں ایک جنازے کے ساتھ تھے اتنے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے- اور بیٹھ گئے ہم آپ کے گرد بیٹھے- آپ کے پاس ایک چھڑی تھی- آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا، بہشت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو- اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہو گی یا بد بخت- ایک شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا سراقہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کر لیں اور عمل کرنا (محنت اٹھانا) چھوڑ دیں- کیونکہ جس کا نام نیک بختوں میں لکھا ہے وہ

كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ؟ قَالَ: ((أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ الآية)).

ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہوگا-اور جس کا نام بد بختوں میں لکھا ہے وہ ضرور بدی کی طرف جائے گا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ان کو نیک کام کرنے کی توفیق ملے گی- پھر آپؐ نے سورۂ واللہ کی یہ آیت پڑھی-﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ اخیر تک-

٨٦٠- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

باب جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا

١٢٨٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)). وَقَالَ حَجَّاجٌ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ ((قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِيْنَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)).

١٢٨٠- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے وہ ابو قلابہ سے وہ ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی اپنے تئیں جھوٹا جان کر قسم کھائے اور جو شخص تیز ہتھیار سے اپنے تئیں آپ مار ڈالے- اس پر اسی ہتھیار سے دوزخ کا عذاب ہوتا رہے گا- اور حجاج بن منہال نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا- وہ حسن بصری سے، انہوں نے کہا ہم سے جندب بن عبداللہ بجلی نے اسی (بصرے) کی مسجد میں حدیث بیان کی- ہم اس کو بھولے نہیں- اور نہ ہم کو یہ خیال ہے کہ جندب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہوگا- آپؐ نے فرمایا ایک شخص کو زخم لگا- اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا- اللہ نے فرمایا میرے بندے نے جان نکالنے میں مجھ پر جلدی کی- اسکی سزا میں میں نے اس پر بہشت حرام کر دی-

١٢٨١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ)).

١٢٨١- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے کہا ہم کو ابوالزناد نے خبر دی انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا گلا گھونٹتا ہے اور جو برچھے یا تیر سے اپنے تئیں مارے وہ دوزخ میں بھی اپنے تئیں مارتا رہے گا-

٨٦٨- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَالاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

باب منافقوں پر نماز پڑھنا اور مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا کرنا

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ

اس کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے روایت

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيَّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا - أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ : ((أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ)). فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ((إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ. لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي إِنْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا)). قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلاَّ يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الآيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ : ﴿وَلاَ تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلاَ تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ﴾ قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جَرَاءَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

کیا ہے۔

۱۲۸۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) مر گیا تو آنحضرت ﷺ اس پر نماز پڑھنے کے لئے بلائے گئے۔ جب آپؐ نماز کے ارادے سے کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کی طرف جھپٹا میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپؐ ابی کے بیٹے پر نماز پڑھتے ہیں۔ اس نے تو فلانے دن یہ بات کہی تھی فلانے دن یہ اس کی کفر کی باتیں میں گننے لگا۔ آپؐ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اجی پیچھے سر کو۔ جب میں نے بہت اصرار کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کی طرف سے مجھ کو اختیار ملا ہے اگر میں یہ جانوں کہ ستر بار سے زیادہ دعا کروں۔ تو اللہ اس کو بخش دے گا۔ تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں۔ غرض آنحضرت ﷺ نے اس پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ اور نماز پڑھ کر لوٹے تھوڑی دیر گزری تھی کہ سورۂ برات کی یہ دو آیتیں اتریں۔ ان منافقوں میں سے جو کوئی مر جائے۔ اس پر کبھی نماز نہ پڑھ۔ وَهُمْ فَاسِقُوْنَ تک اور اس کی قبر پر بھی مت کھڑا ہو۔ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کو نہ مانا۔ اور مرے بھی تو نافرمان رہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے اپنے اوپر آپؐ نے تعجب کیا کہ تو نے اللہ کے پیغمبر پر اس دن بڑی دلیری کی حالانکہ اللہ اور رسول (ہر مصلحت) کو خوب جانتے ہیں۔

۸۶۹- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی تعریف کرنا جائز ہے

۱۲۸۳- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ)). ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ،

۱۲۸۳- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ لوگ ایک جنازہ پر سے گزرے۔ تو اس کی تعریف کی (کیا اچھا آدمی تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی پھر ایک جنازے پر سے گزرے تو اس کی برائی کی آنحضرت ﷺ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہو گئی۔ آپؐ نے فرمایا پہلے شخص کی تم نے تعریف کی تو اس کے لئے بہشت واجب ہو گئی اور دوسرے کی تم

وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ. أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ)).

نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو-

١٢٨٤- حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّغَارُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ - وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ - فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: وَجَبَتْ: ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ ﷺ: وَجَبَتْ. ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ. فَقَالَ أَبُو الأَسْوَدِ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)). فَقُلْنَا: وَثَلاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَثَلاثَةٌ)). فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)). ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

۱۲۸۴- ہم سے عفان بن مسلم صغار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے کہا میں مدینہ میں آیا ان دنوں میں وہاں بیماری پھیلی تھی- میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا- اتنے میں ایک جنازہ سامنے سے گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہو گئی- پھر ایک اور جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی کی- انہوں نے کہا واجب ہو گئی- پھر ایک تیسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی کی- انہوں نے کہا واجب ہو گئی- ابوالاسود دیلی نے کہا اے امیر المومنین! کیا چیز واجب ہو گئی- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے وہی کہا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا- جس مسلمان کی اچھائی پر چار مسلمان گواہی دیں- اللہ اس کو جنت میں لے جائے گا- ہم نے عرض کیا اگر تین مسلمان گواہی دیں آپ نے فرمایا تین بھی- ہم نے عرض کیا اگر دو مسلمان گواہی دیں- آپ نے فرمایا دو بھی- پھر ہم نے یہ نہیں پوچھا کہ اگر ایک مسلمان گواہی دے-

٨٧٠- باب ما جاءَ في عذابِ القبرِ، وقولهِ تعالى

باب: قبر کے عذاب کا بیان

﴿وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلاَئِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ﴾ [الأنعام: ٩٣] قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ الْهُونُ: هو الهَوَانُ: والهَوْنُ الرِّفْقُ. وقوله: ﴿سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ [التوبة]. وقوله تعالى: ﴿وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ، النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا، وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ [غافر].

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ انعام میں) فرمایا اور اے پیغمبر کاش تو اس وقت دیکھے جب ظالم (کافر) موت کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے کہتے جاتے ہیں اپنی جانیں نکالو آج تمہاری سزا میں تم کو رسوائی کا عذاب (قبر کا عذاب) ہونا ہے- امام بخاری نے کہا هُوْن قرآن میں هَوانٌ کے معنوں میں ہے یعنی ذلت اور رسوائی اور هُوْن کا معنی نرمی اور ملامت ہے اور سورۂ توبہ میں فرمایا ہم ان کو دوبارہ عذاب دیں گے- (یعنی دنیا میں اور قبر میں) پھر بڑے عذاب میں لوٹائے جائیں گے- اور سورۂ مومن میں فرمایا- فرعون والوں کے برے عذاب نے گھیر لیا- صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں اور قیامت کے دن تو فرعون والوں کیلئے کہا جائے گا- ان کو سخت عذاب میں لے جاؤ-

۱۲۸۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾)).

۱۲۸۵- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جب مومن اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں اور حضرت محمد اس کے پیغمبر ہیں- اور سورۂ ابراہیم میں جو اللہ نے فرمایا کہ اللہ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ٹھیک بات یعنی توحید پر مضبوط رکھتا ہے- اس کا یہی مطلب ہے-

۱۲۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا، أَوْ زَادَ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۸۶- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے پھر یہی حدیث بیان کی اتنا بڑھایا کہ یہ آیت ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ قبر کے عذاب میں اتری-

۱۲۸۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: ((اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ: ((وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)). فَقِيلَ لَهُ: أَتَدْعُو أَمْوَاتًا؟ فَقَالَ: ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ)).

۱۲۸۷- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے اندھے کنویں میں جو کافر بدر کے دن ڈال دیئے گئے تھے- ان کو جھانکا اور فرمایا تمہارے مالک نے جو سچا وعدہ تم سے کیا تھا وہ تم نے پایا- لوگوں نے عرض کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ نہیں سنتے- البتہ وہ جواب نہیں دے سکتے-

۱۲۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى﴾)).

۱۲۸۸- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے بدر کے کافروں کو یہ فرمایا تھا کہ میں جو ان سے کہا کرتا تھا، اب ان کو معلوم ہوا ہوگا- کہ وہ سچ ہے- اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم میں فرمایا اے پیغمبر! تو مردوں کو نہیں سنا سکتا-

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

۱۲۸۹- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ (عثمان) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے کہا میں نے اشعث سے سنا- انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی- اور قبر کے عذاب کا ذکر کر کے کہنے لگی- اللہ تجھ کو قبر کے عذاب سے بچائے رکھے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں

فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ: نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)). زَادَ غُنْدَرٌ: ((عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ)).

نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا قبروں میں عذاب ہوگا؟ آپؐ نے فرمایاہاں قبر کا عذاب سچ ہے - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر میں نے اس کے بعد آنحضرت ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے کوئی نماز پڑھی ہو مگر اس میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگی - غندر نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا کہ عذاب قبر برحق ہے -

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَقُولُ: ((قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ. فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً)).

۱۲۹۰- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتی تھیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور قبر کے امتحان کا حال بیان کیا جس میں آدمی جانچا جاتا ہے - جب آپ نے اس کا ذکر کیا تو اس کو سن کر مسلمانوں نے شور مچایا (رونے لگے)

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ - إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ - أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ. فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)) قَالَ قَتَادَةُ: ((وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ فِي قَبْرِهِ)). ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ: ((وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ. فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ. وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ)).

۱۲۹۱- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے - اور اس کے لوگ (دفن کر کے) لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے - اس کے پاس دو فرشتے (منکر نکیر) آتے ہیں - پوچھتے ہیں تو ان صاحب محمد کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا - جو ایمان دار ہے - وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں - پھر اس سے کہا جاتا ہے تو دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ اللہ نے اس کے بدل تجھ کو جنت میں ٹھکانا دیا - وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے - قتادہ نے کہا ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے - پھر قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرنا شروع کی - کہنے لگے - لیکن منافق یا کافر اس سے جب پوچھا جاتا ہے - تو ان صاحب کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا ہے - تو وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا - لوگ جو کچھ کہتے تھے - میں بھی وہی کہتا رہا - پھر اس سے کہا جائے گا - نہ تو تو خود سمجھا، نہ سمجھنے والے کی رائے پر چلا - اور لوہے کی گرزوں سے ایک مار اس کو پڑے گی - کہ چلا اٹھے گا - جتنے اس کے پاس والے ہیں - آدمی اور جن کے سوا وہ سب سنیں گے -

۸۷۱- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ: ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)). وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۹۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے باپ ابوجحیفہ سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سورج ڈوبنے کے بعد مدینہ سے باہر گئے وہاں ایک آواز سنی فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور نضر بن شمیل نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی کہا ہم سے عون نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ ابوجحیفہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے براء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۲۹۳- حَدَّثَنَا مُعَلّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي ((أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

۱۲۹۳- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کہا مجھ سے خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی (ام خالد) نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

۱۲۹۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)).

۱۲۹۴- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے - یا اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں - اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی بلاؤں سے اور کانے دجال کی بلا سے۔

۸۷۲- بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

باب: غیبت اور پیشاب کی آلودگی سے قبر کا عذاب ہونا

۱۲۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ. ثُمَّ قَالَ: بَلٰى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا

۱۲۹۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں نہیں - پھر فرمایا البتہ یہ تو تھا ان میں سے ایک چغلی کھاتا پھرتا تھا - (غیبت کرتا تھا) دوسرا

الآخَرُ فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ)). قَالَ: ((ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا، مَا لَمْ يَيْبَسَا)).

اپنے پیشاب کی احتیاط نہیں کرتا تھا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی لی- اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کئے- اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا لگا دیا- پھر فرمایا شائد جب تک سوکھیں نہیں ان کا عذاب کم ہو-

۸۷۳- بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

باب: مردے کو دونوں وقت صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے

۱۲۹۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ : هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۲۹۶- ہم سے اسماعیل بن ابی ویس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی جب مر جاتا ہے تو صبح اور شام اس کا ٹھکانا اس کو بتلایا جاتا ہے- اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت والوں میں اور جو دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں پھر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے- جب قیامت کے دن اللہ تجھ کو اٹھائے گا-

۸۷۴- بَابُ كَلاَمِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: میت کا کھاٹ پر بات کرنا

۱۲۹۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي، قَدِّمُونِي. وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ الإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهَا الإِنْسَانُ لَصَعِقَ)).

۱۲۹۷- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا وہ کہتے تھے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ تیار ہوتا ہے- پھر مرد اس کو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں- اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے- مجھ کو آگے لے چلو- اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے- ہائے خرابی جنازہ کہاں لئے جاتے ہو- اس کی آواز آدمی کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے- اگر آدمی سنے تو بے ہوش ہو جائے-

۸۷۵- بَابُ مَا قِيْلَ فِي أَوْلاَدِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: مسلمانوں کی نابالغ اولاد کہاں رہے گی؟

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلاَثَةٌ

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس کے تین لڑکے مر جائیں- جو گناہ کو نہیں پہنچے (جوان

مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

نہیں ہوئے) تو وہ اس کے لئے دوزخ کی روک ہوں گے - یا وہ بہشت میں جائے گا-

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)).

۱۲۹۸- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان لوگوں میں ایسا نہیں جس کے تین بچے مر جائیں جو گناہ کے لائق نہ ہوئے ہوں - مگر اللہ اپنے فضل و رحمت سے جوان بچوں پر کرے گا - اس کو بہشت میں لے جائے گا-

۱۲۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ)).

۱۲۹۹- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے مر گئے - تو آپ نے فرمایا بہشت میں ان کے لئے ایک دودھ پلانے والی ہے-

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ وَ يَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّادِسُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

پانچواں پارہ اللہ کے فضل سے ختم ہوا اب اگر اللہ نے چاہا تو چھٹا پارہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھٹا پارہ

٨٧٦- بَابُ مَا قِيْلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

١٣٠٠- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: ((اللهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ)).

١٣٠١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ: ((اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِيْنَ)).

١٣٠٢- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَثَلِ الْبَهِيْمَةِ تُنْتَجُ، هَلْ تَرَى فِيْهَا جَدْعَاءَ؟)).

٨٧٧- بَابٌ

١٣٠٣- حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ

باب مشرکوں کی (نابالغ) اولاد کا بیان

١٣٠٠- ہم سے حبان بن موسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو بشر جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے پوچھا مشرکوں کی اولاد (آخرت میں) کہاں رہے گی آپؐ نے فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا وہ خوب جانتا تھا (اگر وہ بڑے ہوں تو) کیسے کام کریں گے۔

١٣٠١- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کہاں رہے گی، آپؐ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے - وہ کیسے عمل کرنے والے تھے۔

١٣٠٢- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اپنے پیدائشی دین (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے - لیکن اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا پارسی بنا دیتے ہیں - جیسے جانور کا بچہ (صحیح اور سالم) پیدا ہوتا ہے - کبھی دیکھا کوئی بوچا پیدا ہوا ہے -

باب

١٣٠٣- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر

حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلاَةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟)) قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ: ((مَا شَاءَ اللهُ)). فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا؟)) قُلْنَا: لاَ. قَالَ: ((لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي، فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ - قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ - حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ، فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلاَ يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلاَهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلَهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، وَعَلَى وَسَطِ النَّهَرِ - قَالَ يَزِيْدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ: وَعَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ - فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ

حازم نے، کہا ہم سے ابو رجاء عمران بن تیم نے، انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب (صبح کی نماز) پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کرتے اور فرماتے آج رات کو تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہو تو وہ بیان کرے - اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا تو بیان کرتا - آپ ﷺ جو اللہ کو منظور ہوتا اس کی تعبیر بیان فرماتے - ایک دن ایسا ہوا آپؐ نے فرمایا مگر میں نے تو آج رات کو (خواب دیکھا) دو شخص (فرشتے) میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر بیت المقدس کی طرف لے گئے وہاں کیا دیکھتا ہوں - ایک شخص تو بیٹھا ہے اور دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا ہاتھ میں لئے کھڑا ہے، امام بخاری نے کہا ہمارے بعضے ساتھیوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے یوں روایت کیا ہے - وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک کلھڑے میں یہ آنکڑا گھسیڑتا ہے کہ اس کی گدی تک جا پہنچتا ہے - پھر دوسرے کلھڑے میں بھی اسی طرح گھسیڑتا ہے - میں نے اپنے ساتھ والوں سے پوچھا یہ ہے کیا انہوں نے کہا آگے تو چلو، خیر ہم ایک مرد کے پاس پہنچے جو چت پڑا ہوا ہے - اور ایک دوسرا مرد اس کے سر پر فہریا صخرہ (پتھر) لئے کھڑا ہے اور اس سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے - پتھر مارتے ہی (سر پھوڑ کر) لڑھک جاتا ہے، مارنے والا اس کے لینے کو جاتا ہے، ابھی لے کر نہیں لوٹتا کہ جس کو مارا تھا اس کا سر جڑ کر اچھا ہو جاتا تھا - جیسے پہلے تھا ہو جاتا ہے، پھر وہ لوٹ کر مارتا ہے اور میں نے پوچھا یہ ہے کون؟ انہوں نے کہا آگے تو چلو، خیر ہم تنور کی طرف ایک گڑھے پر پہنچے، اوپر سے تو اس کا منہ تنگ اور نیچے سے کشادہ، اس کے تلے آگ سلگ رہی تھی جب آگ کی لپیٹ اوپر تنور کے کنارے تک آئی تو اس کے اندر جو لوگ تھے وہ بھی اوپر اٹھ آتے، نکلنے کے قریب ہو جاتے - پھر جب دھیمی ہو جاتی تو لوگ بھی اندر لوٹ جاتے - ان لوگوں میں کئی عورتیں اور مرد ننگے بھی تھے، میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ ہے کیا؟ انہوں نے کہا آگے تو چلو، خیر ہم پھر چلے، ایک خون کی ندی پر پہنچے اس ندی میں ایک شخص کھڑا ہے اور ندی کے ایک عمدہ مقام پر (یزید بن ہارون) اور وہب بن جریر راویوں نے جریر بن حازم سے یوں نقل کیا ندی کے کنارے ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں - وہ شخص جو ندی کے اندر تھا بڑھ آیا اور ندی سے نکلنے لگا -

يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ. فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالاَ: انْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ، وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلاَنِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ وَ أَفْضَلَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي إِلَى الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلاَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، فِيْهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ. قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ. قَالاَ: نَعَمْ. أَمَّا الَّذِيْ رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُو الرِّبَا. وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلاَدُ النَّاسِ. وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ. وَالدَّارُ الأُوْلَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ. وَأَنَا جِبْرَئِيْلُ، وَهَذَا مِيْكَائِيْلُ. فَارْفَعْ رَأْسَكَ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالاَ: ذَاكَ مَنْزِلُكَ. فَقُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي. قَالاَ: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ)).

اس وقت دوسرے شخص نے ایک پتھر اس کے منہ پر مارا اور جہاں پر وہ تھا وہیں اس کو لوٹا دیا پھر ایسا ہی کیا جب اس نے نکلنا چاہا اس نے ایک پتھر اس کے منہ پر مار دیا، وہ لوٹ کر اپنی جگہ جا رہا میں نے (اپنے ساتھیوں سے پوچھا) یہ کیا معاملہ ہے کہنے لگے آگے چلئے- خیر ہم چلتے چلتے ایک ہرے بھرے باغیچے پر پہنچے، وہ ایک بڑا درخت تھا اس کی جڑ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا اور کئی بچے، اور اس درخت کے پاس ایک مرد اور تھا جو اپنے سامنے آگ سلگا رہا تھا خیر میرے دونوں ساتھی مجھ کو لے کر اس درخت پر چڑھے اور ایسے ایک گھر میں لے گئے کہ میں نے اس سے اچھا اور اس سے عمدہ کوئی گھر ہی نہیں دیکھا- اس میں بوڑھے اور جوان اور عورتیں اور بچے (سب طرح کے لوگ) تھے پھر وہاں سے نکال کر درخت پر چڑھا لے گئے اور ایک دوسرے گھر میں لے گئے، وہ پہلے گھر سے بھی اچھا اور عمدہ گھر تھا، وہ بوڑھے جوان (دو طرح کے لوگ تھے) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم نے تو مجھ کو آج رات خوب گھمایا اب جو میں نے دیکھا اس کی کیفیت تو بتلاؤ- انہوں نے کہا اچھا جس کا گھسڑا تم نے دیکھا چیرا جا رہا تھا وہ (دنیا کا) ایک بڑا جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی بات بیان کرتا لوگ اس سے سن کر سب طرف مشہور کر دیتے، قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی- اور جس کا سر تم نے دیکھا پھوڑا جا رہا تھا وہ شخص ہے جس کو اللہ نے قرآن کا علم دیا تھا لیکن رات کو تو وہ سوتا رہا اور دن کو اس پر عمل نہیں کیا، قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی- اور تنور میں جو لوگ تم نے دیکھے، وہ زانی بدکار لوگ ہیں اور نہر میں جن کو دیکھا وہ سود خور ہیں- اور درخت کی جڑ میں جو بوڑھا دیکھا تھا، وہ ابراہیم پیغمبر ہیں ان کے گرد جو بچے دیکھے، وہ لوگوں کے بچے ہیں اور وہ شخص جو آگ سلگا رہا تھا، مالک فرشتہ ہے، دوزخ کا داروغہ، اور پہلے جس گھر میں تم گئے تھے، وہ عام مسلمانوں کے رہنے کا گھر ہے- اور یہ دوسرا شہیدوں کے رہنے کا گھر ہے- اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل تم اپنا سر تو اٹھاؤ، میں نے سر اٹھایا دیکھا تو ابر کی طرح ایک چیز میرے اوپر ہے- انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے میں نے کہا مجھ کو چھوڑو- میں اپنے مقام میں جاؤں- انہوں نے کہا ابھی دنیا میں رہنے کی تمہاری کچھ عمر باقی ہے- جس کو تم نے تیر نہیں کیا اگر تیر کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں آ جاتے-

۸۷۸- بَابُ مَوتِ يَومِ الإِثْنَيْنِ

باب پیر کے دن مرنے کی فضیلت

۱۳۰۴- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ((دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَتْ : فِي ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلاَ عِمَامَةٌ. وَقَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَومٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: يَومَ الإِثْنَيْنِ. قَالَ: فَأَيُّ يَومٍ هَذَا؟ قَالَتْ: يَومُ الإِثْنَيْنِ. قَالَ: أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ. فَنَظَرَ إِلَى ثَوبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ، بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ: اغْسِلُوا ثَوبِي هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا. قُلْتُ إِنَّ هَذَا خَلَقٌ. قَالَ: إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ. فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتَّى أَمْسَى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلاثَاءِ، وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ)).

۱۳۰۴- ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کی بیماری میں) گئی، انہوں نے پوچھا تم نے آنحضرت ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا میں نے کہا تین دھوئے ہوئے سفید کپڑوں میں، نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ، انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کس دن ہوئی، میں نے کہا پیر کے دن، انہوں نے کہا آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا پیر کا دن، انہوں نے کہا مجھے بھی امید ہے کہ اب سے لے کر رات تک کسی وقت میں گزر جاؤں- پھر اپنے کپڑے پر نگاہ ڈالی جو بیماری میں پہنے تھے اس پر زعفران کا دھبہ لگا تھا اور کہا یہ کپڑا دھو ڈالنا، اور دو کپڑے اور لے لینا ان میں میرا کفن کر دینا، میں نے کہا یہ کپڑا تو پرانا ہے- انہوں نے کہا نیا کپڑا تو زندہ آدمی کے لئے زیادہ درکار ہے- بہ نسبت مردے کے- کیونکہ مردے کا کپڑا تو پیپ اور خون میں بھرنے کے لئے ہے پھر اس روز ابو بکر نہیں مرے یہاں تک کہ منگل کی رات آگئی اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیے گئے-

۸۷۹- بَابُ مَوتِ الْفُجْأَةِ الْبَغْتَةِ

باب ناگہانی موت کا بیان

۱۳۰۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَو تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

۱۳۰۵- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے، کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ عروہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا، ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میری ماں ایک ہی ایکا مر گئی- اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرنے پاتی تو کچھ خیرات کرتی- اب اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو اس کو کچھ ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں-

۸۸۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی قبروں کا بیان

فَأَقْبَرَهُ ﴿. أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ: أَقْبِرُهُ إِذَا

سورۂ عبس میں جو آیا ہے فاقبرہ تو عرب لوگ کہتے ہیں أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ

جَعَلْتَ لَهُ قَبْرًا. وَقَبَرْتُهُ : دَفَنْتُهُ ﴿كِفَاتًا﴾ يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً، وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا.

اقبرہ' یعنی میں نے اس کے لئے قبر بنائی اور قبرتہ کا معنی میں نے اس کو دفن کیا، اور سورۂ والمرسلات میں جو کفاتا کا لفظ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندگی بھی زمین میں بسر کرو گے اور مر کر بھی اسی میں گڑو گے۔

١٣٠٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ: ((إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعْتَذِرُ فِي مَرَضِهِ: ((أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ، أَيْنَ أَنَا غَدًا؟)) اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي)).

١٣٠٦- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا، مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ کو محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن زکریا نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی (موت کے شروع) بیماری میں (دوسری بیبیوں سے) معذرت کے طور پر فرماتے تھے۔ آج میں کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں ہوں گا۔ عائشہ کا دن آپ ﷺ دور سمجھتے تھے۔ آخر میری باری ہی کے دن اللہ نے آپ کو اٹھا لیا' میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں اور میرے ہی گھر میں دفن ہوئے۔

١٣٠٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: ((لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)). لَوْلَا ذَلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ - أَوْ خُشِيَ - أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا)).

وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ: كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي.

١٣٠٧- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ہلال بن حمید سے، انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس سے (اچھے ہو کر) نہیں اٹھے، یوں فرمایا، اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں اگر ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھول دی جاتی، مگر آپ ڈرے یا لوگوں کو ڈر ہوا کہیں آپ کی قبر مسجد نہ ہو جائے۔ اور ہلال اس حدیث کے راوی نے کہا عروہ نے میری کنیت رکھ دی اور میری کوئی اولاد ہی نہ تھی۔

١٣٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا.

١٣٠٨- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے سفیان بن دینار سے جو کھجور فروش تھے، انہوں نے آنحضرت ﷺ کی قبر کو دیکھا وہ اونٹ کی کوہان کی طرح تھی۔

١٣٠٩- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ، فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ، فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

١٣٠٩- ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا، جب ولید بن عبدالملک بن مروان کی حکومت کے زمانہ میں عائشہ کے حجرے کی دیوار گری تو اس کو بنانے لگے ایک ٹانگ دکھلائی دی لوگ گھبرا گئے سمجھے کہ آنحضرت ﷺ کا مبارک قدم ہے اور کسی

وَسَلَّمَ ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ : لاَ وَا اللهِ، مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى ا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا هِيَ إِلاَّ قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهُ.

وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ ا اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهُمَا، لاَ تَدْفِنِّي مَعَهُمْ، وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالبَقِيعِ، لاَ أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا.

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَ ا اللهِ بْنَ عُمَرَ، اذْهَبْ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ ا اللهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلاَمَ، ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ. قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، فَلأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي. فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجِعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ : يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي، وَإِلاَّ فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، إِنِّي لاَ أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ ا اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا. فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ. وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: أَبْشِرْ

ایسے شخص کو نہ پایا جو اس کو پہچانتا ہو، یہاں تک کہ عروہ بن زبیر نے ان سے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم یہ آنحضرت ﷺ کا قدم نہیں ہے بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے اور اسی اسناد سے ہشام سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے (مرتے وقت) عبداللہ بن زبیر کو وصیت کی مجھ کو پیغمبر ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نہ گاڑنا بلکہ بقیع میں سوکنوں کے پاس دفن کر دینا، میں یہ نہیں چاہتی کہ ان کے ساتھ میری تعریف بھی ہوا کرے۔

۱۳۱۰- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (اس وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبداللہ تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا اور کہہ عمر تم کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر، کیا میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (عبداللہ گئے اور ایسا ہی پیغام پہنچایا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی تھی مگر میں آج ان کو اپنے اوپر مقدم رکھوں گی۔ عبداللہ لوٹ کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا، انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو اس جائے گڑنے کا بڑا خیال تھا۔ اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا، جب میں مر جاؤں تو ایسا کرو میرا جنازہ اٹھا کر لے جاؤ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سلام کہو، اور عرض کرو کہ عمر رضی اللہ عنہ آپ کے حجرے میں گڑنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ اجازت دیں تو مجھے وہاں گاڑ دو، ورنہ مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کر دینا۔ دیکھو خلافت کا حق دار میں ان چند لوگوں سے بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا جن سے آنحضرت ﷺ وفات تک راضی رہے ہیں پھر یہ لوگ جس کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان، حضرت علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا نام لیا اور ایک انصاری جوان ان کے پاس آن پہنچا وہ کہنے لگا، اے امیر المومنین تم کو اللہ کی طرف سے خوشی ہی خوشی ہے، خوش ہو جاؤ۔

يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبُشْرَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ: كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلُّهُ. فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وذلك كَفَافًا لاَ عَلَيَّ وَلاَ لِي. أُوْصِي الْخَلِيْفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِيْنَ الأَوَّلِيْنَ خَيْرًا، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ. وَأُوصِيْهِ بِالأَنْصَارِ خَيْرًا، الَّذِيْنَ تَبَوَّؤا الدَّارَ وَالإِيْمَانَ أَنْ يُقْبَلَ مِن مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ. وَأُوصِيْهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهِ ﷺ أَنْ يُوْفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَأَنْ لاَ يُكَلَّفُوا فَوقَ طَاقَتِهِمْ)).

ایک تو اسلام میں تمہارا جیسا درجہ ہے وہ تم جانتے ہو، پھر اس کے بعد خلیفہ ہوئے - تو انصاف کرتے رہے پھر ان سب کے بعد شہادت ملی - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے بھتیجے میری تو یہ آرزو ہے - کاش یہ خلافت برابر برابر اتر جائے نہ مجھے کچھ ثواب ملے نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو - میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ اگلے مہاجرین سے بھلائی کرتا رہے - ان کا حق پہچانے اور ان کی عزت کا خیال رکھے، اور انصار کے ساتھ بھی بھلائی کرے جنہوں نے مدینہ میں جگہ لی اور ایمان پر ثابت قدم رہے - یعنی ان میں جو نیک ہے اس کی نیکی کی مدد کرے - اور جو ان میں قصور کرے اس کے قصور سے درگزر کرے - میں یہ بھی خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کا خیال رکھے، اور (کافر) ذمیوں کا عہد پورا کرے، ان سے نہ لڑے - ان کے سوا دوسرے کافروں سے لڑے اور طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دے -

۸۸۱ - بَابُ مَايُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ

باب: جو لوگ مر گئے ان کو برا کہنا منع ہے

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوا إِلَى مَا قَدَّمُوا)). تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَبْدِالْقُدُّوْسِ عَنِ الأَعْمَشِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الأَعْمَشِ.

۱۳۱۱ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو لوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے جیسے عمل کئے تھے ویسا بدلہ پا چکے - آدم بن ابی ایاس کے ساتھ اس حدیث کو علی بن جعد اور محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے - اور عبداللہ بن عبدالقدوس اور محمد بن انس نے بھی اس کو اعمش سے روایت کیا ہے -

۸۸۲ - بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوتَى

باب: برے مردوں کی برائی بیان کرنا درست ہے

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُولَهَبٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾.

۱۳۱۲ - ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا، انہوں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ابولہب نے آنحضرت ﷺ سے کہا تیری خرابی ہو، سارے دن تب یہ آیت اتری، ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الزَّكَاةِ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں

٨٨٣- بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ

باب زکوٰۃ دینا فرض ہے

وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾[البقرة:].

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور نماز درستی سے ادا کرو، اور زکوٰۃ دو (سورہ بقرۃ)، اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ نقل کیا تو کہا وہ ہم کو نماز اور زکوٰۃ اور ناطہ جوڑنے اور حرام کاری سے بچنے کا حکم دیتے ہیں-

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ)).

١٣١٣- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ)).

١٣١٣- ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے زکریا بن اسحاق سے بیان کیا، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے بیان کیا، انہوں نے ابو معبد سے بیان کیا، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، اور فرمایا یمن والوں سے (پہلے) کہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اور میں اللہ کا رسول ہوں، پھر اگر وہ اس کو مان لیں تو ان سے یہ کہہ کہ اللہ نے ہر دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کیں ہیں پھر اگر وہ اس بات کو مان لیں تو ان کو یہ بتلا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مال کا صدقہ فرض کیا ہے- جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا، اور انہیں کے محتاجوں کو دیا جائے گا-

١٣١٤- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ . قَالَ : مَالَهُ مَالَهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرَبٌ مَالَهُ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ)) وَقَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُوهُ

١٣١٤- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب سے وہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے، ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کوئی ایسا کام بتایئے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے، لوگ کہنے لگے اس کو کیا ہوا ہے (اس کے پوچھنے کی کونسی ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کیوں ضرورت کیوں نہیں، یہ تو بڑی ضروری بات ہے- تو ایسا کر اللہ کو پوج، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اور نماز درستی سے ادا کر اور زکوٰۃ دیتا رہ، اور ناطہ جوڑتا رہ، اور بہز بن اسد راوی نے یوں کہا، ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن عثمان اور ان کے باپ

عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَخْشَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ، إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو.

عثمان بن عبداللہ نے ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا، انہوں نے ابوایوب سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر یہی حدیث بیان کی — امام بخاری نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ محمد بن عثمان صحیح نہ ہو بلکہ عمرو بن عثمان صحیح ہو —

۱۳۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: ((تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ)). قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا)).

۱۳۱۵- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے عفان بن مسلم نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے، انہوں نے یحییٰ بن سعید بن حیان سے، انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا مجھ کو ایسا کام بتلایئے جب میں اس کو کروں تو بہشت میں جاؤں — آپ نے فرمایا اللہ کو پوجتا رہ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، اور فرض نماز درستی سے ادا کرتا رہ، اور فرض زکوٰۃ دیتا رہ اور رمضان کے روزے رکھتا رہ — وہ گنوار کہنے لگا، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس میں بڑھاؤں گا نہیں — جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے فرمایا اگر کسی کو بہشتی آدمی دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھے —

۱۳۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۱۳۱۶- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابوحیان سے انہوں نے کہا مجھ سے ابوزرعہ نے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث روایت کی —

۱۳۱۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا. قَالَ: ((آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. الْإِيمَانِ بِاللهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - وَعَقَدَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ.

۱۳۱۷- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ابوجمرہ نصر بن عمران ضبعی نے کہا ہم نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے عبدالقیس قبیلے کے (چودہ یا چالیس) لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ہم ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپ کے بیچ میں مضر کے کافر حائل ہیں — ہم سوا حرام مہینے کے (جس میں عرب لوگ جنگ نہیں کرتے تھے اور دنوں میں آپ تک نہیں پہنچ سکتے) تو ہمیں ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کو ہم خود بھی آپ سے سیکھ لیں اور (ہماری قوم کے) جو لوگ یہاں نہیں آئے ان کو بھی سکھائیں — آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں — جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں — اللہ پر ایمان لانا، اور اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں — اور آپ نے انگلی سے ایک کا اشارہ کیا اور

وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ)). وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ : ((الإِيمَانِ بِاللهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ)).

نماز درستی سے اور زکوۃ دینا اور لوٹ کے مال میں سے پانچواں حصہ داخل کرنا- اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی مرتبان اور کریدی ہوئی لکڑی کے باسن اور روغنی باسن سے اور سلیمان بن حرب اور ابو النعمان نے حماد سے یوں روایت کی اللہ پر ایمان لانا، اس بات کی گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے-

۱۳۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ)). فَقَالَ: ((وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : فَوَ اللهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ)).

۱۳۱۸- ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر صدیق ! خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کئی لوگ کافر ہو گئے- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم ان لوگوں سے کیسے لڑو گے- آنحضرت ﷺ نے تو یوں فرمایا ہے مجھے لوگوں سے لڑنے کا اسی وقت تک حکم ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب یہ کہنے لگے تو انہوں نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا البتہ کسی حق کے بدلے یہ اور بات ہے، اب ان کا حساب اللہ پر رہے گا- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو قسم خدا کی، جو کوئی نماز اور زکوۃ میں فرق سمجھے گا، اس سے ضرور لڑوں گا- کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے (جیسے نماز بدن کا حق ہے) قسم خدا کی اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچھا جو آنحضرت ﷺ کو دیا کرتے تھے مجھ کو نہ دیں گے- تو میں ان کے نہ دینے پر ان سے ضرور لڑوں گا- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا- پھر خدا کی قسم اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا- (اور یہ خیال) ان کا اللہ کی طرف سے تھا- میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے-

٤٤٤ - بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ

باب زکوۃ دینے پر بیعت کرنا

﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [التوبة].

اللہ تعالیٰ نے سورۂ برات میں فرمایا اگر وہ توبہ کریں اور نماز درستی سے ادا کریں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں-

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ : ((قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ،

۱۳۱۹- ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جریر بن عبد اللہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے نماز درستی کے ساتھ ادا کرنے اور زکوۃ دینے

وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

اور ہر مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

٨٨٥- بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ، وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

باب زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ إلى قوله فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ [التوبة: ٣٤-٣٥].

جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ رکھتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اخیر آیت فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ تک یعنی اپنے گاڑنے کا مزہ چکھو۔

١٣٢٠- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَأْتِي الإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا. وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا)). قَالَ: ((وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ)) قَالَ: ((وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُوْلُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ. وَلَا يَأْتِي بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُوْلُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ)).

١٣٢٠- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) اونٹ جن کی دنیا میں زکوٰۃ نہ دی ہو' خوب موٹے تازے اچھے بن کر آئیں گے۔ اور اپنے مالک کو پاؤں سے روندیں گے۔ اور اسی طرح بکریاں بھی جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو' اچھی موٹی تازی بن کر اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی۔ اور سینگوں سے ماریں گی۔ آپؐ نے فرمایا بکریوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر پہنچ کر ان کا دودھ دوہا جائے۔ آپؐ نے فرمایا ایسا نہ ہو' تم میں سے کوئی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے' وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہو' (مجھ کو پکارے) کہے محمد! مجھ کو بچاؤ میں کہوں گا' میں کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا۔ اور ایسا نہ ہو' کوئی اونٹ اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے' وہ بڑبڑ کر رہا ہو پھر کہے' محمد مجھ کو چھڑاؤ۔ میں کہوں گا' میں کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تو اللہ کا حکم تم کو پہنچا دیا تھا۔

١٣٢١- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ - ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ. ثُمَّ

١٣٢١- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح روغن فروش سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ جس کو مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر جس کی آنکھوں پر دو کالے ٹپکے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق ہو جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا' میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت پڑھی "جن لوگوں کو

تَلاَ: ﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ الآية)).
[آلَ عمران ۱۸۰]

اللہ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ اس میں بخیلی کرتے ہیں' تو یہ بخیلی اپنے لئے بہتر نہ سمجھیں' بلکہ ان کے حق میں بری ہے - جس کے لئے بخیلی کرتے تھے' وہ قیامت کے دن قریب میں ان کے گلے کا طوق ہونے والا ہے -

۸۸۶- بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ))

باب: جس مال کی زکوٰۃ دی جایا کرے اس کو کنز نہیں کہیں گے' کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے

۱۳۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ﴾. قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِلأَمْوَالِ)).

۱۳۲۲- ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے میرے باپ شبیب نے بیان کیا' انہوں نے یونس سے بیان کیا انہوں نے بن شہاب سے بیان کیا انہوں نے خالد بن اسلم سے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک گنوار نے پوچھا مجھے اس آیت کی تفسیر بتایئے' ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ﴾ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جس شخص نے چاندی سونا جوڑ رکھا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی اس کی خرابی ہوگی - اور یہ آیت زکوٰۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے' جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو اللہ نے مالوں کو اس سے پاک کر دیا -

۱۳۲۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ أَنَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

۱۳۲۳- ہم سے اسحاق بن یزید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی' انہوں نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیر نے خبر دی' ان سے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن سے' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ اوقے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے - اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ ہے -

۱۳۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: ((مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ، فَإِذَا أَنَا بِأَبِي

۱۳۲۴- ہم سے علی بن ابی ہاشم نے بیان کیا' انہوں نے ہشیم سے سنا انہوں نے کہا ہم کو حصین نے خبر دی' انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا میں ربذہ پر سے گزرا' وہاں مجھ کو ابوذرؓ ملے' میں نے

ذَرٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا؟ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: ﴿الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ﴾. قَالَ مُعَاوِيَةُ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ: نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ. فَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ، فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُثْمَانَ، فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ، فَكُنْتَ قَرِيبًا. فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا الْمَنْزِلَ، وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ)).

پوچھا تم اس جگہ (شہر) چھوڑ کر جنگل میں کیوں رہنے لگے؟ انہوں نے کہا میں شام کے ملک میں گیا تھا وہاں مجھ میں اور معاویہ میں (جو حضرت عثمانؓ کی طرف سے شام کے حاکم تھے) اس آیت میں اختلاف ہوا ﴿الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِي سَبِيْلِ اللهِ﴾ معاویہ کہنے لگے یہ آیت اہل کتاب کے حق میں اتری ہے- میں نے کہا نہیں ہم مسلمانوں کے باب میں بھی اور اہل کتاب کے حق میں بھی' خیر مجھ میں اور ان میں خوب بحث ہوئی' انہوں نے حضرت عثمانؓ کو میری شکایت لکھی' حضرت عثمانؓ نے مجھے لکھ بھیجا' تم مدینہ میں چلے آؤ' میں مدینہ میں آیا تو اتنے بہت لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے' جیسے انہوں نے مجھ کو اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ تھا' میں نے حضرت عثمانؓ سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم چاہو تو الگ ایک گوشے میں رہو' مدینہ ہے قریب میں اسی وجہ سے یہاں (جنگل میں) پڑا ہوں' اور حضرت عثمانؓ تو بڑے شخص ہیں' اگر مجھ پر ایک حبشی کو سردار کریں تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کا کہا مانوں گا-

۱۳۲۵- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: ((جَلَسْتُ)). ح. وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: ((جَلَسْتُ إِلَى مَلإٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ. ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ. وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لاَ أَدْرِي مَنْ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ: لاَ أُرَى الْقَوْمَ إِلاَّ قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ.

۱۳۲۵- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابوالعلاء یزید سے' انہوں نے احنف بن قیس سے' انہوں نے کہا (دوسری سند) اور امام بخاری نے کہا مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے سعید جریری نے کہا ہم سے ابوالعلاء بن شخیر نے ان سے احنف بن قیس نے بیان کیا' کہا میں قریش لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا- اتنے میں ایک شخص آیا جس کے بال سخت' کپڑے موٹے اور شکل سیدھی سادھی تھی- وہ ان کے پاس کھڑا ہوا اور السلام علیک کی' پھر کہنے لگا جو لوگ مال جمع کرتے ہیں ان کو خوشخبری سنا ایک پتھر دوزخ کی آنچ میں سینکا جائے گا وہ ان کی چھاتی کی بھٹنی پر رکھ دیا جائے گا' اور ان کے مونڈھے کی اوپر والی ہڈی سے پار ہو جائے گا' اور ان کے مونڈھے کی اوپر کی ہڈی پر رکھا جائے گا اور چھاتی کی بھٹنی سے پار ہو جائے گا- اسی طرح وہ پتھر ڈھلکتا رہے گا یہ کہہ کر اس نے پیٹھ موڑی اور ایک ستون کے پاس جا بیٹھا میں اس کے پیچھے چلا اور اس کے پاس جا کر بیٹھا' مجھے معلوم نہ تھا' یہ کون شخص ہے- میں نے اس سے کہا میں

قَالَ : إِنَّهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئًا)).
قَالَ لِيْ خَلِيْلِي - قَالَ قُلْتُ : وَمَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ-: ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا؟)) قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلاَّ ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ. وَإِنَّ هَؤُلاَءِ لاَ يَعْقِلُونَ شَيْئًا، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا. وَلاَ وَاللهِ، لاَ أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلاَ أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ)).

سمجھتا ہوں تمہاری اس بات سے لوگ ناراض ہوئے' اس نے کہا یہ لوگ تو بے وقوف ہیں' مجھ سے میرے جانی دوست نے کہا میں نے کہا تمہارا جانی دوست کون ہے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کون' آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ کیا تو احد پہاڑ دیکھتا ہے؟ یہ سن کر میں نے سورج کو دیکھا کتنا دن باقی ہے میں سمجھا کہ آپؐ کسی کام کے لئے مجھ کو بھیجنے والے ہیں- میں نے عرض کیا- جی ہاں' آپؐ نے فرمایا میں نہیں چاہتا میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو اگر ہو تو میں سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں صرف تین اشرفیاں رکھ لوں- اور یہ لوگ تو بے وقوف ہیں روپیہ اکٹھا کرتے ہیں اور میں تو خدا کی قسم نہ ان سے دنیا کا کوئی سوال کروں گا نہ دین کی کوئی بات پوچھوں گا- یہاں تک کہ اللہ سے مل جاؤں-

۸۸۷- بَابُ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

باب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت

۱۳۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا)).

۱۳۲۶- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے دو ہی آدمیوں پر رشک کر سکتے ہیں ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ نے روپیہ دیا اور اس کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی' دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن اور حدیث کا علم دیا ہو اور وہ خود بھی ان پر عمل کرتا ہے- اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے-

۸۸۸- بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى:

باب ریا کی نیت سے خیرات کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الآخِرِ- إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَاللهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ [البقرة].
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿صَلْدًا﴾: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ:

مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور فقیر کو ستا کر برباد نہ کرو- اس شخص کی طرح جو لوگوں کے دکھاوے کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اس کو اللہ اور آخرت کے دن کا یقین نہیں- اخیر آیت ﴿واللہ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ تک- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس آیت میں جو صلدا کا لفظ ہے اس کا معنی (صفاچٹ) یعنی اس پر کچھ نہ رہا- اور عکرمہ نے کہا وابل زور کا مینہ' اور طل کہتے ہیں شبنم

﴿وَابِلٌ﴾: مَطَرٌ شَدِيْدٌ. و﴿الطَّلُّ﴾: النَّدَى.

(اوس کو)

۸۸۹- بَابُ لاَ يَقْبَلُ اللهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ، وَلاَ يَقْبَلُ إِلاَّ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى، وَاللهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ﴾ [البقرة].

باب: چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہ ہوگی

وہی خیرات قبول ہوگی جو حلال کمائی سے دی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۂ بقرہ میں فرمایا نرمی سے جواب دے دینا اور فقیر کی سخت باتوں سے درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ تو بے نیاز تحمل والا ہے-

۸۹۰- بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ،

باب: حلال کمائی میں سے خیرات قبول ہوتی ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: [البقرة: ۲۷۶-۲۷۷] ﴿يَمْحَقُ اللهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللهُ لاَ يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيْمٍ إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا' اللہ سود کو گھٹاتا' اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا' بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور نماز درستی سے ادا کی اور زکوۃ دی' ان کو پروردگار کے پاس ان کا ثواب ملے گا- نہ ان کو ڈر ہوگا نہ غم-

۱۳۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ - عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ - وَلاَ يَقْبَلُ اللهُ إِلاَّ الطَّيِّبَ - فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ)). تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ. وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسُهَيْلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۳۲۷- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابو النضر سالم بن ابی امیہ سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو صالح سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور برابر صدقہ کرے اور اللہ حلال کمائی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے داہنے ہاتھ لیتا ہے' پھر صدقہ دینے والے کے فائدے کے لئے اس کو پالتا ہے- جیسے کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے- یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے' عبدالرحمٰن کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن بلال نے بھی عبداللہ بن دینار سے روایت کیا- اور ورقاء نے اس کو عبداللہ بن دینار سے روایت کیا اس نے سعید بن یسار سے اس نے ابوہریرہؓ سے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' اور مسلم بن ابی مریم اور زید بن اسلم اور سہیل نے اس کو ابو صالح سے روایت کیا اس نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے-

۸۹۱- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

۱۳۲۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا، فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا)).

۱۳۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضُ، حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لاَ أَرَبَ لِي)).

۱۳۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكَ إِلاَّ قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ. وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ. ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلاَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالاً؟

باب: اس زمانہ کے آنے سے پہلے جب کوئی صدقہ نہ لے گا' صدقہ دینا

۱۳۲۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے معبد بن خالد نے کہا میں نے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے خیرات کرو' کیونکہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی خیرات لے کر چلے گا اور کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جو اس کو قبول کرے- جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے-

۱۳۲۹- ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد ذکوان نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم میں دولت ریل پیل ہو کر دیں نہ پڑے- یہاں تک کہ مالدار کو یہ فکر رہے گی اس کی خیرات کون لے لگا اور کسی شخص کو خیرات دینے لگے گا وہ کہے گا مجھے کیا کرنا ہے-

۱۳۳۰- ہم سے عبداللہ بن مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو سعدان بن بشر نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے ابومجاہد طائی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے محل بن خلیفہ طائی نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا' اتنے میں دو آدمی آپؐ کے پاس آئے ایک نے تو محتاجی کا شکوہ کیا' اور دوسرے نے رستہ کی بے امنی کا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رستہ کی بے امنی تو تھوڑی ہی مدت باقی ہے جب مکہ تک قافلہ روانہ ہو اور کوئی ضمانت کے طور پر ساتھ نہ ہوگا- رہی محتاجی تو قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی کہ تم میں سے کوئی اپنی خیرات لئے ہوئے گھومتا رہے گا اور کوئی ایسا نہ ملے گا جو خیرات قبول کرے- پھر قیامت کے دن تم میں کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس میں اور اللہ کے بیچ میں کوئی پردہ نہ ہوگا اور نہ کوئی درمیانی ترجمان ہوگا- پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کیا میں نے تجھ کو (دنیا میں)

فَلَيَقُولَنَّ : بَلَى. ثُمَّ لَيَقُولَنَّ : أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولاً؟ فَلَيَقُولَنَّ بَلَى. فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرَى إِلاَّ النَّارَ.
فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).

روپیہ نہیں دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں' بے شک تو نے دیا تھا- پھر فرمائے گا کیا میں نے دنیا میں رسول نہیں بھیجے تھے؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں تو نے بھیجے تھے پھر اپنے داہنے طرف دیکھے گا تو آگ' بائیں طرف دیکھے گا تو آگ- تم میں سے ہر شخص کو آگ سے بچنا چاہئے- اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی (اللہ کے راستے پر) دے' اگر یہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی کہے-

۱۳۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لاَ يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ)).

۱۳۳۱- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے' انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا' ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا- کوئی شخص خیرات کا سونا لئے ہوئے گھومتا پھرے گا' پھر کسی کو نہ پائے گا جو وہ خیرات اس سے لے لے اور ایسا بھی ایک شخص نظر آئے گا جس کی پناہ میں چالیس عورتیں رہیں گی کیونکہ مرد کم ہوں گے عورتیں بہت زیادہ ہوں گی-

۸۹۲- بَابُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: کھجور کا ٹکڑا یا تھوڑا سا بھی صدقہ دے کر دوزخ کی آگ سے بچنا- اور (سورۂ بقرہ میں) فرمایا'

﴿وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ﴾- إِلَى قَوْلِهِ - ﴿مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ﴾.

جو لوگ اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور نیت ٹھیک رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی خیرات کی مثال ایک باغ کی طرح ہے ﴿مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ﴾ تک-

۱۳۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَاءٍ. وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هَذَا. فَنَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ، وَالَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ إِلاَّ جُهْدَهُمْ﴾ الآيَةَ)).

۱۳۳۲- ہم سے ابو قدامہ عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النعمان حکم بن عبداللہ بصری نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے سلیمان اعمش سے' انہوں نے ابو وائل سے' انہوں نے ابو مسعود انصاری سے جب صدقہ کی آیت اتری- اس وقت ہم حمالی (مزدوری) کیا کرتے تھے- ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوفؓ) آئے انہوں نے بہت سی خیرات کی' لوگ کہنے لگے یہ ریاکار ہے' اور ایک دوسرا شخص (ابو عقیل) آیا' اس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی' تو لوگ کہنے لگے' اللہ اس کی ایک صاع کا محتاج نہیں ہے- تب سورۂ براۃ کی آیت اتری جو لوگ خوشی سے صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعنہ کرتے ہیں اور ان (غریب) مسلمانوں پر جن کو محنت کی کمائی کے سوا زیادہ مقدور نہیں' اخیر آیت تک-

۱۳۳۳- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ، إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوْقِ فَيُحَامِلُ، فَيُصِيْبُ الْمُدَّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ)).

۱۳۳۳- ہم سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ یحییٰ بن سعید نے' کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب ہم کو صدقہ کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار کو جاتا' وہاں مزدوری پر بوجھ اٹھاتا اور ایک مد اناج کماتا' اور آج ہم میں سے کسی کے پاس ایک لاکھ درہم جمع ہیں-

۱۳۳۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)).

۱۳۳۴- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق عمرو بن عبداللہ سبیعی نے' انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا میں نے عدی بن حاتم سے سنا' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے (دوزخ کی) آگ سے بچو (صدقہ دے کر) گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو-

۱۳۳۵- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ. وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

۱۳۳۵- ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی' وہ زہری سے' انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا' وہ عروہ بن زبیر سے وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت آئی' مانگتی ہوئی- اسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اسکی' میرے پاس کچھ نہیں تھا- ایک کھجور تھی میں نے وہی اس کو دے دی' اس نے وہ کھجور آدھی آدھی اپنی دونوں بیٹیوں کو دے دی اور خود کچھ نہیں کھائی- پھر کھڑی ہو کر چل دی اور آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں نے یہ حال آپؐ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا تم میں جو کوئی ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی آفت میں پھنس جائے- تو وہ اس کے لئے (قیامت کے دن) دوزخ سے آڑ ہوں گی-

۸۹۳- بَابُ أَفْضَلُ وَصَدَقَةِ الشَّحِيْحِ الصَّحِيْحِ

باب: تندرستی اور مال کی خواہش کے زمانہ میں صدقہ دینے کی فضیلت

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ﴾ إِلَى آخِرِهَا [المنافقون : ١٠] الآية. وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لاَ بَيْعٌ فِيْهِ وَلاَ خُلَّةٌ وَ لاَ شَفَاعَةٌ﴾ [البقرة : ٢٥٤] الآية.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ منافقون میں) فرمایا اور ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچ کرو (اللہ کے راستے میں) اس سے پہلے کہ موت تم پر آن پڑے- اخیر آیت تک اور (سورۂ بقرہ میں فرمایا) مسلمانو! ہم نے جو تم کو دیا اس میں سے خرچ کرو اس سے پہلے کہ وہ دن (یوم حساب) آن پہنچے کہ جس دن نہ بیچ کھوچ ہو گی نہ دوستی نہ سفارش چلے گی' اخیر آیت تک-

۱۳۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَنْ تَصَّدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلاَ تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ : لِفُلاَنٍ كَذَا وَلِفُلاَنٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلاَنٍ)).

۱۳۳۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے' بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو زرعہ نے کہا ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! کس صدقے میں زیادہ ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا' جب تو تندرستی کی حالت میں مال کی خواہش ہوتے ہوئے محتاجی سے ڈر کر مالداری کی طمع رکھ کر خیرات کرے اور اتنی دیر مت کر کہ جان حلق میں آن پہنچے' اس وقت تو کہے فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اب تو فلانے کا مال ہو ہی چکا۔

۸۹۴- بَابٌ

باب:

۱۳۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ بِنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ((أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟)) قَالَ: ((أَطْوَلُكُنَّ يَدًا)). فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا. فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا. فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ)).

۱۳۳۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے' انہوں نے فراس بن یحییٰ سے' انہوں نے عامر شعبی سے' انہوں نے مسروق سے' انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ کی بعضی بیبیوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا ہم میں سب سے پہلے آپؐ سے کون ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں پھر وہ ایک چھڑی لے کر اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں تو سودہ کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے نکلے - جب سب بیبیوں میں پہلے حضرت زینبؓ کا انتقال ہوا تو ہم سب سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے خیرات کرنا مراد تھا اور وہ سب بیبیوں میں پہلے آپؐ سے ملیں اور خیرات کرنا ان کو بہت پسند تھا۔

۸۹۵- بَابُ صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ

باب: لوگوں کے سامنے خیرات کرنا (جائز ہے)

وَقَوْلُهُ: ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة : ٢٧٤].

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ) میں فرمایا جو لوگ رات دن اپنے مال چھپ کر اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں ان کو اپنا نیک بدلہ ان کے مالک کے پاس ملے گا نہ ان کو ڈر ہو گا نہ غم۔ (البقرۃ: ۲۷۴)

۸۹۶- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

باب چھپ کر خیرات کرنا (افضل ہے)

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ)). وَقَوْلُهُ:

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (جو اوپر گزر چکی ہے) اور ایک وہ مرد جس نے اتنی چھپا کر خیرات کی کہ داہنا ہاتھ جو خرچ کرتا ہے' بائیں ہاتھ کو اس کی خبر

﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ اللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ [البقرة: ۲۷۱] الآية.

نہیں ہوتی- اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اگر تم کھلم کھلا خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور جو چھپاؤ اور محتاجوں کو پہنچاؤ تو اور زیادہ اچھا ہے- اللہ تمہاری برائیاں اتار دے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے-

۸۹۷- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

باب: اگر کسی نے نادانستہ (معلوم نہ تھا) مالدار کو صدقہ دے دیا تو اس کو ثواب مل جائے گا

۱۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ : تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ، لأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ. فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ)).

۱۳۳۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا' انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل کا) ایک شخص کہنے لگا' میں (آج رات کو) ضرور خیرات کروں گا' پھر وہ (رات کو اپنی خیرات لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں ڈال دی' صبح کو لوگ باتوں میں کہنے لگے' چور کو خیرات ملی' یہ سن کر وہ شخص بولا اللہ تیرا شکر ہے' میں (آج رات کو) ایک خیرات کروں گا- خیر پھر (رات کو) اپنی خیرات لے کر نکلا اور ایک کنچنی کے ہاتھ میں ڈال آیا- صبح کو لوگ باتیں بنانے لگے (عجیب بات ہے) رات کو ایک کنچنی کو (خیرات ملی) یہ سن کر اس نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے کنچنی کو خیرات پہنچنے پر' میں آج (رات کو) ضرور ایک خیرات اور کروں گا- پھر رات کو خیرات لے کر نکلا اور ایک مالدار کو خیرات ملی' یہ سن کر وہ بولا یا اللہ چور اور کنچنی اور مالدار ان سب کو خیرات پہنچنے پر تیرا شکر کرتا ہوں- پھر ایک آنے والا اس کے پاس آیا اور کہنے لگا تیری تینوں خیراتیں قبول ہوئیں' چور کی اس وجہ سے شائد وہ اس رات خیرات پاکر چوری سے باز رہے' کنچنی کی اس لئے شاید وہ زنا سے پرہیز کرے' مالدار کی اس لئے کہ شائد وہ سوچے اس کو عبرت ہو' اور اللہ نے جو اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے-

۸۸۹- بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

باب: اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دے دے اس کو معلوم نہ ہو

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ:

۱۳۳۹- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے' کہا ہم سے ابوالجویریہ (حطان بن خفاف) نے ان سے معن بن یزید صحابیؓ نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے اور میرے باپ

((بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ. وَكَانَ أَبِي يَزِيْدُ أَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ : وَاللهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ. فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ((لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ)).

یزید اور میرے دادا (اخنس بن حبیب) نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی' اور آپؐ نے میری منگنی کرائی' اور نکاح پڑھا اور میں ایک مقدمہ آپؐ کے پاس لے کر گیا ہوا یہ کہ میرے باپ یزید نے خیرات کی کچھ اشرفیاں نکالیں اور مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوا آیا' میں اس کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں لے لیں - اپنے باپ پاس لایا' وہ کہنے لگا خدا کی قسم میرا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ خیرات تجھ کو پہنچے - آخر میں اور وہ جھگڑتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس آئے' آپ نے فرمایا' یزید تیری نیت پوری ہو گئی اور معن جو تو نے لیا وہ تیرا ہو گیا -

۸۹۹ - بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِيْنِ

باب داہنے ہاتھ سے خیرات دینا بہتر ہے

۱۳۴۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يومَ لا ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ : إِمامٌ عَدْلٌ، وشابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ. وَرَجُلاَنِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ)).

۱۳۴۰ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے' وہ عبیداللہ عمری سے' انہوں نے کہا مجھ سے حبیب بن عبدالرحمٰن نے' وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' وہ آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اسکے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا ایک تو عادل بادشاہ' دوسرے وہ جوان جو جوانی کے امنگ سے اللہ کی عبادت میں رہا - تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے - چوتھے وہ دو مرد جنہوں نے اللہ کیلئے محبت رکھی پھر اس پر قائم رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے (مر گئے) پانچویں وہ مرد جس کو ایک شاندار خوبصورت عورت نے (برے کام کیلئے) بلایا وہ کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں' چھٹے وہ مرد جس نے داہنے ہاتھ سے ایسا چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہوئی' ساتویں وہ مرد جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کے آنسو بہ نکلے -

۱۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ : لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيْهَا)).

۱۳۴۱ - ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن خالد نے خبر دی' انہوں نے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے خیرات کرو' قریب میں تم پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ آدمی اپنی خیرات لے کر چلے گا - ایک شخص (زکوۃ دینے جائے گا وہ) کہے گا اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا آج تو مجھ کو اس (زکوۃ) کی کوئی ضرورت نہیں -

۹۰۰- بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلاَ يُنَاوِلُ بِنَفْسِهِ

باب: اگر کوئی شخص اپنے خدمت گار (نوکر یا غلام) کو صدقہ دینے کا حکم دے اپنے ہاتھ سے نہ دے

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ))

اور ابو موسیٰ اشعری نے آنحضرت ﷺ سے یوں روایت کی ہے کہ خدمت گار بھی صدقہ دینے والوں میں گنا جائے گا-

۱۳۴۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لاَ يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)).

۱۳۴۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے' انہوں نے شقیق سے انہوں نے مسروق سے' انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو' تو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا- جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے اور داروغہ کو بھی اتنا ہی' اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرنے کا-

۹۰۱- بَابُ لاَ صَدَقَةَ إِلاَّ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

باب: صدقہ وہی عمدہ ہے جس سے آدمی مالدار رہے

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ، وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ إِتْلاَفَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ))، إِلاَّ أَنْ يَكُوْنَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ، كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِيْنَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ. وَكَذَلِكَ آثَرَ الأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ.

اور جو شخص محتاج ہو کر خیرات کرے یا اس کے بال بچے محتاج ہوں (تو ایسی خیرات درست نہیں) اسی طرح اگر قرضدار ہو تو صدقہ اور آزادی اور ہبہ پر قرض ادا کرنا مقدم ہوگا- اور اس کا صدقہ اس پر پھیر دیا جائے گا اور اس کو یہ درست نہیں کہ (خیرات دے کر) لوگوں کا پیسہ تباہ کرے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا' جو شخص (پرایا) لوگوں کا پیسہ اڑانے کی نیت سے لے تو اللہ اس کو برباد کر دے گا- البتہ اگر صبر اور تکلیف اٹھانے میں مشہور ہو تو اپنی خاص حاجت کو مقدم کر سکتا ہے' جیسے ابو بکر صدیقؓ نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا' اور اسی طرح انصاری اپنی حاجت پر مہاجرین کی حاجت کو مقدم کیا اور آنحضرت ﷺ نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا ہے- تو جب اپنا مال تباہ کرنا منع ہوا تو پرائے لوگوں کا مال تباہ کرنا کبھی درست نہ ہوگا- اور کعب بن مالک نے (جو جنگ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی توبہ کو اس طرح پورا کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور رسول پر تصدق کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا (نہیں) کچھ تھوڑا مال رہنے دے وہ تیرے حق میں بہتر ہے- کعب رضی اللہ عنہ نے کہا بہت خوب میں اپنا خیبر کا حصہ رہنے دیتا ہوں-

وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ. ((وَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ ﷺ. قَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ.

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)).

۱۳۴۳- ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیّب نے خبر دی- انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا عمدہ خیرات وہی ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے' اور پہلے ان لوگوں سے شروع کر جو تیری نگہبانی میں ہیں-

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ)).و عَنْ وُهَيْبٍ: قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهَذَا.

۱۳۴۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے بال بچوں' عزیزوں کو دے- اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے- اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا' اللہ اس کو بچائے گا اور جو کوئی بے پروائی کی دعا کرے گا' اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا- موسیٰ نے اس حدیث کو وہیب سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کیا ہے-

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ- وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ ((اَلْيَدُ الْعُلْيَاءِ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ)).

۱۳۴۵- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے' انہوں نے ایوب سے' انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خیرات اور سوال سے بچنے کا اور سوال کرنے کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے- اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا' اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا-

۹۰۲- بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطَى، لِقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: [البقرة]

باب: جو دے کر احسان جتائے اس کی مذمت'

﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيْلِ اللهِ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ) میں فرمایا ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں

ثُمَّ لاَ يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلاَ أَذىً﴾ الآيَةَ

اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کئے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں نہ جس کو دیا اس کو ستاتے ہیں' اخیر آیت تک-

۹۰۳- باب مَن أحبَّ تَعْجِيْلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَومِهَا

باب: خیرات میں جلدی کرنا بہتر ہے

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ - أَوْ قِيْلَ - لَهُ فَقَالَ : ((كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ، فَقَسَمْتُهُ)).

۱۳۴۶- ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا' انہوں نے عمر بن سعید سے' وہ ابن ابی ملیکہ سے' ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی سے گھر میں تشریف لے گئے- تھوڑی دیر میں باہر نکلے' میں نے آپ سے اس کا سبب پوچھا یا کسی اور نے پوچھا' آپؐ نے فرمایا خیرات کے مال میں سے ایک سونے کا ٹکڑا گھر میں چھوڑ آیا تھا- مجھے برا معلوم ہوا کہ وہ رات کو میرے پاس رہے میں نے اس کو بانٹ دیا-

۹۰۴- بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَالشَّفَاعَةِ فِيْهَا

باب: خیرات کے لئے لوگوں کو تحریک کرنا اور سفارش کرنا

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ. ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ - وَ بِلاَلٌ مَعَهُ- فَوَعَظَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ)).

۱۳۴۷- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ عید فطر کے دن نکلے (مدینہ کے باہر تشریف لے گئے) وہاں دو رکعات عید کی نماز پڑھیں- اس سے پہلے یا پیچھے نفل نہیں پڑھا- پھر عورتوں کی طرف مڑے- ان کو نصیحت کی اور خیرات کرنے کا حکم دیا' کوئی عورت اپنا کنگن پھینکنے لگی کوئی بالی-

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوبُرَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: ((اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا، وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ)).

۱۳۴۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ نے کہا ہم سے ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی سائل آتا یا کوئی شخص اپنی غرض بیان کرتا تو آپؐ (دوسرے لوگوں سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا اور اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم دے گا-

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ

۱۳۴۹- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی' وہ ہشام سے وہ اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر سے' انہوں نے اسماء

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تُوكِي فَيُوكِيَ عَلَيْكِ)).

رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا (خیرات کو) مت روک، ورنہ تیرا رزق بھی روکا جائے گا۔

۱۳۵۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَقَالَ: ((لاَ تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ)).

۱۳۵۰- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا انہوں نے عبدہ سے یہی حدیث روایت کی، اس میں یہ ہے مت گن، ورنہ اللہ بھی تجھے شمار سے دے گا۔

۹۰۵- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا

۱۳۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((لاَ تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ. ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ)).

۱۳۵۱- ہم سے ابوعاصم (ضحاک) نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے (دوسری سند) اور مجھ سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا، انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپؐ سے فرمایا تھیلیوں میں بند کر کے روپیہ پیسہ مت رکھ ورنہ اللہ تیرا بھی رزق بند کر کے رکھ لے گا۔ جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہ۔

۹۰۶- بَابُ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ

باب: خیرات سے گناہ اتر جاتے ہیں

۱۳۵۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنِ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ))- قَالَ سُلَيْمَانُ: قَدْ كَانَ يَقُولُ: ((الصَّلاَةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))- قَالَ: لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ، وَبَيْنَهَا بَيْنَكَ بَابٌ مُغْلَقٌ. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ

۱۳۵۲- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے، انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنوں کے باب میں آنحضرت ﷺ کی حدیث یاد ہے، حذیفہؓ نے کہا مجھ کو یاد ہے۔ جس طرح آپؐ نے فرمایا حضرت عمرؓ نے کہا اچھا کہہ آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا میں نے کہا آدمی کو اس کے گھر والوں (بال بچوں دوست) ہمسایوں میں ایک فتنہ ہوتا ہے (ان کی محبت میں عبادت سے غافل رہتا ہے) نماز اور صدقہ اور اچھی بات کہنے سے اس فتنے کا اتار ہو جاتا ہے۔ اعمش نے کہا ابووائل کبھی یوں کہتے تھے نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا یہ اتار ہیں۔ اس فتنے کو پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امڈ آئے گا میں نے کہا امیر المومنین تم کو اس فتنے کا ڈر نہیں، تمہارے اور اس کے بیچ میں تو ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمرؓ نے کہا پھر وہ دروازہ

قُلْ: لاَ، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا. قَالَ قُلْتُ: أَجَلْ. قَالَ: فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ. فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. قَالَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عَمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قُلْنَا: أَفَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً. وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ))

توڑا جائے گا' انہوں نے کہا جب توڑا جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہو گا میں نے کہا ہاں' ابووائل نے کہا ہم حذیفہ سے یہ پوچھنے میں ڈرے کہ دروازے سے کیا مراد ہے' ہم نے مسروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے پوچھا' حذیفہؓ نے کہا دروازہ خود عمرؓ تھے ہم نے کہا کیا عمرؓ اس بات کو جانتے تھے انہوں نے کہا ہاں' اس طرح (یقین کے ساتھ) جانتے تھے جیسے یہ کہ آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے' وجہ یہ تھی کہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو اٹکل پچو بات نہ تھی۔

۹۰۷- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: جس نے شرک اور کفر کی حالت میں خیرات کی پھر مسلمان ہو گیا

۱۳۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ)).

۱۳۵۳- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے' انہوں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلایئے کفر کے زمانہ میں جو میں نے نیکیاں کی ہیں جیسے خیرات کرنا' بردہ آزاد کرنا' ناطے والوں سے سلوک کرنا' کیا ان کا ثواب مجھ کو ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا تو جتنے نیک کام کر چکا ہے' ان کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا۔

۹۰۸- بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

باب: خدمت گار (بی بی' غلام' لونڈی' نوکر) اگر اپنے صاحب کے حکم سے خیرات کرے مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ)).

۱۳۵۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی نہ ڈالے تو اس کو ثواب ملے گا (دینے کا) اور اس کے خاوند کو کمائی کا' اور داروغہ کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخَازِنُ

۱۳۵۵- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے' انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے

الْمُسْلِمُ الأَمِيْنُ الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ : يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّراً طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ)).

فرمایا (خزانچی) داروغہ جو مسلمان اور امانت دار ہو' صاحب کا حکم جاری کر دے یا اس کا صاحب جو دلائے وہ پورا خوشی کے ساتھ اس کو دے دے جس کو دلایا گیا (اس میں سے اپنا حق نہ مانگے نہ دینے میں کمنائے) تو دو' خیرات کرنے والوں میں کا ایک وہ ہو گا۔

۹۰۹- بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

باب: عورت اپنے خاوند کے مال میں سے خیرات کرے یا اپنے خاوند کے گھر میں سے کسی کو کھلائے بشرطیکہ برباد کرنے کی نیت نہ ہو تو اس کو ثواب ملے گا

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ح. حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ)).

۱۳۵۶- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' کہا ہم سے منصور بن معتمر اور اعمش دونوں نے بیان کیا' انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے مسروق سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے خیرات کرے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا' اور مجھ سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ حفص بن غیاث نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابووائل شقیق سے انہوں نے مسروق سے' انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے (محتاج کو) کھانا کھلائے بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو عورت کو خیرات کا ثواب ملے گا' اور خاوند کو بھی اتنا ہی اور داروغہ کو بھی اتنا ہی' خاوند کو کمانے کا' اور عورت کو خرچ کرنے کا۔

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ)).

۱۳۵۷- ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے وہ منصور سے وہ ابووائل شقیق سے' انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اسکو الگ ثواب ملے گا اور خاوند کو الگ کمانے کا اور داروغہ کو بھی اتنا ہی۔

۹۱۰- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ:

باب سورۃ واللیل کی اس آیت کا بیان

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى. وَأَمَّا مَنْ

"پھر جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور اللہ سے ڈرتا رہا اور اچھی بات یعنی اسلام کے دین کو سچا سمجھا' تو ہم آسانی کی جگہ یعنی بہشت اس کے لئے

بَخِلَ وَاسْتَغْنَى﴾ الآيَةَ [الليل: ٥]
اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا.

آسان کردیں گے اور جس نے بخیلی کی' اور آخرت کی پرواہ نہ کی اخیر آیت تک' اور فرشتوں کی اس دعا کا بیان یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے"۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ أَبِي الْحُبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)).

۱۳۵۸- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے بھائی ابو بکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے معاویہ بن ابی مزرد سے انہوں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جو بندوں پر گزرے جس دن صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) نہ اترے ہوں' ان میں ایک تو یوں دعا کرتا ہے' یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل دے اور دوسرا یوں دعا کرتا ہے یا اللہ! بخیل کا مال تباہ کردے۔

۹۱۱-بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ

باب صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ)). ح.
وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا. فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلاَّ سَبَغَتْ - أَوْ وَفَرَتْ - عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلاَّ لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلاَ تَتَّسِعُ)).
تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي

۱۳۵۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے وہیب نے' کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے' انہوں نے اپنے باپ طاؤس سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو مردوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے (زرہیں) پہنے ہوں (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم کو ابوالزناد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے بیان کیا' انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جو لوہے کے دو کرتے چھاتیوں سے ہنسلیوں تک پہنے ہوں خرچ کرنے والا جب کچھ خرچ کرتا ہے تو وہ کرتہ (گویا) پھیل جاتا ہے یا لمبا چوڑا ہو کر سارا بدن ڈھانپ لیتا ہے' انگلیوں تک بھی اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹتا جاتا ہے' اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ پر چمٹ کر رہ جاتا ہے- وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن یہ کشادہ نہیں ہوتا- عبدالرحمٰن بن طاؤس کے ساتھ اس حدیث کو حسن بن مسلم نے بھی طاؤس سے روایت کیا- اس میں دو کرتے ہیں اور حنظلہ نے طاؤس سے دو زرہیں نقل کیا ہے' اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے کہا

الْجُبَّتَيْنِ. وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ ((جُنَّتَانِ)).

میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر یہی حدیث بیان کی' اس میں دو زرہیں ہیں-

۹۱۲- بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى:

باب: محنت اور سوداگری کے مال میں سے خیرات کرنا بڑا ثواب ہے- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾. [البقرة: ٢٦٧].

مسلمانو! اپنی کمائی میں سے عمدہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لئے اگائیں اخیر آیت ﴿غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾ تک-

۹۱۳- بَابُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

باب: ہر مسلمان پر خیرات کرنا واجب ہے' جس کے پاس مال نہ ہو اس کیلئے اچھی بات پر عمل کرنا یا اچھی بات دوسرے کو بتلانا بھی خیرات ہے

۱۳۶۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ)). فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ فَقَالَ: ((يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ)). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ)).

۱۳۶۰- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ ابو بردہ عامر سے انہوں نے سعید کے دادا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا' ہر مسلمان کو خیرات کرنا ضرور ہے- لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! جس کے پاس مال نہ ہو' آپؐ نے فرمایا وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا' اگر یہ بھی نہ ہو سکے' آپؐ نے فرمایا تو اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے اس کے لئے یہی خیرات ہے-

۹۱۴- بَابُ قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ وَمَنْ أَعْطَى شَاةً

باب: زکوٰۃ اور صدقہ میں کتنا مال دینا درست ہے اور ایک پوری بکری دینا

۱۳۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْهَا،

۱۳۶۱- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو شہاب نے' انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے' انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے' (ان کا نام نسیبہ تھا) ان کے پاس ایک بکری خیرات کی بھیجی گئی' انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا- آنحضرت ﷺ نے حضرت

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقُلْتُ: لاَ، إِلاَّ مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ، فَقَالَ: ((هَاتِ، فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)).

عائشہؓ سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں وہی گوشت ہے جو نسیبہؓ نے صدقہ کی بکری میں سے بھیجا ہے' آپؐ نے فرمایا لاؤ اب اس کا کھانا درست ہو گیا۔

۹۱۵- بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

باب چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۱۳۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الإِبِلِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ)).

۱۳۶۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے' انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے' انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ مہار اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور پانچ وسق سے کم (کھجور یا اناج یا میوہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۳۶۳- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو سَمِعَ أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهَذَا.

۱۳۶۳- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ کو عمرو بن یحییٰ نے خبر دی' انہوں نے اپنے باپ سے سنا' انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث سنی۔

۹۱۷- بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ میں (چاندی سونے کے سوا اور) اسباب کا لینا

وَقَالَ طَاوُسٌ: قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لأَهْلِ الْيَمَنِ: ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ، أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ، وَخَيْرٌ لأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ.

اور طاؤس نے کہا معاذ بن جبلؓ نے یمن والوں سے کہا زکوٰۃ میں مجھ کو جو اور جوار کے بدل سامان دو کپڑے جیسے کالی چادریں دھاری دار یا دوسرے لباس' اس میں تم پر بھی آسانی ہو گی اور مدینہ میں آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ کے لئے بھی بہتر ہو گا۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ (سامان جنگ) اللہ کی راہ میں وقف کر دیئے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عید کے دن) عورتوں سے فرمایا کچھ خیرات کرو اپنے زیور ہی میں سے سہی تو یہ نہیں فرمایا کہ اسباب کا صدقہ درست نہیں ہے' پھر کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی کوئی گلے کا ہار اور آپؐ نے زکوٰۃ کے لئے سونے اور چاندی کی تخصیص نہیں کی۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا. فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا. وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ.

۱۳۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ

۱۳۶۴- ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا' مجھ سے میرے باپ عبداللہ بن مثنیٰ نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے' ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر صدیقؓ نے ان کو فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ

الَّتِي أَمَرَ اللهُ وَ رَسُولَهُ ﷺ ((وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ)).

نے اپنے رسول کو دیا تھا- اس میں یہ بھی تھا کہ جس پر ایک برس کی اونٹنی (زکوۃ میں) واجب ہو' وہ اس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے گی اور زکوۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اس کو دے دے گا- اگر برس بھر کی اونٹنی جیسی زکوۃ میں دینا چاہئے- اس کے پاس نہ ہو اور نر اونٹ دو برس کا ہو وہی لے لیا جائے گا اور نقد نہ دینا ہوگا-

۱۳۶۵- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرٌ ثَوْبَهُ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي)). وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ.

۱۳۶۵- ہم سے مومل بن ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل نے انہوں نے ایوب سے' انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے' انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں آنحضرت ﷺ پر اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے عید کی نماز خطبے سے پہلے پڑھی پھر آپؐ نے خیال کیا کہ عورتوں تک آواز نہیں پہنچی' آپؐ ان کے پاس آئے- بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے' اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے آپ نے ان کو نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم دیا کوئی عورت یہ پھینکنے لگی اور ایوب راوی نے اپنے کان اور حلق کی طرف اشارہ کیا-

۹۱۷- بَابُ لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ،

باب: زکوۃ لیتے وقت جو مال جدا جدا ہوں وہ اکٹھا نہ کئے جاویں

وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ

اور جو اکٹھا ہوں جدا جدا نہ کئے جائیں اور سالم نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے-

۱۳۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ)).

۱۳۶۶- ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے فرض زکوۃ کا بیان لکھ دیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی' اس میں یہ بھی تھا کہ زکوۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو ایک جا اور ایک جا مال کو جدا جدا نہ کیا جائے-

۹۱۸- بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

باب: اگر دو شخص شریک ہوں تو زکوۃ کا خرچہ حساب سے برابر برابر ایک دوسرے سے مجرا لے

وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ: إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلاَ يُجْمَعُ مَالُهُمَا وَقَالَ سُفْيَانُ: لاَ تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهَذَا أَرْبَعُونَ شَاةً وَلِهَذَا

اور طاؤس اور عطاء نے کہا' اگر دونوں شریکوں کے جانور الگ الگ ہوں اپنے اپنے جانور پہچانتے ہوں تو ان کو اکٹھا نہ کریں گے اور سفیان ثوری نے کہا مشترک بکریوں میں زکوۃ نہ ہوگی جب تک ہر شریک کی چالیس

أَرْبَعُونَ شَاةً.

بکریاں (یا اس سے زیادہ) نہ ہوں۔

۱۳۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ)).

۱۳۶۷- ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انسؓ نے بیان کیا کہ ابو بکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ لکھ دی جو آنحضرت ﷺ نے مقرر کی تھی اس میں یہ تھا کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے برابر برابر مجرا لیں۔

۹۱۹- بَابُ زَكَاةِ الإِبِلِ ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان باب میں ابو بکرؓ اور ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے روائتیں کیں ہیں

۱۳۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: ((وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتْرِكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)).

۱۳۶۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے' انہوں نے عطاء بن یزید سے' انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے ایک گنوار نے آنحضرت ﷺ سے ہجرت کو پوچھا (یعنی اگر آپ فرمایئے تو مدینہ میں ہجرت کر آؤں) آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے۔ تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوٰۃ دیا کرتا ہے اس نے کہا جی ہاں' آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے سمندروں کے اس پار (یعنی جس ملک میں تو رہے وہاں) عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

۹۲۰- بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

باب جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ زکوٰۃ میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو

۱۳۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِيا ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ ((مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ

۱۳۶۹- ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا یعنی جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں کہ چار برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا پڑے۔ (یعنی ۶۱ سے ۷۵ تک) اور چار برس کی اونٹنی اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور اس کے ساتھ اگر بکریاں اس کے پاس ہوں تو دو بکریاں لے لی جائیں یا بیس درہم لیے جائیں' اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۴۶\۶۰) اور اس

وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ.
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلاَّ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا.
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ)).

کے پاس تین برس کی اونٹنی نہ ہو چار برس کی ہو تو وہی لے لی جائے اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ تین برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا پڑے وہ اس کے پاس نہ ہو دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو (۳۶\۴۵) لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو' تین برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور وہ بیس درہم یا دو بکریاں اور تحصیلدار کو دے - اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے اور تحصیلدار اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے - اور جس کے پاس اتنے اونٹ ہوں کہ دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ میں دینا ہو وہ اس کے پاس نہ ہو ایک برس کی اونٹنی ہو تو وہی لے لی جائے - اور اس کے ساتھ تحصیلدار کو بیس درہم یا دو بکریاں اور دے -

۹۲۱- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

باب بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

۱۳۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

((بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ
هَذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلاَ يُعْطِ: فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الإِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلاَثِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِيْنَ إِلَى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ

۱۳۷۰- ہم سے محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ بن انسؓ نے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا بیان کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انسؓ کو بحرین کا حاکم بنایا تو ان کو یہ پروانہ لکھ کر دیا -

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا
یہ وہ زکوٰۃ ہے جو آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر کی اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر کو دیا - تو اس پروانہ کے موافق جس مسلمان سے زکوٰۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور اگر کوئی اس سے زیادہ مانگے تو ہرگز نہ دے - چوبیس اونٹوں میں یا ان سے کم میں ہر پنجہ میں ایک بکری دینا ہو گی (پانچ سے کم میں کچھ نہیں) جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہو گی - جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہو گی - جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہو گی - اکسٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہو گی - جب چھہتر اونٹ ہو جائیں نوے تک' تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہو نگی - جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس تک' تو ان

- يَعْنِي سِتَّةً وَسَبْعِيْنَ - إِلَى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِيْنَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ. وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلاَثَ مِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلاَثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا)).

میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہوں گی - جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی دینا ہوگی - اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے کم) اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے' مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے جب پانچ ہو جائیں تو ایک بکری دینا ہوگی - جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی - جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک' تو دو بکریاں دینا ہوں گی' جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی - جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے - مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے - اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوگا - (بشرطیکہ دو سو درہم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) اگر ایک سو نوے درہم برابر (یا ایک سو ناوے) برابر چاندی ہو تو زکوٰۃ نہ ہوگی مگر خوشی سے کچھ مالک دینا چاہئے (تو اور بات ہے)

۹۲۲- بَابٌ لاَ تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ وَلاَ تَيْسٌ، إِلاَّ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

باب: زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار یا نر جانور نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیلدار اس کا لینا مناسب سمجھے

۱۳۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلاَ يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ وَلاَ تَيْسٌ، إِلاَّ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ)).

۱۳۷۱- ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا مجھ سے ثمامہ نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو وہ زکوٰۃ لکھ دی جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا - کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور اور نر نہ نکالا جائے مگر جب تحصیلدار لینا چاہے -

۹۲۳- بَابُ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

باب بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا

۱۳۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

۱۳۷۲- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے (دوسری سند) اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا' انہوں نے شہاب سے'

شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: (وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا) قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((فَمَا هُوَ إِلاَّ أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ)).

انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے' انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا خدا کی قسم اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (زکوۃ) میں دیا کرتے تھے' تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے جہاد کروں گا' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اور کچھ نہ تھا بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا' لڑنے کے لئے' میں بھی سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

۹۲۴- بَابُ لاَ تُوخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: زکوۃ میں لوگوں کے عمدہ اور چنے ہوئے مال نہ لئے جائیں گے

۱۳۷۳- حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ: ((إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْتَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ، وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ)).

۱۳۷۳- ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے بیان کیا انہوں نے اسماعیل بن امیہ سے' انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے' انہوں نے ابو معبد نافذ سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا معاذ تو اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) لوگوں کے پاس پہنچے گا۔ تو سب سے پہلے ان کو خدا کی عبادت کی طرف بلا (اس کی توحید کی طرف) جب وہ اللہ کو پہچان لیں تو ان سے کہہ کہ اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو ان سے کہہ کہ ان پر زکوۃ فرض کی ہے ان کے مالوں میں سے لی جائے گی اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی۔ جب وہ اس کو بھی مان لیں تو ان سے زکوۃ وصول کر' اور ان کے عمدہ مالوں سے پرہیز کر۔

۹۲۵- بَابُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

باب پانچ اونٹوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے

۱۳۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۳۷۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ مازنی سے' انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ) سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی

قَالَ : ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ)).

اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے- اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے- اور پانچ مہار اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے-

۹۲۶- بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

باب: گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (لأَعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللهُ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ)) وَيُقَالُ: ((جُؤَارٌ)). يَجْأَرُونَ : أَيْ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ

اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا البتہ قیامت کے دن میں تم کو وہ شخص دکھلاؤں گا- جو اللہ کے پاس گائے اٹھائے ہوئے حاضر ہوگا وہ آواز کر رہی ہوگی اور ایک روایت میں خوار کے بدل جوار ہے (سورۂ مومنون میں جو یجارون ہے وہ اسی سے نکلا ہے یعنی گائے کی طرح چلا رہے ہوں گے-

۱۳۷۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - أَوْ وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، أَوْ كَمَا حَلَفَ - مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلاَّ أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاَهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ)). رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۷۵- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے' انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا' آپؐ نے فرمایا' قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- یا قسم اس کی جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں- یا ایسی ہی آپؐ نے کچھ قسم کھائی جس کے پاس اونٹ گائے بیل بکریاں ہوں وہ ان کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن ان کو خوب موٹا اور بڑا کر کے لائیں گے وہ اپنے مالک کو پاؤں سے کچلیں گے اور سینگ سے ماریں گے- جب (منده کا منده) سب اس پر سے گزر جائے گا- اخیر کا جانور بھی نکل جائے گا- تو پھر پہلا جانور آئے گا- برابر ایسا ہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو- اس حدیث کو بکیر بن عبداللہ نے ابوصالح سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے-

۹۲۷- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ

باب اپنے رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَهُ أَجْرَانِ: الْقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ))

اور آنحضرت ﷺ نے زینب کے حق میں فرمایا جو عبداللہ بن مسعودؓ کی جورو تھیں اس کو دوہرا ثواب ملے گا ناطہ جوڑنے کا اور صدقہ کا-

۱۳۷۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۳۷۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے' انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے' سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہؓ مدینہ میں سب انصار سے زیادہ مالدار

يَقُولُ: ((كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَخٍ! ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ)). فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ)). تَابَعَهُ رَوْحٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ رَابِحٌ بِالْيَا)).

تھے - ان کے باغ بہت تھے - اور سب باغوں میں ان کو بیر حاء کا باغ بہت پیارا تھا - وہ مسجد کے سامنے تھا - آنحضرت ﷺ اس باغ میں جایا کرتے اور وہاں کا پاکیزہ پانی پیا کرتے - انسؓ نے کہا جب یہ آیت سورۂ آل عمران کی اتری - "تم نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے جب تک پیاری چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو" تو ابو طلحہؓ کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ جل جلالہ یہ فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ اس وقت تک نہیں پا سکتے' جب تک پیاری چیزوں میں سے خرچ نہ کرو اور مجھے اپنے سب مالوں میں بیر حا کا باغ زیادہ پیارا ہے اور اسی کو میں اللہ کی راہ میں خیرات کرتا ہوں - اللہ سے امید ہے وہ مجھ کو اس کا ثواب دے گا' اور وہ میرا ذخیرہ رہے گا یا رسول اللہ! آپؐ جس کام میں مناسب سمجھئے' اس کی آمدنی خرچ کیجئے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا واہ واہ شاباش یہ تو بڑی آمدنی کا مال ہے بڑے فائدے کا' میں نے سنا جو تم نے کہا لیکن میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنے رشتے داروں میں تقسیم کر دو' ابو طلحہؓ نے کہا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں - پھر اپنے باغ کو اپنے ناتے داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا - عبداللہ بن یوسف کے ساتھ اس حدیث کو روح نے بھی روایت کیا اور یحییٰ بن یحییٰ اور اسماعیل نے امام مالک سے رائح کے بدل رابح نقل کیا -

۱۳۷۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ، تَصَدَّقُوا)). فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ)). فَقُلْنَ: وَبِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ

۱۳۷۷- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر میں عیدگاہ کو تشریف لے گئے - پھر (نماز پڑھ کر) لوٹے تو لوگوں کو وعظ سنائے' ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا' فرمایا لوگو! خیرت کرو' پھر عورتوں پر سے گزرے' فرمایا عورتو! تم بھی خیرات کرو - کیونکہ مجھ کو دکھلایا گیا دوزخ میں عورتیں بہت ہیں' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے' آپؐ نے فرمایا تم کوستی کاٹتی بہت ہو - (بات بات میں اللہ کی سنوار) اور خاوند کی اشارہ ہے' اشارہ تو میں نے کم عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر ہوشیار آدمی کی عقل

وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ)). ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذِهِ زَيْنَبُ. فَقَالَ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) فَقِيْلَ: امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. قَالَ ((نَعَمْ، ائْذَنُوا لَهَا))، فَأُذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ)).

کو کھونے والا کسی کو نہیں دیکھا' یہ فرما کر آپ گھر کو لوٹے جب گھر میں پہنچے تو عبداللہ بن مسعودؓ کی جورو زینب آئیں' انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' کسی نے کہا یا رسول اللہ! یہ زینب (دروازے پر کھڑی) ہے' آپؐ نے فرمایا کون سی زینب' کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جورو' آپ نے فرمایا' اچھا اس کو آنے دو' پھر اسے اذن دیا- وہ آئی اور کہنے لگی' یا نبی اللہ! آپ نے آج عید کے دن ہم کو خیرات کرنے کا حکم دیا اور میرے پاس کچھ زیور ہے' اس کو خیرات کرنا چاہتی تھی' لیکن میرا خاوند ابن مسعودؓ کہتا ہے کہ وہ اور اس کا بیٹا اس خیرات کا زیادہ حق دار ہے- ان سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہتی ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن مسعود سچ کہتا ہے تیرا خاوند اور تیرا بیٹا سب لوگوں سے جن پر تو خیرات کرنا چاہے زیادہ حق دار ہے-

۹۲۸- بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

باب مسلمان کو اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں

۱۳۷۸- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ)).

۱۳۷۸- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے سلیمان بن یسار سے سنا انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے-

۹۲۹- بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

باب مسلمان کو اپنے غلام (لونڈی) کی زکوٰۃ دینا ضروری نہیں

۱۳۷۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

۱۳۷۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا' ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے خثیم بن عراک بن مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے خثیم بن عراک بن مالک نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا مسلمان پر

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلاَ فِي فَرَسِهِ)).

اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے۔

۹۳۰- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

باب یتیموں پر صدقہ کرنا بڑا ثواب ہے

۱۳۸۰- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: ((إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ؟ تُكَلَّمُ النَّبِيَّ ﷺ وَلاَ يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ. قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، وَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) - وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ - فَقَالَ: ((إِنَّهُ لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ، إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضِرِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ. وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ)) - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيداً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۱۳۸۰- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے کہا ہم سے عطاء بن یسار نے بیان کیا' انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپؐ کے گرداگرد وعظ سننے کو بیٹھے' آپؐ نے فرمایا دیکھو مجھے اپنے بعد جس چیز کا تم پر ڈر ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ہے۔ جو (چار طرف سے) تم پر پھیل جائے گی۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوگی' یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے اس سے کہا ارے تجھے کیا ہو گیا تو آنحضرت ﷺ سے باتیں کئے جاتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ تجھ سے بات نہیں کرتے۔ پھر جو ہم نے (غور سے) دیکھا تو آپؐ پر وحی اتر رہی ہے۔ آپؐ نے چہرہ سے پسینہ پونچھا' پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ جیسے آپ کو اس کا پوچھنا اچھا لگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا بے شک یہ بات تو ہے کہ اچھی چیز بری نہیں ہو سکتی' مگر (بے موقع استعمال سے برائی پیدا کرتی ہے) دیکھو ربیع جو گھانس اگاتی ہے وہ کبھی جانور کو مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے۔ لیکن وہ جانور جو ہری ہری دوب چر لے۔ جب اس کی دونوں کوکھیں تن جائیں تو سورج کی طرف منہ کر کے پھر پتلا گبگے اور موتے اور چرتا رہے (وہ نہیں مرتا) اور یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) ہرا بھرا شیریں ہے تو مالدار مسلمان اچھا ہے جب تک اس مال میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کے ساتھ سلوک کرتا رہے یا جیسا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (یہ شک یحییٰ بن ابی کثیر راوی کو ہوئی) اور دیکھو جو کوئی ناجائز طور سے مال کماتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے پھر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔

۹۳۱- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ

باب: خاوند کو اور جن یتیموں کو پرورش

وَالأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

قَالَهُ أَبُو سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۸۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً قَالَتْ: ((كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)). وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا. فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ: سَلْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامِي فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي. فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلاَلٌ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيَجْزِئُ عَنِّي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي. وَقُلْنَا: لاَ تُخْبِرُ بِنَا. فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : ((مَنْ هُمَا؟)) فَقَالَ زَيْنَبُ. قَالَ: ((أَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ. قَالَ : ((نَعَمْ، وَلَهَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)).

۱۳۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ؟ إِنَّمَا

کر رہا ہو ان کو زکوٰۃ دینا

یہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے

۱۳۸۱- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں- اعمش نے کہا میں نے روایت ابراہیم نخعی سے بیان کی تو انہوں نے ابوعبیدہ سے روایت کی' انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بی بی تھیں' بالکل ایسی روایت جیسے شقیق نے کی' زینب نے کہا میں مسجد نبوی میں تھی میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپؐ نے فرمایا تم لوگ خیرات کرو اپنے زیور ہی سے دو اور زینب اپنے خاوند عبداللہ بن مسعود کو اور چند یتیموں کو جو ان کی پرورش میں تھے خرچ دیا کرتی' انہوں نے اپنے خاوند سے کہا تم آنحضرت ﷺ سے پوچھو' میں اگر خیرات کا مال اپنے خاوند کو' اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں' دوں تو کیا درست ہوگا؟ انہوں نے کہا نہیں تم خود جا کر آنحضرت ﷺ سے پوچھ لو' آخر زینب آنحضرت ﷺ کے پاس آئیں' وہاں ایک انصاری عورت (زینب ابومسعود انصاری کی بی بی) کو آپ کے دروازے پر پایا وہ بھی یہی پوچھنے آئی تھی- جو میں پوچھنا چاہتی تھی- اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے سے نکلا' ہم نے ان سے کہا آنحضرت ﷺ سے پوچھو کیا اگر میں اپنے خاوند اور چند یتیموں کو جو میری پرورش میں ہیں' خیرات کر دوں تو درست ہوگا؟ اور ہم نے بلال رضی اللہ عنہ سے یہ بھی کہہ دیا کہ ہمارا نام نہ لینا' بلال رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے عرض کیا کہ دو عورتیں یہ مسئلہ پوچھتی ہیں' آپؐ نے فرمایا کون سی عورتیں بلال نے کہا زینب نامی آپؐ نے فرمایا کون سی زینب' بلال رضی اللہ عنہ نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی جورو' آپؐ نے فرمایا بے شک درست ہے اور اس کو دوہرا ثواب ملے گا-

۱۳۸۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے وہ ہشام سے وہ اپنے باپ سے وہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں ابوسلمہ اپنے اگلے خاوند کے بیٹوں پر خرچ کروں (تو درست ہے یا نہیں) وہ میرے بھی

هُمْ بَنِيَّ. فَقَالَ: ((انْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ)).

بیٹے ہیں' آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں ان پر خرچ کر تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔

۹۳۳- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا

﴿وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ﴾ [التوبة]. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنِ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ، وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ تَلاَ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ الآيَةُ. فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَتْ.

خیرات کا مال گردنیں چھڑانے میں اور قرض داروں میں اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اس کا بیان' اور ابن عباسؓ سے منقول ہے- آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ میں سے بردہ آزاد کر سکتا ہے اور حاجیوں کو دے سکتا ہے' اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے اپنے باپ کو (جو غلام ہو) خرید کر آزاد کر دے تو درست ہوگا اور زکوٰۃ کا مال مجاہدین میں خرچ کیا جائے گا اور جس نے حج نہ کیا ہو اس کو حج کرا دینے میں' پھر انہوں نے (سورۂ توبہ کی) یہ آیت پڑھی' ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ اخیر تک اور کہا کہ ان میں سے جس میں زکوٰۃ کا مال دیا جائے کافی ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا خالد نے اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں اور ابوالاس (زیادہ خزاعی صحابی) سے منقول ہے ہم کو آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کرا کے حج کے لئے بھیجا-

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ)). وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لاَسٍ: ((حَمَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ)).

۱۳۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)).

۱۳۸۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے زکوٰۃ تحصیل کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے آپؐ سے کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوٰۃ نہیں دیتے- آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ابن جمیل یہ شرک نہیں کرتا کہ وہ محتاج تھا' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی برکت سے وہ مالدار بن گیا- رہا خالد تو اس سے زکوٰۃ مانگنا تمہارا ظلم ہے- اس نے تو اپنی زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے' عباس بن عبدالمطلب تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے اور اتنا ہی اور (میری طرف سے) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو ابن ابی الزناد نے بھی اپنے باپ سے روایت کیا- اور اسحاق بن ابوالزناد سے یوں روایت کی عباس رضی اللہ عنہ پر یہ ہے اور اتنی ہی اور ابن جریج نے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج سے ایسے ہی حدیث بیان کی-

تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ: ((هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا)). وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنِ الأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ.

۹۳۳-بَابُ الاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

باب: سوال سے بچنے کا بیان

۱۳۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ: ((مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)).

۱۳۸۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انصار کے کچھ لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا (روپیہ پیسہ مانگا) آپؐ نے ان کو دیا پھر انہوں نے سوال کیا آپؐ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا آپؐ نے فرمایا دیکھو میرے پاس جو مال و دولت ہو وہ میں تم سے اٹھا نہیں رکھوں گا جو کوئی سوال سے بچے تو اللہ بھی اس کو بچائے گا اور جو کوئی (دنیا کے مال سے) بے پرواہی کرے گا اللہ اس کو بے پرواہ کرے گا اور جو کوئی (اپنے اوپر) زور ڈال کر صبر کرے اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو کوئی نعمت نہیں ملی' (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے)

۱۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلاً فَيَسْأَلُهُ، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ)).

۱۳۸۵۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی وہ ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- اگر کوئی اپنی رسی اٹھائے اور لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے- (اس کو بیچ کر اپنا پیٹ چلائے) تو وہ اس سے اچھا ہے کہ کسی سے جا کر سوال کرے- وہ دے یا نہ دے-

۱۳۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ)).

۱۳۸۶۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں کوئی اپنی رسی لے پھر لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اس کو بیچے اور اللہ اس کی آبرو بچائے رکھے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے وہ دیں یا نہ دیں-

۱۳۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ

۱۳۸۷۔ ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے' انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا- آپؐ نے دیا پھر مانگا پھر آپؐ نے دیا پھر

سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: ((يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ. الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)). قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَرْزَأُ أَحَداً بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيْماً إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئاً، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى حَكِيْمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى تُوُفِّيَ)).

فرمایا حکیم یہ (دنیا کا مال) ہرا بھرا (ظاہر میں) بہت شیریں لیکن جو کوئی اس کو اپنا نفس سخی رکھ لے اس کو تو برکت ہو گی - اور جو کوئی جی میں لالچ رکھ لے اس کو برکت نہ ہو گی - اس کا حال اس شخص کا سا ہو گا جو کھائے اور سیر نہ ہو - اور اونچا دینے والا ہاتھ نیچے لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیم بن حزام کہتے ہیں میں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا - میں اب آپ کے بعد مرنے تک کسی سے کچھ نہیں لینے کا (حکیم اسی قول پر قائم رہے) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں حکیم کو ان کا معمول دینے کے لئے بلاتے وہ نہ لیتے - پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو ان کا حصہ دینے کے لئے بلایا' انہوں نے لینے سے انکار کیا' آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا تم گواہ رہنا مسلمانوں میں حکیم رضی اللہ عنہ کو ملک کی آمدنی میں سے ان کا حصہ دے رہا ہوں - مگر وہ لینے سے انکار کر رہے ہیں - غرض حکیم نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کی - یہاں تک کہ مر گئے -

٩٣٤- بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلاَ إِشْرَافِ نَفْسٍ

باب: اگر اللہ کسی کو بن مانگے اور بن دل لگائے اور امیدوار رہے کوئی چیز دلا دے تو اس کو لے لے

﴿وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ [الذاريات: ١٩]

حق تعالیٰ نے فرمایا ان کے مالوں میں مانگنے والے اور خاموش رہنے والے دونوں کا حصہ ہے -

١٣٨٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: ((خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلاَ سَائِلٍ، فَخُذْهُ، وَمَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)).

١٣٨٨- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے' انہوں نے زہری سے' انہوں نے سالم سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرؓ سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو (کام کے بدلے) کچھ تنخواہ مرحمت فرماتے' میں عرض کرتا اس کو دے دیجئے نا - جو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج ہے' آپ فرماتے نہیں لے لے' جب تیرے پاس دنیا کے مال میں سے کچھ آئے اور تجھ کو اس کا خیال نہ لگا ہو نہ تو سوال کرے تو لے لے اور جو نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کر -

٩٣٥- بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ

باب: جو شخص خواہ مخواہ اپنی دولت بڑھانے کے لئے

تَكَثُّرًا

لوگوں سے سوال کرے

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ)). وَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الأُذُنِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ)). وَزَادَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: ((فَيَشْفَعُ لِيُقْضَى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ.
فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ)).
وَقَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْأَلَةِ.

۱۳۸۹- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے' انہوں نے کہا میں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا' کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہمیشہ آدمی لوگوں سے مانگتا رہتا ہے - یہاں تک کہ قیامت کے دن ایسی (بری صورت میں) آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک مچہ بھی نہ ہوگا اور آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے نزدیک آجائے گا ان کے بدنوں سے اتنا پسینہ نکلے گا جو کانوں تک پہنچ جائے گا - اسی حال میں وہ (اپنی مخلصی کیلئے) آدم سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ سے پھر آنحضرت ﷺ سے اور عبداللہ بن صالح نے اپنی روایت میں اتنا بڑھایا ہے مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی جعفر نے پھر آنحضرت ﷺ خلق کا فیصلہ کرنے کے لئے سفارش کریں گے - آپؐ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا حلقہ تھام لیں گے اس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا - جتنے لوگ وہاں جمع ہوں گے سب اس کی تعریف کریں گے اور معلّٰی بن اسد نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے نعمان بن ارشد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلم سے جو ابن شہاب زہری کے سگے بھائی تھے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر اتنی حدیث بیان کی جو سوال کے باب میں ہے -

٩٣٦- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ) میں فرمانا

﴿لاَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ [البقرة]
وَكَمْ الْغِنَى، ؟ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((وَلاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ)) ﴿لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ﴾- إِلَى قَوْلِهِ - ﴿فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾

وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتے' اور کتنے مال سے آدمی مالدار کہلاتا ہے - اس کا بیان اور آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا اس کو تونگری نہیں جو بے پرواہ بنادے اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا خیرات تو ان محتاجوں کے لئے ہے جو اللہ کی راہ میں گھر گئے ہیں کسی ملک میں جا نہیں سکتے نہ جاننے والا ان کے نہ مانگنے سے ان کو مالدار سمجھتا ہے - اخیر آیت ﴿فَإِنَّ اللهَ بِهِ عَلِيمٌ﴾ تک -

۱۳۹۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ

۱۳۹۰- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہا میں

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي تَرُدُّهُ الأُكْلَةُ وَالأُكْلَتَانِ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي وَ لاَ يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا)).

نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مسکین (اصل میں) وہ نہیں ہے، جس کو ایک لقمے دو لقمے کی خواہش (دربدر) پھراتی رہتی ہے لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے لگ لپٹ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں۔

۱۳۹۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: ((كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ عَنْ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَثًا: قِيْلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)).

۱۳۹۱- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے، انہوں نے سعید بن عمرو بن اشوع سے انہوں نے عامر شعبی سے، انہوں نے کہا مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی (وارد) نے بیان کیا انہوں نے کہا معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا کہ تم مجھے کوئی حدیث لکھ بھیجو، جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے جواب میں یہ لکھا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے اللہ کو تین باتیں ناپسند ہیں ایک بے فائدہ بک بک، دوسرے روپیہ تباہ کرنا، تیسرے بہت مانگنا۔

۱۳۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ، قَالَ فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، رَجُلاً فِيْهِمْ لَمْ يُعْطِهِ - وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ - فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا. قَالَ: ((أَوْ مُسْلِمًا)).

۱۳۹۲- ہم سے محمد بن عزیز زہری نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہابؒ سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن ابی وقاص نے خبر دی، انہوں نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی وہاں بیٹھا تھا۔ آپؐ نے ایک شخص (جمیل بن سراقہ) کو ان میں چھوڑ دیا کچھ نہیں دیا اور ان لوگوں میں مجھے وہی زیادہ پسند تھا۔ آخر میں اٹھ کر آپؐ کے پاس گیا اور آپ سے کان میں کچھ عرض کیا میں نے کہا یارسول اللہ! آپ کو فلاں شخص کی طرف سے کیا خیال ہے۔ اس کو کیوں چھوڑ دیا خدا کی قسم میں تو اس کو ایماندار سمجھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یا مسلمان! پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا بعد اس کے بعد میں جو حال جانتا تھا، اس نے زور کیا میں نے پھر عرض کیا یارسول اللہ! فلاں شخص سے آپ کیوں خفا ہیں، میں تو قسم خدا کی اس کو ایماندار سمجھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا یا مسلمان! سعد نے کہا پھر تھوڑی دیر میں چپ رہا۔ بعد اس کے جو حال اس کا میں جانتا تھا اس نے زور کیا میں نے کہا یارسول اللہ! آپ فلاں شخص سے کیوں خفا ہیں، میں تو قسم خدا کی اس کو ایماندار

قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيْلاً، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا. قَالَ: ((أَوْ مُسْلِمًا)). قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيْلاً، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَالَكَ عَنْ فُلاَنٍ، وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا. قَالَ:

((أَوْ مُسْلِماً)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ: ((إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ)). وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ هَذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: ((فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ: ((أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ، إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: (فَكُبْكِبُوا): قُلِبُوا. ﴿مُكِبًّا﴾: أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ، فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ: كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ، وَكَبَبْتُهُ أَنَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ هُوَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ.

سمجھتا ہوں - آپ ؐ نے فرمایا مسلمان! تین بار یہی گفتگو ہوئی - آپ ؐ نے فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہوتا ہے - میں یہ ڈرتا ہوں کہیں وہ اوندھے منہ دوزخ میں نہ گرایا جائے - اور یعقوب نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے صالح سے انہوں نے اسماعیل بن محمد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ محمد بن سعد سے سنا وہ یہی حدیث بیان کرتے تھے - انہوں نے کہا پھر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ جوڑ کر میری گردن اور مونڈھے کے بیچ میں مارا اور فرمایا سعد ادھر آ - میں ایک شخص کو دیتا ہوں (اخیر حدیث تک) امام بخاری نے کہا سورۂ شعراء میں جو فَكُبْكِبُوا کا لفظ ہے اس کا معنی یہ ہے اوندھے گرا دیئے گئے اور سورۂ ملک میں جو ﴿مُكِبًّا﴾ کا لفظ ہے وہ اکب سے نکلا ہے اکب لازم ہے یعنی اوندھا گرا اور اس کا متعدی کب ہے - کہتے ہیں كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ یعنی اللہ نے اس کو اوندھے منہ گرایا کببتہ یعنی میں نے اس کو اوندھا گرایا - امام بخاری نے کہا صالح بن کیسان عمر بن زہری سے بڑے تھے، وہ عبداللہ بن عمر سے ملے ہیں -

١٣٩٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لاَ يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلاَ يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلاَ يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ)).

١٣٩٣ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے ابوالزناد سے، انہوں نے اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس گھومتا رہتا ہے - ایک لقمہ اور دو لقمہ اور ایک کھجور اور دو کھجور کی خواہش اس کو در بدر پھراتی ہے - بلکہ (پورا اور اصلی) مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی کہ وہ بے پرواہ ہو جائے اور نہ کوئی اس کا حال جانتا ہے کہ اس کو خیرات دے اور نہ اٹھ کر سوال کرتا ہے -

١٣٩٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُو - أَحْسِبُهُ قَالَ إِلَى الْجَبَلِ - فَيَحْتَطِبُ فَيَبِيعَ فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ)).

١٣٩٤ - ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابوصالح ذکوان نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا! گر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر میں سمجھتا ہوں یوں فرمایا پہاڑ پر جائے وہاں لکڑیاں چنے اس کو بیچ کر آپ کھائے اور خیرات بھی کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے -

٩٣٧- بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ

باب: کھجور کا درختوں پر پختہ تخمینہ آنک اندازہ کرنا درست ہے

١٣٩٥- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِي الْقُرَى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لأَصْحَابِهِ: ((اخْرُصُوا))، وَ خَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: ((احْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا)). فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: ((أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ، وَلاَ يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ، فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ)). وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ. فَلَمَّا أَتَى وَادِي الْقُرَى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: ((كَمْ جَاءَتْ حَدِيقَتُكِ؟)) قَالَتْ: عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ)) فَلَمَّا - قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا - أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: ((هَذِهِ طَابَةُ)) فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ: ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الأَنْصَارِ)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ((دُورُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ. وَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لاَيُقَالُ

١٣٩٥- ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے' انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے عباس بن سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے ابو حمید ساعدی سے' انہوں نے کہا ہم جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے- جب آپ وادی القریٰ میں پہنچے' دیکھا تو ایک عورت اپنے باغ میں (کھڑی) ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا بھلا آنکو تو اس میں کتنی کھجور نکلے گی- (لوگوں نے آنکا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس وسق آنکی پھر اس عورت سے فرمایا یاد رکھو- اس میں سے جتنی کھجور نکلے- جب ہم تبوک میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا ہوشیار ہو آج رات کو زور کی آندھی آئے تو کوئی کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو باندھ دے خیر ہم نے اونٹوں کو باندھ دیا اور زور کی آندھی چلی ایک شخص کھڑا ہوا تھا- آندھی نے اس کو طے کے پہاڑوں پر جا پھینکا اور ایکہ کے بادشاہ (یوحنا بن روبہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر تحفہ بھیجا اور ایک چادر گذرانی اور آپؐ نے اس کے ملک کی حکومت اس کے نام لکھ دی- جب آپ لوٹ کر پھر وادی القریٰ پر آئے تو اس عورت سے پوچھا تیرے باغ میں کتنا میوہ نکلا- اس نے کہا (پورے) دس وسق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکے تھے پھر آپؐ نے فرمایا میں ذرا مدینہ کو جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں جس کو جلد چلنا ہو وہ میرے ساتھ جلدی روانہ ہو- سہل بن بکار نے ایک لفظ کہا اس کا معنی یہ تھا جب مدینہ دکھلائی دینے لگا تو فرمایا یہ طابہ ہے- جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں کیا تم کو بتلادوں- انصار کا کون سا گھرانہ بہتر ہے- لوگوں نے کہا بتلایئے آپ نے فرمایا بنی نجار پھر بنی عبدالاشہل کے گھرانے پھر بنی ساعدہ کے گھرانے یا بنی حارث بن خزرج کے' اور انصاری کا ہر گھرانہ بہتر ہے- امام بخاری نے کہا جس باغ کے گرد دیوار ہو (حصار) اس کو حدیقہ کہتے ہیں- اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہتے- اور سلیمان بن بلال نے کہا

حَدِيْقَةٌ)). وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَمْرٌو ((ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ)). وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)).

مجھ سے عمرو نے بیان کیا آپ نے یوں فرمایا پھر بنی حارث بن خزرج کا گھرانہ پھر بنی ساعدہ کا' اور سلیمان نے سعد بن سعید سے روایت کیا انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے باپ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں یوں ہے احد وہ پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔

۹۳۸- بَابُ الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي

باب: جو بارانی کھیتی ہو یا ندی سے سینچی جائے اس میں دسواں حصہ واجب ہوگا

وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا

اور عمر بن عبدالعزیز نے شہد کی زکوٰۃ نہیں لی۔

۱۳۹۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: هٰذَا تَفْسِيْرُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ كَانَ يُوَقَّتُ فِي الْأَوَّلِ، يَعْنِي حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ)) وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ. وَالزِّيَادَةِ مَقْبُوْلَةٌ، وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبْتِ، كَمَا رَوَى الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ)) وَقَالَ بِلَالٌ: ((قَدْ صَلّٰى)) فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ.

۱۳۹۶- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہیب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جس کھیتی کو آسمان یا چشمے کا پانی دیا جائے وہ زمین خود بخود سیراب ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جس کھیتی میں کنویں سے پانی دیا جائے اس میں سے بیسواں حصہ لیا جائے۔ امام بخاری نے کہا یہ حدیث یعنی عبداللہ بن عمر کی حدیث کہ جس کھیتی میں آسمان کا پانی دیا جائے دسواں حصہ ہے۔ پہلی حدیث یعنی ابوسعید کی حدیث کی تفسیر ہے۔ اس میں زکوٰۃ کی کوئی مقدار مذکور نہیں ہے۔ اور اس میں مذکور ہے۔ اور زیادتی قبول کی جاتی ہے۔ اور گول گول حدیث کا حکم صاف صاف حدیث کے موافق لیا جاتا ہے جب اس کا راوی ثقہ ہو جیسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کعبے میں نماز نہیں پڑھی' اور بلال نے کہا پڑھی تو بلال رضی اللہ عنہ کا قول معتبر مانا گیا اور فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

۹۳۹- بَابُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۱۳۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ

۱۳۹۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلاَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ)).

نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے- اور نہ پانچ مہار اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیے چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے-

۱۳۸۹- بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ

باب: جب کھجور درختوں سے کاٹیں اس وقت زکوٰۃ لی جائے

وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ؟

اور زکوٰۃ کی کھجور کو بچے کا ہاتھ لگانا یا بچے کا اس میں سے کھانا-

۱۳۸۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ، فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ، حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ، نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ لاَ يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ)).

۱۳۸۹- ہم سے عمر بن محمد ابن حسن اسدی نے روایت کیا انہوں نے کہا ہم سے میرے باپ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے' انہوں نے محمد بن زیاد سے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' بیان کیا انہوں نے کہا جس وقت کھجور کٹتی تھی' لوگ اپنی اپنی زکوٰۃ کی کھجوریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے جاتے' یہاں تک کہ کھجور کا ایک ڈھیر آپؐ کے پاس لگ جاتا- ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اس کھجور سے کھیل رہے تھے' اتنے میں ایک نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں ڈال لی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا' کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ محمد کی آل زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی-

۹۴۱- بَابُ مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ

باب: جو شخص اپنا میوہ یا کھجور کا درخت یا کھیت بیچ ڈالے

وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا))فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلاَحِ عَلَى أَحَدٍ، وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ

حالانکہ اس میں دسواں حصہ یا زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اب وہ اپنے دوسرے مال سے یہ زکوٰۃ ادا کرے تو یہ درست ہے یا وہ میوہ بیچے جس میں صدقہ واجب نہ ہوا ہو' اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختگی معلوم نہ ہو جائے تو پختگی معلوم ہو جانے کے بعد کسی کو بیچنے سے آپؐ نے منع نہیں فرمایا کہ زکوٰۃ واجب ہو گئی ہو تو نہ بیچے اور واجب نہ ہوئی ہو تو بیچے-

۱۳۹۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

۱۳۹۹- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا)). وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلاَحِهَا قَالَ: ((حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ)).

مجھ کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی' کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ آنحضرت ﷺ نے کھجور کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اسکی پختگی کھل نہ جائے - اور ابن عمرؓ سے جب پوچھتے اسکی پختگی کیا ہے وہ کہتے جب یہ معلوم ہو جائے کہ آفت سے بچ رہے گا -

١٤٠٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا)).

١٤٠٠- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے بیچنے سے منع کیا جب ان کی پختگی نہ کھل جائے -

١٤٠١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ. قَالَ: ((حَتَّى تَحْمَارَّ)).

١٤٠١- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید سے' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے پھلوں کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان میں سرخی نہ آجائے -

٩٤٢- بَابُ هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ؟ وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ

باب: کیا آدمی اپنی چیز کو جو صدقہ میں دی ہو پھر خرید کر سکتا ہے اور دوسرے کا دیا ہوا صدقہ خریدنے میں تو کوئی قباحت نہیں

لأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

کیونکہ آنحضرت ﷺ نے خاص صدقہ دینے والے کو پھر اس کے خریدنے سے منع فرمایا لیکن دوسرے شخص کو منع نہیں فرمایا -

١٤٠٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ: ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ: ((لاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ)). فَبِذَلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لاَ يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلاَّ جَعَلَهُ صَدَقَةً)).

١٤٠٢- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سالم سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات دے دیا - پھر دیکھا تو (بازار میں) وہ بک رہا ہے انہوں نے اس کو (دوبارہ) خرید لینا چاہا - وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے آپؐ سے اجازت چاہی آپؐ نے فرمایا اپنی خیرات کو مت پھیرو - یہی سبب تھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب خیرات میں دی ہوئی چیز کو پھر خرید لیتے تو اس کو خیرات کر دیتے (اپنے استعمال میں نہ رکھتے)

١٤٠٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

١٤٠٣- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے

أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ((حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ - وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ - فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لاَ تَشْتَرِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ)).

انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دے ڈالا - جس کو دیا تھا اس نے اس کو خراب کر دیا میں نے اس کو پھر مول لینا چاہا میں سمجھا وہ سستا بیچ ڈالے گا - پھر میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا آپ نے فرمایا اب اس کو مت خرید اور اپنی خیرات مت پھیر - اگرچہ وہ ایک روپیہ میں تجھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر چاٹنے والا -

۹۴۳ - بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ اور آپ کی آل کرام پر صدقہ کا حرام ہونا

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كِخْ، كِخْ)) لِيَطْرَحَهَا. ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لاَ نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟)).

۱۴۰۴ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے - حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھی چھی اس لئے کہ وہ اس کو پھینک دیں - پھر فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے -

۹۴۴ - بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کی لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا درست ہے

۱۴۰۵ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟)) قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: ((إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)).

۱۴۰۵ - ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری بکری دیکھی جو ام المومنین میمونہؓ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو خیرات میں ملی تھی' آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہ لائے' انہوں نے عرض کیا وہ مردار تھی' آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے -

۱۴۰۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ((أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ

۱۴۰۶ - ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے

تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ، وَأَرَادَ مَوَالِيْهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلاءَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اشْتَرِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). قَالَتْ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقُلْتُ: هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا اور بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالک یہ شرط کرنا چاہتے تھے کہ اس کا ترکہ وہ لیں گے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے ان سے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کردے) ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ کے پاس گوشت آیا میں نے کہہ دیا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیرات میں ملا ہے- آپؐ نے فرمایا اس کے لئے خیرات ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے-

٩٤٥- بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب: صدقہ جب محتاج کی ملک ہو جائے (تو پھر سید کو اس میں سے کھانا درست ہے)

١٤٠٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((دَخَلَ النَّبِيُّ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقَالَتْ: لاَ، إِلاَّ شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ: ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)).

١٤٠٧- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے- انہوں نے کہا کچھ نہیں مگر گوشت ہے- اس بکری کا جو آپؐ نے نسیبہ رضی اللہ عنہا کو خیرات دی تھی' اور نسیبہ نے (تحفہ کے طور پر) ہم کو بھیجا' آپؐ نے فرمایا (لاؤ) خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی-

١٤٠٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ)). وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

١٤٠٨- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ پاس وہ گوشت لایا گیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیرات میں ملا تھا آپؐ نے فرمایا بریرہ پر یہ صدقہ تھا اور ہمارے لئے تحفہ ہے- اور ابوداؤد طیالسی نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے-

٩٤٦- بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

باب: مالداروں سے زکوٰۃ لینا اور محتاجوں کو دینا کہیں بھی ہوں

١٤٠٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

١٤٠٩- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن مبارک نے' خبر دی' انہوں نے کہا ہم کو زکریا بن اسحاق

يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهِ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ إِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ إِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.
فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ)).

نے خبر دی' انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ صیفی سے بیان کیا' انہوں نے ابو معبد (نافذ) سے جو غلام تھے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تم کو اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ملیں گے - جب تو ان کے پاس پہنچے تو (پہلے) ان سے کہہ اس بات کی گواہی دو' اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے پیغمبر ہیں - اگر وہ یہ مان لیں تو پھر ان سے کہہ کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں - اگر یہ بھی مان لیں تو پھر ان سے کہہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے - جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی' اور ان کے محتاجوں کو دے دی جائے گی - اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے عمدہ عمدہ مالوں سے بچارہ اور مظلوم کی بددعا سے بچارہ - اللہ میں اور اس میں کوئی آڑ نہیں ہے -

٩٤٧- بَابُ صَلاَةِ الإِمَامِ وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

باب: زکوٰۃ دینے والے کے لئے امام (حاکم) کا دعا کرنا

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا، وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ الآيَةَ [التوبة : ١٠٣].

اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں فرمایا - ان کے مال میں سے خیرات لے ان کو اس خیرات سے پاک اور صاف بنا اور ان کے لئے دعا کر' اخیر آیت تک -

١٤١٠- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلاَنٍ)). فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى)).

١٤١٠- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر آتی تو آپؐ اس کے لئے دعا کرتے - فرماتے یا اللہ فلانے کی آل پر رحم کر' میرا باپ اپنی زکوٰۃ آپؐ کے پاس لے کر آیا تو آپؐ نے فرمایا یا اللہ ابواوفیٰ کی آل پر رحم کر -

٩٤٨- بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

باب: جو مال سمندر میں سے نکالا جائے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ، هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ.
وَقَالَ الْحَسَنُ: فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ:

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا عنبر کو رکاز نہیں کہہ سکتے - عنبر تو ایک چیز ہے جس کو سمندر کنارے پر پھینک دیتا ہے اور امام حسن بصری نے کہا عنبر اور موتی میں پانچواں حصہ لازم ہے - حالانکہ

فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ.

وَقَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ، فَأَخَذَهَا لأَهْلِهِ حَطَبًا - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ)).

آنحضرت ﷺ نے رکاز میں پانچواں حصہ مقرر فرمایا ہے - تو رکاز اس کو تھوڑے کہتے ہیں جو پانی میں ہے - اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا - جس نے ایک دوسرے بنی اسرائیل کے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں - اس نے (اللہ کے بھروسے پر) اس کو دے دیں - اب جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر چلا گیا کہ سوار ہو کر جائے اور قرض خواہ کا قرض ادا کرے - لیکن سواری نہ ملی' آخر اس نے (قرض خواہ تک پہنچنے سے ناامید ہو کر) ایک لکڑی لی اس کو کریدا اور ہزار اشرفیاں اس میں بھر کر وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی' اتفاق سے قرض خواہ کام کاج کو باہر نکلا' سمندر پر پہنچا تو ایک لکڑی دیکھی - اس کو گھر میں جلانے کے لئے لے آیا پھر پوری حدیث بیان کی جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اشرفیاں پائیں -

۹۴۹ - بَابُ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب: رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے

وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ: الرِّكَازُ دَفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ، فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْخُمُسُ، وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ. وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً. وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ مِنْ رِكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ، وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ. وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقْطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا، فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ.

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ، لأَنَّهُ يُقَالُ: أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ. قِيلَ لَهُ : قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ وَ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ أَرْكَزْتَ. ثُمَّ نَاقَضَهُ وَقَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلاَ يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ.

اور امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ نے کہا رکاز جاہلیت کے زمانے کا خزانہ ہے - اس میں تھوڑا مال نکلے یا بہت پانچواں حصہ لیا جائے گا - اور کان رکاز نہیں ہے - آنحضرت ﷺ نے کان کے بارے میں فرمایا' اس میں جو کوئی گر کر' یا کام کرتے ہوئے مر جائے تو اس کی جان مفت گئی - اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے - اور عمر بن عبدالعزیز خلیفہ کانوں سے چالیسواں حصہ لیا کرتے تھے - دو سو روپیہ میں سے پانچ روپیہ' اور امام حسن بصری نے کہا جو رکاز دارالحرب میں پائے تو اس میں سے زکوٰۃ (پانچواں حصہ) لیا جائے اور جو امن اور صلح کے ملک میں ملے اس میں سے زکوٰۃ (چالیسواں حصہ) لیا جائے اور اگر دشمن کے ملک میں پڑی ہوئی چیز ملے تو اس کو پہچانے (شاید مسلمان کا مال ہو) اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرے - اور بعضے لوگوں نے کہا معدن بھی رکاز ہے جاہلیت کے دفینہ کی طرح کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں ارکز المعدن جب اس میں سے کوئی نکلے' ان کا جواب یہ ہے اگر کسی شخص کو کوئی چیز ہبہ کی جائے یا وہ نفع کمائے - یا اس کے باغ میں میوہ بہت نکلے تو کہتے ہیں' ارکزت (حالانکہ یہ چیزیں بالاتفاق رکاز نہیں ہیں) پھر ان لوگوں نے اپنے قول کے آپ خلاف کیا' کہتے ہیں' رکاز کا

چھپالینا کچھ برا نہیں' پانچواں حصہ نہ دے۔

۱۴۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

۱۴۱۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور سے جو نقصان پہنچے اس کا کچھ بدلہ نہیں' اور کنویں کا بھی یہی حال ہے اور کان کا بھی یہی حکم ہے۔ اور رکاز میں سے پانچواں حصہ لیا جائے۔

۹۵۰- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى :

باب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا﴾ [التوبة] وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِيْنَ مَعَ الإِمَامِ

زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا اور ان کو حاکم کو حساب سمجھانا ہوگا۔

۱۴۱۲- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ)).

۱۴۱۲- ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے' انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اسد قبیلے کے ایک شخص کو مقرر کیا جس کو (عبداللہ) ابن اللتبیہ کہتے تھے' جب وہ آیا تو آپؐ نے اس سے حساب لیا۔

۹۵۱- بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لأَبْنَاءِ السَّبِيْلِ

باب: مسافر لوگ زکوٰۃ کے اونٹوں سے کام لے سکتے ہیں ان کا دودھ پی سکتے ہیں

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوا الْمَدِيْنَةَ، فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا. فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ. فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ)). تَابَعَهُ أَبُو قِلاَبَةَ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ.

۱۴۱۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عرینہ کے کچھ لوگوں کو مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی تو آنحضرت ﷺ نے ان کو اجازت دی کہ وہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں' ان کا دودھ اور موت پئیں۔ انہوں نے کیا کیا' چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے سواروں کو ان کے تعاقب میں بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے۔ آپؐ نے انکے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور آنکھیں پھوڑنے کا حکم دیا اور ان کو پتھریلے میدان میں ڈلوا دیا وہ پتھر چاٹ رہے تھے۔ قتادہ کے ساتھ اس کو ابو قلابہ' ثابت اور حمید نے بھی انسؓ سے روایت کیا ہے۔

۹۵۲- بَابُ وَسْمِ الإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

باب: زکوٰۃ کے اونٹوں پر حاکم کا اپنے ہاتھ سے داغ دینا

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ)).

۱۴۱۴- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے ابو عمرو اوزاعی نے کہا مجھ سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بیان کیا کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں صبح کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے نومولود بچے عبداللہ کو لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس گیا کہ آپ کھجور چبا کر اس کے منہ میں دیں' میں نے دیکھا آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا آپ زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم والا ہے

۹۵۳- بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر کا فرض ہونا

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً

اور ابوالعالیہ اور عطاء بن ابی رباح اور ابن سیرین نے بھی اس کو فرض کہا ہے۔

۱۴۱۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ)).

۱۴۱۵- ہم سے یحییٰ بن محمد بن السکن نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جہضم نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عمر بن نافع سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض کیا ہے ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے کی طرف سے جو مسلمان ہوں۔ اور عید کی نماز کے لئے نکلنے سے پہلے اس کے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

۹۵۴- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

باب: صدقہ فطر کا مسلمانوں پر یہاں تک کہ غلام لونڈی پر بھی فرض ہونا

۱۴۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ

۱۴۱۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے روایت کیا' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کا صدقہ کھجور ہو یا جو کا ایک ایک صاع ہر آزاد اور غلام مرد

صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ)).

اور عورت پر بشرطیکہ وہ مسلمان ہو' فرض کیا۔

۹۵۵- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ

باب: صدقہ فطر میں اگر جو دے تو ایک صاع دے

۱۴۱۷- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ)).

۱۴۱۷- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم صدقہ میں ایک صاع جو دیا کرتے (یعنی آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں)

۹۵۶- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ

باب: گیہوں یا دوسرا اناج بھی ایک صاع دینا چاہئے

۱۴۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ)).

۱۴۱۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے بیان کیا انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح عامری سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم فطر کا صدقہ ایک صاع اناج (گیہوں) کا یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع منقے کا نکالا کرتے تھے۔

۹۵۷- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

باب: کھجور بھی ایک صاع بطور صدقہ فطر دینا چاہئے

۱۴۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: ((أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ)).

۱۴۱۹- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے' انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو حکم دیا صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو دینے کا' عبداللہ نے کہا پھر لوگوں نے دو مد گیہوں (نصف صاع) اس کے برابر سمجھی۔

۹۵۸- بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيْبٍ

باب منقیٰ بھی ایک صاع دینا چاہئے

۱۴۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ أَبَا حَكِيْمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۴۲۰- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا' انہوں نے یزید بن ابی حکیم مدنی سے سنا' انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا'

زَيْدُ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ : حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُعْطِيْهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ: ((أُرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ)).

انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے کہا مجھ سے عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بیان کیا' انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع (اناج یا) گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا ایک صاع منقیٰ کا دیا کرتے جب معاویہ رضی اللہ عنہ (مدینہ میں) آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مد دوسرے اناج کے دو مد کے برابر ہے۔

۹۵۹- بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيْدِ

باب: صدقہ عید سے پہلے دینا

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ)).

۱۴۲۱- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے حفص بن میسرہ نے' کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کے لئے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر دینے کا حکم کیا۔

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ - وَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ - وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ)).

۱۴۲۲- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عمر حفص بن میسرہ نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ بن سعد سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانے کا (صدقہ کے لئے) نکالا کرتے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا' ان دنوں ہمارا کھانا یہی تھا جو اور منقیٰ اور پنیر اور کھجور۔

۹۶۰- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

باب: آزاد اور غلام پر صدقہ فطر کا واجب ہونا

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِيْنَ لِلتِّجَارَةِ: يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ، وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ

اور زہری نے کہا جو غلام لونڈی سوداگری کا مال ہو تو ان کی (سالانہ) زکوٰۃ بھی دی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ فطر بھی دیا جائے۔

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ - أَوْ قَالَ: رَمَضَانَ - عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى

۱۴۲۳- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فطر کا صدقہ (یا یوں) فرمایا رمضان کا صدقہ مرد عورت اور آزاد اور غلام ہر ایک پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض کیا پھر لوگوں نے گیہوں کا آدھا

وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُعْطِي التَّمْرَ، فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَيُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ يُعْطِي عَنْ بَنِي. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا. وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بَنِيَّ يَعْنِي بَنِي نَافِعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطُوْنَ لِيُجْمَعَ لَا لِلْفُقَرَاءِ.

صاع اس کے برابر سمجھ لیا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر کھجور میں سے دیا کرتے تھے- جب مدینہ والے کھجور کے محتاج بن گئے- (کھجور کم ملنے لگی) تو وہ جو دینے لگے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ صدقہ چھوٹے اور بڑے سب کی طرف سے دیتے- یہاں تک کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر ایک فقیر کو جو یہ صدقہ قبول کرتا دے دیتے- اور لوگ عیدالفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے یہ صدقہ دے دیتے' امام بخاری نے کہا میرے بیٹوں سے مراد نافع کے بیٹے مراد ہیں- امام بخاری نے کہا وہ عید سے پہلے جو صدقہ دے دیتے تو اکٹھا ہونے کے لئے نہ فقیروں کے لئے-

٩٦١- بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

باب: چھوٹے اور بڑے سب پر صدقہ واجب ہوتا

قَالَ أَبُو عَمْرٍو وَ رَءَا عُمَرُ وَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَعَائِشَةُ وَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيمِ وَ قَالَ الزُّهْرِيُّ يُزَكَّى مَالُ الْمَجْنُونِ.

ابو عمرو نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور طاؤس اور عطاء اور ابن سیرین کے نزدیک یتیم کے مال میں سے زکوٰۃ دینا چاہئے اور زہری نے کہا دیوانے کے مال میں سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے-

١٤٢٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَو صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ)).

۱۴۲۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا' انہوں نے کہا انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور چھوٹے بڑے آزاد اور غلام سب پر فرض کیا-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ المناسك

کتاب حج اور عمرے کے بیان میں

٩٦٢- بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب حج کی فرضیت اور اس کی فضیلت' اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

لوگوں پر فرض ہے اللہ کے لئے خانہ کعبہ کا حج کریں جس کو وہاں تک

إِلَيْهِ سَبِيلاً وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ [آل عمران: ۹۷].

راہ مل سکے اور جو نہ مانے (اور باوجود قدرت کے حج نہ کرے) تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے۔

۱۴۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخاً كَبِيْرًا لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَم)). وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ)).

۱۴۲۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی- انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سلیمان بن یسار سے' انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے' اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک (خوبصورت) عورت آئی' فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل کو (جو گورے چٹے خوبصورت تھے) دیکھنے لگی آنحضرت ﷺ فضل کا منہ (بار بار) دوسری طرف پھیرنے لگے' اس عورت نے کہا یا رسول اللہ! اللہ نے جو بندوں پر حج فرض کیا تو ایسے وقت کہ میرا باپ بوڑھا پھونس ہے' وہ اونٹنی پر جم نہیں سکتا' کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں' آپ نے فرمایا ہاں یہ قصہ حج وداع کا ہے۔

۹۶۳- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) یہ فرمانا

﴿يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ فِجَاجًا الطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ.

لوگ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں- اور دبلے اونٹوں پر دور دراز رستوں سے' اسلئے کہ دین دنیا کے فائدے حاصل کریں- امام بخاریؒ نے کہا سورہ نوح میں جو فجاجا کا لفظ ہے اسکے معنی ہیں کھلے اور کشادہ رستے۔

۱۴۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً)).

۱۴۲۶- ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے شہاب سے ان کو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں سوار ہوتے جب وہ سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ لبیک پکارتے۔

۱۴۲۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ إِهْلاَلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ)). رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَعْنِي

۱۴۲۷- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا' کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا' انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ جابر بن عبداللہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا- جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی' اس حدیث کو انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا یعنی اسی ابراہیم بن موسیٰ کی

حَدِيْثُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى.

حدیث کو-

٩٦٤- بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

وَقَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ، وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ)).

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ، فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ.

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: ((حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ، وَلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ)).

باب: پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

اور ابان نے کہا ہم سے مالک بن دینار نے بیان کیا' انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو ان کے ساتھ بھیجا' انہوں نے تنعیم سے ان کو عمرہ کرایا اور پالان کی پچھلی لکڑی پر ان کو بٹھالیا- اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' حج میں پالانیں باندھو حج بھی ایک جہاد ہے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے کہا انس رضی اللہ عنہ نے ایک پالان پر حج کیا اور وہ کچھ بخیل نہ تھے' اور بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک پالان پر سوار ہو کر حج کیا اسی پر آپ کا اسباب بھی لدا تھا-

١٤٢٨- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ. فَقَالَ: ((يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، اذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ)). فَأَحْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ، فَاعْتَمَرَتْ)).

۱۴۲۸- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم سے ایمن بن نابل نے کہا ہم سے قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں نے تو عمرہ بھی کیا اور میں نے عمرہ نہیں کیا آپ نے فرمایا عبدالرحمٰن اپنی بہن کو لے جا اور تنعیم سے عمرہ کرا لا- عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اونٹنی پر ان کو پیچھے بٹھا لیا انہوں نے عمرہ کیا-

٩٦٥- بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

١٤٢٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ)). قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((جِهَادٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ)). قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((حَجٌّ مَبْرُوْرٌ)).

باب: مقبول حج کی فضیلت

۱۴۲۹- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے- آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا پوچھا گیا پھر کونسا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا پوچھا پھر کونسا فرمایا مبرور (مقبول حج)

١٤٣٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ

۱۴۳۰- ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا' انہوں نے کہا

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ((عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلاَ نُجَاهِدُ؟ قَالَ: ((لاَ، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ)).

ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم کو حبیب بن ابی عمرہ نے خبر دی' انہوں نے عائشہؓ بنت طلحہ سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم جانتے ہیں کہ جہاد سب نیک عملوں سے بڑھ کر ہے- تو ہم جہاد کریں آپؐ نے فرمایا نہیں عمدہ جہاد حج ہے مبرور ہو-

۱۴۳۱- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ حَجَّ للهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۱۴۳۱- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' کہا ہم سے سیار ابوالحکم نے کہا میں نے ابو حازم سے سنا کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے' جو کوئی اللہ کے لئے حج کرے اور شہوت اور گناہ کی باتیں نہ کرے- تو وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا-

۹۶۶- بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرے کی میقاتوں کا بیان

۱۴۳۲- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ - فَسَأَلْتُهُ : مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ؟ قَالَ: فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، ولأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ)).

۱۴۳۲- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا مجھ سے زید بن جبیر نے' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے' انکے ٹھکانے میں دیکھا تو انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے قنات کھڑی کی ہے' زید نے کہا میں نے ان سے پوچھا عمرے کا احرام کہاں سے باندھوں' انہوں نے کہا' آنحضرت ﷺ نے نجد والوں کے لئے قرن اور مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ مقرر کیا ہے-

۹۶۷- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

﴿وَتَزَوَّدُوا، فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ [البقرة : ۱۹۷]

باب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا'

توشہ لو' اچھا توشہ سوال سے بچنا ہے-(البقرۃ:۱۹۷)

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلاَ يَتَزَوَّدُونَ، وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ

۱۴۳۳- ہم سے یحییٰ بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے انہوں نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے عمرو بن دینار سے' انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا یمن کے لوگ حج کیا کرتے تھے توشہ (خرچ) ساتھ نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے' ہم متوکل ہیں' جب مکہ میں پہنچتے تو

سَأَلُوا النَّاسَ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلاً.

لوگوں سے بھیک مانگتے' اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری' توشہ لیا کرو' اچھا توشہ یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے' اس حدیث کو ابن عیینہ نے عمرو سے انہوں نے عکرمہ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۹۶۸- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: مکہ والے حج اور عمرے کا احرام کہاں سے باندھیں؟

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ. مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ)).

۱۴۳۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے (احرام) باندھنے کا مقام' ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن المنازل اور یمن والوں کے لئے یلملم مقرر کیا۔ یہ مقام ان ملک والوں کے لئے بھی ہیں اور جو دوسرے ملک والے ان پر سے گزریں ان کے لئے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور جو ان مقاموں کے اس طرف (مکہ کی جانب) رہتا ہو' وہ جہاں سے چلے وہیں سے احرام باندھے' مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

۹۶۹- بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، وَلاَ يُهِلُّونَ قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب: مدینہ والوں کا میقات وہ لوگ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ)). قَالَ عَبْدُ اللهِ ((وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)).

۱۴۳۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

۹۷۰- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ

باب شام والے کہاں سے احرام باندھیں؟

۱۴۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((وَقَّتَ رَسُولَ

۱۴۳۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت

اللهِ ﷺ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا)).

صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ (میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن المنازل اور یمن والوں کے لئے یلملم' یہ مقام ان ملک والوں کے لئے ہیں' اور ان کے لئے بھی جو دوسرے ملکوں سے ان پر ہو کر آئیں جو حج یا عمرے کی نیت رکھتے ہوں جو لوگ ان کے ادھر رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں' اسی طرح مکے والے مکے سے۔

٩٧١- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

باب نجد والے کہاں سے احرام باندھیں؟

١٤٣٧- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ((وَقَّتَ النَّبِيُّ ﷺ)) ح. قال وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّأْمِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ، وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ - وَلَمْ أَسْمَعْهُ - : ((وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ)).

١٤٣٧- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' کہا ہم سے زہری نے یہ حدیث یاد رکھی' انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے مہیعہ یعنی جحفہ سے اور نجد والے قرن سے' ابن عمر نے کہا لوگ کہتے تھے میں نے خود نہیں سنا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا' اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں

٩٧٢- بَابُ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ

باب: جو لوگ میقات کے ادھر (ایلے ور) رہتے ہوں

١٤٣٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمَنْ أَهْلُهُ، حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا)).

١٤٣٨- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے' انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ (میقات) ٹھہرایا اور شام والوں کے لئے جحفہ اور یمن والوں کے لئے یلملم اور نجد والوں کے لئے قرن تو یہ مقام ان ملکوں والوں کے لئے ہیں اور باہر والوں کے لے بھی جو ان پر ہو کر گزریں - اور وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں' مکہ والے خود مکہ سے

۹۷۳- بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

باب: یمن والے کہاں سے احرام باندھیں؟

۱۴۳۹- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةِ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ)).

۱۴۳۹- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور شام والوں کے لئے جحفہ کو نجد والوں کے لئے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لئے یلملم' یہ مقام ان ملکوں والوں کے لئے بھی ہیں اور ان غیر ملکوں والوں کے لئے بھی جو ادھر سے گزریں اور وہ حج یا عمرے کا قصد رکھتے ہوں پھر جو لوگ ان مقاموں سے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں مکہ والے مکہ سے۔

باب ذَاتُ عِرْقٍ لأَهْلِ الْعِرَاقِ

باب عراق والے ذات عرق سے احرام باندھیں

۱۴۴۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا فُتِحَ هَذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا، وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا. قَالَ: فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ. فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ)).

۱۴۴۰- ہم سے علی بن مسلم نے بیان فرمایا کہا ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب یہ دونوں شہر (بصرہ اور کوفہ) فتح ہوئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہنے لگے' امیر المومنین آنحضرت ﷺ نے نجد والوں کے لئے ایک حد باندھی ہے۔ (میقات مقرر کیا ہے) ہمارا راستہ ادھر سے نہیں ہے اور اگر ہم ادھر سے جائیں تو مشکل ہوتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس کے برابر کوئی دوسرا مقام اپنے رستہ میں بتاؤ' آخر ذات عرق ان کے لئے مقرر کر دیا۔

۹۷۵- بَابُ الصَّلاَةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

باب ذوالحلیفہ میں (احرام باندھتے وقت) نماز پڑھنا

۱۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ)).

۱۴۴۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے ذوالحلیفہ کے پتھریلے میدان میں اپنی اونٹنی بٹھائی' وہاں نماز پڑھی (یعنی احرام کا دوگانہ ادا کیا) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

۹۷۶- بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کا شجرہ پر سے

عَلَى طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ

١٤٤٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ)).

گذر جانا

۱۴۴۲- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا' انہوں نے عبیداللہ عمری سے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے رستے سے (مدینہ سے) روانہ ہوا کرتے اور معرس کے رستے سے مدینہ میں آتے- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹ کر آتے تو (رات کو) ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں ٹھہر جاتے صبح تک وہیں رہتے-

٩٧٧- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((الْعَقِيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ))

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ عقیق کا نالہ ایک برکت والا نالہ ہے

١٤٤٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيْسِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ : صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ)).

۱۴۴۳- ہم سے ابو بکر بن عبداللہ حمیدی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ولید اور بشر بن بکر تنیسی (دونوں) نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے عکرمہ نے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' وہ کہتے تھے میں نے وادی عقیق کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آج رات کو میرے مالک کے پاس سے ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور کہنے لگا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا

١٤٤٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ مُعَرَّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ، وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيْخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُمْ

۱۴۴۴- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے خواب میں دیکھا آپ رات کو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں اترے ہیں' آپ سے کہہ رہے ہیں کہ تم برکت والے میدان میں ٹھہرے ہو- موسیٰ بن عقبہ نے کہا سالم نے بھی ہم کو وہاں ٹھہرایا وہ اس مقام کو ڈھونڈ رہے تھے جہاں عبداللہ رضی اللہ عنہ اونٹ بٹھایا کرتے یعنی جہاں آنحضرت ﷺ رات کو اترا کرتے' وہ مقام اس مسجد کی نیچے کی طرف میں ہے جو نالے

وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ)).

کے نشیب میں ہے اترنے والوں اور رستے کے بیچ بیچ۔

۹۷۸- بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ

باب: اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین بار دھو ڈالنا

۱۴۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيْلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ ((أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ يُوحَى إِلَيْهِ. قَالَ : فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ- وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ - جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى - وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَوبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ - فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟)) فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: ((اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ)). فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَرَادَ الإِنْقَاءَ حِيْنَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ)).

۱۴۴۵- ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نبیل نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا ہم کو عطاء بن ابی رباح نے ان کو صفوان بن یعلی نے خبر دی کہ ان کے باپ یعلی بن امیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھ کو دکھلاؤ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری ہے تو ایسا ہوا ایک بار آپ جعرانہ میں تھے آپ کے ساتھ کئی اصحاب بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں؟ ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور اس کے کپڑے میں خوشبو لٹھڑی ہو' یہ سن کر ایک گھڑی تک آپ خاموش رہے' آپ پر وحی آنے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلی کو اشارہ کیا وہ آئے دیکھا تو آنحضرت ﷺ پر ایک کپڑا سب طرف سے گھیر دیا گیا ہے- یعلی نے اپنا سر اس کے اندر ڈالا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا مبارک چہرہ سرخ ہو رہا ہے' اور آپ خراٹے لے رہے ہیں پھر یہ حالت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں گیا جو عمرے کا مسئلہ پوچھتا تھا- لوگ اس کو بلا لائے آپ نے فرمایا جو خوشبو تیرے لگی ہو اس کو تین بار دھو ڈال اور چغہ یا کرتہ اتار ڈال اور حج میں جن باتوں سے پرہیز کرتا ہے عمرے میں بھی کر' ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا آنحضرت ﷺ نے جو اس کو تین بار دھونے کا حکم دیا اس سے یہ غرض ہے کہ خوب صفائی ہو جائے' انہوں نے کہا ہاں-

۹۷۹- بَابُ الطِّيْبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ

باب: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ، وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ، وَيَتَدَاوَى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ. وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ حَزَمَ

اور جب احرام کا قصد کرے تو کیا کپڑے پہنے اور کنگھی کرے تیل ڈالے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محرم خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے اور آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے جیسے تیل گھی وغیرہ ان سے دوا بھی کر سکتا ہے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما احرام کی حالت میں طواف کر رہے تھے ان کے پیٹ پر کپڑا بندھا ہوا

عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِالتُّبَّانِ بَأْسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ تَعْنِي لِلَّذِيْنَ يُرَحِّلُوْنَ هَوْدَجَهَا.

تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جانگیا پہننا جائز رکھا' امام بخاری نے کہا ان لوگوں کے لئے جو انکا ہودہ اونٹ پر کسا کرتے تھے-

١٤٤٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ، فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِي مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ)).

۱۴۴۶- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے' انہوں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما احرام باندھتے وقت بالوں میں سادہ تیل ڈالتے (بن خوشبو) منصور نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے ان کا بیان کیا انہوں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل کو تو کیا کرے گا- مجھ سے تو اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث نقل کی' گویا میں دیکھ رہی ہوں احرام کی حالت میں جو خوشبو آنحضرت ﷺ کے مانگ میں چمکتی رہتی-

١٤٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ((كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ)).

۱۴۴۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو نبی تھیں' آنحضرت ﷺ کی' انہوں نے کہا میں احرام باندھتے وقت آنحضرت ﷺ کو خوشبو لگاتی- اسی طرح جب آپ احرام کھول ڈالتے طواف الزیارۃ سے پہلے-

٩٨٠- بَابُ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

باب بالوں کو جما کر احرام باندھنا

١٤٤٨- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا)).

۱۴۴۸- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی' وہ یونس سے' وہ ابن شہاب سے وہ سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت ﷺ بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے-

٩٨١- بَابُ الإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب: ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھنا

١٤٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ

۱۴۴۹- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن سلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے سالم بن

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: ((مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلاَّ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ)) يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے ذوالحلیفہ کی مسجد ہی کے پاس سے احرام باندھا یعنی لبیک پکاری۔

۹۸۲- بَابُ مَا لاَ يَلْبَسُ الْمُحْرِمِ مِنَ الثِّيَابِ

باب: محرم کو کون سے کپڑے پہننا درست نہیں ہیں؟

۱۴۵۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ، إِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلاَ تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَلاَ يَتَرَجَّلُ وَلاَ يَحُكُّ جَسَدَهُ وَيُلْقِي الْقُمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَ جَسَدِهِ فِي الأَرْضِ.

۱۴۵۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے روایت کیا' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! محرم کون سے کپڑے پہنے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) اور نہ موزہ مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن سکتا ہے اور وہ کپڑا بھی (احرام میں) نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو' ابوعبداللہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن کنگھی نہ کرے نہ اپنا بدن کھجلائے اور جوؤں کو سر یا بدن سے نکال کر زمین پر ڈال دے (ان کو مارے نہیں)

۹۸۳- بَابُ الرُّكُوبِ وَالاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

باب: سواری پر حج کرنا اور سواری پر ایک ساتھ بیٹھنا درست ہے

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، قَالَ فَكِلاَهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ)).

۱۴۵۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ عرفات سے مزدلفہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سوار تھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا دونوں بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

٩٨٤- بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنهَا الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ - وَهِيَ مُحْرِمَةٌ - وَقَالَتْ: لاَ تَلَثَّمْ وَلاَ تَتَبَرْقَعْ وَلاَ تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلاَ زَعْفَرَانٍ. وَقَالَ جَابِرٌ: لاَ أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا. وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَالثَّوْبِ الأَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُبَدِّلَ ثِيَابَهُ.

١٤٥٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنِي فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَمَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ تُلْبَسُ إِلاَّ الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَقَلَّدَ بُدْنَهُ، وَذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لأَنَّهُ قَلَّدَهَا. ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُوسِهِمْ ثُمَّ يُحِلُّوا، وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلاَلٌ

باب: محرم چادر اور تہ بند کون کون سے پہنے

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے اور کہتی تھیں، عورت احرام کی حالت میں اپنے ہونٹ نہ چھپائے نہ اپنے منہ پر برقعہ ڈالے نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں ورس یا زعفران لگی ہو اور جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کسم کو میں خوشبو نہیں سمجھتا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عورت احرام کی حالت میں زیور کالا اور گلابی کپڑا اور موزہ پہن سکتی ہے اور ابراہیم نخعی نے کہا عورت احرام میں کپڑے بدل سکتی ہے۔

۱۴۵۲- ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی، وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مدینہ سے کنگھی کر کے بالوں میں تیل لگا کر چلے (ظہر اور عصر کے بیچ میں ہفتہ کے دن) اور اپنی تہ بند پہنی اور چادر اوڑھی، آپ کے اصحاب نے بھی تہ بند اور چادر پہنی، آپ نے چادروں اور تہ بندوں سے بالکل منع نہیں کیا۔ جو زعفران میں رنگا ہوا ہو، زعفران بھی اتنی کہ بدن پر جھڑ رہی ہو، خیر صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے۔ جب وہ بیداء پر آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے اور آپ کے اصحاب نے احرام باندھا (لبیک پکاری) اور اونٹوں کے گلے میں ہار ڈالے اس وقت ذیقعد مہینہ کے پانچ دن باقی تھے۔ خیر آپ مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گزر گئے تھے۔ (اتوار کے دن) صبح کو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے ان کے گلے میں ہار ڈالے تھے، اس لئے احرام نہ کھول سکے، پھر آپ مکہ کے بالائی حصہ میں حجون پہاڑ کے پاس اترے اور حج کا احرام باندھے رہے، طواف کرنے کے بعد پھر آپ کعبے کے پاس بھی نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹے اور آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف کر کے بال کتراڈالیں۔ اور احرام کھول ڈالیں۔ مگر یہ حکم انہی لوگوں کو دیا جن کے ساتھ قربانی کا اونٹ نہ تھا۔ جس کو ہار پہنایا ہو اور جس کے ساتھ اس کی بی بی تھی اس کی اپنی بی بی سے صحبت کرنا اور خوشبو لگانا اور کپڑے

وَالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ)).

پہننا سب درست ہو گیا۔

۹۸۵- بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: ذوالحلیفہ میں (مدینہ سے چل کر) صبح تک ٹھہرنا' یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے

۱۴۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ)).

۱۴۵۳- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے بیان کیا' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں (ظہر کی) چار رکعات پڑھیں اور ذوالحلفیہ میں پہنچ کر (عصر کی) دو رکعات پھر رات کو وہیں رہ گئے صبح کو ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے' جب وہ آپ کو لے کر سیدھی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری۔

۱۴۵۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ)).

۱۴۵۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے' انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ظہر کی نماز مدینہ میں چار رکعات پڑھیں - اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعات (وہاں پہنچ کر قصر شروع کر دیا) ابو قلابہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ رات کو ذوالحلیفہ میں رہے' صبح تک۔

۹۸۶- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالإِهْلَالِ

باب لبیک بلند آواز سے کہنا

۱۴۵۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيْعًا)).

۱۴۵۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات اور میں نے سنا لوگ حج اور عمرہ دونوں کا پکار کر نام لے لیتے تھے۔

۹۸۷- بَابُ التَّلْبِيَةِ

باب لبیک کا بیان

۱۴۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۴۵۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ اس طرح لبیک کہتے لبیک اللہ لبیک

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيْكَ لَكَ)).

اخیر تک' یا اللہ! میں حاضر ہوتا ہوں' حاضر حاضر' تیرا کوئی ساجھی نہیں' میں حاضر ہوتا ہوں ساری تعریف اور نعمت اور بادشاہت تجھ ہی کو سزاوار ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں-

۱۴۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنِّي لأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ)). تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

۱۴۵۷- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابی عطیہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں جانتی ہوں آنحضرت ﷺ جس طرح لبیک کہتے آپ فرماتے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ' سفیان ثوری کی طرح ابو معاویہ نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے' اور شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعمش نے خبر دی میں نے خیثمہ سے سنا' انہوں نے ابو عطیہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا پھر یہی حدیث بیان کی-

۹۸۸- بَابُ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ قَبْلَ الإِهْلاَلِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: احرام باندھنے کے وقت جب جانور پر سوار ہونے لگے تو لبیک سے پہلے الحمد للہ' سبحان اللہ' اللہ اکبر کہنا

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ- وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِيْنَةِ - الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا، حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ. قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا، وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسٍ.

۱۴۵۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں- ہم آپؐ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں پہنچ کر عصر کی دو رکعات' پھر رات کو وہیں رہے صبح کو وہاں سے سوار ہوئے' جب آپؐ کی اونٹنی بیداء پر پہنچی تو آپؐ نے الحمد للہ' سبحان اللہ' اللہ اکبر کہا پھر حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا (یعنی قران کیا) جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا' انہوں نے احرام کھول ڈالا پھر آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا' انس نے کہا اور آنحضرت ﷺ نے (حج سے فارغ ہو کر) اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور مدینہ میں (عید الضحیٰ کے دن) آپؐ نے دو چت کبرے مینڈھے کاٹے- امام بخاری نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو یوں روایت کرتے ہیں- ایوب سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے-

۹۸۹- بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

باب: جب سواری سیدھی لے کر کھڑی ہو اس وقت لبیک کہنا

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً)).

۱۴۵۹- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو صالح بن کیسان نے انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت لبیک پکاری جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی۔

۹۹۰- بَابُ الإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب: قبلے کی طرف منہ کر کے احرام باندھنا

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ رَكِبَ، فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُمْسِكُ، حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ، فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ)).

اور ابو معمر نے کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے' انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب صبح کی نماز ذوالحلیفہ میں پڑھ لیتے تو اپنی اونٹنی پر پالان لگانے کا حکم دیتے پھر اس پر سوار ہوتے جب وہ ان کو لے کر اٹھ کھڑی ہوتی تو قبلے کی طرف منہ کرتے پھر لبیک کہتے رہتے جب حرم میں پہنچتے تو لبیک چھوڑ دیتے- جب ذی طویٰ میں آتے تو وہ رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک' صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے (پھر مکہ میں داخل ہوتے) اور کہتے کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا ہے- عبدالوارث کی طرح اس حدیث کو اسماعیل نے بھی ایوب سے روایت کیا اس میں بھی غسل کا ذکر ہے-

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ : فِي الْغُسْلِ.

۱۴۶۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْكَبُ. وَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُ)).

۱۴۶۰- ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا' انہوں نے نافع سے بیان کیا' انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب (حج یا عمرے کے لئے) مکہ کو جانا چاہتے تو ایسا تیل لگاتے جس میں خوشبو نہ ہوتی- پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آتے وہیں صبح کی نماز پڑھتے- پھر سوار ہوتے جب اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو احرام باندھتے پھر کہتے یہ اس لیے کیا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا-

۹۹۱- بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ

باب: محرم نالے میں اترے

فِي الْوَادِي

تو لبیک کہے

١٤٦١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ((كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِر. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي)).

١٤٦١- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عدی نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے' انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا' ہم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے' لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے تو یہ آنحضرت ﷺ سے نہیں سنا- البتہ آپؐ نے یہ فرمایا گویا میں موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نالے میں اترے تو لبیک کہہ رہے ہیں-

٩٩٢- بَابُ كَيْفَ تُهَلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ؟

باب: حیض اور نفاس والی عورت کیونکر احرام باندھے'

أَهَلَّ: تَكَلَّمَ بِهِ. وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلاَلَ: كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ. وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ: خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ. ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ﴾ وَهُوَ مَنِ اسْتِهْلاَلِ الصَّبِيِّ

عرب لوگ کہتے ہیں اہل یعنی بات منہ سے نکال دی وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلاَلَ ان سب لفظوں کا معنی ظاہر ہونا ہے اور وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ کا معنی پانی ابر میں سے نکلا' اور قرآن شریف میں سورۂ مائدہ میں جو ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ﴾ ہے اس کا معنی جس جانور پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے اور یہ بچہ کی اسْتِهْلاَلِ سے نکلا ہے- یعنی پیدا ہوتے وقت اس کا آواز کرنا-

١٤٦٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)). فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ))، فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

١٤٦٢- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے مکہ کو) روانہ ہوئے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جن لوگوں کے ساتھ قربانی ہے وہ تو حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھیں وہ اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتے جب تک دونوں سے فراغت نہ کریں' خیر جب میں مکہ میں پہنچی تو حائضہ ہو گئی میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا نہ صفا و مروہ کا اور میں نے اپنا یہ شکوہ آنحضرت ﷺ سے بیان کیا (کہ حج کے دن آن پہنچے میں ابھی عمرے سے بھی فارغ نہیں ہوئی) آپ نے فرمایا سر کھول ڈال کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے اور عمرے کو رہنے دے' میں نے ایسا ہی کیا جب ہم حج پورا کر چکے تو آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو

بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ. فَقَالَ: هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ. قَالَتْ : فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا)).

میرے ساتھ دے کر مجھ کو تنعیم کو بھیجا' میں نے وہاں سے عمرہ کیا' آپ نے فرمایا یہ عمرہ اس عمرے کا بدل ہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالا' پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف یعنی طواف الزیارۃ کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی' انہوں نے ایک ہی طواف یعنی طواف الزیارۃ کیا-

۹۹۳- بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: جس نے آنحضرت ﷺ کے سامنے احرام میں یہ نیت کی کہ جو نیت آنحضرت ﷺ کی ہے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے

١٤٦٣- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ)) وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ.

۱۴۶۳- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا' وہ ابن جریج سے کہ عطاء بن ابی رباح نے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں' اور سراقہ بن مالک کا قول بیان کیا اور محمد بن بکر نے ابن جریج سے یوں روایت کیا آنحضرت ﷺ نے علیؓ سے فرمایا تم نے کیا احرام باندھا' انہوں نے کہا میں نے یہ پکارا کہ جو احرام آنحضرت ﷺ کا ہے آپ نے فرمایا تو قربانی دے اور احرام میں رہ جیسے اب ہے-

١٤٦٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((بِمَا أَهْلَلْتَ؟)) قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَوْ لاَ أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لأَحْلَلْتُ)).

۱۴۶۴- ہم سے حسن بن علی خلال ہذلی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے سلیم بن حیان نے کہا میں نے مروان اصفر سے سنا' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' آپ نے ان سے پوچھا تم نے احرام کا ہے کا باندھا انہوں نے کہا اسی کا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا میرے ساتھ تو قربانی ہے ورنہ میں احرام کھول ڈالتا-

١٤٦٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ. فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: ((بِمَا أَهْلَلْتَ؟))

۱۴۶۵- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ کو یمن میں میری قوم کی طرف بھیجا' میں لوٹ کر آیا' اس وقت آپ بطحاء میں تھے آپ نے پوچھا تو نے کیا احرام باندھا میں نے کہا وہی

قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟)) قُلْتُ: لاَ. فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوْفَ بِالْبَيْتِ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ، فَأَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي. فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾. وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحْرِ الْهَدْيَ)).

جو اللہ کے پیغمبر نے باندھا- آپؐ نے پوچھا تیرے ساتھ قربانی کا جانور ہے' میں نے کہا نہیں' تب آپؐ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفاء مروہ کا طواف کر کے میں احرام کھول ڈالوں میں نے ایسا ہی کیا' پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس گیا' اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا- جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وقت آیا (وہ خلیفہ ہوئے) تو انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ یہ حکم دیتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اور حج اور عمرہ پورا کرو خدا کی رضامندی کیلئے' اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کی سنت کو لیں تو آنحضرت ﷺ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہیں کاٹی-

٩٩٤- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا

﴿اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ، فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾. (١٧٩: البقرة)، ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لاَ يُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِلاَّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ)). وَكَرِهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ.

حج کے مہینے مقرر ہیں- جو کوئی ان میں حج کی ٹھان لے تو شہوت کی باتیں نہ کرے' نہ گناہ اور نہ جھگڑا' جب حج کر رہا ہو' اے پیغمبر! لوگ تجھ سے چاند کو پوچھتے ہیں' کہہ دے چاند سے لوگوں کے کاموں کے اور حج کے وقت معلوم ہوتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا حج کے مہینے یہ ہیں شوال اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن' اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سنت یہ ہے کہ حج کا احرام نہ باندھے مگر حج کے مہینوں میں' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی خراسان (یا ہندوستان) یا کرمان سے احرام باندھ کر چلے تو یہ مکروہ ہے-

١٤٦٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلاَ)). قَالَتْ: فَالآخِذُ بِهَا

١٤٦٦- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر حنفی نے کہا ہم سے افلح بن حمید نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے سنا' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں میں اور حج کی راتوں میں اور حج کے موسم میں نکلے' پھر سرف میں جا کر اترے' آپؐ اپنے اصحاب پر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو میں چاہتا ہوں وہ حج کو عمرہ کر ڈالے- اور جس کے ساتھ قربانی ہو' وہ ایسا نہ کرے- حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر کسی نے اس ارشاد پر عمل کیا اور کسی نے عمل نہیں کیا لیکن آنحضرت ﷺ اور چند صحابہ جو زور قوت رکھتے

وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ. قَالَتْ فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ. قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهْ؟)) قُلْتُ: سَمِعْتُ قَوْلَكَ لأَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ. قَالَ: ((وَمَا شَأْنُكِ؟)) قُلْتُ: لاَ أُصَلِّي. قَالَ: ((فَلاَ يَضِيرُكِ، إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا)). قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مِنًى فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًى فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّفْرِ الآخِرِ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: ((اُخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هَا هُنَا فَإِنِّي أَنْظُرُ كَمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي)). قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغْتُ وَفَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ: ((هَلْ فَرَغْتُمْ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يَضِيرُ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا. وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا، وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا.

تھے' اپنے ساتھ قربانی لائے تھے' وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے - (احرام نہیں کھول سکتے تھے) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے' اور میں رو رہی تھی' آپؐ نے پوچھا روتی کیوں ہے بھولی بھالی عورت' میں نے عرض کیا آپؐ نے جو اپنے اصحاب سے فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں تو عمرہ ہی نہیں کر سکتی - آپؐ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا میں نماز ہی نہیں پڑھتی' آپؐ نے فرمایا (اس کا غم نہ کر) آخر تو بھی آدمؑ کی ایک بیٹی ہے اور اللہ نے جو ان کی قسمت میں لکھا ہے تیرے لئے بھی لکھا تو حج کرتی رہ اللہ سے امید ہے کہ وہ عمرہ بھی تجھ کو نصیب کرے - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ہم حج کرنے کے لئے نکلے جب میں (عرفات سے) منا کو آئی اس وقت پاک ہوئی' پھر میں منا سے نکلی اور مکہ جا کر طواف الزیارۃ کیا بعد اس کے آخری کوچ میں آپؐ کے ساتھ نکلی آپؐ محصب میں آن کر اترے - ہم بھی آپؐ کے ساتھ اترے - اس وقت آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی حد سے باہر جا' وہاں سے وہ عمرے کا احرام باندھے' پھر دونوں عمرے سے فارغ ہو کر یہاں آ جاؤ - میں تمہارا انتظار کرتا رہوں گا - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نکلے (یعنی محصب سے) جب میں اور عبدالرحمٰن دونوں طواف سے فارغ ہوئے تو سحر کے وقت آپؐ کے پاس آ گئے' آپؐ نے فرمایا تم فارغ ہو چکے میں نے کہا جی ہاں - تب آپؐ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم میں کوچ کی منادی کی' لوگوں نے چلنا شروع کیا آپؐ بھی چلے مدینہ کی طرف رخ کیا - امام بخاری نے کہا حدیث میں جو لا یغیرك ہے وہ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا سے نکلا ہے' اور بعضوں نے اس کو (اجوف وادی) یعنی ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا کہا ہے اور جس روایت میں لا یضرك ہے وہ ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا سے نکلا ہے -

۹۹۵ - بَابُ التَّمَتُّعِ وَالإِقْرَانِ وَالإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

باب: تمتع اور قران اور حج مفرد کا بیان اور حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو

۱۴۶۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۴۶۷ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلاَ نَرَى إِلاَّ أَنَّهُ الحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الحَصْبَةِ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ. قَالَ: ((وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟)) قُلْتُ: لاَ. قَالَ: ((فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا)). قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلاَّ حَابِسَتَكُمْ. قَالَ: ((عَقْرَى حَلْقَى، أَوْ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: ((لاَ بَأْسَ، انْفِرِي)). قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا.

انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت حج ہی کی تھی' جب مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا (یعنی اور لوگوں نے) پھر آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کو جو قربانی ساتھ نہیں لائے تھے یہ حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں' انہوں نے کھول ڈالا - آپ کی بیبیوں نے بھی کھول ڈالا' وہ بھی قربانی نہیں لائی تھیں' مجھ کو حیض آگیا تھا اس لئے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا (حج کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے' آپ نے فرمایا تو مکہ میں آئی تھی تو طواف نہیں کیا تھا میں نے کہا نہیں' آپ نے فرمایا اچھا تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر عمرے سے فارغ ہو کر فلاں جگہ پر مجھ سے مل - آپ کو ام المومنین صفیہؓ کہنے لگیں میں شائد تم کو روک رکھوں گی - آپ نے فرمایا مردار سر منڈی کیا تو نے دسویں تاریخ کو طواف نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگیں طواف تو کر چکی ہوں آپ نے فرمایا پھر کیا ہے چل کوچ کر' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس وقت ملے جب آپ مکہ سے اوپر چڑھ رہے تھے اور میں مکہ پر اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی آپ اتر رہے تھے -

۱۴۶۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مِنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ. فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَو جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ)).

۱۴۶۸ - ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابو الاسود سے' انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے' انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا جس سال آنحضرت ﷺ نے حج وداع کیا ہم بھی آپ کے ساتھ گئے تھے - اور ہم لوگوں میں کسی نے عمرے کا احرام باندھا تھا کسی نے حج اور عمرہ دونوں کا کسی نے صرف حج کا اور آنحضرت ﷺ نے صرف حج کا احرام (پہلے) باندھا تھا (پھر عمرہ بھی شریک کر لیا) پھر جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام دسویں تاریخ تک نہ کھل سکا -

۱۴۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ

۱۴۶۹ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے علی بن حسین

بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: ((شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ، أَهَلَّ بِهِمَا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ لأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ أَحَدٍ)).

(امام زین العابدین) سے انہوں نے مروان بن حکم سے انہوں نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں تمتع اور قران سے منع کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر یوں احرام باندھا لبیک بحجۃ وعمرۃ (یعنی قران کیا) اور کہنے لگے میں آنحضرت ﷺ کی حدیث کو کسی کے قول (یا فعل) سے نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۴۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ، وَعَفَا الأَثَرُ، وَانْسَلَخَ صَفَرُ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: ((حِلٌّ كُلُّه)).

۱۴۷۰- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کو صفر کر لیتے اور کہتے جب اونٹ کی پیٹھ چنگی ہو جائے اور اس پر خوب بال اگ جائیں اور صفر گزر جائے تو عمرہ کرنے والے کو عمرہ درست ہوا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم چوتھی تاریخ ذیحجہ کی صبح کو مکہ میں تشریف لائے' لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالو' یہ امر ان پر گراں گذرا' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عمرہ کر کے ہم کو کیا چیز حلال ہو گی' آپ نے فرمایا سب چیزیں۔

۱۴۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ)).

۱۴۷۱- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے' انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے وہ (یمن سے) آنحضرت ﷺ کے پاس (حج وداع میں) آئے۔ آپ نے عمرہ کر کے ان کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا۔

۱۴۷۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: ((يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)).

۱۴۷۲- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا مجھ سے امام مالک نے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے' جو نبی تھیں آنحضرت ﷺ کی' انہوں نے کہا یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا ہے' انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے بال جما لئے تھے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا تھا تو جب تک میں

قربانی نحر نہ کروں احرام نہیں کھول سکتا۔

۱۴۷۳- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: ((تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلاً يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: سُنَّةُ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي. قَالَ شُعْبَةُ : فَقُلْتُ: لِمَ؟ فَقَالَ : لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ)).

۱۴۷۳- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو جمرہ بن عمران ضبعی نے انہوں نے کہا میں نے تمتع کیا تو کئی لوگوں نے اس سے منع کیا آخر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے کہا تمتع کر پھر میں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے تیرا حج مبرور ہوا اور تیرا عمرہ مقبول ہوا۔ میں نے یہ خواب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا انہوں نے کہا اس میں شک کیا ہے۔ تمتع آنحضرت ﷺ کی سنت ہے پھر انہوں نے کہا تو میرے پاس رہ جا اور میں اپنے مال میں تیرا ایک حصہ لگادوں گا شعبہ نے کہا میں نے ابو جمرہ سے پوچھا اس کی کیا وجہ تھی' انہوں نے کہا وہی خواب جو میں نے دیکھا تھا۔

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوشِهَابٍ قَالَ: قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلاَثَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : تَصِيرُ الآنَ حَجَّتُكَ مَكِّيَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ : ((حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ: ((أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلاَلاً حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً))، فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ فَقَالَ: ((افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ، فَلَوْ لاَ أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لاَ يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ)). فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَبُوشِهَابٍ لَيْسَ لَهُ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ إِلاَّ هَذَا.

۱۴۷۴- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب نے کہا میں تمتع کی حالت سے عمرے کا احرام باندھ کر مکہ میں آیا آٹھویں ذلحجہ سے تین دن پہلے مکہ میں پہنچا تو مکہ کے چند لوگ مجھ سے کہنے لگے جب تیرا حج ہو جائے گا (یعنی اس کا ثواب کم ملے گا) یہ سن کر میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا ان سے مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس دن حج کیا۔ جس دن قربانی کے جانور آپؐ کے ساتھ ہانکے' ان لوگوں نے مفرد حج کا احرام باندھا تھا تو آپؐ نے فرمایا تم طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے اپنا احرام کھول ڈالو اور بال کتروا دو پھر اسی طرح بے احرام ٹھہرے رہو۔ جب آٹھویں تاریخ ہو تو (مکہ ہی سے) حج کا احرام باندھو اور اس طرح اپنے حج مفرد کو جس کی تم نے پہلے نیت کی تھی تمتع کر دو' انہوں نے کہا ہم اس کو تمتع کیسے کر دیں ہم نے تو احرام باندھتے وقت حج کا نام لیا تھا آپؐ نے فرمایا میں جیسے کہتا ہوں ویسا کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا۔ لیکن میں کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے کوئی چیز جو احرام میں حرام ہے مجھ پر حلال نہیں ہو سکتی۔ پھر ان لوگوں نے ایسا ہی کیا' امام بخاری نے کہا ابو شہاب راوی سے ایک یہی مرفوع حدیث مروی ہے۔

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

۱۴۷۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد اعور نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور

((إِخْتَلَفَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيْدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ: فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا)).

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عسفان میں تمتع کے بارے میں اختلاف کیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارا مطلب کیا ہے تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت ﷺ نے کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بحث جانے دو' جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا۔

۹۹۶- بَابُ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

باب: اگر کوئی لبیک میں حج کا نام لے

۱۴۷۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً)).

۱۴۷۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حج کی لبیک کہہ رہے تھے (جب مکہ میں پہنچے) تو آپؐ نے حکم دیا ہم نے حج کو عمرہ کر دیا۔

۹۹۷- بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تمتع جاری ہونا

۱۴۷۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ)).

۱۴۷۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے کہا مجھ سے مطرف نے بیان کیا' انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تمتع کیا اور خود قرآن میں تمتع کا حکم اترا لیکن ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہہ دیا۔

۹۹۸- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ:

﴿ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة: ۱۹۶]

وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا

تمتع (یا قربانی کا حکم) ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں اور ابو کامل فضیل بن حسین بصری نے کہا۔

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ: فَقَالَ ((أَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا

۱۴۷۸- ہم سے ابو معشر یوسف بن یزید نے بیان کیا' کہا ہم سے عثمان بن غیاث نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' ان سے پوچھا گیا حج میں تمتع کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا مہاجرین اور انصار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں سب نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا

مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ، طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ))، وَقَالَ: ((مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ)). ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ إِلَى أَمْصَارِكُمْ، الشَّاةُ تَجْزِي. فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ ﷺ وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ. قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ وَأَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: شَوَّالٌ وَذُوا الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ، فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هَذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ)). وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ، وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي، وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ.

جب ہم مکہ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حج کے احرام کو عمرے کا احرام کر دو مگر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ نہ کرے' یہ سن کر ہم نے بیت اللہ اور صفا مروٰی کا طواف کیا (احرام کھول ڈالا) عورتوں سے صحبت کی' سیئے ہوئے کپڑے پہنے آپؐ نے یہ فرمایا کہ جس نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا وہ جب تک قربانی ذبح نہ ہوئے مگر تم نہیں کھول سکتے' پھر آٹھویں ذیحجہ شام کو آپؐ نے یہ حکم دیا کہ ہم حج کا احرام باندھیں جب ہم حج کے کاموں سے فارغ ہوئے تو مکہ میں آئے اور بیت اللہ اور صفا مروٰی کا طواف کیا' ہمارا حج پورا ہو گیا' اب ہم پر قربانی لازم ہوئی' جیسے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جو قربانی میسر ہو وہ کرے' جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے شہر کو لوٹے۔ قربانی میں ایک بکری بھی کافی ہے تو لوگوں نے دونوں عبادتیں یعنی حج اور عمرہ ایک ہی سال میں ادا کیں' اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اپنی کتاب میں اتارا اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جاری کیا اور مکہ والوں کے سوا اور لوگوں کے لئے یہ جائز رکھا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں۔ اور حج کے مہینے جن کا ذکر قرآن میں ہے (الحج اشہر معلومات) یہ ہیں شوال اور ذیقعد اور ذیحجہ' جو کوئی ان مہینوں میں تمتع کرے وہ یا قربانی دے یا اگر مقدور نہ ہو تو روزے رکھے اور رفث کا معنی جماع (یا فحش باتیں) اور فسوق گناہ اور جدال لوگوں سے جھگڑنا۔

۹۹۹- بَابُ الاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: مکہ میں جب پہنچنے لگے تو غسل کرنا

۱۴۷۹- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ. ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طِوًى، ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ)).

۱۴۷۹- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کی سرحد کے قریب پہنچے تو لبیک کہنا موقوف کر دیتے پھر رات کو ذی طویٰ میں رہ جاتے پھر لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے اور غسل کرتے اور یہ بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

١٠٠٠- بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلاً

١٤٨٠- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طُوىً حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ)).

باب: مکہ میں دن اور رات کو جانا

۱۴۸۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ رات کو ذی طویٰ میں رہ گئے صبح تک وہیں رہے پھر مکہ میں داخل ہوئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

١٠٠١- بَابُ مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

١٤٨١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى)).

باب: مکہ میں کدھر سے داخل ہو

۱۴۸۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے معن بن عیسیٰ نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مکہ میں بلند گھاٹی (یعنی جنت المعلیٰ) کی طرف سے داخل ہوتے اور نیچے کی گھاٹی (باب شبیکہ) کی طرف سے نکل جاتے۔

١٠٠٢- بابُ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِن مَكَّةَ

١٤٨٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى)).

١٤٨٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلاَهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا)).

١٤٨٤- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ

باب: مکہ سے جاتے وقت کون سی راہ سے جائے

۱۴۸۲- ہم سے مسدد بن مسرہد بصری نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ مکہ میں کداء کی طرف سے یعنی اونچی گھاٹی کی طرف سے جو بطحاء میں ہے داخل ہوئے اور نیچے کی گھاٹی کی طرف سے نکلے (جاتے وقت)

۱۴۸۳- ہم سے حمیدی اور محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ جب مکہ میں آئے تو اوپر کی بلند جانب سے داخل ہوئے اور جب گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے۔

۱۴۸۴- ہم سے محمد بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت

النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًا مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ)).

صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے داخل ہوئے اور کدے سے نکل گئے جو مکہ کی بلند جانب ہے۔

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ)). قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَى كِلْتَيْهِمَا - مِنْ كَدَاءٍ وَكُدَيٍّ - وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدَيٍّ، وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ.

۱۴۸۵- ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کداء سے جو مکہ کے اعلیٰ جانب میں ہے مکہ میں داخل ہوئے ہشام نے کہا اور عروہ مکہ میں کداء اور کدی دونوں مقاموں میں سے داخل ہوا کرتے جو ان کے گھر سے قریب تھا۔

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ ((دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ)).

۱۴۸۶- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں نے ہشام سے' انہوں نے عروہ سے' انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت ﷺ کداء بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور عروہ اکثر کدی نشیبی جانب سے داخل ہوا کرتے' وہ ان کے گھر سے قریب تھا۔

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ ((دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلْتَيْهِمَا، وَ كَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَدَاءٌ وَكُدًا مَوْضِعَانِ.

۱۴۸۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت ﷺ کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوا کرتے اور اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوا کرتے جو ان کے مکان کے قریب تھا امام بخاری نے کہا کداء اور کدی دونوں مقاموں کے نام ہیں۔

۱۰۰۳- بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا، وَقَوْلِهِ تَعَالَى :

باب : مکہ کی فضیلت اور کعبے کی بنا کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ اضْطَرُّهُ

اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لوٹ آنے کی اور امن کی جگہ بنایا اور ان کو حکم دیا کہ مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیلؑ سے فرمایا تم میرا گھر طواف کرنے والوں اور مجاوروں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو اور اے پیغمبرؐ وہ وقت یاد کرو جب ابراہیمؑ نے عرض کیا میرے مالک اس شہر کو (مکہ کو) امن کا گھر بنا دے۔ اور یہاں کے رہنے والوں کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہوں' میوے کھانے کو دے' پروردگار نے فرمایا جو منکر ہوگا

إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ. وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيْلُ، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾. [البقرة: ۱۲۸-۱۲۵].

اس کو بھی میں چند روز (دنیا میں) مزے کرنے دوں گا- پھر دوزخ کے عذاب میں کھینچ لاؤں گا- وہ برا مقام ہے' اور اے پیغمبر وہ وقت یاد کر جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کعبے کے پائے اٹھا رہے تھے' اور دعا کر رہے تھے' مالک ہمارے یہ خدمت قبول فرما تو سب کچھ سنتا جانتا ہے' مالک ہمارے ہم دونوں کو اپنا تابعدار رکھ' اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلمان جتھا نکال' اور ہم کو حج کے طریقے بتلا دے اور ہمارے قصور معاف کر دے' بے شک تو بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے-

۱۴۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ، فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: إِزَارِي، فَشَدَّهُ)).

۱۴۸۸- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعاصم نبیل نے' کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے جب (زمانہ جاہلیت میں) کعبہ بننا شروع ہوا تو آنحضرت ﷺ اور حضرت عباسؓ پتھر ڈھو رہے تھے- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا آپؐ اپنی تہ بند اتار کر کاندھے پر ڈال لیجئے (آپؐ نے ایسا ہی کیا) ننگے ہوتے ہی آپؐ بے ہوش ہو کر گرے' آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں' آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا میرا تہ بند دو' انہوں نے دیا آپؐ نے مضبوط باندھ لیا-

۱۴۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِلاَّ تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟ قَالَ: ((لَوْ لاَ حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ)). فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلاَمَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلاَّ أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمِّمْ

۱۴۸۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن محمد بن ابی بکر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ روایت کرتی تھیں' جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا جب تیری قوم (قریش) نے کعبہ بنایا تو ابراہیمؑ کے پایوں میں کمی کر دی (چھوٹا بنایا) میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ پھر آپؐ ابراہیمؑ کے پایوں پر اس کو کیوں نہیں بنا دیتے- آپؐ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی قریب نہ گذرا ہوتا تو بے شک میں ایسا ہی کرتا- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے' (جو ضرور سنی ہے کیونکہ وہ سچی اور حافظہ تھیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو آنحضرت ﷺ حطیم کے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں ان کو نہیں چومتے تھے کیوں کہ خانہ کعبہ ابراہیمؑ کے

عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۴۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجدَارِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: ((إِنَّ قَومَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ)). قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعاً؟ قَالَ ((فَعَلَ ذَلِكِ قَومُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلاَ أَنَّ قَومَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالأَرْضِ)).

پایوں پر پورا نہ تھا-

۱۴۹۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم حنفی نے کہا ہم سے اشعث نے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا حطیم خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر لوگوں نے اس کو کعبے میں شریک کیوں نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا تیری قوم کے پاس روپیہ کم تھا میں نے پوچھا کعبے کا دروازہ اونچا کیوں بنایا آپؐ نے فرمایا اس لئے کہ تیری قوم کے لوگ جس کو چاہیں اس کو اندر کر لیں اور جس کو چاہیں اندر نہ آنے دیں اور اگر تیری قوم کا جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ تازہ نہ ہوتا اور ان کے دل بگڑ جانے کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبے کے اندر شریک کر دیتا اور کعبے کا دروازہ زمین سے لگا ہوا ہوتا-

۱۴۹۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَوْ لاَ حَدَاثَةُ قَومِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ، وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا)). قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: خَلْفًا يَعْنِي بَابًا.

۱۴۹۱- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ ہوتا تو کعبے کو توڑ ڈالتا اور ابراہیمؑ کے پایوں پر اس کو اٹھاتا ہوا یہ تھا کہ قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا اور اس میں ایک اور دروازہ اس دروازے کے مقابل رکھتا' ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا حدیث میں خلف سے دروازہ مراد ہے-

۱۴۹۲- حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا لَوْ لاَ أَنَّ قَومَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ، فَأَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًا وَبَابًا غَرْبِيًا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ)). فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۱۴۹۲- ہم سے بیان بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے یزید بن رومان نے انہوں نے عروہ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا! اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا اور جتنا حصہ اس میں سے نکال دیا گیا ہے وہ شریک کر دیتا اور اس کی کرسی زمین دوز کر دیتا اور اس میں دو دروازے رکھتا ایک پورب ایک پچھم' اور ابراہیمؑ کے پائے پر برابر اٹھا دیتا' اسی حدیث کو عبداللہ بن زبیر نے سن کر (اپنی خلافت میں) کعبہ کو گرایا' یزید بن

عَلَى هَدْمِهِ. قَالَ يَزِيْدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ وبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيْمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الإِبِلِ. قَالَ جَرِيْرٌ: فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوضِعُهُ؟ قَالَ: أُرِيْكَهُ الآنَ. فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ، فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ فَقَالَ: هَا هُنَا؟. قَالَ جَرِيْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوِهَا.

رومان نے کہا میں اس وقت موجود تھا' جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبے کو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اس کے اندر کر دیا اور میں نے ابراہیم ؑ کے پائے کے پتھر دیکھے اونٹوں کی کوہانوں کی وضع تھی' جریری بن حازم نے کہا میں نے یزید بن رومان سے پوچھا' ابراہیم ؑ کا پایا کہاں پر تھا' انہوں نے کہا میں تجھے ابھی دکھاتا ہوں' پھر میں ان کے ساتھ حطیم میں گیا' انہوں نے ایک جگہ بتلائی کہا یہاں جریر نے کہا میں نے اس کا اندازہ کیا حطیم میں سے چھ ہاتھ ہو گی یا ایسی ہی کچھ۔

١٠٠٤- بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى :

باب: حریم کی زمین کی فضیلت-اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا، وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ، وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾. [النمل : ٩١].

مجھے تو حکم ہوا اس شہر یعنی مکہ کے مالک کو پوجنے کا جس نے اس کو حرام کیا (عزت دی) اور اسی کا سب کچھ ہے اور مجھے حکم ہے۔ تابعدار رہنے کا اور فرمایا کیا ہم نے ان کو حرم میں جگہ نہیں دی جہاں امن ہے اور اس طرح کا میوہ کھانے کو ہماری طرف سے کھنچا چلا آتا ہے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَقَوْلِهِ: ﴿أَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا، وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ﴾ [القصص : ٥٧].

١٤٩٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : ((إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلاَّ مَنْ عَرَّفَهَا)).

١٤٩٣- ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے' انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اس شہر کو اللہ نے حرام کیا ہے یا عزت دی ہے۔ وہاں کا کانٹا تک نہ کاٹا جائے۔ نہ وہاں کا شکاری جانور ہنکایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے۔ مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہچنوائے۔

١٠٠٥- بَابُ تَوْرِيْثِ دُوْرِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا

باب مکہ کے گھر میراث ہو سکتے ہیں ان کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے

وَأَنَّ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ، وَمَنْ يُرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ﴾

اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ یعنی خاص مسجد میں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حج میں) فرمایا' جو لوگ منکر ہوئے اور اللہ کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور مسجد حرام میں جانے سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں مقرر کیا ہے۔ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے۔ اور جو کوئی وہاں شرارت سے کفر کرنا چاہے اس کو ہم دکھ کا

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: البادي: الطَّارىء. مُعْكُوفًا: مَحْبُوسًا.

عذاب چکھائیں گے - امام بخاری نے کہا بادی سے (اس سورہ میں) مراد باہر والا اور (سورۂ فتح میں) جو معکوفا کا لفظ ہے اس کا معنی مکی ہوئی -

١٤٩٤- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: ((يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَنْزِلُ، فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟)) وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلاَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا، لأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لاَ يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ)) فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ الآية.

١٤٩٤- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی' انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا (جب آپ مکہ کے قریب پہنچے) آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپ نے فرمایا عقیل نے کوئی محلہ یا مکان ہمارے لئے کہاں چھوڑا ہے (بلکہ سب بیچ کھوچ برابر کر دیئے) ہوا یہ کہ عقیل اور طالب ابو طالب اپنے باپ کے وارث ہوئے اور جعفر اور علی (رضی اللہ عنہما) کو خاک نہیں ملا کیونکہ وہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے اس وقت عقیل اور طالب کافر تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں کہتے تھے کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا' ابن شہاب نے کہا وہ لوگ اس آیت سے دلیل لیتے تھے (جو سورۂ انفال میں ہے) جو لوگ ایمان لائے اور دیس چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کیا اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے -

١٠٠٦- بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

باب: آنحضرت ﷺ مکہ میں کہاں اترے تھے؟

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ نُسِبَتِ الدُّوْرُ إِلَى عُقَيْلٍ وَتُوْرَثُ الدُّوْرُ وَتُبَاعُ وَتُشْتَرَى.

امام بخاری نے گذشتہ حدیث میں گھروں کی نسبت عقیل کی طرف کی اور گھر میراث ہوتے ہیں' بیچے اور خریدے جاتے ہیں -

١٤٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِيْنَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: ((مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ)).

١٤٩٥- ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ نے بیان کیا کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (منا سے لوٹ کر) مکہ کو آنے لگے تو فرمایا اللہ چاہے تو کل ہم خیف بنی کنانہ (یعنی محصب) میں اتریں گے - جہاں قریش نے کفر پر اڑے رہنے کی قسم کھائی تھی -

١٤٩٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي

١٤٩٦- ہم سے حمیدی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ولید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا' انہوں نے کہا

الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ - وَهُوَ بِمِنًى - نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ - أَنْ لاَ يُنَاكِحُوهُمْ وَلاَ يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ)). وَقَالَ سَلاَمَةُ عَنْ عُقَيْلٍ، وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ. وَقَالاَ: بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَه

مجھ سے زہری نے بیان کیا' انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہویں ذیحجہ کو فرمایا اس وقت آپؐ منا میں تھے ہم کل بن کنانہ کے خیف میں اتریں گے - جہاں انہوں نے کفر پر قسم کھائی تھی - یعنی محصب میں - اس کا قصہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے خلاف میں قسم کھا کر قول قرار کیا تھا کہ ان سے بیاہ شادی نہ کریں گے نہ بیچ کھوچ جب تک وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کر دیں اور سلامہ بن روح نے اس حدیث کو عقیل سے اور یحییٰ بن ضحاک نے امام اوزاعیؒ سے یوں روایت کیا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی ان دونوں کی روایت میں بنی ہاشم اور بنی مطلب ہے امام بخاری نے کہا بنی مطلب زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے -

١٠٠٧- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الأَصْنَامَ. رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ، إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾ الآية. [ابرهيم : ٣٥].

اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیمؑ نے کہا تھا مالک میرے اس شہر کو امن کا مقام کر دے اور مجھ کو اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچائے رکھ 'مالک میرے ان (کمبخت) بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے' لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ تک - (ابراھیم: ۳۵)

١٠٠٨- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿جَعَلَ اللهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾. [المائدة : ٩٧].

خدا نے کعبے کو جو عزت والا گھر ہے لوگوں کا گزارا بنایا اسی طرح حرمت والے مہینے کو اخیر آیت وَأَنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ تک - (المائدۃ: ۹۷)

١٤٩٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)).

۱۴۹۷- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زیاد بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک چھوٹی پنڈلیوں والا (حقیر) حبشی کعبے کو ویران کرے گا -

١٤٩٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ح. وَحَدَّثَنِي

۱۴۹۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' (دوسری

مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةِ. فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ)).

سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو محمد بن ابی حفصہ نے' انہوں نے زہری سے' انہوں نے عروہ سے' انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا لوگ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ (دسویں محرم) کو روزہ رکھا کرتے تھے اور اسی دن کعبے کو پردہ پہنایا جاتا تھا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کا جی چاہے اب عاشورہ کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے (وہ نفل ہو گیا)

۱۴۹۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَحُجَّنَّ الْبَيْتَ وَلَيَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ)). تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ يُحَجَّ الْبَيْتُ)) وَالأَوَّلُ أَكْثَرُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ أَبَا سَعِيدٍ.

۱۴۹۹- ہم سے احمد بن حفص نے بیان کیا' ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے حجاج بن اسلمی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی عتبہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا یاجوج اور ماجوج نکلنے کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا۔ عبداللہ بن ابی عتبہ کے ساتھ اس حدیث کو ابان اور عمران نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے اور عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو شعبہ سے یوں روایت کیا' قیامت جب تک قائم نہ ہو گی جب تک خانہ کعبہ کا حج موقوف نہ ہو گا' امام بخاری نے کہا پہلی روایت بہت لوگوں نے کی ہے اور قتادہ نے عبداللہ بن عتبہ سے اور عبداللہ نے ابوسعید خدری سے سنا ہے۔

۱۰۰۹- بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

باب کعبے پر غلاف چڑھانا

۱۵۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ. ح وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: ((جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَقَدْ جَلَسَ هَذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلاَ بَيْضَاءَ إِلاَّ قَسَمْتُهُ. قُلْتُ إِنَّ

۱۵۰۰- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے واصل احدب حدب نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ بن عثمان کے پاس آیا (دوسری سند) اور ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے کہا میں شیبہ کے ساتھ کعبے میں کرسی پر بیٹھا شیبہ نے کہا (ایک دن) اسی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے' انہوں نے کہا میرا قصور یہ ہے کہ کعبے میں جتنا سونا چاندی ہے' میں اس میں سے کچھ نہ رکھوں سب بانٹ دوں۔ میں نے کہا تمہارے دونوں ساتھیوں

صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلاَ. قَالَ : هُمَا الْمَرْآنِ أَقْتَدِي بِهِمَا)).

نے تو ایسا نہیں کیا انہوں نے کہا انہی دونوں صاحبوں کی تو میں پیروی کر رہا ہوں-

١٠١٠- بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ گرانے کا بیان

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ)).

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک لشکر کعبے پر لڑنے کے لئے چڑھ آئے گا وہ زمین میں دھنس جائے گا-

١٥٠١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا)).

١٥٠١- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے کہا' انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن اخنس نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گویا میں کعبے کے گرانے والے کو دیکھ رہا ہوں- ایک کالا پھڈا اس کا ایک ایک پتھر اکھیڑ رہا ہے-

١٥٠٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)).

١٥٠٢- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبے کو ایک چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا-

١٠١١- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الأَسْوَدِ

باب: حجر اسود کا بیان

١٥٠٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْ لاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ)).

١٥٠٣- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عابس بن ربیعہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' وہ حجر اسود کے پاس آئے اس کو چوما پھر کہنے لگے میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ بگاڑ سکتا ہے نہ فائدہ اور اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تم کو نہ چومتا-

١٠١٢- بَابُ إِغْلاَقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

باب: کعبے کا دروازہ اندر سے بند کر لینا' اور اس کے ہر کونے میں نماز پڑھنا جدھر چاہے

١٥٠٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

١٥٠٤- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: ((دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالاً فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ)).

نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ خود اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور بلال رضی اللہ عنہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ چاروں مل کر کعبے کے اندر گئے اور دروازہ لگا لیا جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں گھسا' بلال رضی اللہ عنہ سے ملا' میں نے ان سے پوچھا' کیا آنحضرت نے یہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں! دونوں یمنی ستونوں کے درمیان۔

۱۰۱۳-بَابُ الصَّلاَةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب کعبے کے اندر نماز پڑھنا

۱۵۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيْبًا مِنْ ثَلاَثِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلاَلٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ)).

۱۵۰۵- ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' وہ جب کعبے کے اندر جاتے تو سیدھے منہ کے سامنے چلے جاتے اور دروازہ پیٹھ کی طرف کرتے اتنا آگے بڑھتے کہ وہ دیوار جو منہ کے سامنے ہوتی تین ہاتھ کے قریب رہ جاتی' وہاں نماز پڑھتے اس مقام میں قصد کر کے جہاں پر بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ کچھ قباحت نہیں کعبے میں جس طرف چاہے نماز پڑھے۔

۱۰۱۴-بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَحُجُّ كَثِيْرًا وَلاَ يَدْخُلُ

باب: کعبہ کے اندر جانا کچھ ضروری نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اکثر حج کیا کرتے اور کعبے کے اندر نہ جاتے

۱۵۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: ((اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لاَ)).

۱۵۰۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم کو اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن اوفی سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا طواف کیا' اور مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعات پڑھیں اور آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ آپؐ پر آڑ کئے ہوئے تھے ایک شخص نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر بھی گئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

۱۰۱۵- بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

باب کعبے کے چاروں کونوں میں اللہ اکبر کہنا

۱۵۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أَيْدِيهِمَا الأَزْلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَاتَلَهُمُ اللهُ، أَمَا وَاللهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ)). فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ)).

۱۵۰۷- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے' کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا (مکہ فتح ہونے کے بعد) جب آپ کعبے کے پاس تشریف لائے اندر جانے سے انکار کیا کیونکہ وہاں بت تھے پھر آپ نے حکم دیا وہ نکالے گئے- لوگوں نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی مورتیں بھی نکالیں' ان کے ہاتھوں میں پانسے تھے یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا اللہ مشرکوں کو تباہ کرے قسم خدا کی ان کو (خوب) معلوم ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل نے کبھی پانسے نہیں پھینکے' خیر پھر آپ کعبے کے اندر گئے اور اس کے گوشوں میں اللہ اکبر کہا اور نماز نہیں پڑھی-

۱۰۱۶-بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ؟

باب: رمل کرنا کیسے شروع ہوا؟

۱۵۰۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ. فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلاَّ الإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ)).

۱۵۰۸- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے' انہوں نے سعید بن جبیر سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحابؓ (عمرہ قضاء میں ۷ھ ہجری میں) مکہ میں آئے تو مشرک کہنے لگے محمد آتے ہیں ان کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو مدینہ کے بخار نے کمزور کر دیا ہے پھر (ان کی بات کو غلط کرنے کے لئے) آنحضرت ﷺ نے صحابہ کو یہ حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں اور دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلیں- اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل کریں- اس لئے کہ ان پر آسانی ہو-

۱۰۱۷- بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا

باب: جب کوئی مکہ میں آئے تو پہلے حجر اسود کو چومے طواف شروع کرتے وقت

يَطُوفُ، وَيَرْمُلُ ثَلاَثًا

اور تین پھیروں میں رمل کرے

۱۵۰۹- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ)).

۱۵۰۹- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی' انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ جب مکہ آتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو چومتے اور سات پھیروں میں سے پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے۔

۱۰۱۸- بَابُ الرَّمْلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرے میں رمل کا بیان

۱۵۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سَعَى النَّبِيُّ ﷺ ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)). تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۵۱۰- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے حج اور عمرہ دونوں میں سریج کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے کثیر بن فرقد نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے۔

۱۵۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ ((أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ: أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ. فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ: وَمَالَنَا وَلِلرَّمَلِ؟ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ، وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ)).

۱۵۱۱- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن جعفر نے خبر دی' کہا مجھ کو زید بن اسلم نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے' تیرے سے نہ فائدہ ہو سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے' تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا' پھر کہنے لگے اب ہم کو رمل کی کیا ضرورت ہے؟' رمل ہم نے مشرکوں کے دکھانے کے لئے کی تھی' تو اللہ نے ان کو تباہ کر دیا' پھر کہنے لگے' یہ وہ بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی' اس کا چھوڑ دینا ہم کو پسند نہیں ہے۔

۱۵۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((مَا تَرَكْتُ

۱۵۱۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا میں نے حجر اسود اور رکن یمانی کا چومنا نہیں

اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلاَ رخَاء مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا، قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لاسْتِلاَمِهِ)).

چھوڑانہ سختی میں نہ آسانی میں-جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے' عبیداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلتے تھے' فرمایا اس لئے کہ حجر اسود کے چومنے میں مشکل نہ ہو-

١٠١٩- بَابُ اسْتِلاَمِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب: لکڑی سے حجر اسود کو چھونا اور اس کو چومنا

١٥١٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ)) تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ.

١٥١٣- ہم سے احمد بن صالح اور یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی' وہ ابن شہاب سے' وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا' آپ حجر اسود میں ایک چھڑی لگا کر اس کو چومتے تھے' یونس کے ساتھ اس حدیث کو دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے روایت کیا' انہوں نے اپنے چچا یعنی زہری سے-

بَابُ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

باب: دونوں یمانی رکنوں کے سوا اور رکنوں کو چومنا

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: ((وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ لاَ يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ. فَقَالَ لَهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ بِمَهْجُورٍ. وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ)).

اور محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی' کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی' انہوں نے ابوالشعثاء سے انہوں نے کہا کعبے کی کسی چیز سے کون پرہیز کرتا ہے اور معاویہ رضی اللہ عنہ چاروں رکنوں کو چومتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا یہ دونوں رکن یعنی شامی اور عراقی ہم نہیں چومتے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا خانہ کعبہ کی کوئی چیز نہیں چھوڑی جا سکتی' اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی چاروں رکنوں کو چومتے-

١٥١٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلاَّ الرُّكْنَيْنِ

١٥١٤- ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کعبے کا کوئی کونہ

الْيَمَانِيَيْنِ)).

چومتے نہیں دیکھا' سوا دونوں یمانی رکنوں کے۔

۱۰۲۱- بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

باب: حجر اسود کا چومنا

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ قَالَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ: ((لَوْ لاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ)).

۱۵۱۵- ہم سے احمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو ورقاء نے خبر دی کہا ہم کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو چوما اور کہنے لگے اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے تو میں کبھی تجھ کو نہ چومتا۔

۱۵۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: ((سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ.

قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ؟ قَالَ: اجْعَلْ ((أَرَأَيْتَ)) بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ وَالزُّبَيْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ بَصْرِيٌّ.

۱۵۱۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے زبیر بن عربی سے انہوں نے کہا ایک شخص (زبیر) نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے چومنے کو پوچھا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے۔ انہوں نے کہا بھلا بتاؤ اگر ہجوم ہو یا میں عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ انہوں نے کہا یہ اگر مگر یمن میں جا کر رکھو میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ حجر اسود کو ہاتھ لگاتے تھے اور چومتے تھے اور محمد بن یوسف فربری (امام بخاری کے شاگرد) نے کہا ابو جعفر بن ابی حاتم کی کتاب میں دیکھا امام بخاری نے کہا زبیر بن عدی کوفے کا رہنے والا ہے اور یہ زبیر بن عربی اس حدیث کا راوی بصرے کا۔

۱۰۲۲- بابُ مَن أشارَ إلى الرُّكنِ إذَا أتَى عَلَيْهِ

باب: حجر اسود کے سامنے آن کر اشارہ کرنا' (جب چومنا نہ ہو سکے)

۱۵۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ)).

۱۵۱۷- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے سامنے آتے تو کسی چیز سے اشارہ کرتے۔

۱۰۲۳- بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

باب: حجر اسود کے سامنے اللہ اکبر کہنا

۱۵۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ

۱۵۱۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ)). تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ.

اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کیا' جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو کوئی چیز جو آپ کے پاس تھی' اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے' خالد طحان کے ساتھ اسکو ابراہیم بن طہمان نے بھی خالد حذاء سے روایت کیا۔

١٠٢٤- بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ

باب: جو شخص مکہ میں (حج یا عمرے کی نیت سے) آئے

قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

تو اپنے گھر لوٹ جانے سے پہلے طواف کرے پھر دوگانہ طواف ادا کرے۔ پھر صفا پہاڑ پر جائے۔

١٥١٩- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ. ثُمَّ حَجَّ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ)). ((ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ. ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ. وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا.

١٥١٩- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے کہا میں نے عروہ سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب آنحضرت ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ وضو کیا پھر طواف کیا طواف کرنے سے عمرہ نہیں ہوا پھر آپ کے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی حج کیا۔ پھر عروہ نے کہا میں نے اپنے والد زبیر کے ساتھ حج کیا' انہوں نے بھی پہلا کام جو کیا' وہ طواف تھا۔ بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار سب کو ایسا ہی کرتے دیکھا اور مجھ سے والدہ (اسماء) نے بیان کیا انہوں نے اور ان کی بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود کو چوما (اور صفا اور مروہ پر دوڑے اور سر منڈایا) اس وقت احرام کھولا۔

١٥٢٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ

١٥٢٠- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرے میں مکہ آتے ہی پہلے طواف کرتے اول کے تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار میں معمولی چال سے' پھر طواف کا دوگانہ ادا کرتے پھر صفا مروہ کا طواف کرتے۔

يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ)).

۱۵۲۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ)).

۱۵۲۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا' انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا' کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنی طواف قدوم) کرتے تو اول کے تین چکروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چلتے' اور صفا مروہ کے بیچ میں نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے۔

۱۰۲۵- بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: عورتیں بھی مردوں کے ساتھ طواف کریں یا الگ ہو کر

وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ - إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ - قَالَ: كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الرِّجَالِ؟ قُلْتُ: أَبَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ؟ قَالَ: إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ. قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لاَ تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: انْطَلِقِي عَنْكِ، وَأَبَتْ. فَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ، وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةِ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا)).

امام بخاری نے کہا عمر بن علی نے مجھ سے کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا ابن جریج نے کہا ابن ہشام نے (جب وہ ہشام بن عبدالملک کی طرف سے مکہ کا حاکم تھا) عورتوں کو منع کیا مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے تو ابن ابی رباع نے کہا تو ان کو کیسے منع کرتا ہے حالانکہ آنحضرت ﷺ کی بیبیوں نے مردوں کے ساتھ طواف کیا- ابن جریج نے پوچھا حجاب کا حکم اترنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے کہا میری عمر کی قسم! میں نے یہ حجاب کا حکم اترنے کے بعد دیکھا ابن جریج نے کہا مرد عورت مل جل جاتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک الگ کونے میں مردوں سے جدا رہ کر طواف کیا کرتیں- مردوں میں نہ گھستیں' ایک عورت (وقرہ) نے ان سے کہا ام المومنین چلو حجر اسود چومیں' انہوں نے کہا تو چوم میں نہیں چومتی' اور عورتیں رات کو نکلتیں اس طرح کہ پہچانی نہ جائیں' اور مردوں کے ساتھ طواف کرتیں البتہ عورتیں جب کعبے کے اندر جانا چاہتیں تو کھڑی رہتیں' مرد باہر نکالے جاتے اس وقت اندر جاتیں اور میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہؓ کے پاس جایا کرتے- وہ ثبیر پہاڑ پر (مزدلفہ میں) ٹھہری تھیں ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا پھر پردہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا وہ ایک ترکی ڈیرے میں تھیں' اس پر پردہ پڑا تھا- بس ہمارے ان کے بیچ میں یہی پردہ تھا میں نے دیکھا وہ گلابی کرتہ پہنی ہوئی تھیں-

١٥٢٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا -زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَتْ ((شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: ((طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ))، فَطُفْتُ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ﴾.

۱۵۲۲- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو نبی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں' (پیدل طواف نہیں کر سکتی) آپؐ نے فرمایا سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کر لے' آخر میں نے لوگوں کے پیچھے رہ کر طواف کیا-اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے بازو میں نماز پڑھ رہے تھے آپؐ سورۃ ﴿وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ﴾ پڑھ رہے تھے-

١٠٢٦- بَابُ الْكَلاَمِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف میں باتیں کرنا

١٥٢٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ - أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ - فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((قُدْهُ بِيَدِهِ)).

۱۵۲۳- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام صنعانی نے ان سے ابن جریج نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم احول نے خبر دی ان کو طاؤس نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ کعبے کا طواف کر رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا اس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی سے باندھ لیا تھا تسمے سے یا دھاگے سے یا اور کسی چیز سے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا پھر فرمایا ہاتھ پکڑ کر اس کو لے چل-

١٠٢٧- بَابُ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

باب: جب طواف میں کسی کو باندھا دیکھے یا کوئی مکروہ چیز تو اسکو کاٹ سکتا ہے

١٥٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ)).

۱۵۲۴ ہم سے ابوعاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ باگ کی رسی یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا تھا آپؐ نے اس کو کاٹ دیا-

١٠٢٨- بَابُ لاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

باب: کوئی شخص ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے نہ مشرک

عُرْيَانٌ، ولاَ يَحُجُّ مُشْرِك

حج کو آنے پائے

١٥٢٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: ((أَلاَ لاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ)).

١٥٢٥- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یونس نے' انہوں نے کہا ابن شہاب نے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو چند اور لوگوں کے ساتھ اس حج میں بھیجا جو حج وداع سے پہلے تھا- جس میں آنحضرت ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تھا- اس لئے کہ وہ ذی حجہ کی دسویں تاریخ لوگوں میں یہ منادی کر دیں' اس سال کے بعد کوئی مشرک مکہ کا حج نہ کرے نہ کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کرے-

١٠٢٩- بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

باب اگر طواف کرتے کرتے بیچ میں ٹھہر جائے تو کیا حکم ہے؟

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلاَةُ، أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَكَانِهِ: إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ. فَيَبْنِي وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اور عطاء بن ابی رباح رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ایک شخص طواف کر رہا ہو پھر نماز کی تکبیر ہو یا وہ وہاں سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیر کر (یا موقع پا کر) جب لوٹے سابق کے طواف پر بنا کرے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی نقل کیا جاتا ہے-

١٠٣٠- بَابُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ لِسُبُوْعِهِ

باب: آنحضرت ﷺ کا طواف کے سات پھیروں کے بعد دو رکعات پڑھنا'

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ، فَقَالَ: السُّنَّةُ الْفُضْلَى، لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبُوعًا قَطُّ إِلاَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

اور نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر سات پھیروں کے لئے دو رکعات پڑھا کرتے- اور اسماعیل بن امیہ نے کہا میں نے زہری سے کہا عطاء کہتے ہیں کہ فرض نماز (طواف کے بعد) پڑھنا کافی ہے پھر دوگانہ طواف کی ضرورت نہیں- انہوں نے کہا سنت کی پیروی افضل ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کے سات پھیرے پورے کئے تو دوگانہ ادا کیا-

١٥٢٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى أَمْرَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ ((قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ

١٥٢٦- ہم سے قتیبہ بن سعد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا عمرے میں آدمی صفا مروہ دوڑنے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) تشریف لائے اور

صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾)) [الأحزاب ٢١]. قَالَ: وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ((لاَ يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ)).

بیت اللہ کے سات پھیرے مکمل کئے' پھر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے دو رکعات پڑھیں اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور کہنے لگے تم کو آنحضرت کی پیروی اچھی پیروی ہے' عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اسی مسئلہ کو پوچھا انہوں نے کہا جب تک صفا مروہ کا طواف نہ کرلے اپنی عورت سے صحبت نہ کرے۔

۱۰۳۱- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ

باب: جو شخص پہلے طواف یعنی طواف قدوم کے

وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعُ بَعْدَ الطَّوَافِ الأَوَّلِ

بعد پھر کعبے کے نزدیک نہ پھٹکے اور عرفات کو حج کے لئے چلا جائے

۱۵۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ)).

۱۵۲۷- ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے فضیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑے اور طواف کے بعد پھر بیت اللہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ حج کر کے عرفات سے لوٹے۔

۱۰۳۲- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: طواف کا دوگانہ مسجد سے باہر پڑھنا

وَصَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حرم سے بھی باہر طواف دوگانہ ادا کیا۔

۱۵۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ح. قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَسُولَ

۱۵۲۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے بیماری کی شکایت کی (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا غسانی نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں کہ آنحضرت ﷺ نے ام سلمہ

اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَأَرَادَ الْخُرُوجَ - وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ)). فَفَعَلَتْ ذَلِكَ، وَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجَتْ)).

رضی اللہ عنہا سے فرمایا اس وقت آپ مکہ میں تھے' اور روانہ ہونا چاہتے تھے اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا' وہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھیں' آپؐ نے ان سے فرمایا جب صبح کی نماز کی تکبیر ہو تو اپنے اونٹ پر سوار رہ کر طواف کر لے اور لوگ نماز پڑھتے رہیں- انہوں نے ایسا ہی کیا' اور طواف کا دوگانہ نہیں پڑھا یہاں تک کہ مکہ یا مسجد سے نکل گئیں-

١٠٣٤- بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

باب: مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کا دوگانہ پڑھنا

١٥٢٩- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ ((قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى الصَّفَا، وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾)).

۱۵۲۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے آپؐ نے طواف کے سات پھیرے کئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھیں' پھر آپؐ صفا پہاڑ کی طرف نکلے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب میں) فرمایا البتہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے-

١٠٣٤-بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

باب: صبح اور عصر کی نماز کے بعد طواف کرنا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کا دوگانہ اس وقت تک پڑھتے تھے جب تک سورج نہ نکلے

مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتَّى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا پھر سوار ہوئے- اور دوگانہ طواف کا ذی طویٰ میں پڑھا-

١٥٣٠- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ، حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقَعَدُوا، حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا

۱۵۳۰- ہم سے حسن بن عمر بصری نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا انہوں نے حبیب معلم سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر واعظ کے پاس جا بیٹھے- جب سورج نکلنے لگا تو لگے طواف کا دوگانہ پڑھنے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو بیٹھے رہے' جب وہ گھڑی آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو نماز پڑھنے کو کھڑے

الصَّلاَةُ قَامُوا يُصَلُّونَ)).

ہوئے۔

۱۵۳۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الصَّلاَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا)).

۱۵۳۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابوضمرہ نے بیان کیا' کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے' انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز سے منع کرتے تھے۔

۱۵۳۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ: ((رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ)). قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ ((وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلاَّ صَلاَّهُمَا)).

۱۵۳۲- ہم سے حسن بن محمد صباح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبیدہ بن حمید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ فجر کی نماز کے بعد طواف کرتے اور طواف کا دوگانہ پڑھتے' عبدالعزیز نے کہا اور میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ عصر کی نماز کے بعد دو رکعات سنت کی پڑھا کرتے اور کہتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے گھر میں آئے تو یہ رکعات پڑھیں۔

۱۰۳۵- بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

باب: بیمار سوار رہ کر طواف کر سکتا ہے

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ)).

۱۵۳۳- ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے اونٹ پر سوار رہ کر بیت اللہ کا طواف کیا جب حجر اسود کے برابر آتے تو آپ کے ہاتھ میں ایک چیز تھی' اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

۱۵۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ((شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي، فَقَالَ: ((طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ)). فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ)).

۱۵۳۴- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے' انہوں نے عروہ سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کا شکوہ کیا' آپ نے فرمایا تو سوار رہ کر لوگوں کے پرے پرے طواف کر لے' میں نے اسی طرح طواف کیا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے بازو میں نماز پڑھ رہے تھے' اس میں سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھ رہے تھے۔

١٠٣٤- بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

باب: حاجیوں کو پانی پلانا

١٥٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ)).

١٥٣٥- ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی الاسود نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوضمرہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منا کی راتوں میں مکہ رہنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی-

١٥٣٦- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا. فَقَالَ: ((اسْقِنِي)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ. قَالَ: ((اسْقِنِي)). فَشَرِبَ مِنْهُ. ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ: ((اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ)). ثُمَّ قَالَ: ((لَوْلاَ أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ)). يَعْنِي عَاتِقَهُ. وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ.

١٥٣٦- ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ سبیل پر آئے (پانی پلانے کی جگہ پر جو ایک حوض تھا) آپؐ نے پانی مانگا' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے فضل سے کہا اپنی ماں کے پاس جا اور آنحضرت ﷺ کے لئے کھجور کا شربت اس کے پاس سے لے آ- آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ کو پانی پلاؤ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اس پانی میں لوگ ہاتھ ڈال دیتے ہیں' آپؐ نے فرمایا اس میں پلاؤ' خیر آپ نے پانی پیا پھر زمزم پر آئے وہاں لوگ پانی پلا رہے تھے' کنویں سے کھینچ کر' آپؐ نے فرمایا کھینچے جاؤ تم نیک کام کر رہے ہو پھر فرمایا اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم کو تکلیف ہو گی تو میں اونٹ سے اترتا اور کاندھے پر رسی ڈالتا یعنی کنویں سے پانی کھینچ کر لوگوں کو پلاتا-

١٠٣٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ

باب: زمزم کا بیان

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ أَبُوذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً

اور عبدان نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی' انہوں نے زہری سے بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا چھت چیر گیا' اس وقت میں مکہ میں تھا' اور جبرئیل علیہ السلام اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر زم زم کے پانی سے اس کو دھویا بعد اس کے ایک سونے کا طشت لائے جو علم اور ایمان سے بھرا ہوا تھا وہ میرے سینے میں

وَإِيمَانًا. فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ)).

انڈیل دیا- پھر سینہ جوڑ دیا- پھر میرا ہاتھ پکڑ کر پہلے آسمان پر مجھ کو چڑھا لے گئے- جبرئیل علیہ السلام نے وہاں کے داروغہ کو پکارا' کھول! اس نے پوچھا کون بولے' جبرائیل (اخیر حدیث تک)

۱۵۳۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: ((سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَ عَاصِمٌ: فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ عَلَى بَعِيرٍ)).

۱۵۳۷- مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے شعبی سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان کیا میں نے آنحضرت ﷺ کو زم زم کا پانی پلایا آپؐ نے کھڑے کھڑے پیا عاصم نے کہا میں نے عکرمہ سے اس کا ذکر کیا' انہوں نے قسم کھا کر کہا اس دن تو آپؐ اونٹ پر سوار تھے-

۱۰۳۸- بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

باب: قران کرنے والا ایک طواف کرے یا دو

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا)). فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمْ أَطُفْ وَلَمْ أَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ)). فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ ﷺ: ((هَذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ)). فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى. وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا)).

۱۵۳۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے اور عمرے کا احرام باندھا' پھر آپؐ نے فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو احرام نہ کھولے- خیر میں جب مکہ پہنچی تو حائضہ تھی- جب ہم لوگ حج پورا کر چکے تو آپؐ نے مجھ کو عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم تک بھیجا میں نے وہاں سے عمرہ کیا آپؐ نے فرمایا تیرے عمرے کا بدل یہ عمرہ ہے- خیر جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا- انہوں نے طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالا- پھر جب منا سے لوٹ کر آئے تو دوسرا طواف یعنی طواف الزیارۃ کیا اور جنہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرم باندھا تھا انہوں نے بھی ایک ہی طواف کیا-

۱۵۳۹- حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ فَقَالَ: إِنِّي لاَ آمَنُ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ

۱۵۳۹- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے وہ ایوب سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے عبداللہ ان کے پاس گھر میں گئے' انکی سواری (حج کے لئے) تیار تھی عبداللہ بن عبداللہ نے کہا مجھے اس سال ڈر ہے کہیں لوگوں میں لڑائی نہ ہو جائے اور تم کو کعبے میں جانے سے روک دیں' بہتر یہ ہے کہ اس

الْبَيْتِ، فَلَوْ أَقَمتَ. فَقَالَ : قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَإِنْ يُحَلْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ثُمَّ قَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا. قَالَ : ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا)).

سال گھر میں رہو' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ بھی (حدیبیہ کے سال) عمرے کی نیت سے نکلے لیکن قریش کے کافروں نے آپ کو کعبے جانے نہ دیا اگر مجھ کو بھی لوگ روکیں گے تو میں بھی وہی کروں گا جو آنحضرت ﷺ نے کیا تھا' کیونکہ تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے - پھر کہنے لگے تم گواہ رہو میں نے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی خیر ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کیلئے ایک ہی طواف کیا -

۱۵۴۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوجَبْتُ عُمْرَةً. ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلاَّ وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي. وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الأَوَّلِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ)).

۱۵۴۰ - ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے نافع سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سال جس سال حجاج بن یوسف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑنے (مکے) گیا' حج کا قصد کیا لوگوں نے ان سے کہا کہ اس سال جنگ کا احتمال ہے ایسا نہ ہو تم کو کعبے میں نہ جانے دیں - انہوں نے یہ جواب دیا تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے - اگر ایسا ہوا تو میں ویسا ہی کروں گا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا - دیکھو تم گواہ رہنا میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا - پھر وہ نکلے اور جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا حال یکساں ہے تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا ہے - اور ابن عمر رضی اللہ عنہما قدید سے قربانی کا جانور بھی خرید کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور کوئی کام نہیں کیا' انہوں نے قربانی کا نحر نہیں کیا نہ کوئی اور کام جو احرام میں منع ہے' نہ سر منڈایا نہ بال کترائے - جب دسویں ذی الحجہ آئی تو قربانی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور پہلا طواف جو کر چکے تھے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اسی کو کافی سمجھے' اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا -

۱۰۳۹ - بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ

باب: باوضو طواف کرنا

۱۵۴۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ ((قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ

۱۵۴۱ - ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے پوچھا وہ کہنے لگے آنحضرت ﷺ نے حج کیا' مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا سب سے پہلے جو کام آپؐ نے مکہ میں آنے پر کیا

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ حَجَّ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ. ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي - الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ - فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالأَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً. وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلاَ يَسْأَلُوْنَهُ وَلاَ أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لاَ يَحِلُّوْنَ. وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِيْنَ تَقْدَمَانِ لاَ تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لاَ تَحِلاَّنِ. وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي: ((أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا)).

وہ یہ تھا کہ آپؐ نے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا' پھر آپ کا حج عمرہ نہیں بنا' بعد اس کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) حج کیا انہوں نے بھی سب باتوں سے پہلے طواف کیا ان کا حج بھی عمرہ نہیں بنا- پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حج کیا اور پہلے جو کام کیا وہ طواف ہی تھا ان کا بھی حج عمرہ نہ ہوا- پھر معاویہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کیا پھر میں نے اپنے باپ زبیر بن عوام کے ساتھ کیا انہوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا- لیکن ان کا حج بھی عمرہ نہیں بنا- بعد اس کے میں نے مہاجرین اور انصار کو ایسا ہی کرتے دیکھا ان میں سے کسی کا حج نہیں بنا پھر سب کے اخیر میں' میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا انہوں نے حج کو توڑ کر عمرہ قرار دیا (افسوس تو یہ ہے کہ) عبداللہ بن عمر ان کے پاس موجود ہیں ان سے کیوں نہیں پوچھتے اور جتنے اگلے لوگ گزرے ہیں انہوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں قرار دیا وہ جہاں اپنا قدم بیت اللہ میں رکھتے تو طواف کرتے پھر ان کا احرام نہیں کھلتا' اور میں نے اپنی ماں (اسماء) اور خالہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو دیکھا وہ جب مکہ میں آتیں تو پہلے بیت اللہ پاس آکر طواف شروع کرتیں اور ان کا احرام نہ کھلتا' (حج کا احرام قائم رہتا) اور میری ماں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے اور ان کی بہن (حضرت عائشہ) اور زبیر اور فلاں فلاں لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا جب انہوں نے حجر اسود چوما اور صفا مروہ دوڑے' سر منڈایا اس وقت احرام کھلا-

١٠٤٠- بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

باب: صفا مروہ دوڑنا واجب ہے وہ اللہ کی نشانیاں ہیں

١٥٤٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ: ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَوَاللهِ مَا عَلَى

١٥٤٢- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہ عروہ بن زبیر نے کہا میں نے (اپنی خالہ ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا یہ تو بتلاؤ اللہ تعالیٰ نے جو (سورۂ بقرہ میں) فرمایا ہے بے شک صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں- پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے- اس پر ان کے طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں' اس کا مطلب تو قسم خدا کی یہ معلوم

أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لاَ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا بِالْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ الآية. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا. ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ - إِلاَّ مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ - كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ الآية. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا: فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الإِسْلاَمِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ

ہوتا ہے اگر کوئی صفا مروہ کا طواف نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں- انہوں نے کہا میرے بھانجے تو نے یہ بری بات کہی اگر اللہ کا یہ مطلب ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں بات یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے باب میں اتری- وہ اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے لئے احرام باندھا کرتے تھے اسی کو پوجتے تھے وہ اللہ رکھا تھا تو انصار لوگ جو حج یا عمرے کا احرام باندھتے وہ صفا مروہ دوڑنا برا سمجھتے جب اسلام لائے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو پوچھا اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم تو صفا مروہ کا طواف برا سمجھا کرتے تھے- اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری' صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں- اخیر آیت تک- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروٰی کے طواف کو جاری فرمایا- اب کوئی ان کا طواف چھوڑ نہیں سکتا زہری نے کہا پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ علم کی بات اب تک نہیں سنی تھی میں نے تو کئی علم والوں سے سنا وہ یوں کہتے تھے' کہ عرب کے لوگ (ان لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا جو مناۃ کے لئے احرام باندھتے تھے سب صفا مروہ کا پھیر کیا کرتے تھے- جب اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیت اللہ کا طواف بیان فرمایا اور صفا اور مروہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم تو (جاہلیت کے زمانہ میں) صفا مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے- اور اب اللہ نے بیت اللہ کا طواف کا ذکر فرمایا لیکن صفا (مروہ) کا ذکر نہیں کیا تو کیا صفا مروہ کا پھیرا کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہوگا؟ تب اللہ نے یہ آیت اتاری' صفا مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں' اخیر تک- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے باب میں اتری ہے- یعنی اس فرقے کے باب میں بھی جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف برا جانتا تھا اور اس کے باب میں بھی جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے' پھر مسلمان ہونے کے بعد اس کا کرنا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا' برا سمجھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کے

بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ مَاذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ)).

طواف کا بھی ذکر فرمایا۔

١٠٤١- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: صفا مروہ میں کس طرح دوڑے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا بنی عباد کے گھر سے لے کر بنی ابی الحسین کے کوچے تک دوڑ کر چلے (باقی راہ میں معمولی چال سے)

١٥٤٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا. وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ)). حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ ((سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾)).

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا بنی عباد کے گھر سے لے کر بنی ابی الحسین کے کوچے تک دوڑ کر چلے (باقی راہ میں معمولی چال سے)

١٥٤٣- ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب (مکہ میں آن کر) پہلا طواف (یعنی طواف قدوم اور طواف الزیارۃ) کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور جب صفا مروہ کا طواف کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑ کر چلتے عبیداللہ نے کہا' میں نے نافع سے پوچھا کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب رکن یمانی پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے؟ انہوں نے کہا نہیں مگر جب ہجوم ہوتا تو حجر اسود پاس آن کر آہستہ چلنے لگتے کیونکہ وہ بغیر چومے اس کو نہ چھوڑتے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا' ایک شخص بیت اللہ کا طواف عمرے کے احرام میں کرے لیکن صفا مروہ کا طواف ابھی اس نے نہ کیا ہو کیا وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کے سات چکر کئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات پڑھیں اور صفا مروہ پر سات پھیرے کیئے۔ اور تم کو اللہ کے رسول کی اچھی پیروی ہے

١٥٤٤- وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ((لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ)).

١٥٤٤- اور ہم نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا (یہی مسئلہ) تو انہوں نے کہا اپنی عورت سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک صفا مروہ کا طواف نہ کرے۔

١٥٤٥- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ:

١٥٤٥- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے عبداللہ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ تَلاَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١])).

بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کیا پھر طواف کا دوگانہ ادا کیا پھر صفا مروہ دوڑے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت (سورۂ احزاب کی) پڑھی تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے۔

١٥٤٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ: ((قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، لأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾)).

۱۵۴۶- ہم سے احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو عاصم احول نے خبر دی' انہوں نے کہا میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ صفا مروہ دوڑنا برا سمجھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! اس لئے کہ یہ ایک جاہلیت کے زمانہ کی نشانی تھی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں- جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اور اس پر کچھ گناہ نہیں اگر ان کا طواف کرے- (ان میں دوڑے)

١٥٤٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بن دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ)). زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

۱۵۴۷- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ بیت اللہ اور صفا مروہ کے طواف میں اس لئے دوڑے کہ مشرک آپ کی زور قوت دیکھ لیں- حمیدی نے اتنا اور بڑھایا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے سنا' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث-

١٠٤٢- بَابُ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

باب: حیض والی عورت حج کے سب ارکان بجالائے صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرے

وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اور اگر صفا مروہ کا طواف بے وضو کرے تو کیا حکم ہے؟

١٥٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ:

۱۵۴۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں مکہ میں پہنچی اس وقت حیض میں تھی' اور میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف نہیں کیا تھا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا' آپ نے فرمایا جیسے کام حاجی کرتے ہیں' تو بھی

((افْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لاَ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي)).

(سب کام) کر' صرف بیت اللہ کا طواف نہ کر- جب تک پاک نہ ہو لے-

۱۵۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ. ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ. وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ - وَمَعَهُ هَدْيٌ - فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا، إِلاَّ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ. فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا! فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْ لاَ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لأَحْلَلْتُ)). وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ. فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ! فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ)).

۱۵۴۹- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے' دوسری سند) اور خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا' کہا ہم سے حبیب معلم نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا' اور ان میں سے کسی کے پاس سوا آنحضرت ﷺ اور طلحہ کے قربانی کا جانور نہ تھا' اور جب آپ مکہ میں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے- آپؐ نے ان سے پوچھا' تم نے کیا احرام باندھا؟ انہوں نے عرض کیا وہی جو آپؐ نے باندھا- پھر آپؐ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنادیں اور طواف کریں اور بال کترائیں- اور احرام کھول ڈالیں مگر جس کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں (وہ احرام نہ کھولے) یہ سن کر صحابہ کہنے لگے' کیا ہم منا کو اس حال میں جائیں' کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو- یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی' آپؐ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول ڈالتا- اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا- انہوں نے حج کے سب کام کئے' صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کیا' جب حیض سے پاک ہوئیں' اس وقت طواف کیا وہ کہنے لگیں یارسول اللہ! آپؐ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جاتے ہیں اور میں صرف حج کر کے' پھر آپؐ نے عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ تنعیم تک ان کے ساتھ جائیں انہوں نے حج کے بعد عمرہ کیا-

۱۵۵۰- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: ((كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ

۱۵۵۰- ہم سے مومل بن ہشام نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے' انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے' انہوں نے کہا ہم اپنی کنواری عورتوں کو باہر نکلنے سے منع کرتے تھے' پھر ایک عورت آئی اور بنی خلف کے محل میں (جو بصرے میں تھا) اتری' اس نے یہ بیان کیا کہ اس کی بہن (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بی بی تھی' جس نے

غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ. قَالَتْ : كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لاَ تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: ((لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ)). فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلْتُهَا أَوْ قَالَتْ: سَأَلْنَاهَا - قَالَتْ وَكَانَتْ لاَ تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلاَّ قَالَتْ: بِأَبِي- فَقُلْتُ أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ : نَعَمْ بِأَبِي فَقَالَ: ((لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُورِ - أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ - وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى)). فَقُلْتُ: الْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟)).

آنحضرت کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے اور میری بہن بھی چھ جہادوں میں اس کے ساتھ تھی وہ کہتی تھی کہ ہم زخمیوں کی دوا اور بیماروں کی خبر لیا کرتے تھے' پھر میری بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر ہم میں سے کسی عورت پاس چادر نہ ہو تو کچھ برا تو نہیں! اگر وہ عید گاہ کو نہ جائے آپؐ نے فرمایا اس کی گیان اپنی چادر اس کو اڑھادیں اور اس کو چاہئے کہ نیک کام میں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو' خیر جب ام عطیہ خود بصرے میں آئیں تو حفصہ کہتی ہیں' میں نے ان سے یہ حدیث پوچھی' ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب آنحضرت کا مبارک نام لیتیں تو ہمیشہ یوں کہتیں' میرا باپ آپ پر صدقے میں نے ان سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت کو ایسا فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا ہاں! میرا باپ آپؐ پر قربان- ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کنواریاں اور پردے والیاں یا یوں فرمایا کہ پردے والی کنواریاں اور حیض والیاں یہ سب (نکلیں) نیک کام اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں اور حیض والیاں نماز کے مقام سے الگ رہیں میں نے کہا حیض والیاں بھی نکلیں' انہوں نے کہا کیوں کیا حیض والیاں عرفات نہیں جاتیں' یہاں نہیں جاتیں وہاں نہیں جاتیں-

١٠٤٣- بَابُ الإِهْلاَلِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِمَكِّيٍّ وَلِلْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى

باب: جو شخص مکہ میں رہتا ہو وہ منیٰ کو جاتے وقت بطحا وغیرہ مقاموں سے احرام باندھے

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمَجَاوِرِ يُلَبِّي الْحَجَّ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ. وَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ. وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لاِبْنِ عُمَرَ

اور اسی طرح ہر ملک والا حاجی جو عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا ہو اور عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا جو شخص مکہ ہی میں رہتا ہو' وہ حج کے لئے لبیک کہے' انہوں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما آٹھویں ذیحجہ کو ظہر کی نماز پڑھ کر جب اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو لبیک کہتے اور عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے روایت کی' انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم (حجتہ الوداع) میں آنحضرت کے ساتھ (احرام باندھے ہوئے) آئے- پھر آٹھویں تاریخ تک ہمارا احرام کھلا رہا' آٹھویں کو مکہ کو ہم نے اپنی پشت پر کیا اور حج کی لبیک پکاری- اور ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا ہم نے بطحا سے احرام

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

باندھا اور عبید بن جریج نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں دیکھتا ہوں تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ تو ذیحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندھ لیتے ہیں اور تم آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت کو دیکھا جب تک آپ اونٹنی پر سوار نہ ہوتے (منیٰ جانے کو) احرام نہ باندھتے۔

١٠٤٤- بَابُ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟

باب: آٹھویں ذیحجہ کو آدمی ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

١٥٥١- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. قُلْتُ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ)).

١٥٥١- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق ازرق نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے' انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات اچھی طرح یاد ہو تو مجھ سے بیان کرو- آپ نے آٹھویں ذیحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا منا میں' میں نے پوچھا پھر کوچ کے دن (بارھویں تاریخ) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا محصب میں آن کر' لیکن تو اپنے حاکموں کی پیروی کر-

١٥٥٢- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: لَقِيتُ أَنَسًا ح. وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: ((خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ، فَقُلْتُ: ((أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ؟ فَقَالَ: انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ)).

١٥٥٢- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا' انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا کہا میں انسؓ سے ملا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے کہا میں آٹھویں تاریخ کو منیٰ گیا وہاں انس رضی اللہ عنہ سے ملا ایک گدھی پر سوار جا رہے تھے میں نے پوچھا آنحضرت ﷺ نے آج کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی' انہوں نے کہا دیکھ تیرے حاکم لوگ نماز پڑھیں تو بھی وہیں پڑھ لے-

تَمَّ الْجُزْءُ السَّادِسُ وَ يَتْلُوْهُ الْجُزْءُ السَّابِعُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

چھٹا پارہ ختم ہوا اب انشاءاللہ ساتواں پارہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتواں پارہ

١٠٤٥- بَابُ الصَّلاةِ بِمِنًى

باب: منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

١٥٥٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلاَفَتِهِ)).

۱۵۵۳- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت ﷺ نے منیٰ میں دو رکعات پڑھیں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے رہے- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اپنی شروع خلافت میں ایسا ہی کرتے رہے-

١٥٥٤- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: ((صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ- وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ- بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ)).

۱۵۵۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق ہمدانی سے' انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو منیٰ میں دو رکعات پڑھائیں اور ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے ڈر کسی وقت میں نہ تھے-

١٥٥٥- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ، فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ مُتَقَبَّلَتَانِ)).

۱۵۵۵- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے (منیٰ میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ دو رکعات پڑھیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعات اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعات' پھر ان کے بعد تم میں اختلاف ہو گیا تو کاش ان چار رکعتوں کے بدل مجھ کو دو رکعات نصیب ہوتیں جو قبول ہوتیں-

١٠٤٦- بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفے کے دن روزہ رکھنے کا بیان

١٥٥٦- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

۱۵۵۶- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ ((شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ)).

عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا ہم سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا کہا میں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل سے انہوں نے کہا عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہوا کہ آنحضرت ﷺ روزے سے ہیں' یا نہیں میں نے آنحضرت ﷺ کے لئے پینے کو کچھ بھیجا آپؐ نے پی لیا۔

۱۰۴۷- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

باب: جب صبح کو منیٰ سے عرفات کو روانہ ہو تو "لبیک" اور "تکبیر" کہنا

۱۵۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ ((أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ - وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ - كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ : كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ)).

۱۵۵۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے محمد بن ابی بکر ثقفی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ دونوں صبح کو منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے - تم آج کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے - انہوں نے کہا کوئی ہم سے لبیک پکارتا' اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور کوئی تکبیر کہتا' اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔

۱۰۴۸- بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن عین گرمی میں ٹھیک دوپہر کو روانہ ہونا

۱۵۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: ((كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ. فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ فَقَالَ: الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ. قَالَ: هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ : نَعَمْ. قَالَ: فَانْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ. فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ، فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي، فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ. فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَلَمَّا رَأَى

۱۵۵۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سالم سے انہوں نے کہا عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ حج کے کاموں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا خلاف نہ کرے سالم نے کہا تو عبداللہ سورج ڈھلتے ہی آئے' میں ان کے ساتھ تھا - اور حجاج کے ڈیرے پر پہنچ کر زور سے آواز دی' حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکل آیا کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن کیا کہتے ہو' انہوں نے کہا اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے تو جلدی اٹھ چل کھڑا ہو حجاج نے کہا اسی وقت عبداللہ نے کہا ہاں اسی وقت حجاج نے کہا اچھا اتنی مہلت دو کہ میں ذرا نہا لوں پھر نکلتا ہوں' عبداللہ سواری پر سے اتر پڑے یہاں تک کہ حجاج باہر نکلا اور میرے اور والد کے درمیان چلنے لگا - میں نے حجاج سے کہا اگر سنت پر چلنا چاہتا ہے' تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور وقوف میں جلدی کر وہ یہ سن کر عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا - جب عبداللہ نے یہ

ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : صَدَقَ)).

دیکھا تو کہا سالم سچ کہتا ہے۔

١٠٤٩ - بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات کا وقوف جانور پر سوار رہ کر کرنا

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ((عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ)).

١٥٥٩- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے عمیر سے جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' انہوں نے ام الفضل بنت حارث سے کچھ لوگوں نے جو ان کے پاس تھے اس میں اختلاف کیا کہ آنحضرت ﷺ عرفہ کے دن روزے سے ہیں یا نہیں بعضوں نے کہا روزے سے ہیں' بعضوں نے کہا نہیں ہیں' آخر میں نے ایک پیالہ دودھ کا آپؐ کے پاس بھیجا آپؐ اونٹ پر سوار ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپؐ نے اس کو پی لیا۔

١٠٥٠ - بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں دو نمازوں (ظہر اور عصر) کو ملا کر پڑھنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ((أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ - عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ : إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ. فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ؟)).

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب امام کے ساتھ (عرفات میں) نماز نہیں ملتی تھی تو بھی جمع کرتے اور لیث نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ حجاج بن یوسف جس سال عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لئے (مکہ میں) اترا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھنے لگا' عرفہ کے دن تم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ میں کیا کرتے ہو (ظہر اور عصر کی نماز وقوف سے پہلے پڑھ لیتے ہو یا کیا؟) سالم نے کہا اگر تو سنت پر چلنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز دوپہر ڈھلتے ہی پڑھ لے عبداللہ نے کہا سالم سچ کہتا ہے۔ صحابہؓ سنت کے موافق ظہر اور عصر جمع کیا کرتے تھے۔ زہری کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا؟ سالم نے کہا پھر اور کس کی سنت پر اس مسئلے میں چلتے ہو۔

١٠٥١ - بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

١٥٦٠- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ

((أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحُجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ -أَوْ زَالَتْ- فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ: أَيْنَ هٰذَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: الرَّوَاحَ. فَقَالَ : الآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَنْظِرْنِي أُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً. فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتّٰى خَرَجَ، فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي، فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَدَقَ)).

عبدالملک بن مروان نے (جو خلیفہ تھے) حجاج کو یہ لکھا کہ حج کے کاموں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کہے پر چلے-جب عرفہ کا دن ہوا تو میں عبداللہ (اپنے باپ) کے ساتھ تھا وہ سورج ڈھلتے ہی حجاج کے ڈیرے پر آئے اور ایک آواز لگائی حجاج کہاں ہے؟ وہ باہر نکلا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا چل جلدی کر- حجاج نے کہا ابھی سے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہاں حجاج نے کہا اتنی مہلت دو کہ میں اپنے اوپر پانی بہالوں-(نہالوں) آخر ابن عمر رضی اللہ عنہما سواری پر سے اتر پڑے حجاج نکلا اور میرے اور والد کے بیچ میں چلنے لگا-(سالم نے کہا) میں نے کہا اگر تو آج کے دن سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ-اور وقوف میں جلدی کر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا سالم سچ کہتا ہے-

۱۰۵۲- بَابُ التَّعْجِيْلِ إِلَى الْمَوقِفِ

باب: عرفات میں ٹھہرنے کے لئے جلدی جانا

۱۰۵۳- بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب: عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

۱۵۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : ((كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيْرًا لِي. ح)). وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: ((أَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَاقِفًا بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ : هٰذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا؟)).

۱۵۶۱- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا ہم سے محمد بن جبیر بن مطعم نے وہ اپنے باپ سے' کہا میں (عرفہ کے دن) اپنا اونٹ ڈھونڈ رہا تھا- (دوسری سند) اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ عمرو بن دینار سے' وہ محمد بن جبیر سے' وہ اپنے باپ جبیر بن مطعم سے' کہا میرا اونٹ کھو گیا تو میں عرفہ کے دن اس کو ڈھونڈنے گیا- میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ عرفات میں کھڑے تھے-میں نے کہا خدا کی قسم! یہ شخص (یعنی پیغمبر صاحب) تو قریش میں سے ہیں' ان کا یہاں کیا کام-

۱۵۶۲- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ عُرْوَةُ: ((كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلاَّ الْحُمْسَ - وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ - وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى

۱۵۶۲- ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا' انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا کہ عروہ نے کہا لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ننگے ہو کر طواف کیا کرتے تھے-مگر حمس یعنی قریش کے لوگ اور ان کی اولاد (جیسے خزاعہ بنی کنانہ وغیرہ) اور قریش کے لوگ دوسرے لوگوں کو خدا واسطہ

النَّاسِ، يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا، وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ جَمَاعَةُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَاناً. وَكَانَ يُفِيضُ حَمَالَةَ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ. قَالَ : وَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ)).

کپڑے دیا کرتے تھے ان میں کا مرد مرد کو کپڑے دیتا وہ ان کو پہن کر طواف کرتا اور ان میں کی عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان کو پہن کر طواف کرتی اور جس کو قریش کے لوگ کپڑا نہ دیتے وہ ننگا طواف کرتا- اور دوسرے سب لوگ (وقوف کر کے) عرفات سے لوٹتے اور قریش کے لوگ مزدلفہ سے ہی لوٹ آتے- ہشام نے کہا میرے باپ عروہ نے (اپنی خالہ) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ قریش کے باب میں اتری وہ مزدلفہ سے (ہی) لوٹ آتے تھے- تو ان کو حکم ہوا عرفات سے لوٹنے کا-

١٩٥٤- بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

باب: عرفات سے لوٹتے وقت کس چال چلے

١٥٦٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: ((سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصٌّ)). قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ. فَجْوَةٌ: مُسْعٌ، وَالْجَمْعُ فَجْوَاتٌ وَفِجَاءٌ، وَكَذَلِكَ رَكْوَةٌ وَرِكَاءٌ. مَنَاصٌ لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ.

١٥٦٣- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ اسامہ بن زیدؓ سے کسی نے پوچھا آنحضرت ﷺ جب حجۃ الوداع میں عرفات سے لوٹے تو کس چال سے چل رہے تھے میں بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے- (یعنی ذرا تیز) جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو تیز چلتے' ہشام نے کہا عَنَق تیز چلنا ہے اور نص عنق سے زیادہ تیز چلنے کو کہتے ہیں- فَجْوَة کے معنی کشادہ جگہ اس کی جمع فَجْوَاتٌ اور فِجَاءٌ ہے جیسے زکوۃ مفرد رکاء اس کی جمع اور سورۂ ص میں جو مناص کا لفظ آیا ہے اس کا معنی بھاگنا-

١٩٥٥- بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

باب: عرفات اور مزدلفہ کے درمیان اترنا

١٥٦٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: ((الصَّلاَةُ

١٥٦٤- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے (مزدلفہ کو آ رہے تھے تو) راہ میں ایک گھاٹی کی طرف مڑے وہاں حاجت سے فارغ ہوئے وضو کیا میں نے عرض کیا (مغرب کی) نماز یا رسول اللہ! آپ نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نماز

أَمَامَكَ)).

آگے چل کر-

١٥٦٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ)).

۱۵۶۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں آکر مغرب اور عشاء ملا کر پڑھا کرتے صرف اتنا کرتے کہ راہ میں جس گھاٹی میں آنحضرت ﷺ مڑ گئے تھے' عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اس میں جاتے' حاجت سے فارغ ہوتے اور وضو کرتے لیکن نماز نہ پڑھتے نماز مزدلفہ میں آکر پڑھتے-

١٥٦٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: ((دَفَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ تَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: الصَّلاَةُ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((الصَّلاَةُ أَمَامَكَ)). فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ)

قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ))

۱۵۶۶- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے محمد بن ابی حرملہ سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں عرفات سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھا- جب آپؐ بائیں طرف پہاڑ کی گھاٹی پر پہنچے- جو مزدلفہ سے قریب ہے- آپؐ نے اپنا اونٹ بٹھایا اور پیشاب کیا پھر آئے میں نے وضو کا پانی آپؐ پر ڈالا- آپؐ نے ہلکا سا وضو کیا- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز آپؐ نے فرمایا نماز آگے چل کر اور آپؐ سوار ہو گئے- مزدلفہ میں آئے وہاں (مغرب اور عشاء کی) نماز پڑھی پھر مزدلفہ کی یعنی دسویں تاریخ کو فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپؐ کے ساتھ سوار ہوئے- کریب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فضل سے سن کر خبر دی کہ آنحضرت ﷺ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر (کنکریاں مارنے کے لئے پہنچے)

١٠٥٦- بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الإِفَاضَةِ، وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

باب: عرفات سے لوٹتے وقت آنحضرت ﷺ کا اطمینان سے چلنے کے لئے حکم دینا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

١٥٦٧- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا

۱۵۶۷- ہم سے سعید بن ابن مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سوید نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو مطلب کے غلام نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی- جو والبہ کوفی کے غلام تھے کہا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کے دن (عرفات سے) لوٹے آپؐ نے (اپنی سواری) کے پیچھے بہت غل شور کی اور اونٹوں کو مار دھاڑ کی آواز سنی'

شَدِيدًا وَضَرْبًا وَصَوْتًا لِلإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ،عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالإِيضَاعِ)). أَوْضَعُوا: أَسْرَعُوا. خِلاَلَكُمْ مِنَ التَّخَلُّلِ بَيْنَكُمْ. ﴿وَفَجَّرْنَا خِلاَلَهُمَا﴾ : بَيْنَهُمَا.

آپؐ نے اپنے کوڑے سے ان کو اشارہ کیا اور فرمایا لوگو! آہستگی اپنے اوپر لازم کرلو- کیونکہ دوڑنا یا دوڑانا کچھ ثواب نہیں ہے-(سورۂ براۃ میں) أَوضَعُوا کے معنی ریشہ دوانی کے ہیں خِلاَلَكُمْ کا معنی تمہارے بیچ میں اسی سے (سورۂ کہف میں) آیا ہے ﴿وَفَجَّرْنَا خِلاَلَهُمَا﴾ یعنی ان کے بیچ میں-

۱۰۵۷- بَابَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں دو نمازوں کا ملا کر پڑھنا

۱۵۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ ((دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، مِنْ عَرَفَةَ، فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلاَةُ. فَقَالَ: ((الصَّلاَةُ أَمَامَكَ)). فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا)).

۱۵۶۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے' انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کریب سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے- آنحضرت ﷺ عرفات سے لوٹے اور گھاٹی میں (جو مزدلفہ کے قریب ہے) اترے وہاں پیشاب کیا پھر وضو کیا اور پورا وضو نہیں کیا (خوب پانی نہیں بہایا' ہلکا وضو کیا) میں نے عرض کیا نماز' آپؐ نے فرمایا آگے چل کر- پھر مزدلفہ میں آن کر پورا وضو کیا پھر نماز کی تکبیر ہوئی آپؐ نے مغرب کی نماز پڑھی- پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے میں بٹھایا پھر تکبیر ہوئی اور (عشاء کی) نماز پڑھی- ان کے بیچ میں کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھا-

۱۰۵۸- بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

باب: مغرب اور عشاء (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھنا سنت وغیرہ نہ پڑھنا

۱۵۶۹- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ. كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلاَ عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا)).

۱۵۶۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی ہر ایک کے لئے الگ الگ تکبیر ہوئی' لیکن ان کے بیچ میں سنت نہیں پڑھی اور نہ اس کے بعد-

۱۵۷۰- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ

۱۵۷۰- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن یزید

بْنُ يَزِيْدَ الخَطْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ)).

خطمی نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مزدلفہ میں آن کر مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا۔

۱۰۵۹- بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

باب: جس نے کہا ہر نماز کے لئے اذان اور تکبیر کہنا چاہئے' اس کی دلیل

۱۵۷۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُولُ: ((حَجَّ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِيْنَ الأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَ رَجُلاً فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشَّى، ثُمَّ أَمَرَ - أُرَى - فَأَذَّنَ وَأَقَامَ)) قَالَ عَمْرٌو: لاَ أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلاَّ مِنْ زُهَيْرٍ ((ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ. فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ لاَ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ إِلاَّ هَذِهِ الصَّلاَةَ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: هُمَا صَلاَتَانِ تُحَوَّلاَنِ عَنْ وَقْتِهِمَا: صَلاَةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرُ حِيْنَ يَبْزُغُ الْفَجْرُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ)).

۱۵۷۱- ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ) نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو ہم مزدلفہ میں اس وقت پہنچے- جب عشاء کی اذان ہوا کرتی- یا اس کے قریب- انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا- اس نے اذان اور تکبیر کہی- پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی- اور اس کے بعد دو رکعات (سنت) کی پڑھیں' پھر رات کا کھانا منگوایا اور کھایا میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا- اس نے اذان کہی پھر تکبیر کہی- پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعات (سنت) کی پڑھیں رات کا کھانا منگوایا اور کھایا- میں سمجھتا ہوں پھر انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا انہوں نے اذان کہی پھر تکبیر کہی- عمرو بن خالد نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ شک زہیر کو ہوا پھر عشاء کی دو رکعات پڑھیں جب صبح نمود ہوئی تو کہنے لگے آنحضرت ﷺ اس وقت (یعنی تاریکی میں) صبح کی نماز اسی دن اسی جگہ میں پڑھتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے معمول وقت سے ہٹالی گئیں- ایک تو مغرب کی نماز اس وقت پڑھنا چاہئے جب لوگ مزدلفہ میں پہنچ لیں دوسرے صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھنا چاہے- انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا-

۱۰۶۰- بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ، فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

باب: عورتوں اور بچوں کو مزدلفہ کی رات میں آگے منیٰ میں روانہ کر دینا وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں' چاند ڈوبتے ہی چل دیں

۱۵۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ: ((وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۱۵۷۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے یونس سے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا' سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر والوں میں

يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَالَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلاَةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ)).

کمزور لوگوں کو (عورتوں بچوں کو) آگے ہی سے منا روانہ کر دیتے- وہ رات کو مزدلفہ میں مشعر حرام پاس ٹھہرتے پھر جب تک ان کے دل میں آتا اللہ کی یاد کرتے- پھر لوٹ جاتے امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے تو ان میں بعضے تو منا میں صبح کی نماز کے وقت پہنچ جاتے اور بعضے ان کے بعد جب منا میں پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے واسطے یہ اجازت دی ہے-

۱۵۷۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ)).

۱۵۷۳- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منا میں روانہ کر دیا-

۱۵۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ)).

۱۵۷۴- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن ابی یزید نے خبر دی- انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے- میں ان لوگوں میں تھا- جن کو آنحضرت ﷺ نے آگے سے مزدلفہ کی رات میں منا کو بھیج دیا تھا- یعنی آپؐ کے گھر والوں کے کمزور لوگوں میں-

۱۵۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ ((أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لاَ. فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا ؛ فَارْتَحَلْنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا. فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَنْتَاهُ، مَا أُرَانَا إِلاَّ قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، أَذِنَ لِلظُّعُنِ)).

۱۵۷۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء کے غلام تھے' اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا مزدلفہ میں رات کو اتریں اور کھڑی ہو کر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں- پھر کہنے لگیں بیٹا کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا نہیں تب تھوڑی دیر اور نماز پڑھتی رہیں- پھر کہنے لگیں کیا چاند ڈوب گیا میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا تو کوچ کرو ہم نے کوچ کیا اور چلے منا میں پہنچ کر انہوں نے کنکریاں ماریں- اور لوٹ کر صبح کی نماز اپنے ٹھکانے میں پڑھی- میں نے ان سے کہا اجی بی بی! ہم سمجھتے ہیں ہم نے تاریکی میں وقت سے پہلے کنکریاں ماریں- انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے-

۱۵۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ -هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ- عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

۱۵۷۶- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے عبدالرحمان بن قاسم نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا بی بی سودہ

ا للہ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى ا للہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ -وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِطَةً- فَأَذِنَ لَهَا)).

رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے مزدلفہ کی رات میں جلدی سے روانہ ہو جانے کی اجازت چاہی وہ بھاری بھر کم عورت تھیں- آپؐ نے ان کو اجازت دی-

۱۵۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ا للہ عَنْهَا قَالَتْ: ((نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ -وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً- فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ ا للہ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ)).

۱۵۷۷- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم مزدلفہ میں رہے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اجازت چاہی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے روانہ ہو جائیں- اور وہ دیر میں چل پھر سکتی تھیں- آپؐ نے ان کو اجازت دی- وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی نکل کھڑی ہوئیں- اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے- اور جب آپؐ لوٹے تو ہم بھی لوٹے اگر میں بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح آپؐ سے اجازت لے لیتی تو مجھ کو (تمام) خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند ہوتا-

۱۰۶۱- بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

باب: صبح کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھنا

۱۵۷۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ ا للہ قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلاَةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا، إِلاَّ صَلاَتَيْنِ: جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا)).

۱۵۷۸- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عمارہ نے انہوں نے عبدالرحمان بن زید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر دو نمازیں مغرب اور عشاء جن کو (مزدلفہ میں) ملا کر پڑھا اور صبح کی نماز بھی اس دن (معمولی) وقت سے پہلے پڑھی-

۱۵۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ ا للہ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ((خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ ا للہ إِلَى مَكَّةَ، ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلاَتَيْنِ: كُلَّ صَلاَةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا. ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ- وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرَ- ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ ا للہ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا

۱۵۷۹- ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے (حج شروع کیا) پھر ہم مزدلفہ میں آئے تو انہوں نے دو نمازیں (ملا کر) پڑھیں ہر نماز میں الگ الگ اذان اور اقامت کہی اور انکے بیچ میں کھانا کھایا- پھر صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا تھا صبح ہوئی کوئی کہتا ابھی نہیں ہوئی- پھر عبداللہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ نمازیں مغرب اور عشاء کی اس مقام میں اپنے مقررہ وقت سے ہٹادی گئیں- اور لوگوں کو چاہئے کہ مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں جب

الْمَكَانَ: الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَلاَ يَقْدُمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتِمُوا، وَصَلاَةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ)). ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ. فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ)).

اندھیرا ہو جائے- اور فجر کی نماز اس وقت پڑھیں پھر (فجر کی نماز پڑھ کر) عبداللہ رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں ٹھہرے رہے- یہاں تک کہ روشنی ہو گئی- پھر کہنے لگے اگر مسلمانوں کے امیر (حضرت عثمان) اس وقت مزدلفہ سے لوٹیں- تو انہوں نے سنت کے موافق کیا- عبدالرحمٰن کہتے ہیں پھر میں نہیں جانتا' ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کہنا پہلے ہوا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لوٹنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ برابر لبیک پکارتے رہے- یہاں تک کہ دسویں تاریخ جمرہ عقبہ کی رمی کی

۱۰۶۲- بَابُ مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

باب: مزدلفہ سے کب چلے؟

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ: ((شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لاَ يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ. وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَالَفَهُمْ، ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ)).

۱۵۸۰- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے عمرو بن میمون سے سنا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا- انہوں نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی پھر ٹھہرے رہے اور کہنے لگے- مشرک لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے جب سورج نکل آتا اور کہتے ثبیر چمک جا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خلاف کیا آپ مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے لوٹے-

۱۰۶۳- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ، وَالارْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

باب: دسویں تاریخ صبح کو تکبیر اور لبیک کہتے رہنا جمرہ عقبہ کی رمی تک اور راہ میں کسی کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لینا

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ، فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ)).

۱۵۸۱- ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو مزدلفہ سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ سوار کر لیا- فضل کہتے تھے- آپ برابر لبیک کہتے رہے- یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی-

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ

۱۵۸۲- ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى، فَقَالَ فَكِلاَهُمَا قَالاَ : لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ)).

عرفات سے لے کر مزدلفہ تک آنحضرت ﷺ کے ساتھ سوار تھے- پھر آپؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کر لیا- دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ برابر لبیک کہتے رہے- یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی-

١٠٦٤- باب

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ، ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِالْحَرَامِ﴾[البقرة]

باب:

اس آیت کے بیان میں جو کوئی عمرے کے ساتھ حج کو ملا کر فائدہ اٹھائے (تمتع کرے) اس کو جو میسر ہو قربانی کرے- جس کو قربانی نہ ملے حج کے دنوں میں روزے رکھے اور سات روزے جب حج سے لوٹے- یہ سب دس روزے ہوئے یہ تمتع ان لوگوں کے لئے درست ہے جن کے گھر والے مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں-

١٥٨٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: ((سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ التَّمَتُّعِ فَأَمَرَنِي بِهَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ. قَالَ: كَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوهَا، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ. فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ)).

١٥٨٣- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے کہا ہم سے ابو جمرہؒ نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کو پوچھا انہوں نے کہا کرو اور میں نے ان سے قربانی کو پوچھا- انہوں نے کہا ایک اونٹ قربانی کرے یا ایک گائے یا ایک بکری یا اونٹ یا گائے میں شریک ہو جائے- ابو جمرہ نے کہا جیسے بعضے لوگوں نے تمتع کو برا سمجھا- میں سو گیا- خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی آدم پکار رہا ہے یہ حج مبرور یعنی مبارک ہے اور یہ تمتع مقبول ہے- پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا- میں نے ان سے یہ خواب بیان کیا انہوں نے کہا اللہ اکبر! آخر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی- آدم اور وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے یوں روایت کیا یہ عمرہ مقبول ہے اور یہ حج مبرور ہے-

قَالَ: وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ((عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ)).

١٠٦٥- بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ

لِقَوْلِهِ: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ، فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ، كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. لَنْ يَنَالَ اللهَ لُحُومُهَا وَلاَ دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ، كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

باب: قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) پر سوار ہونا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قربانیوں کو ہم نے اللہ کی نشانی مقرر کی ہے ان میں تمہاری بھلائی ہے تو ان کی قطار باندھ کر (نحر کرتے وقت) اللہ کا نام لو جب وہ کروٹ پر گر پڑیں تو ان میں سے کھاؤ اور صبر کرنے والے اور مانگنے والے دونوں طرح کے فقیروں کو کھلاؤ ہم نے ان جانوروں کو تمہارے بس میں دے دیا اس لئے کہ تم شکر کرو اللہ تعالیٰ کو ان کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا- بلکہ تمہاری پرہیزگاری اس کو پہنچتی ہے- ہم نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا

لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [الحج : ٣٦]. قال مجاهدٌ : سُمِّيَتِ الْبُدْنُ لِبَدَنِهَا. وَالْقَانِعُ : السَّائِلُ: وَالْمُعْتَرُّ، الَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَو فَقِيْرٍ. وَشَعَائِرُ: اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا. وَالْعَتِيقُ: عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. وَيُقَالُ وَجَبَتْ: سَقَطَتْ إِلَى الأَرْضِ، وَمِنْهُ وَجَبَتْ الشَّمْسُ.

اس لئے کہ اللہ نے جو تم کو رستہ بتلایا اس پر اللہ کی بڑائی کرو اور اے پیغمبر! نیکوں کو خوشخبری دے مجاہد نے کہا ان کو بدن اس واسطے کہتے ہیں کہ موٹے اور تازے ہوتے ہیں — اور قانع مانگنے والا فقیر' اور معتبر وہ فقیر جو گوشت کے لئے مالدار اور محتاج کے پاس گھومتا پھرے' سامنے آئے اللہ کی نشانی سے مراد ان کا موٹا اور ترو تازہ خوب صورت کرنا ہے اور اسی سورت میں البیت العتیق کا جو لفظ ہے تو عتیق کے معنی یہ ہیں کہ ظالم بادشاہوں کا زور اس گھر پر نہیں چلتا اور وجبت کا معنی سَقَطَتْ یعنی زمین پر گر پڑیں — اسی سے عرب لوگ کہتے ہیں وَجَبَتْ الشَّمْسُ یعنی سورج گر گیا یعنی ڈوب گیا —

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)). فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا)) قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ)) فِي الثَّالِثَةِ أَو فِي الثَّانِيَةِ.

۱۵۸۴ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا — اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے — آپؐ نے فرمایا ارے سوار ہو جا — اس نے کہا قربانی کا جانور ہے — آپؐ نے فرمایا سوار ہو جا کمبخت دوسری یا تیسری باریوں فرمایا —

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالاَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بُدْنَةً فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا)). قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا)). قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا)) ثَلاَثًا.

۱۵۸۵ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکتا لئے جاتا تھا — آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا ہے — آپؐ نے فرمایا سوار ہو جا' کہنے لگا' قربانی کا ہے — آپؐ نے فرمایا سوار ہو جا تین بار یہی فرمایا —

١٠٦٦ - بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

باب: جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے چلے

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ

۱۵۸۶ - ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور آپؐ ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے تھے اور پہلے آنحضرت ﷺ نے ہی شروع کیا آپؐ نے عمرے کا احرام پکارا پھر حج کا احرام پکارا — لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اب لوگوں میں دو طرح کے

النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلُلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ)). فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ، وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ. ثُمَّ خَبَّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا، فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ، مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ)). وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

لوگ تھے - بعضے تو قربانی ساتھ لے چلے تھے - اور بعضے قربانی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے - جب آنحضرت ﷺ مکہ میں پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا تم میں سے جو کوئی قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام میں جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے پرہیز رکھے - حج پورا ہونے تک اور جو قربانی ساتھ نہیں لایا تو بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ میں دوڑ کر بال کتروائے اور احرام کھول ڈالے پھر (ساتویں یا آٹھویں تاریخ حج) کا احرام باندھے - اب جس کو قربانی کا مقدور ہو - وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جائے - غرض آنحضرت ﷺ جب مکہ میں آئے تو پہلے جو کام کیا وہ طواف تھا - اور حجر اسود کا چومنا اور طواف میں پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلے اور چار پھیروں میں معمولی چال سے اور طواف کے بعد دو رکعات بیت اللہ کے پاس مقام ابراہیم میں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور فارغ ہو کر صفا پہاڑ پر گئے - وہاں صفا مروہ کے سات پھیرے کئے پھر جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا - ان سے حج پورا کئے تک پرہیز کرتے رہے - اور دسویں تاریخ ذی الحجہ کی قربانی کا نحر کیا اور لوٹ کر مکہ میں آئے - بیت اللہ کا طواف کیا اب جتنی چیزوں سے احرام میں پرہیز تھا - ان کا پرہیز جاتا رہا - اور جو جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو آنحضرت ﷺ نے کیا اور ابن شہاب نے اسی اسناد سے عروہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا - اور ایسی ہی حدیث بیان کی - جیسے سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مجھ سے بیان کی -

۱۰۶۷ - بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

باب: اگر کوئی حج کو جاتے ہوئے رستے میں قربانی کا جانور خرید کر لے

۱۵۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لأَبِيهِ: أَقِمْ فَإِنِّي لاَ آمَنُهَا أَنْ تُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ. قَالَ: إِذًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۱۵۸۷ - ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا تم (اس سال) ٹھہر جاؤ (حج کو نہ جاؤ) مجھے ڈر ہے کہیں کعبے میں جانے سے تم روکے نہ جاؤ - انہوں نے کہا (کیا ہوگا) میں وہی کروں گا - جیسے آنحضرت

وَسَلَّمَ، وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ. فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ. قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَ إِلاَّ وَاحِدٌ. ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ، ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)).

ﷺ نے کیا تھا- اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے- (سورۂ احزاب) میں تم کو گواہ کرتا ہوں- میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر انہوں نے عمرے کا احرام باندھا- نافع نے کہا تو عبداللہ (مدینہ سے) نکلے جب بیداء میں پہنچے تو حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھ لیا تو کہنے لگے حج اور عمرہ یکساں ہے- پھر قدید میں جب پہنچے وہاں قربانی خرید کی- پھر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا- اور احرام اس وقت تک نہیں کھولا جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہوئے-

۱۰۶۸- بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

باب: جو شخص ذوالحلیفہ میں پہنچ کر اشعار اور تقلید کرے پھر احرام باندھے

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدَى مِنَ الْمَدِينَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يَطْعَنُ فِي شَقِّ سَنَامِهِ الأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ، وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً.

اور نافع نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مدینہ سے اپنے ساتھ قربانی لے جاتے تھے تو تقلید اور اشعار ذوالحلیفہ میں پہنچ کر کرتے تو قربانی کے جانوروں کا منہ قبلے کی طرف کر کے بٹھاتے پھر اس کی کوہان داہنی جانب چھری سے چیر دیتے-

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالاَ: ((خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَ أَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ)).

۱۵۸۸- ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان سے ان دونوں نے کہا آنحضرت ﷺ ہزار پر کئی اصحاب کے ساتھ مدینہ سے (عمرے کے لئے) نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے قربانی کے جانور کی تقلید کی اور اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا-

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((فَتَلْتُ قَلاَئِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا، وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ)).

۱۵۸۹- ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپؐ نے ان کے گلے میں ڈالے- اور اشعار کیا اور ان کو مکہ کی طرف روانہ کیا- آپؐ نے کسی چیز سے جو درست ہے' پرہیز نہیں کیا-

۱۰۶۹- بَابُ فَتْلِ الْقَلاَئِدِ

باب: قربانی کے اونٹ اور گایوں کے

لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

۱۵۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ: ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ)).

لئے ہار بٹنا

۱۵۹۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر عمری سے انہوں نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا لوگوں نے تو احرام کھول ڈالا ان کو کیا ہوا ہے؟ اور آپؐ نے احرام کھولا ہی نہیں- آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے بالوں کو جما لیا اور قربانی کو ہار ڈالا میں جب تک حج سے فارغ نہ ہوں احرام نہیں کھول سکتا-

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لاَ يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ)).

۱۵۹۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ بن زبیر اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کرتے- میں آپؐ کی قربانی کے لئے ہار بٹتی- آپؐ ان باتوں کا پرہیز نہ کرتے جن سے احرام والا پرہیز کرتا ہے-

۱۰۷۰- بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب: قربانی کے اونٹوں کا اشعار کرنا

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ ((قَلَّدَ النَّبِيُّ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ)).

اور عروہ نے مسور سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالے اور ان کا اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا

۱۵۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((فَتَلْتُ قَلاَئِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا - أَوْ قَلَّدَتْهَا - ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ)).

۱۵۹۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے پھر آپؐ نے ان کا اشعار کیا- اور ان کے گلے میں آپؐ نے ہار ڈالے یا میں نے ہار ڈالے- پھر آپؐ نے ان کو کعبے کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں ٹھہرے رہے جو جو باتیں درست نہیں ان میں سے کوئی بات آپؐ پر حرام نہیں ہوئی-

۱۰۷۱- بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلاَئِدَ بِيَدِهِ

باب: جس نے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے

۱۵۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

۱۵۹۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے انہوں

حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ ((أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يُحَرِّمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ. قَالَتْ عَمْرَةُ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ)).

نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا کہ زیاد بن ابی سفیان نے (جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے عراق کا حاکم تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو کوئی قربانی کا جانور (بیت اللہ کو) روانہ کرے تو جب تک وہ قربانی کاٹی جائے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں' جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں- عمرہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا صحیح نہیں ہے- میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لئے اپنے ہاتھ سے ہار بٹے تھے- پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے وہ ہار جانوروں کو پہنائے اور میرے باپ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (بیت اللہ کو) روانہ کر دیئے- اور آپؐ پر کوئی چیز جو اللہ نے حلال کی ہے' حرام نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ جانور کاٹے گئے-

١٠٧٢- بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کے گلے میں بھی ہار لٹکانا

١٥٩٤- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا)).

۱۵۹۴- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے وہ ابراہیم نخعی سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک بار آنحضرت ﷺ نے قربانی کیلئے بکریاں (بیت اللہ کو) بھیجیں-

١٥٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالاً)).

۱۵۹۵- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے لئے ہار بٹ کر تیار کرتی تھی- آپؐ بکریوں کے گلوں میں ڈالتے تھے اور بے احرام گھر میں رہتے-

١٥٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : ((كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالاً)).

۱۵۹۶- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے منصور بن معتمر نے (دوسری سند) اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی وہ منصور سے وہ ابراہیم نخعی سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' کہا میں آنحضرت ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے ہار بٹا کرتی- پھر آپؐ ان بکریوں کو روانہ کر دیتے اور خود بے احرام رہتے-

١٥٩٧- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

۱۵۹۷- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی

عَنْهَا قَالَتْ: ((فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ-تَعْنِي الْقَلَائِدَ- قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ))

اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹے آپؐ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

۱۰۷۳- بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ

باب: اون کے ہار بٹنا

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي)).

۱۵۹۸- ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے وہ قاسم بن محمد سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا میرے پاس کچھ اون تھا میں نے اسکے ہار قربانی کے جانوروں کیلئے بنا دیئے۔

۱۰۷۴- بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

باب: جوتی کا ہار بنانا

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ، رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ: ((ارْكَبْهَا))، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ((ارْكَبْهَا))، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا)). تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

۱۵۹۹- ہم سے محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی' انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا- وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے آپؐ نے فرمایا سوار ہو جا' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو دیکھا اونٹ پر سوار آپؐ کے ساتھ چل رہا تھا اور جوتی اس کے گلے میں لٹک رہی تھی- محمد بن سلام یا محمد بن مثنیٰ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن بشار نے بھی روایت کیا-

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۰۰- ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی' انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۷۵- بَابُ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ

باب: اونٹوں کی جھولوں کو کیا کرنا چاہئے

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لاَ يَشُقُّ مِنَ الْجِلاَلِ إِلاَّ مَوْضِعَ السَّنَامِ وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلاَلَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جھول کو اتنا ہی پھاڑتے کہ کوہان باہر نکل آتا (اشعار کے لئے) اور جب اونٹ کو نحر کرتے تو جھول اتار لیتے- کہیں خون لگ کر خراب نہ ہو پھر اس کو خیرات کر دیتے-

۱۶۰۱- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

۱۶۰۱- ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے' انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

((أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلاَلِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا)).

۱۰۷۶- بَابُ مَنِ اشْتَرَى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيْقِ وَقَلَّدَهَا

۱۶۰۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُوضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ، عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقِيْلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾، إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ، رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً. حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ : مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلاَّ وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ. وَأَهْدَى هَدْيًا مُقَلِّدًا اشْتَرَاهُ، حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَوْمِ النَّحْرِ، فَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ)).

باب: جس نے راہ میں قربانی کا جانور خریدا اور اس کو ہار پہنایا

۱۶۰۲- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا جس سال حروریہ کے خارجیوں نے حج کا ارادہ کیا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں اسی سال عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی حج کا قصد کیا- لوگوں نے ان سے کہا اس سال لڑائی ہوں اور ہمیں ڈر ہے کہیں تم کو روک نہ دیں- انہوں نے (سورۂ ممتحنہ کی) یہ آیت پڑھی- تم کو اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے- اگر ایسا ہوگا تو وہی کروں گا جو آنحضرت ﷺ نے کیا تھا- میں تم کو گواہ کرتا ہوں- میں نے حج اور عمرہ دونوں اپنے اوپر واجب کر لیا- جب بیداء کے کھلے میدان میں پہنچے تو کہنے لگے- حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں' میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر لی اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لے لیا- اس پر ہار پڑا ہوا تھا- (راستہ میں) اس کو خریدا جب بیت اللہ پہنچے تو طواف کیا صفا مروہ دوڑے' بس اور کچھ نہیں کیا- اور دسویں تاریخ تک احرام کی حالت میں رہے- اس دن سر منڈایا اور نحر کیا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ خیال کیا کہ ان کا پہلا طواف حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی تھا- پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا-

۱۰۷۷- بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

۱۶۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لاَ نُرَى إِلاَّ الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ

باب: اپنی عورتوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا

۱۶۰۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں' ذیقعد مہینے کے پانچ دن باقی رہے تھے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے ہمارا ارادہ حج کرنے کا ہی تھا- جب مکہ کے قریب پہنچے تو جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ

هَدْيٌ إِذَا طَافَ وسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ. قَالَتْ : فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ. قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ : أَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى وَجْهِهِ)).

تھی-ان کو آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا کہ طواف کر کے صفا مروہ دوڑ کے مروہ کے احرام کھول ڈالیں-پھر بقر عید کے دن لوگ گائے کا گوشت لے کر ہمارے پاس آئے میں نے پوچھا یہ گوشت کیسا؟ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کا نحر کیا-یحییٰ نے کہا میں نے یہ عمرہ کی حدیث قاسم سے بیان کی انہوں نے کہا عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی-

١٠٧٨- بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى

باب: منیٰ میں آنحضرت ﷺ نے جہاں نحر کیا وہاں نحر کرنا

١٦٠٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ: ((أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: مَنْحَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۱۶۰۴- ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے خالد بن حارث سے سنا انہوں نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مقام میں نحر کیا کرتے تھے عبیداللہ نے کہا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کیا کرتے تھے-

١٦٠٥- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ : ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مِنْحَرُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ حُجَّاجٍ فِيْهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ)).

۱۶۰۵- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی قربانی کے جانوروں کو مزدلفہ سے اخیر رات میں منیٰ کو بھجواتے-یہ قربانیاں حاجی لوگ جن میں غلام اور آزاد دونوں طرح کے لوگ ہوتے-اس مقام میں لے جاتے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نحر کیا کرتے-

١٠٧٩- بَابُ مَنْ نَحَرَ بِيَدِهِ

باب: اپنے ہاتھ سے نحر کرنا

١٦٠٦- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ - وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ - قَالَ: ((وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، مُخْتَصَرًا)).

۱۶۰۶- ہم سے سہل بن بکار نے کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے مختصر طور سے حدیث بیان کی اور کہا آنحضرت ﷺ نے سات اونٹوں کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور مدینہ میں دو چت کبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کیے-

١٠٨٠- بَابُ نَحْرِ الإِبِلِ مُقَيَّدَةً

باب: اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

١٦٠٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادٍ

۱۶۰۷- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے وہ یونس سے' وہ زیاد بن جبیر سے' انہوں نے کہا میں نے

بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ((رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ : أَخْبَرَنِي زِيَادٌ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے نحر کرنے کیلئے اپنا اونٹ بٹھایا تھا- عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ دے- (اور نحر کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے- اور شعبہ نے جو یونس سے روایت کی' اس میں یوں ہے زیاد نے مجھ کو خبر دی-

۱۰۸۱- بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً

باب: اونٹوں کو کھڑا کر کے نحر کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: سُنَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: ﴿صَوَافَّ﴾ قِيَامًا.

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ کی سنت یہی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورہ حج میں) جو آیا ہے- اذکروا اسم اللہ علیھا صواف کے معنی یہی ہیں- وہ کھڑے ہوں-

۱۶۰۸- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَبَاتَ بِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ. فَلَمَّا أَتَى عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا. فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا، وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ)).

۱۶۰۸- ہم سے سہل بن بکار نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں- اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعات پڑھیں- (قصر کیا' ذوالحلیفہ مدینہ سے تین کوس پر ہے) رات کو وہیں رہ گئے- جب صبح ہوئی تو اونٹنی پر سوار ہوئے تہلیل اور تسبیح کرنے لگے- جب بیداء میں پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کے لئے لبیک پکاری- جب مکہ میں پہنچے تو لوگوں کو حکم دیا کہ (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالیں- اور آنحضرت ﷺ نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور مدینہ میں دو چت کبرے سینگ دار مینڈھے قربانی کئے-

۱۶۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ)). وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ((ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ)).

۱۶۰۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں- اور ذوالحلیفہ (جو مدینہ سے چھ میل پر ہے) پہنچ کر عصر کی دو رکعات پڑھیں- پھر آپ صبح تک وہیں رہ گئے- بعد اس کے صبح کی نماز پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے- جب بیداء میں آپ کو لے کر پہنچی تو آپ نے عمرہ اور حج دونوں کا نام لے کر لبیک کہی-

۱۰۸۲- بَابُ لاَ يُعْطِي الْجَزَّارَ

باب: قصاب کو مزدوری میں قربانی

مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

کی کوئی چیز نہ دیں

١٦١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ، فَأَمَرَنِي فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا ثُمَّ أَمَرَنِي قَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا)). قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ، وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا)).

١٦١٠- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا میں قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑا ہوا- میں نے ان کا گوشت بانٹا- پھر آپ نے حکم دیا تو میں نے ان کی جھولیں اور کھالیں بھی بانٹ دیں- سفیان نے کہا مجھ سے عبدالکریم نے مجاہد سے روایت کی' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ کو حکم دیا- قربانی کے اونٹوں کا بندوبست کرو- اور ان میں سے کوئی چیز قصائی کو مزدوری میں نہ دو-

١٠٨٣- بَابُ يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

باب: قربانی کی کھال خیرات کر دی جائے

١٦١١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا)).

١٦١١- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو حسن بن مسلم اور عبدالکریم جزری نے خبر دی' ان دونوں کو مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے خبر دی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپ کے قربانی کے اونٹوں کو دیکھیں اور ان کی سب چیزیں بانٹ دیں- گوشت اور کھال اور جھول اور قصائی کی اجرت میں کچھ نہ دیں-

١٠٨٤- بَابُ يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ

باب: قربانی کے جانوروں کی جھولیں خیرات کر دی جائیں

١٦١٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: ((أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي

١٦١٢- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا ان سے حضرت علیؓ نے کہ آنحضرتؐ نے سو اونٹ قربانی کئے اور مجھ کو حکم دیا کہ ان کے گوشت بانٹ دوں- میں نے بانٹ دیئے- پھر آپؐ نے فرمایا ان کی جھولیں بھی بانٹ دو- میں نے وہ بھی بانٹ دیں پھر

بِجِلاَلِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا)).

کھالوں کے بانٹنے کا حکم فرمایا میں نے ان کو بھی بانٹ دیا-

۱۰۸۵- بَابٌ

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لاَ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا، وَطَهِّرْ بَيْتِيَ للطائفينَ والقائمينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ، وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ، فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ، ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ. ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ [الحج: ۲۶-۳۰].

باب:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ہم نے ابراہیم کو کعبے کی جگہ بتلادی اور کہہ دیا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور میرا گھر طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھ اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے- وہ پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز رستوں سے آئیں تاکہ اپنے فائدوں کو حاصل کریں- اور مقرر دنوں میں اللہ تعالیٰ کی یاد کریں- ان سے چوپائے جانوروں پر جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں' ان میں سے خود بھی کھاؤ اور دکھیا محتاج کو بھی کھلاؤ- پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذر پوری کریں اور پرانے گھر (کعبہ) کا طواف کریں- یہ سب اس لئے کہ جو کوئی اللہ کی عزت دی ہوئی چیزوں کی عزت کرے تو اس کو اپنے مالک پاس بھلائی پہنچے گی-

۱۰۸۶- بَابُ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَ مَا يَتَصَدَّقُ

باب: قربانی کے جانوروں میں سے کیا کھائیں اور کیا خیرات کریں

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لاَ يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ.

اور عبید اللہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی- وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا احرام میں کوئی شکار کرے اور اس کا بدلہ دینا پڑے تو بدلہ کے جانور اور نذر کے جانور میں سے کچھ نہ کھائے- باقی سب میں سے کھائے اور عطاء نے کہا تمتع کی قربانی میں سے کھائے-

۱۶۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثٍ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((كُلُوا وَتَزَوَّدُوا)) فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لاَ.

۱۶۱۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا ہم سے عطاء نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے- ہم قربانیوں کے گوشت منیٰ کے تین دنوں کے بعد نہیں کھاتے تھے- پھر آنحضرت ﷺ نے ہم کو اجازت دی- فرمایا کھاؤ اور توشہ کے طور پر ساتھ لو ہم نے کھائے اور توشے بنائے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے کہا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے انہوں نے کہا نہیں-

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

۱۶۱۴- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے کہا مجھ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے کہا میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ کہتی تھی- ذیقعد مہینے کے

تَقُولُ ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِن ذِي الْقَعْدَةِ وَلاَ نُرَى إِلاَّ الْحَجَّ، حَتّٰى إِذَا دَنَونَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُحِلُّ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَومَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ)). قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ.

پانچ دن باقی رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلے ہمارا ارادہ صرف حج ہی کا تھا- جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے- ان کو آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام کھول ڈالیں- عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر میرے پاس بقر عید کے دن گائے کا گوشت لایا گیا- میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا؟ لوگوں نے بیان کیا آنحضرت نے اپنی بی بیوں کی طرف سے گائے کاٹی- یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے کہا عمرہ نے تم سے ٹھیک ٹھاک حدیث بیان کر دی-

۱۰۸۷- بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

باب: پہلے قربانی کرنا چاہئے پھر سر منڈانا

۱۶۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوشَبٍ حَدَّثَنَا هُشَيمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ: ((لاَ حَرَجَ، لاَ حَرَجَ)).

۱۶۱۵- ہم سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا ہم سے منصور بن ذاذان نے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے پوچھا قربانی سے پہلے کوئی سر منڈائے یا ایسا ہی کوئی کام آگے پیچھے کرے- آپ نے فرمایا کوئی قباحت نہیں کوئی قباحت نہیں-

۱۶۱۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ: ((لاَ حَرَجَ)). قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: ((لاَ حَرَجَ)). قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ((لاَ حَرَجَ)). وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ عُثْمَانُ: أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ حَمَّادٌ

۱۶۱۶- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارۃ کر لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں - اور عبدالرحیم رازی نے اس حدیث کو ابن خثیم سے روایت کیا کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی- انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قاسم بن یحییٰ نے کہا مجھ سے ابن خثیم (عبداللہ بن عثمان مکی) نے بیان کیا انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عفان بن مسلم صفار نے کہا میں سمجھتا ہوں- وہیب بن خالد سے روایت ہے- ہم سے ابن خثیم نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حماد بن مسلمہ بصری نے قیس

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بن سعد سے روایت کی اور عباد بن منصور سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۶۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: ((لاَ حَرَجَ)). قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: ((لاَ حَرَجَ)).

۱۶۱۷- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی- آپؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں- اس نے کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا- آپؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں-

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: (أَحَجَجْتَ) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِمَا أَهْلَلْتَ؟)) قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ، فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَذَكَرْتُهُ فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ)).

۱۶۱۸ ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو والد (عثمان) نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپؐ بطحاء میں تھے- (مکہ کے پاس ایک جگہ ہے) آپؐ نے پوچھا کیا تو نے حج کی نیت کی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں- آپؐ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا پکارا؟ میں نے عرض کیا لبیک اسی طرح جس طرح پیغمبر صاحب ﷺ نے پکاری آپؐ نے فرمایا تو نے اچھا کیا اب جا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر (میں نے کیا اور احرام کھول ڈالا) پھر میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا- اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں پھر اس کے بعد میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو بھی یہی فتویٰ دیتا رہا- جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت ہوئی تو میں نے ان سے یہ بیان کیا- انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہی کہتی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو- اور اگر پیغمبر خدا ﷺ کی حدیث کو لیں تو آنحضرت ﷺ نے احرام اس وقت تک نہیں کھولا جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچ گئی-

۱۰۸۸- بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَحَلَقَ

باب: احرام باندھتے وقت بالوں کو جما لینا اور احرام کھولتے وقت سر منڈانا

۱۶۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: ((يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا

۱۶۱۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہوا ہے، انہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا-

بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟)) قَالَ: ((إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلاَ أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ)).

اور آپؐ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا- آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے بال جمائے تھے قربانی کے گلے میں ہار ڈالے تھے- میں تو نحر کئے تک احرام نہیں کھول سکتا-

۱۰۸۹- بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الإِحْلاَلِ

باب: احرام کھولتے وقت سر منڈانا یا بال کترانا

۱۶۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((حَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ)).

۱۶۲۰- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی- نافع نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے- آنحضرت ﷺ نے اپنے حج میں سر منڈایا (معلوم ہوا سر منڈانا یا بال کترانا بھی ایک حج کا کام ہے)

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ ((اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ)). قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِينَ)). وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ: ((رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ)). قَالَ: وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ: ((وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: ((وَالْمُقَصِّرِينَ)).

۱۶۲۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ! سر منڈانے والوں پر رحم کر- لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا سر منڈانے والوں پر یا اللہ رحم کر لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں پر یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اور بال کترانے والوں پر اور لیث نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے- ایک بار یا دو بار یہ فرمایا اور عبیداللہ کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ آپؐ نے چوتھی بار میں فرمایا اور بال کترانے والوں پر-

۱۶۲۲- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ))، قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: قَالَهَا ثَلاَثًا. قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِينَ)).

۱۶۲۲- ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارۃ بن قعقاع نے وہ ابوزرعہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے' لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو' آپ نے فرمایا یا اللہ! سر منڈانے والوں کو بخش دے' لوگوں نے عرض کیا اور بال کترانے والوں کو' آپؐ نے تین بار یہی فرمایا بال منڈانے والوں کو- پھر چوتھی بار میں فرمایا بال کترانے والوں کو-

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: ((حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْ

۱۶۲۳- ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ میں سے ایک گروہ نے سر منڈایا

أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ)).

اور بعضوں نے بال کترائے-

١٦٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بِمِشْقَصٍ)).

۱۶۲۴- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے بال ایک قینچی سے کترے-

١٠٩٠- بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

باب: تمتع کرنے والا عمرہ کے بال کترائے

١٦٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا)).

۱۶۲۵- ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو کریب نے خبر دی؛ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالیں اور سر منڈائیں یا بال کترائیں-

١٠٩١- بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: ((أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ)) وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى)). وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، ثُمَّ ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى)) يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ. وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ.

اور ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے طواف الزیارۃ میں اتنی دیر کی کہ رات ہو گئی اور ابی حسان سے منقول ہے- انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ آنحضرت ﷺ طواف الزیارۃ منیٰ کے دنوں میں کرتے اور ابو نعیم نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے طواف الزیارۃ کیا پھر سو رہے پھر منیٰ کو آئے یعنی دسویں تاریخ ابو نعیم نے کہا عبدالرزاق نے اس حدیث کو رفع کیا کہا ہم کو عبیداللہ نے خبر دی-

١٦٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ،

۱۶۲۶- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے جعفر بن ابی ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کیا تو دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا- پھر ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا- آپؐ نے ان سے صحبت کرنا چاہی میں نے عرض کیا یا

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَائِضٌ. قَالَ: ((حَابِسَتُنَا هِيَ ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ. قَالَ: ((اخْرُجُوا)). وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ)).

رسول اللہ! وہ حائضہ ہیں- آپؐ نے فرمایا تو اسی نے ہم کو یہاں روک رکھا ہے- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں- آپؐ نے فرمایا پھر کیا ہے- چلو نکلو اور قاسم اور عروہ اور اسود سے منقول ہے- انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کر لیا تھا-

۱۰۹۲- بَابُ إِذَا رَمَى بَعْدَمَا أَمْسَى

باب: کسی نے شام تک رمی نہ کی یا قربانی سے پہلے بھولے سے

أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ، نَاسِيًا أَوْ جَاهِلاً

یا مسئلہ نہ جان کر سر منڈالیا تو کیا حکم ہے؟

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: ((لاَ حَرَجَ)).

۱۶۲۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ سے قربانی اور سر منڈانے اور رمی کو پوچھا گیا ان میں آگے پیچھے کرنا- آپؐ نے فرمایا کوئی حرج نہیں-

۱۶۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ: ((لاَ حَرَجَ)). فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: ((اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ)). وَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: ((لاَ حَرَجَ)).

۱۶۲۸- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے لوگ دسویں تاریخ منیٰ میں حج کی باتیں پوچھتے آپؐ فرماتے کچھ حرج نہیں ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہنے لگا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈالیا آپؐ نے فرمایا اب قربانی کر لے- کچھ حرج نہیں' اور اس نے کہا میں نے شام تک رمی نہیں کی- آپؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں-

۱۰۹۳- بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

باب: جمرے کے پاس سوار رہ کر لوگوں کو مسئلہ بتانا

۱۶۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ

۱۶۲۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ حجۃ الوداع میں ٹھہرے رہے- لوگ آپؐ سے مسئلے پوچھنے لگے- ایک شخص نے کہا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈالیا-

فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: ((اذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ)). فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ : ((ارْمِ وَلاَ حَرَجَ))، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلاَ أُخِّرَ إِلاَّ قَالَ : ((افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ)).

آپؐ نے فرمایا اب قربانی کرلے کچھ حرج نہیں- دوسرا آیا اور بولا مجھ کو معلوم نہ تھا میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی- آپؐ نے فرمایا اب رمی کرلے- کچھ حرج نہیں- پھر اس دن جو بات کسی نے پوچھی جس کو اس نے آگے کیا تھا یا پیچھے کیا تھا- آپؐ نے یہی جواب دیا اب کرلے کچھ حرج نہیں-

۱۶۳۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ ((أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا، قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ))، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلاَّ قَالَ: ((افْعَلْ وَلاَ حَرَجَ)).

۱۶۳۰- ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ سے زہری نے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے انہوں نے بیان کیا وہ موجود تھے- جب آنحضرت ﷺ دسویں تاریخ (منیٰ میں) خطبہ سنا رہے تھے' ایک شخص آپؐ کے پاس گیا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہئے- پھر دوسرا کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں سمجھا یہ کام اس کام سے پہلے کرنا چاہئے- میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالیا- میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی- اور ایسی ہی باتیں کہیں آپؐ نے ان سب کے جواب میں فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں- پھر اس دن جو بات آپؐ سے پوچھی گئی آپؐ نے یہی فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں-

۱۶۳۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : ((وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ)). تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۶۳۱- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی- انہوں نے کہا ہم سے میرے باپ ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ٹھہرے رہے پھر یہی حدیث بیان کی صالح کے ساتھ اس حدیث کو معمر نے بھی زہری سے روایت کیا-

۱۰۹۴- بَابُ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى

باب: منیٰ کے دنوں میں خطبہ سنانا

۱۶۳۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: ((فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟))

۱۶۳۲- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے کہا ہم سے عکرمہ نے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ (منیٰ میں) لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے کہا حرمت کا دن ہے- آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا

قَالُوا: بَلَدٌ حَرَام. قَالَ : ((فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ : ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا)). فَأَعَادَهَا مِرَارًا. ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى أُمَّتِهِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، ((لَاتَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

حرمت کا شہر ہے- آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت کا مہینہ- آپؐ نے فرمایا تو تمہارے خون' مال' آبروئیں (ایک دوسرے کی) تم پر حرام ہیں' جیسے اس دن کی اس شہر میں اس مہینے میں حرمت ہے- کئی بار آپؐ نے یہ کلمہ فرمایا پھر (آسمان کی طرف) سر اٹھایا فرمایا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہنچادیا- یا اللہ! میں نے پہنچادیا- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- آپؐ کی وصیت اپنی امت کو یہی تھی- کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان کو پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں- دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا-

۱۶۳۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَبْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ : تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو.

۱۶۳۳- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی کہا میں نے جابر بن زید سے سنا کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپؐ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے- شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو سفیان بن عیینہ نے بھی عمرو بن دینار سے روایت کیا-

۱۶۳۴- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ((خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ : ((أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ : ((أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟)) قُلْنَا بَلٰى. قَالَ ((أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: ((أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟)) قُلْنَا : بَلٰى. قَالَ: ((أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قُلْنَا : اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ:

۱۶۳۴- مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم سے قرۃ نے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے خبر دی- انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے اور ایک اور شخص نے بھی جو میرے نزدیک عبدالرحمٰن سے افضل تھے- یعنی حمید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو دسویں تاریخ (منیٰ میں) خطبہ سنایا فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے' ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- آپؐ خاموش ہو رہے- ہم سمجھے شائد آپؐ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک- آپؐ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- پھر آپؐ چپ رہے- ہم سمجھے شائد آپؐ اس مہینے کا اور کوئی نام رکھیں گے- پھر آپؐ ہی نے فرمایا کیا یہ ذیحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک ذیحجہ کا مہینہ ہے- آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- پھر آپؐ خاموش ہو رہے- ہم سمجھے شائد آپؐ اس

((أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟)) قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلاَ هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ، فَلاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)).

شہر کا اور کچھ نام رکھیں گے- پھر فرمایا کیا یہ حرمت کا شہر نہیں ہے؟ ہم نے کہا بے شک ہے- آپؐ نے فرمایا دیکھو تمہارے خون اور مال (ایک دوسرے کے) تم پر حرام ہیں- جیسے اس دن کی اس مہینے اس شہر میں حرمت جب تک تم اپنے مالک سے ملو کہو میں نے اللہ کا حکم پہنچادیا لوگوں نے کہا بے شک- آپؐ نے فرمایا اللہ! تو گواہ رہ اب جو یہاں موجود ہے وہ اس کو جو موجود نہیں میری بات پہنچادے کبھی ایسا ہوگا- جس کو پہنچائے گا وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوگا- میرے بعد ایسا نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ-

۱۶۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، بِمِنًى: ((أَتَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: ((فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قَالُوا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((شَهْرٌ حَرَامٌ)). قَالَ: ((فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا)) وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ: ((أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهَذَا، وَقَالَ: هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ. فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)). وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا: هَذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ)).

۱۶۳۵- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی- انہوں نے اپنے باپ (محمد بن زید) سے بیان کیا' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- آپؐ نے فرمایا یہ حرمت والا دن ہے- جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- فرمایا یہ حرمت والا شہر ہے- جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- فرمایا حرمت کا مہینہ ہے- پھر فرمایا دیکھو اللہ نے تم پر ایک دوسرے کے خون' مال' آبروئیں ایسی ہی حرام کر دی ہیں- جیسے اس دن کی' اس مہینے' اس شہر میں حرمت اور ہشام بن غازی نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی- انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمروں کے بیچ میں اپنے حج میں ٹھہرے اور یہ باتیں فرمائیں اور فرمایا دیکھو یہ حج اکبر کا دن ہے- پھر آپؐ نے یہ کہنا شروع کیا یا اللہ! گواہ رہیو- اور لوگوں کو رخصت کیا- آپؐ سمجھ گئے کہ وفات کا زمانہ آن پہنچا- جب سے لوگ اس حج کو حجۃ الوداع کہنے لگے-

۱۰۹۵- بَابُ هَلْ يَبِيْتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى؟

باب: منیٰ کی راتوں میں جو لوگ مکہ میں پانی پلاتے ہیں یا اور کچھ کیا کرتے ہیں- وہ مکہ میں رہ سکتے ہیں

۱۶۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ

۱۶۳۶- ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ)). ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، أَذِنَ ح)). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ لَيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ)). تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ.

بن یونس نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے اجازت دی (دوسری سند) اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بکر نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو عبیداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے اذن دیا- (دوسری سند) اور مجھ سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے عبیداللہ نے کہا مجھ سے نافع نے انہوں نے عبداللہ سے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہنے کی اجازت مانگی اس لئے کہ وہ لوگوں کو پانی پلاتے تھے- آپؐ نے ان کو اجازت دے دی- محمد بن عبداللہ کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ اور عقبہ بن خالد اور ابوضمرہ نے بھی روایت کیا-

۱۰۹۶- بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ
وَقَالَ جَابِرٌ: رَمَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَرَمَى بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ.

باب: کنکریاں مارنے کا بیان اور جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ دن چڑھے کنکریاں ماریں اور اس کے بعد گیارھویں بارھویں کو سورج ڈھلے

۱۶۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبْرَةَ قَالَ: ((سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ : إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ. فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا)).

۱۶۳۷- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے وبرۃ سے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کنکریاں کس وقت ماروں؟ انہوں نے کہا جب تیرا امام مارے تو بھی مار میں نے پھر پوچھا تو انہوں نے کہا ہم وقت تاکا کرتے تھے- جب سورج ڈھل جاتا تو کنکریاں مارتے-

۱۰۹۷- بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

باب: نالے کے نشیب میں جاکر کنکریاں مارنا

۱۶۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : ((رَمَى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ : وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ، هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ

۱۶۳۸- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے نالے کے نشیب میں جاکر وہاں سے کنکریاں ماریں- میں نے کہا ابو عبدالرحمٰن بعضے تو اوپر ہی کھڑے ہو کر مارتے ہیں- انہوں نے کہا قسم اسکی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس مقام سے انہوں نے کنکریاں

الْبَقَرَةِ ﷺ)). وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ بِهَذَا.

ماریں- جن پر سورہ بقرہ اتری- اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے یہی حدیث-

۱۰۹۸- باب رمي الجمار بسبع حصيات ذكره ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ

باب: سات کنکریاں مارنا ہر جمرہ پر یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے

۱۶۳۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ، وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ : هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۱۶۳۹- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ (بڑے جمرہ عقبہ) کے پاس گئے اور بیت اللہ کو بائیں طرف کیا- اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں- اور کہنے لگے جن پر سورہ بقرہ اتری (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس طرح کنکریاں ماریں-

۱۰۹۹- بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

باب: جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ کو بائیں طرف کرنا

۱۶۴۰- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ((أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)).

۱۶۴۰- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا ان کو دیکھا بڑے جمرے کو سات کنکریاں مارتے- انہوں نے (کنکریاں مارتے وقت) کعبہ شریف کو اپنی بائیں اور منیٰ کو داہنی طرف کیا پھر کہنے لگے یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے- جن پر سورہ بقرہ اتری-

۱۱۰۰- بَابُ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: ہر کنکری مارنے پر اللہ اکبر کہے

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے-

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: ((سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ : السُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهَا آلُ عِمْرَانَ،

۱۶۴۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبدالواحد بن زیاد بصری سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیمان اعمش نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حجاج بن یوسف سے سنا وہ سورتوں کا نام منبر پر یوں لیتا وہ سورت جس میں گائے کا ذکر ہے (یعنی سورۃ البقرۃ) وہ سورت

وَالسُّوْرَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيْهِ النِّسَاء. قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، حَتّٰى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ هَا هُنَا - وَالَّذِي لاَ إِلٰهَ غَيْرُهُ - قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ)).

جس میں آل عمران کا بیان ہے - (یعنی سورۃ آل عمران) وہ سورت جس میں عورتوں کا تذکرہ ہے - (سورۃ نساء) میں نے ابراہیم نخعی سے یہ ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمان بن یزید نے بیان کیا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے - جب انہوں نے بڑے جمرے پر کنکریاں ماریں وہ نالہ کے نشیب میں گئے - جب درخت کے برابر پہنچے تو آڑ سے ہو گئے - اور سات کنکریاں ماریں - ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہا پھر کہنے لگے قسم اس کی جس کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں - یہیں وہ کھڑے ہوئے تھے - جن پر سورہ بقرہ اتری -

۱۱۰۱ - بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ، قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار کر پھر وہاں نہ ٹھہرنا اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا ہے (چنانچہ یہ حدیث آگے کے باب میں مذکور ہو گی)

۱۱۰۲ - بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُوْمُ وَيُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب: جب پہلے اور دوسرے جمرے کو مارے تو قبلہ رخ کھڑا ہو نرم زمین میں

۱۶۴۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُوْمُ طَوِيْلاً، وَيَدْعُوا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُوْمُ طَوِيْلاً وَيَدْعُو، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْلُ : هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ)).

۱۶۴۲ - ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے طلحہ بن یحییٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ وہ پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھتے اور نرم ہموار زمین میں (یعنی نالے کے اندر) آ جاتے - قبلے کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے - اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر دوسرے جمرے کو مارتے پھر بائیں طرف چل کر نرم زمین میں آ جاتے اور قبلے کی طرف منہ کر کے دیر تک کھڑے دعا کرتے رہتے - اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جمرہ عقبہ کو نالے کے نشیب میں آن کر مارتے اور وہاں دعا وغیرہ کے لئے نہ ٹھہرتے (بلکہ مار کر چل دیتے) اور کہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا -

۱۱۰۳ - بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ

باب: پہلے اور دوسرے جمرے پاس (دعا

جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى

١٦٤٣- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عن سليمانَ عن يونسَ بن يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ((أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، ثُمَّ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلاً، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ. ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ، فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ، وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلاً: فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ. ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا، وَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ)).

کے لئے) ہاتھ اٹھانا

۱۶۴۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے بیان کیا انہوں نے سلیمان سے بیان کیا انہوں نے یونس بن یزید سے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا انہوں نے سالم بن عبداللہ سے بیان کیا کہ (ان کے باپ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارنے پر تکبیر کہتے- پھر آگے بڑھ کر نرم اور ہموار زمین میں چلے جاتے قبلے رخ دیر تک کھڑے رہتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر دوسرے جمرے کو اسی طرح مارتے اور بائیں طرف سرک کر نرم زمین میں قبلہ رخ دیر تک کھڑے رہتے- دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے- پھر جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ) کو نالے کے نشیب میں سے مارتے اور اس کو مار کر وہاں نہ ٹھہرتے- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا-

١١٠٤-بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ. ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو. ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا عَنْ أَبِيهِ

باب: دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا

اور محمد بن بشار یا (ابن مثنیٰ) نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا ہم کو یونس نے خبر دی- انہوں نے زہری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس جمرے کو مارتے جو منیٰ کی مسجد کے پاس ہے- تو سات کنکریاں اس پر مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلے کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے' کھڑے رہتے اور دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے پر آتے اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر نالے کے نزدیک بائیں طرف اتر جاتے اور قبلہ رخ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگتے کھڑے رہتے پھر اس جمرہ پر آتے جو عقبہ پر ہے- اس پر بھی سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے وہاں سے چلے آتے وہاں (دعا کے لئے) نہ ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ایسی ہی حدیث اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے-

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

١١٠٥- بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ، وَالْحَلْقِ قَبْلَ الإِفَاضَةِ

١٦٤٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ - وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ - يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: ((طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ. وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا)).

باب: کنکریاں مارنے کے بعد خوشبو لگانا اور سر منڈانا طواف الزیارۃ سے پہلے

۱۶۴۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں بڑے بزرگ تھے - وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے ان ہاتھوں سے احرام باندھتے وقت آنحضرت ﷺ کے خوشبو لگائی اور احرام کھولتے وقت طواف الزیارۃ سے پہلے اور اپنے ہاتھوں کو کھول کر بتایا (کہ اس طرح خوشبو لگائی)

١١٠٦- باب طواف الوَدَاع

١٦٤٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلاَّ أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ)).

باب: طواف الوداع کا بیان

۱۶۴۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں کہا لوگوں کو یہ حکم تھا کہ اخیر وقت ان کا بیت اللہ پر ہو (طواف الوداع کریں) مگر حیض والی عورت کو یہ طواف معاف ہوا-

١٦٤٦- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ)). تَابَعَهُ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۴۶- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں پھر محصب میں ایک نیند لی - پھر سوار ہو کر خانہ کعبہ کو گئے وہاں طواف کیا - عمرو بن حارث کے ساتھ اس حدیث کو لیث نے بھی روایت کیا کہا مجھ سے خالد نے بیان کیا انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے -

١١٠٧- بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

١٦٤٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

باب: اگر طواف الزیارۃ کر لینے کے بعد عورت کو حیض آجائے

۱۶۴۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَاضَتْ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: ((فَلاَ إِذًا)).

نے خبر دی - انہوں نے عبدالرحمان بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں، کو حیض آ گیا - میں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا وہی ہم کو رکھے گی؟ لوگوں نے کہا وہ طواف الزیارۃ کر چکی ہیں - آپ نے فرمایا تو پھر وہ ہم کو نہیں روک سکتی -

۱۶۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ ((أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ، قَالَ لَهُمْ : تَنْفِرُ، قَالُوا: لاَ نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ، قَالَ: إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَاسْأَلُوا. فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا، فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمَّ سُلَيْمٍ، فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ)) رَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ.

۱۶۴۸- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے کہ مدینہ والوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا ایک عورت کو طواف الزیارۃ کر چکنے کے بعد حیض آئے تو وہ کیا کرے - انہوں نے کہا چل دے - (اور طواف الوداع کرنا ضروری نہیں) مدینہ والوں نے کہا ہم تمہارے قول پر زید بن ثابت کا قول چھوڑ کر عمل نہیں کرنے کے - ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اچھا جب تم مدینہ پہنچنا تو وہاں لوگوں سے یہ مسئلہ پوچھنا وہ لوگ مدینہ میں آئے اور لوگوں سے پوچھا ان میں ام سلیم بھی تھیں انہوں نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کی (گذشتہ) حدیث بیان کی - اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے بھی عکرمہ سے روایت کیا ہے -

۱۶۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ)). قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : إِنَّهَا لاَ تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَخَّصَ لَهُنَّ.

۱۶۴۹- ہم سے مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حائضہ عورت اگر طواف الزیارۃ کر چکی ہو تو چل دے طاؤس نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے - جب تک طواف الوداع نہ کرے، کوچ نہ کرے - پھر میں نے ان سے سنا - (ان کے مرنے سے ایک سال پہلے) وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے ایسی حالت میں کوچ کی اجازت دی ہے -

۱۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلاَ نَرَى إِلاَّ الْحَجَّ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ، وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ

۱۶۵۰- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم (مدینہ سے) آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے - ہماری نیت حج ہی کی تھی خیر آنحضرت ﷺ (مکہ میں) تشریف لائے اور بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا اور احرام نہیں کھولا - آپ کے ساتھ قربانی تھی - جتنے مرد اور عورتیں آپ کے ساتھ تھے، سب نے آپ کے ساتھ طواف

مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَحَاضَتْ هِيَ، فَنَسَكَتْ مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا. فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِه. قَالَ: ((مَا كُنْتِ تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا؟)) قُلْتُ: لاَ. قَالَ: ((فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا)). فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((عَقْرَى حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: ((فَلاَ بَأْسَ انْفِرِي)). فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ)). قَالَ مُسَدَّدٌ ((قُلْتُ: لاَ)). تَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ ((لاَ)).

کیا اور ان میں جن کے ساتھ قربانی نہ تھی' انہوں نے احرام کھول ڈالا - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا وہ کہتی ہیں ہم حج کے سب کام کرتے رہے جب کوچ کی رات آئی - جس رات آپ محصب میں اترے تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے سب اصحاب تو حج اور عمرہ دونوں کر کے لوٹ رہے ہیں - ایک میں ایسی ہوں جو صرف حج کر کے جا رہی ہوں - آنحضرت ﷺ نے فرمایا جن راتوں میں ہم مکہ میں آئے تھے تو نے طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں - آپ نے فرمایا تو ایسا کر اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ اور فلاں جگہ پر مجھ سے آ ملنا - میں عبدالرحمٰنؓ کے ساتھ تنعیم کو گئی - عمرے کا احرام باندھا اور صفیہ بنت حی کو حیض آ گیا آنحضرت ﷺ نے (یہ حال سن کر فرمایا) اری بانجھ سر منڈی تو ہم کو اٹکا کر رکھے گی - کیا تو نے دسویں تاریخ طواف نہیں کیا تھا؟ وہ کہنے لگیں کیوں نہیں - میں تو طواف کر چکی ہوں - آپ نے فرمایا تو پھر کیا غم ہے کوچ کر خیر میں آنحضرت ﷺ سے اس وقت ملی کہ آپ مکہ والوں کے اوپر جا رہے تھے - میں نیچے اتر رہی تھی یا میں چڑھ رہی تھی - آپ اتر رہے تھے - مسدد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے - انہوں نے کہا نہیں - اور مسدد کے ساتھ جریری نے بھی نہیں کا لفظ روایت کیا ہے -

۱۱۰۸ - بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفرِ بِالأَبْطَحِ

باب: کوچ کے دن عصر کی نماز ابطح (محصب) میں پڑھنا

۱۶۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفرِ؟ قَالَ: بِالأَبْطَحِ، افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ)).

۱۶۵۱ - ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھ کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے سمجھ کر آنحضرت ﷺ سے یاد رکھی ہو بھلا آپ نے آٹھویں تاریخ ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ انسؓ نے کہا منیٰ میں' میں نے کہا اچھا کوچ کے دن (۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا بطحا میں مگر تو اپنے امیروں کی طرح کر -

۱۶۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۱۶۵۲ - ہم سے عبدالمتعال بن طالب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن و[illegible] نے بیان کیا' کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی - ان سے قتادہ[illegible] ن کیا - انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے

مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ)).

انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نماز (کوچ کے دن) محصب میں پڑھی پھر ایک نیند وہاں لی بعد اس کے سوار ہو کر خانہ کعبہ کی طرف گئے اور اس کا طواف کیا۔

۱۱۰۹- بَابُ الْمُحَصَّبِ

باب: محصب میں اترنے کا بیان

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ)) يَعْنِي بِالأَبْطَحِ.

۱۶۵۳- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (منیٰ سے کوچ کر کے) محصب میں ایک منزل کرتے وہاں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں سے مدینہ کو نکلنا آسان ہوتا۔

۱۶۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۱۶۵۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا عمرو بن دینار نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ محصب میں اترنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے۔ محصب ایک منزل تھی جہاں آنحضرت ﷺ ٹھہرا کرتے تھے۔

۱۱۱۰- بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

باب: مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں (جو مکہ کے متصل ہے) اور جب مکہ سے (مدینہ کو) لوٹے تو اس کنکریلے میدان میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

۱۶۵۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيتُ بِذِي طُوًى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ. وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلاَّ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا: ثَلاَثًا سَعْيًا، وَأَرْبَعًا مَشْيًا. ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ

۱۶۵۵- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (جب مکہ کو جاتے تو) رات کو ذی طویٰ میں ٹھہر جاتے دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں پھر اس ٹھیکری پر سے مکہ میں داخل ہوتے جو مکہ کی بالائی جانب میں ہے اور جب مکہ میں حج یا عمرے کا احرام باندھے ہوئے آتے تو مسجد کے دروازے ہی پر اپنی اونٹنی بٹھاتے مسجد میں جا کر حجر اسود سے شروع کرتے' سات چکر لگاتے' تین دوڑتے ہوئے اور چار معمولی چال سے پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعات پڑھتے پھر اپنے گھر جانے سے پہلے صفا

يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنِيخُ بِهَا)).

پر جاتے اور صفا مروہ کا طواف کرتے - اور جب حج یا عمرے سے لوٹ کر مدینہ میں آتے تو اپنی اونٹنی کنکریلے میدان میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے - جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی بٹھایا کرتے -

١٦٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: سُئِلَ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ، فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ((نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ)). وَعَنْ نَافِعٍ: ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا - يَعْنِي الْمُحَصَّبَ - الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ - أَحْسِبُهُ قَالَ: وَالْمَغْرِبَ - قَالَ خَالِدٌ : لاَ أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ، وَيَهْجَعُ هَجْعَةً، وَيَذْكُرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ)).

١٦٥٦- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا انہوں نے کہا عبیداللہ عمری سے کسی نے محصب میں اترنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے نافع سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے اور عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی - نافع سے یہ بھی روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہیں محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں مغرب کی بھی خالد نے کہا مجھ کو اس میں شک نہیں ہے کہ عشاء کی نماز بھی اور ایک نیند بھی وہاں لیتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا -

١١١١- بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

باب: مکہ سے لوٹتے وقت بھی ذی طویٰ میں اترنا

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى، حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ، وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ. وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ)).

اور محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ جب مدینہ سے مکہ کو آتے تو رات کو ذی طویٰ میں رہتے صبح کو مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے کوچ کرتے اور ذی طویٰ پر سے جاتے تو رات کو وہاں ٹھہر جاتے صبح تک اور کہتے کہ آنحضرت ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے -

١١١٢- بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوسَمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب: حج کے دنوں میں سوداگری اور جاہلیت کے زمانہ کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا

١٦٥٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ

١٦٥٧- ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابن جریج نے خبر دی عمرو بن دینار نے کہا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت کے زمانہ کی منڈیاں تھی - جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے (حج کے دنوں میں) سوداگری کرنا

كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتّٰى نزلَتْ [البقرة : ۱۹۸]: ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ)).

برا سمجھا- اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری حج کے دنوں میں اللہ کا فضل (ڈھونڈنے روپیہ پیدا کرنے) میں تم پر کوئی گناہ نہیں-

۱۱۱۳-بَابُ الادِّلاَجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب: محصب سے اخیر رات کو چلنا

۱۶۵۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلاَّ حَابِسَتُكُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ ؟)) قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَانْفِرِيْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَذْكُرُ إِلاَّ الْحَجَّ. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَلْقَى عَقْرَى، مَا أُرَاهَا إِلاَّ حَابِسَتُكُمْ)). قَالَ: ((كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَانْفِرِي)). قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ. قَالَ: فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيْمِ. فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا، فَلَقِيْنَاهُ مُدْلِجًا. فَقَالَ: ((مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا)).

۱۶۵۸- ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا (اتفاق سے) صفیہ رضی اللہ عنہا کو اسی رات حیض آیا- جو کوچ کی رات تھی وہ کہنے لگیں، میں سمجھتی ہوں میں تم کو اٹکائے رکھوں گی- آنحضرت ﷺ نے فرمایا اری منڈی کاٹی سر منڈی کیا اس نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر چل امام بخاری نے کہا محمد بن سلام نے بڑھایا مجھ سے محاضر نے بیان کیا کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے ہم کو حج ہی کا لقلقہ لگا تھا- جب مکہ پہنچے تو آپ نے ہم کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا- خیر جب کوچ کی رات ہوئی- تو صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا سر منڈی مونڈی کاٹی میں سمجھتا ہوں یہ تم کو اٹکا دے گی- پھر آپ نے ان سے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الزیارۃ کیا تھا؟ انہوں نے کہا جی- آپ نے فرمایا تو پھر چل دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے تو حج سے پہلے احرام نہیں کھولا تھا (عمرہ نہیں کیا تھا) آپ نے فرمایا تنعیم سے عمرہ کر لے پھر عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کے بھائی عبدالرحمان گئے ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ اخیر رات میں (طواف الوداع کیلئے) نکلے تھے- آپ نے فرمایا فلاں جگہ ہم سے ملنا-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرے کے بابوں کا بیان

۱- بَابُ الْعُمْرَةِ. وُجُوبُ الْعُمْرَةِ وَفَضْلُهَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ أَحَدٌ إِلاَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّهَا. لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ ﴿البقرة].

۱۶۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ)).

باب: عمرے کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہے - اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ نے عمرے کو اپنی کتاب میں حج کے ساتھ رکھا ہے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اور حج اور عمرے کو اللہ کے لئے پورا کرو-

۱۶۵۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبدالرحمان کے غلام تھے - انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرے سے اتر جاتے ہیں اور مقبول حج کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں-

۱۱۱۵- بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

۱۶۶۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ((أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ: لاَ بَأْسَ. قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ)). وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ((سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ. مِثْلَهُ)).

۱۶۶۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ((سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. مِثْلَهُ)).

باب: حج سے پہلے عمرہ کرنا

۱۶۶۰- ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ عکرمہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا حج سے پہلے عمرہ کر لے تو کیسا ہے؟ انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں - عکرمہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے حج سے پہلے عمرہ کیا اور ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے محمد بن اسحاق سے روایت کی مجھ سے عکرمہ بن خالد نے بیان کیا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی-

۱۶۶۱- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہ عکرمہ بن خالد نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر یہی حدیث بیان کی-

۱۱۱۶- بَابُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

نے کتنے عمرے کئے

١٦٦٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ((دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا أُنَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلاَةَ الضُّحَى، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلاَتِهِمْ فَقَالَ: بِدْعَةٌ. ثُمَّ قَالَ لَهُ : كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ : أَرْبَعٌ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ)). وَقَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ : يَا أُمَّاهُ، يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلاَ تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ : مَا يَقُولُ؟ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمُرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ. قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلاَّ وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ)).

۱۶۶۲- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا میں اور عروہ بن زبیر دونوں مسجد نبوی میں گئے وہاں دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ مسجد میں اشراق کی نماز پڑھ رہے ہیں- ہم نے عبداللہ سے پوچھا کہ اشراق کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا بدعت ہے- پھر یہ پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ انہوں نے کہا چار عمرے- ان میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا- ہم نے ان کی بات کو کاٹنا برا سمجھا اتنے میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز حجرے میں سنی- عروہ نے پکار کر کہا مسلمانوں کی ماں! تم نہیں سنتیں ابو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کیا کہہ رہے ہیں- عروہ نے کہا یہ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے چار عمرے کئے تھے- ان میں ایک رجب کے مہینے میں کیا تھا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابو عبدالرحمان پر اللہ رحم کرے- آنحضرت ﷺ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں ابو عبدالرحمان موجود نہ ہوں- اور رجب میں تو آپ نے عمرہ ہی نہیں کیا-

١٦٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَجَبٍ)).

۱۶۶۳- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریج نے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے رجب میں تو کوئی عمرہ ہی نہیں کیا-

١٦٦٤- حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ((سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ أَرْبَعٌ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ - أُرَاهُ - حُنَيْنٍ. قُلْتُ كَمْ حَجَّ؟ قَالَ : وَاحِدَةٌ)).

۱۶۶۴- ہم سے حسان بن حسان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آنحضرت ﷺ نے کتنے عمرے کئے؟ انہوں نے کہا چار ایک تو حدیبیہ کا عمرہ ذیقعد کے مہینے میں جہاں پر مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا اور دوسرا آئندہ سال میں اس عمرے کی قضا ذیقعد مہینے میں جب ان سے صلح کی ہے- تیسرا جعرانہ کا عمرہ جب جنگ حنین کی لوٹ آپ نے بانٹی (چوتھا حج کے ساتھ) میں نے پوچھا حج کتنے کئے؟ انہوں نے کہا ایک-

١٦٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ : ((اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ)).

۱۶۶۵- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو وہ عمرہ کیا تھا جس سے مشرکوں نے آپ کو لوٹا دیا- دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا عمرہ' تیسرے ذیقعد میں عمرہ' چوتھے حج کے ساتھ-

١٦٦٦- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ: ((اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، إِلاَّ الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ)).

۱۶۶۶- ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے اس روایت میں یوں کہا ہے کہ آپؐ نے چاروں عمرے ذیقعد میں کئے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ کیا ایک تو حدیبیہ کا عمرہ دوسرے سال آئندہ اس کی قضا کا تیسرے جعرانہ کا جہاں حنین کی لوٹ کے مال بانٹے چوتھے حج کے ساتھ کا عمرہ (کیونکہ آپؐ نے قران کیا تھا)

١٦٦٧- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فَقَالُوا: ((اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ. وَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ)).

۱۶۶۷- ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے کہا میں نے مسروق اور عطاء اور مجاہد سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذیقعد میں ایک عمرہ کیا اور ابو اسحاق نے کہا میں نے براء بن عازب صحابی رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے ذیقعدہ میں دو عمرے کئے-

١١١٧- بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

باب: رمضان میں عمرہ کرنا

١٦٦٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُولُ: ((قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا - ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا؟)) قَالَتْ : كَانَ لَنَا نَاضِحٌ، فَرَكِبَهُ أَبُو فُلاَنٍ وَابْنُهُ - لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا - وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ. قَالَ : ((فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيْهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ

۱۶۶۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے' انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ ہم سے کہتے تھے- آنحضرت ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا نام لیا تھا- لیکن میں بھول گیا تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی! وہ کہنے لگی میرے پاس پانی لادنے والا ایک اونٹ تھا- اس پر فلانے کا باپ یعنی اس کا خاوند اور اس کا بیٹا سوار ہو کر کہیں چل دیا ہے- ایک ہی اونٹ چھوڑ گیا ہے- اس پر ہم پانی لادتے ہیں- آپؐ نے فرمایا جب رمضان آئے تو عمرہ

حَجَّةً)) أَوْ نَحْواً مِمَّا قَالَ.

کرے رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے-یا ایسا ہی کچھ فرمایا-

۱۱۱۸- بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصبَةِ وَغَيْرِهَا

باب: محصب کی رات میں یا اور کسی وقت میں عمرہ کرنا

۱۶۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الْحَجَّةِ، فَقَالَ لَنَا: ((مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَوْ لاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)). قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ارْفُضِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ)). فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي)).

۱۶۶۹- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدینہ سے اس وقت نکلے کہ ذیحجہ کا چاند آن پہنچا تھا- آپؐ نے فرمایا تم میں جو حج کا احرام باندھنا چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جو عمرے کا احرام باندھنا چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے-اور میں اگر اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا تو میں بھی عمرے ہی کا احرام باندھتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو ہم میں کسی نے عمرے کا احرام کسی نے حج کا اور میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا- تو عرفہ کا دن سر پر آن لگا اور میرا حیض تمام نہیں ہوا تھا- میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا شکوہ کیا آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر عمرے کو چھوڑ دے اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے جب محصب کی رات آئی تو آپؐ نے عبدالرحمٰن کو میرے ساتھ کر کے تنعیم کو بھیجا میں نے اس عمرے کے بدل (جس کو توڑ ڈالا تھا) دوسرا عمرہ کیا-

۱۱۱۹- بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

باب: تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

۱۶۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ)). قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: سَمِعْتُ عَمْرًا، كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو.

۱۶۷۰- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے سنا ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا اور ان کو آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے ان کو عمرہ کرا لائیں- سفیان بن عیینہ نے کبھی یوں کہا میں نے عمرو بن دینار سے سنا کبھی یوں کہا میں نے کئی بار اس حدیث کو عمرو سے سنا-

۱۶۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ

۱۶۷۱- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید نے' انہوں نے حبیب معلم سے' انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ نے حج کا احرام باندھا

وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ : أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا، إِلاَّ مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْ لاَ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لأَحْلَلْتَ)). وَأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ. قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ : أَلَكُمْ هَذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((لاَ، بَلْ لِلأَبَدِ)).

اور سوا آنحضرت ﷺ اور طلحہؓ کے اور کسی کے ساتھ قربانی نہ تھی اور (انہی دنوں) حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یمن سے تشریف لائے- ان کے ساتھ قربانی بھی تھی- انہوں نے کہا میں نے تو اسی کا احرام باندھا جس کا آنحضرت ﷺ نے باندھا- اور آنحضرت ﷺ نے یہاں اپنے اصحاب کو یہ اجازت دے دی تھی کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں- (بیت اللہ اور صفا مروہ کا) طواف کر کے بال کتروائیں- اور احرام کھول ڈالیں- پر جس کے ساتھ قربانی ہو وہ احرام نہ کھولے- اس پر اصحابؓ کہنے لگے کیا ہم منیٰ کو جائیں اور ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہو یہ خبر آپ کو پہنچی- آپؐ نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے وہ معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا- اور جو قربانی میرے ساتھ نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا- خیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا- انہوں نے حج کے سب کام کئے- فقط خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا- جب وہ حیض سے پاک ہوئیں- اور طواف کر چکیں تو کہنے لگیں یارسول اللہ آپؐ سب لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے گھر کو جا رہے ہیں اور میں فقط حج ہی کر کے- آپؐ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تنعیم تک ان کے ساتھ جاؤ- انہوں نے حج کے بعد ذیحجہ میں عمرہ کیا اور ایسا ہوا کہ سراقہ بن مالک بن جعشم آپؐ سے اس وقت ملا جب آپؐ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے- اس نے پوچھا کیا یہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا خاص آپؐ کے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے-

۱۱۲۰- بَابُ الاعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب: حج کے بعد عمرہ کرنا اور قربانی نہ دینا

۱۶۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي هِشَامٌ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْ لاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لأَهْلَلْتُ

۱۶۷۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی کہا مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی- انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) اس وقت نکلے جب ذیحجہ کا چاند آن پہنچا تھا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جس کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے تو وہ عمرے کا احرام باندھے اور میں اگر قربانی نہ لاتا تو عمرے ہی کا احرام باندھتا- خیر

بَعْمْرَةٍ)). فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحِضْتُ قَبْلَ اَنْ اَدْخُلَ مَكَّةَ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ))، فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَرْدَفَهَا، فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَقَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلاَ صَدَقَةٌ وَلاَ صَوْمٌ)).

بعضوں نے عمرے کا احرام باندھا اور بعضوں نے حج کا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا- لیکن مکہ پہنچنے سے پہلے مجھ کو حیض آیا عرفہ کا دن آگیا میں حیض ہی میں تھی- آخر میں نے اس کا شکوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے- اور سر کھول ڈال کنگھی کر لے اور حج کا احرام باندھ لے- میں نے ایسا ہی کیا جب محصب کی رات ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ کر کے مجھ کو تنعیم بھیجا- عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے مجھ کو اپنے پیچھے بٹھالیا میں نے اگلے عمرے کے بدل دوسرے عمرے کا احرام باندھا- اللہ نے (اپنے فضل سے) مجھ کو حج بھی کرادیا اور عمرہ بھی- نہ مجھے قربانی دینا پڑی' نہ خیرات' نہ روزے رکھنا پڑے-

۱۱۲۱- بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

باب: عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ثواب ہے

۱۶۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الأَسْوَدِ، قَالاَ : ((قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : يَا رَسُولَ اللهِ، يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ؟ فَقِيْلَ لَهَا : ((انْتَظِرِيْ، فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأَهِلِّي، ثُمَّ ائْتِنَا بِمَكَانِ كَذَا، وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ)).

۱۶۷۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے قاسم بن محمد سے- اور عبداللہ بن عون نے اس حدیث کو ابراہیم نخعی سے بھی روایت کیا انہوں نے اسود سے قاسم اور اسود دونوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ تو دو دو نیکیاں لے کر جا رہے ہیں- اور میں ایک ہی نیکی لے جاؤں- آپؐ نے فرمایا ٹھہر جا جب تو حیض سے پاک ہو تو تنعیم کو جا وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر فلاں جگہ آن کر ہم سے مل جائیو- مگر بات یہ ہے کہ ثواب تو اتنا ہی ملے گا جتنا تو خرچ کرے یا جتنی تو تکلیف اٹھائے-

۱۱۲۲- بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ، هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ؟

باب: (حج کے بعد) عمرہ کرنے والا عمرے کا طواف کر کے مکہ سے چل کھڑا ہو تو طواف الوداع کی ضرورت ہے یا نہیں؟

۱۶۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُهَلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ

۱۶۷۴- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے افلح بن حمید نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں حج کے آداب

الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا سَرِفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا)). وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً. فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيكِ؟)) قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ، فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: ((وَمَا شَأْنُكِ؟)) قُلْتُ: لَا أُصَلِّي. قَالَ: ((فَلَا يَضُرُّكِ، أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ، عَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِهَا)).

قَالَتْ: فَكُنْتُ، حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: ((اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ، فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا، أَنْتَظِرُكُمَا هَهُنَا)). فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: ((فَرَغْتُمَا؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ، وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ)).

کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے تو ہم سرف میں اترے آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا دیکھو! جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ حج کو عمرہ کر دینا چاہے تو کر دے - البتہ جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا - اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب میں سے کئی مقدور والوں کے ساتھ قربانی تھی ان کو یہ نہ ہو سکا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں خیر آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے' میں رو رہی تھی - آپؐ نے پوچھا تو روتی کیوں ہے - میں نے کہا آپؐ نے اپنے اصحاب کو جو فرمایا میں نے سنا لیکن میں عمرہ کیونکر کر سکتی ہوں - آپؐ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا میں نماز نہیں پڑھتی - آپؐ نے فرمایا حرج کیا ہے تو بھی آخر آدم کی بیٹی ہے جو اور بیٹیوں کی قسمت میں لکھا گیا ہے وہی تیری بھی قسمت میں' تو اپنے حج پر قائم رہ شائد اللہ عمرہ بھی تجھے نصیب کرے - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں چپ رہی جب ہم (حج سے فراغت کر کے) منیٰ سے چلے محصب میں اترے تو آپؐ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اپنی بہن کو لے کر حرم کی سرحد کے پار جاؤ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے گی پھر تم دونوں بھائی بہن طواف سے فراغت کر لو میں یہاں تمہارا منتظر ہوں - ہم آدھی رات کو لوٹ کر آئے آپؐ نے فرمایا فراغت ہوئی میں نے کہا جی ہاں! تب آپؐ نے کوچ پکارا - لوگ چل کھڑے ہوئے - وہ لوگ بھی چلے جو صبح کی نماز سے پہلے طواف الوداع کر چکے تھے - پھر آپؐ بھی مدینہ کی طرف روانہ ہوئے -

۱۱۲۳ - بَابُ يَفْعَلُ فِي الْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ فِي الْحَجِّ

باب: عمرے میں بھی انہی کاموں کا پرہیز ہے' جن کا حج میں پرہیز ہے

۱۶۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ ((أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ - أَوْ قَالَ صُفْرَةٌ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ

۱۶۷۵ - ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطاء نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی بن امیہ نے انہوں نے اپنے باپ یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا - آپؐ جعرانہ میں تھے - ایک چغہ پہنے ہوئے اس پر خوشبو یا زردی کا نشان تھا - اس نے پوچھا عمرے میں آپؐ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ میں کیا کروں اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر وحی اتاری - لوگوں نے ایک کپڑا آپؐ کو اوڑھا دیا - اور مجھے آرزو تھی کہ

النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ. فَقَالَ عُمَرُ : تَعَالَ، أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ : كَغَطِيطِ الْبَكْرِ - فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخُلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ)).

میں وحی اترتے ہوئے آپ کو دیکھوں- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلایا- کہنے لگے تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے ہوئے دیکھوں؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کپڑے کا ایک کنارہ اٹھایا- میں نے آپ کو دیکھا آپ خراٹے لے رہے تھے میں سمجھتا ہوں جیسے کولا اونٹ خراٹے لیتا ہے- خیر جب وحی اترنا موقوف ہوا تو آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ جو عمرے کا حال پوچھتا تھا- ایسا کر اپنا چغہ اتار ڈال اور خوشبو کا نشان دھو ڈال اور (زعفران کی) زردی صاف کر اور جیسے حج میں کرتا ہے ویسا ہی عمرے میں بھی کر-

١٦٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : ((قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ- وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ - أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾. فَلاَ أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلاَّ، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ - فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي الأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾. زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ: مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلاَ عُمْرَتَهُ مَا لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

١٦٧٦- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں' ان دنوں میں کم سن تھا- بتلاؤ تو اللہ تعالیٰ جو (سورہ بقرہ میں) فرماتا ہے' صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں' پھر جو کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو ان میں پھرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا- اس کا مطلب تو یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں ہرگز نہیں اگر یہ مطلب ہوتا جو تو کہتا ہے تو قرآن میں یوں اترتا تو ان میں پھیرا نہ کرنے سے وہ گنہگار نہ ہوگا- یہ بات ہے کہ یہ آیت انصاری لوگوں کے باب میں اتری وہ مناۃ بت کے نام کا احرام باندھا کرتے تھے- جو قدید کے مقابل رکھا تھا- وہ صفا مروہ کا پھیرا برا سمجھتے تھے- جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا' اس وقت اللہ جل جلالہ نے (سورۃ بقرۃ میں) یہ آیت اتاری- صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں- جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے- وہ ان کا پھیرا کرنے سے گنہگار نہ ہوگا- سفیان اور ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اتنا اور بڑھایا جو کوئی صفا اور مروہ کا پھیرا نہ کرے تو اللہ اس کا حج پورا نہ کرے گا-

١١٢٤- بَابُ مَتَى يَحِلُّ

باب: عمرہ کرنے والا احرام سے کب نکلتا

الْمُعْتَمِرُ؟ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ

((أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا)).

ہے؟اور عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی

کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں اور بیت اللہ صفا مروہ کا طواف کر کے بال کترائیں اور احرام سے نکل جائیں-

۱۶۷۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : ((اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ، وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهَا مَعَهُ، وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي: أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ : لاَ)). قَالَ حَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ قَالَ: ((بَشَّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ)).

۱۶۷۷- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے جریر سے انہوں نے اسماعیل سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ عمرہ کیا- جب آپ مکہ پہنچے تو طواف کیا ہم نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا اور آپ صفا مروہ پر تشریف لے گئے ہم بھی آپ کے ساتھ گئے اور ہم آپ پر آڑ کئے ہوئے تھے- ایسا نہ ہو کوئی مکہ والا (کافر) آپ کو تیر مارے میرے ایک ساتھی نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ کعبے کے اندر بھی گئے تھے؟انہوں نے کہا نہیں پھر اس نے کہا اچھا بیان کرو- آپ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے کیا فرمایا تھا؟انہوں نے کہا کہ یہ فرمایا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری دو جو خول دار موتی کا ہے نہ اس میں غل شور ہے نہ کوئی تکلیف-

۱۶۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: ((سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا، ﴿وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾. قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ((لاَ يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ)).

۱۶۷۸- ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر کوئی شخص عمرے میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے- وہ اپنی عورت سے صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) مکہ میں تشریف لائے- بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم ؑ کے پیچھے دو رکعات پڑھیں- اور صفا مروہ کے پھیرے کئے سات بار اور تم کو آنحضرت ﷺ کی پیروی اچھی پیروی ہے- عمرو بن دینار نے کہا ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے کہا اپنی عورت سے صحبت نہیں کر سکتا- جب تک صفا مروہ کا پھیرا نہ کرے-

۱۶۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ

۱۶۷۹- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے وہ قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق

طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِمَا أَهْلَلْتَ؟)) قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلاَلٍ كَإِهْلاَلِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ((أَحْسَنْتَ))، طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ. فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ، فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ. حَتَّى كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ فَقَالَ : إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ)).

بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ پاس بطحاء میں حاضر ہوا- آپ وہاں اترے ہوئے تھے- آپ نے فرمایا کیا تو حج کے ارادے سے آیا ہے؟ میں نے کہا جی! آپ نے فرمایا تو نے لبیک میں کیا کہا؟ میں نے کہا لبیک اسی احرام کے جو احرام آنحضرت ﷺ نے باندھا- آپ نے فرمایا تو اچھا کیا اب بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لے' پھر احرام کھول ڈال- میں نے کعبے کا طواف کیا اور صفا مروہ کا پھر قیس قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا- اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں- پھر حج کا احرام باندھا میں لوگوں کو ایسا ہی کرنے کا فتویٰ دیتا رہا- یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا ہم کو حکم دیتی ہے اور جو آنحضرت ﷺ کے قول کو لیں تو آپ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا- جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لی-

۱۶۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ ((أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ: صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ)).

۱۶۸۰- ہم سے احمد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن وہب نے کہا ہم کو عمرو نے خبر دی انہوں نے ابوالاسود سے ان سے عبداللہ نے بیان کیا جو اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے غلام تھے- وہ اسماء سے سنتے جب وہ حجون (پہاڑ) پر گزرتیں تو یہ کہتیں حضرت محمد ﷺ پر اپنی رحمت بھیجے ہم ان کے ساتھ اس جگہ اترے ان دنوں ہم ہلکے پھلکے تھے ہمارے پاس سواریاں کم تھیں توشے بھی کم تھے تو میں اور میری بہن عائشہؓ اور زبیرؓ اور فلاں فلاں نے (حج کو فسخ کر کے) عمرہ کیا ہم لوگ کعبے کو چھوتے ہی (طواف کرتے ہی) احرام سے نکل گئے پھر تیسرے پہر کو ہم نے حج کا احرام باندھا-

۱۱۲۵- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ؟

باب: جب کوئی حج یا عمرے یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے

۱۶۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ : ((لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ،

۱۶۸۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ جب جہاد یا حج یا عمرے سے لوٹتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہتے (تین بار اللہ اکبر) پھر فرماتے اللہ کے سوا کوئی پوجنے کے لائق نہیں- وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں- اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو تعریف بھاتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے-

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ)).

ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے' اپنے مالک کی بندگی کرنے والے' اس کو سجدہ کرنے والے' اپنے مالک کی تعریف کرنے والے' اس اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی کمک کی اور کافروں کی فوجوں کو بھگادیا۔

۱۱۲۶- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ، وَالثَّلاَثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: جو حاجی مکہ میں آئیں ان کا استقبال کرنا' اور تین آدمیوں کا ایک جانور پر چڑھنا

١٦٨٢- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ)).

۱۶۸۲- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد حذا نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو عبدالمطلب کی اولاد میں سے کئی لڑکوں نے آپؐ کا استقبال کیا آپؐ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو پیچھے۔

۱۱۲۷- بَابُ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ

باب: مسافر کا صبح کو اپنے گھر میں آنا

١٦٨٣- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ)).

۱۶۸۳- ہم سے احمد بن حجاج شیبانی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے' انہوں نے عبیداللہ عمری' سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ (جب مدینہ سے) مکہ کو روانہ ہوتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے۔ اور جب (مدینہ کو) لوٹ کر آتے تو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں نماز پڑھتے پھر رات کو وہیں رہ جاتے صبح تک۔

۱۱۲۸- بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

باب: شام کو گھر میں آنا

١٦٨٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لاَ يَدْخُلُ إِلاَّ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً)).

۱۶۸۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے' ہمام بن یحییٰ نے' انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (سفر سے) اپنے گھر والوں میں رات کو نہ آتے یا صبح کو آتے یا شام کو (زوال سے لے کر غروب تک)

۱۱۲۹- بَابُ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا

باب: جب آدمی اپنے شہر میں آئے

بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

تورات کو گھر میں نہ جائے

۱۶۸۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلاً)).

۱۶۸۵- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ محارب سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۰- بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ

باب: جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو سواری کو تیز کرنا

۱۶۸۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ ((حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا)).

۱۶۸۶- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹ کر آتے تو مدینہ کی چڑھائیاں دیکھتے اور اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی جانور ہوتا تو اس کو ایڑ لگاتے ابو عبداللہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا حارث بن عمیر نے حمید طویل سے اس حدیث میں اتنا بڑھایا (مدینہ کی محبت سے)

۱۶۸۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ((جُدُرَاتِ)). تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ.

۱۶۸۷- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر سے وہ حمید سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے' یہی حدیث اس میں بجائے چڑھائیوں کے دیواریں ہیں' اسماعیل کی طرح حارث بن عمیر نے بھی اس کو روایت کیا۔

۱۱۳۱- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ﴿وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ [البقرة:]

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا اور گھروں میں دروازوں سے آؤ

۱۶۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ((نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِيْنَا، كَانَتِ الأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاؤُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ، وَلَكِنْ مِنْ ظُهُوْرِهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ، فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذَلِكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا، وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى، وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾)).

۱۶۸۸- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا وہ کہتے تھے - یہ آیت (گھروں میں دروازوں سے آؤ) ہم انصاری لوگوں کے باب میں اتری - وہ جب حج کر کے آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے نہ گھستے بلکہ گھروں کی پشت کی طرف سے - ایک انصاری آدمی کہیں گھر کے دروازے سے گھس آیا تو اس کو لعنت ملامت ہونے لگی - اس وقت یہ آیت اتری یہ کوئی نیکی نہیں کہ گھروں میں پشت کی طرف سے آؤ - نیکی تو یہ ہے کہ گناہ سے بچو اور گھروں میں دروازوں سے گھسو -

۱۱۳۲- بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

باب: سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے

۱۶۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ. فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ)).

۱۶۸۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے' انہوں نے ابو صالح' سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا سفر کیا ہے' گویا ایک قسم کا عذاب ہے- آدمی کو کھانا' پانی' سونا (آرام کے ساتھ) نہیں ملتا- اس لئے جب کوئی اپنا کام پورا کر چکے تو (سفر سے) جلدی اپنے گھر والوں میں لوٹ آئے-

۱۱۳۳- بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ يُعَجِّلُ إِلَى أَهْلِهِ

باب: مسافر جب جلد چلنے کی کوشش کر رہا ہو اور اپنے گھر میں شتابی پہنچنا چاہے تو کیا کرے

۱۶۹۰- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ - جَمَعَ بَيْنَهُمَا - ثُمَّ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا)).

۱۶۹۰- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہیں نے کہا مجھ کو زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ میں رستے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا- ان کو صفیہ بنت ابی عبید (اپنی بی بی) کی سخت بیماری کی خبر آئی- وہ بہت تیز چلے- جب شفق ڈوبنے لگی تو سواری سے اترے اور مغرب عشاء کی نماز ملا کر پڑھی- پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کو جب جلد چلنے کی ضرورت ہوتی تو مغرب کی نماز میں دیر کرتے اور مغرب عشاء کو ملا کر پڑھ لیتے-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے بڑا مہربان

۲۷- بَابُ الْمُحْصَرِ وَجَزَاءِ الصَّيْدِ

باب: محرم کے روکے جانے اور شکار کا بدلہ دینے کے بیان میں

وَقَوْلِهِ اللهِ: [البقرة:۱۹۶]. ﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ، وَلَا تَحْلِقُوا رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ﴾. وَقَالَ عَطَاءٌ: الإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ.

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا پھر اگر تم روکے جاؤ' تو جو قربانی ہو سکے وہ بھیجو- اور اپنا سر اس وقت تک نہ منڈاؤ (احرام نہ کھولو) جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ لگے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا جو چیز روکے اس کا یہی حکم ہے-

١١٣٥ - بَابُ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

باب: عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے

١٦٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: ((أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِيْنَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ : إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ)).

١٦٩١- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج کے زمانہ میں) مکہ کو عمرہ کرنے کے لئے چلے تو کہنے لگے اگر میں کعبے میں جانے سے روکا گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسا آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہم لوگوں نے کیا تھا تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا- اس خیال سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھی جس سال حدیبیہ میں روکے گئے عمرے کا احرام باندھا تھا-

١٦٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ ((أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالاَ: لاَ يَضُرُّكَ أَنْ لاَ تَحُجَّ الْعَامَ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ. فَقَالَ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ. وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْعُمْرَةَ إِنْ شَاءَ اللهُ، أَنْطَلِقُ، فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ. فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ. أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي. فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى، وَكَانَ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ)).

١٦٩٢- ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے' انہوں نے نافع سے' ان سے عبیداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس زمانہ میں گفتگو کی جب عبداللہ بن زبیر پر حجاج کا لشکر آیا تو کہنے لگے اس سال حج نہ کرو' تو کیا نقصان ہے- ہم ڈرتے ہیں کہیں تم کعبے سے روک نہ دیے جاؤ- انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے- قریش کے کافروں نے آپ کو بیت اللہ میں جانے سے روکا آخر آپؐ نے اپنی قربانی کا نحر کیا اور سر منڈا ڈالا- عبداللہ نے کہا میں تم کو گواہ کرتا ہوں- میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا- اگر خدا کو منظور ہے میں تو جاتا ہوں پھر اگر کسی نے کعبے سے مجھ کو نہ روکا تب تو میں طواف کر لوں گا- ورنہ اگر روکا گیا تو جیسے آنحضرت ﷺ نے کیا میں آپؐ کے ساتھ تھا- ویسا ہی میں بھی کروں گا- آخر انہوں نے ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا- تھوڑی دیر چلے پھر کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں یکساں ہے- تم گواہ رہنا- میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر ان کا احرام دسویں تاریخ ہی کھلا وہ قربانی لے گئے تھے- وہ کہتے تھے- (پورا) احرام اس وقت کھلتا ہے جب مکہ میں جا کر ایک طواف (یعنی طواف الزیارۃ) کرے-

١٦٩٣ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ : ((أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ بِهَذَا)).

١٦٩٣- مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض بیٹوں نے ان سے کہا اس سال تم ٹھہر جاؤ (تو اچھا ہے-)

١٦٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

١٦٩٤- ہم سے محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم

صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ، وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلاً)).

سے معاویہ بن سلام نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ (حدیبیہ کے سال مکہ میں جانے سے) روکے گئے- آپؐ نے (حدیبیہ میں) اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت کی اور قربانی کو نحر کیا پھر سال آئندہ (دوسرا) عمرہ کیا-

١١٣٦- بَابُ الإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

باب: حج سے روکے جانے کا بیان

١٦٩٥- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلاً فَيُهْدِيَ أَوْ يَصُومَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا)).

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ . . نَحْوَهُ.

١٦٩٥- ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اگر تم میں سے کوئی حج سے روکا جائے تو کیا اس کو آنحضرت ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے (آپ کی سنت پر عمل کرے) آپؐ نے (جب روکے گئے) تو بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا پھر کسی چیز کا پرہیز نہ رہا دوسرے سال حج کرے اور قربانی دے یا اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو روزے رکھے- یہ حدیث عبداللہ بن مبارک سے' انہوں نے معمر سے' انہوں نے زہری سے' انہوں نے سالم سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی مروی ہے-

١١٣٧- بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

باب: جب آدمی روکا جائے تو پہلے قربانی نحر کرے پھر سر منڈائے

١٦٩٦- حَدَّثَنَا مُحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ)).

١٦٩٦- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے' انہوں نے عروہ سے' انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ (جس سال عمرے سے روکے گئے) پہلے نحر کیا پھر سر منڈایا اپنے اصحاب کو بھی ایسا ہی حکم دیا-

١٦٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ. قَالَ: وَحَدَّثَ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ وَسَالِمًا كُلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُعْتَمِرِينَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ،

١٦٩٧- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابوبدر شجاع بن ولید نے خبر دی انہوں نے عمرو بن محمد عمری سے انہوں نے کہا نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے اپنے باپ سے گفتگو کی (کہ اس سال حج کو نہ جاؤ) انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ عمرے کی نیت سے نکلے قریش کے کافروں نے ہم کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا-

فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ)).

آخر آنحضرت ﷺ نے اپنے اونٹوں کو نحر کر ڈالا اور سر منڈایا-

۱۱۳۸- بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

باب: اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے روکے گئے شخص پر قضا لازم نہیں

وقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلاَ يَرْجِعُ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَهُوَ مُحْصِرٌ نَحَرَهُ إِنْ كَانَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْعَثَ، وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ: يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ، لأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَلاَ يَعُودُوا لَهُ. وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ.

اور کہا روح نے شبل بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے کہا قضا اس پر لازم ہے جو عورت سے صحبت کر کے اپنا حج توڑے لیکن جس کو کوئی عذر ہو جائے- دشمن روکے یا اور کچھ (بیماری) تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ قربانی ہو اور اس کو حرم میں نہ بھیج سکے تو وہیں نحر کر دے اور اگر حرم تک بھیج سکتا ہے تو جب تک قربانی وہاں نہ پہنچ لے اس کا احرام نہیں کھول سکتا اور امام مالک وغیرہ نے کہا جب وہ رک جائے تو جہاں کہیں چاہے وہیں قربانی نحر کر دے- اور سر منڈا ڈالے اور اس پر قضا لازم نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حدیبیہ میں نحر کیا اور وہیں سر منڈایا اس سے پہلے کہ وہ طواف کریں اور قربانی بیت اللہ کو پہنچے پھر کسی روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو قضا کا حکم دیا ہو یاد ہرانے کا اور حدیبیہ حرم کی حد سے باہر تھی-

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ: ((إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ - ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلاَّ وَاحِدٌ. فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلاَّ وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ. ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا. وَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ

۱۶۹۸- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب فساد کے وقت (حجاج کے زمانہ) میں عمرے کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے- تو انہوں نے کہا دیکھو اگر کہیں میں بیت اللہ جانے سے روکا گیا- تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسے ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ کیا تھا- پہلے انہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا- اس خیال سے کہ آنحضرت ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال صرف عمرے کا احرام باندھا تھا- پھر انہوں نے سوچا اور کہنے لگے عمرہ اور حج دونوں یکساں ہیں اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا عمرہ اور حج یکساں ہیں- تم گواہ رہنا میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی اپنے اوپر واجب کر لیا پھر دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا اور اس کو کافی سمجھا اور

مُجْزِيًا عَنْهُ، وَأَهْدَى)).

قربانی بھی ساتھ لے گئے تھے-

١١٣٩- بَابُ قَولِ اللهِ تَعَالَى

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦].

وَهُوَ مُخَيَّرٌ، فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

باب: اللہ تعالیٰ نے فرمایا

جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا پھر اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی دے

روزے تین دن تک رکھنا چاہئیں-

١٦٩٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((احْلِقْ رَأْسَكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ بِشَاةٍ)).

١٦٩٩- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید بن قیس سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے کعبؓ سے فرمایا شائد جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں! یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا تو اپنا سر منڈا ڈال اور تین دن روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری کی قربانی کر-

١١٤٠- بَابُ قَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ صَدَقَةٍ﴾ وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

باب: اسی آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا حکم دیا اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

١٧٠٠- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: ((وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: ((يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاحْلِقْ رَأْسَكَ - أَوْ قَالَ: ((احْلِقْ)) - قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ﴾ إِلَى آخِرِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ)).

١٧٠٠- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سیف بن سلیمان مکی نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے مجاہد نے کہا میں نے عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ سے سنا ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس ٹھہرے میرے سر سے ٹپ ٹپ جوئیں گر رہی تھیں- آپؐ نے فرمایا جوؤں نے تجھ کو تکلیف دے رکھی ہے میں نے کہا جی! آپؐ نے فرمایا سر منڈا ڈال- کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باب میں ہی یہ آیت اتری ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ﴾ اخیر تک پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تین روزے رکھ یا ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو بانٹ دے یا جو میسر ہو قربانی کر-

١١٤١ - بَابُ الإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

باب: فدیہ میں ہر فقیر کو آدھا صاع دے

١٧٠١ - حَدَّثَنَ أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: ((جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ، فَقَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً. حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ: ((مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى. تَجِدُ شَاةً؟)) فَقُلْتُ: لاَ. فَقَالَ: ((فَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ)).

١٧٠١- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اصبہانی سے' انہوں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے کہا میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا- میں نے ان سے پوچھا فدیہ جس کا ذکر قرآن میں ہے کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ آیت خاص میرے باب میں اتری مگر اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے ہوا یہ کہ مجھ کو آنحضرت ﷺ کے پاس اٹھا کر لائے- اور جوؤں کا یہ حال تھا میرے منہ پر گری آتی تھیں- آپؐ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تجھے ایسی بیماری ہے- جیسے میں دیکھ رہا ہوں یا تیری تکلیف اس حد کو پہنچ گئی ہے جیسے میں دیکھ رہا ہوں- تجھ کو ایک بکری کا مقدور ہے- میں نے عرض کیا جی نہیں- آپؐ نے فرمایا تو تین روز رکھ ڈال یا چھ فقیروں کو آدھا آدھا صاع اناج دے دے-

١١٤٢ - بَابُ النُّسُكُ شَاةٌ

باب: نسک سے مراد (قرآن میں) بکری ہے

١٧٠٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَإِنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ الْقَمْلُ، فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟)) قَالَ: نَعَم. فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا، وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ. فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ)). وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى

١٧٠٢- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے روح نے کہا ہم سے شبل بن عباد مکی نے' وہ عبداللہ بن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے انہوں نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا وہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے ان کو دیکھا اس قدر جوئیں ان کے سر میں ہو گئیں تھی کہ منہ پر گری آتی تھیں- آپؐ نے فرمایا کیا ان جوؤں سے تجھ کو تکلیف ہے؟ کعب نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اچھا سر منڈا ڈال- اس وقت آپؐ حدیبیہ میں تھے- لوگوں کو ابھی یہ نہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ حدیبیہ میں رہ جائیں گے ان کو مکے جانے کی امید تھی- تب اللہ تعالیٰ نے فدیہ کی آیت اتاری- آنحضرت ﷺ نے کعبؓ کو یہ حکم دیا کہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ فقیروں کو دے دے یا ایک بکری کی قربانی کرے یا تین دن روزے رکھے اور محمد بن یوسف سے روایت ہے- انہوں نے کہا ہم سے ورقاء نے بیان کیا وہ ابن ابی نجیح سے- انہوں نے مجاہد سے ہم کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے خبر دی- انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو دیکھا یہ حال تھا کہ جوئیں گر رہی تھیں-

وَجْهِهِ)) مِثْلَهُ.

پھر یہی حدیث بیان کی-

۱۱۴۳- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَلاَ رَفَثَ﴾ [البقرة: ۱۹۷].

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں) یہ فرمانا حج میں شہوت کی باتیں نہیں کرنی چاہئے

۱۷۰۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۱۷۰۳- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوحازم سے- انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرے پھر شہوت کی بات منہ سے نہ نکالے' نہ گناہ کرے تو وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا-

۱۱۴۴- بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة: ۱۹۷].

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا حج میں گناہ اور جھگڑا نہ کرنا چاہئے (البقرہ: ۱۹۷)

۱۷۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)).

۱۷۰۴- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اس گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرلے اور شہوت کی فحش باتیں نہ بکے نہ گناہ کرے وہ ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا پیدائش کے دن تھا-

۱۱۴۵- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا

﴿لاَ تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ، عَفَا اللهُ عَمَّا سَلَفَ، وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ، وَاللهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ. أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا، وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [المائدة: ۹۵].

احرام کی حالت میں شکار نہ کرو- اور جو کوئی عمداً ایسا کرے تو جیسا جانور مارے ویسا چوپایہ بدلہ میں دے- دو معتبر آدمی اس کا فیصلہ کر دیں یہ قربانی کے لئے کعبہ میں بھیج دیا جائے یا فقیروں کو کھانا کھلا کر گناہ کا اتار کرے یا اتنے روزے رکھے تاکہ اپنے کئے کی سزا چکھے اللہ نے جو ہو چکا وہ تو معاف کر دیا پھر جو ایسا کرے تو اس سے اللہ بدلہ لے گا- اور اللہ زبردست ہے' بدلہ لینے والا- لیکن احرام میں تم کو دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور دوسرے مسافروں کے فائدے کے لئے درست ہے- اور جنگل کا شکار جب تک تم احرام باندھے ہو تم پر حرام ہے- اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم اکٹھے کئے جاؤ گے- (المائدہ: ۹۵)

١١٤٦ - بَابُ إِذَا صَادَ الْحَلاَلُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ أَكَلَهُ

باب: اگر بے احرام والا شکار کرے اور احرام والے کو تحفہ بھیجے تو وہ کھا سکتا ہے

وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا. وَهُوَ غَيْرِ الصَّيْدِ، نَحْوَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ يُقَالُ عَدْلُ ذَلِكَ: مِثْلُ. فَإِذَا كَسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذَلِكَ. قِيَامًا: قَوَامًا يَعْدِلُونَ : يَجْعَلُونَ عَدْلاً.

اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم نے کہا جو جانور شکار کا نہیں ہے - مثلاً اونٹ گائے' مرغی' گھوڑا تو احرام والا اس کو ذبح کر سکتا ہے - قرآن مجید میں جو عدل کا لفظ ہے - اس کا معنی مثل یعنی برابر اگر عین کو زیر کرے یعنی عدل تو اس کا معنی ہم وزن اور (سورۂ مائدہ میں) قیاما اللہ کا معنی ان کا گزارہ (سورہ انعام میں) يَعْدِلُونَ کا معنی برابر کرتے ہیں -

١٧٠٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ((انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ. وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي تَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي. فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأُسَيِّرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ : أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتُعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَؤُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ، فَانْتَظِرْهُمْ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ. فَقَالَ لِلْقَوْمِ: ((كُلُوا)). وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

١٧٠٥ - ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے' انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے' انہوں نے کہا میرے باپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے سال گئے - وہ احرام نہیں باندھے تھے - ان کے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے - کسی نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا کہ ایک دشمن آپ سے لڑنا چاہتا ہے - ابو قتادہ نے کہا تو آنحضرت ﷺ چلے میں بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا - اتنے میں وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے - میں نے جو دیکھا تو ایک گور خر جا رہا ہے - میں نے اس پر گھوڑا اٹھایا اور برچھے سے مار کر اس کو تھما دیا میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی انہوں نے مدد دینے سے انکار کیا - پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا ہم ڈرے کہیں آنحضرت ﷺ سے جدا نہ رہ جائیں - میں نے آپ کو ڈھونڈھا کبھی گھوڑا تیز چلاتا کبھی آہستہ آخر مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص آدھی رات کو ملا میں نے پوچھا تو نے آنحضرت ﷺ کو کہاں چھوڑا؟ اس نے کہا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا - اور آپ کا ارادہ تھا کہ سقیا پہنچ کر دوپہر کو آرام کریں - غرض میں آپ سے مل گیا - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے اصحابؓ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں - وہ ڈر گئے کہیں آپ سے جدا نہ رہ جائیں تو ان کا انتظار کیجئے - پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک گور خر مارا اس کا بچا ہوا گوشت کچھ میرے پاس ہے - آپ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ - وہ احرام باندھے ہوئے تھے -

١١٤٧ - بَابُ إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا

باب: احرام والے لوگ شکار دیکھ کر ہنس دیں اور بے احرام والا سمجھ جائے (شکار

فَفَطِنَ الْحَلَالُ

کرے تو) وہ بھی کھا سکتے ہیں

۱۷۰۶- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: ((انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ، فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ، فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ، فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْهُ. ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ، أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا. فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ : أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ : تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا. فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَؤُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ، فَانْظُرْهُمْ، فَفَعَلَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ، وَإِنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ فَاضِلَةً. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لأَصْحَابِهِ ((كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ)).

۱۷۰۶- ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مبارک نے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے' ان کے باپ نے ان سے بیان کیا ہم حدیبیہ کے سال آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلے آپؐ کے اصحاب احرام باندھے ہوئے تھے - لیکن میں نہیں باندھے تھا - ہم کو خبر پہنچی کہ غیقہ مقام میں دشمن ہے - ہم اس طرف چلے میرے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا اور ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے - میں نے خیال کیا کیا دیکھتا ہوں گورخر ہے - میں نے گھوڑا اس پر لگایا آخر برچھا مار کر اسکو تھما دیا - پھر میں نے ان سے مدد چاہی - انہوں نے مجھ کو مدد دینے سے انکار کیا - خیر ہم سب نے اس کا گوشت چکھا - پھر میں آنحضرت ﷺ سے مل گیا ہم ڈر گئے تھے کہاں پیچھے رہ جاتے ہیں - کبھی اپنا گھوڑا تیز چلاتا کبھی دھیما راتوں رات مجھ کو بنی غفار کا ایک شخص ملا - میں نے اس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نے کہاں پر چھوڑا - وہ کہنے لگا میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا - آپؐ دوپہر کو سقیا پر آرام کرنے والے تھے - خیر میں آپ سے جا کر ملا - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کے اصحاب نے میرے ہاتھ سلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ عرض کرا کر بھیجا ہے - وہ ڈر رہے ہیں - کہیں دشمن ان کو کاٹ کر آپؐ سے جدا نہ کر دے - ذرا ان کا انتظار کر لیجئے - آپؐ نے ایسا ہی کیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک گورخر شکار کیا - اس کا بچا ہوا گوشت ہمارے پاس ہے - آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے -

۱۱۴۸- بَابُ لاَ يُعِيْنُ الْمُحْرِمُ الْحَلاَلَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

باب: احرام والا شخص بے احرام والے کی مارنے میں مدد نہ کرے

۱۷۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلاَثٍ)) ح.

۱۷۰۷- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد نافع سے جو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے غلام تھے - انہوں نے ابو قتادہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ قاحہ مقام میں تھے - جو مدینہ سے تین منزل پر ہے - (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے علی

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ)). فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءُونَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ - يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ - فَقَالُوا : لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، إِنَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ تَأْكُلُوا. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ((كُلُوهُ حَلاَلٌ)). قَالَ لَنَا عَمْرٌو: اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هَذَا وَغَيْرِهِ. وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَا هُنَا.

بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صالح بن کیسان نے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم قاحہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے - ہم میں کوئی احرام باندھے تھا - کوئی بے احرام تھا - تو میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا وہ کسی چیز کو آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں - میں نے جو دیکھا تو گورخر (میں گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھا اور کوڑا سنبھالا) لیکن کوڑا گر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا کوڑا اٹھا دو - انہوں نے کہا ہم نہیں اٹھا سکتے - ہم احرام باندھے ہوئے ہیں - آخر میں نے ہی اس کو اٹھا لیا اور مضبوط سنبھالا پھر ایک ٹیلے کی آڑ سے گورخر پر آیا اور اس کو زخمی کر کے اپنے ساتھیوں پاس لے آیا - بعضوں نے کہا کھاؤ - بعضوں نے کہا نہ کھاؤ میں آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچا - آپ ہمارے آگے نکل گئے تھے - اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کھاؤ - وہ حلال ہے - سفیان نے کہا عمرو بن دینار نے ہم سے کہا صالح بن کیسان پاس جاؤ - ان سے یہ حدیث اور دوسری حدیثیں پوچھو - وہ یہاں ہمارے پاس آئے تھے -

۱۱۴۹ - بَابُ لاَ يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلاَلُ

باب: احرام والا اس غرض سے کہ بے احرام والا شکار کرے شکار نہ بتلائے

۱۷۰۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ: ((خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ))، فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلاَّ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ. فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذَا رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا

۱۷۰۸ - ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن موہب نے کہا - مجھ کو عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی - ان کو ان کے باپ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم حج کے ارادے سے نکلے لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے - آپ نے رستے میں سے ایک ٹکڑے کو پھیر دیا - اس میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے - ان سے فرمایا تم سمندر کے کنارے کا رستہ لو اور ہم سے آن کر مل جاؤ - جب وہ لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا ایک ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نہیں باندھا وہ رستے میں جا رہے تھے - کئی ایک گورخر دکھائی دیئے - ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک مادہ ماری - سب لوگ اتر پڑے - اور اس کا گوشت کھایا - اور کہنے لگے ہم احرام کی حالت میں اور شکار کا گوشت کھائیں خیر جو گوشت بچا تھا - وہ اٹھا لیا

مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الأَتَانِ. فَلَمَّا أَتَوا رَسُولَ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ ا للهِ، إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، ثُمَّ قُلْنَا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا. قَالَ: ((أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟)) قَالُوا: لاَ، قَالَ: ((فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا)).

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپؐ سے عرض کیا رسول اللہ! ہم احرام باندھے تھے- لیکن ابو قتادہ کو احرام نہ تھا- ہم نے کئی گورخر دیکھے- ابو قتادہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک مار دیا یا ماری پھر ہم اترے اور اس کا گوشت کھایا- بعد اس کے ہم کو خیال آیا- احرام کی حالت میں اور ہم شکار کا گوشت کھائیں- تو ہم بچا ہوا گوشت اٹھا لائے- آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کسی نے ابو قتادہ کو حملہ کرنے کے لئے کہا تھا- یا ان گدھوں کو بتلایا تھا- انہوں نے کہا نہیں- آپؐ نے فرمایا تو پھر بچا ہوا گوشت کھاؤ-

۱۱۵۰- بَابُ إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

باب: اگر محرم کوئی زندہ گورخر تحفہ بھیجے (یا اور کوئی شکار) تو نہ لے

۱۷۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ ا للهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ ا للهِ بْنِ عَبْدِ ا للهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ ا للهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ ((أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ)).

۱۷۰۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے انہوں نے آنحضرت ﷺ کے لئے ایک گورخر تحفہ بھیجا- آپؐ اس وقت ابواء میں تھے- یا ودان میں- آپؐ نے اس کو واپس کر دیا- جب ان کے چہرے پر ملال پایا تو یہ ارشاد فرمایا کہ ہم احرام باندھے ہیں- اس لئے واپس کر دیا اور کوئی وجہ نہیں-

۱۱۵۱- بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: احرام والا کون سے جانور مار سکتا ہے

۱۷۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ ا للهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ ا للهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ ا للهِ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ)). ح: عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَنْ عَبْدِ ا للهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ ا للهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ ا للهِ صَلَّى ا للهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ.

۱۷۱۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کو مار ڈالنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں- (دوسری سند) اور امام مالک نے عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

۱۷۱۱ - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ..)).

۱۷۱۱- (تیسری سند) اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے آنحضرت ﷺ کی ایک بی بی نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا محرم (پانچ جانوروں کو مار سکتا ہے)

۱۷۱۲ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لاَ حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

۱۷۱۲- (چوتھی سند) ہم سے اصبغ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جن کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں کوا اور چیل اور چوہا اور بچھو اور کٹنا کتا۔

۱۷۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

۱۷۱۳- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا' انہوں نے عروہ بن زبیر سے بیان کیا' انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور بدذات ہیں - ان کو حرم میں بھی مار ڈالنا چاہئے کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا اور کٹنا کتا۔

۱۷۱۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ: ﴿وَالْمُرْسَلاَتِ﴾ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا، وَإِنِّي لأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اقْتُلُوهَا)). فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَ إِنَّهُمْ لَمْ

۱۷۱۴- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے' کہا ہم سے اعمش نے' کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم منیٰ میں ایک غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے - اتنے میں سورہ والمرسلات عرفا آپؐ پر اتری - آپؐ اس کو پڑھ رہے تھے اور میں آپؐ کے منہ سے سن کر سیکھ رہا تھا - آپؐ کا منہ اس کے پڑھنے سے تر و تازہ تھا - یکایک ایک سانپ ہم پر کودا آپؐ نے فرمایا اس کو مار ڈالو - ہم لوگ اس پر لپکے وہ چل دیا تب آپؐ نے فرمایا وہ تمہاری زد سے بچ گیا اور تم اس کی زد سے بچ رہے - امام بخاری نے کہا ہمارا مطلب اس حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ منا حرم میں داخل ہے اور اصحاب نے اس کے مارنے میں کوئی

يَرَوْا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بَأْسًا.

۱۷۱۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ: ((فُوَيْسِقٌ))، وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ)).

قباحت نہیں دیکھی۔

۱۷۱۵- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکلی بدکار (موذی) ہے۔ میں نے یہ نہیں سنا کہ آپؐ نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

۱۵۵۲- بَابُ لاَ يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

باب: حرم کا درخت نہ کاٹیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ)).

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی وہاں کا کانٹا نہ کاٹا جائے۔

۱۷۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ((ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلاً قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلاَ يَحِلُّ لامْرِىءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً. فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولُوا لَهُ : إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)).

فَقِيلَ لأَبِي شُرَيْحٍ : مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لاَ يُعِيذُ عَاصِيًا، وَلاَ فَارًّا بِدَمٍ وَلاَ فَارًّا

۱۷۱۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے' انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوشریح (خویلد یا عمر بن خالد) عدوی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا جو مکہ پر فوجیں بھیج رہا تھا۔ اے امیر مجھ کو اجازت دے میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں۔ جو آنحضرت ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے روز ارشاد فرمایا میرے کانوں نے اس کو سنا اور دل نے یاد رکھا اور آپؐ کے ارشاد فرماتے وقت میری آنکھوں نے دیکھا آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا۔ جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کو وہاں خون کرنا یا درخت کاٹنا درست نہیں ہے۔ اگر کوئی پیغمبر ﷺ کی لڑائی کو سند گردانے تو اس کو یہ جواب دو کہ اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس کی (خاص) اجازت دی۔ تم کو تو اجازت نہیں دی۔ اور مجھ کو جو اجازت ہوئی وہ ایک گھڑی بھر دن کے لئے پھر اس کی حرمت آج ویسی ہی ہو گئی۔ جیسے کل تھی۔ یہ بات جو لوگ موجود ہیں ان کو سنا دیں۔ جو موجود نہیں ہیں۔ ابوشریح رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا عمرو نے اس کا کیا جواب دیا۔ انہوں نے کہا عمرو یہ کہنے لگا ابو شریح میں تم سے زیادہ اس بات کو جانتا ہوں۔ مکہ کا حرم مجرم کو پناہ نہیں دیتا۔ نہ خون کر کے بھاگنے والے کو نہ اور کوئی جرم کر کے بھاگنے

بِخُرْبَةٍ)) خُرْبَةٌ : بَلِيَّةٌ.

والے کو-

١١٥٣- بَابُ لاَ يُنفَّرُ صَيدُ الْحَرَمِ

باب: حرم کے شکار کو ہانکا نہ جائے

١٧١٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُعَرِّفٍ)). وَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلاَّ الإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا. فَقَالَ: ((إِلاَّ الإِذْخِرَ)). وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: هَلْ تَدْرِي ((مَا لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟)) هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَكَانَهُ.

١٧١٧- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے خالد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا بنایا- وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا- اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا- اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا- وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے وہاں کا درخت نہ کاٹا جائے- وہاں کا شکار نہ ہانکا جائے- وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے- مگر وہ اٹھا سکتا ہے جو لوگوں سے پچھوائے- حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اذخر گھاس کی اجازت دیجئے- وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے- آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہو اور خالد نے عکرمہ سے روایت کی انہوں نے کہا تم جانتے ہو شکار ہانکنے کا کیا مطلب ہے؟ یہ ہے کہ جانور کو سایہ سے بھگائے اور خود وہاں اترے-

١١٥٤- بَابُ لاَ يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

باب: مکہ میں لڑنا درست نہیں

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ يَسْفِكُ بِهَا دَمًا)).

اور ابو شریح رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی وہاں خون نہ بہائے-

١٧١٨- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ: ((لاَ هِجْرَةَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلاَّ مَنْ عَرَّفَهَا، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا)). قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ

١٧١٨- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے' انہوں نے مجاہد سے' انہوں نے طاؤس سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا جس دن مکہ فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اب آج سے (فرض) ہجرت نہیں رہی- البتہ جہاد قائم رہے گا- اور نیت باقی رہے گی- اور جب تم سے جہاد کے لئے نکلنے کو کہا جائے تو نکل کھڑے ہو- یہ وہ شہر ہے کہ اللہ نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا اسی دن سے اس کو حرمت دی- اور اللہ کی یہ حرمت قیامت تک قائم رہے گی- اور وہاں مجھ سے پہلے کسی کو لڑنا درست نہیں ہوا- اور مجھے بھی ایک گھڑی بھر دن درست ہوا- پھر اس کی حرمت قیامت تک قائم ہو گئی- وہاں کی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہنچوائے- وہاں کی سبزی نہ نکالی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مگر اذخر کی

إِلاَّ الإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ. قَالَ: قَالَ ((إِلاَّ الإِذْخِرَ)).

اجازت دیجئے وہ لوہاروں اور گھروں کے لئے کام آتی ہے- آپؐ نے فرمایا خیر اذخر کی اجازت ہے-

١١٥٥- بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو پچھنی لگانا کیسا ہے

وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ.

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے کو داغ دیا وہ محرم تھا اور محرم ایسی دوا لگا سکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو-

١٧١٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو : أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: ((سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ)). ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ)) فَقُلْتُ: لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا.

١٧١٩- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو بن دینار نے کہا میں نے پہلی حدیث جو عطاء سے سنی وہ یہ تھی وہ کہتے تھے میں نے ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنی لگائی سفیان نے کہا پھر میں نے عمرو سے یوں سنا وہ کہتے تھے مجھ سے طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی شائد عمرو نے یہ حدیث عطاء اور طاؤس دونوں سے سنی ہو گی-

١٧٢٠- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ)).

١٧٢٠- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے' انہوں نے علقمہ بن ابی علقمہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے مالک بن عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے احرم کی حالت میں لحی جمل میں (جو ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے بیچ میں) اپنی چندیا پر پچھنی لگوائی-

١١٥٦- بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب: محرم عقد کر سکتا ہے (نکاح)

١٧٢١- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ)).

١٧٢١- ہم سے ابو مغیرہ عبدالقدوس بن حجاج نے بیان کیا کہا ہم سے اوزاعی نے' کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے' انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح پڑھایا-

١١٥٧- بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

باب: احرام میں مرد اور عورت کو خوشبو لگانا منع ہے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لاَ تَلْبَسُ الْمَحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا محرم عورت ورس اور زعفران کا رنگا کپڑا نہ پہنے-

١٧٢٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا

١٧٢٢- ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ الْبَرَانِسَ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلاَنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ الْوَرْسُ. وَلاَ تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ)). تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: وَلاَ وَرْسٌ. وَكَانَ يَقُولُ: ((وَلاَ تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ)). وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: لاَ تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ. وَتَابَعَهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

بیان کیا' کہا ہم سے نافع نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں- آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنو نہ پاجامہ نہ عمامہ نہ کنٹوپ (یا باران کوٹ) اگر کسی پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے اور وہ کپڑا بھی نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہو اور محرم عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے' نہ دستانے پہنے لیث کے ساتھ اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جویریہ اور ابن اسحٰق نے بھی روایت کیا ان کی روایتوں میں نقاب اور دستانوں کا ذکر ہے اور عبیداللہ کی روایت میں ولا ورس ہے- اور یہ کہ وہ کہتے تھے محرمہ عورت نقاب نہ ڈالے- اور نہ دستانے پہنے اور امام مالک نے نافع سے بیان کیا' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کی محرمہ نقاب نہ ڈالے اور لیث بن ابی سلیم نے امام مالک کی طرح روایت کی-

۱۷۲۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلاَ تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلاَ تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ)).

۱۷۲۳- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے' وہ منصور سے' وہ حکم سے' وہ سعید بن جبیر سے' وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا ایک احرام والے شخص کو اس کی اونٹنی نے گردن توڑ کر مار ڈالا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل اور کفن دو لیکن اس کا سر نہ چھپاؤ نہ اس کے خوشبو لگاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا-

۱۱۵۸- بَابُ الاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو غسل کرنا کیسا ہے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محرم حمام میں جا سکتا ہے- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محرم کو بدن کھجانا جائز رکھا-

۱۷۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْعَبَّاسِ

۱۷۲۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن حنین سے' انہوں نے اپنے باپ سے کہ عبداللہ

وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لاَ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ. فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ : اصْبُبْ. فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ. وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ)).

بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے (ابواء میں جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) اختلاف کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا محرم اپنا سر دھو سکتا ہے اور مسور رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں دھو سکتا- آخر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ کو ابو ایوب انصاری (صحابی) کے پاس بھیجا میں نے دیکھا وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے ہیں- ایک کپڑے کی آڑ کئے ہوئے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں عبداللہ بن حنین ہوں- مجھ کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ سے یہ پوچھنے کو بھیجا ہے کہ آنحضرت ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر کیوں کر دھوتے تھے- یہ سن کو ابوایوب نے اپنا ہاتھ پردے پر رکھا اس کو نیچا کیا اتنا کہ ان کا سر میں دیکھنے لگا- پھر ایک آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا پانی ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا- انہوں نے دونوں ہاتھوں سے سر کو ہلایا- آگے لائے اور پیچھے لے گئے پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا-

۱۱۵۹- بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

باب: جب محرم کو جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لینا

۱۷۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: ((مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ)).

۱۷۲۵- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی میں نے جابر بن زید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عرفات میں خطبہ سنا رہے تھے- "جس شخص کو احرام کی حالت میں جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے جس کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے"-

۱۷۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: ((لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيْلاَتِ وَلاَ الْبُرْنُسَ وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ،

۱۷۲۶- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا' انہوں نے سالم سے' بیان کیا انہوں نے (اپنے باپ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کون سے کپڑے پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیص نہ پہنے' نہ پگڑی باندھے نہ پاجامہ پہنے' نہ کن ٹوپ (یا باران کوٹ) نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس لگی ہو اگر

وَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)).

جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہن لے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے۔

١١٦٠- بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

باب: جو شخص تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے

١٧٢٧- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدِ الإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ)).

۱۷۲۷- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عمرو بن دینار سے' انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا عرفات میں تو فرمایا جو کوئی تہ بند نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جوتیاں نہ پائے وہ موزے پہن لے۔

١١٦١- بَابُ لُبْسِ السِّلاَحِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کو ہتھیار باندھنا درست ہے

وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلاَحَ وَافْتَدَى. وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ.

اور عکرمہ نے کہا اگر محرم کو دشمن کا ڈر ہو تو ہتھیار باندھے اور فدیہ دے لیکن عکرمہ کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا کہ فدیہ دے۔

١٧٢٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ: لاَ يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلاَحًا إِلاَّ فِي الْقِرَابِ)).

۱۷۲۸- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ذیقعدہ میں عمرہ کیا- مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں آنے نہ دیا- آخر آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کی مکہ میں ہتھیار نیام میں رکھ کر داخل ہوں گے۔

١١٦٢- بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ. وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ حَلاَلاً

باب: مکہ اور حرم میں بن احرام داخل ہونا- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بن احرام مکہ میں داخل ہوئے

وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالإِهْلاَلِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ. وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْحَطَّابِينَ وَغَيْرِهِمْ.

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا احرام کا حکم انہی لوگوں کو دیا جو حج اور عمرے کے ارادے سے آئیں اور لکڑہاروں وغیرہ کو ایسا حکم نہیں دیا۔

١٧٢٩- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا

۱۷۲۹- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ

الْحُلَيْفَةِ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ)).

والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا اور نجد والوں کے لئے قرن المنازل کو اور یمن والوں کے لئے یلملم کو یہ مقام ان کے لئے ہیں جو وہاں رہتے ہوں یا اور ملکوں سے وہاں آئیں جو حج اور عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو ان مقاموں کے ادھر (ایلے ور) رہتے ہوں وہ جہاں سے چلیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے۔

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: ((اقْتُلُوهُ)).

۱۷۳۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت ﷺ خود پہنے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپؐ نے خود اتارا تو ایک شخص آیا کہنے لگا ابن خطل (مردود) کعبے کے پردے پکڑ کر لٹک رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کو مار ڈالو۔

۱۱۶۳- بَابُ إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلاً وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

باب: اگر کوئی نہ جان کر کرتہ پہنے ہوئے احرام باندھ لے

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلاً أَوْ نَاسِيًا فَلاَ كَفَّارَةَ عَلَيْهِ.

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر نہ جان کر یا بھول کر محرم خوشبو لگا لے یا سیا کپڑا پہن لے۔ (تو اس پر کفارہ نہیں)

۱۷۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوَهُ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي: تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ؟ نَزَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ)). وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ- يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ- فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

۱۷۳۱- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے عطاء نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس کے کرتے پر زرد خوشبو کا نشان تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے کہتے تھے تم آنحضرت ﷺ کو وحی اترتے وقت دیکھنا چاہتے ہو خیر آپؐ پر وحی اتری پھر وہ حالت جاتی رہی آپؐ نے فرمایا عمرے میں بھی وہی کر جو حج میں کرتا ہے اور ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا۔ تو دوسرے کا دانت اکھڑ گیا۔ آپؐ نے اس کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

۱۱۶۴- بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب: محرم اگر عرفات میں مر جائے اور آنحضرت ﷺ نے یہ حکم نہیں کیا کہ حج کے باقی ارکان اس کی طرف سے ادا کئے جائیں

۱۷۳۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ

۱۷۳۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ - أَوْ قَالَ فِي ثَوْبَيْهِ - وَلاَ تُحَنِّطُوهُ وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي)).

انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص عرفات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا- اتنے میں اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیر کے پتے سے غسل دو احرام ہی کے دونوں کپڑوں میں کفن دو اور اس کے خوشبو مت لگاؤ- نہ اس کا سر ڈھانپو- کیوں کہ اللہ اس کو قیامت میں لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا-

۱۷۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلاَ تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، وَلاَ تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

۱۷۳۳- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا- اتنے میں وہ اپنی اونٹنی پر سے گرا اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور احرام کے دونوں کپڑوں کا کفن دو- اور خوشبو مت لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو- نہ حنوط لگاؤ- کیونکہ اللہ اس کو قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا-

۱۱۶۵- بَابُ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

باب: محرم مر جائے تو اس کا کفن دفن کیونکر سنت ہے

۱۷۳۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلاَ تُمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

۱۷۳۴- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص (حج میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا- اونٹنی نے احرام کی حالت میں اس کی گردن توڑ ڈالی- وہ مر گیا- تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتے سے نہلاؤ اور احرام کے جو دو کپڑے پہنے ہے اس میں کفن دے دو- اور خوشبو مت لگاؤ- نہ اس کا سر ڈھانپو وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا-

۱۱۶۶- بَابُ الْحَجِّ وَالنَّذْرِ عَنِ

باب: میت کی طرف سے حج اور نذر ادا کرنا اور مرد کا

الْمَيِّتِ، وَالرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

۱۷۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ أَقْضُوا اللَّهَ، فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)).

عورت کی طرف سے حج کرنا

۱۷۳۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح یشکری نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جہینہ کی ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس آئی' کہنے لگی میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج کرنے سے پہلے مر گئی- کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! اس کی طرف سے حج کر بھلا بتلا اگر تیری ماں پر کسی کا قرضہ ہو تو تو ادا کرے گی (اس نے کہا ضرور) آپؐ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض ادا کرنا تو بہت ضروری ہے-

۱۱۶۷- بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لاَ يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۷۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ امْرَأَةً. ح. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ يُقْضَى عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

باب: جو شخص اتنا ضعیف ہو کہ اونٹ پر بیٹھ نہ سکے اس کی طرف سے حج کرنا

۱۷۳۶- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا خثعم قبیلے کی ایک عورت جس سال حجۃ الوداع ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ! اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ ایسے وقت پر کہ میرا باپ اتنا بوڑھا ہے کہ اونٹنی پر تھم نہیں سکتا' کیا اس کا حج ادا ہو جائے گا؟ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں- آپؐ نے فرمایا ہاں!

۱۱۶۷- بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

۱۷۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ،

باب: عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

۱۷۳۷- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار

فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ، فَقَالَتْ : إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَم)). وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ)).

تھے - اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی - فضل اس کو دیکھنے لگے وہ فضل کو تکنے لگی - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یارسول اللہ! اللہ کا فرض (حج) ایسے وقت پر فرض ہوا کہ میرا باپ بوڑھا ہے - اونٹنی پر تھم نہیں سکتا - کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے -

۱۱۶۹ - بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کا حج کرنا

۱۷۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((بَعَثَنِي - أَوْ قَدَّمَنِي - النَّبِيُّ ﷺ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ)).

۱۷۳۸ - ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سامان کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو منیٰ بھیج دیا -

۱۷۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَقْبَلْتُ - وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ - أَسِيرُ عَلَى أَتَانٍ لِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنىً، حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ، فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ((بِمِنًى حَجَّةِ الْوَدَاعِ)).

۱۷۳۹ - ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو ابن شہاب کے بھتیجے نے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں ایک مادیان گدھی پر چلتا ہوا منیٰ میں آیا ان دنوں میں جوانی کے قریب تھا - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے - میں تھوڑی سی پہلی صف کے آگے بھی گزر گیا پھر گدھی سے اترا وہ چرتی رہی میں لوگوں کے ساتھ (نماز کے لیے) صف میں شریک ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یونس نے ابن شہاب سے یوں روایت کیا کہ یہ واقعہ منیٰ میں ہوا (حج وداع میں -)

۱۷۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ)).

۱۷۴۰ - ہم سے عبدالرحمان بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا جب میری عمر سات برس کی تھی -

۱۷۴۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ

۱۷۴۱ - ہم سے عمرو بن زرارۃ نے بیان کیا کہا ہم کو قاسم بن مالک نے خبر دی انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا میں نے

الرَّحْمنِ قَالَ : سَمِعتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُولُ لِسَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ)).

عمر بن عبدالعزیز سے سنا وہ سائب بن یزید سے کہہ رہے تھے اور سائب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سامان وبال بچوں میں حج کرایا گیا تھا-

۱۱۷۰- بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کا حج کرنا

وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: ((أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمنِ)).

امام بخاری نے کہا مجھ سے احمد بن محمد نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری حج میں آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کو حج کرنے کی اجازت دی-ان کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھیجا-

۱۷۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ : ((لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُورٌ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلاَ أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

۱۷۴۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے حبیب بن ابی عمرہ نے کہا ہم سے عائشہ بنت طلحہ نے انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم آپ لوگوں کے ساتھ جہاد کو نہ جایا کریں؟ آپ نے فرمایا تم عورتوں کا عمدہ اور اچھا جہاد حج ہے-وہ حج جو مقبول ہو-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اشارہ سننے کے بعد حج کو کبھی چھوڑنے والی نہیں-

۱۷۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)). وَلاَ يَدْخُلْ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلاَّ وَمَعَهَا مَحْرَمٌ)). فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، وَامْرَأَتِي تُرِيْدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: ((اخْرُجْ مَعَهَا)).

۱۷۴۳- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو معبد سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے-انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا عورت اپنے محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی سفر کرے اور پاس کوئی مرد نہ جائے-مگر جب کوئی محرم اس کے پاس موجود ہو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں فلانے لشکر کے ساتھ (جہاد کے لئے) نکلنے والا ہوں اور میری عورت حج کو جانا چاہتی ہے-آپ نے فرمایا اپنی عورت کے ساتھ جا-

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لأُمِّ سِنَانٍ الأَنْصَارِيَّةِ:

۱۷۴۴- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم کو حبیب معلم نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب حج کر کے لوٹے تو ام سنان سے جو انصاری عورت تھی، یہ پوچھا تو

((مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ؟)) قَالَتْ: أَبُو فُلاَنٍ - تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ- نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا. قَالَ : ((فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي)) رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حج کو کیوں نہیں گئی؟ وہ کہنے لگی فلانے کا باپ یعنی میرا خاوند اس کے پاس پانی لانے کے لئے دو اونٹ تھے - ایک پر تو وہ خود حج کو گیا اور دوسرا ہماری زمین میں پانی پہنچاتا ہے - آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے - اس حدیث کو ابن جریج نے بھی عطاء سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے اور عبید اللہ نے عبدالکریم سے روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث بیان کی -

۱۷۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ - غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - قَالَ : أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ- أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ- فَأَعْجَبْنِي وَآنَقْنَنِي: أَنْ ((لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ. وَلاَ صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى. وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى)).

۱۷۴۵- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے قزعہ سے جو زیاد کے غلام تھے' انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ بارہ جہاد کئے تھے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے چار باتیں سنیں ہیں - یا چار باتیں ابو سعید رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے - وہ کہتے تھے یہ باتیں مجھ کو بھلی لگیں ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر بغیر محرم رشتہ دار یا خاوند کے ساتھ ہوئے نہ کرے - دوسرے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے تیسرے عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک اور فجر کے بعد سورج نکلنے تک نماز نہ پڑھنا چاہئے - چوتھے کجاوے تین ہی مسجدوں کی طرف باندھے جائیں - ایک مسجد حرام دوسری میری مسجد تیسری مسجد اقصیٰ کی طرف -

۱۱۷۱- بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب: اگر کسی نے کعبے تک پیدل جانے کی منت مانی

۱۷۴۶- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ : حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ: ((مَا بَالُ هَذَا؟)) قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. قَالَ: ((إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)).

۱۷۴۶- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے مروان فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے کہا مجھ سے ثابت نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں پر ٹیکا دیئے چل رہا ہے - آپ نے پوچھا اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے عرض کیا اس نے پیدل کعبہ کو جانے کی منت مانی ہے - آپ نے فرمایا اللہ کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنے تئیں

وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

تکلیف دے اور حکم کیا کہ وہ سوار ہو جائے-

۱۷۴۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ((نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ، وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ ﷺ: ((لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ)) قَالَ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لاَ يُفَارِقُ عُقْبَةَ.

۱۷۴۷- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابوالخیر مرثد بن عبداللہ نے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میری بہن نے یہ منت مانی کہ بیت اللہ تک پیدل جائے گی اور مجھ سے کہنے لگی کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھو- میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو یزید نے کہا ابوالخیر ہمیشہ عقبہ کے ساتھ رہتے-

۱۷۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۱۷۴۸- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ سے یہی حدیث روایت کی-

۱۱۷۲- بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

باب: مدینہ کے حرم کا بیان

۱۷۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا، لاَ يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلاَ يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ. مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)).

۱۷۴۹- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ثابت بن یزید نے کہا ہم سے عاصم ابو عبدالرحمٰن احول نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ نے فرمایا مدینہ کا حرم یہاں سے (جبل عیر سے) وہاں (ثور) تک ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے' اس میں کوئی بدعت نہ کی جائے جو کوئی بدعت نکالے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت پڑے-

۱۷۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: ((يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي)). فَقَالُوا: لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلاَّ إِلَى اللهِ تَعَالَى. فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ)).

۱۷۵۰- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا تو بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کا مجھ سے مول کر لو' انہوں نے کہا ہم تو اللہ سے اس کا مول لیں گے- پھر آپ نے حکم دیا مشرکوں کی قبریں جو وہاں تھیں وہ کھود کر پھینک دی گئیں- اور کوڑا کرکٹ برابر کیا گیا اور درخت کاٹ ڈالے گئے- اور مسجد میں قبلے کی طرف رکھ دیئے گئے-

۱۷۵۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

۱۷۵۱- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے

حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((حُرِّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِيْنَةِ عَلَى لِسَانِي)). قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: ((أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ)). ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: ((بَلْ أَنْتُمْ فِيْهِ)).

بھائی عبدالحمید نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے' انہوں نے عبیداللہ سے' انہوں نے سعید مقبری سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور آنحضرت ﷺ بنی حارثہ کے پاس آئے فرمایا میں سمجھتا ہوں بنی حارثہ! تم حرم کے باہر ہو گئے پھر دیکھا تو فرمایا نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

۱۷۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلاَّ كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ)). وَقَالَ: ((ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ. وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ)).

۱۷۵۲- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے' کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے ابراہیم تیمی سے' انہوں نے اپنے باپ یزید بن شریک سے' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میرے پاس تو بس اللہ کی کتاب ہے اور یہ کاغذ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ عائر پہاڑ سے لے کر یہاں تک حرم ہے- جو کوئی وہاں بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا- نہ فرض اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی کا بھی عہد کافی ہے جو کوئی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب مسلمانوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ اس کا فرض اور جو کوئی اپنے مالک کو چھوڑ کر بے اس کی اجازت کے دوسرے کو مالک بنائے' اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض۔

۱۱۷۳- بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

باب: مدینہ کی فضیلت اور مدینہ کا برے آدمی کو نکال دینا

۱۷۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ،

۱۷۵۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی وہ یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا میں نے ابوالحباب سعید بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اسی بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھالے گی (ان کی سردار بستی بنے گی) منافق اس کو یثرب کہتے ہیں' اس کا نام مدینہ ہے برے

تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)).

لوگوں کو اس طرح نکال باہر کرے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال دیتی ہے۔

١١٧٤- بَابُ الْمَدِيْنَةُ طَابَةُ

باب: مدینہ کا ایک نام طابہ ہے

١٧٥٤- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((هَذِهِ طَابَةُ)).

۱۷۵۴- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن یحییٰ نے' انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک سے لوٹ کر آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا یہ طابہ آگیا ہے۔

١١٧٥- بَابُ لاَبَتِي الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ کے دونوں پتھریلے میدان

١٧٥٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا حَرَامٌ)).

۱۷۵۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے اگر مدینہ میں ہرن چرتے دیکھو تو ان کو نہ چھیڑو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مدینے کی زمین پتھریلے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے (وہاں شکار جائز نہیں)

١١٧٦- بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ

باب: جو شخص مدینہ سے نفرت کرے

١٧٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((تَتْرُكُونَ الْمَدِيْنَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لاَ يَغْشَاهَا إِلاَّ الْعَوَافِ - يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا)).

۱۷۵۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے' انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے تم مدینہ کو اچھے حال میں چھوڑ جاؤ گے۔ (پھر ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ) وہاں وحشی جانور درند اور چرند بسنے لگیں گے اور اخیر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے۔ اس لئے کہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں' دیکھیں گے وہاں نرے وحشی جانور ہی جانور ہیں جب ثنیۃ الوداع پر پہنچیں گے تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔

١٧٥٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ

۱۷۵۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ، وَ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ. وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ، فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ)).

خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یمن کا ملک فتح ہوگا پھر وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے - اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کا کہنا سنیں گے ان کو لاد کر مدینہ سے لے جائیں گے - حالانکہ اگر ان کو معلوم ہو تا مدینہ کا رہنا ان کے لئے بہتر تھا - اسی طرح شام کا ملک فتح ہوگا - اور کچھ لوگ سواریاں ہانکتے ہوئے آئیں گے - اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات سنیں گے ان کو لاد کر لے جائیں گے - اور اگر وہ سمجھتے تو مدینہ کا رہنا ان کے لئے بہتر تھا - اسی طرح عراق فتح ہوگا کچھ لوگ سواریاں ہانکتے ہوئے آئیں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے ان کو سوار کرا کے لے جائیں گے - اگر ان کو سمجھ ہوتی تو مدینہ ان کے لئے بہتر تھا -

۱۱۷۷ - بَابُ الإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

باب: ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آنا

۱۷۵۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا)).

۱۷۵۸- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے' کہا مجھ سے عبیداللہ عمری نے' انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں سمٹ کر اس طرح سے آجائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں سما جاتا ہے -

۱۱۷۸ - بَابُ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ

باب: جو شخص مدینہ والوں کو ستانا چاہے اس پر کیسا وبال پڑے گا

۱۷۵۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لاَ يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلاَّ انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

۱۷۵۹- ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی - انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عائشہ سے جو سعد کی بیٹی تھیں' انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے مدینہ والوں سے جو کوئی فریب کرے گا - اس طرح گل جائے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے -

۱۱۷۹- بَابُ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ کے محلوں کا بیان

۱۷۶۰- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)) تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۷۶۰- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی- انہوں نے کہا میں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مدینہ کے ایک محل (اونچے مکان) پر چڑھے پھر (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتنے کا مقام اس طرح دیکھ رہا ہوں- جیسے بارش گرنے کے مقام- سفیان کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور سلیمان بن کثیر نے بھی زہری سے روایت کیا-

۱۱۸۰- بَابُ لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ

باب: دجال مدینہ میں نہیں جانے کا

۱۷۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ)).

۱۷۶۱- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا ابراہیم سے انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا کچھ خوف نہ ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے-

۱۷۶۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلاَئِكَةٌ، لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلاَ الدَّجَّالُ)).

۱۷۶۲- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نعیم بن عبداللہ مجمر سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے- نہ اس میں طاعون جا سکے گا نہ دجال-

۱۷۶۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلاَّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلاَّ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا. ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ

۱۷۶۳- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام ابو عمرو اوزاعی نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا دنیا میں کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال نہ روندے گا ضرور روندے گا- مگر مکہ اور مدینہ ان دونوں شہروں میں آنے کے جتنے رستے ہیں ان پر فرشتے صف باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے- پھر مدینہ اپنے لوگوں پر تین بار لرزے گا

رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ)).

اور اللہ ہر منافق اور کافر کو اس میں سے نکال دے گا۔

١٧٦٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثًا طَوِيلاً عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: ((يَأْتِي الدَّجَّالُ- وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ يَنْزِلُ - بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ - فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ. فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لاَ. فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ. فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ)).

۱۷۶۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے عقیل سے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کے باب میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس حدیث میں یہ بھی تھا دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین میں آن کر اترے گا- اس پر مدینہ کے اندر آنا تو حرام کر دیا گیا ہے- پھر (مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے (سب) لوگوں میں نیک ہو گا یا نیک لوگوں میں سے ہو گا' دجال کے پاس جائے گا- اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کر دیا تھا- دجال اپنے لوگوں سے کہے گا بھلا کہو تو سہی اگر میں اس شخص کو مار ڈالوں پھر جلا دوں تب تو تم کو میری خدائی میں شک نہیں رہنے کی وہ کہیں گے نہیں دجال اس کو مار ڈالے گا پھر جلا دے گا- وہ شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم! اب تو مجھ کو پورا معلوم ہو گیا تو ہی دجال ہے- دجال پھر اس کو مار ڈالنا چاہے گا لیکن مار نہ سکے گا-

١١٨١- بَابُ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

باب: مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

١٧٦٥- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى - ثَلاَثَ مِرَارٍ - فَقَالَ: ((الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا)).

۱۷۶۵- ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک گنوار آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور اسلام پر بیعت کی دوسرے دن بخار میں ہلہلا تا ہوا آیا کہنے لگا میری بیعت توڑ دیجئے- تین بار اس نے یہی کہا- آپؐ نے انکار کیا پھر فرمایا مدینہ تو گویا بھٹی ہے میل کچیل کو نکال دیتی ہے- خالص مال رکھ لیتی ہے-

١٧٦٦- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ

۱۷۶۶- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے کہا میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب آنحضرت ﷺ جنگ احد میں نکلے تو آپؐ کے ساتھیوں میں سے کچھ

رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَتْ فِرْقَةٌ : نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : لاَ نَقْتُلُهُمْ، فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء : ۸۸] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ)).

لوگ (منافق) لوٹ گئے - بعضوں نے کہا ہم چل کر ان کو قتل کریں گے بعضوں نے کہا قتل نہیں کرنے کے اس وقت (سورۂ نساء کی) یہ آیت اتری تم کو کیا ہو گیا منافقوں کے باب میں تمہارے دو فرقے ہو گئے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا مدینہ برے (آدمیوں کو) اس طرح نکال دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل کو -

۱۱۸۲ - بَابٌ

باب:

۱۷۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)). تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ.

۱۷۶۷ - ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے میرے باپ جریر بن حازم نے کہا میں نے یونس سے سنا وہ ابن شہاب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا اللہ مکہ میں جو تو نے برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دگنی برکت کر - جریر کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر نے بھی یونس سے روایت کیا -

۱۷۶۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا، مِنْ حُبِّهَا)).

۱۷۶۸ - ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اس کی محبت سے اپنی اونٹنی تیز چلاتے اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو اس کو بھی ایڑ لگاتے - (حرکت دیتے)

۱۱۸۳ - بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ

باب: مدینہ کا ویران کرنا آنحضرت ﷺ کو ناگوار تھا

۱۷۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ وَقَالَ : ((يَا بَنِي سَلِمَةَ أَلاَ تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ؟)) فَأَقَامُوا.

۱۷۶۹ - ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا بنی سلمہ (انصار کے ایک قبیلے) نے اپنے مکان چھوڑ کر مسجد نبوی کے پاس آ جانا چاہا - آپ نے مدینہ کو خالی (ویران) چھوڑ دینا پسند نہ کیا اور فرمایا بنی سلمہ کے لوگو! تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے پھر وہ وہیں رہ گئے -

۱۱۸۴ - بَابٌ

باب:

۱۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۷۷۰ - ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي)).

نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے اور منبر میرا (قیامت کے دن) میرے حوض پر ہوگا۔

۱۷۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُوبَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِىءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ: ((اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ. قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا. تَعْنِي مَاءً آجِنًا)).

۱۷۷۱- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو بخار آگیا۔ پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب بخار چڑھتا تو وہ یہ شعر پڑھتے۔

گھر میں اپنے صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

بلال رضی اللہ عنہ کا بخار جب اتر جاتا تھا تو وہ رو کر بلند آواز سے یہ پڑھتے۔

کاش پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف آگے ہوں وہاں جلیل اذخر نبات
کاش پھر دیکھوں میں شامہ، کاش پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات

یا میرے اللہ! شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ان مردوں پر لعنت کر جنہوں نے ہمارے ملک سے ہم کو نکال کر وبا کے ملک میں دھکیل دیا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اللہ! مدینہ بھی ہم کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پسند کر دے۔ یا اللہ! ہمارے صاع میں اور مد میں برکت دے۔ اور مدینہ کی ہوا صحت خیز کر دے اور وہاں کا بخار جحفہ میں لے جا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم جب مدینہ میں تھے۔ تو سارے ملکوں سے زیادہ وہاں وبا تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مدینہ میں بطحان ایک نالہ تھا۔ اس میں ذرا ذرا پانی بہتا رہتا وہ بھی بدمزہ بدبودار۔

۱۷۷۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ

۱۷۷۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے، انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيْلِكَ، وَجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَفْصَةَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

عنہ سے' انہوں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اپنی راہ میں شہادت عطاء فرما— اور مجھ کو اپنے پیغمبر ﷺ کے شہر میں مرنا نصیب فرما— اور زید بن زریع نے اس حدیث کو روح بن قاسم سے روایت کیا انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے اپنی ماں سے' انہوں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں' انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا پھر ایسی ہی حدیث بیان کی— اور ہشام نے زید سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے' سنا پھر یہی حدیث روایت کی—

كِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب روزے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۱۱۸۵ - باب وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ [البقرة: ۱۸۳].

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان والو! تم پر اگلے لوگوں کی طرح روزہ فرض ہوا اس لئے کہ تم گناہوں سے بچو—
(البقرۃ: ۱۸۳)

۱۷۷۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: ((أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا)). فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: ((شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا)). فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ فَقَالَ: ((فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ)). قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ

۱۷۷۳- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا' انہوں نے ابو سہیل سے' انہوں نے اپنے باپ (مالک) سے' انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک گنوار پریشان شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بتلایئے اللہ نے ہم پر کون سی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا پانچ نمازیں البتہ اگر تو نفل زیادہ پڑھے تو اور بات ہے— پھر اس نے پوچھا بتلایئے اللہ نے مجھ پر روزے کون سے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا رمضان کے البتہ اگر نفل زیادہ رکھے تو اور بات ہے— پھر اس نے پوچھا اللہ نے مجھ پر فرض زکوٰۃ کونسی کی ہے— غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرع اسلام کی باتیں بتلا دیں— تب وہ کہنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو عزت دی— اللہ نے جو فرض کیا ہے— میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا— آنحضرت

اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ. أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ)).

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو مراد کو پہنچا یا سچا ہے تو بہشت میں جائے گا-

١٧٧٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ. وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَصُومُهُ إِلاَّ أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ)).

۱۷۷۴- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں نے ایوب سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عاشورے کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ موقوف ہو گیا- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عاشورے کے دن روزہ نہ رکھتے مگر جب ان کے روزے کے دن آن پڑتا-

١٧٧٥- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ)).

۱۷۷۵- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ان سے عراک بن مالک نے بیان کیا ان کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے- پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن روزے کا حکم دیا- یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے- اور (اس وقت) آپ نے فرمایا جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے-

١١٨٦- بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب: روزے کی فضیلت

١٧٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَجْهَلْ. وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ - مَرَّتَيْنِ - وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا)).

۱۷۷۶- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے وہ ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا روزہ (دوزخ کی) سپر ہے- روزے میں فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی دے تو دو بار کہہ دے میں روزہ دار ہوں- قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے- اللہ فرماتا ہے روزہ دار میرے لئے اپنا کھانا پانی چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہش ترک کر دیتا ہے- روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا- اور ایک نیکی کے بدل دس نیکیوں کا ثواب ملے گا-

١١٨٧- بَابُ الصَّوْمِ كَفَّارَةٌ

باب: روزہ گناہوں کا اتارہے

١٧٧٧- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا

۱۷۷۷- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ((قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : مَنْ يَحْفَظُ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ)). قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ هٰذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ: وَإِنَّ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ : يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لاَ يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ : سَلْهُ، أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةَ)).

عیینہ نے کہا ہم سے جامع بن راشد نے انہوں نے ابو وائل سے' انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فتنے کے باب میں آنحضرت ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے آپ فرماتے تھے- آدمی کو جو فتنہ اس کے بال بچوں اور (دوست) ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے نماز' روزہ' صدقہ اس کا اتار ہو جاتا ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں یہ فتنہ نہیں پوچھتا میں تو وہ فتنہ پوچھتا ہوں جو سمندر کی موج کی طرح امڈ آئے گا- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے ادھر تو بند دروازہ ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ دروازہ کھل جائے گا یا توڑا جائے گا- حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا توڑا جائے گا- انہوں نے کہا کہ پھر تو قیامت تک جڑنے کے لائق نہ رہے گا- شقیق نے کہا ہم مسروق سے بولے تم حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو عمر کو معلوم تھا وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے پوچھا' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں! وہ ایسا جانتے تھے- جیسے آج کی رات کل کے دن سے نزدیک ہے-

۱۱۸۸- بَابُ الرَّيَّانِ لِلصَّائِمِيْنَ

باب: بہشت کا دروازہ ریان روزہ داروں کے لئے ہے

۱۷۷۸- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ : أَيْنَ الصَّائِمُونَ، فَيَقُومُونَ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)).

۱۷۷۸- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے' انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں- روزہ دار لوگ بہشت میں اس دروازہ سے جائیں گے- روزہ داروں کے سوا اور کوئی اس میں سے نہ جائے گا- پکارا جائے گا- روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ اٹھ کھڑے ہوں گے- ان کے سوا اس میں سے کوئی نہ جائے گا- جب وہ جا چکیں گے تو یہ دروازہ بند ہو جائے گا کوئی اور اس میں نہ جا سکے گا-

۱۷۷۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ : يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ

۱۷۷۹- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جوڑا (دو روپیہ یا دو کپڑے یا اور کوئی دو چیزیں) خرچ کرے گا- اس کو (فرشتے) بہشت کے دروازوں سے

كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ)). فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ فَقَالَ: ((نَعَم، وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)).

پکاریں گے- خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے- پھر جو کوئی مجاہد ہوگا-وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا-اور جو کوئی روزہ دار ہوگا وہ ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا- جو زکوۃ دینے والا ہوگا-وہ زکوۃ کے دروازے سے بلایا جائے گا- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر صدقے یارسول اللہ! اگر کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا- آپؐ نے فرمایاہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے-اور مجھے امید ہے'تم ان لوگوں میں ہو گے-

۱۱۸۹- بَابُ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا

باب: رمضان یاماہ رمضان کیا کہیں اور اس کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ)) وَقَالَ ((لاَ تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ)).

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایاجو شخص رمضان کے روزے رکھے فرمایا رمضان سے آگے روزے نہ رکھو-

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ)).

۱۷۸۰- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے' انہوں نے ابو سہیل نافع بن مالک سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایاجب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں-

۱۷۸۱- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّمِيمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)).

۱۷۸۱- مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے'انہوں نے عقیل سے'انہوں نے ابن شہاب سے'انہوں نے کہا مجھ سے ابو سہیل بن ابی انس نے بیان کیاجو تیمیون کا غلام تھاان سے ان کے باپ نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں-اور شیطان زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں-

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ

۱۷۸۲- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے'انہوں نے ابن شہاب سے'انہوں نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو-جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو-اگر

فَأَفْطِرُوا. فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)). وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ ((لِهِلَالِ رَمَضَانَ)).

ابر ہو جائے تو تیس دن پورے کر لو- یحییٰ کے سوا اور لوگوں نے لیث سے یوں روایت کی مجھ سے عقیل اور یونس نے بیان کیا رمضان کے چاند کے تیس دن پورے کرو-

۱۱۹۰- بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً

باب: جو رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے نیت کر کے رکھے اس کا ثواب

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)).

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی لوگ اپنی نیتوں کے موافق اٹھائے جائیں گے-

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۷۸۳- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جو کوئی شب قدر میں ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے عبادت میں کھڑا ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے- اور جو کوئی رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے-

۱۱۹۱- بَابُ أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

باب آنحضرت ﷺ رمضان میں سب دنوں سے زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے

۱۷۸٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ)).

۱۷۸۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی- انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے- بھلائی پہنچانے میں اور رمضان میں جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ سے ملتے رہتے تو آپؐ اور دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے- جبرائیل رمضان میں ہر رات آپؐ سے ملا کرتے- رمضان گزرے تک وہ آپؐ سے قرآن کا دور کیا کرتے تو جن دنوں میں جبرائیل آپؐ سے ملتے رہتے آپؐ چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہوتے-

۱۱۹۲- بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

باب: جو شخص روزے میں جھوٹ بولنا اور دغابازی کرنا نہ چھوڑے؟

۱۷۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۷۸۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے

أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ)).

ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہا ہم سے سعید مقبری نے' انہوں نے اپنے باپ (کیسان) سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا اور دغا بازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو یہ احتیاج نہیں کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

۱۱۹۳- بَابُ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

باب: کوئی اس کو گالی دے تو یہ کہہ سکتا ہے میں روزہ دار ہوں

۱۹۸۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلاَّ الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ)).

۱۷۸۶- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عطاء نے خبر دی- انہوں نے ابوصالح سے جو گھی بیچتا تھا- اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کا ہر نیک عمل اس کے کام کا ہے- لیکن روزہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا- اور روزہ گناہوں کی سپر ہے- اور جب تم میں کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے نہ غل مچائے اگر کوئی اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں- قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے- روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے- روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک تو روزہ کھولتے وقت خوش ہوتا ہے- دوسرے جب اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا-

۱۱۹۴- بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ

باب: جو مجرد ہو اور زنا سے ڈرے تو روزے رکھے

۱۷۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ. وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

۱۷۸۷- ہم سے عبدان نے بیان کیا' انہوں نے ابوحمزہ سے' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے ابراہیم سے' انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا ایک بار میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا- انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا- آپ نے فرمایا جو شخص جورو کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے نکاح آدمی کی نگاہ نیچی رکھتا ہے' شرم گاہ کو بدفعلی سے روکے رہتا ہے- جس

فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ)).

کو یہ طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کر دیتا ہے۔

۱۱۹۵- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا أَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا))

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا جب تم رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزہ افطار کرو

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ: ((مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ)).

اور صلہ نے عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

۱۷۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)).

۱۷۸۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا تم اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک رمضان کا چاند نہ دیکھو۔ اور روزہ موقوف بھی نہ کرو جب تک عید کا چاند نہ دیکھ لو اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو۔

۱۷۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ)).

۱۷۸۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن دینار سے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور ابر ہو جائے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔

۱۷۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا، وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ)).

۱۷۹۰- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے جبلہ بن سحیم سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنے دنوں اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا دبا لیا (دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)

۱۷۹۱- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ- أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ)).

۱۷۹۱- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو۔ اور چاند دیکھ کر موقوف بھی کرو اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔

۱۷۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا - أَوْ رَاحَ - فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لاَ تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا)).

۱۷۹۲- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے' انہوں نے عکرمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کا ایلا کیا (صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی) جب انتیس دن گزر گئے تو صبح سویرے یا تیسرے پہر کو آپؐ ان کے پاس آگئے لوگوں نے عرض کیا آپؐ نے ایک مہینہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی؟ آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے-

۱۷۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ)).

۱۷۹۳- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آپؐ نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے اپنی عورتوں سے ایلا کیا- آپؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی آپؐ انتیس راتوں تک ایک بالا خانے میں رہے پھر وہاں سے اترے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ نے ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے-

۱۱۹۶- بَابُ شَهْرَا عِيْدٍ لاَ يَنْقُصَانِ

باب: عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

قَالَ أَبُو عَبْدَ اللهِ قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَمَامٌ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ: لاَ يَجْتَمِعَانِ كِلاَهُمَا نَاقِصٌ.

امام بخاری نے کہا اسحاق بن راہویہ نے کہا اگر وہ انتیس دن کے ہوں تب بھی پورے تیس دن کا ثواب ملتا ہے- اور محمد بن سیرین نے کہا دونوں انتیس دن کے ہوں یہ نہیں ہوتا-

۱۷۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((شَهْرَانِ لاَ يَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)).

۱۷۹۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اسحاق سے سنا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند) اور مجھ سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے وہ خالد حذاء سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی وہ اپنے باپ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا دو مہینے (رمضان اور ذیحجہ) عید کے کم نہیں ہوتے (یعنی دونوں انتیس دن کے ہوں یا تیس دن کے ہوں تیس کا ثواب ملتا ہے)

۱۱۹۷- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا ہم

: ((لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسِبُ))

لوگ حساب کتاب نہیں جانتے

۱۷۹۵- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا)). يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلاَثِيْنَ.

۱۷۹۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے اسود بن قیس نے کہا ہم سے سعید بن عمرو نے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا ہم لوگ امی لوگ ہیں (ان پڑھ) حساب کتاب نہیں جانتے' مہینہ کبھی اتنا ہوتا ہے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا) کبھی اتنا (ایک انگلی کم کی) یعنی کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۳۰ دن کا-

۱۱۹۸- بَابُ لاَ يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلاَ يَوْمَيْنِ

باب: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنا

۱۷۹۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ)).

۱۷۹۶- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے' انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر ہاں کسی شخص کے روزے رکھنے کا دن آ جائے جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھ لے-

۱۱۹۹- بَابُ قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ، هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ، عَلِمَ اللهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ، فَالآنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللهُ لَكُمْ﴾ [البقرة].

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمانا

تم کو روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے صحبت کرنا درست ہوا (ان کا تمہارا جوڑ ہے) وہ تمہاری پوشاک تم ان کی پوشاک اللہ کو معلوم ہے کہ تم چوری چھپے ایسا کرتے تھے اللہ نے تم کو معاف کیا اور درگزر کی- اب (مزے سے) ان سے صحبت کرو اور جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اس کو ڈھونڈو-

۱۷۹۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلاَ يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ

۱۷۹۷- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے اصحابؓ کا یہ قاعدہ تھا- ان میں کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر رات کو کچھ نہ کھا سکتا نہ دوسرے دن' جب شام ہوتی تو کھا سکتا ایسا ہوا کہ قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے- افطار کے وقت وہ اپنی بی بی کے پاس آئے پوچھا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا نہیں- لیکن میں

لَهَا : أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لاَ، وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ، وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا، وَنَزَلَتْ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾.

جاتی ہوں کہیں سے ڈھونڈ کر کچھ لاتی ہوں- قیس سارے دن محنت مزدوری کیا کرتے تھے ان کی آنکھ لگ گئی' جو رو لوٹ کر آئی دیکھا تو وہ سو گئے ہیں- اس نے کہا ہائے بد نصیب دوسرے دن دوپہر کو وہ بے ہوش ہو گئے (بھوک کے مارے) آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر آیا- اس وقت یہ آیت اتری- روزہ کی رات میں تم کو اپنی عورتوں سے صحبت درست کی گئی- اس پر صحابہ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت بھی اتری- جب تک سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھاتے پیتے رہو-

۱۲۰۰- بَابُ قَولِ اللهِ تَعَالَى:

باب: (سورۂ بقرہ میں) اللہ کا یہ فرمانا

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ فِيهِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب تک صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے تم پر کھل نہ جائے کھاتے اور پیتے رہو- پھر رات تک روزہ پورا کرو اس باب میں براء رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر گزری)

۱۷۹۸- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ إِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلاَ يَسْتَبِينُ لِي. فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ)).

۱۷۹۸- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری- یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگہ سے تم پر کھل جائے تو میں نے دو رسیاں لے لیں ایک کالی ایک سفید اور ان کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا اور رات کو دیکھتا رہا مجھ کو ان کے رنگ نہ کھلے- صبح کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا (آپ ہنسے) اور فرمایا کالے دھاگے سے رات کی سیاہی اور سفید دھاگے سے دن کی روشنی مراد ہے-

۱۷۹۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ. وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: ((أُنْزِلَتْ: ﴿وَكُلُوا

۱۷۹۹- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی حازم نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ ابو حازم سے بیان کیا' انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ یہ آیت اتری (دوسری سند) مجھ سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابو حازم نے

وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يَنْزِلْ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدُ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ)).

بیان کیا انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کھاتے پیتے رہو - یہاں تک کہ سفید دھاگہ کالے دھاگے سے تم پر کھل جائے اور لفظ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ نہیں اترا - بعضے لوگوں نے یہ کیا کہ اپنے پاؤں میں سفید دھاگہ اور کالا دھاگہ باندھ لیا - اور اس وقت تک کھاتے رہے جب تک ان کا رنگ نہیں کھلا - پھر اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ اتارا ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ جب سمجھے کہ کالے اور سفید دھاگے سے رات دن مراد ہیں -

۱۲۰۱ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا

((لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ))

کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تم کو سحری کھانے سے نہ روکے

۱۸۰۰ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْقَاسِمِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بِلاَلاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ)). قَالَ الْقَاسِمُ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلاَّ أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا)).

۱۸۰۰ - ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے' انہوں نے عبیداللہ سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور قاسم بن محمد سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' کہ بلال رضی اللہ عنہ رات رہے سے اذان دے دیا کرتے تھے - تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان دے - وہ اس وقت اذان نہیں دیتے جب تک صبح نہیں ہوتی قاسم نے کہا بلال رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دونوں کی اذان میں اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ ایک اترتا اور ایک چڑھتا -

۱۲۰۲ - بَابُ تَعْجِيلِ السُّحُورِ

باب: سحری کھانے میں دیر کرنا

۱۸۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

۱۸۰۱ - ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے' انہوں نے ابوحازم سے' انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں اپنے گھر میں سحری کھاتا پھر مجھ کو جلدی ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پا لوں -

۱۲۰۳ - بَابُ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السُّحُورِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ

باب: سحری اور فجر کی نماز میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا

۱۸۰۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

۱۸۰۲ - ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے

((تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً)).

ساتھ سحری کھائی پھر آپؐ صبح کی نماز کے لئے کھڑے ہوئے-انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے پوچھا سحری میں اور صبح کی اذان میں کتنا فاصلہ ہوتا انہوں نے کہا پچاس آیتیں پڑھنے کے موافق-

١٢٠٤-بَابُ بَرَكَةِ السُّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ، لأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يَذْكُرِ السُّحُورَ

باب: سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب نے تہ کے روزے رکھے ان میں سحری کھانے کا ذکر نہیں ہے

١٨٠٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاصَلَ، فَوَاصَلَ النَّاسُ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَنَهَاهُمْ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: ((لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى)).

١٨٠٣- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' کہ آنحضرت ﷺ نے تہ کے روزے رکھے-لوگوں نے بھی تہ کے روزے رکھے ان کو یہ شاق گذرا آپؐ نے ان کو منع فرمایا انہوں نے کہا آپؐ تو تہ کے روزے رکھتے ہیں- آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں میں تو برابر کھلایا پلایا جاتا ہوں-

١٨٠٤- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً)).

١٨٠٤- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا سحری کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے- (ثواب ملتا ہے)

١٢٠٥- بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

باب: کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرلے تو درست ہے

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِنْ قُلْنَا لاَ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هَذَا. وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةُ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَحُذَيْفَةَ- رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

اور ام درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانے کو ہے وہ کہتیں نہیں' وہ کہتے میں تو آج روزے سے ہوں-اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا-

١٨٠٥- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: ((أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ،

١٨٠٥- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک شخص کو عاشورے کے دن یہ منادی کرنے کو بھیجا کہ جس نے آج کچھ کھالیا ہے وہ شام تک اب کچھ نہ کھائے یا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ شام تک نہ

وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلاَ يَأْكُلْ)).

کھائے-

١٢٠٦- بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

باب: صبح کو روزہ دار جنابت میں اٹھے تو کیسا؟

١٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: ((كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِيْنَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح)). وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ: أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : فَكَرِهَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ . ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ - وَكَانَتْ لأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لأَبِي هُرَيْرَةَ : إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا، وَلَوْلاَ مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ. فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: كَذَلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ)). وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ)). وَالأَوَّلُ أَسْنَدُ.

١٨٠٦- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے- انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے کہا میں اور میرا باپ دونوں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے-(دوسری سند) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے خبر دی- ان کے باپ عبدالرحمٰن نے مروان سے بیان کیا ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے گھر والوں میں صبح ہو جاتی اور آپ جنب ہوتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور مروان بن حکم نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ٹھوک بجا کر سنا دو ان دنوں مروان مدینہ کا حاکم تھا- ابو بکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہیں کیا پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ہم سب ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوئے وہاں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زمین تھی تو عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں اور جو مروان نے مجھ کو قسم نہ دی ہوتی تو میں اس کو تم سے بیان نہ کرتا پھر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (میں کیا کروں؟) فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حدیث بیان کی تھی- وہ جانیں اور ہمام اور ابن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایسی صورت میں آنحضرت افطار کا حکم دیتے- مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ معتبر ہے-

۱۲۰۷- بَابُ ٱلْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کو عورت کا بوسہ مساس وغیرہ (یعنی مباشرت درست ہے)

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا روزہ دار پر عورت کی شرم گاہ حرام ہے۔

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ)). وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَآرِبُ﴾: حَاجَةً. وَقَالَ طَاوُسٌ: ﴿أُولِي الإِرْبَةِ﴾: الأَحْمَقُ لاَ حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ.

۱۸۰۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے اور آپ روزہ دار ہوتے۔ مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہش پر اختیار رکھتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا (سورۂ طٰہٰ میں) جو مآرب کا لفظ ہے۔ اسکے معنی حاجتیں طاؤس نے کہا (سورۂ نور میں) جو غیر أُولي الإِرْبَةِ آیا ہے اسکا معنی بے وقوف جس کو عورتوں سے غرض نہ ہو۔

۱۲۰۸- بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے میں بوسہ لینا

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ: إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ.

اور جابر بن زید نے کہا اگر روزہ دار نے (شہوت سے) دیکھا اور منی نکل آئی تو اپنا روزہ پورا کرلے۔

۱۸۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ ضَحِكَتْ)).

۱۸۰۸- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (دوسری سند-) اور ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے وہ ہشام سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی بعض بیبیوں کا بوسہ لیتے اور آپ روزہ دار ہوتے۔ پھر ہنس دیں۔

۱۸۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ: ((مَا لَكِ))، أَنُفِسْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَدَخَلْتُ مَعَهُ

۱۸۰۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبداللہ سے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے زینب سے جو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں۔ انہوں نے اپنی والدہ (بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں ایک چادر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ (لیٹی) تھی۔ اتنے میں مجھ کو حیض آگیا میں چپکے سے نکل بھاگی اور حیض کے کپڑے سنبھالے۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا کیا حیض آگیا؟ میں نے

فِي الْخَمِيلَةِ. وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ)).

عرض کیا جی! پھر میں چادر میں آپؐ کے ساتھ گھس گئی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہ اور آنحضرت ﷺ دونوں مل کر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے اور آنحضرت ﷺ روزے میں ان کا بوسہ لیا کرتے۔

۱۲۰۹- بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

باب: روزے میں نہانا

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ. وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لاَ بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلاً. وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ لِي أَبْزَنًا أَتَقَحَّمُ فِيهِ وَأَنَا صَائِمٌ. وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ. وَلاَ يَبْلَعُ رِيقَهُ وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لاَ أَقُولُ يُفْطِرُ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ. قِيلَ: لَهُ طَعْمٌ. قَالَ: وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تُمَضْمِضُ بِهِ وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روزے میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے بدن پر ڈالا اور شعبی روزہ دار تھے - اور حمام میں گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہانڈی کا مزہ یا اور کسی چیز کا مزہ چکھنے میں قباحت نہیں اور امام حسن بصری نے کہا کلی کرنا یا پانی سے اپنے تئیں ٹھنڈا کرنا روزہ دار کو منع نہیں اور ابن مسعود نے کہا جب کوئی روزہ رکھنے والا ہو تو صبح کرے تیل لگایا ہوا کنگھی کیا ہوا اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا میرا ایک حوض ہے - میں روزے میں اس میں غوطہ مارتا ہوں - اور آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپؐ روزے میں مسواک کیا کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزے میں صبح اور شام ہر وقت مسواک کیا کرتے اور روزہ دار تھوک نہ نگلے اور عطاء نے کہا اگر روزہ دار اپنا تھوک نگل گیا تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہا اور ابن سیرین نے کہا کچی مسواک کرنے میں کوئی قباحت نہیں لوگوں نے کہا اس میں تو مزہ ہوتا ہے انہوں نے کہا مزہ تو پانی میں بھی ہوتا ہے حالانکہ روزے میں پانی سے کلی کرتے ہیں اور انسؓ اور حسن اور ابراہیم نے کہا روزہ دار کو سرمہ لگانا درست ہے -

۱۸۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ)).

۱۸۱۰- ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ اور ابو بکر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہانے کی حاجت ہوتی اور احتلام سے نہیں (بلکہ جماع سے) اور صبح ہو جاتی آپؐ نہاتے اور روزہ رکھتے -

۱۸۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ((كُنْتُ

۱۸۱۱- ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ کے غلام تھے' انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے سنا' وہ کہتے تھے میں اپنے والد کے ساتھ مل کر ام

أَنَا وَأَبِي، فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلاَمٍ ثُمَّ يَصُومُهُ)). حَدَّثَنَا ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ.

المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس گیا- انہوں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جماع سے جنابت ہوتی نہ کہ احتلام سے پھر صبح ہو جاتی اور آپ اس دن روزہ رکھتے- پھر ہم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے انہوں نے بھی ایسا ہی کہا-

۱۲۱۰- بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

باب: اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں جاتا

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لاَ بَأْسَ إِنْ لَمْ يَمْلِكْ رَدَّهُ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ: إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

اور عطاء نے کہا اگر روزہ دار ناک میں پانی ڈالے اور حلق میں اتر آئے تو روزہ نہ جائے گا- اگر اس کو نکال نہ سکے اور امام حسن بصری نے کہا اگر روزہ دار کے حلق میں مکھی گھس آئے تو روزہ نہیں جاتا اور حسن اور مجاہد نے کہا اگر بھولے سے جماع کر لے تب بھی روزہ نہیں جاتا-

۱۸۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ)).

۱۸۱۲- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب بھولے سے کوئی روزے میں کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے اللہ نے اس کو کھلایا پلایا-

۱۲۱۱- بَابُ السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

باب: سوکھی اور کچی مسواک روزہ دار کو درست ہونا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لاَ أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ)). وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ)). وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ

اور عامر بن ربیعہ سے منقول ہے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا بے شمار مرتبہ آپ روزہ دار رہ کر مسواک کیا کرتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی اگر میں یہ نہ سمجھتا کہ میری امت پر مشکل ہوگی تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا اور ایسا ہی جابر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے آنحضرت سے منقول ہے- اس میں روزہ دار کو خاص نہیں کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا مسواک منہ کو پاک کرتی ہے- پروردگار کو

لِلْفَمِ، وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ)). وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ : يَبْتَلِعُ رِيقَهُ.

پسند ہے اور عطاء اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے-

۱۸۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ: فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلاَثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۸۱۳- ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے حمران سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا' پھر کلی کی' ناک سنکی پھر تین بار منہ دھویا پھر داہنا ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا- پھر (اس طرح) بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا- پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں تین بار دھویا- پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح جیسے میں نے وضو کیا' وضو کرتے دیکھا- (وضو کرنے کے بعد) پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعات (تحیۃ الوضو) پڑھے- ان میں واہی تباہی خیال نہ کرے- تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے-

۱۲۱۲- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ)) وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا جب کوئی وضو کرے تو اپنے نتھنوں میں پانی ڈالے اور آپؐ نے روزہ دار اور بے روزہ میں کوئی فرق نہیں کیا

وَقَالَ الْحَسَنُ: لاَ بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لاَ يَضِيرُهُ إِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ، وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ؟ وَلاَ يَمْضَغُ الْعِلْكَ، فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لاَ أَقُولُ إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلَكِنْ يُنْهَى عَنْهُ فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لاَ بَأْسَ، لأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ.

اور حسن بصری نے کہا روزے میں ناک میں دوا ڈالنا درست ہے- اگر اس کے حلق تک نہ پہنچے اور سرمہ لگا سکتا ہے- اور عطاء نے کہا روزہ دار کلی کر کے منہ سے سب پانی نکال دے تو کوئی نقصان نہ ہوگا- اگر وہ اپنا تھوک نگل جائے اور جو اسکے منہ میں رہ گئی (پانی کی تری) اور روزہ دار مصطگی نہ چبائے (یا سیپاری) پھر اگر مصطگی کا تھوک نگل جائے تو میں یہ نہیں کہتا کہ اس کا روزہ جاتا رہے گا- لیکن منع ہے اور اگر ناک میں پانی ڈالا وہ اس کے حلق میں بے اختیار اتر گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا-

۱۲۱۳- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي

باب: اگر جان بوجھ کر رمضان میں جماع

رَمَضَانَ

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلاَ مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ)) وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَإِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ : يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

کرے

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یوں مروی ہے جو رمضان میں بے عذر اور بے بیماری ایک دن روزہ نہ رکھے- تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے بدل نہ ہوں گے- اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور سعید بن مسیّب نے اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا ایک روزہ اس کے بدل رکھ لے-

١٨١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: ((إِنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ احْتَرَقَ، قَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ. فَقَالَ: ((أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟)) قَالَ : أَنَا. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهَذَا)).

١٨١٤- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان کو عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر بن عوام بن خویلد سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیرؓ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں- ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں دوزخ میں جل چکا ہوں- آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگا میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آپؐ کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ لایا جس کو عرق کہتے ہیں- آپؐ نے فرمایا وہ دوزخ میں جلنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا میں حاضر ہوں یارسول اللہ! اس سے فرمایا تو یہ خیرات کر دے-

١٢١٤- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

باب: اگر رمضان میں قصداً جماع کرے اس کے پاس خیرات کو بھی کچھ نہ ہو پھر اس کو کہیں خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دے دے

١٨١٥- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ هَلَكْتُ، قَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ

١٨١٥- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا ہوا ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے- اتنے میں ایک شخص آیا (سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر) اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں تباہ ہو گیا- آپؐ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ وہ کہنے لگا میں اپنی جورو سے لگ گیا اور میں روزہ دار تھا- آپؐ نے فرمایا تجھ کو آزاد کرنے کے لئے ایک بردہ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں- آپؐ نے فرمایا خیر تو دو مہینے لگاتار

أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ : لاَ. قَالَ: ((فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) فَقَالَ : لاَ. قَالَ : فَمَكُثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ : الْمِكْتَلُ - قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟)) فَقَالَ أَنَا. قَالَ: ((خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)). فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَ اللهِ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ فَقَالَ: ((أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)).

روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں- آپؐ نے فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں- یہ سن کر آپ ٹھہرے رہے ہم لوگ بھی سب بیٹھے تھے- اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ آیا (جس کو عرق کہتے ہیں- خرمے کی جھال سے بنتے ہیں) آپؐ نے پوچھا وہ شخص کہاں گیا؟ کہنے لگا حاضر ہوں- آپؐ نے فرمایا یہ تھیلہ لے لے اس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات تو اس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو- قسم خدا کی مدینہ کی دونوں طرف کی پتھریلے کناروں میں کوئی گھر والے مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہیں- یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے- یہاں تک کہ آپؐ کی کچلیاں کھل گئیں- آپؐ نے فرمایا اچھا اپنے گھر والوں کو کھلا دے-

١٢١٥- بَابُ الْمَجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ؟

باب: رمضان میں قصد اً جماع کرے وہ کفارے کا کھانا اپنے گھر والوں کو بھی کھلا سکتا ہے- جب وہ محتاج ہوں

١٨١٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: إِنَّ الآخِرَ وَقَعَ عَلَى أَمْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ: ((أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ : لاَ. قَالَ : فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَهُوَ الزَّبِيلُ - قَالَ: ((أَطْعِمْ هَذَا عَنْكَ))، قَالَ : عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لاَ بَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجَ مِنَّا. قَالَ: ((فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)).

١٨١٦- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص (وہی سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یہ بد نصیب رمضان میں اپنی عورت سے لگ گیا- آپؐ نے فرمایا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں- پھر ایسا ہوا آپؐ کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ آیا جس کو عرق کہتے ہیں- آپؐ نے فرمایا تو فقیروں کو یہ اپنی طرف سے کھلا دے- اس نے عرض کیا مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں- آپؐ نے فرمایا خیر اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے-

١٢١٦- بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار کو پچھنے لگانا' قے کرنا کیسا ہے

وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا قَاءَ فَلاَ يُفْطِرُ، إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلاَ يُولِجُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يُفْطِرُ، وَالأَوَّلُ أَصَحُّ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ: الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ. وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسَى لَيْلاً. وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ احْتَجَمُوا صِيَامًا. وَقَالَ بُكَيْرٌ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ: كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلاَ تَنْهَى. وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا فَقَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)). وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ.

اور مجھ سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عمر بن حکم بن ثوبان سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیوں کہ وہ باہر نکالتا ہے- اندر نہیں لے جاتا- اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے- مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ نے کہا روزہ اس سے جاتا ہے جو چیز اندر جائے نہ اس سے جو باہر آئے- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما روزے میں پچھنی لگاتے پھر دن کو پچھنی لگانا چھوڑ دیا رات کو لگانے لگے اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رات کو پچھنی لگائی- اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ام سلمہؓ نے روزے میں پچھنی لگائی اور بکیر بن عبداللہ نے ام علقمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس روزے میں پچھنی لگاتے- وہ منع نہ کرتیں اور حسن بصری نے کئی صحابہ سے روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا پچھنی لگانے والے کا اور جس نے لگوائی دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا اور مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے حسن بصری سے ایسی ہی روایت کی ان سے پوچھا گیا یہ آنحضرت ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے اللہ خوب جانتا ہے-

١٨١٧- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ)).

۱۸۱۷- ہم سے معلیٰ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے احرام کی حالت میں اور جب آپ روزہ دار تھے' پچھنی لگائی-

١٨١٨- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ)).

۱۸۱۸- ہم سے ابو معمر عبداللہ بن عمری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے روزے میں پچھنی لگائی-

١٨١٩- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَسْأَلُ أَنَسَ

۱۸۱۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ثابت بنانی سے سنا وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے

بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لاَ، إِلاَّ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ)) وَزَادَ شَبَابَةُ : ((حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ)).

تھے - کیا تم روزہ دار کو پچھنی لگانا مکروہ سمجھتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں فقط ضعف کے خیال سے ہم اس کو برا جانتے تھے - اور شبابہ نے شعبہ سے اس روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں -

۱۲۱۷ - بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ

باب: سفر میں روزہ رکھنا یا افطار کرنا

۱۸۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسَ، قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسَ، قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي))، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)). تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ)).

۱۸۲۰ - ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو اسحاق سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا ہم ایک سفر (غزوہ فتح میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے - آپؐ نے ایک آدمی (بلالؓ) سے فرمایا! اتر میرے لئے ستو گھول اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ابھی تو سورج کی روشنی ہے - آپؐ نے فرمایا اتر! ستو گھول وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! ابھی تو سورج کی روشنی ہے - آپؐ نے فرمایا اتر! ستو گھول آخر وہ اترے اور ستو گھولا - آپؐ نے پی لیا پھر اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا جب ادھر سے رات کا اندھیرا شروع ہو تو روزہ افطار کا وقت آ گیا - سفیان کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور ابو بکر بن عیاش نے بھی شیبانی سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا -

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ : ((أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ)). ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ : ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

۱۸۲۱ - ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میں لگاتار روزے رکھتا ہوں - (دوسری سند) اور ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو نبی تھیں آنحضرت ﷺ کی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ وہ روزے بہت رکھا کرتے تھے - آپؐ نے فرمایا تیرا اختیار ہے (روزہ رکھ یا افطار کر)

۱۲۱۸- بَابُ إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

باب: جب رمضان میں کچھ روزے رکھ کر کوئی سفر کرے

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، حَتَّى بَلَغَ الْكُدَيْدَ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ)). قَالَ أَبُوعَبْدِ اللهِ: وَالْكُدَيْدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ.

۱۸۲۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے- (غزوہ فتح میں چار شنبہ کے دن عصر کے بعد) آپ روزے سے تھے- جب کدید میں پہنچے تو روزہ افطار کر ڈالا- لوگوں نے بھی افطار کیا امام بخاری نے کہا کدید (مدینہ سے سات منزل پر) عسفان اور قدید کے بیچ میں ہے-

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ، إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ)).

۱۸۲۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے ان سے اسماعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا انہوں نے ام درداء سے' انہوں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم کسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایسی گرمی تھی کہ آدمی سر پر اپنا ہاتھ رکھتا تھا- گرمی کی شدت سے اور ہم سے کوئی روزے سے نہ تھا- صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ روزہ دار تھے-

۱۲۱۹- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ))

باب: آنحضرت ﷺ کا اس شخص کے لئے جس پر سایہ کیا گیا تھا- اور سخت گرمی ہو رہی تھی یہ فرمانا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں

۱۸۲۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)).

۱۸۲۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری نے انہوں نے کہا میں نے محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر (غزوۂ فتح) میں تھے- ایک جگہ ہجوم پایا اور ایک شخص (قیس عامری) کو دیکھا- لوگ اس پر سایہ کئے- آپ نے حال پوچھا لوگوں نے کہا روزہ دار ہے- آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں ہے-

١٢٢٠- بَابُ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کے اصحاب سفر میں کوئی روزہ رکھتے

بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

کوئی افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ لگاتا-

١٨٢٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ)).

١٨٢٥- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے روزہ رکھنے والا افطار کرنے والے پر عیب نہ لگاتا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر-

١٢٢١- بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

باب: سفر میں لوگوں کو دکھا کر روزہ افطار کر ڈالنا

١٨٢٦- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ)).

١٨٢٦- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (غزوہ فتح میں) مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور عسفان تک روزہ رکھتے رہے- عسفان میں آپ نے پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ لمبے کر کے پانی کو اٹھایا تاکہ لوگ دیکھیں' پھر افطار کیا' یہاں تک کہ مکہ پہنچے یہ رمضان کا ذکر ہے- ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے- آنحضرت ﷺ نے (سفر میں) روزہ بھی رکھا ہے اور افطار بھی کیا ہے- اب جس کا جی چاہے سفر میں روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے-

١٢٢٢- بَابٌ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾ [البقرة: ١٨٤]

باب: سورۂ بقرہ کی اس آیت کا بیان ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ: نَسَخَتْهَا ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ، وَلَعَلَّكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت اس کے بعد والی آیت یعنی ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ، فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ، وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ سے منسوخ ہے اور عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم

تَشْكُرُونَ﴾ [البقرة: ١٨٥]. وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ ((نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيقُهُ، وَرُخِّصَ لَهُمْ فِي ذَلِكَ، فَنَسَخَتْهَا ﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ فَأُمِرُوا بِالصَّوْمِ)).

سے اعمش نے بیان کیا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا ہم سے ابن ابی لیلیٰ نے کہا ہم سے آنحضرت ﷺ کے اصحاب نے کہ رمضان کے روزوں کا حکم اترا یہ حکم بعضے لوگوں پر سخت ہوا تو ان لوگوں کو جو روزے کی طاقت رکھتے - یہ اجازت دی گئی اگر وہ چاہیں تو ہر روزے کے بدل ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں پھر اس آیت نے ﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ اس اجازت کو منسوخ کر دیا - اور روزے کا حکم دیا گیا -

١٨٢٧- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَرَأَ ((فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ﴾ قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ)).

١٨٢٧- ہم سے عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے یہ آیت پڑھی فدیۃ طعام مساکین اور کہا یہ منسوخ ہے -

١٢٢٣- بَابُ مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ؟

باب: رمضان کے قضا روزے کب رکھے جائیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ، لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة: ١٨٥]. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ: لاَ يَصْلُحُ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا فَرَّطَ حَتَّى جَاءَ رَمَضَانُ آخَرُ يَصُومُهُمَا، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلاً، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يُطْعِمُ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللهُ الإِطْعَامَ، إِنَّمَا قَالَ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کچھ حرج نہیں' اگر قضا روزے پے در پے نہ رکھے جائیں - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اتنا فرمایا دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو اور سعید بن مسیب نے کہا ذیحجہ کے دس نفل روزے اس کو رکھنا بہتر نہیں جس نے رمضان کی قضا نہ رکھی ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا ایک رمضان کی قضا نہ رکھے اور دوسرا رمضان آ گیا تو دونوں کے روزے رکھے اور فدیہ اس پر واجب نہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فقیروں کو کھانا بھی کھلائے اور اللہ نے اپنی کتاب میں تو کھانا کھلانے کا ذکر نہیں کیا - اتنا ہی فرمایا کہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لے -

١٨٢٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: ((كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلاَّ فِي شَعْبَانَ)) قَالَ يَحْيَى: الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

١٨٢٨- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں' مجھ پر رمضان کی قضا باقی رہتی تھی - میں اس کو رکھ نہ سکتی' یہاں تک کہ شعبان آ جاتا - یحییٰ نے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مشغول رہتیں -

١٢٢٤- بَابُ الْحَائِضِ تَتْرُكُ

باب: حیض والی عورت نماز

الصَّوْمَ وَالصَّلاَةَ

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلاَفِ الرَّأْيِ، فَلاَ يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا، مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلاَ تَقْضِي الصَّلاَةَ.

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا)).

نہ پڑھے

نہ روزہ رکھے اور ابوالزناد نے کہا دین کی باتیں اور شریعت کے احکام میں بہت ایسا ہوتا ہے کہ رائے اور قیاس کے خلاف ہوتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی پیروی کرنی ضرور پڑتی ہے- انہی میں سے ایک یہ حکم بھی ہے کہ حیض والی عورت روزے کی قضا کرے لیکن نماز کی قضا نہ کرے-

۱۸۲۹- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نماز روزہ نہیں چھوڑ دیتی یہی اس کے دین کا نقصان ہے-

۱۲۲۵- بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

باب: اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلاَثُونَ رَجُلاً يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ.

اور امام حسن بصری نے کہا- اگر تیس آدمی اس کی طرف سے ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو بھی کافی ہوگا-

۱۸۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)). تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ.

۱۸۳۰- ہم سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن موسیٰ بن اعین نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے ان سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی مر جائے اور اس کے ذمہ پر روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو ابن وہب نے بھی عمرو سے روایت کیا اور یحییٰ بن ایوب نے بھی ابن جعفر سے-

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ

۱۸۳۱- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک شخص (جس کا نام نہیں معلوم) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا- یارسول اللہ! میری ماں مر گئی اس پر ایک مہینے کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے قضا رکھ لوں؟

أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ: ((فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى)). قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيْثِ، قَالاَ: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمِ الْبَطِيْنِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ)). وَقَالَ يَحْيَى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ)). وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ)). وَقَالَ أَبُو حَرِيْزٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ((قَالَتِ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا)).

آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ کا قرض ضرور ادا کرنا چاہئے- سلیمان اعمش نے کہا جب مسلم بطین نے یہ حدیث بیان کی تو ہم سب بیٹھے ہوئے تھے- حکم اور سلمہ نے کہا ہم نے بھی مجاہد سے سنا وہ اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے اور ابو خالد سلیمان بن حیان سے منقول ہے ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے حکم اور مسلم بطین اور سلمہ بن کہیل سے' انہوں نے سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میری بہن مر گئی پھر یہی قصہ بیان کیا اور یحییٰ بن سعید اور ابو معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے مسلم سے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میری ماں مر گئی اور عبید اللہ نے زید بن ابی انیسہ سے بیان کیا انہوں نے حکم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میری ماں مر گئی اور اس پر نذر کا ایک روزہ تھا- اور ابو حریز (عبداللہ بن حسین) نے کہا ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا میری ماں مر گئی اور اس پر پندرہ (۱۵) روزے تھے-

۱۲۲۶- بَابُ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ؟

باب: روزہ کس وقت افطار کرے

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ حِيْنَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (صحابی) نے اس وقت روزہ افطار کیا جب سورج کا گردہ ڈوب گیا-

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

۱۸۳۲- ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عاصم بن عمر سے سنا انہوں نے اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ادھر سے (پورب سے) رخ کرے اور دن ادھر سے (پچھم سے) پیٹھ موڑے اور سورج ڈوب جائے تو روزے کے افطار کا وقت آ گیا-

۱۸۳۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ : ((يَا فُلَانُ قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا))، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: ((أَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا))، قَالَ: يَارَسُولَ اللهِ فَلَو أَمْسَيْتَ! قَالَ: ((أَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا))، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)). فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ، فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

۱۸۳۳- ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں (غزوہ فتح میں جو رمضان میں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے- آپؐ کا روزہ تھا- جب سورج ڈوبا تو آپؐ نے بعضے لوگوں (بلال رضی اللہ عنہ) سے کہا اٹھ! ہمارے لئے ستو گھول انہوں نے کہا شام تو ہونے دیجئے- آپؐ نے فرمایا نہیں اتر! ستو گھول پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شام تو ہو جانے دیجئے- آپؐ نے فرمایا نہیں اتر! ستو گھول -انہوں نے کہا ابھی تو دن ہے آپؐ نے فرمایا اتر! ستو گھول- آخر وہ اترے اور لوگوں کے لئے ستو گھولے- آپؐ نے پیا اور فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی ادھر پورب سے آن پہنچے- تو روزہ دار کے لئے افطار کا وقت آگیا-

۱۲۲۷- بَابُ يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ عَلَيْهِ بِالْمَاءِ وَغَيْرِهِ

باب: پانی وغیرہ جو میسر آجائے اس سے افطار کرنا

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَو أَمْسَيْتَ، قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا))، فَنَزَلَ فَجَدَحَ، ثُمَّ قَالَ : ((إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ)).

۱۸۳۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) چل رہے تھے- آپؐ روزہ دار تھے- جب سورج ڈوب گیا تو آپؐ نے (ایک شخص سے) فرمایا اتر ہمارے لئے ستو گھول اس نے کہا یارسول اللہ! شام تو ہونے دیجئے- آپؐ نے فرمایا اتر ہمارے لئے ستو گھول- اس نے کہا یارسول اللہ! ابھی تو دن ہے آپؐ نے فرمایا اتر (تجھے کیا کام) ستو گھول- آخر وہ اترا اس نے ستو گھولا پھر آپؐ نے فرمایا جب تم دیکھو رات کی تاریکی (ادھر پورب) کی طرف سے آن پہنچی تو روزے کے افطار کا وقت آگیا- اور آپؐ نے انگلی سے پورب کی طرف اشارہ کیا-

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَ يَتْلُوْهُ الْجُزْءُ الثَّامِنُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

ساتواں پارہ تمام ہوا اب ان شاءاللہ آٹھواں پارہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آٹھواں پارہ

۱۲۲۸ - بَابُ تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ

باب: روزہ جلدی کھولنا

۱۸۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : ((لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)).

۱۸۳۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی وہ ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگ ہمیشہ اچھے رہیں گے - جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے -

۱۸۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى، قَالَ لِرَجُلٍ : ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي)) قَالَ: لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ، قَالَ: ((انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي))، إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

۱۸۳۶- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا سفر میں آپؐ نے روزہ رکھا جب شام ہوئی تو ایک شخص سے فرمایا اونٹ سے اتر اور میرے لئے ستو گھول وہ کہنے لگا ذرا انتظار کرتے شام تک تو اچھا ہوتا - آپؐ نے فرمایا اتر میرے لئے ستو گھول - جب رات ادھر (پورب) کی طرف سے آئے تو روزہ دار کے روزہ کھولنے کا وقت آگیا -

۱۲۲۹ - بَابُ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

باب: ایک شخص نے (سورج غروب ہو گیا سمجھ کر) روزہ کھولا پھر سورج نکل آیا ۔

۱۸۳۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِنَ الْقَضَاءِ؟)) وَقَالَ مَعْمَرٌ سَمِعْتُ هِشَامًا ((لاَ

۱۸۳۷- مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن ابر تھا - ہم نے روزہ کھول ڈالا - پھر ابر کھل گیا سورج نکل آیا لوگوں نے ہشام سے پوچھا پھر قضا رکھنے کا حکم ہوا - انہوں نے کہا اور کیا علاج ہے اور معمر نے ہشام سے یوں نقل کیا معلوم نہیں انہوں نے قضا

أَذْرِي أَقُضُوْا أَمْ لاَ)).

رکھی یا نہیں -

١٢٣٠ - بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کے روزے کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ. فَضَرَبَهُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک متوالے کو رمضان میں حد ماری اور فرمایا ارے کم بخت! ہمارے تو بچے بھی روزے سے ہیں - (اور تو ایسا بے حیا کہ رمضان میں مست)

١٨٣٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الأَنْصَارِ: مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ. قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ. فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الإِفْطَارِ)).

١٨٣٨- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے ربیع معوذ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عاشورے کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں کہلا بھیجا کہ جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے ربیع کہتے ہیں اس حکم کے بعد ہم عاشورے کے دن روزہ رکھتے اپنے بچوں کو بھی رکھاتے اور ان کے لئے اون کا ایک کھلونا بنا دیتے جب ان میں کوئی کھانے کے لئے رونے لگتا تو ہم اس کو یہ کھلونا دے دیتے - (وہ بہل جاتا) یہاں تک کہ افطار کا وقت آن پہنچتا -

١٢٣١ - بَابُ الوِصَالِ، وَمَنْ قَالَ لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ،

باب: طے کے روزے کا بیان اور جس نے یہ کہا کہ رات کو روزہ نہیں ہو سکتا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا رات تک روزہ پورا کرو - اور آنحضرت ﷺ نے اپنی امت پر مہربانی اور ان کی طاقت قائم رکھنے کے لئے ان کو طے کے روزے سے منع فرمایا اور عبادت میں سختی کرنا مکروہ ہے -

١٨٣٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لاَ تُوَاصِلُوا، قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى)).

١٨٣٩- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا طے کے روزے مت رکھو - لوگوں نے کہا آپؐ تو رکھتے ہیں - آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھ کو تو کھلایا پلایا جاتا ہے - یا رات کو مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے -

١٨٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ

١٨٤٠- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے طے کے روزے رکھنے

الْوِصَالَ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى)).

سے منع فرمایا- لوگوں نے کہا آپؐ تو رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے-

۱۸۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لاَ تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ))، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ)).

۱۸۴۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو- اگر کوئی رکھنا چاہے تو خیر سحر تک نہ کھائے (پھر سحر کو کچھ کھالے) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ تو طے کے روزے رکھتے ہیں- آپؐ نے فرمایا میں تم برابر نہیں- مجھ کو تو رات میں ایک کھلانے والا کھلاتا ہے' پلانے والا پلاتا ہے-

۱۸۴۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالاَ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: ((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ ((رَحْمَةً لَهُمْ)).

۱۸۴۲- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا اور محمد بن سلام نے دونوں نے کہا ہم کو عبدہ نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا لوگوں پر رحم کیا انہوں نے عرض کیا آپؐ تو رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح تھوڑے ہوں مجھے تو میرا پروردگار کھلا پلا دیتا ہے- عثمان کی روایت میں یہ لفظ نہیں ہے- لوگوں پر رحم کیا-

۱۲۳۲- بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ. رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: جو طے کے روزے بہت رکھے اس کو سزا دینا اس کو انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کیا

۱۸۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ)). فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلاَلَ،

۱۸۴۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک شخص نے مسلمانوں میں سے آپؐ سے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ تو طے کے روزے رکھتے ہیں- آپؐ نے فرمایا تم میں میری طرح کوئی اور بھی ہے- مجھے تو رات کو میرا مالک کھلا پلا دیتا ہے- جب وہ طے کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے- تو آپؐ نے ان کے ساتھ ایک دن کچھ نہ کھایا اور دوسرے دن کچھ نہ کھایا پھر عید کا چاند ہو گیا آپؐ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور (کئی

فَقَالَ: ((لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ)). كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوا أَنْ يَنْتَهُوا.

دن) نہ کھاتا گویا ان کو سزا دینے کے لئے یہ کہا جب وہ طے کے روزوں سے باز نہ آئے-

۱۸۴۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ)) مَرَّتَيْنِ. قِيلَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ. قَالَ: ((إِنِّي أُبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ)).

۱۸۴۴- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے' انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے دو بار فرمایا تم طے کے روزوں سے بچے رہو لوگوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں- آپ نے فرمایا مجھ کو تو میرا مالک رات کو کھلا پلا دیتا ہے- تم اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہے-

۱۲۳۳- بَابُ الوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

باب: سحری تک نہ کھانا (طے کا روزہ رکھنا)

۱۸۴۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرَ))، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أُبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِ)).

۱۸۴۵- ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا' انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا- آپ فرماتے تھے طے کے روزے مت رکھو- اگر کوئی تم میں طے کا روزہ رکھنا چاہے تو خیر سحری تک نہ کھائے لوگوں نے عرض کیا آپ تو رکھتے ہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو رات کو ایک کھلانے والا کھلا دیتا ہے اور پلانے والا پلا دیتا ہے-

۱۲۳۴- بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

باب: اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لئے قسم دے اور وہ توڑ ڈالے تو اس پر قضا نہیں ہے- جب روزہ نہ رکھنا اس کو مناسب ہو

۱۸۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ، قَالَ:

۱۸۴۶- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے' کہا ہم سے ابوالعمیس عتبہ بن عبداللہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے- انہوں نے اپنے باپ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا' سلمان ابوالدرداء سے ملنے گئے دیکھا تو ام درداء (ان کی جورو) میلی کچیلی ہیں- انہوں نے حال پوچھا تو کہا تمہارا بھائی ابوالدرداء تارک الدنیا ہو گیا ہے- اتنے میں ابو الدرداء بھی آئے اور سلمان کے لئے کھانا تیار کیا- اور کہنے لگے تم کھاؤ

فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ. قَالَ: فَأَكَلَ. فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ. ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ نَمْ. فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الآنَ، فَصَلَّيَا. فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ)).

میں روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھانے کا' خیر ابو الدرداء نے کھالیا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء عبادت کے لئے اٹھے سلمان نے کہا سو رہو۔ وہ سو گئے پھر اٹھنے لگے تو کہا سو رہو۔ جب رات آخر ہوئی تو سلیمان نے کہا اب اٹھو۔ پھر دونوں نے نماز پڑھی۔ بعد اس کے سلمان نے ان کو سمجھایا بھائی دیکھو اللہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی اور تمہاری جورو کا اور ہر ایک کا حق ادا کرو۔ یہ سن کر ابو الدرداء آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا۔

١٢٣٥ - بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

باب: شعبان میں روزے رکھنے کا بیان

١٨٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لاَ يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلاَّ رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ)).

۱۸۴۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو النضر سے' انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (نفل روزے اتنے رکھتے کہ ہم کہتے اب افطار نہ کریں گے۔ اور افطار اتنا کرتے کہ ہم کہتے اب روزے نہ رکھیں گے) اور میں نے نہیں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپؐ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

١٨٤٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: ((لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، وَكَانَ يَقُولُ: ((خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا)). وَأَحَبُّ الصَّلاَةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ. وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلاَةً دَاوَمَ عَلَيْهَا.

۱۸۴۸- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابو سلمہ آنحضرت سے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھتے۔ آپؐ پورے شعبان روزے رکھتے اور فرماتے اتنا ہی (نیک) عمل کرو جتنے کی تم کو طاقت ہے۔ کیونکہ اللہ تو ثواب دینے سے تھکے گا نہیں۔ تم ہی تھک جاؤ گے۔ اور آنحضرت ﷺ کو وہ نماز بہت پسند تھی جو ہمیشہ پڑھی جائے اگرچہ تھوڑی ہی ہو اور آپؐ جب کوئی (نفل) نماز پڑھنا شروع کرتے تو ہمیشہ اس کو پڑھتے۔

١٢٣٦ - بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے اور

صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ

افطار کا بیان

١٨٤٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلاً قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لاَ وَاللهِ لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لاَ وَاللهِ لاَ يَصُومُ)).

۱۸۴۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے' انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے رمضان کے سوا اور کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے - اور آپ جب (نفل) روزے رکھنا شروع کرتے تو اتنے رکھتے کوئی کہتا قسم خدا کی افطار نہ کریں گے - اور جب افطار کرتے تو کوئی کہتا قسم خدا کی اب روزے نہیں رکھیں گے -

١٨٥٠- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا. وَكَانَ لاَ تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ، وَلاَ نَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ)). وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ.

۱۸۵۰- مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے بیان کیا' انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں اتنے دنوں تک افطار کرتے ہم سمجھتے اب روزہ نہیں رکھیں گے - اور رات کو اگر کسی کو منظور ہوتا کہ آپ کو نماز پڑھتے دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اگر یہ منظور ہوتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو اسی طرح دیکھ لیتا اور سلمان نے حمید سے یوں روایت کی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روزے کے باب میں پوچھا -

١٨٥١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ مُفْطِرًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ نَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتُهُ، وَلاَ مَسِسْتُ خَزَّةً وَلاَ حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلاَ شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلاَ عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۱۸۵۱- مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو خالد نے خبر دی - کہا ہم کو حمید نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نفل) روزے کیسے رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا جب میں چاہتا آپ کو روزہ دار دیکھوں - تو روزہ دار دیکھ لیتا اور جب چاہتا آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو ویسا ہی دیکھ لیتا اسی طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑا ہوا اور جب چاہتا آپ کو سوتا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے سمور اور ریشم کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا - اور مشک اور عبیر کی خوشبو بھی آپ کی خوشبو سے اچھی نہیں سونگھی -

١٢٧٣- بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

باب: مہمان کی خاطر سے نفل روزہ نہ رکھنا یا توڑ ڈالنا

١٨٥٢- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا هَارُونُ

۱۸۵۲- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو ہارون بن

بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، يَعْنِي: ((إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)). فَقُلْتُ : وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ : ((نِصْفُ الدَّهْرِ)).

اسماعیل نے خبر دی کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے پھر بیان کیا پوری حدیث کو اس میں یوں ہے کہ آپؐ نے فرمایا تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے پھر میں نے پوچھا کہ داؤد کیونکر روزے رکھتے تھے - آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار -

۱۲۳۸ - باب حق الجسم في الصوم

باب: بدن کا بھی روزے میں حق ہے

۱۸۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَا عَبْدَ اللهِ، أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟)) فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((فَلاَ تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: ((فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَلاَ تَزِدْ عَلَيْهِ)). قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ؟ قَالَ: ((نِصْفَ الدَّهْرِ)). فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ : يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۱۸۵۳ - ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا عبداللہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے - انہوں نے کہا بے شک سچ ہے یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تو ایسا مت کر - روزہ رکھ اور افطار بھی کر عبادت کر سو بھی کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے - اور تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے - تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے - تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے - اور تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس کرتے ہیں - کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا (تین کے تیس ہوئے) تو گویا ساری عمر روزے رکھے - عبداللہ نے کہا پھر میں نے اپنے اوپر سختی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے میں زیادہ طاقت پاتا ہوں آپؐ نے فرمایا تو داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ رکھ اس سے مت بڑھا - میں نے پوچھا داؤد پیغمبر علیہ السلام کیونکر روزے رکھتے تھے - آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن افطار - عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جب بوڑھے ہو گئے - اس وقت کہتے تھے - کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا (ہر مہینے میں تین روزے سہل تھے)

١٢٣٩ - بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب: ہمیشہ روزہ رکھنا

١٨٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي أَقُولُ: وَاللهِ لأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ، قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي. قَالَ: ((فَإِنَّكَ لاَ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ)) قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ)). قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْماً، فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ)). فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ)).

١٨٥٤- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے زہری رضی اللہ عنہ سے کہا مجھ کو سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ کو میرے یہ کہنے کی خبر پہنچ گئی قسم خدا کی میں تو دن کو روزہ رکھوں گا- اور رات کو عبادت میں کھڑا رہوں گا- جب تک جیوں (آپؐ نے پوچھا تو میں نے عرض کیا بے شک میں نے ایسا کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقے) آپؐ نے فرمایا یہ تو تجھ سے نہ ہو سکے گا تو ایسا کر روزہ رکھ اور افطار کر ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اس لئے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے رکھے ہیں- میں نے عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ طاقت ہے- آپؐ نے فرمایا تو ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بھی زیادہ کی قوت ہے- آپؐ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر- یہ داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے- اور سب روزوں سے افضل ہے- میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ قوت ہے- آپؐ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں-

١٢٤٠ - بَابُ حَقِّ الأَهْلِ فِي الصَّوْمِ،

باب: روزے میں بی بی ماں بچوں کا حق

رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس کو ابوجحیفہ وہب بن عبداللہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلاَ تُفْطِرُ، وَتُصَلِّي وَلاَ تَنَامُ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)). قَالَ: إِنِّي لأَقْوَى

١٨٥٥- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعاصم نے خبر دی انہوں نے ابن جریج سے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا ان سے ابوالعباس شاعر نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا- آنحضرت ﷺ کو یہ خبر پہنچ گئی- کہ میں لگاتار روزے رکھا کرتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھا کرتا ہوں تو آپؐ نے مجھے بلا بھیجا میں خود آپؐ سے ملا- آپؐ نے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے تو روزے رکھتا ہے افطار ہی نہیں کرتا- اور نماز پڑھے جاتا ہے- ایسا کر روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر- عبادت بھی کر آرام بھی کر- کیونکہ تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری جان اور تیری بی بی بال بچوں کا تجھ

لِذٰلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ)) قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْماً وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى)). قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ)) قَالَ عَطَاءٌ: لاَ أَدْرِي. كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الأَبَدِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ مَرَّتَيْنِ)).

پر حق ہے - میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے - آپؐ نے فرمایا خیر تو داؤدؑ کا روزہ رکھ - میں نے پوچھا کیونکر آپؐ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے - دشمن کے مقابلہ میں نہ بھاگتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات کی میری طرف سے کون ذمہ داری کر سکتا ہے؟ عطاء نے کہا میں نہیں جانتا ہمیشہ روزہ رکھنے کی نسبت آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا اتنا جانتا ہوں آپؐ نے دو بار یہ فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ نہیں رکھا -

١٢٤١ - بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

باب: ایک دن روزہ ایک دن افطار کا بیان

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ)) قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: ((صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا)) فَقَالَ: ((اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ))، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: ((فِي ثَلاَثٍ)).

١٨٥٦ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر - عبداللہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے - پھر یہی سوال جواب ہوتا رہا - آخر آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر اور فرمایا ہر مہینے میں ایک ختم قرآن کر میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے - پھر یونہی گفتگو رہی یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تین روز میں سہی -

١٢٤٢ - بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ

باب: حضرت داؤدؑ کا روزہ

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ - وَكَانَ شَاعِرًا، وَكَانَ لاَ يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، صَوْمُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)). قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ

١٨٥٧ - ہم سے آدم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے کہا میں نے ابوالعباس مکی شاعر سے سنا ان پر حدیث کی روایت میں تہمت نہ تھی (یعنی معتبر تھے) وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو برابر ہر روز روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز میں کھڑا رہتا ہے - میں نے کہا جی! آپؐ نے فرمایا ایسا کرے گا تو تیری آنکھوں میں گڑھا پڑ جائے گا' جان ناتواں ہو جائے گی - جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ نہیں رکھا - ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنا ہے - میں نے عرض کیا مجھ کو تو اس سے زیادہ بل بوتہ ہے - آپؐ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ - وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار اور جب دشمن

عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْماً، وَلاَ يَفِرُّ إِذَا لاَقَى)).

سے مڈ بھیڑ ہوتی تو بھاگتے نہیں تھے۔

١٨٥٨- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: ((أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((خَمْسًا)). قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ.. قَالَ: ((سَبْعًا)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((تِسْعًا)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ . قَالَ: ((إِحْدَى عَشْرَةَ)). ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : شَطْرُ الدَّهْرِ، صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْماً)).

١٨٥٨- ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوالملیح نے خبر دی انہوں نے مجھ سے کہا میں تیرے باپ (زید) کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس گیا- انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ سے میرے روزوں کا ذکر ہوا تو آپ میرے پاس تشریف لائے- میں نے آپ کے لیے چمڑے کی توشک بچھائی جس میں خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی- آپ زمین پر بیٹھ گئے اور توشک میرے اور آپ کے بیچ میں رہ گئی- پھر آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے بس نہیں ہیں؟ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! (مجھ کو زیادہ طاقت ہے) آپ نے فرمایا اچھا پانچ روزے؟ میں نے پھر عرض کیا- آپ نے فرمایا اچھا سات' میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا نو' میں نے پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اچھا گیارہ پھر آپ نے فرمایا داؤد کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں ایک دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر-

١٨٥٩- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ الْبِيضِ: ثَلاَثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

باب: ایام بیض یعنی چاندنی کے دن ہر مہینے میں تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھنا

١٨٥٩- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ((أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلاَثٍ: صِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ)).

١٨٥٩- ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سہیل نے کہا ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید نے کہا مجھ سے ابوعثمان عبدالرحمٰن نہدی نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میرے جانی دوست آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ہر مہینے تین روزے رکھنے اور چاشت کی نماز دو رکعات اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی-

١٢٤٤- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

باب: کہیں ملاقات کو جانا اور نفل روزہ نہ توڑنا

١٨٦٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ:

١٨٦٠- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے خالد بن حارث نے

حَدَّثَنِي خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ((أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ)). ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً، قَالَ: ((مَا هِيَ))؟ قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ. فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلاَ دُنْيَا إِلاَّ دَعَا بِهِ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالاً وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ)). فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالاً. وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ قَالَ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ)).

کہا ہم سے حمید نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ام سلیم کے پاس گئے وہ آپؐ کے لئے کھجور اور گھی لائیں- آپؐ نے فرمایا گھی کپی میں ڈال دو اور کھجور تھیلے میں' میں روزے سے ہوں- پھر آپ گھر کے ایک کونے میں جا کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی-ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک خاص شخص کے لئے دعا چاہتی ہوں- آپؐ نے فرمایا وہ کیا ام سلیم نے کہا آپؐ کے غلام انس رضی اللہ عنہ کے لئے یہ سن کر آپؐ نے دنیا و آخرت کی بھلائی کی کوئی بات نہ چھوڑی- ہر ایک کی دعا کی آپؐ نے فرمایا اللہ اس کو مال اور اولاد دے اور اس کو برکت عطا فرما- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سب انصاری لوگوں سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا کہ حجاج جب بصرے میں آیا اس وقت تک خاص میرے نطفہ سے ایک سو بیس پر کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے-

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۸۶۱- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پھر یہی حدیث نقل کی-

۱۲۴۵- بَابُ الصَّوْمِ آخِرَ الشَّهْرِ

باب: مہینے کے اخیر میں روزہ رکھنا

۱۸۶۲- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلاَنَ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهُ - أَوْ سَأَلَ رَجُلاً وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ - فَقَالَ: يَا أَبَا فُلاَنٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ؟ قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ يَعْنِي رَمَضَانَ، قَالَ الرَّجُلُ: لاَ، يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ((فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ))، لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ: أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۱۸۶۲- ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان سے (دوسری سند) اور ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے غیلان بن جریر سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمران سے یا اور کسی سے پوچھا عمران سن رہے تھے- ارے فلانے! تو نے اس مہینے کے اخیر میں روزہ رکھا؟ ابوالنعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں رمضان کو فرمایا اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جب تو رمضان میں افطار کرے تو دو روزے رکھ- صلت راوی نے یہ نہیں کہا رمضان کو فرمایا امام بخاری نے کہا ثابت نے تو مطرف سے انہوں نے عمران رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا کہ شعبان کے اخیر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ)).

میں (یہی صحیح ہے)

١٢٤٦ - بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن روزہ رکھنا

فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ

اگر کسی نے (اکیلا) جمعہ کا روزہ رکھا تو کھول ڈالے

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ)) زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ ((أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمٍ)).

١٨٦٣- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالحمید بن جبیر سے انہوں نے محمد بن عباد سے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ انہوں نے کہا ہاں! راویوں نے ابو عاصم کے سوا یوں کہا یعنی اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنے سے۔

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ)).

١٨٦٤- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے۔ مگر جب کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ. ح. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: ((أَصُمْتِ أَمْسِ؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَصُومِيْنَ غَدًا؟)) قَالَتْ: لَا. قَالَ: ((فَأَفْطِرِي)). وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ: ((أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ)).

١٨٦٥- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے شعبہ سے (دوسری سند) اور ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن ان کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ روزہ دار تھیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے کل (جمعرات کو) بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا کل ہفتہ کو بھی روزہ رکھنا چاہتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تو روزہ کھول ڈال اور حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا مجھ سے ابو ایوب نے بیان کیا ان سے جویریہ نے کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا انہوں نے روزہ کھول ڈالا۔

١٢٤٧ - بَابُ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ؟

باب: روزے کے لئے کوئی دن مقرر کرنا

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

١٨٦٦- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے

((قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْتَصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لاَ، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطِيقُ؟)).

انہوں نے علقمہ سے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کیا آنحضرت ﷺ کوئی خاص دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں - آپ کا عمل مداومی ہوتا (یعنی ہمیشہ کرتے اور تم میں کون ایسا ہے جو آنحضرت ﷺ کے برابر طاقت رکھتا ہو)

١٢٤٨ - بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن روزہ رکھنا

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ. ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ ((أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ)).

۱۸۶۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے کہا مجھ سے سالم نے بیان کیا کہا مجھ سے عمیر نے جو ام فضل کے غلام تھے' ان سے ام فضل رضی اللہ عنہا نے (دوسری سند) اور ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے - انہوں نے عمیر سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے - انہوں نے ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے کچھ لوگ ان کے پاس جھگڑا کرنے لگے - کہ آنحضرت ﷺ نے عرفہ کو روزہ رکھا ہے یا نہیں؟ بعضوں نے کہا آپ روزہ دار ہیں بعضوں نے کہا نہیں - آپ روزے سے نہیں - پھر ام فضل سے دودھ کا ایک پیالہ آپ کے پاس بھیجا اونٹ پر سوار تھے - آپ نے پی لیا -

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ - أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِحِلاَبٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ)).

۱۸۶۸- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے یا ان کے سامنے پڑھا گیا - میں نے سنا کہا مجھ سے عمرو بن حارث نے انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے عرفہ کے دن اس میں شک کیا کہ آنحضرت ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں پھر انہوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا - آپ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے - آپ نے اس میں سے کچھ پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے -

١٢٤٩ - بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

باب: عید الفطر کے دن روزہ رکھنا

١٨٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ: ((شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ

۱۸۶۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سعید بن ازہر کے غلام سے انہوں نے کہا میں عید میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا - انہوں نے کہا ان دنوں یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع

صِيَامِهِمَا: يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمُ الآخِرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ)).

فرمایا ہے-ایک تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور دوسرا اپنی قربانی کھانے کا دن-

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَعَنِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ)). وَعَنْ صَلاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ.

۱۸۷۰- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے وہب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے اور کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے اور صبح اور عصر کے بعد نماز پڑھنے سے-

۱۲۵۰- بَابُ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: عید الضحیٰ کے دن روزہ رکھنا

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((يُنْهَى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ: الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَالْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ)).

۱۸۷۱- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ہشام نے خبر دی-انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی-انہوں نے عطاء بن میناء سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کرتے تھے-دو روزے اور دو بیعیں منع ہیں- عید الفطر اور عید الضحیٰ کے روزے اور بیع ملامسہ اور منابذہ-

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ الاثْنَيْنِ فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ)).

۱۸۷۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ عنبری نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاس آیا اور پوچھا اگر کسی نے پیر کے دن روزہ رکھنے کی منت مانی اتفاق سے اس دن عید آ گئی (تو کیا کرے؟) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ نے تو منت پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے عید کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے-

۱۸۷۳- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ: سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنِي، قَالَ: ((لاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ

۱۸۷۳- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے کہا میں نے قزعہ بن یحییٰ سے سنا کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر بارہ جہاد کئے تھے-وہ کہتے تھے میں نے چار باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں-جو مجھ کو بہت پسند آئیں ایک تو آپ نے یہ فرمایا

مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ إِلاَّ وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلاَ صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالأَضْحَى، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلاَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا)).

کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر جب اس کے ساتھ اس کا محرم رشتہ دار ہو۔ دوسرے دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ نہ رکھنا چاہئے۔ تیسرے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز نہ پڑھنا چاہئے چوتھے سوا ان تین مسجدوں کے اور کہیں کے لئے کجاوے نہ کسے جائیں مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور مسجد مدینہ۔

١٢٥١ - بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنا

وَقَالَ لِي مَحْمَدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: ((كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى، وَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا)).

اور مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھا کرتیں اور ہشام کے باپ عروہ بھی ان دنوں میں روزہ رکھا کرتے۔

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عِيْسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالاَ: ((لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلاَّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ)).

١٨٧٤ - ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے سنا انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زہری نے اس حدیث کو سالم سے بھی سنا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان دونوں نے کہا ایام تشریق میں روزے رکھنے کی اجازت نہیں مگر اس کے لئے جس کو قربانی کا مقدور نہ ہو۔

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى)). وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

١٨٧٥ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا تمتع کرنے والا (جو عمرہ کر کے حج کرے) عرفہ کے دن تک روزے رکھ لے اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو منیٰ کے دنوں میں بھی روزہ رکھے اور ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت کی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے روایت کیا۔

١٢٥٢ - بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنا

١٨٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

١٨٧٦ - ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن محمد سے انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا عاشورے کے دن

((يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ)).

جس کا جی چاہے وہ روزہ رکھے-

۱۸۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ)).

۱۸۷۷- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی- کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا- جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اب چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے-

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

۱۸۷۸- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا عاشورے کا روزہ قریش کے لوگ جاہلیت کے زمانہ میں رکھا کرتے تھے- اور آنحضرت ﷺ بھی رکھنے لگے پھر جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا- جب رمضان فرض ہوا تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا اور فرمایا اب جس کا جی چاہے اس دن روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے-

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ)).

۱۸۷۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن منبر پر سنا جس سال انہوں نے حج کیا تھا وہ کہہ رہے تھے- مدینہ والو! تمہارے عالم کدھر گئے؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے- یہ عاشورے کا دن ہے اور اس کا روزہ تم پر فرض نہیں ہے- اور میں تو روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے-

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هَذَا

۱۸۸۰- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب نے کہا ہم سے عبداللہ بن سعید بن جبیر نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے دوسرے سال یہودیوں کو دیکھا عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہوئے آپؐ نے پوچھا یہ روزہ کیسا؟ انہوں نے کہا یہ عمدہ دن ہے- اللہ نے اس دن بنی اسرائیل کو ان کے

يَوْمٌ نَجَّي اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ)).

دشمن (فرعون) سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰؑ نے اس میں روزہ رکھا تھا- آپؐ نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰؑ سے تعلق رکھتا ہوں- پھر آپؐ نے اس دن روزہ رکھا- اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا-

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ عِيدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَصُومُوهُ أَنْتُمْ)).

۱۸۸۱- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ابو عمیس سے انہوں نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا یہودی عاشورے کے دن کو عید سمجھتے تھے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے) فرمایا تم بھی اس دن روزہ رکھو-

۱۸۸۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ)).

۱۸۸۲- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو قصد کر کے کسی خاص دن کا روزہ یہ سمجھ کر کہ (وہ دوسرے دنوں سے افضل ہے) رکھتے نہیں دیکھا مگر اس دن کا یعنی عاشورے کے دن کا اور اس مہینے کا یعنی رمضان کا-

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَنْ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ)).

۱۸۸۳- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم قبیلے کے ایک شخص کو یہ حکم دیا لوگوں میں منادی کر دے جس نے کچھ کھالیا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہیں کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے کیونکہ یہ عاشورے کا دن ہے-

۱۲۵۳- بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب: رمضان میں تراویح پڑھنے کی فضیلت

۱۸۸٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: ((مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

۱۸۸۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپؐ رمضان کی فضیلت میں فرماتے ہیں جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان میں تراویح پڑھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے-

۱۸۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

۱۸۸۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں میں (تراویح میں) ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے کھڑا رہے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا)). وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: ((خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلاَتِهِ الرَّهْطُ. فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلاَءِ عَلَى قَارِىءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ. ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ - يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ - وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ)).

پھر جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی اور لوگوں کا یہی حال رہا اکیلے اور جماعتوں سے تراویح پڑھتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی ایسا ہی رہا اور عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں اور امام مالک نے ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں عبدالرحمٰن بن عبد قاری سے انہوں نے کہا میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا دیکھتا کیا ہوں لوگوں کے جدا جدا جھنڈ ہیں (کہیں) ایک ہی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور کہیں کسی کے پیچھے دس پانچ آدمی ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میں ان سب کو ایک ہی قاری کے پیچھے اکٹھا کر دوں تو اچھا ہوگا۔ پھر انہوں نے یہی ٹھان کر ان سب کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مقتدی کر دیا بعد اس کے میں ایک رات جو ان کے ساتھ گیا دیکھا تو سب اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بدعت تو اچھی ہوئی۔ اور رات کا وہ حصہ جس میں تم سوتے رہتے ہو یعنی اخیر رات وہ اس حصے سے افضل ہے۔ جس میں نماز پڑھتے ہو اور لوگ شروع ہی رات میں تراویح پڑھ لیتے۔

١٨٨٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ)). - ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلاَتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا،

١٨٨٦- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک بار) رمضان میں تراویح پڑھی (دوسری سند) اور ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیچ بیچ رات کو (رمضان میں) نکلے اور مسجد میں (تراویح) کی نماز پڑھی اور کچھ لوگوں نے بھی آپؐ کے پیچھے پڑھی جب صبح ہوئی تو انہوں نے

فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلُّوا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ. وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا)). فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

اس کا چرچا کیا دوسری رات کو اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے (اور زیادہ) چرچا کیا اور تیسری شب کو بہت لوگ جمع ہوئے آپ برآمد ہوئے اور نماز پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی جب چوتھی رات ہوئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں ان کا سمانا مشکل ہو گیا (آپ برآمد ہی نہیں ہوئے) صبح کو نماز کے لئے نکلے اور نماز کے بعد لوگوں کی طرف مخاطب ہوئے پہلے تشہد پڑھا پھر فرمانے لگے امابعد! مجھے معلوم تھا کہ تم یہاں جمع ہو لیکن میں ڈرا کہیں' یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم سے نہ ہو سکے (اس لئے برآمد نہ ہوا) پھر آپ کی وفات ہو گئی اور یہی کیفیت قائم رہی۔

١٨٨٧- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ: سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهَا عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِي)).

۱۸۸۷- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کتنی رکعات پڑھتے تھے (تراویح یا تہجد کی) انہوں نے کہا آپ رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان کی خوبی اور لمبے پنے کو کیا پوچھتا ہے۔ پھر چار پڑھتے تھے۔ ان کی خوبی اور درازی کا کیا پوچھنا۔ پھر تین رکعات پڑھتے تھے میں نے ایک بار آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

١٢٥٤- بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب: شب قدر کی فضیلت

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ. سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ ﴿وَمَا أَدْرَاكَ﴾ فَقَدْ أَعْلَمَهُ، وَمَا قَالَ: ﴿وَمَا يُدْرِيكَ﴾ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْهُ.

اور (سورۂ قدر میں) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے مالک کے حکم سے ہر بات کا انتظام کرنے کو اترتے ہیں اور صبح تک یہ سلامتی کی رات قائم رہتی ہے۔ سفیان بن عیینہ نے کہا قرآن میں اللہ نے جہاں ما ادراک فرمایا ہے تو وہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دی اور جہاں ما یدریک فرمایا وہ نہیں بتائی۔

۱۸۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ وَإِنَّمَا حَفِظَ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)). تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۸۸۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یاد رکھا اور خوب یاد رکھا زہری سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے- اور جو کوئی شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے ایمان رکھ کر ثواب کی نیت سے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے- سفیان کے ساتھ سلیمان بن کثیر نے بھی اس کو زہری سے روایت کیا-

۱۲۵۵- بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

باب: شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈنا

۱۸۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ)).

۱۸۸۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کئی لوگوں کو خواب میں رمضان کی اخیر سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں تم سب کے خواب اس پر متفق ہوئے کہ شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں ہے تو جو کوئی شب قدر کی تلاش میں ہو وہ اس کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈے-

۱۸۹۰- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ - وَكَانَ لِي صَدِيْقًا - فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ، فَخَطَبَنَا، وَقَالَ: ((إِنِّي أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا- أَوْ نُسِّيْتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مع رسول اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ)). فَرَجَعْنَا، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى

۱۸۹۰- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ میرے دوست تھے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان کے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا پھر بیسویں تاریخ کی صبح کو آپؐ اعتکاف سے نکلے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمانے لگے شب قدر مجھ کو دکھلائی گئی لیکن میں بھول گیا یا بھلا دیا گیا تو تم اس کو اخیر دہے میں طاق راتوں میں ڈھونڈو- اور میں نے خواب میں ایسا دیکھا گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف کرے خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا اور ایسا ہوا کہ آسمان میں ابر کا ایک ٹکڑا بھی ہم کو نہیں دکھائی دیتا تھا لیکن ابر کا ایک ٹکڑا آیا وہ اتنا

سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ)).

برسا کہ مسجد کی چھت بہنے لگی وہ کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز کھڑی ہوئی میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی مبارک پر دیکھا۔

١٢٥٦- بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ. فِيهِ عُبَادَةُ

باب: شب قدر کا رمضان کی اخیر دس راتوں میں ڈھونڈنا اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

١٨٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

١٨٩١- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے کہا ہم سے ابو سہیل نے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

١٨٩٢- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: ((كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ)). فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ

١٨٩٢- ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم اور عبدالعزیز دراوردی نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ہاد سے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ کے دہے میں اعتکاف کیا کرتے جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات آن پہنچتی شام کو آپ اپنے گھر لوٹ آتے جو لوگ اعتکاف میں آپ کے ساتھ ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ایک رمضان میں ایسا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس رات کو اعتکاف سے لوٹ آتے اس رات اعتکاف ہی میں رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا جو اللہ نے چاہا وہ ان کو حکم دیا پھر فرمایا کہ میں اس دہے میں اعتکاف کیا کرتا تھا اب مجھ کو مناسب معلوم ہوا کہ اخیر دہے میں اعتکاف کروں اور جتنے لوگ میرے ساتھ اعتکاف میں ہیں وہ اعتکاف ہی میں رہیں اور مجھ کو شب قدر دکھلائی گئی- پھر بھلا دی گئی تم اس کو اخیر دہے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں ڈھونڈو اور میں نے دیکھا میں اس رات کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں پھر اسی رات کو یعنی اکیسویں رات کو پانی برسا اور جہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے وہاں

اللَّيْلَةِ فَأُمْطِرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي، نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَمَاءً)).

مسجد ٹپکی میں نے خود اپنی آنکھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے اور آپ کا چہرہ انور گارے میں بھرا ہوا تھا۔

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۸۹۳- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے۔

۱۸۹۴- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ: ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)).

۱۸۹۴- (دوسری سند) اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے اور فرماتے رمضان کے اخیر دہے میں شب قدر کی تلاش کرو۔

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى)).

۱۸۹۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وہب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں ڈھونڈو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا سات راتیں یا پانچ راتیں۔

۱۸۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقِينَ)). يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ. تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ((الْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ)).

۱۸۹۶- ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم سلیمان نے انہوں نے ابو مجلز (لاحق بن حمید) اور عکرمہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر رمضان کے اخیر دہے میں ہے جب اخیر دہے کی نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہیں' عبدالوہاب نے ایوب اور خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کیا کہ چوبیسویں رات کو ڈھونڈو۔

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ

۱۸۹۷- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے خالد بن حارث نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے حمید طویل نے کہا ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے' انہوں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اس لئے برآمد ہوئے

الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ: ((خَرَجْتُ لأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ الْخَامِسَةِ)).

کہ ہم کو شب قدر بتلائیں - اتنے میں دو مسلمان لڑ پڑے - آپؐ نے فرمایا میں تم کو شب قدر بتلانے کے لئے نکلا لیکن فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا - اور شاید اسی میں تمہاری بھلائی ہو تو (اخیر دہے کی) نویں، ساتویں، پانچویں رات میں اس کو ڈھونڈو -

١٢٥٧ - بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے اخیر دہے میں زیادہ محنت کرنا

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ)).

١٨٩٨ - ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ ابو یعفور (عبدالرحمٰن) سے وہ ابوالضحیٰ (مسلم بن صبیح) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب رمضان کا آخری دہا آتا تو اپنا تہ بند مضبوط باندھتے اور رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے -

أبواب الإعتكاف

اعتکاف کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٢٥٨ - بَابُ الإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ

باب: رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنا اور اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے

الأَوَاخِرِ، وَالإِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تُبَاشِرُوْهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ، تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلاَ تَقْرَبُوْهَا، كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ [البقرة: ١٨٧].

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اپنی عورتوں سے اس وقت صحبت نہ کرو جب مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہو - یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں - ان کے پاس نہ جاؤ اللہ اسی طرح اپنے حکم لوگوں سے بیان کرتا ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہیں -

١٨٩٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ)).

١٨٩٩ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابن وہب نے انہوں نے یونس سے ان سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے -

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

١٩٠٠ - ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث

حَدَّثَنَا عَنِ اللَّيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ: ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ)).

بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ رمضان کے اخیر دہے میں برابر اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھالیا پھر آپؐ کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف کرتی رہیں۔

۱۹۰۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ - وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ - قَالَ: ((مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ، وَقَدْ أُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوْهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ)). فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيْشٍ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ، فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ)).

۱۹۰۱- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپؐ نے (انہی دنوں میں) اعتکاف کیا جو اکیسویں رات آئی جس کی صبح کو آپؐ اعتکاف سے برآمد ہونے والے تھے (اعتکاف ختم کرنے والے تھے) تو آپؐ نے فرمایا جس شخص نے میرے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا ہو وہ اخیر کے دہے میں بھی اعتکاف میں رہے- اور مجھے شب قدر بتلائی گئی- پھر بھلادی گئی مگر میں نے اپنے تئیں دیکھا جیسے میں اس صبح کو کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں- تو اس شب کو اخیر دہے میں ڈھونڈو ہر طاق رات میں- پھر ایسا ہوا اسی رات پانی برسا اور مسجد تو گویا ایک منڈوا تھی وہ ٹپکی میں نے اپنی آنکھوں سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر اکیسویں صبح کو کیچڑ' پانی کا داغ تھا-

۱۲۵۹- بَابُ الْحَائِضِ تُرَجِّلُ الْمُعْتَكِفَ

باب: اگر حیض والی عورت اس مرد کے کنگھی کرے جو اعتکاف میں ہو

۱۹۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ)).

۱۹۰۲- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں ہوتے اور اپنا سر میری طرف جھکا دیتے میں اس میں کنگھی کر دیتی اور میں حیض سے ہوتی-

١٢٦٠- بَابُ الْمُعْتَكِفِ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ

باب: اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے

١٩٠٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ ((وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا)).

١٩٠٣- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں' کہ آنحضرت ﷺ (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں رہ کر اپنا سر میرے حجرے کے اندر کر دیتے میں آپؐ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی حالت میں بغیر ضرورت کے گھر میں نہ آتے۔

١٢٦١- بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ

باب: اعتکاف والا سر یا بدن دھو سکتا ہے

١٩٠٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : ((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ)).
((وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ)).

١٩٠٤- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں ہوتی اور آنحضرت ﷺ مجھ سے مباشرت کرتے (بوسہ مساس وغیرہ) اور اعتکاف کی حالت میں آپؐ اپنا سر مسجد کے باہر نکال دیتے میں اسکو دھو دیتی اور میں حائضہ ہوتی۔

١٢٦٢- بَابُ الاِعْتِكَافِ لَيْلاً

باب: صرف رات بھر کے لئے اعتکاف کرنا

١٩٠٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : ((أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: ((فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ)).

١٩٠٥- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا ہم سے قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا میں نے جاہلیت کے زمانہ میں یہ منت مانی تھی- کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا- آپؐ نے فرمایا اپنی منت پوری کر-

١٩٠٦- بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ

١٩٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ. فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً، فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً. فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى الأَخْبِيَةَ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((آلْبِرَّ تَرَوْنَ بِهِنَّ؟)) فَتَرَكَ الاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ)).

باب: عورتیں اعتکاف کر سکتی ہیں

۱۹۰۶- ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے میں آپ کیلئے (مسجد میں) ایک خیمہ لگا دیتی- آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں چلے جاتے- حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک خیمہ لگانے کا اذن چاہا انہوں نے اذن دیا پھر حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی (مسجد میں) ایک خیمہ لگایا ان کے دیکھا دیکھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی ایک خیمہ کھڑا کر لیا جب آنحضرت ﷺ نے صبح کو اتنے خیمے دیکھے تو فرمایا یہ ہے کیا لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کئے گئے ہیں؟ پھر آپ نے اس رمضان میں اعتکاف ہی نہیں کیا اور شوال کے دس دنوں میں اعتکاف کیا-

١٩٠٦- بَابُ الأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

١٩٠٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ: خِبَاءُ عَائِشَةَ، وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وَخِبَاءُ زَيْنَبَ. فَقَالَ: ((آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ؟)) ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ، حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ)).

باب: مسجدوں میں خیمے لگانا

۱۹۰۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے اعتکاف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اس جگہ میں تشریف لے گئے جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے' دیکھا تو ڈیرے ہی ڈیرے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ڈیرہ' حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ڈیرہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا آپ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ انہوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے پھر آپ لوٹ گئے اعتکاف نہیں کیا- اور شوال کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا-

١٩٠٦- بَابُ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ؟

١٩٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ

باب: کیا اعتکاف والا کام کاج کے لئے مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے؟

۱۹۰۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ان سے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا

النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)). فَقَالاَ: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا)).

آنحضرت ﷺ کی بی بی نے بیان کیا وہ آنحضرت ﷺ کے پاس اعتکاف کی حالت میں مسجد میں آئیں - رمضان کے اخیر دے میں - آپؐ سے ملاقات کی اور ایک گھڑی کچھ باتیں کیں پھر لوٹ گئیں - آنحضرت ﷺ بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ان کو گھر پہنچا دینے کو جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچیں باب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس' تو انصار کے دو شخص ادھر سے گزرے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا ٹھہر جانا یہ عورت (جو میرے ساتھ ہے) صفیہ حیی کی بیٹی (میری بیوی ہے) تم اور کچھ گمان نہ کرنا انہوں نے کہا سبحان اللہ اور یہ فرمانا آپ کا ان پر شاق گزرا تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا (میاں) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا گمان نہ ڈالے -

١٢٦٦- بَابُ الإِعْتِكَافِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ

باب: آنحضرت ﷺ کے اعتکاف کا اور بیسویں کی صبح کو اعتکاف سے نکلنے کا بیان

١٩٠٩- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: ((سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ؟ قَالَ نَعَمْ، اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ: ((إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ، فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَلْيَرْجِعْ)). فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ. وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ

١٩٠٩- مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ہارون بن اسماعیل سے سنا - انہوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے شب قدر کا کچھ ذکر سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سنا ہے - ایسا ہوا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا ابو سعید نے کہا تو ہم بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلے کہا پھر آپؐ نے ہم لوگوں کو بیسویں تاریخ کی صبح کو خطبہ سنایا پھر آپؐ نے فرمایا مجھ کو شب قدر دکھائی گئی پھر بھلائی گئی تم اس کو اخیر دے میں طاق راتوں میں ڈھونڈو کیونکہ میں نے دیکھا میں اس شب میں کیچڑ' پانی میں سجدہ کر رہا ہوں - اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس سال) اعتکاف کیا ہو وہ پھر اعتکاف کرے یہ سن کر لوگ مسجد میں لوٹ آئے اس وقت آسمان میں ابر کا ایک لکہ بھی دکھائی نہ دیتا تھا لیکن ایک ابر کا ٹکڑا آیا' پانی برسا اور نماز کی تکبیر ہوئی

فَمُطِرْتُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ، حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ)).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیچڑ پانی میں سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان آپ کے ناک اور پیشانی مبارک پر دیکھا۔

١٢٦٧- بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: کیا مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے؟

١٩١٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي)).

۱۹۱۰- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایک بی بی (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے اعتکاف کیا وہ استحاضہ میں مبتلا تھیں ہمیشہ سرخی اور زردی دیکھتی رہتیں- یہاں تک کہ ہم کبھی ان کے تلے ایک طشت رکھ دیتے وہ نماز پڑھتی رہتیں-

١٢٦٨- بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ

باب: عورت اپنے خاوند سے اعتکاف کی حالت میں مل سکتی ہے؟

١٩١١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ ح.

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ، فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ: ((لاَ تَعْجَلِي حَتَّى انْصَرِفَ مَعَكِ))، وَكَانَتْ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا، فَلَقِيَهُ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ، فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَجَازَا، وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ ((تَعَالَيَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ)) قَالاَ: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ،

۱۹۱۱- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے ان سے حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جو بی بی تھیں نبی اکرم ﷺ کی' (دوسری سند) اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسینؓ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مسجد میں تھے' اور آپؐ کے پاس آپؐ کی بیویاں تھیں وہ چلیں تو آپؐ نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جلدی نہ کریں تیرے ساتھ چلتا ہوں ان کی کوٹھڑی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے گھر میں تھی- خیر آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ نکلے رستے میں دو مرد ملے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا پھر آگے بڑھ گئے- آپؐ نے ان دونوں کو پکارا- آؤ آؤ یہ (میری بی بی) صفیہ بنت حیی ہے- وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ! (یہ آپ کیا فرماتے ہیں) آپؐ نے فرمایا (بھائی) شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں دوڑتا

وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا)).

ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کچھ (برا خیال) نہ ڈالے۔

۱۲۶۹- بَابُ هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ؟

باب: اعتکاف والا اپنے اوپر سے بد گمانی دور کر سکتا ہے

۱۹۱۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا، فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ: ((تَعَالَ، هِيَ صَفِيَّةُ)) - وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ هَذِهِ صَفِيَّةُ - فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَتَتْهُ لَيْلًا؟ قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلًا؟)).

۱۹۱۲- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے بھائی نے خبر دی انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ (دوسری سند) اور ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے آنحضرت ﷺ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کے پاس (مسجد میں) آئیں۔ آپؐ اعتکاف میں تھے۔ جب وہ لوٹ کر چلیں تو آپؐ ان کے پہنچانے کو چلے ایک انصاری مرد نے آپؐ کو (رستے میں) دیکھا آپؐ نے اس کو بلایا اور فرمایا ادھر آؤ۔ یہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہے' کبھی سفیان نے یوں کہا یہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہے شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں پھرتا ہے۔ علی نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا کیا صفیہ رضی اللہ عنہا رات کو آپ کے پاس آئیں تھیں؟ آپ نے فرمایا رات کو نہیں تو پھر کیا۔

۱۲۷۰- بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

باب: صبح کے وقت اعتکاف سے باہر آنا

۱۹۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ خَالَ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ. قَالَ: وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ((اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ

۱۹۱۳- ہم سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے جو ابن ابی نجیح کے ماموں تھے' انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید سے سفیان نے کہا اور ہم سے محمد عمرو نے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید سے اور میں سمجھتا ہوں کہ عبداللہ بن ابی لبید نے ہم سے بیان کیا انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کیا جب بیسویں تاریخ کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا اسباب (مسجد سے) اٹھایا پھر آنحضرت ﷺ ہمارے پاس

كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ)). فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مُعْتَكَفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا، فَوَ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءِ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ)).

تشریف لائے اور فرمانے لگے جو جو لوگ اعتکاف میں تھے وہ پھر اعتکاف کی جگہ آ جائیں کیونکہ میں نے شب قدر دیکھی اور یہ بھی دیکھا کہ اس شب کو میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں خیر جب آپ اعتکاف کی جگہ سے لوٹ آئے اور آسمان پر ابر اٹھا اور پانی برسنے لگا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا اس دن اخیر وقت ابر اٹھا اور مسجد تو ایک منڈوا تھی - (وہ ٹپکنے لگی) میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر کیچڑ کا نشان دیکھا -

١٢٧١ - بَابُ الاعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ

باب: شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

١٩١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ، وَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ. قَالَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ، فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً. فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ، فَقَالَ: ((مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا؟ آلبِرُّ؟ انْزِعُوهَا فَلَا أَرَاهَا))، فَنُزِعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ)).

١٩١٤ - ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن فضیل نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف کیا کرتے آپ صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں جایا کرتے راوی نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ سے اعتکاف کی اجازت مانگی - آپ نے اجازت دی انہوں نے وہاں ایک تنبو لگایا یہ سن کر ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی ایک ڈیرہ جمایا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جو سنا انہوں نے بھی ایک خیمہ کھڑا کیا آنحضرت رضی اللہ عنہا جب صبح کی نماز پڑھ کر لوٹے دیکھا تو وہاں چار تنبو (ڈیرے) کھڑے ہیں آپ نے پوچھا یہ تنبو کیسے؟ لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ نہیں کیا (بلکہ ضدم ضدا ایک دوسری کی ریس سے) ان ڈیروں کو اکھیڑ ڈالو - میں ان کو اچھا نہیں سمجھتا - وہ اکھیڑے گئے اور آپ نے رمضان میں اس سال اعتکاف ہی نہیں کیا شوال کے اخیر دہے میں کیا -

١٢٧٢ - بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ

باب: اعتکاف کے لئے روزہ ضرور نہ ہونا

١٩١٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا

١٩١٥ - ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبدالحمید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ اعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْفِ نَذْرَكَ)). فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً.

میں نے جاہلیت کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا- آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کرانہوں نے ایک رات بھر اعتکاف کیا-

۱۲۷۳- بَابُ إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: کسی نے جاہلیت (کفر) میں اعتکاف کی منت مانی پھر مسلمان ہو گیا

۱۹۱۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ((أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - قَالَ: أُرَاهُ قَالَ لَيْلَةً - قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)).

۱۹۱۶- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کے زمانے میں مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی منت مانی راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں ایک رات بھر کے لیے آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا اپنی منت پوری کر-

۱۲۷۴- بَابُ الاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے بیچ والے دہے میں اعتکاف کرنا

۱۹۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا)).

۱۹۱۷- ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابو حصین عثمان بن عاصم سے انہوں نے ابو صالح سمان سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے- جب وہ سال آیا جس میں آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ نے بیس دن اعتکاف کیا-

۱۲۷۵- بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

باب: اعتکاف کا قصد کر کے پھر اعتکاف نہ کرنا اور نکل جانا

۱۹۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا، وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ

۱۹۱۸- ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت نے یہ ذکر کیا کہ میں رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کروں گا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے اجازت مانگی آپؐ نے اجازت دے دی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا

عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا. قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ، فَبَصُرَ بِالأَبْنِيَةِ فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟)) قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((آلبِرَّ أَرَدْنَ بِهَذَا؟ مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ)). فَرَجَعَ. فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ)).

مجھے بھی اجازت دلا دو- انہوں نے دلا دی جب ام المومنین زینب نے یہ دیکھا انہوں نے بھی ڈیرہ لگانے کا حکم دیا وہ لگایا گیا اور آنحضرت ﷺ کا یہ قاعدہ تھا آپؐ صبح کی نماز پڑھ کر (اعتکاف کے لئے) ڈیرے میں چلے جاتے جب آپؐ نے اتنے ڈیرے دیکھے تو پوچھا یہ ڈیرے لگے ہیں لوگوں نے عرض کیا جناب عائشہ' حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہم نے لگائے ہیں آپؐ نے فرمایا بھلا کیا ان کی ثواب کی نیت ہے؟ میں تو اب اعتکاف سے رہا یا آپؐ لوٹ گئے- جب عید الفطر ہوئی تو آپؐ نے شوال میں دس دن اعتکاف کیا-

۱۲۷۶- بَابُ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

باب: اعتکاف والا اگر اپنا سر (مسجد سے باہر) حجرے میں ڈالے دھونے کے لئے

۱۹۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ)).

۱۹۱۹- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتیں اور حیض سے ہوتیں اور آنحضرت مسجد میں اعتکاف میں ہوتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حجرے میں رہتیں آپؐ اپنا سر بڑھا دیتے-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کا بیان

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ [البقرة: ۲۷۵].
وَقَوْلِهِ: ﴿إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ﴾ [البقرة: ۲۸۲].

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ نے بیچ کھوچ درست رکھی ہے اور بیاج حرام کیا ہے اور فرمایا مگر جب نقد سودا ہو اس ہاتھ دو اس ہاتھ لو- (البقرۃ: ۲۸۲)

۱۲۷۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ نے (سورۂ جمعہ میں) فرمایا

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ، وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا

جب جمعہ کی نماز ہو جائے تو زمین میں پھیل پڑو- اور اللہ کا فضل ڈھونڈو (یعنی رزق حاصل کرو) اور اللہ کو بہت یاد کرو اس لئے کہ تم مراد کو پہنچو- اور ان لوگوں کا تو یہ حال ہے جب کوئی بیوپار یا کھیل

انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا، قُلْ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ، وَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴾ [الجمعة]. وَقَوْله ﴿لاَ تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾ [النساء: ۲۹].

تماشہ دیکھتے ہیں تو ادھر دوڑ پڑتے ہیں اور تجھ کو (خطبے میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کہہ دیں اللہ کے پاس جو ثواب ملے گا وہ اس کھیل بیوپار سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے- اور اللہ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ اڑاؤ ہاں بیوپار کر کے رضامندی سے کھاؤ-

۱۹۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَتَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ لاَ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يَشْغَلُهُمْ كَانَ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا. وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا مِنْ مَسَاكِينِ الصُّفَّةِ أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ: ((إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِلاَّ وَعَى مَا أَقُولُ))، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ، حَتَّى إِذَا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ)).

۱۹۲۰- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعیب نے بیان کیا' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو سعید بن مسیّب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (میں نے سنا) تم یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہ آنحضرت ﷺ کی بہت حدیثیں بیان کرتا ہے اور یہ بھی کہتے ہو کہ اور مہاجرین اور انصاری ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے برابر کیوں حدیثیں بیان نہیں کرتے- اور بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین (بیچارے رات دن) بازار میں بیچ کھوچ میں مصروف رہتے ہیں اور میں تو جہاں پیٹ بھر گیا بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹا رہتا وہ غائب ہوتے آپ کے پاس حاضر رہتا وہ بھول جاتے اور میں یاد رکھتا- اور انصاری بھائی اپنی زمین باغ کے کاموں میں رہتے میں ایک فقیر کنگال آدمی تھا- سائبان کے فقیروں میں سے- یہ لوگ بھول جاتے تھے میں یاد رکھتا تھا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا جو کوئی میری گفتگو پوری ہوئے تک اپنا کپڑا پھیلا دے پھر سمیٹ لے تو اس کو میری باتیں یاد رہیں گی میں نے ایک کملی جو اوڑھے تھا- بچھا دی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو ختم کر چکے میں نے اس کو سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لیا پھر میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس میں سے کوئی بات نہ بھولا-

۱۹۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ

۱۹۲۱- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ (سعد) سے انہوں نے اس کے دادا (ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ) سے بیان کیا انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اور سعد

الرَّبِيْعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الأَنْصَارِ مَالاً، فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا. قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لاَ حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعٍ. قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ. قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَزَوَّجْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((وَمَنْ؟)) قَالَ: امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ. قَالَ: ((كَمْ سُقْتَ؟)) قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

بن ربیع انصاری کو بھائی بھائی بنا دیا- سعد نے کہا تمام انصار میں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنا آدھا مال تجھ کو دے دیتا ہوں اور میری دونوں بیبیوں کو دیکھ لے جس کو تو پسند کرے میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں- جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر لے عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے کہا نہیں اس کی کیا احتیاج ہے- یہاں کوئی بازار بھی ہے جہاں بیوپار ہوتا ہو انہوں نے کہا ہے قینقاع کی بازار یہ سن کر صبح عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے اور پنیر اور گھی کما کر لائے پھر روز جانے لگے تھوڑے ہی دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو آئے ان پر زرد خوشبو کا رنگ تھا- آپؐ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے پوچھا کس سے؟ انہوں نے کہا ایک انصاری عورت سے آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا؟ انہوں نے کہا گٹھلی برابر سونا ایک گٹھلی سونے کی- آپؐ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک بکری ہی کا سہی-

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ، فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَأُزَوِّجُكَ. قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَسَمْنًا، فَأَتَى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ. فَمَكَثْنَا يَسِيْرًا - أَوْ مَا شَاءَ اللهُ - فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَهْيَمْ؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ. قَالَ: ((مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟)) قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ - قَالَ: ((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ)).

۱۹۲۲- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے حمید نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (ہجرت کر کے) مدینہ میں آئے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنا دیا اور سعد بہت مالدار تھے' انہوں نے عبدالرحمٰن سے کہا میں ایسا کرتا ہوں اپنا آدھا مال تم کو بانٹ دیتا ہوں اور تمہارا نکاح بھی کر دیتا ہوں انہوں نے کہا نہیں' بھائی اللہ تمہاری بیبیوں اور مال میں برکت دے مجھ کو بازار بتلا دو (پھر وہ بازار گئے) اور پنیر اور گھی بچا کر لائے اور اپنے گھر والوں میں آئے تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا یا جتنا اللہ نے چاہا کہ عبدالرحمٰن زردی کا نشان لگا ہوا آئے آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا کہو یہ زردی کیسی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے- آپؐ نے فرمایا مہر کیا دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی یا گٹھلی برابر سونا- آپؐ نے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا سہی-

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

۱۹۲۳- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے حضرت

اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةٌ وَذُوا الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ، وَنَزَلَتْ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ. قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے زمانہ کے بازار تھے۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمانوں نے ان بازاروں میں جانا سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت (سورۂ بقرہ) کی یہ آیت اتری۔ تم کو حج کے موسموں میں اپنے مالک کا فضل ڈھونڈنا کچھ گناہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرات ایسی ہی ہے۔

١٢٧٨- بَابُ الْحَلاَلُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، فَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ

باب: حلال کھلا ہوا ہے۔ حرام کھلا ہوا ہے بیچ میں کچھ شبہ کی چیزیں ہیں

١٩٢٤- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْحَلاَلُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ. فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ. وَالْمَعَاصِي حِمَى اللهِ، مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكْ أَنْ يُوَاقِعَهُ)).

۱۹۲۴- مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عدی نے وہ عبداللہ بن عون سے وہ عامر شعبی سے کہا میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ ابو فروہ سے وہ شعبی سے کہا میں نے نعمان رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (تیسری سند) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو فروہ عروہ بن حارث سے کہا میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے (چوتھی سند) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے ابو فروہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حلال (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور حرام بھی (صاف صاف) کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو دونوں طرف ملتی جلتی ہیں پھر جس نے اس چیز کو چھوڑ دیا جس کے گناہ ہونے میں شبہ ہو تو وہ صاف صاف گناہ کو ضرور چھوڑ دے گا۔ اور جس نے شبہ کی چیز پر دلیری کی وہ قریب ہے صاف صاف حرام میں بھی پھنس جائے گا اور گناہ اللہ کے رمنے ہیں۔ جو رمنے کے آس پاس چرائے وہ رمنہ میں بھی گھس جانے کے قریب ہوگا۔

١٢٧٩- بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ

باب: ملتی جلتی چیزیں کیا ہیں؟

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ، دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

اور حسان بن ابی سنان نے کہا میں نے پرہیز گاری سے آسان زیادہ کوئی بات نہیں دیکھی۔ شک کی بات کو چھوڑ دے' بے شک کی اختیار کر۔

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟)). وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيْمِيِّ.

۱۹۲۵- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے ایک سانولی عورت آئی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی اس نے عقبہ اور اس کی جورو (غنیۃ) کو دودھ پلایا ہے- عقبہ نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر کر تبسم فرمایا اور کہنے لگے اب تو اس عورت کو کیونکر رکھ سکے گا جب ایسا کہا جاتا ہے- عقبہ کی جورو (غنیۃ) ابواہاب تمیمی کی بیٹی تھی-

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ. قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ: ابْنُ أَخِي، قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ. فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ابْنُ أَخِي، كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ)). ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ)). ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: ((احْتَجِبِي مِنْهُ))، لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ)).

۱۹۲۶- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفے سے ہے اس کو لے لیجئے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس بچے کو لے لیا اور کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بچہ ہے- بھائی نے اس کے لینے کے لئے مجھ کو وصیت کی تھی اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ میرے باپ کی لونڈی کا بچہ ہے- میرے باپ کی حفاظت میں پیدا ہوا آخر دونوں لڑتے جھگڑتے آنحضرت ﷺ کے پاس آئے- سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا بچہ ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ اس کو لے لینا- عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے اس کے بچھونے پر- تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا عبد یہ بچہ تجھ کو ملے گا بعد اس کے یہ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو- اور حرام کار کو پتھر سے سزا ملے گی لیکن سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اس سے پردہ کرتی رہنا کیونکہ آپؐ نے دیکھا اس بچہ کی صورت عتبہ سے ملتی تھی سو اس نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مرتے تک نہیں دیکھا-

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ،

۱۹۲۷- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی اسفر نے خبر دی انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر بن پھال والے تیر (یا لکڑی) سے شکار ماریں تو کیا حکم ہے؟

فقَالَ: ((إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ، فَإِنَّهُ وَقِيذٌ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي، فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَلاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ. قَالَ: ((لاَ تَأْكُلْ، إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الآخَرِ)).

آپؐ نے فرمایا اگر دھار کی طرف سے لگے تو کھالے اور جو چوڑان سے لگے تو مت کھاوہ مردار ہے- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اپنے (شکاری) کتے کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑتا ہوں- جب شکار پاس جاتا ہوں تو وہاں ایک اور کتا بھی ہے جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی تھی اور معلوم نہیں ہوتا کس کتے نے شکار مارا آپؐ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا- تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ دوسرے کتے پر-

١٢٨٠- بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب: مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

١٩٢٨- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ: ((لَوْ لاَ أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لأَكَلْتُهَا)).
وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي)).

١٩٢٨- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے انہوں نے طلحہ بن مطرف سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک کھجور پڑی پائی تو فرمایا اگر یہ شبہ نہ ہوتا شائد یہ صدقے کی ہو تو میں اس کو کھا لیتا اور ہمام بن منبہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ایک کھجور اپنے بچھونے پر پڑی ہوئی پاتا ہوں-

١٢٨١- بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوِهَا مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ

باب: دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہئے

١٩٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: شَكَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلاَةِ شَيْئًا أَيَقْطَعُ الصَّلاَةَ؟ قَالَ: ((لاَ، حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: لاَ وُضُوءَ إِلاَّ فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوِ سَمِعْتَ الصَّوْتَ.

١٩٢٩- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ زہری سے وہ عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص کا یہ شکوہ بیان کیا گیا اس کو نماز میں وسوسہ ہوتا ہے کیا وہ نماز توڑ دے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے اور محمد بن ابی حفصہ نے زہری سے نقل کیا وضو جب ہی لازم ہوگا جب تو حدث کی بدبو پائے یا آواز سنے-

١٩٣٠- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لاَ نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لاَ؟ فَقَالَ رَسُولُ

١٩٣٠- مجھ سے احمد بن مقدام عجلی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے کہا اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' بعضے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ کر اس

اللہ ﷺ: ((سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ)).

کو کھالیا کرو۔

۱۲۸۲- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

﴿وَإِذَا رَأَوا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ۱۱]

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا

جب وہ کچھ سوداگری یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ پڑتے ہیں-(الجمعہ:۱۱)

۱۹۳۱- حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلاَّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، فَنَزَلَتْ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾.

۱۹۳۱- ہم سے طلق بن غنام نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کہا مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم ایک بار آنحضرت ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک تھے خطبہ سن رہے تھے-اتنے میں شام کا قافلہ غلہ لادے ہوئے آیا لوگ اس کے دیکھنے کو چل دیئے- آنحضرت ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے اس وقت یہ آیت اتری جب وہ کچھ بیوپار یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر جھپٹ جاتے ہیں-

۱۲۸۳- بَابُ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

باب: جو روپیہ کمانے میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرے

۱۹۳۲- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلاَلِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)).

۱۹۳۲- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا حلال سے کمائے یا حرام سے-

۱۲۸۴- بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَرِّ

باب: خشکی میں تجارت کرنے کا بیان

وَقَوْلِهِ: ﴿رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ [النور: ۳۷].

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اور وہ لوگ جن کو سوداگری اور بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی

وقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ، وَلَكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ.

اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم بیچ کھوچ اور سوداگری کیا کرتے تھے مگر جب اللہ کا کوئی کام آن پڑتا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی وہ اللہ کا کام پورا کرتے-

۱۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: كُنْتُ أَتْجِرُ فِي الصَّرْفِ،

۱۹۳۳- ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی-انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے کہا میں صرافی کیا کرتا تھا- میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیع

فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ح. وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالاَ: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسَاءً فَلاَ يَصْلُحُ)).

صرف کا حکم پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور مجھ سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب نے خبر دی ان دونوں نے ابوالمنہال (عبدالرحمٰن بن مطعم) سے سنا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کو پوچھا انہوں نے کہا ہم دونوں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سوداگر تھے ہم نے آپ سے بیع صرف کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ (نقد) ہو تو کچھ برائی نہیں اور جو کسی طرف میعاد ہو تو درست نہیں۔

١٢٨٥ - بَابُ الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

باب: سوداگری کے لئے گھر سے باہر جانا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾ [الجمعة: ١٠].

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ جمعہ میں) فرمایا جب نماز ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈو۔

١٩٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلاَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ - وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولاً - فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى. فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ. قِيلَ: قَدْ رَجَعَ. فَدَعَاهُ: فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذَلِكَ. فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيِّنَةِ. فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لاَ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلاَّ أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ. فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ. يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ.

۱۹۳۴- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے عبید بن عمیر سے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کا اذن چاہا لیکن ان کو اذن نہ ملا اور شائد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت کام میں مشغول تھے خیر ابو موسیٰ لوٹ کر چل دیئے - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کام سے فارغ ہوئے وہ کہنے لگے میں نے ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس کی آواز سنی تھی؟ ان کو اندر آنے دو لوگوں نے کہا وہ لوٹ کر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلوایا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے ثبوت میں گواہ لاؤ وہ انصار کی مجلس میں گئے ان سے پوچھا انہوں نے کہا یہ تو تمہارے ساتھ وہ بیان کرے گا جو ہم سب میں کم سن ہے - آخر وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے گئے - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا افسوس! مجھ کو بازاروں میں بیچ کھوچ نے آنحضرت ﷺ کے اس حکم سے غافل کر دیا، یعنی سوداگری کے لئے نکلنے نے -

١٢٨٦- بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ

باب: سمندر میں تجارت کرنے کا بیان

وَقَالَ مَطَرٌ: لاَ بَأْسَ بِهِ، وَمَا ذَكَرَهُ اللهُ فِي الْقُرْآنِ إِلاَّ بِحَقٍّ ثُمَّ تَلاَ: ﴿وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ. وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النحل: ١٤] وَالْفُلْكُ السُّفُنُ، الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ، وَلاَ تَمْخَرُ الرِّيحَ مِنَ السُّفُنِ إِلاَّ الْفُلْكُ الْعِظَامُ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

اور مطر بن طہمان نے کہا سمندر میں سوداگری کے لئے سفر کرنا کچھ برا نہیں اور اللہ نے جو قرآن میں اس کا ذکر کیا ہے تو بجا کیا ہے پھر انہوں نے سورۂ نحل کی یہ آیت پڑھی اور تو دیکھتا ہے جہاز پانی کو چیرتے چلے جا رہے ہیں- فلک کشتیاں (جہاز) اس کا مفرد بھی فلک ہے اور مجاہد نے کہا کشتیاں ہوا کو پھاڑتی ہیں اور ہوا کو وہی کشتیاں پھاڑتی ہیں جو بڑی ہوں- (جیسے بغلے جہاز وغیرہ) اور لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا اس نے سمندر کا سفر کیا پھر اپنا کام پورا کیا اخیر حدیث تک-

١٢٨٧- بَابُ

باب:

﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١] وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿رِجَالٌ لاَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ [النور: ٣٧]. وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ، وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلاَ بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ.

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ جمعہ میں) یہ فرمانا جب کوئی سوداگری کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر سٹک جاتے ہیں اور سورۂ نور میں یہ فرمانا وہ مرد جن کو سوداگری بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور قتادہ نے کہا صحابہ سوداگری کرتے تھے مگر جب خدا کا فرض آن پڑا تو کوئی سوداگری یا بیچ کھوچ اللہ کی یاد سے ان کو غافل نہ کرتی یہاں تک کہ وہ اللہ کا حق ادا کرتے-

١٩٣٥- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُخَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ، فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلاَّ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً فَنَزَلَتْ هذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

١٩٣٥- مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فضیل نے وہ حصین بن عبدالرحمٰن سے وہ سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا (شام کا) قافلہ (غلہ لے کر) آیا اس وقت ہم جمعہ کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ پڑھ رہے تھے- (خطبہ سن رہے تھے) سب لوگ (قافلہ دیکھنے کو) سٹک گئے فقط بارہ آدمی رہ گئے- اس وقت یہ آیت اتری اور جب کوئی بیوپار یا کھیل یا تماشا دیکھتے ہیں تو ادھر چل دیتے ہیں اور تجھ کو (خطبہ میں) کھڑا کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں-

١٢٨٨- بَابُ قَوْلِ اللهِ

باب: اللہ تعالیٰ کا فرمانا اپنی کمائی میں

تَعَالَىٰ: ﴿أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٦٧]

سے اچھی پاکیزہ چیزیں خرچ کرو (البقرۃ: ۲۶۷)

١٩٣٦- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)).

۱۹۳۶- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے (جو خاوند کا مال ہو) مگر بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا اور خاوند کو کمائی کرنے کا ثواب ملے گا اور گھر کے مامایا داروغہ کو بھی اتنا ہی ثواب اور ان میں سے کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب سے کم نہ کرے گا۔

١٩٣٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ)).

۱۹۳۷- مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے وہ معمر سے وہ ہمام بن منبہ سے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے اس کے بے اجازت کچھ خیرات کرے تو عورت کو مرد کا آدھا ثواب ملے گا۔

١٢٨٩- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

باب: جو شخص رزق کی کشائش چاہے وہ کیا کرے

١٩٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)).

۱۹۳۸- ہم سے محمد بن ابی یعقوب کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے کہا ہم سے محمد بن مسلم نے کہا انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو رزق کی کشائش یا عمر کی درازی بھلی لگے وہ اپنے ناتے والوں سے سلوک کرے۔

١٢٩٠- بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِيئَةِ

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھار خریدنا

١٩٣٩- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي

۱۹۳۹- ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس ادھار لے کر کچھ گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود

الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ.

نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی (ابو شحم) سے ادھار مدت مقرر کر کے غلہ خریدا اور اپنی زرہ لوہے کی اس کے پاس گرو کر دی۔

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ ح.

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے (دوسری سند)

۱۹۴۰- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ أَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لأَهْلِهِ. وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ بُرٍّ وَلاَ صَاعُ حَبٍّ. وَإِنَّ عِنْدَهُ تِسْعَ نِسْوَةٍ)).

۱۹۴۰- اور مجھ سے محمد بن عبداللہ بن حوشب نے بیان کیا کہا ہم سے اسباط ابوالیسع بصری نے کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی (کھانے کے لئے) لے گئے- اور اس وقت آنحضرت ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ نے اپنی زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گرو رکھوائی ہوئی تھی اور اس سے اپنی بیبیوں کے لئے جو لئے تھے اور میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس کبھی شام کو ایک صاع گیہوں یا غلے کا جمع نہیں رہا حالانکہ ان کے پاس نو بیویاں ہیں-

۱۲۹۱- بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

باب: آدمی کا کمائی کرنا اور ہاتھوں سے محنت کرنا

۱۹۴۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُونَةِ أَهْلِي، وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ)).

۱۹۴۱- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو کہنے لگے میری قوم والوں (قریش) یا (مسلمانوں) کو معلوم ہے کہ میں اپنا پیشہ کر کے اپنے گھر والوں کی روٹی بخوبی پیدا کر لیتا تھا- اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول رہوں گا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر والے بیت المال میں سے کھائیں گے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کا مال تجارت سے بڑھاتا رہے گا-

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۱۹۴۲- مجھ سے امام بخاری نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن یزید نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا مجھ سے ابوالاسود نے وہ عروہ سے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ کے اصحاب اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے تو ان کے بدن سے بو نکلتی اس

عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ)). رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

لئے ان سے کہا گیا اگر تم نہا لیا کرو (جب جمعہ کی نماز کے لئے جاؤ) تو بہتر ہے- ہمام نے اس حدیث کو ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے-

١٩٤٣- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)).

۱۹۴۳- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی انہوں نے ثور سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا کسی آدمی کے لیے اس سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہے کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھائے اور اللہ کے پیغمبر داؤدؑ اپنے ہاتھ سے (زرہ بنا کر) کھایا کرتے تھے-

١٩٤٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ)).

۱۹۴۴- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے کہا ہم کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا داؤدؑ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے-

١٩٤٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ)).

۱۹۴۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو عبید سے جو عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا تم میں اگر کوئی لکڑیوں کا گٹھا (جنگل سے کاٹ کر) اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اس کو بیچ کر کھائے تو اس سے بہتر ہے کہ سوال کرے وہ دے یا نہ دے-

١٩٤٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ)). قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ الْحَدِيثَ.

۱۹۴۶- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی رسی سنبھالے اور لکڑیاں باندھ کر لائے تو بھی سوال کرنے سے بہتر ہے- ابو نعیم نے کہا ہم سے اس حدیث کو محمد بن ثواب نے اور ابن نمر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے-

١٢٩٢- بَابُ السُّهُولَةِ

باب: خرید و فروخت میں نرمی اور سیر چشمی

وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ

کرنا اور اپنا حق پاکیزگی کے ساتھ مانگنا (بیہودہ باتیں نہ بکنا)

۱۹۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((رَحِمَ اللهُ رَجُلاً سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى)).

۱۹۴۷- ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور ملائمت کرتا رہے۔

۱۲۹۳- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

باب: جو شخص مالدار کو مہلت دے

۱۹۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَلَقَّتِ الْمَلاَئِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ. قَالَ قَالَ: فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ)). وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: ((كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ، وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ)). وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ. وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ: ((أُنْظِرُ الْمُوسِرَ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ)). وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: ((فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ)).

۱۹۴۸- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے زبیر نے کہا ہم سے منصور نے ان سے ربعی بن حراش نے بیان کیا ان سے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے زمانے میں تم سے پہلے ایک آدمی مر گیا۔ فرشتوں نے اس کی روح سے ملاقات کی اور پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا (کچھ نہیں مگر) میں نے اپنے غلاموں نوکروں کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ (کسی پر سخت تقاضا نہ کریں) مال دار کو مہلت دیں اور محتاج کو معاف کر دیں یہ سن کر فرشتوں نے بھی اس کو چھوڑ دیا ابو مالک نے ربعی سے یوں روایت کی میں مالدار پر آسانی کرتا اور نادار کو مہلت دیتا ابو مالک کے ساتھ شعبہ نے اس کو عبدالملک سے روایت کیا انہوں نے ربعی سے اور کہا ابو عوانہ نے عبدالملک سے انہوں نے ربعی سے اس میں یوں ہے میں مالدار کو مہلت دیا کرتا اور نادار کو معاف کر دیتا اور نعیم بن ابی ہند نے ربعی سے یوں روایت کی میں مالدار کا وعدہ قبول کر لیتا اور نادار کو معاف کر دیتا۔

۱۲۹۴- بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

باب: جو شخص نادار محتاج کو مہلت دے اس کا ثواب

۱۹۴۹- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ

۱۹۴۹- ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ)).

کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک سوداگر تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر جب دیکھتا کوئی محتاج ہے تو اپنے آدمیوں سے کہتا اس کو معاف کر دو شاید اللہ ہم کو بھی معاف کرے آخر (جب وہ مر گیا تو) اللہ نے اس کو بخش دیا۔

۱۲۹۵- بَابُ إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ، وَلَمْ يَكْتُمَا، وَنَصَحَا

باب: جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں اور ایک دوسرے کی بہتری چاہیں

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: كَتَبَ لِي النَّبِيُّ ﷺ ((هَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ، لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ)). وَقَالَ قَتَادَةُ: الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالإِبَاقُ. وَ قِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ: إِنَّ بَعْضَ النُّخَّاسِينَ يُسَمِّي: آرِيَّ خُرَاسَانَ، وَسِجِسْتَانَ، فَيَقُولُ: جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ، وَجَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ. فَكَرِهَهُ كَرَاهَةً شَدِيدَةً. وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ.

اور عداء بن خالد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیع نامہ لکھ دیا یہ وہ کاغذ ہے جس میں محمد اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عداء بن خالد سے خرید کرنے کا بیان ہے یہ بیع مسلمانوں کی ہے مسلمان کے ہاتھ میں نہ اس میں عیب ہے نہ فریب نہ فسق و فجور اور قتادہ نے کہا فسق و فجور زنا چوری بھاگنا ہے۔ اور ابراہیم نخعی سے پوچھا گیا بعضے نخاس والے (اپنے جانوروں کی قیمت بڑھانے کے لیے) طویلوں کا نام خراسان اور سجستان کہتے ہیں یہ جانور کل ہی خراسان سے آیا آج ہی سجستان سے آیا ابراہیم نے اس کو بہت ہی مکروہ سمجھا اور عقبہ بن عامر نے کہا جس کو اپنے اسباب کا کوئی عیب معلوم ہو تو وہ خریدار سے بیان کر دے اس کو چھپانا درست نہیں۔

۱۹۵۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)).

۱۹۵۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صالح ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں پھیر دینے کا اختیار ہے پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب وغیرہ ہو وہ صاف صاف بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو ان کی بیع میں برکت نہ رہے گی۔

۱۲۹۶- بَابُ بَيْعِ الْخَلِطِ مِنَ التَّمْرِ

باب: اچھی اور بری کھجور ملی جلی بیچنا

۱۹۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ

۱۹۵۱- ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم کو سب قسم کی ملی جلی کھجور ملا کرتی اور ہم

الْجَمْعِ، وَهُوَ الْخَلِطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلاَ دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ)).

اس کے دو صاع دے کر ایک صاع اچھی کھجور لیتے آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو صاع کھجور کا ایک صاع کھجور کے بدل بیچنا درست نہیں نہ ایک درہم کا دو درہم کے بدل۔

۱۲۹۷- بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

باب: گوشت بیچنے والے اور قصاب کا بیان

۱۹۵۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ قَصَّابٍ: اجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ، خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَدَعَاهُمْ، فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا قَدْ تَبِعَنَا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ)). فَقَالَ: لاَ، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

۱۹۵۲- ہم سے عمر بن حفص غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے ابومسعود سے انہوں نے کہا ایک انصاری مرد آیا جس کی کنیت ابوشعیب تھی اس نے اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا مجھے اتنا کھانا تیار کر دے جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو کیونکہ میں آنحضرت ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنا چاہتا ہوں میں نے آپ کے چہرے کو دیکھا معلوم ہوتا ہے آپ بھوکے ہیں پھر اس نے آنحضرت ﷺ کو بلایا ایک اور شخص زیادہ چلا آیا آپ نے (صاحب خانہ سے) فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) چلا آیا ہے اب تیرا اختیار ہے اس کو اجازت دے (یا نہ دے) اگر تو کہے تو وہ لوٹ جائے صاحب خانہ نے کہا نہیں میں نے اس کو اجازت دی (وہ بھی کھا سکتا ہے)

۱۲۹۸- بَابُ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع میں جھوٹ بولنے اور عیب چھپانے سے برکت مٹ جاتی ہے

۱۹۵۳- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)).

۱۹۵۳- ہم سے بدل بن محبر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالخلیل سے سنا وہ عبداللہ بن حارث سے نقل کرتے تھے وہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہو بیان کر دیں گے تو ان کو اس بیع میں برکت ہو گی اور اگر چھپائیں گے اور جھوٹ بولیں گے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی۔

۱۲۹۹- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا

مسلمانو دوگنا تگنا سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم اپنے مطلب کو

مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ الآية [آل عمران : ۱۳۰]

پہنچو-(آل عمران: ۱۳۰)

۱۹۵۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنَ حَلاَلٍ أَمْ حَرَامٍ)).

۱۹۵۴- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا اس وقت آدمی کچھ پرواہ نہ کرے گا اس نے حلال سے کمایا یا حرام سے-

۱۳۰۰- بَابُ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى :

باب: سود کھانے والے اور اس پر گواہ ہونے والے اور سود کا معاملہ لکھنے والے کی سزا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا: إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ، فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ [البقرة: ۲۷۵]

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن بس اسی طرح کھڑے ہوں گے جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جس کو شیطان نے ہاتھ لگا کر باؤلا بنا دیا ہو یہ ان کے اس کہنے کی سزا ہے کہ بیع بھی سود کی طرح ہے حالانکہ (دونوں میں بڑا فرق ہے) بیع کو اللہ نے درست کیا اور سود کو حرام کیا پھر جس کو اس کے مالک کی طرف سے نصیحت کی بات آئی وہ (آئندہ کے لیے سود سے) باز آ گیا تو جو لے چکا وہ اسی کا ہو گیا اور جو لوگ دوبارہ پھر سود لیں تو وہ دوزخی ہیں' ہمیشہ دوزخ میں ہی رہیں گے-

۱۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ)).

۱۹۵۵- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جب سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں الذین یاکلون الربوا اخیر تک اتریں تو آپؐ نے لوگوں کو مسجد میں پڑھ کر سنائیں' پھر شراب کی سوداگری کو بھی حرام کیا-

۱۹۵۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، وَعَلَى وَسَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ.

۱۹۵۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے ابورجاء بصری نے انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا آج رات کو میں نے خواب میں دیکھا دو شخص (جبرائیل اور میکائیل) میرے پاس آئے اور مجھ کو ایک پاکیزہ زمین میں لے گئے خیر ہم (تینوں مل کر) چلے ایک خون کی ندی پر پہنچے دیکھا تو اس میں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے بیچ میں ایک شخص ہے جس کے سامنے پتھر رکھے ہیں وہ شخص جو ندی

فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلَ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ: آكِلُ الرِّبَا)).

میں کھڑا تھا آنے لگا اس نے ندی سے باہر نکلنا چاہا وہیں اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر مارا وہ جہاں سے چلا تھا وہیں پلٹ گیا اسی طرح ہر بار وہ باہر نکلنا چاہتا یہ اس کے منہ پر ایک پتھر مارتا وہ جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ ماجرا کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہر میں جو کھڑا ہے سود خور ہے۔

۱۳۰۱- بَابُ مُوكِلِ الرِّبَا

باب: سود کھلانے والے کا گناہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لِقَوْلِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [البقرة: ۲۷۸-۲۸۱].

مسلمانو! اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ سے ڈرو اور جو سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو- اگر تم ایسا نہیں کرتے تو خدا اور رسول سے لڑنے کے لئے ہوشیار ہو جاؤ- اور اگر سود سے توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم لے لو نہ تم کسی کو ستاؤ نہ تم کو کوئی ستائے اور اگر قرض دار محتاج ہو تو جب تک اس کو فراغت ہو مہلت دو اور جو اصل بھی اس کو معاف کر دو تو یہ اور بہتر ہے- اگر تم سمجھو اور اس دن سے ڈرو جس دن تم لوٹ کر اللہ کے سامنے جاؤ گے- پھر ہر آدمی کو اس کے کئے کا پورا بدلہ ملے گا- اور اس پر ظلم نہ ہوگا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت اتَّقُوا يَوْمًا اخیر تک سب میں اخیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری-

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: ((رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ)).

۱۹۵۷- ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا میرے باپ نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا (اس کی حجامت کے ہتھیار توڑ ڈالے) میں نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا کہ آنحضرت ﷺ نے کتے کے مول اور خون کے مول سے منع فرمایا اور گودنا گدانے گدوانے سے اور سود کھانے اور کھلانے اور مورت بنانے والے پر لعنت کی-

۱۳۰۲- بَابُ ﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾ [البقرة ۲۷۶]

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا اللہ سود کو مٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے بدکار کو پسند نہیں کرتا

۱۹۵۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۱۹۵۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ سعید بن مسیب نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ)).

سنا آپ فرماتے تھے جھوٹی قسم کھانے سے گو مال بک جاتا ہے لیکن برکت مٹ جاتی ہے۔

١٣٠٣ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

باب: خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے

١٩٥٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَجُلاً أَقَامَ سِلْعَةً وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً﴾ [آل عمران : ٧٧].

١٩٥٩- ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے کہا ہم کو عوام بن حوشب نے خبر دی' انہوں نے ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے بازار میں اپنا اسباب رکھا اور لگا خدا کی قسم کھانے مجھے اس کی قیمت اتنی ملتی تھی' پر میں نے نہیں دی وہ چاہتا تھا ایک مسلمان کو دھوکا دے اس وقت (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کے عہد اور قسموں کے بدل تھوڑا مول لیتے ہیں۔

١٣٠٤ - بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ

باب: سناروں کا بیان

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا)) وَقَالَ الْعَبَّاسُ: ((إِلاَّ الإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِم وَبُيُوتِهِمْ. فَقَالَ: إِلاَّ الإِذْخِرَ)).

اور طاؤس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مکے کی گھاس نہ کاٹی جائے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مگر اذخر کی اجازت دیجئے وہ سناروں (لوہاروں) کے کام آتی ہے آپ نے فرمایا اچھا اذخر (کاٹ لو)

١٩٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنَ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ: ((كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِي بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلاً صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عِرْسِي)).

١٩٦٠- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو زین العابدین علی بن حسین نے ان سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے میرے پاس ایک اونٹ تھا جو لوٹ کے مال میں سے میرے حصے میں آیا تھا اور ایک اونٹ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو خمس میں سے دیا تھا۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی سے میں نے وصال کرنا چاہا تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے یہ ٹھہرایا وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر (جنگل میں سے) اذخر لے کر آئیں میرا مطلب یہ تھا کہ میں اس کو سناروں کے ہاتھ بیچ کر ولیمہ کی دعوت کروں۔

۱۹۶۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي، وَلاَ لأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا حِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلاَ يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلاَّ لِمُعَرِّفٍ)). وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلاَّ الإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا. فَقَالَ: ((إِلاَّ الإِذْخِرَ)) فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هَلْ تَدْرِي مَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟ هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ: ((لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا)).

۱۹۶۱- ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے خالد حذاء سے' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ نے مکہ کو حرمت والا کیا اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا' نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی ایک گھڑی بھر دن حلال ہوا نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے نہ وہاں کا درخت تراشا جائے نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے نہ وہاں کی پڑی چیز اٹھائی جائے مگر ہاں جو پہنچوائے (وہ اٹھا سکتا ہے) اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مگر اذخر کی ہمارے سناروں اور مکانوں کی چھتوں کے لئے اجازت دیجئے- آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے- عکرمہ نے خالد سے کہا شکار کا بھگانا کیا ہے اس کو سایہ میں سے ہٹانا اس کی جگہ لینے کے لئے' عبدالوہاب نے خالد سے یوں نقل کیا ہے ہمارے سناروں اور قبروں کے لئے-

۱۳۰۵- بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

باب: کاریگروں اور لوہاروں کا بیان

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: ((كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِي بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ. قَالَ: لاَ أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لاَ أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ. قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأُوتَى مَالاً وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ. فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لأُوتَيَنَّ مَالاً وَوَلَدًا، أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾.

۱۹۶۲- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا کام کرتا تھا عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض آتا تھا میں نے اس پر تقاضا کیا وہ کہنے لگا میں تیرا قرض اس وقت تک نہیں دینے کا جب تک تو محمد ﷺ سے نہ پھر جائے' میں نے جواب دیا میں تو تیرے مرے تک بھی پھرنے والا نہیں' بلکہ مرنے کے بعد اٹھنے تک بھی وہ بولا تو اچھا میں مر کر اٹھوں گا مال ملے گا' اولاد ہوگی جب تیرا قرض ادا کروں گا- اس وقت یہ آیت اتری اے پیغمبر! تو نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے مجھ کو مال ملے گا اولاد ملے گی کیا وہ غیب تک پہنچ گیا ہے؟ یا اس نے پروردگار سے کوئی اقرار لے لیا ہے؟

۱۳۰۶- بَابُ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

باب: درزی کا بیان

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

۱۹۶۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے

طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ : ((إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ. قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ)).

انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا اور آپ کو بلایا- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اس دعوت میں) گیا اس (درزی) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی رکھی اور کدو کا شوربا اور بھنا ہوا گوشت میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس دن سے میں برابر کدو کو پسند کرتا ہوں-

۱۳۰۷- بَابُ ذِكْرِ النَّسَّاجِ

باب: جولاہے کا بیان

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ - قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقِيلَ لَهُ: نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا- قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، يَا رَسُولَ اللهِ أَكْسُنِيهَا، فَقَالَ: ((نَعَمْ)). فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ، فِي الْمَجْلِسِ، ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ يَرُدُّ سَائِلاً، فَقَالَ الرَّجُلُ، وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلاَّ لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ)).

۱۹۶۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا ایک عورت بردہ لے کر آئی تم جانتے ہو بردہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! بردہ حاشیہ دار چادر کو کہتے ہیں- خیر اس عورت نے کہا یا رسول اللہ! میں نے خاص آپ کو پہنانے کے لئے اپنے ہاتھ سے بنی ہے- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی- آپؐ نے لے لی- پھر باہر برآمد ہوئے تو وہی آپؐ کی تہ بند تھی ایک شخص صحابہ میں سے کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ چادر مجھ کو عنایت فرما دیجئے- آپؐ نے فرمایا اچھا! تھوڑی دیر بعد آپؐ مجلس میں بیٹھے رہے پھر اندر جا کر تہ کر کے اس شخص کو بھیج دی- لوگوں نے اس سے کہا تم نے یہ اچھا نہیں کیا جو آپؐ سے چادر مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے وہ شخص بولا! خدا کی قسم میں نے یہ چادر اس لئے مانگی کہ مرتے وقت اس کا کفن کروں سہل رضی اللہ عنہ نے کہا وہی چادر اس کا کفن ہوئی-

۱۳۰۸- بَابُ النَّجَّارِ

باب: بڑھئی کا بیان

۱۹۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: ((أَتَى رِجَالٌ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى فُلاَنَةَ

۱۹۶۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے کہا کئی آدمی سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے آنحضرت ﷺ کے منبر کا حال پوچھتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فلانی

- امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - أَنْ مُرِي غُلاَمَكِ النَّجَارَ يَعْمَلْ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ. فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهَا، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ)).

عورت کے پاس سہل نے اس کا نام لیا یہ کہلا بھیجا اپنے غلام سے جو بڑھئی ہے- یہ کہہ مجھے کچھ لکڑیاں ایسی بنادے جس پر میں لوگوں کو وعظ سناتے وقت بیٹھ جایا کروں اس نے اپنے غلام کو حکم دیا غابہ کے جھاؤ سے (ایک منبر) تیار کرے پھر وہ تیار کر کے لایا اور اس عورت نے آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا- آپؐ نے اس کو (مسجد میں) رکھوایا پھر اس پر بیٹھے-

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، أَلاَ أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا. قَالَ: ((إِنْ شِئْتِ)). قَالَ فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. قَالَ: ((بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ)).

۱۹۶۶- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپؐ کے لئے ایک ایسی چیز بنادوں جس پر آپؐ (وعظ کے وقت) کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے آپؐ نے فرمایا اچھا تیری خوشی' خیر اس نے منبر تیار کیا جب جمعہ کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی منبر پر جو تیار ہوا تھا بیٹھے' اتنے میں وہ کھجور کی لکڑی جس پر ٹیکا دے کر آپؐ خطبہ پڑھا کرتے تھے آواز کرنے لگی قریب تھی پھٹ جائے آپؐ منبر پر سے اترے اور اس کو سینے سے لگایا اب وہ چھوٹے بچے کی طرح رونے لگی جس کو لوگ چپ کراتے ہیں پھر چپ ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی خطبہ سنا کرتی تھی اس لئے روئی-

۱۳۰۹- باب شِرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهِ

باب: بادشاہ یا امام اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکتا ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ جَمَلاً مِنْ عُمَرَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُ شَاةً. وَاشْتَرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا.

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خریدی اور جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خریدا-

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

۱۹۶۷- ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

قَالَتْ: ((اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ)).

انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی۔

۱۳۱۰- بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ

باب: چوپایہ جانوروں اور گدھوں کی خریداری

وَإِذَا اشْتَرَى دَابَّةً أَوْ جَمَلاً وَهُوَ عَلَيْهِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ؟ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ((بِعْنِيهِ. يَعْنِي جَمَلاً صَعْبًا)).

اگر کوئی سواری کا جانور یا گدھا خریدے اور بیچنے والا اس پر سوار ہو تو اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہو گیا یا نہیں- اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ اونٹ جو بڑا خندہ ہے میرے ہاتھ بیچ ڈال-

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((جَابِرٌ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟)) قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ. فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ. ثُمَّ قَالَ: ((ارْكَبْ))، فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: ((تَزَوَّجْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ: ((أَفَلاَ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟)) قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ: ((أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ. فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ)). ثُمَّ قَالَ: ((أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَةٍ. ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: ((الآنَ قَدِمْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ

۱۹۶۸- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبداللہ نے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی میں (غزوہ ذات الرقاع یا تبوک میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا میرا اونٹ دیر میں چلنے لگا تھک گیا اتنے میں آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جابر! میں نے عرض کیا حاضر! آپؐ نے حال پوچھا میں نے کہا یہ اونٹ چلتا ہی نہیں تھک گیا ہے- اس لئے میں پیچھے رہ گیا آپؐ سواری سے اتر کر اس اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے کھینچنے لگے پھر فرمایا سوار ہو جا- میں سوار ہو گیا وہ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکنے لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ نکلے آپؐ نے پوچھا جابر! تو نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے' آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی- میں نے عرض کیا میری (بہت سی) بہنیں ہیں تو میں نے یہ چاہا ایسی عورت جوان کو اچھی طرح بٹھائے کنگھی چوٹی کرے ان کا خیال رکھے- آپؐ نے فرمایا اب تو اپنی بی بی کے پاس پہنچے گا خوب مزے اڑا (صحبت کر) پھر فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے میں نے کہا' بیچتا ہوں- پھر ایک اوقیہ چاندی کے بدل آپؐ نے اس کو خرید لیا- بعد اس کے آپؐ مجھ سے پہلے مدینہ میں پہنچ گئے میں دوسرے دن صبح کو پہنچا- ہم مسجد میں آئے تو آپؐ مسجد کے دروازے پر ملے- پوچھا اب تو آیا میں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اونٹ چھوڑ دے مسجد میں جا دو رکعتیں پڑھ- میں مسجد میں گیا نماز

رَكْعَتَيْنِ))، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ. فَأَمَرَ بِلَالاً أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ. فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ. فَقَالَ : ((ادْعُ لِي جَابِرًا)). قُلْتُ الآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: ((خُذْ جَمَلَكَ، وَلَكَ ثَمَنُهُ)).

پڑھی، پھر آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے بلال رضی اللہ عنہ نے جھکتی ہوئی تول کر دی - میں پیٹھ موڑ کر چلا اس وقت آپؐ نے فرمایا جابر رضی اللہ عنہ کو بلاؤ میں اپنے دل میں یہ سمجھا شائد آنحضرت ﷺ اونٹ پھیر دیں گے اور اس کا پھیرنا مجھے اس وقت بہت ناگوار تھا - آپؐ نے فرمایا اپنا اونٹ لے جا اور اس کی قیمت بھی تیری ہے -

١٣١١ - بَابُ الأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الإِسْلاَمِ

باب: جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت درست ہونا جہاں اسلام کے زمانہ میں بھی لوگ خرید و فروخت کرتے رہے

١٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظٌ وَمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ. قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا.

١٩٦٩ - ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا عکاظ اور مجنہ اور ذوالمجاز یہ سب جاہلیت کے بازار تھے جب اسلام کا زمانہ آیا - تو لوگوں نے وہاں سوداگری کرنا برا سمجھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتاری تم پر کچھ گناہ نہیں حج کے موسموں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی پڑھا -

١٣١٢ - بَابُ شِرَاءِ الإِبِلِ الْهِيمِ أَوِ الأَجْدَبِ

باب: ہیم (بیمار) یا خارشی اونٹ خریدنا ہیم ہائم کی جمع ہے ہائم اعتدال سے گزرنے والا

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : قَالَ عَمْرٌو: ((كَانَ هَا هُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَاشْتَرَى تِلْكَ الإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ، فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ : بِعْنَا تِلْكَ الإِبِلَ. فَقَالَ: مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ قَالَ : مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذَاكَ وَاللهِ ابْنُ عُمَرَ. فَجَاءَهُ فَقَالَ: إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلاً هِيمًا وَلَمْ يَعْرِفْكَ. قَالَ: فَاسْتَقْهَا. قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا فَقَالَ: دَعْهَا، رَضِينَا

١٩٧٠ - ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ان سے عمرو بن دینار نے کہا یہاں ایک شخص تھا نواس نامی اسکے پاس بیمار اونٹ تھے - ابن عمر رضی اللہ عنہما گئے اور نواس کے ایک ساجھی سے یہ اونٹ خرید لئے وہ نواس کے پاس گیا اور کہنے لگا ہم نے یہ اونٹ بیچ ڈالے - نواس نے پوچھا کس کے ہاتھ اس نے کہا ایک بوڑھے کے ہاتھ جو ایسی ایسی شکل کا تھا - نواس نے کہا ارے کم بخت یہ تو خدا کی قسم ابن عمرؓ تھے خیر نواس ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ساجھی نے آپکے ہاتھ بیمار اونٹ بیچ ڈالے اور آپ کو خبر نہ کی انہوں نے کہا اچھا وہ اونٹ پھر لے جا جب وہ ان کو ہانک لے جانے لگا تو انہوں نے کہا رہنے بھی دے ہم آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر راضی

بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عَدْوَي)) سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا.

ہیں - آپ نے فرمایا چھوت کوئی چیز نہیں علی بن مدینی نے کہا سفیان نے عمرو سے سنا ہے -

١٣١٣ - بَابُ بَيْعِ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ

باب: جب مسلمانوں میں آپس میں فساد نہ ہو یا ہو رہا ہو تو ہتھیار بیچنا کیسا ہے اور عمران بن حصین نے اس کو مکروہ رکھا ہے

١٩٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يَعْنِي دِرْعًا فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الإِسْلاَمِ)).

١٩٧١ - ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے وہ یحییٰ بن سعید سے وہ عمر بن کثیر بن ابی افلح سے وہ ابو محمد سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے ابو قتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم جس سال حنین کی لڑائی ہوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے آپ نے مجھ کو ایک ذرہ عنایت فرمائی - میں نے اس کو بیچ کر بنی سلمہ کے محلّہ میں ایک باغ خریدا - یہ پہلی جائیداد ہے جو اسلام کے زمانہ میں میں نے حاصل کی -

١٣١٤ - بَابُ فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

باب: گندھی کا بیان اور مشک بیچنے کا

١٩٧٢ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيْرِ الْحَدَّادِ: لاَ يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيْهِ أَوْ تَجِدُ رِيْحَهُ، وَكِيْرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثًا)).

١٩٧٢ - مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو بردہ بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے سنا انہوں نے اپنے باپ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے صحبتی اور برے صحبتی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اور لوہار کی بھٹی کی، مشک والے پاس جائے (یعنی عطار کے) تو فائدے سے خالی نہیں آتا یا تو مشک (یا عطر) خریدے یا خوشبو ہی سونگھتا ہے اور لوہار کی بھٹی یا تو تیرا بدن یا کپڑا جلاتی ہے یا تجھ کو بدبو سونگھاتی ہے -

١٣١٥ - بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

باب: حجام (پچھنی لگانے والے) کا بیان

١٩٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ

١٩٧٣ - ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے (جو محیصہ میں مسعود کا غلام تھا) آنحضرت ﷺ کے پچھنی لگائے آپ نے ایک صاع کھجور اس کو

أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ.

دلوائی اور اس کے مالکوں کو یہ حکم دیا اس کا محصول کم کر دیں۔

١٩٧٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ)).

۱۹۷۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے پچھنے لگوائے اور جس نے پچھنے لگائے تھے اس کو (کچھ مزدوری) دی اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے۔

١٣١٦- بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَلِلنِّسَاءِ

باب: مرد اور عورت کو کس چیز کا پہننا مکروہ ہے اس کی سوداگری کرنا

١٩٧٥- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ - أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا. يَعْنِي تَبِيعَهَا)).

۱۹۷۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو بکر بن حفص نے انہوں نے ابو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی جوڑا یا زرد دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا پھر دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو پہنے ہیں آپ نے فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اس کو پہنو۔ اس کو تو وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں میں نے اس لئے بھیجا کہ بیچ کر اپنے کام میں لاؤ۔

١٩٧٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟)) قُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لاَ

۱۹۷۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے ایک تکیہ یا چار جامہ خریدا جس پر مورتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے رہے اندر نہ آئے۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناراضی پائی تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے اپنے قصور سے توبہ کرتی ہوں میں نے کیا قصور کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکیہ (یا چار جامہ) کیسا؟ میں نے عرض کیا آپ ہی کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لئے میں نے مول لیا ہے۔ آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ مورتیں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس میں جان بھی ڈالو اور آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں فرشتے نہیں۔

تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)).

جاتے۔

۱۳۱۷- بَابُ صَاحِبُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسُّوْمِ

باب: جس کا مال ہے اس کو قیمت کہنے کا زیادہ حق ہے

۱۹۷۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ وَفِيْهِ خَرِبٌ وَنَخْلٌ)).

۱۹۷۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے ابو التیاح سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ (جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپؐ) نے فرمایا بنی النجار کے لوگو! تم مجھ سے اپنے باغ کا مول کرلو اس میں کھنڈر تھے اور کھجور کے درخت۔

۱۳۱۸- بَابُ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ؟

باب: کب تک بیع توڑ ڈالنے کا اختیار رہتا ہے

۱۹۷۸- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا)). وَقَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ.

۱۹۷۸- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہا میں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اپنے معاملہ میں اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا خود بیع میں خیار کی شرط ہو۔ نافع نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے جو ان کو پسند آتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔

۱۹۷۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)). وَزَادَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيْلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ بِهَذَا الْحَدِيْثِ.

۱۹۷۹- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے وہ قتادہ سے وہ ابوالخلیل صالح بن ابی مریم سے وہ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور احمد بن سعید داری نے اتنا اور بڑھایا ہم سے بہز بن راشد نے بیان کیا ہمام نے کہا پھر میں نے یہ حدیث ابوالتیاح سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں بھی ابوالخلیل کے ساتھ تھا جب عبداللہ بن حارث نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی۔

۱۳۱۹- بَابُ إِذَا لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؟

باب: اگر کوئی شخص بائع یا مشتری اختیار کی مدت مقرر نہ کرے تو بیع جائز ہوگی یا نہیں؟

۱۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا قَالَ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۱۹۸۰- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ، وَرُبَّمَا قَالَ: أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ)).

اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ایک دوسرے سے یوں نہ کہہ دے کہ بھائی اختیار کر لے بیع رکھ یا توڑ ڈال خود بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۱۳۲۰- بَابُ ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا))

باب: بائع اور مشتری دونوں کو جب تک جدا نہ ہوں اختیار رہنا

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما اور شریح اور شعبی اور طاؤس اور عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے۔

۱۹۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا)).

۱۹۸۱- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی انہوں نے صالح ابوالخلیل سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہا میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر دونوں سچ بولیں گے اور اصل حال بیان کر دیں گے تو ان کی بیع میں برکت ہوگی- اور جو جھوٹ بولیں گے اور اصل حال چھپائیں گے تو بیع کی برکت مٹ جائے گی-

۱۹۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، إِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ)).

۱۹۸۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل اختیار ہے کہ جب تک جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں (یعنی جب بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ کہے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں)

۱۳۲۱- بَابُ إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

باب: جب بائع یا مشتری دوسرے کو بیع کے بعد اختیار دے اور وہ بیع پسند کرے تو بیع لازم ہو گئی

۱۹۸۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلاَنِ فَكُلُّ وَاحِدٍ

۱۹۸۳- ہم سے قتیبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو جب تک جدا نہ ہوں ملے رہیں اور ایک دوسرے کو

مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ، فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)).

اختیار نہ دیں تو ہر ایک کو اختیار رہتا ہے اگر ایک دوسرے کو اختیار دیں پھر وہ دونوں بیع ہی کو مناسب سمجھیں تو لازم ہو جاتی ہے اور اگر بیع کے بعد جدا ہو جائیں اور بیع کا معاملہ قائم ہو تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے۔

١٣٢٢- بَابُ إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؟

باب: اگر بائع اپنے لئے اختیار کی شرط کر لے تب بھی بیع جائز ہے

١٩٨٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ بَيِّعَيْنِ لاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا، إِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ)).

١٩٨٤- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا کسی بائع اور مشتری کے درمیان بیع لازم نہیں ہوتی جب تک دونوں جدا نہ ہو جائیں مگر وہ بیع جس میں مشتری کو بیع کے بعد اختیار دیا گیا ہو۔

١٩٨٥- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا)) - قَالَ هَمَّامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي: يَخْتَارُ ثَلاَثَ مِرَارٍ - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسَى أَنْ يَرْبَحَا رِبْحَةً وَيَمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٩٨٥- مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے حبان نے کہا ہم سے ہمام نے وہ قتادہ سے انہوں نے ابوالخلیل سے' انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں ہمام راوی نے کہا میں نے اپنی کتاب میں یوں لکھا پایا تین بار اختیار کرے پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور جو عیب ہو وہ بیان کر دیں گے تو ان کے بیع میں برکت ہو گی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب کو چھپائیں گے تو تھوڑا سا نفع شائد کما لیں لیکن ان کی بیع میں برکت نہ ہو گی' حبان بن ہلال نے کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالتیاح نے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے سنا وہ اس حدیث کو حکیم بن حزام سے وہ آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے تھے۔

١٣٢٣- بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي، أَوِ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

باب: اگر کوئی شخص کوئی چیز مول لے کر کسی اور کو ہبہ کر دے ابھی بائع سے جدا بھی نہ ہوا ہو اور بائع مشتری پر اعتراض نہ کرے یا ایک غلام خریدے اور (جدا ہونے سے پہلے) اس کو آزاد کر دے

وَقَالَ طَاوُسٌ فِيمَنْ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى

اور طاؤس نے کہا جو کوئی کچھ سامان خریدے بائع کی رضامندی سے پھر

الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ. وقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ((بِعْنِيهِ)). قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((بِعْنِيهِ))، فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ مَالاً بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ، فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقِبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ، وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سُقْتُهُ إِلَى أَرْضِ ثَمُودَ بِثَلاَثِ لَيَالٍ، وَسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلاَثِ لَيَالٍ)).

اس کو بیچ ڈالے (اور بائع انکار نہ کرے) تو بیع لازم ہو جائے گی- اور نفع خریدار ہی کو ملے گا اور حمیدی نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے میں ایک خندے جوان اونٹ پر سوار تھا جو والد کا تھا وہ مجھ پر زور کر کے لوگوں سے آگے بڑھ جاتا تھا والد اس کو جھڑکتے تھے' پیچھے پھیر دیتے تھے پھر آگے بڑھ جاتا تھا- پھر جھڑکتے اور پیچھے کرتے آخر آنحضرت ﷺ نے والد (عمر رضی اللہ عنہ) سے فرمایا یہ میرے ہاتھ بیچ ڈال- انہوں نے کہا مفت لیجئے آپؐ نے فرمایا قیمت سے پھر انہوں نے وہ اونٹ آپؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا- آپؐ نے فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے اور جو چاہے وہ کر- امام بخاری نے کہا اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے اپنی زمین جو وادی القریٰ میں تھی عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اس زمین کے بدل بیچی جو ان کی خیبر میں تھی جب عقد ہو چکا تو میں پیچھے پلٹ کر ان کے گھر سے نکل گیا اس ڈر سے کہیں وہ بیع پھیر نہ لیں اور شریعت کا قاعدہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں عبداللہ نے کہا میں سمجھا میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو ٹھگ لیا کیونکہ میں نے ان کو ثمود کے ملک کی طرف تین دن زیادہ کی مسافت پر دھکیل دیا اور انہوں نے مجھ کو تین دن کا راستہ مدینہ سے کم کر دیا-

١٣٢٤- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

١٩٨٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ)).

۱۹۸۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ایک مرد (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرتؐ سے بیان کیا لوگ اس کو خرید و فروخت میں ٹھگ لیتے ہیں آپؐ نے فرمایا تو بیچتے خریدتے وقت یہ کہہ دیا کر بھائی فریب یا دھوکے کا کام نہیں-

۱۳۲۵- بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الأَسْوَاقِ

باب: بازاروں کا بیان

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوفٍ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ : هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيْهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ : سُوقُ قَيْنُقَاعٍ. وَقَالَ أَنَسٌ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ. وَقَالَ عُمَرُ : أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ.

اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو میں نے پوچھا یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں لوگ بیوپار بھی کرتے ہوں- بنی قینقاع کا بازار اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو بازار بتلا دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو بازاروں کے سودے سلف نے غافل رکھا-

۱۹۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ)). قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)).

۱۹۸۷- ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن زکریا نے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) ایک لشکر کعبے پر چڑھ آئے گا (اس کو گرانے کو) جب وہ بیداء میں پہنچیں گے کھلے میدان میں شروع سے لے کر اخیر تک سب زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب اول سے لے کر اخیر تک کیسے دھنسیں گے- ان میں تو بازاریں بھی ہوں گی اور وہ لوگ بھی جن کو ان سے غرض نہیں آپؐ نے فرمایا اول سے لے کر اخیر تک دھنس جائیں گے پھر قیامت کے دن اپنی اپنی نیت کے موافق اٹھائے جائیں گے-

۱۹۸۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((صَلاَةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يُرِيْدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ ، لاَ يَنْهَزُهُ إِلاَّ الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، وَالْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلاَّهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ. وَقَالَ: أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ)).

۱۹۸۸- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے بیان کیا' انہوں نے ابوصالح سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں جو کوئی جماعت سے نماز پڑھے اس کی نماز بازار میں نماز پڑھنے سے بیس پر کئی درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے کیونکہ جب وہ اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں آتا ہے اور فقط نماز ہی کی نیت سے نماز ہی نے اس کو اٹھایا ہوتا ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے یا ایک گناہ مٹتا ہے- اور تم میں جب تک کوئی اس جگہ میں رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں- یا اللہ! اس پر رحمت اتار' مہربانی کر' جب تک حدث نہ کرے کسی مسلمان (یا فرشتوں) کو نہ ستائے اور آپؐ نے فرمایا تم میں ہر ایک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک نماز کے لئے رکا رہے-

۱۹۸۹- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ

۱۹۸۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ : إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْنُوا بِكُنْيَتِي)).

انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے پکارا! ابوالقاسم! آپؐ نے ادھر دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا- اس دوسرے شخص کو پکارا تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو-

۱۹۹۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيْعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ، قَالَ: ((سَمُّوا بِاسْمِي وَلاَ تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي)).

۱۹۹۰- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے بقیع میں آواز دی ابوالقاسم! آپؐ نے اس طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا- آپ نے فرمایا میرا نام رکھو تو خیر لیکن میری کنیت نہ رکھو-

۱۹۹۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لاَ يُكَلِّمُنِي وَلاَ أُكَلِّمُهُ ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ : ((أَثَمَّ لُكَعُ، أَثَمَّ لُكَعُ؟)) فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا ، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)) قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوتَرَ بِرَكْعَةٍ.

۱۹۹۱- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے نافع بن جبیر بن مطعم سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ دن میں ایک وقت نکلے (یا گرمی کے دن میں) نہ آپؐ نے مجھ سے بات کی نہ میں نے آپؐ سے یہاں تک کہ آپؐ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے جلو خانہ میں بیٹھ گئے اور پوچھا بچہ ہے' بچہ ہے' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے تھوڑی دیر لگائی میں سمجھا وہ امام حسن کو کچھ ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور آنحضرت ﷺ نے ان کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا اور فرمایا یا اللہ! اس سے محبت رکھ اور جو اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ- سفیان نے کہا عبداللہ نے مجھ کو خبر دی' کہ انہوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا تھا وتر کی ایک رکعت پڑھتے ہوئے-

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا موسَى عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيْعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ.

۱۹۹۲- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہا ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا لوگ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں قافلہ سواروں سے جا کر غلہ خرید کرتے آپؐ ایک شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے جو ان کو اسی جگہ غلہ بیچنے سے منع کرتا جب تک اس کو جہاں اناج بکتا ہے (یعنی اناج کی منڈی میں) اٹھا نہ لائیں نافع نے کہا اور

قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِي أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامَ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهِ.

ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اناج کو خرید کر اس کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۱۳۲۶- بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوْقِ

باب: بازار میں شور و غل مچانا مکروہ ہے

۱۹۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيُفْتَحُ بِهَا أَعْيُنٌ عُمْيٌ وَآذَانٌ صُمٌّ وَقُلُوبٌ غُلْفٌ)). تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ. غُلْفٌ: كُلُّ شَيْءٍ فِي غِلَافٍ، سَيْفٌ أَغْلَفُ، وَقَوْسٌ غَلْفَاءُ، وَرَجُلٌ أَغْلَفُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا. قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ.

۱۹۹۳- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے وہ عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے ان سے کہا آنحضرت ﷺ کا حال جو تورات شریف میں مذکور ہے وہ مجھ سے بیان کرو۔ انہوں نے کہا اچھا خدا کی قسم! آنحضرت ﷺ کی بعضی صفتیں توراۃ میں وہی مذکور ہوئی ہیں جو قرآن شریف میں ہیں۔ اے پیغمبر! ہم نے تجھ کو گواہ بنا کر بھیجا اور خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں یعنی عربوں کو بچانے والا تو میرا بندہ ہے اور پیغام والا میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ اکل کھڑا ہے، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں غل مچانے والا اور برائی کا بدلہ برائی نہیں کرتا بلکہ معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اور اللہ اس پیغمبر کو دنیا سے نہیں اٹھانے کا جب تک ٹیڑھی شریعت کو اس سے سیدھی نہ کر لے یعنی لوگ لا الہ الا اللہ نہ کہنے لگیں اور اس کے سبب سے اندھی آنکھیں، بہرے کان، غلاف چڑھے دل کھول نہ دے، فلیح کے ساتھ اس حدیث کو عبدالعزیز بن ابی مسلمہ نے بھی ہلال سے روایت کیا اور سعید بن ابی ہلال نے اس کو ہلال سے روایت کیا ہے۔ وہ عطاء سے وہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے۔ غلف کہتے ہیں ہر اس چیز کو جو غلاف میں ہو کہتے ہیں تلوار غلف اور کمان غلفاء یعنی جو غلاف میں ہے اور آدمی اغلف یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

۱۳۲۷- بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

باب: ماپ تول کی مزدوری بیچنے والے پر ہے اور دینے والے پر

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾ يَعْنِي كَالُوا لَهُمْ وَزَنُوا لَهُمْ كَقَوْلِهِ: ﴿يَسْمَعُونَكُمْ﴾ يَسْمَعُونَ لَكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اكْتَالُوا حَتَّى اسْتَوْفُوا))، وَيُذْكَرُ

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مطففین میں فرمایا اور جب ان کو ماپ یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں یعنی ان کے لئے جیسے دوسری آیت میں يَسْمَعُونَكُمْ یعنی يَسْمَعُونَ لَكُمْ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کھجور نپا لو اور (اپنے اونٹ کی) پوری قیمت بھر لو اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بِعْتَ فَكِلْ، وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ)).

سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو بیچے تو ماپ کر دے اور جب تو خریدے تو مپوا کر لے۔

۱۹۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)).

۱۹۹۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

۱۹۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا: الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعِذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ)). فَفَعَلْتُ، ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ: ((كِلْ لِلْقَوْمِ))، فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ، بَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ. وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ ((فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى)). وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ)).

۱۹۹۵- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن حرام (میرے باپ) شہید ہو گئے اور قرض داری بہت چھوڑ گئے تو میں نے آنحضرت ﷺ سے مدد چاہی کہ آپؐ قرض خواہوں کو سمجھا کر کچھ قرضہ معاف کرا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہی چاہا لیکن انہوں نے کچھ معاف نہیں کیا۔ آخر آپؐ نے مجھ سے فرمایا تو اپنا کر باغ میں جا اور اپنی کھجور کی ایک ایک قسم جدا جدا رکھ عجوہ ایک جگہ عذق ایک جگہ، پھر مجھ کو بلا بھیج۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے آپؐ سے کہلا بھیجا۔ آپؐ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر یا اس کے بیچا بیچ بیٹھ گئے اور فرمایا ماپ ماپ کر ان لوگوں کو دے میں نے ماپنا شروع کیا سب کا قرض پورا ادا کر دیا اور دیکھتا ہوں تو میری کھجور اتنی ہی ہے کچھ کم نہیں ہوئی۔ اور فراس نے شعبی سے یوں روایت کی مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس میں یوں ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ برابر بانٹتے رہے یہاں تک کہ قرض سب ادا کر دیا اور ہشام نے وہب سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کھجور کاٹ اور قرض خواہ کا پورا قرضہ دے دے۔

۱۳۲۸- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

باب: اناج کا ماپنا مستحب ہے

۱۹۹۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

۱۹۹۶- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے ثور بن یزید حمصی سے، انہوں نے خالد بن معدان سے، انہوں نے مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا اپنے اناج کو ماپا کرو

((كِيْلُوا طَعَامَكُمْ، يُبَارَكْ لَكُمْ)).

اس میں تم کو برکت ہوگی۔

١٣٢٩- بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِ فِيْهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: آنحضرت ﷺ کی صاع اور مد کی برکت کا بیان اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے آنحضرت ﷺ سے

١٩٩٧- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ)).

۱۹۹۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وھیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم انصاری سے انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپؐ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا اور اس کے لئے دعا کی تھی اور میں مدینہ کو حرام کرتا ہوں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا تھا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لئے دعا کی جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کے لئے دعا کی تھی۔

١٩٩٨- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ. يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ)).

۱۹۹۸- مجھ سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ! مدینہ والوں کے ماپ میں برکت دے اور ان کے صاع میں برکت دے اور ان کے مد میں برکت دے۔

١٣٣٠- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ، وَالْحُكْرَةِ

باب: اناج کا بیچنا اور احتکار کرنا کیسا ہے

١٩٩٩- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((رَأَيْتُ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مَجَازَفَةً يُضْرَبُوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتَّى يُؤْوُوْهُ إِلَى رِحَالِهِمْ)).

۱۹۹۹- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ولید بن مسلم نے خبر دی انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے کہا میں نے دیکھا ہے جو لوگ اناج کے ڈھیر (بن ماپے، بن تولے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں خرید لیتے تھے ان کو مار پڑتی تھی اس لئے کہ جب تک اپنے گھر نہ لے جائیں نہ بیچیں۔

٢٠٠٠- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ

۲۰۰۰- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہب نے

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ)).

انہوں نے ابن طاؤس سے 'انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے غلہ کو قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا- طاؤس کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا یہ تو گویا روپیوں کے بدل بیچنا ہے کیونکہ غلہ تو میعاد پر دیا جائے گا-

۲۰۰۱- حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ)).

۲۰۰۱- مجھ سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کو نہ بیچے-

۲۰۰۲- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا، حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ. قَالَ سُفْيَانُ هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ)).

۲۰۰۲- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے ان سے عمرو بن دینار بیان کرتے تھے انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس سے 'انہوں نے پوچھا کسی پاس روپیہ اشرفیاں ہیں بدلنے کو' طلحہ نے کہا میرے پاس ہیں- ہمارے خزانچی کو آنے دو جو غلہ میں گیا ہے- سفیان نے کہا عمرو نے جیسے زہری سے روایت کی ویسی ہی ہم کو بھی زہری سے یاد ہے اس میں کوئی بات زیادہ نہیں ہے- خیر زہری نے کہا مجھ کو مالک بن اوس نے خبر دی انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے' آپ نے فرمایا سونے کا سونے کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ (نقد انقد) اور گیہوں کے گیہوں کے بدل بیچنا بیان ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ-

۱۳۳۱- بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ ، وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

باب: اناج کا قبضے سے پہلے بیچنا یا اس چیز کا بیچنا جو اپنے پاس نہیں کیسا ہے؟

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلاَ أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلاَّ مِثْلَهُ)).

۲۰۰۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم نے جو عمرو بن دینار سے یاد رکھا وہ یہ ہے کہ انہوں نے طاؤس سے سنا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جس بیع سے منع کیا وہ غلہ کی بیع ہے- قبضے سے پہلے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں تو ہر چیز کو ایسا ہی سمجھتا ہوں (یعنی اس کے قبضے سے پہلے درست نہیں ہے)

۲۰۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ)). زَادَ إِسْمَاعِيلُ: ((مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِيْعُهُ حَتَّى يَقْبَضَهُ)).

۲۰۰۴- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے نافع سے بیان کیا انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اس کو نہ بیچے اسماعیل نے اپنی روایت میں یستوفیہ کے بدل یقبضہ کہا-

۱۳۳۲- بَابُ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لاَ يَبِيْعَهُ

باب: جو شخص غلہ کا ڈھیر بن ماپے' بن تولے خریدے وہ جب تک اس کو اپنے ٹھکانے نہ لائے

حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ ، وَالأَدَبِ فِي ذَلِكَ

اور کسی کے ہاتھ نہ بیچے اور اس کے خلاف کرنے والے کی سزا-

۲۰۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا- يَعْنِي الطَّعَامَ - يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيْعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ)).

۲۰۰۵- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا انہوں نے یونس سے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ میں دیکھا لوگوں کو اس پر تنبیہ کی جاتی جب وہ غلہ کا ڈھیر خرید کر کے اپنے ٹھکانے پر لانے سے پہلے اس کو بیچ ڈالتے-

۱۳۳۳- بَابُ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ، أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

باب: اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا ایک جانور خریدا اور اس کو بائع ہی کے پاس رکھوا دیا وہ اسباب تلف ہو گیا یا جانور مر گیا اور ابھی مشتری نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا أَدْرَكْتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ.

اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا بیع کے وقت جو مال زندہ تھا اور بیع میں شریک تھا وہ اگر تلف ہو گیا تو خریدار پر پڑے گا- (بائع اس کا تاوان نہ دے گا)

۲۰۰۶- حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، إِلاَّ يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ،

۲۰۰۶- ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پر ایسا کوئی دن کم گزرتا کہ آپ صبح اور شام ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں نہ آئیں- جب آپ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم مل گیا

فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلاَّ وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا، فَأُخْبِرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلاَّ لأَمْرٍ حَدَثَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ، يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ. قَالَ: أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ؟ قَالَ: الصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: الصُّحْبَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ، فَخُذْ إِحْدَاهُمَا. قَالَ : قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ)).

تو ہم اس وقت گھبرائے جب آپؐ ظہر کے وقت تشریف لائے- ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی تو وہ کہنے لگے اس وقت جو آنحضرت ﷺ تشریف لائے ہیں تو کوئی نئی بات ضرور ہوئی ہے- خیر جب آپؐ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو فرمایا یہاں جو لوگ ہوں ان سے کہو باہر جائیں- ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! یہاں کوئی غیر آدمی نہیں ہے- میری دو بیٹیاں ہیں عائشہ اور اسماءؓ رضی اللہ عنہما- آپؐ نے فرمایا تم کو معلوم ہے مجھ کو ہجرت کی اجازت مل گئی ابو بکرؓ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلوں گا- آپؐ نے فرمایا میں بھی چاہتا ہوں تم کو ساتھ لوں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جن کو میں نے پہلے ہی سے سفر کے لئے تیار کر رکھا ہے- ایک آپؐ لے لیجئے- آپ نے فرمایا میں نے قیمت سے لی-

١٣٣٤- بَابُ لاَ يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ، وَلاَ يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ

باب: دوسرا مسلمان بھائی بیع کر رہا ہو تو اس پر خود بیع نہ کرے اسی طرح دوسرے مسلمان بھائی کے مول پر خود مول نہ کرتے جب تک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے

٢٠٠٧- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ)).

٢٠٠٧- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے-

٢٠٠٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. وَلاَ تَنَاجَشُوا. وَلاَ يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ. وَلاَ يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ. وَلاَ تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا)).

٢٠٠٨- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے- اور دھوکہ دینے کے لئے قیمت مت بڑھاؤ- اور کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیام پر پیام دے- اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن سوکن کو طلاق نہ دلوائے اس نیت سے کہ اس کے منہ کا نوالہ اپنے منہ میں پڑ جائے-

١٣٣٥- بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

باب: نیلام (ہراج کے) بیان میں

وَقَالَ عَطَاءٌ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا

اور عطاء بن رباح نے کہا میں نے تو لوگوں کو دیکھا وہ لوٹ کے مال

بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فَمَنْ يَزِيْدُ.

نیلام کرنے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے۔

۲۰۰۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ)).

۲۰۰۹- ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حسین نے' انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے ایک غلام کو اپنے مرے بعد آزاد کر دیا پھر وہ مفلس ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو لیا اور فرمایا اس کو کون خریدتا ہے؟ مجھ سے نعیم بن عبداللہ نے اس کو اتنے اتنے روپیوں پر خرید لیا آپؐ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا۔

۱۳۳۶- بَابُ النَّجْشِ. وَمَنْ قَالَ: لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ الْبَيْعُ

باب: نجش یعنی دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانا کیسا ہے؟

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: ((النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ)). وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لاَ يَحِلُّ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخَدِيْعَةُ فِي النَّارِ، وَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

اور بعضوں نے کہا یہ بیع درست نہیں ہے اور ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا نجش کرنے والا چور ہے' سود خوار ہے۔ اور نجش فریب ہے خلاف شرع بالکل درست نہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا فریب دوزخ میں لے جائے گا۔ اور جو کوئی ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

۲۰۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، عَنِ النَّجْشِ)).

۲۰۱۰- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے نجش سے منع فرمایا۔

۱۳۳۷- بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: دھوکے کی بیع اور حمل کے حمل کی بیع کا بیان

۲۰۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ: كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِي فِي بَطْنِهَا)).

۲۰۱۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا اور وہ ایک بیع تھی' جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھی ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی کو خریدتا اور قیمت دینے کی میعاد یہ مقرر کرتا ہے کہ ایک اونٹنی جنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر جنے۔

۱۳۳۸- بَابُ بَيْعِ الْمُلاَمَسَةِ وَ قَالَ أَنَسٌ: نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ

۲۰۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ : ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ، وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوبَهُ بِالْبَيْعِ إِلَى رَجُلٍ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ. وَنَهَى عَنِ الْمُلاَمَسَةِ لَمْسُ الثَّوبِ لاَ يَنظُرُ إِلَيْهِ)).

۲۰۱۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ عَلَى مَنْكِبِهِ. وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اللِّمَاسِ، وَالنِّبَاذِ)).

باب: بیع ملامسہ کا بیان اور انس نے کہا آنحضرت ﷺ نے اس سے منع کیا ہے

۲۰۱۲- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عامر بن سعد نے خبر دی ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ نے بیع منابذہ سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ آدمی جو کپڑا بیچتا ہے اس کو خریدار کی طرف پھینک دے اور وہ الٹ کر اس کو نہ دیکھے یوں ہی لے لے (کیونکہ یہی شرط ہوتی تھی) اور آپؐ نے بیع ملامسہ سے بھی منع فرمایا وہ یہ ہے کہ جب خریدار کپڑے کو ہاتھ لگاوے اس کو دیکھے نہ کچھ تو بیع پوری ہو گی۔

۲۰۱۳- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے وہ محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دو طرح کے لباس منع ہیں ایک یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھے پھر اس کو کاندھے پر ڈال لے (شرم گاہ کھلی رہے) اور دو بیعیں منع ہیں ایک ملامسہ دوسری بیع منابذہ۔

۱۳۳۹- بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

وَقَالَ أَنَسٌ: نهى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۰۱۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ)).

۲۰۱۵- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ : الْمَلاَمَسَةِ وَالْمَنَابَذَةِ)).

باب: بیع منابذہ کے بیان میں

اور انسؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

۲۰۱۴- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان اور ابوالزناد سے ان دونوں نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۲۰۱۵- ہم سے عیاش بن ولید بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیعوں سے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

١٣٤٠- بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لاَ يُحَفِّلَ الإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالغنمَ

باب: اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں دودھ جمع کر رکھنا بائع کو منع ہے

وَكُلُّ مُحَفَّلَةٌ وَالْمَصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُفِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ حَبْسُ الْمَاءِ ، يُقَالُ مِنْهُ: صَرَّيْتُ الْمَاءَ.

اس طرح ہر جاندار کے تھن میں اور مصراۃ وہ جانور ہے جس کے تھن میں دودھ روک لیا گیا ہو اور بند کر لیا گیا ہو اکٹھا کیا گیا ہو کئی دن دوہا نہ گیا ہو اصل میں تصریہ کہتے ہیں پانی روکنے کو اسی سے صرایت الماء یعنی میں نے پانی روک رکھا-

٢٠١٦- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ تُصَرُّوا الإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَيْنَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا: إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ)). وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَمُوسَى بْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((صَاعِ تَمْرٍ)). وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلاَثًا. وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: ((صَاعًا مِنْ تَمْرٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((ثَلاَثًا)) وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ.

٢٠١٦- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے وہ جعفر بن ربیعہ سے وہ اعرج سے انہوں نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا اونٹ اور بکری کا دودھ تھن میں روک کر نہ رکھو اگر کوئی ایسا جانور (دھوکے میں آن کر) مول لے تو اس کو دودھ دوہنے کے بعد دو باتوں میں جو بھی معلوم ہو وہ کرے اگر چاہے تو رکھ لے اگر چاہے تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور (دودھ کے بدل دے دے) اور ابو صالح اور مجاہد اور ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کھجور کا ایک صاع نقل کیا ہے اور بعضوں نے ابن سیرین سے ایک صاع اناج نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ خریدار کو تین دن تک اختیار ہو گا اور بعضوں نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجور کا نقل کیا ہے اور تین دن تک اختیار ہونے کا ذکر نہیں کیا اور ایک صاع کھجور اکثر لوگوں نے روایت کیا ہے-

٢٠١٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا. وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ)).

٢٠١٧- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے باپ (سلیمان) سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عثمان نے بیان کیا وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ رکھا گیا ہو وہ اس کو پھیر سکتا ہے اور ایک صاع اسکے ساتھ دے دے اور آنحضرت ﷺ نے بستی سے آگے بڑھ کر مال لانے والوں سے خریدنا منع کیا ہے-

٢٠١٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ ، وَلاَ يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ،

٢٠١٨- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی وہ ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قافلہ والوں سے (جو مال بیچنے کو لائیں) آگے جا کر نہ ملو اور کوئی تم میں سے ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نجش بھی مت کرو اور بستی والا باہر والے کا مال (روک کر)

وَلاَ تَنَاجَشُوا ، وَلاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تُصَرُّوا الْغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا : إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)).

نہ بیچے اور بکریوں کا دودھ تھن میں اکٹھا مت کرو اور جو کوئی ایسی بکری (دھوکے میں) مول لے لے اسکو دودھ دوہنے کے بعد دو میں سے ایک بات کرنے کا اختیار ہوگا چاہے تو اس کو رہنے دے چاہے تو پھیر دے اور ایک صاع کھجور دے دے۔

١٣١٤- بَابُ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

باب: اگر خریدار چاہے تو مصراۃ بکری پھیر دے اور دودھ کے عوض ایک صاع کھجور دے دے

٢٠١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، فَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ)).

٢٠١٩- ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا کہا ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو زیاد خرسانی نے ان سے ثابت بن عیاض نے بیان کیا جو عبدالرحمٰن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایسی بکری خریدے جس کے تھن میں دودھ اکٹھا کیا گیا ہو پھر اس کا دودھ دوہے تو اس کو اختیار ہے چاہے تو رہنے دے اور جو نہ چاہے (تو پھیر دے) دودھ کے بدل ایک صاع کھجور دے دے۔

١٣٤٢- بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي وَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا

باب: زانی غلام کی بیع اور شریح نے کہا خریدار ایسے غلام لونڈی کو پھیر سکتا ہے

٢٠٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)).

٢٠٢٠- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے باپ کیسان سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جب لونڈی کا زنا کھل جائے (ثابت ہو جائے) تو اس کا مالک اس کو کوڑے لگائے پھر نہ جھڑکے اگر پھر زنا کرائے پھر کوڑے لگائے پھر نہ جھڑکے اگر پھر تیسری بار زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل۔

٢٠٢١- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ: ((إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ

٢٠٢١- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے دونوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر لونڈی محصنہ (یعنی بیاہی ہوئی نہ ہو) اور وہ زنا کرے تو کیا کرنا چاہیے آپ نے فرمایا اس کو کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے پھر کوڑے مارو اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالو ایک رسی ہی کے

زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لاَ أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ؟.

بدل سہی - ابن شہاب نے کہا مجھے یاد نہیں آپؐ نے تیسری بار کے بعد بیچنے کا حکم دیا یا چوتھی بار کے بعد -

١٣٤٣ - بَابُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ مَعَ النِّسَاءِ

باب: عورتوں سے خرید و فروخت کرنا

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ)).

٢٠٢٢ - ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے ان سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپؐ سے بریرہ کے خریدنے کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کو خرید کر کے آزاد کر دے ترکہ اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے پھر شام کو آپؐ (منبر پر خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہیے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا جو شخص ایسی شرطیں لگائے جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا وہ لغو ہیں گو سو بار شرطیں لگائے - اللہ نے جو شرط لگائی وہی مضبوط اور پائیدار ہے -

٢٠٢٣ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلاَءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟ فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي.

٢٠٢٣ - ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کا رخ اس کے مالکوں سے چکایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے نکلے جب لوٹ کر آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے کہا بریرہ کے مالک نہیں مانتے وہ کہتے ہیں اس کا ترکہ تو ہم لیں گے آپؐ نے فرمایا ترکہ تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے ہمام نے کہا میں نے نافع سے پوچھا بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا یا غلام انہوں نے کہا میں نہیں جانتا -

١٣٤٤ - بَابُ هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ

باب: کیا بستی والا باہر والے کا مال بن اجرت کے بیچ سکتا ہے کیا اس کی مدد اور اس کو نصیحت کر سکتا ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ)). وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ.

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے بھائی سے صلاح خیر چاہے تو اس کو اچھی صلاح دے اور عطاء نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں -

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ

٢٠٢٤ - ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

بن عیینہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے ان باتوں پر بیعت کی گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز درستی سے ادا کرتا رہوں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور حاکم اسلام کا حکم سنوں گا اور مانوں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۲۰۲۵- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)). قَالَ: فَقُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: ((لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟)) قَالَ: لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا.

۲۰۲۵- ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قافلہ سواروں سے (جو غلہ لے کر آئیں) آگے جا کر نہ ملو ان کو بستی میں آنے دو اور بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے؟ انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے۔

۱۳۲۵- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِأَجْرٍ

باب: جس نے اجرت لے کر بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنا مکروہ رکھا ہے

۲۰۲۶- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ)) وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

۲۰۲۶- مجھ سے عبداللہ بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے ابو علی حنفی نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ (عبداللہ بن دینار) نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ بستی والا جنگل دیہات والے کا مال بیچے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کہا۔

۱۳۲۶- بَابُ لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ،

باب: بستی والا باہر والے کے لیے دلالی کر کے مول نہ لے

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَلِلْمُشْتَرِي وَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ بَعْ لِي ثَوْبًا، وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ.

اور ابن سیرین اور ابراہیم نخعی نے اس کو مکروہ رکھا ہے بائع اور مشتری دونوں کے لیے ابراہیم نخعی نے کہا عرب کہتے ہیں بع ثوبا یعنی کپڑا خرید لے۔

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ

۲۰۲۷- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے

بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يَبْتَاعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول پر مول نہ کرے- اور نہ نجش کرے اور نہ بستی والا باہر والے کے لئے بیچے یا مول لے-

۲۰۲۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).

۲۰۲۸- ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انہوں نے محمد بن سیرین سے' انہوں نے کہا انس بن مالکؓ نے کہا ہم کو اس کی ممانعت ہوئی کہ بستی والا باہر والے کے لئے بیچے یا خریدے-

۱۳۴۷- بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ، وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ

باب: پہلے سے جا کر قافلہ والوں سے ملنے کی ممانعت اور ایسی بیع لغو ہے پھیر دی گئی

لأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا، وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخِدَاعُ لاَ يَجُوزُ

کیونکہ ایسا کرنے والا جان بوجھ کر گنہگار ہے اور یہ ایک قسم کا فریب ہے' جو درست نہیں-

۲۰۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ)).

۲۰۲۹- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمری نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا ہے اور بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے-

۲۰۳۰- حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ فَقَالَ: لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا)).

۲۰۳۰- مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے ابن طاؤس سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا اس کا مطلب کیا ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے؟ انہوں نے کہا اس کا دلال نہ بنے-

۲۰۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا. قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ)).

۲۰۳۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا جو کوئی دودھ جمع کی ہوئی بکری خریدے- وہ (بکری پھیر دے) اور اس کے ساتھ ایک صاع دے دے- اور آنحضرت ﷺ نے قافلہ والوں سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا-

۲۰۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

۲۰۳۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلاَ تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ)).

نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر (جیسا کہ وہ کچھ بیچ رہا ہو) بیع نہ کرے اور نہ جو مال باہر سے آرہا ہو اس سے آگے جاکر ملو جب وہ بازار میں آئے۔

۱۳۴۸- بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي

باب: قافلے سے کتنی دور آگے جاکر ملنا منع ہے

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ، فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَهُ حَتَّى يُبْلَغَ بِهِ سُوقَ الطَّعَامِ)).

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هَذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ، يُبَيِّنُهُ حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللهِ.

۲۰۳۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ہم آگے جاکر قافلہ سواروں سے ملا کرتے ان سے غلہ خریدتے پھر آنحضرت ﷺ نے ہم کو اس سے منع فرمایا کہ ہم اس مال کو اسی جگہ بیچیں جب تک اناج بازار میں نہ لائیں امام بخاری نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ ملنا بازار کے بلند کنارے پر تھا (جدھر سے سوداگر آیا کرتے) اور یہ بات عبیداللہ کی حدیث سے نکلتی ہے جو آگے آتی ہے۔

۲۰۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيْعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيْعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ)).

۲۰۳۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا لوگ ایسا کرتے تھے کہ بازار کی بلند جانب جاکر غلہ خریدتے پھر اس کو وہیں بیچ ڈالتے۔ تب آنحضرت ﷺ نے ان کو منع کیا کہ غلہ وہاں نہ بیچیں جب تک اس کو اٹھوا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۱۳۴۹- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ شُرُوْطًا فِي الْبَيْعِ لاَ تَحِلُّ

باب: اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((جَاءَتْنِي بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَةٌ، فَأَعِيْنِيْنِي. فَقُلْتُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ، وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ، فَأَبَوْا عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ

۲۰۳۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے۔ ہر سال میں ایک اوقیہ تو میری کچھ مدد کرو میں نے کہا اگر تیرے مالک منظور کریں تو میں ان کو یک مشت ان کا سب روپیہ دیتی ہوں اور تیرا ترکہ میں لوں گی۔ بریرہ اپنے مالکوں پاس گئی۔ ان سے ذکر کیا انہوں نے نہ مانا پھر وہ لوٹ کر

وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَأَبَوْا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْوَلاَءُ لَهُمْ. فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلاَءَ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ، مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ ، وَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

آئی تو آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا میں نے ان سے بیان کیا وہ نہیں مانتے کہتے ہیں ترکہ تو ہم لیں گے- آنحضرت ﷺ نے یہ سنا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپؐ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے اور ترکہ کی وہ شرط جو وہ کرتے ہیں اس پر چپ رہو' وہ ترکہ تو اسی کو ملے گا جو کوئی آزاد کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا پھر آپؐ خطبہ سنانے کو لوگوں میں کھڑے ہوئے پہلے اللہ کی جیسے چاہیے تعریف کی پھر فرمایا اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا- جو شرط اللہ نے جائز نہیں رکھی وہ باطل اور لغو ہے اگرچہ کوئی سو بار وہ شرط لگائے اللہ کا حکم سب پر مقدم ہے اور اللہ کی شرط بھی مضبوط ہے اور ترکہ اسی کا ہے جو آزاد کرے-

۲۰۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلاَءَهَا لَنَا. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ يَمْنَعُكِ ذَلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۲۰۳۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی (بریرہ رضی اللہ عنہا) خرید کر آزاد کرنا چاہی اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچتے ہیں اس کا ترکہ ہم لیں گے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا آپؐ نے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے قصد سے باز مت رہ وارث تو وہی ہو گا جو آزاد کرے-

۱۳۵۰- بَابُ بَيْعِ الثَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا

۲۰۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ)).

۲۰۳۷- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا گیہوں گیہوں کے بدل بیچنا بیاج ہے- مگر ہاتھوں ہاتھ' اور جو کو جو کے بدل بیچنا بیاج ہے- مگر ہاتھوں ہاتھ' اور کھجور' کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ-

۱۳۵۱- بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

باب: منقے کو منقے کے بدل اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

۲۰۳۸- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلاً)).

انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا- مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل ماپ کر کے بیچی جائے- اسی طرح بیل پر کے انگور کو منقے کے بدل بیچنا-

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ بِكَيْلٍ: إِنْ زَادَ فَلِي، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ)). قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا)).

۲۰۳۹- ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مزابنہ یہ ہے کہ کوئی شخص درخت پر میوہ سوکھے میوے کے بدل ناپ یا تول کر بیچے اور خریدار سے کہے اگر درخت کا میوہ اس سوکھے میوے سے زیادہ نکلے تو وہ اس کا ہے کم نکلے تو وہ پھیر دے گا- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے عرایا کی اجازت دی اندازہ کر کے-

۱۳۵۲- بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

باب: جو کو جو کے بدل بیچنا

۲۰۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ((أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا، حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ. فَقَالَ: وَاللهِ لاَ تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ)).

۲۰۴۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہ مالک بن اوس نے سو اشرفیاں بھنانا چاہیں' ان کو طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا- مالک کہتے ہیں ہم نے اور طلحہ نے در میں تکرار کی آخر وہ راضی ہو گئے اور اشرفیاں ہاتھ میں لے کر پھرانے لگے پھر انہوں نے کہا غابہ سے میرے خزانچی کو آنے دو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن رہے تھے انہوں نے مجھ سے کہا خدا کی قسم! طلحہ سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ لے لینا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سونے کا سونے کے بدل بیچنا منع ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور گندم کا گندم کے بدل بیچنا منع ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور جو کا جو کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ' اور کھجور کو کھجور کے بدل بیچنا بیاج ہے مگر ہاتھوں ہاتھ-

۱۳۵۳- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

باب: سونا سونے کے بدل بیچنا

۲۰۴۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

۲۰۴۱- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحٰق نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوبَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ، إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، وَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ)).

نے بیان کیا' انہوں نے کہا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ (نفیع بن حارث) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور سونے کو چاندی کے بدل اور چاندی کو سونے کے بدل جس طرح چاہو بیچو-

١٣٥٤- بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

باب: چاندی کو چاندی کے بدل بیچنا

٢٠٤٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ، مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ فِي الصَّرْفِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلاً بِمِثْلٍ)).

٢٠٤٢- ہم سے عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم قرشی بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے زہری کے بھتیجے محمد بن عبداللہ نے انہوں نے اپنے چچا زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے' انہوں نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایسی ہی حدیث بیان کی (جیسے ابو بکرہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے گزری) پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے ملے اور کہنے لگے ابو سعید یہ آنحضرت ﷺ سے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو- ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا صرافی روپیہ اشرفیاں بدلانے یا توڑانے کے متعلق میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے سونا سونے کے بدل برابر برابر بیچو اور چاندی' چاندی کے بدل برابر برابر-

٢٠٤٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ، وَلاَ تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلاَ تَبِيْعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ)).

٢٠٤٣- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے' انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور زیادہ کم مت بیچو- اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدل نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک طرف زیادہ اور دوسری طرف کم نہ ہو اور نہ ایک طرف ادھار دوسری طرف نقد-

١٣٥٥- بَابُ بَيْعِ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ نَسَاءً

باب: اشرفی اشرفی کے بدل ادھار بیچنا

٢٠٤٤- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ

٢٠٤٤- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ضحاک بن مخلد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی ان کو ابو صالح

الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُهُ. فَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لاَ أَقُولُ ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلٰكِنِّي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ رِبًا إِلاَّ فِي النَّسِيْئَةِ)).

روغن فروش نے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار کو دینار کے بدل اور درہم کو درہم کے بدل بیچو ابو صالح نے کہا میں نے ان سے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کے خلاف کہتے ہیں ابو سعید نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ تم نے یہ مسئلہ آنحضرت ﷺ سے سنا یا اللہ کی کتاب میں پایا انہوں نے کہا میں دونوں میں سے کوئی بات نہیں کہتا اور تم آنحضرت ﷺ کی حدیث مجھ سے زیادہ جانتے ہو- بات یہ ہے مجھ سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیاج اسی میں ہے جب ادھار ہو-

١٣٥٦- بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

باب: چاندی کو سونے کے بدل ادھار بیچنا

٢٠٤٥- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هٰذَا خَيْرٌ مِنِّي، فَكِلاَهُمَا يَقُولُ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا)).

۲۰۴۵- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھے حبیب بن ابی ثابت نے خبر دی انہوں نے کہا میں نے ابو المنہال سے سنا انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے صرافی کو پوچھا (نقدی کے بیوپار کو) ان میں سے ہر ایک دوسرے کو کہنے لگا یہ مجھ سے بہتر ہیں- آخر دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدل ادھار بیچنے سے منع فرمایا-

١٣٥٧- بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

باب: سونا چاندی کے بدل ہاتھوں ہاتھ نقد بیچنا درست ہے

٢٠٤٦- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا)).

۲۰۴۶- ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عباد بن عوام نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو یحییٰ بن ابی اسحاق نے خبر دی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل بیچنے سے منع فرمایا مگر جب برابر برابر ہو البتہ ہم سونے کو چاندی کے بدل جس طرح چاہیں خرید کر سکتے ہیں اور اسی طرح چاندی کو سونے کے بدل-

۱۳۵۸- بَابُ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَهِيَ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: بیع مزابنہ کے بیان میں وہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل

وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ ، وَبَيْعُ الْعَرَايَا قَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

اور بیل پر کا انگور منقے کے بدل بیچیں اور بیع عرایا کا بیان انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا-

۲۰۴۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلاَ تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)).

۲۰۴۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درخت پر کا میوہ اس وقت تک نہ بیچو- جب تک اس کا پکا پن نہ کھل جائے اور درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل مت بیچو-

قَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ. وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ.

سالم نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ سن کر بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد عریہ کو تر یا خشک کھجور کے بدل بیچنے کی اجازت دی اور عریہ کے سوا اور کسی صورت میں اجازت نہیں دی-

۲۰۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً، وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلاً)).

۲۰۴۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل ماپ کر خریدے اسی طرح بیل پر کے انگور منقے کے بدل ماپ کر خریدے-

۲۰۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ)).

۲۰۴۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے ابوسفیان سے جو عبداللہ بن ابی احمد کے غلام تھے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ وہ کھجور جو ابھی درخت پر لگی ہو اتری ہوئی سوکھی کھجور کے بدل خریدے-

۲۰۵۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ)).

۲۰۵۰- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابومعاویہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا-

۲۰۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ

۲۰۵۱- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ : ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا)).

نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کے مالک کو یہ اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے انداز برابر میوے کے بدل بیچ ڈال۔

۱۳۵۹- بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وِ الْفِضَّةِ

باب: درخت پر کی کھجور سونے چاندی کے بدل بیچنا

۲۰۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ ، عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَطِيبَ، وَلاَ يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلاَّ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلاَّ الْعَرَايَا)).

۲۰۵۲- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی وہ عطاء بن ابی رباح اور ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے میوہ کا بیچنا اس وقت تک منع کیا جب تک اسکی پختگی نہ شروع ہو اور یہ بھی فرمایا کہ درخت پر کا میوہ روپیہ اشرفی اسی کے بدل بیچو (نہ سوکھے میوے کے بدل) مگر عریہ کی اجازت دی۔

۲۰۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ: أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوسُقٍ قَالَ: نَعَمْ)).

۲۰۵۳- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام مالک سے سنا ان سے عبیداللہ بن ربیع نے پوچھا کیا تم سے داؤد بن حصین نے ابوسفیان سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی یا پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم ہو؟ انہوں نے کہا ہاں!

۲۰۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا - وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى: إِلاَّ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا - قَالَ : هُوَ سَوَاءٌ. قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلاَمٌ : إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا. فَقَالَ: وَمَا يُدْرِيهِ أَهْلَ مَكَّةَ؟ قُلْتُ

۲۰۵۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے کہا میں نے بشیر بن یسار سے سنا انہوں نے کہا میں نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل بیچنے سے منع فرمایا اور عریہ کی اجازت دی کہ عریہ والے اپنی کھجور کا اندازہ کر کے اس کے بدل تازی کھجور کھائیں اور سفیان نے کہا اس کا مطلب وہی ہے جو اگلے قول کا اور سفیان نے کبھی یوں کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا مکہ والے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی انہوں نے کہا مکہ والوں کو کہاں سے معلوم ہوا' میں نے کہا وہ اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' یہ سن کر یحییٰ چپ ہو رہے' سفیان نے کہا اس

إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ. فَسَكَتَ. قَالَ سُفْيَانُ : إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)). قِيلَ لِسُفْيَانَ: وَلَيْسَ فِيهِ ((نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ؟)) قَالَ: لاَ.

کہنے سے میرا مطلب یہ تھا کہ جابر رضی اللہ عنہ مدینہ والے ہیں' سفیان بن عیینہ سے کسی نے کہا اس حدیث میں اس کی ممانعت نہیں ہے کہ پھلوں کو بیچنے سے آپ نے فرمایا یا جب ان کی پختگی نہ کھل جائے انہوں نے کہا نہیں-

١٣٦٠- بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

باب: عرایا کی تفسیر

وَقَالَ مَالِكٌ : الْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ نَخْلَةً ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ. وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: الْعَرِيَّةُ لاَ تَكُونُ إِلاَّ بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، لاَ يَكُونُ بِالْجِزَافِ. وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ : بِالأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ. وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ: الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاؤُوا مِنَ التَّمْرِ.

امام مالک نے کہا عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک کسی کو ایک درخت اللہ کے واسطے دے' پھر باغ میں اس کے آنے سے تکلیف ہو تو وہ میوہ دے کر وہ درخت اس سے خرید لے اور محمد ادریس نے کہا عریہ جائز نہیں ہوتا' مگر (پانچ وسق سے کم میں) سوکھی کھجور ماپ کر نقد' نقد یہ نہیں کہ دونوں طرف انداز ہو اور سہل بن ابی حثمہ کے قول سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ وسقوں سے ماپ کر اور ابن اسحاق نے اپنی روایت میں نافع سے انہوں نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یوں نقل کیا عرایا یہ تھی کہ ایک آدمی اپنے باغ میں سے کھجور کا ایک درخت یا دو درخت کسی کو مستعار دیتا اور یزید بن سفیان بن حسین سے نقل کیا عرایا وہ کھجور کے درخت ہیں جو فقیروں کو اللہ کے لئے دیئے جاتے ہیں ان سے میوہ اترنے کا انتظار نہیں ہو سکتا تو ان کو اجازت دی گئی کہ سوکھی کھجور لے کر جس کے ہاتھ چاہیں بیچ ڈالیں-

٢٠٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلاً)) قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ : وَالْعَرَايَا نَخَلاَتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا.

۲۰۵۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی اندازہ کر کے اس ماپ سے سوکھا میوہ لینے کی- موسیٰ بن عقبہ نے کہا عرایا کچھ معین درخت جن کا میوہ تو اترے ہوئے میوے کے بدل خریدے-

١٣٦١- بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهَا

باب: پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے میوہ بیچنا منع ہے

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ : كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدٍ

اور لیث بن سعد نے ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان سے نقل کیا کہ عروہ بن زبیر' سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے تھے- جو بنی حارثہ میں سے تھے' انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے

بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : ((كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَبْتَاعُونَ الثِّمَارَ فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مَرَاضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ - عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ: فَإِمَّا فَلاَ تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُ الثَّمَرِ، كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ، وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى يَطْلُعَ الثُّرَيَّا، فَيَتَبَيَّنَ الأَصْفَرُ مِنَ الأَحْمَرِ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ. قَالَ حَدَّثَنَا حَكَّامٌ قَالَ: قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ زَيْدٍ.

روایت کی کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لوگ پھلوں کی جو درخت پر لگے رہتے خرید و فروخت کرتے' جب کاٹنے کا وقت آن پہنچتا اور خریدار آن موجود ہوتے تو خریدار کہتے اس میوے کا تو گابھ کالا اور خراب پڑ گیا ہے' اس کو بیماری ہو گئی' یہ ٹھٹھر گیا' اسی قسم کی آفتوں کا ذکر کرتے اور جھگڑے نکالتے رہتے - آخر جب آنحضرت کے پاس اس قسم کے بہت جھگڑے آنے لگے تو آپؐ نے فرمایا اگر تم یہ جھگڑے نہیں چھوڑتے تو ایسا کرو جب تک میوے کی پختگی معلوم نہ ہو جائے اس کو نہ بیچو آپ نے یہ صلاح اور مشورے کے طور پر فرمایا کیونکہ جھگڑے بہت ہوا کرتے تھے - اور ابوالزناد نے کہا مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے خبر دی کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے باغ کا میوہ اس وقت تک نہ بیچتے جب تک ثریا تارا نہ نکلتا اور زردی سرخی میں نمایاں نہ ہوتی امام بخاری نے کہا اس حدیث کو علی بن بحر نے بھی روایت کیا کہا ہم سے حکام بن سلم نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ نے وہ زکریا سے وہ ابوالزناد سے وہ عروہ سے وہ سہل سے وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے -

۲۰۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ)).

۲۰۵۶- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے میوے کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے - آپؐ نے بائع اور مشتری دونوں کو منع کیا -

۲۰۵۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : يَعْنِي حَتَّى تَحْمَرَّ.

۲۰۵۷- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے کھجور کا میوہ اس وقت تک بیچنے سے منع کیا جب تک وہ لال یا پیلا نہ ہو جائے امام بخاری نے کہا حدیث میں تَزْهُوَ کے معنے یہ ہیں کہ سرخ ہو جائے -

۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تُشْقِحَ. فَقِيلَ: وَمَا تُشْقِحُ؟

۲۰۵۸- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے سلیم بن حیان سے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے سعید بن مینا نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوے کے بیچنے سے اس وقت تک منع کیا جب تک وہ مشقع

قَالَ : تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا)).

یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے اور کھانے کے لائق نہ بن جائے۔

١٣٦٢- بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: جب تک کھجور کی پختگی نمایاں نہ ہو اس کا بیچنا منع ہے

٢٠٥٩- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ ((نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ. قِيْلَ: وَمَا يَزْهُو؟ قَالَ : يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ)).

٢٠٥٩- مجھ سے علی بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے معلی بن منصور نے کہا ہم سے ہشیم بن بشیر نے کہا' ہم کو حمید نے خبر دی کہا ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور کھجور بیچنے سے بھی منع فرمایا جب تک زہو نہ ہو لوگوں نے (انس رضی اللہ عنہ سے) کہا زہو کیا ہے؟ انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا۔

١٣٦٣- بَابُ إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ،ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

باب: اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی میوہ بیچ ڈالا پھر کوئی آفت آئی تو بائع کا نقصان ہوگا

٢٠٦٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ. فَقِيْلَ وَمَا تُزْهِي؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ؟)).

قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ((لَو أَنَّ رَجُلاً ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلَى رَبِّهِ. أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)).

٢٠٦٠- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کی بیع سے منع فرمایا اس کا زہو ہونے سے آگے لوگوں نے آپ سے پوچھا زہو کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سرخ ہو جانا اور فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ میوہ ہی نہ نکالے تو تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال کس چیز کے بدل کھائے گا؟ لیث نے کہا مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے نقل کیا انہوں نے کہا اگر کسی نے پختگی کھلنے سے آگے میوہ خرید لیا پھر کوئی آفت آئی تو اس کا جواب دہ بیچنے والا ہوگا ابن شہاب نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میوہ اس وقت تک نہ بیچو جب تک اس کی پختگی کھل نہ جائے اور درخت پر کی کھجور سوکھی کھجور کے بدل نہ بیچو۔

١٣٦٤- بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

باب: اناج ادھار خریدنا

٢٠٦١- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

٢٠٦١- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: ((ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ. ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ)).

میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض لے کر گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں پھر ہم سے حدیث بیان کی' اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی (ابو شحم) سے غلہ خریدا ادھار ایک وعدے پر اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی۔

۱۳۶۵- بَابُ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِنْهُ

باب: اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدل اچھی کھجور لینا چاہے

۲۰۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟ قَالَ: لاَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلاَثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لاَ تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا)).

۲۰۶۲- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو سعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار مقرر کیا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجور لے کر آیا- تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ! خدا کی قسم ہم اس کھجور کا ایک صاع دو صاع دوسری کھجور کے دے کر اور دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دے کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر بری ملواں کھجور کو پہلے روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیوں کے بدل یہ عمدہ کھجور مول لے۔

۱۳۶۶- بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً أَوْ بِإِجَارَةٍ

باب: اگر کوئی پیوند کی ہوئی کھجور یا کھیتی کھڑی ہوئی زمین بیچے یا ٹھیکے پر دے (تو میوہ اور اناج بائع کا ہوگا)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ : ((أَنَّ أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرَ فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا، وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ، سَمَّى لَهُ نَافِعٌ هَؤُلاَءِ الثَّلاَثَةَ)).

امام بخاری نے کہا مجھ سے ابراہیم بن منذر نے کہا مجھ کو ہشام بن سلیمان نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ نافع سے نقل کرتے تھے- جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے- جب کوئی کھجور کا پیوندی درخت بیچا جائے اور اس کے میوے کا (جو درخت پر لگا ہو) ذکر نہ آئے تو میوہ اسی کو ملے گا جس نے اس کا پیوند کیا تھا غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے نافع نے ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا-

۲۰۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ

۲۰۶۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

نے خبر دی انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند کیا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

۱۳۶۷- بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلاً

باب: کھیتی کا اناج جو ابھی درختوں پر ہو ماپ کی رو سے غلہ کے عوض بیچنا

۲۰۶۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلاً، أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ. وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ)).

۲۰۶۴- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا یعنی اپنے باغ کا میوہ اگر کھجور ہو ماپ کے حساب سے خشک کھجور کے بدل بیچنا یا انگور ہو تو منقے کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا یا اگر کھیت ہو تو غلہ کے عوض ماپ کی رو سے بیچنا ان سب باتوں سے آپ نے منع فرمایا۔

۱۳۶۸- بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ

باب: درخت کو جڑ سمیت بیچنا

۲۰۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرِىءٍ أَبَّرَ نَخْلاً ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ)).

۲۰۶۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایک کھجور کے درخت کو پیوند کیا پھر اس کو جڑ سمیت بیچ ڈالا تو جو پھل اس میں لگا ہو وہ بائع ہی کا ہوگا مگر جب خریدار اس کی شرط کرے۔

۱۳۶۹- بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

باب: بیع مخاضرہ کا بیان

۲۰۶۶- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ، عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ)).

۲۰۶۶- ہم سے اسحاق بن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عمر بن یونس نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے اسحاق بن ابی طلحہ انصاری نے بیان کیا' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مخاضرہ اور بیع ملامسہ اور منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

۲۰۶۷- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے وہ حمید سے' وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے وہ پھل جو درخت پر ہوں' بیچنے سے منع فرمایا جب تک

عَنْ بَيْعِ ثَمَرٍ بِالتَّمْرِ حَتّٰى يَزْهُوَ. فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ. أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ)).

ان کا زہو نہ ہو' حمید نے کہا ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا زہو کیا ہے؟ انہوں نے کہا سرخ یا زرد ہو جانا بھلا بتلاؤ تو اگر میوہ اللہ نے نہ ہونے دیا تو پھر اپنے بھائی کا مال تیرے لئے کیسے حلال ہوگا؟

۱۳۶۸- بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ

باب: کھجور کا گابھ جو سفید سفید اندر سے نکلتا ہے بیچنا اور کھانا

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا، فَقَالَ: ((مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ))، فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ، قَالَ: ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

۲۰۶۸- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا تھا- آپ کھجور کی چربی (گابھ) کھا رہے تھے' پھر فرمایا ایک درخت کی مثال مومن کی مثال ہے- میرے دل میں آیا کہہ دوں وہ کھجور کا درخت ہے- لیکن میں ان سب لوگوں میں کم سن تھا جو وہاں موجود تھے- پھر آپ ہی نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے-

۱۳۷۱- بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ وَالْمِكْيَالِ وَالْوَزْنِ

باب: خرید و فروخت اور جاڑے میں ہر ملک کے دستور کے موافق حکم دیا جائے گا اسی طرح ماپ اور تول اور دوسرے کاموں میں ان کی نیت اور رسم و رواج کے موافق

وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ وَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْغَزَّالِينَ: سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا. وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ: لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِهِنْدٍ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ)). وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾. وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِدَانَقَيْنِ، فَرَكِبَهُ، ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارَ الْحِمَارَ، فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ.

اور قاضی شریح نے سوت بیچنے والوں سے کہا جیسے تم لوگوں کا رواج ہے اسی کے موافق حکم دیا جائے گا اور عبدالوہاب نے ایوب سے روایت کی' انہوں نے محمد بن سیرین سے دس کا مال گیارہ پر بیچنے میں کوئی قباحت نہیں اور جو حرجہ پڑا ہے اس پر بھی یہی نفع لے اور آنحضرت ﷺ نے ہندہ (ابوسفیان کی جورو) سے فرمایا تو اپنا اور اپنے بچوں کا خرچ دستور کے موافق نکال لے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق (یتیم کے مال میں سے) کھائے اور امام حسن بصری نے عبداللہ بن مرداس سے ایک گدھا کرایہ پر لیا پوچھا کیا لے گا؟ اس نے کہا دو دانق خیر وہ اس پر سوار ہوئے' پھر دوسری بار آئے اور کہنے لگے گدھا لا گدھا اور اس سے کرایہ نہیں چکایا تین دانق اس کو بھیج دیئے-

۲۰۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۲۰۶۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ بن

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((حَجَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ)).

مالک سے انہوں نے کہا ابو طیبہ (دینار یا نافع یا میسر) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھنی لگائی- آپؐ نے ایک صاع کھجور اس کو دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے کہا اس کا محصول کچھ کم کرو-

۲۰۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: ((خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ)).

۲۰۷۰- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہندہ رضی اللہ عنہا نے جو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی ماں تھی' آنحضرت ﷺ سے عرض کیا ابو سفیان بڑا بخیل آدمی ہے- اگر میں اس کا کچھ روپیہ چپکے سے لے لیا کروں تو مجھ پر گناہ تو نہ ہوگا- آپؐ نے فرمایا تو اتنا دستور کے موافق لے سکتی ہے جو تجھ کو اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو-

۲۰۷۱- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ. ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ((سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ: إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ)).

۲۰۷۱- مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی کہا ہم کو ہشام نے (دوسری سند) اور مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا میں نے عثمان بن فرقد سے سنا کہا میں نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے تھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی تھیں' (سورہ نساء کی) یہ آیت جو مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ دستور کے موافق کھائے یتیم کے ولی کے باب میں اتری ہے اور جو اس کی خبر لیتا ہے اور اس کی جائیداد سنوارتا ہے اگر وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس میں سے کھائے-

۱۳۷۲- بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

باب: ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ بیچ سکتا ہے

۲۰۷۲- حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ)).

۲۰۷۲- مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہر مال میں جو تقسیم نہ ہوا ہو' شفعہ کا حق قائم رکھا جب (تقسیم ہو جائے) اور حدیں بندھ جائیں اور رستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ نہ رہے گا-

۱۳۷۳ - بَابُ بَيْعِ الأَرْضِ وَالدُّوْرِ وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

باب: زمین مکان اسباب کا حصہ گو تقسیم نہ ہوا ہو بیچنا درست ہے

۲۰۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ يُقْسَمُ. فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ)). حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهَذَا وَقَالَ: ((فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ)). تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: ((فِي كُلِّ مَالٍ)) وَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۲۰۷۳- ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے' انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حق ہر مال میں قائم رکھا جو تقسیم نہ ہوا ہو' پھر جب حدیں پڑ جائیں اور رستے جدا جدا ہو جائیں تو اب شفعہ نہ رہے گا' ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے' ہر چیز میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو ہشام بن یوسف نے بھی معمر سے روایت کیا عبدالرزاق بن ہمام نے اپنی روایت میں ہر مال کہا اور عبدالرحمن بن اسحاق نے بھی زہری سے ایسا ہی نقل کیا۔

۱۳۷۴ - بَابُ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ

باب: اگر کسی نے کسی کے واسطے کوئی چیز بے اس کے حکم کے خرید لی پھر اس نے پسند کر لی

۲۰۷۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَرَجَ ثَلاَثَةٌ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ. قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعَى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ، فَأَجِيءُ بِالْحِلاَبِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي. احْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ، فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ

۲۰۷۴- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا تین آدمی (رستے میں) جا رہے تھے پانی آن پہنچا- وہ پہاڑ کی ایک کھو (غار) میں گھس گئے اوپر سے ایک پتھر آن گرا اور (کھو بند ہو گیا) تب تو آپس میں کہنے لگے (اب کیا کرنا چاہئے) ایسا کرو اللہ سے اپنے اپنے عمدہ عمل بیان کر کے دعا کرو- ان میں سے ایک کہنے لگا یا اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے' میں بستی سے باہر جا کر بکریاں چرایا کرتا تھا جب گھر لوٹ کر آتا تو ان کا دودھ دوہتا اور پہلے اپنے ماں باپ کے پاس لاتا جب وہ پی چکتے تو اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں اور جورو کو پلاتا- ایک رات ایسا ہوا مجھ کو دیر ہو گئی میں جو گھر میں آیا دیکھا تو وہ دونوں سو رہے ہیں- میں نے ان کو جگانا برا سمجھا- ادھر بچے میرے پاؤں پاس بھوک کے مارے رو رہے تھے پھر صبح نکلنے تک میرا ان کا یہی معاملہ رہا یا اللہ! تو اگر جانتا ہے کہ

يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ. اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ. وَقَالَ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ لاَ تَنَالُ ذَلِكَ مِنْهَا حَتَّى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً. قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ. وَقَالَ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ مِنْ ذُرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ ، فَعَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتَّى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي ، فَقُلْتُ: انْطَلِقْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ. فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، وَلَكِنَّهَا لَكَ. اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا. فَكُشِفَ عَنْهُمْ)).

میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لئے کیا تو کسی قدر اس پتھر کو کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں- پھر وہ پتھر ذرا سا کھل گیا- اب دوسرا کہنے لگا- یا اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کسی مرد کو کسی عورت سے بے انتہا محبت ہوتی ہے- وہ کہنے لگی تو اپنا مطلب مجھ سے نہیں حاصل کر سکتا جب تک مجھ کو سو اشرفیاں نہ دے- میں نے کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کیں' جب (اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے میں نے) اس کی دونوں ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی اللہ سے ڈر اور اس مہر کو ناجائز طور سے مت توڑ- میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اس کو چھوڑ دیا یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا ہے تو ایک ذرا سا یہ پتھر اور سرکا دے- تو دو تہائی اس پتھر کی سرک گئی پھر تیسرا کہنے لگا- یا اللہ! تو جانتا ہے میں نے تین صاع جوار پر ایک مزدور لگایا تھا- وہ میں اس کو دینے لگا- اس نے نہ لیا میں نے تین صاع کو بو دیا اور اس کی آمدنی میں سے گائے بیل چرواہے سب خرید کئے - پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا' کہنے لگا او خدا کے بندے! میری مزدوری دے ڈال- میں نے کہا وہ گائے بیل چرواہے سب لے لے وہ تیرا ہی مال ہیں- اس نے کہا مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے (یہ سارا مال کیسے میری مزدوری ہو سکتا ہے) میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا- وہ سب تیرے ہی ہیں' یا اللہ! اگر تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے- وہ ہٹ گیا-

۱۳۷۵- بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ

باب: مشرکین اور حربی کافروں سے خرید و فروخت کرنا

۲۰۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً - أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً))- قَالَ: لاَ،

۲۰۷۵- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے- اتنے میں ایک مشرک آیا پریشان سر' لمبا قد' بکریاں ہانک رہا تھا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یہ بکریاں بیچنا چاہتا ہے یا ہم کو یوں ہی دینا اس نے کہا نہیں بیچنا

بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً)).

چاہتا ہوں- پھر آپ نے اس سے ایک بکری خریدی-

١٣٧٦- بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وَعِتْقِهِ

باب: حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَلْمَانَ: كَاتِبْ، وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ. وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَصُهَيْبٌ وَبِلَالٌ. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَاللهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ، فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ، أَفَبِنِعْمَةِ اللهِ يَجْحَدُونَ﴾.

اس کا ہبہ کرنا' آزاد کرنا اور آنحضرت ﷺ نے سلمان (فارسی) سے فرمایا تو اپنے مالک سے کتابت کر لے حالانکہ سلمان رضی اللہ عنہ (اصل میں) آزاد تھے- لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا (غلام بنایا) ان کو بیچا اور عمار بن یاسر اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم یہ سب قید کئے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اللہ ہی نے تم میں ایک کی روزی دوسرے سے زیادہ رکھی ہے جن کی روزی زیادہ ہے وہ اس کو اپنی لونڈی غلاموں کو دے کر اپنے برابر نہیں کر دیتے- کیا یہ لوگ اللہ کا احسان نہیں مانتے-

٢٠٧٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمَمْلُوكِ - أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللهِ إِنْ عَلَى الأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ. فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ. فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ - قَالَ الأَعْرَجُ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَتِ: اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ

۲۰۷۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیمؑ حضرت سارہ کو لے کر نمرود کے ملک سے ہجرت کر گئے- پھر ایک بستی میں پہنچے وہاں ایک بادشاہ تھا یا ایک ظالم بادشاہ کسی نے اس کو خبر دی کہ ابراہیمؑ ایک نہایت خوبصورت عورت اپنے ساتھ لے کر آئے ہیں- بادشاہ نے ان سے پوچھوا بھیجا- ابراہیم یہ عورت تمہاری کون ہے؟ (اس کو میرے پاس بھیج دو) انہوں نے کہا میری بہن ہے پھر حضرت ابراہیم لوٹ کر سارہ کے پاس گئے اور ان سے کہا تم مجھ کو جھوٹا مت کرنا میں نے یوں کہہ دیا ہے تم میری بہن ہو قسم خدا کی! اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا کوئی مومن نہیں ہے- پھر بادشاہ کے پاس سارہ کو بھیج دیا- بادشاہ ان کے پاس گیا وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں' انہوں نے یہ دعا کی یا اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو خاوند کے سوا اور سب سے بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا یہ دعا کرنا ہی تھا کہ وہ کافر (زمین پر گر کر) خراٹے لینے لگا- پاؤں مارنے لگا اعرج راوی نے کہا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ! اگر کہیں یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے میں نے مار ڈالا پھر وہ

يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ. فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ تُصَلِّي وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلاَّ عَلَى زَوْجِي فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ، فَغَطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ - فَقَالَتْ اللَّهُمَّ إِنْ يَمُتْ فَيُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ. فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلاَّ شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، وَأَعْطُوهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً)).

اچھا ہو گیا اور سارہ کی طرف اٹھا وہ وضو کر کے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں- اور یوں دعا کی یا اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور خاوند کے سوا سب سے میں نے اپنی شرمگاہ کو بچایا ہے تو اس کافر کا زور مجھ پر مت چلا- یہ دعا کرتے ہی وہ کافر خراٹے مارنے لگا اور پاؤں زمین پر ہلانے لگا- عبدالرحمان نے کہا ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا سارہ کہنے لگیں یا اللہ! اگر کہیں یہ کافر مر گیا تو لوگ کہیں گے میں نے مار ڈالا- وہ اچھا ہو گیا- خیر دوسری بار یا تیسری بار وہ لوگوں سے کہنے لگا خدا کی قسم! تم یہ عورت کیا لائے ہو شیطان ہے- اس کو ابراہیم ہی پاس لے جاؤ- اور ہاجرہ ایک لونڈی میری طرف سے اس کو دو- پھر وہ ابراہیمؑ کے پاس لوٹ آئیں اور کہنے لگیں تم نے دیکھا اللہ نے کافر کو ذلیل بھی کیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی-

۲۰۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: ((اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلاَمٍ، فَقَالَ سَعْدٌ : هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ. فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ)).

۲۰۷۷- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ دونوں نے ایک لڑکے میں جھگڑا کیا سعد کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے- اس نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی یہ اس کا بیٹا ہے آپؐ اس کی صورت دیکھئے! عتبہ سے کیسی ملتی ہے- عبد بن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ! میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے- آنحضرت ﷺ نے اس لڑکے کو دیکھا تو صاف عتبہ کے مشابہ معلوم ہوا- پھر آپؐ نے فرمایا یہ تجھ کو ملے گا اے عبد! لڑکا اسی کو ملتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہیں- اور سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا جو زمعہ کی بیٹی تھیں، تم اس سے پردہ کیا کرو- سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا-

۲۰۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ

۲۰۷۸- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب سے کہا اللہ سے ڈر! اور اپنے باپ کے سوا دوسرے

تَدَّعِ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ. فَقَالَ صُهَيْبٌ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَإِنِّي قُلْتُ ذَلِكَ، وَلَكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ)).

کا بیٹا نہ بن صہیب نے کہا اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت ملے تب بھی میں اس کو پسند نہ کروں (کہ اپنے کو کسی کا بیٹا کہوں) مگر میں کیا کروں (بچپن میں رومی لوگ) مجھ کو قید کر لے گئے تھے۔

۲۰۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: ((يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ - أَوْ أَتَحَنَّث - بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِيْ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ)).

۲۰۷۹- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا یارسول اللہ! فرمایئے جاہلیت کے زمانہ میں جو میں نے نیک کام کئے ہیں عزیزوں سے سلوک کرنا آزاد کرنا صدقہ دینا کا ثواب کچھ مجھ کو ملے گا؟ حکیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں (اسلام لانے سے یہ نیکیاں برباد نہ ہوں گی) بلکہ جو نیکیاں تو کر چکا ہے ان کو قائم رکھ کر اسلام لایا ہے۔

۱۳۷۷- بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

باب: مردار کی کھال کا دباغت سے پہلے کیا حکم ہے (اس کا بیچنا جائز ہے یا نہیں)

۲۰۸۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ: هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟ قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ : إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا)).

۲۰۸۰- ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے' انہوں نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری پر سے گزرے' فرمایا لوگو! تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا انہوں نے عرض کیا وہ مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا مردار کا فقط کھانا حرام ہے۔

۱۳۷۸- بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

باب: سور کا مار ڈالنا

وَقَالَ جَابِرٌ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ

اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کے بیچنے کو حرام کیا۔

۲۰۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۸۱- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ)).

نے ابن شہاب سے' انہوں نے سعید بن مسیب سے' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس (خدائے پاک) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- قریب ہے تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے وہ انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے- سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے- اور مال کی ایسی ریل پیل ہو گی کوئی نہ لے گا-

۱۳۷۹-بَابُ لاَيُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ

باب: مردار کی چربی گلانا اور اس کا بیچنا جائز نہیں

وَلاَ يُبَاعُ وَدَكُهُ رَوَاهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اس کو جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے-

۲۰۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلاَنًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ فُلاَنًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا)).

۲۰۸۲- ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو طاؤس نے خبر دی' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ فلاں شخص (سمرہ یا سفیان بن جندب) نے شراب بیچی انہوں نے کہا اللہ اس کو تباہ کرے- کیا وہ نہیں جانتا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے ان پر چربی حرام ہوئی تو اس کو گلا کر بیچ ڈالا-

۲۰۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((قَاتَلَ اللهُ يَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا)).

۲۰۸۳- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو یونس نے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے کہا میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے- ان پر چربی حرام ہوئی انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھائی-

۱۳۸۰- بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيْرِ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا رُوْحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب: ان چیزوں کی مورتیں بیچنا جن میں جان نہیں ہوتی اور کون سی موت حرام ہے؟

۲۰۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدُ الوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: ((كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيْشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا أَبَدًا)). فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ. فَقَالَ: ((وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ: كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ.

۲۰۸۴- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم کو عوف بن ابی حمید نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے انہوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا- اتنے میں ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں) آیا کہنے لگا- ابوالعباس رضی اللہ عنہ (یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کھاتا ہوں میں مورتیں بنایا کرتا ہوں- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں تجھ سے وہی بیان کروں گا- جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی مورت بنائے (یعنی جاندار کی) تو اللہ (قیامت کے دن) اس کو یہ عذاب کرے گا کہ ان میں جان ڈالنے کے لئے فرمائے گا- وہ جان تو کبھی نہ ڈال سکے گا یہ سن کر اس کا دم رک گیا اور منہ زرد ہو گیا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کم بخت اگر تو مورت ہی بناتا ہے تو درخت وغیرہ کی بنا جو چیزیں جاندار نہیں ہیں امام بخاری نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے بس یہی ایک حدیث سنی-

۱۳۸۱- بَابُ تَحْرِيْمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

باب: شراب کی سوداگری کرنا حرام ہے

وَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ.

اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے شراب کا بیچنا حرام فرما دیا ہے-

۲۰۸۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتٌ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ)).

۲۰۸۵- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالضحیٰ سے' انہوں نے مسروق سے' وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے' جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں اتریں (جن میں سود کا ذکر ہے) تو آنحضرت اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور فرمایا کہ شراب کی سوداگری کرنا بھی حرام ہوئی-

۱۳۸۲- بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

باب: آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے؟

۲۰۸۶- حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: ((قَالَ اللهُ : ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ)).

۲۰۸۶- مجھ سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سلیم نے' انہوں نے اسماعیل بن امیہ سے' انہوں نے سعید بن ابی سعید سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن میں تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا ایک تو اس کا جو میرا نام لے کر عہد کر کے پھر عہد توڑے' دوسرے وہ شخص جو آزاد کو بیچے اور اس کی قیمت کھائے- تیسرے وہ شخص جو کسی سے پوری مزدوری لے پھر اس کی مزدوری نہ دے-

۱۳۸۳- بَابُ بَيْعِ الْعَبِيدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

باب: غلام کا غلام کے بدل اور جانور کا جانور کے بدل ادھار بیچنا

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ.

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اونٹنی خریدی چار اونٹوں کے بدل جو بائع کی ضمان میں تھی' وہ اس کو ربذہ میں حوالے کرے گا اور

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَعِيرَيْنِ. وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا وَقَالَ: آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللهُ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ: الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لَا بَأْسَ بَعِيرٍ بِبَعِيرَيْنِ وَدِرْهَمٍ بِدِرْهَمٍ نَسِيئَةً.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے اور رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل خریدا ایک اونٹ تو اسی وقت (نقد) دیا اور دوسرا اونٹ دینے کا کل کا وعدہ کیا اور کہا اس میں دیر نہ ہوگی انشاء اللہ' اور سعید بن مسیب نے کہا جانور میں بیاج نہیں' ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ایک بکری دو بکری کے بدل ادھار خرید سکتا ہے- اور محمد بن سیرین نے کہا ایک اونٹ دو اونٹوں کے بدل ادھار بیچنے میں کوئی قباحت نہیں-

۲۰۸۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۲۰۸۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا قیدیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں' پہلے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں پھر (دوسری لونڈی کے بدل) آنحضرت ﷺ کو مل گئیں-

۱۳۸۴- بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

باب: لونڈی غلام بیچنا

۲۰۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ

۲۰۸۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن محیریز نے خبر دی

مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ: ((بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُصِيْبُ سَبْيًا فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: ((أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ)).

ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایسا ہوا ایک بار وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے- ایک شخص (مجدی بن عمرو ضمری) نے کہا یا رسول اللہ! ہم لڑائی میں قیدی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں' اور ان کا بیچنا منظور ہوتا ہے- تو آپؐ عزل کے بارے میں کیا فرماتے ہیں- آپؐ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو' اگر ایسا نہ کرو تب بھی کوئی قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا (دنیا میں) پیدا ہونا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہو گی-

۱۳۸۵- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کا بیچنا کیسا ہے؟

۲۰۸۹- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمُدَبَّرَ))

۲۰۸۹- ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدبر کو بیچ ڈالا-

۲۰۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((بَاعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ)).

۲۰۹۰- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مدبر کو بیچ ڈالا-

۲۰۹۱- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصِنْ، قَالَ: ((اجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ)).

۲۰۹۱- مجھ سے زہیر بن حرب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یعقوب نے کہا ہم سے والد (ابراہیم بن سعد) نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ابن شہاب نے بیان کیا ان کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی- ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا- آپؐ سے پوچھا گیا کیا لونڈی زنا کرائے اور اس کا نکاح نہ ہوا ہو- فرمایا اس کو کوڑے مارو' پھر اگر زنا کرے پھر مارو- پھر بیچ ڈالو- تیسری بار یہ فرمایا-

۲۰۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

۲۰۹۲- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی' انہوں نے سعد بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو حد لگائے اور (اس کے بعد) ملامت نہ کرے- پھر اگر وہ زنا کرائے تو اس کو حد لگائے اور (اس کے

وَلاَ يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلاَ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)).

بعد) ملامت نہ کرے- پھر اگر تیسری بار زنا کرائے اور زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک بالوں کی رسی ہی کے بدل-

١٣٨٦- بَابُ هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا؟

باب: اگر کوئی لونڈی خریدے تو استبراء سے پہلے اس کو سفر میں لے جا سکتا ہے یا نہیں

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عُتِقَتْ فَلْيَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ؛ وَلاَ تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ. وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾.

اور حسن بصری نے کہا اس سے بوسہ اور مباشرت کرنا کچھ برا نہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب کوئی ایسی لونڈی ہبہ کی جائے جس سے صحبت کی جاتی تھی یا بیچی جائے یا آزاد ہو تو ایک حیض تک استبراء کرنا چاہئے اور کنواری کے لئے استبراء کی ضرورت نہیں اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر کسی کی لونڈی حاملہ ہو تو اس کی شرم گاہ کو چھوڑ کر دوسرے اعضاء سے مزہ اٹھا سکتا ہے- اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مومنون میں) فرمایا مگر اپنی بیبیوں یا لونڈیوں سے-

٢٠٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ - وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا- فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا، حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا، ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ))، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ عَلَى صَفِيَّةَ. ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ، فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ)).

٢٠٩٣- ہم سے عبدالغفار بن داؤد نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ خیبر پر تشریف لائے جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح کرا دیا تو آپؐ سے حضرت صفیہ بن حیی بن اخطب کی خوبصورتی بیان کی گئی ان کا خاوند لڑائی میں مارا گیا تھا اور وہ نئی دولہن تھیں- آنحضرت نے ان کو اپنے لئے چن لیا پھر آپؐ ان کو لے کر خیبر سے نکلے (وہ حیض سے تھیں) جب ہم لوگ سدالروحا میں پہنچے تو وہ حیض سے پاک ہوئیں' آپؐ نے ان سے صحبت کی- پھر ایک چھوٹے سے دسترخوان پر حیس تیار کر کے رکھا اور (انس رضی اللہ عنہ سے) فرمایا جو لوگ آس پاس ہیں ان کو بلا لے' یہی کھانا آنحضرت ﷺ نے صفیہ کے ولیمہ میں کھلایا پھر ہم مدینہ کو روانہ ہوئے- انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے (رستے میں) دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ کے لئے اپنے پیچھے اونٹ پر کمل سے گول گدہ بنا دیتے پھر آپؐ اونٹ کے پاس بیٹھے اور اپنا گھٹنا نیچے رکھتے' صفیہ رضی اللہ عنہا اپنا پاؤں آپؐ کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں-

١٣٨٧- بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالأَصْنَامِ

باب: مردار اور بتوں کا بیچنا

٢٠٩٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

٢٠٩٤- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے

يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: ((إِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: لَا، هُوَ حَرَامٌ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: ((قَاتَلَ اللهُ الْيَهُوْدَ، إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ)).

قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے' انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا- آپ مکہ ہی میں فرماتے تھے' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کا بیچنا حرام کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مردار کی چربی تو کشتیوں پر ملتے ہیں- کھالوں پر لگاتے ہیں لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں- آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے- پھر آپؐ نے اسی وقت فرمایا اللہ یہودیوں کو تباہ کرے جب اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو اس کو گلا کر بیچنے لگے اس کی قیمت چکھی ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے کہا ہم سے عبدالحمید نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے عطاء بن ابی رباح نے مجھ کو لکھا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث-

۱۳۸۸- بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب: کتے کی قیمت

۲۰۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ)).

۲۰۹۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وسلم نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے بیان کیا' انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا' انہوں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور لونڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا-

۲۰۹۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: ((رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى حَجَّامًا، فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْأَمَةِ. وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ)).

۲۰۹۶- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عون بن ابی جحیفہ نے خبر دی انہوں نے کہا میرے باپ نے ایک پچھنی لگانے والا غلام خریدا (اس کے ہتھیار توڑوا ڈالے) میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے کی اجرت اور کتے کی قیمت اور لونڈی کی کمائی (زنا یا حرام کی) سے منع فرمایا اور آپؐ نے گدنا گودنے والی اور گدانے والی اور سود کھانے والے اور کھلانے والے اور مورت بنانے والے سب پر لعنت کی-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ السَّلَمِ

کتاب بیع سلم کے بیان میں

١٣٨٩- بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ

باب: ماپ مقرر کر کے سلم کرنا

٢٠٩٧- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ - أَوْ قَالَ عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، شَكَّ إِسْمَاعِيلُ - فَقَالَ: ((مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)).

٢٠٩٧- ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں اسماعیل بن علیہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے' انہوں نے ابوالمنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ میوے میں ایک سال دو سال یا دو سال تین سال کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے- یہ شک اسماعیل کو ہوئی آپؐ نے فرمایا جو کوئی تم میں سے کھجور میں (یا میوے میں) سلم کرے وہ ماپ اور تول ٹھہرا کر-

٢٠٩٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا . . ((فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)).

٢٠٩٨- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے خبر دی' انہوں نے ابن ابی نجیح سے یہی حدیث اس میں بھی یہی ہے معین ماپ اور تول سے-

١٣٩٠- بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ

باب: تول ٹھہرا کر سلم کرنا

٢٠٩٩- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

٢٠٩٩- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو ابن ابی نجیح نے خبر دی' انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے' انہوں نے ابوالمنہال سے' انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ کھجوریں دو برس کی میعاد پر سلم کیا کرتے تھے- آپؐ نے فرمایا جب کسی چیز میں کوئی سلم کرے تو معین ماپ اور معین تول اور معین میعاد ٹھہرا کر-

٢١٠٠- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ: ((فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

٢١٠٠- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے ابن ابی نجیح نے' انہوں نے یہی حدیث اس میں یوں ہے معین ماپ معین میعاد ٹھہرا کر-

٢١٠١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

٢١٠١- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ

ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ.. وَقَالَ: ((فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے' انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے' انہوں نے ابوالمنہال سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ (مدینہ میں) تشریف لائے پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے معین ماپ اور معین مدت ٹھہرا کر-

۲۱۰۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ ح. وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ.

قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: ((اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ، فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ)) وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۲۱۰۲- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابن ابی مجالد سے (دوسری سند) اور ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو محمد بن ابی مجالد یا عبداللہ بن ابی مجالد رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا عبداللہ بن شداد بن ہاد اور ابو بردہ عامر بن ابی موسیٰ نے سلم میں اختلاف کیا تو مجھ کو عبداللہ بن ابی اوفی صحابی پاس پوچھنے کو بھیجا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گیہوں اور جوار منقے اور کھجوریں سلم کیا کرتے تھے- اور میں نے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابی سے پوچھا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا-

۱۳۹۱- بَابُ السَّلَمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

باب: ایسے شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں ہے

۲۱۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: ((بَعَثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَأَبُو بُرْدَةَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالاَ: سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. قُلْتُ: إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ. ثُمَّ بَعَثَانِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: كَانَ

۲۱۰۳- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابواسحاق شیبانی نے کہا ہم سے محمد بن ابی المجالد نے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ پاس بھیجا یہ پوچھنے کو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے زمانہ میں گیہوں میں سلم کیا کرتے تھے؟ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں! ہم شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جو اور زیتون میں سلم کیا کرتے تھے- ایک معین ماپ اور معین میعاد ٹھہرا کر- میں نے کہا ان لوگوں سے جن کے پاس یہ اصل مال ہوتے' انہوں نے کہا ہم یہ کچھ نہیں پوچھتے تھے- پھر ان دونوں نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابزیٰ صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا- میں نے ان سے بھی پوچھا انہوں نے کہا صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سلم کیا کرتے تھے- اور ہم

أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، يُسْلِفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لاَ)).

ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں۔

٢١٠٤- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهَذَا وَقَالَ: ((فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ)). وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ: ((وَالزَّيْتِ)). حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ: ((فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ)).

۲۱۰۴- ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے' انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے یہی حدیث اس میں یوں ہے کہ ہم گیہوں اور جو میں سلم کرتے تھے' اور عبداللہ بن ولید نے سفیان سے یوں نقل کیا ہم سے شیبانی نے بیان کیا پھر یہی حدیث ذکر کی اس میں زیتون کا لفظ زیادہ ہے۔ اور قتیبہ کی روایت میں جریر سے انہوں نے شیبانی سے زیتون کے بدل منقیٰ مذکور ہے۔

٢١٠٥- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ: ((سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ: حَتَّى يُحْرَزَ)). وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) مِثْلَهُ.

۲۱۰۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو عمرو نے خبر دی کہا میں نے ابوالبختری طائی سے سنا کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے درخت پر کی کھجور بیچنا منع فرمایا۔ جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے ایک شخص بولا وزن سے کیا مراد ہے؟ جو شخص ان کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے کہا یعنی اندازہ کرنے کے لائق نہ ہو جائے اور معاذ بن معاذ نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عمرو سے کہ ابوالبختری نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آنحضرت ﷺ نے منع کیا پھر یہی حدیث بیان کی۔

١٣٩٢- بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

باب: درخت پر جو کھجور لگی ہو' اس میں سلم کرنا

٢١٠٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: ((سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ. وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ)).

۲۱۰۶- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سعید بن فیروز سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجور جو درخت پر لگی ہو اس میں سلم کرنے کو پوچھا' انہوں نے کہا کھجور جب تک پکنے کو نہ آئے اس وقت تک اس کا بیچنا منع ہے۔ اسی طرح چاندی کا سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنا اور میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت نے درخت پر کی کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب وہ کھانے اور وزن کے لائق نہ ہو جائے۔

۲۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: ((سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ. وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُوزَنَ. قُلْتُ: وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: يُحْرَزُ)).

۲۱۰۷- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر بن محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا درخت پر کی کھجور میں سلم کرنے کو انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے میوہ بیچنے سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک اس کی پختگی شروع نہ ہو جائے- چاندی کو سونے کے بدل ایک طرف نقد اور ایک طرف ادھار بیچنے سے بھی منع فرمایا اور میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے کھجور جو درخت پر ہو اس کا بیچنا منع کیا جب تک وہ کھانے کے لائق ہو جائے اور وزن کے قابل- میں نے کہا وزن سے کیا مراد ہے؟ ایک شخص ان کے پاس بیٹھا تھا- اس نے کہا یعنی اس کا اندازہ ہو سکے- (پختگی آجائے)

۱۳۹۳- بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

باب: سلم یا قرض میں ضمانت دینا

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ)).

۲۱۰۸- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے یعلی بن عبیداللہ نے کہا ہم سے اعمش نے' انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی-

۱۳۹۴- بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

باب: سلم یا قرض میں گروی رکھنا

۲۱۰۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: ((تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ: ((حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ، وَارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ)).

۲۱۰۹- مجھ سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے معین وعدے پر غلہ خریدا اور اپنی لوہے کی زرہ (یہودی کو اعتبار آنے کے لئے) اس کے پاس گرو کر دی-

۱۳۹۵- بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ

باب: سلم میں میعاد معین ہونا چاہئے

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ وَالأَسْوَدُ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لاَ بَأْسَ فِي

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور اسود اور حسن بصری کا یہی قول ہے- اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا

الطَّعَامِ الْمَوصُوفِ بِسِعْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا لَمْ يَكُ ذَلِكَ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلاَحُهُ.

اگر غلہ کا نرخ اور اس کی صفت بیان کر دی جائے تو میعاد معین کر کے اس میں سلم کرنے میں قباحت نہیں- اگر یہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جو ابھی پکا نہ ہو-

۲۱۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثَ. فَقَالَ: ((أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)). وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَقَالَ: ((فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)).

۲۱۱۰- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی نجیح سے' انہوں نے عبداللہ بن کثیر سے انہوں نے ابوالمنہال سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت لوگ میووں میں دو سال تین سال کی سلم کیا کرتے آپ نے انہیں ہدایت کی کہ پھلوں میں بیع سلم مقررہ پیمانے تول مقررہ مدت کے لیے کیا کرو- اور عبداللہ بن ولید نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابن ابی نجیح نے بیان کیا اس میں یوں ہے معین ماپ اور معین وزن سے-

۲۱۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ: ((أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالاَ: كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّامِ، فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى. قَالَ: قُلْتُ: أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ، أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالاَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ)).

۲۱۱۱- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو سفیان ثوری نے' انہوں نے سلیمان شیبانی سے انہوں نے محمد بن ابی مجالد سے انہوں نے کہا ابو بردہ نے (جو کوفہ کے قاضی تھے) اور عبداللہ بن شداد نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ پاس بھیجا- میں نے ان دونوں سے سلم کو پوچھا- انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹ کا پیسہ کماتے پھر شام کے نصاریٰ ہمارے پاس آتے ہم ان سے گیہوں اور منقے میں سلم کیا کرتے- ایک معین میعاد پر- میں نے پوچھا ان کے پاس کھیتی ہوتی یا نہیں؟ انہوں نے کہا ہم ان باتوں کو ان سے کچھ نہ پوچھتے-

۱۳۹۶- بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

باب: سلم میں یہ میعاد لگانا کہ جب اونٹنی بچہ جنے

۲۱۱۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۲۱۱۲- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم کو جویریہ بن اسماء نے خبر دی- وہ نافع سے' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں لوگ اونٹ کو اس وعدے پر خریدتے جب تک پیٹ والی کا بچہ بڑا ہو کر وہ جنے- آنحضرت صلی اللہ

وَسَلَّمَ عَنْ)). فَسَّرَهُ نَافِعٌ: إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا.

علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا نافع نے کہا یعنی اونٹنی اپنا بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الشفعة

شفعہ کا بیان

۱۳۹۷ - بَابُ الشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ

باب: شفعہ اسی جائداد میں ہونا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو جب حد بندی ہو جائے تو پھر شفعہ نہ ہوگا

۲۱۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرِفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ)).

۲۱۱۳- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے معمر نے بیان کیا' انہوں نے زہری سے' انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حکم دیا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور ہر ایک رستہ الگ الگ ہو جائے پھر شفعہ نہ رہے۔

۱۳۹۸ - بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

باب: شفیع پر شفعہ پیش کرنا بیع سے پہلے

وَقَالَ الْحَكَمُ: إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُغَيِّرُهَا فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ.

اور حکم بن عتیبہ نے کہا اگر شفیع نے بیع کی اجازت دے دی بیع سے پہلے تو پھر اس کو شفعہ کا حق نہ رہے گا اور شعبی نے کہا اگر جائیداد بیچی گئی اور شفیع وہاں موجود ہے لیکن اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تو شفعہ کا حق جاتا رہا۔

۲۱۱۴- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ: ((وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ، إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا سَعْدُ ابْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ. فَقَالَ سَعْدٌ وَاللّٰهِ مَا

۲۱۱۴- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی کہا مجھ کو ابراہیم بن میسرہ نے' وہ عمرو بن شرید سے' انہوں نے کہا میں سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس کھڑا تھا۔ اتنے میں مسور بن مخرمہؓ آئے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ایک مونڈھے پر رکھا اتنے میں ابو رافعؓ آئے جو آنحضرت ﷺ کے غلام تھے انہوں نے کہا اے سعد! تم میرے دونوں گھر جو تمہارے محل میں ہیں۔ خرید لو۔ سعد نے کہا خدا کی قسم میں تو نہیں خریدتا' مسور نے کہا خدا کی قسم تم کو خریدنا ہوگا

أَبْتَاعُهُمَا. قَالَ الْمِسْوَرُ وَا للهِ لَتُبْتَاعُهَا. فَقَالَ سَعْدٌ: وَا للهِ لاَ أَزِيْدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ مُنَجَّمَةً أَوْ مُقَطَّعَةٍ. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيْتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَلَوْ لاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطِيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ وَأَنَا أُعْطِي بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ)).

تب سعد نے کہا اچھا میں چار ہزار درہم دیتا ہوں- بس وہ بھی کئی قسطوں میں ابو رافع نے کہا مجھ کو تو ان گھروں کے پانسو دینار ملتے ہیں (جس کے پانچ ہزار درہم ہوئے) اور اگر میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا- آپ فرماتے تھے ہمسایہ اپنے نزدیکی کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے- تو میں تم کو چار ہزار درہم کے بدل یہ گھر کبھی نہ دیتا- خصوصاً جب کہ مجھ کو ان کے پانچ سو دینار ملتے تھے- آخر ابو رافعؓ نے وہ گھر سعدؓ کو دے دیئے-

۱۳۹۹- بَابُ أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ

باب: کون ہمسایہ زیادہ حق دار ہے

۲۱۱۵- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح. وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)).

۲۱۱۵- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے (دوسری سند) اور مجھ سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے شبابہ نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو عمران نے کہا میں نے طلحہ بن عبداللہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے پہلے میں کس کو حصہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو-

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّامِنُ وَ يَتْلُوْهُ الْجُزْءُ التَّاسِعُ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

آٹھواں پارہ ختم ہوا- اب ان شاء اللہ نواں پارہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نواں پارہ

١٤٠٠ - بَابُ فِي الإِجَارَاتِ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، وَقَولِ اللهِ تعَالَى:

باب: اجاروں کے بیان میں اچھے نیک شخص کو مزدوری پر رکھنا اور اللہ نے (سورۂ ق ﷺ میں) فرمایا

﴿إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ والخازِنُ الأمينُ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَعمِلْ مَنْ أَرَادَهُ.

اچھا مزدور جو تو رکھے وہ ہے جو زور دار' امانت دار ہو اور امانت دار خزانچی کا ثواب' اور اس کا بیان کہ جو شخص حکومت کی درخواست کرے اس کو حکومت نہ دی جائے۔

٢١١٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْخَازِنُ الأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبَةً نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ)).

٢١١٦- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو بردہ (یزید بن عبداللہ) سے کہا' مجھ کو میرے دادا ابو بردہ (عامر) نے خبر دی' وہ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا امانت دار خزانچی (داروغہ رد کڑیا) جو اپنے مالک کی دلائی ہوئی رقم (پوری پوری) خوشی سے ادا کر دے - اسکو بھی خیرات کا ثواب ملے گا۔

٢١١٧- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثنا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعِيَ رَجُلاَنِ مِنَ الأَشْعَرِيِّينَ، قَالَ: فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. فَقَالَ: لَنْ - أَوْ لاَ - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا من

٢١١٧- ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے' انہوں نے قرہ بن خالد سے' کہا مجھ سے حمید بن ہلال نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا' میں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ اشعری قبیلے کے دو مرد بھی تھے (انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی خدمت کی درخواست کی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ خدمت چاہتے ہیں - آپؐ نے فرمایا' ہم جو کوئی خدمت مانگے' اس

أَرَادَهُ)).

١٤٠١ - بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

٢١١٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلاَّ رَعَى الْغَنَمَ)). فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لأَهْلِ مَكَّةَ)).

کو ہر گز خدمت نہیں دیتے۔

باب: کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانا

۲۱۱۸۔ ہم سے احمد بن محمد مکی نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے' انہوں نے اپنے دادا سعید بن عمرو سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا اللہ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا' جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں' صحابہؓ نے عرض کیا اور آپؐ نے بھی چرائیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! میں بھی چند قیراط تنخواہ پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔

١٤٠٢ - بَابُ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ خَيْبَرَ

باب: اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو ضرورت کے وقت مشرک سے خدمت لینا اور آنحضرت ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو کھیتی باڑی کے کام پر رکھا (ان سے بٹائی کا معاملہ کیا)

٢١١٩ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلاً مِنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا - الْخِرِّيتُ: الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ يَمِينَ حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلاَثٍ فَارْتَحَلاَ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ أَسْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ ((طَرِيقُ السَّاحِلِ)).

۲۱۱۹۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے' انہوں نے عروہ بن زبیرؓ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (ہجرت کا قصہ نقل کیا) اور کہا آنحضرت ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رستہ بتلانے کے لئے بنی دیل کے ایک مرد کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا' وہ رستہ بتلانے میں خوب ہوشیار تھا اور اس نے اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ میں) ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان سے عہد کیا تھا۔ اس کا دین وہی تھا جو قریش کے کافروں کا تھا۔ خیر دونوں نے اس کا بھروسہ کیا تھا۔ اور اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں۔۔ اس سے یہ ٹھہرا کر کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آ جائے۔ وہ تیسری رات کی صبح (جیسا ٹھہرا تھا) اونٹنیاں لے کر آیا۔ دونوں روانہ ہوئے' اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کا غلام) بھی تھا۔ اور رستہ بتلانے والا دیل قبیلے کا وہ ان کو سمندر کے کنارے کنارے لے گیا۔

١٤٠٣ - بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ

باب: کوئی شخص کسی مزدور کو اس غرض سے رکھے کہ تین دن

- أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ - جَازَ وَهُمَا عَلَى

یا ایک مہینے یا ایک سال کے بعد یہ کام کرے تو درست ہے اور جب وہ

شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الأَجَلُ

۲۱۲۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ((وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلاً مِنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلاَثٍ)).

وقت آئے جو ٹھہرا تھا تو دونوں اپنے شرط پر قائم رہیں گے۔

۲۱۲۰- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے' کہ ابن شہاب نے کہا' مجھ کو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں' یہ بیان کیا (ہجرت کا قصہ ذکر کیا اور کہا کہ) آنحضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بنی دیل کے ایک شخص کو ہوشیار رستہ بتانے والا مقرر کیا مزدوری پر' وہ قریش کافروں کا دین رکھتا تھا' دونوں نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور کہہ دیا تین راتوں کے بعد یعنی تیسری رات کی صبح کو یہ اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آ جانا۔

۱۴۰۴- بَابُ الأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ

باب: جہاد میں مزدور لے جانا

۲۱۲۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ: ((أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا؟)) قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ ((كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ)). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هَذِهِ الصِّفَةِ: ((أَنَّ رَجُلاً عَضَّ رَجُلٍ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)).

۲۱۲۱- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا' ہم کو ابن جریج نے خبر دی' کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے' انہوں نے صفوان بن یعلی سے' انہوں نے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا' میں جیش عسرۃ (جنگ تبوک) میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ گیا تھا۔ مجھے اپنے سارے نیک عملوں میں اس کا بڑا بھروسہ تھا۔ اور میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک آدمی سے لڑ بیٹھا' دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے کی انگلی کاٹی۔ اس نے جو اپنی انگلی کھینچی تو دوسرے کا دانت نکل پڑا۔ پھر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس فریادی بن کر آیا۔ آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا تو اس کو اونٹ کی طرح چبا جاتا ابن جریج نے کہا اور مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اپنے دادا (زبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا' اس نے دانت نکال لیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دانت کا بدلہ کچھ نہ دلایا۔

۱۴۰۵- بَابُ من اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الأَجَلَ، وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ

باب: ایک شخص کو ایک میعاد کے لئے نوکر رکھنا اور کام نہ بیان کرنا

لِقَوْلِهِ: ﴿ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ - إِلَى قَوْلِهِ - وَاللهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ﴾ يَأْجُرُ فُلاَنًا: يُعْطِيهِ أَجْرًا.

(جیسے سورۂ قصص میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں۔ اخیر آیت وَاللهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ تک۔ عرب لوگ کہتے ہیں یاجر فلانا یعنی فلانے کو

وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ: أَجَرَكَ اللهُ.

مزدوری دیتا ہے اور تعزیت میں کہتے ہیں اجرک اللہ یعنی اللہ تجھ کو اس کا بدل دے۔

١٤٠٦- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ

باب: اگر کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ ایک گرتی دیوار سیدھی کر دے تو درست ہے

٢١٢٢- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - وَغَيْرُهُمَا قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ((فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ)) قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هَكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ. قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ ﴿قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرًا نَأْكُلُهُ.

٢١٢٢- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی' ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی' انہوں نے سعید بن جبیر سے' یعلی اور عمرو ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں- ابن جریج نے کہا میں نے یہ حدیث اوروں سے بھی سنی ہے- وہ بھی سعید بن جبیر سے نقل کرتے تھے- کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے (خضر اور موسیٰؑ کے قصے میں) فرمایا دونوں چلے' انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی' سعید نے کہا خضر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور ہاتھ اٹھایا' وہ دیوار سیدھی ہو گئی- یعلی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ سعید نے یہ کہا خضر نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا تھا اور وہ سیدھی ہو گئی تب موسیٰ کہنے لگے' تم چاہتے تو اس کام کی مزدوری لیتے سعید نے کہا یعنی اجرت تو ہم اس کو کھاتے-

١٤٠٧- بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

باب: آدھے دن کے لئے مزدور لگانا

٢١٢٣- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ

٢١٢٣- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے- جس نے مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے بدل صبح سے دوپہر تک کون مزدوری کرتا ہے یہ کام یہود نے کیا- پھر کہنے لگا' دوپہر سے لے کر عصر کی نماز تک ایک قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے؟ یہ کام نصاریٰ نے کیا' پھر کہنے لگا عصر سے لے کر سورج ڈوبنے

النَّصَارَى. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ؟ فَأَنْتُمْ هُمْ. فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: مَا لَنَا أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً؟ قَالَ: هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لاَ. قَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ)).

تک دو قیراط کے بدل کون کام کرتا ہے؟ یہ کام تم مسلمانوں نے کیا' تو یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے' واہ (یہ عجیب انصاف ہے) کام تو ہم نے زیادہ کیا اور مزدوری کم لیں- وہ شخص کہنے لگا کیا میں نے تمہارا حق دبا لیا؟ انہوں نے کہا نہیں تب اس نے کہا (اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے؟) یہ میرا احسان ہے میں جس پر چاہوں کروں-

١٤٠٨- بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز تک مزدور لگانا

٢١٢٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالاً فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ. فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلاً وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ. قَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ)).

٢١٢٤- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن دینار سے بیان کیا' جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' انہوں نے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے- جس نے مزدور لگائے تو کہنے لگا ایک ایک قیراط لے کر دوپہر دن تک کون کام کرتا ہے؟ یہود نے ایک ایک قیراط کے بدل کام کیا- پھر نصاریٰ نے عصر تک' ایک ایک قیراط پر کام کیا- پھر تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبے تک کام کیا دو دو قیراط پر' یہ حال دیکھ کر یہود اور نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے' کام تو ہم نے زیادہ کیا اور ہم ہی کو مزدوری کم ملی' اس شخص نے کہا کیا جو تم سے ٹھہرا تھا اس میں سے میں نے کچھ دبا رکھا؟ وہ بولے نہیں' تب اس نے کہا پھر میں جس پر چاہوں احسان کروں (تم کون ہوتے ہو اعتراض کرنے والے)

١٤٠٩- بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ أَجْرَ الأَجِيرِ

باب: جو شخص مزدور کی مزدوری نہ دے اس پر کتنا گناہ ہوگا؟

٢١٢٥- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((قَالَ اللهُ

٢١٢٥- ہم سے یوسف بن محمد نے بیان کیا کہا مجھ سے یحییٰ بن سلیم نے انہوں نے اسماعیل بن امیہ سے' انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قیامت کے دن

تَعَالَى: ثَلاَثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ)).

تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا' ایک تو جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر فریب کیا' دوسرے وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اس کا مول کھایا' تیسرے جس نے مزدور سے پوری محنت لی' پھر اس کی مزدوری نہ دی۔

١٤١٠- بَابُ الإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

باب: عصر سے لے کر رات تک مزدور لگانا

٢١٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُوْنَ لَهُ عَمَلاً يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُوْمٍ، فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لاَ حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ لَهُمْ: لاَ تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلاً، فَأَبَوا وَتَرَكُوا. وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الأَجْرِ فَعَمِلُوا، حَتَّى إِذَا كَانَ حِيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ قَالاَ: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ، وَلَكَ الأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ. فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيْرٌ، فَأَبَيَا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا، فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هَذَا النُّوْرِ)).

٢١٢٦- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' انہوں نے برید بن عبداللہ سے بیان کیا' انہوں نے ابو بردہ سے بیان کیا' انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی اور یہود کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک معین اجرت پر صبح سے لے کر رات تک کام کرنے کے لئے مزدور لگائے' انہوں نے دوپہر تک کام کیا' پھر کہنے لگے' ہم تیری اجرت سے دھائے جو تو نے ٹھہرائی تھی اور ہماری محنت اکارت ہوئی اس نے سمجھایا دیکھو ایسا نہ کرو اپنا کام پورا کر لو' اور پوری اجرت لے لو- مگر انہوں نے نہ مانا کام چھوڑ کر چل دیئے- آخر اس نے دوسرے مزدور لگائے اور ان سے کہا باقی دن تم کام کرو اور جو مزدوری پہلے مزدوروں سے ٹھہری تھی' وہ سب تم لو' خیر انہوں نے کام شروع کیا- جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو کہنے لگے ہمارا اتنا کام اکارت گیا' اور مزدوری تو نے ہم سے ٹھہرائی تھی وہ تجھ کو ہی مبارک رہے- اس نے سمجھایا دیکھو کام پورا کر لو اب دن کیا ہے- ذرا سا باقی ہے- انہوں نے نہ مانا- آخر اس نے باقی دن کے لئے اور مزدور لگائے- انہوں نے سورج ڈوبے تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی مزدوری بھی سب ان کو ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جس کو انہوں نے قبول کیا یہی مثال ہے-

١٤١١- بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ، فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ

باب ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کے پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے یا غیر کے مال میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو

فَاسْتَفْضَلَ

کیا حکم ہے؟

۲۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيْتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لاَ يُنْجِيْكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلاَّ أَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : اللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَكُنْتُ لاَ أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلاً وَ مَالاً، فَنَأَى بِيْ فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلاً أَوْ مَالاً، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا. اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لاَ يَسْتَطِيْعُونَ الْخُرُوجَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَأَرَدْتُهَا نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّي، حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ : لاَ أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا، فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ

۲۱۲۷- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شعیب نے خبر دی- انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرماتے تھے ایسا ہوا کہ اگلے زمانہ میں تین آدمی سفر کرتے جا رہے تھے- رات کو پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے- جب وہ اندر تھے' اوپر سے ایک ڈوہ کا ڈوہ گرا اور غار کا منہ بند کر دیا- اب (وہ تینوں) آپس میں یوں گفتگو کرنے لگے- (بھائیو)! اس پتھر سے تم نکل نہیں سکتے' (سوائے اس کے کہ) تم اپنی اپنی نیکیوں کا بیان کر کے اللہ سے دعا کرو' ان میں سے ایک یوں کہنے گا' یا اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے پھونس تھے' اور میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا- نہ بال بچوں کو' نہ لونڈی کو' غلاموں کو' ایک دن ایسا ہوا میں کسی چیز کی تلاش میں گھر سے دور نکل گیا تھا- میں اس وقت لوٹا کہ وہ دونوں سو گئے تھے' خیر میں نے ان کے لئے دودھ دوہا- دیکھا تو وہ سو رہے ہیں اور مجھے پسند نہ تھا کہ ان سے پہلے میں کسی کو بال بچوں یا لونڈی غلاموں میں سے دودھ پلاؤں' میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے صبح تک انتظار کرتا رہا- جب وہ جاگے تو انہوں نے دودھ پیا- اللہ! اگر میں نے یہ کام خاص تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے- (یہ پتھر سرکا دے) وہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا مگر نہ اتنا کہ وہ باہر نکل سکیں- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب دوسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو سب سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی' میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا- اس نے نہ مانا ایک سال قحط پڑا تو وہ (مجبور ہو کر) میرے پاس آئی- میں نے اس کو ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ مجھ کو برا کام کرنے دے- وہ راضی ہو گئی- جب میں (برا کام کرنے کے لئے) اس پر چڑھ بیٹھا تو کہنے لگی تو میرا بکر شرع کے خلاف مت توڑ- میں اس کی اجازت نہیں دیتی' یہ سن کر میں بھی اس بات کو گناہ سمجھا اور اس سے الگ ہو گیا حالانکہ وہ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو پیاری تھی' اور میں نے جو اشرفیاں اس کو دی تھیں وہ بھی معاف کر دیں- یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو ہم

ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ، غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الأَمْوَالُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ. فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ لاَ تَسْتَهْزِئْ بِي. فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ، وَأَخَذَ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا. اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ. فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ، فَخَرَجُوا يَمْشُونَ)).

پر سے یہ آفت ٹال دے - وہ پتھر ذرا سا اور سرک گیا - مگر اتنا کہ باہر نہیں نکل سکتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تیسرا شخص یوں کہنے لگا یا اللہ! میں نے ایک کام کے لئے کئی مزدور لگائے تھے' سب کی مزدوری دے دی ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چل دیا تھا میں نے اس کے پیسے کو کام میں لگایا وہ بہت بڑھ گیا - ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا او خدا کے بندے! میری مزدوری دے ڈال - میں نے کہا جتنے اونٹ اور گائے بکریاں' غلام لونڈی تو دیکھتا ہے یہ سب تیرے ہی ہیں' لے جا وہ کہنے لگا مجھ سے ٹھٹھا نہ کر (میری اتنی مزدوری کہاں) میں نے کہا نہیں ٹھٹھا نہیں کرتا - آخر وہ سب لے کر چل دیا - اس میں سے کچھ نہ چھوڑا - یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا تھا تو یہ بلا ہم پر سے ٹال دے - اس وقت پتھر سرک گیا اور یہ لوگ غار سے باہر نکلے' مزے سے چلتے ہوئے -

١٤١٢- بَابُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ، وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ

باب: کوئی شخص حمال بن کر مزدوری کرے' پھر اس کو خیرات کرے' اور حمال کی اجرت کا بیان

٢١٢٨- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ، فَيُصِيبُ الْمُدَّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ. قَالَ: مَا نَرَاهُ إِلاَّ نَفْسَهُ)).

٢١٢٨- ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے باپ (یحییٰ بن سعید قرشی) نے کہا ہم سے اعمش نے' انہوں نے شقیق سے انہوں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب ہم کو کچھ خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم سے کوئی بازار جاتا وہاں حمال کر کے ایک مد اناج کماتا وہ خیرات کرتا - اور آج ان میں سے کسی کے پاس لاکھ درم موجود ہیں' شقیق نے کہا ہم سمجھتے ہیں ابو مسعود نے کسی سے اپنی تئیں مراد لیا -

١٤١٣- بَابُ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ

باب دلالی کی اجرت لینا

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السَّمْسَارِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هَذَا الثَّوْبَ، فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ. وَقَالَ ابْنُ

اور ابن سیرین اور عطاء اور ابراہیم اور حسن بصری نے دلالی کی اجرت بری نہیں سمجھی اور ابن عباسؓ نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں - ایک دوسرے سے کہے کپڑا اتنے داموں کو بیچ - اگر زیادہ کو بکے تو وہ تو لے لے اور ابن سیرین نے کہا اگر کسی سے یوں کہے یہ چیز اتنے کو بیچ اور جو

سِيْرِيْنَ: إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا، فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَلاَ بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ)).

فائدہ ہو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں گے-

۲۱۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ، أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ، وَلاَ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ. قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاس: مَا قَوْلُهُ لاَ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ : لاَ يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا)).

۲۱۲۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے' انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت نے قافلہ سے آگے بڑھ کر ملنے کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے' طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ بستی والا باہر والے کا مال نہ بیچے؟ انہوں نے کہا یعنی اس کا دلال نہ بنے-

١٤١٤- بَابُ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

باب: کیا کوئی شخص کسی مشرک کی دارالحرب میں مزدوری کر سکتا ہے؟

۲۱۳۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنْتُ رَجُلاً قَيْنًا، فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ، فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لاَ وَاللهِ لاَ أَقْضِيْكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: أَمَّا وَاللهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلاَ. قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثُمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ، فَأَقْضِيْكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : ((أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ : لأُوْتَيَنَّ مَالاً وَوَلَدًا)).

۲۱۳۰- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن صبیح سے' انہوں نے مسروق سے کہا ہم سے خباب بن ارت صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا- میں نے عاص بن وائل مشرک کا کچھ کام بنایا- میری مزدوری اس پر چڑھ گئی' میں اس کے پاس گیا اور تقاضا کیا- وہ کہنے لگا- خدا کی قسم! میں تجھ کو دینے والا نہیں- جب تک تو محمد ﷺ سے پھر نہ جائے- میں نے کہا خدا کی قسم! تو مر کر پھر اٹھے' جب بھی یہ نہ ہوگا' عاص نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر میں زندہ ہو کر اٹھوں گا؟ میں نے کہا بے شک' عاص نے کہا تو پھر کیا ہے وہاں آخر مجھ کو دولت اور اولاد ملے گی- میں تیرا قرضہ ادا کر دوں گا' اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم کی یہ آیت اتاری- 'اے پیغمبر تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ مانا اور کہتا ہے' مجھے آخر وہاں مال اور اولاد ملے گی-

١٤١٥- بَابُ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب سورہ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا'

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ)). وَقَالَ

اور اس کی اجرت لینا- اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق

الشَّعْبِيُّ: لاَ يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ، إِلاَّ أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ. وَقَالَ الْحَكَمُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً. وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِيْنَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا. وَقَالَ: كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ: الرَّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ، وَكَانُوا يُعْطُونَ عَلَى الْخَرْصِ.

اللہ کی کتاب ہے-اور شعبی نے کہا قرآن سکھانے والا اجرت کی شرط نہ کرے-اگر اس کو بن مانگے کچھ دیں تو قبول کر لے-اور حکم نے کہا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت مکروہ رکھی ہو اور حسن نے معلم کو دس درہم اجرت کے دیئے اور ابن سیرین نے تقسیم کی اجرت کو برا نہیں سمجھا اور کہا سحت اس کو کہتے ہیں کہ حاکم فیصلہ کرنے میں رشوت لے اور اٹکل (اندازہ) کرنے کی اجرت دی جاتی تھی-

۲۱۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ، لاَ يَنْفَعُهُ شَيْءٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطَ الَّذِيْنَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ. فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لاَ يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ وَاللهِ، إِنِّي لأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً. فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيْعٍ مِنَ الْغَنَمِ. فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ: ﴿الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ. قَالَ: فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لاَ تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا. فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أَصَبْتُمْ، اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ

۲۱۳۱- ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحابؓ ایک سفر میں گئے جاتے جاتے عرب کے ایک قبیلے پر اترے-انہوں نے چاہا کہ قبیلے والے ہماری مہمانی کریں لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی اتفاق سے ان کے سردار کے بچھو (یا سانپ) نے کاٹ کھایا اور کوئی تدبیر ان کی کارگر نہ ہوئی-کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے چلو ان لوگوں سے پوچھیں جو یہاں آن کر اترے ہیں ان میں شائد کوئی اس کا منتر جانتا ہو وہ آئے اور صحابہؓ سے کہنے لگے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹ کھایا ہے اور ہم نے سب جتن کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا-تم میں سے کسی کو اس کا منتر معلوم ہے؟ صحابہؓ میں سے کوئی بولا قسم خدا کی میں اس کا منتر جانتا ہوں-لیکن تم لوگوں سے ہم نے یہ چاہا کہ ہماری مہمانی کرو تو تم نے نہ مانا-اب میں تمہارے لئے منتر پڑھنے والا نہیں-جب تک ہم کو اس کی مزدوری نہ دو-آخر چند بکریاں اجرت ٹھہریں وہ صحابی گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ پڑھ کر تھوکنے لگا وہ ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بندھا ہو اور کھول دیا جائے اور خاصی طرح چلنے لگا-اس کو کوئی دکھ نہ رہا-جو بکریاں ٹھہریں تھیں وہ انہوں نے دیں بعضوں نے کہا ان کو بانٹ لو-لیکن جس نے منتر پڑھا تھا اس نے کہا ابھی ٹھہرو-ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپؐ سے یہ قصہ بیان کریں-اس کے بعد دیکھیں گے کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں-چنانچہ وہ سب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ سارا قصہ بیان کیا-آپؐ نے منتر پڑھنے والے سے پوچھا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے؟ پھر آپؐ نے

سَهْمًا))، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ)). وَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ. بِهٰذَا.

فرمایا تم نے اچھا کیا یہ بکریاں بانٹ لو- میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگاؤ اور آپ ہنس دیئے اور شعبہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا- کہا ہم سے ابوالبشر نے بیان کیا کہا میں نے ابوالمتوکل سے سنا-

١٤١٦- بَابُ ضَرِيْبَةِ الْعَبْدِ، وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الإِمَاءِ

باب: لونڈی پر ہر روز ایک رقم مقرر کرنا

٢١٣٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيْبَتِهِ)).

٢١٣٢- ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے حمید طویل سے' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ابو طیبہ (حجام) نے آنحضرت ﷺ کے پچھنے لگائے آپ نے اس کو (اجرت میں) ایک صاع یا دو صاع اناج دیا اور اس کے مالکوں سے سفارش کی جو محصول اس پر مقرر ہے اس میں تخفیف کر دیں-

١٤١٧- بَابُ خَرَاجِ الْحَجَّامِ

باب: حجام کی اجرت کا بیان

٢١٣٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ)).

٢١٣٣- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ابن طاؤس نے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام (پچھنے لگانے والے) کو اجرت دی-

٢١٣٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ، وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَمْ يُعْطِهِ)).

٢١٣٤- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے' انہوں نے خالد سے' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے' پچھنی لگوائی اور حجام کو اس کی اجرت دی اگر یہ مکروہ ہوتی تو آپ کیوں دیتے-

٢١٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ، وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ)).

٢١٣٥- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے' انہوں نے عمرو بن عامر سے انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے اور کسی کی اجرت آپ نہیں دبا رکھتے تھے-

١٤١٨- بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ تُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

باب: کسی غلام کے مالک سے اس پر کوئی محصول کم کرنے کے لئے سفارش کرنا

٢١٣٦- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

٢١٣٦- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدٍّ أَو مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ)).

انہوں نے حمید طویل سے' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک حجام غلام ابو طیبہ کو بلایا اور اس سے پچھنے لگوائے - اور ایک صاع دو صاع یا مد دو مد اناج اس کو دلوایا- اور اس کے لئے سفارش کی' اس کا محصول کم کر دیا گیا-

١٤١٩- بَابُ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالإِمَاءِ

باب: رنڈی اور فاحشہ لونڈی کی خرچی کا بیان

وَكَرِهَ إِبْرَاهِيْمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيْمٌ﴾. فَتَيَاتِكُمْ: إِمَاءَكُمْ.

اور ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت مکروہ سمجھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اپنی باندیوں پر حرام کرانے کے لئے زبردستی نہ کرو- دنیا کا مال متاع کھانے کو' اگر وہ حرام سے بچنا چاہیں اور جو کوئی ان پر زبردستی کرے تو اس کے بعد خداوند کریم بخشنے والا مہربان ہے- فتیات سے قرآن میں لونڈیاں مراد ہیں-

٢١٣٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ)).

٢١٣٧- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے امام مالکؒ سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے' انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی اجرت سے منع فرمایا-

٢١٣٨- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الإِمَاءِ)).

٢١٣٨- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ابو حازم سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرامکاری کی کمائی سے منع فرمایا-

١٤٢٠- بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: نر جانور کدانے کی اجرت

٢١٣٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ)).

٢١٣٩- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث اور اسمٰعیل بن ابراہیم نے' انہوں نے علی بن حکم سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے نر کدانے کی اجرت ٹھہرانے سے منع فرمایا-

١٤٢١- بَابُ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

باب: اگر کوئی زمین کو اجارے پر لے لے پھر اجارہ دینے والا یا لینے والا مر جائے

وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: لَيْسَ لأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوْهُ إِلَى تَمَامِ الأَجَلِ. وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ

اور سیرین نے کہا کہ زمین والے بغیر مدت پوری ہوئے مستاجر کو (یا اس کے وارثوں کو) بے دخل نہیں کر سکتے اور حکم اور حسن اور ایاس

۲۱۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ)).

۲۱۴۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے ابوالزناد سے' انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مالدار کو قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے- پھر اگر تم میں سے کسی کو مالدار پر حوالہ دیا جائے تو قبول کرے-

۲- بَابُ إِذَا حَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رد

باب: جب مالدار پر حوالہ دیا جائے تو اس کا رد کرنا جائز نہیں

۲۱۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَ مَنْ أُتْبِعَ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ)).

۲۱۴۲- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے عبداللہ بن ذکوان سے' انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ظلم ہے اور جس کسی مالدار پر حوالہ دیا جائے تو وہ قبول کرے-

۳- باب إذا حال دين الميت على رجل جاز

باب: مردے پر جو قرض ہو اس کا حوالہ دینا درست ہے

۲۱۴۳- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا لاَ. قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: لاَ. فَصَلَّى عَلَيْهِ. ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلِّ عَلَيْهَا. قَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) ثَلاَثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا. ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا. قَالَ: ((هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟)) قَالُوا: لاَ. قَالَ: ((فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟)) قَالُوا: ثَلاَثَةُ دَنَانِيْرَ. قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى

۲۱۴۳- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے' انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا کہ ہم آنحضرت کے پاس بیٹھے تھے- اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا' لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھئے' آپؐ نے پوچھا یہ قرضدار تو نہ تھا- لوگوں نے کہا نہیں' پھر آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا' لوگوں نے کہا نہیں' آپؐ نے اس پر نماز پڑھی' پھر دوسرا جنازہ آیا' لوگوں نے کہا یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھئے آپؐ نے پوچھا یہ قرض دار تھا' لوگوں نے کہا جی ہاں' پھر آپؐ نے فرمایا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے- لوگوں نے کہا جی ہاں' تین اشرفیاں چھوڑی ہیں- آپؐ نے اس پر بھی نماز پڑھی' پھر تیسرا جنازہ آیا' لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھئے- آپؐ نے پوچھا' اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں- آپؐ نے پوچھا کیا وہ قرضدار تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! تین اشرفیوں کا اس پر قرضہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو تم ہی اس پر نماز پڑھو' ابوقتادہ رضی اللہ

صَاحِبِكُمْ)). قَالَ أَبُوقَتَادَةُ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ عَلَى دَيْنُهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ)).

عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپؐ نماز پڑھئے' اس کا قرضہ میں نے اپنے ذمہ لیا- تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

۳۹- كِتَابُ الْكَفَالَةِ

کتاب

۱- بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ وَالدُّيُوْنِ بِالأَبْدَانِ وَ غَيْرِهَا

قرضوں وغیرہ کی حاضر ضمانت اور مال ضمانت کے بیان میں

وَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ ((أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كُفَلاَءَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ، وَ كَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةَ، فَصَدَّقَهُمْ، وَ عَذَرَهُ بِالْجَهَالَةِ)).

اور ابوالزناد نے محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی سے نقل کیا' انہوں نے اپنے باپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو زکوۃ کا تحصیلدار بنا کر بھیجا- وہاں ایک آدمی نے اپنی جورو کی لونڈی سے زنا کیا تھا- حمزہ نے اس سے (حاضر) ضمانت لی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگائے تھے- اس آدمی نے جو جرم اس پر لگایا گیا تھا اس کو قبول کیا تھا- لیکن جہالت کا عذر کیا تھا- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو معذور رکھا تھا اور جریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا مرتد لوگوں سے توبہ کرا اور ضمانت لے (کہ دوبارہ مرتد نہ ہوں گے) پھر انہوں نے توبہ کی اور ان کے کنبے والوں نے ان کی ضمانت کی اور حماد نے کہا جس کا حاضر ضامن ہو اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہوگا- اور حکم نے کہا اس کو ذمہ کا مال دینا پڑے گا- امام بخاریؒ نے کہا لیث نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا انہوں نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں' اس نے کہا اچھا گواہوں کو بلا تاکہ میں ان کے سامنے دوں' ان کو گواہ کروں اس نے کہا اچھا ضمانت دے- اس نے کہا اللہ کی ضمانت بس کرتی ہے- اس نے کہا سچ کہتا ہے اور ہزار اشرفیاں اس کو وعدے پر دے دیں- پھر جس نے قرض لیا تھا' اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کر کے یہ چاہا کہ جہاز پر سوار ہو کر اپنے وعدہ پر پہنچ جائے (اور قرض ادا کرے)

وَ قَالَ جَرِيْرٌ وَ الأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْمُرْتَدِّيْنَ: اسْتَتِبْهُمْ وَ كَفِّلْهُمْ فَتَابُوا وَ كَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ.

وَ قَالَ حَمَّادٌ: إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ قَالَ شَيْءَ عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَكَمُ: يَضْمِنُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ((عَنْ رَسُوْلِ اللهِ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ: آتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا. قَالَ: فَآتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ، قَالَ: كَفٰى بِاللهِ كَفِيْلاً. قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى. فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ

لِلأَجَلِ الَّذِيْ أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيْهَا أَلْفَ دِيْنَارٍ وَ صَحِيْفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا، ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّيْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِيْ كَفِيْلاً فَقُلْتُ كَفَى بِاللهِ كَفِيْلاً، فَرَضِيَ بِكَ. وَ سَأَلَنِيْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ: كَفَى بِاللهِ شَهِيْدًا، فَرَضِيَ بِذٰلِكَ: وَ إِنِّيْ جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِيْ لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَ إِنِّيْ أَسْتَوْدِعُكَهَا. فَرَمَى بِهَا فِيْ الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَ الصَّحِيْفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالأَلْفِ دِيْنَارٍ فَقَالَ: وَاللهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ أَتَيْتُ فِيْهِ. قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيْهِ. قَالَ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِالأَلْفِ الدِّيْنَارِ رَاشِدًا)).

لیکن کوئی جہاز نہ ملا' آخر اس نے ایک لکڑی کریدی' اس میں ہزار اشرفیاں اور ایک خط رکھ کر اس کا منہ بند کر دیا اور سمندر پر آیا- کہنے لگا کہ یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے شخص سے ہزار اشرفیاں قرض لی تھیں' اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا کہ تیری ضمانت بس کرتی ہے- وہ اس پر راضی ہو گیا تھا- اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے- میں نے کہا تھا تیری گواہی بس کرتی ہے' وہ اس پر راضی ہو گیا تھا- میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض (وعدے پر) ادا کر دوں لیکن میں کیا کروں؟ جہاز ہی نہیں ملا- اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں (تو پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا اس وقت بھی اپنے شہر جانے کو جہاز ڈھونڈتا رہا- جس نے قرض دیا تھا وہ سمندر پر اس خیال سے گیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے- اتنے میں ایک لکڑی اس کو دکھلائی دی' اس نے جلانے کے لئے اٹھالی' جب اس کو چیرا تو اشرفیاں پائیں خط بھی ملا پھر وہ شخص آن پہنچا جس نے قرض لیا تھا اور (دوبارہ) ہزار اشرفیاں لایا اور عذر کرنے لگا' خدا کی قسم میں جہاز ڈھونڈتا رہا کہ تمہارا قرض آن کر ادا کروں مگر جس جہاز میں آیا اس سے پہلے کوئی جہاز نہ ملا تب قرض خواہ نے کہا تو نے میرے پاس کچھ بھیجا تھا اس نے کہا میں کہوں بات یہ ہے کہ جب اس سے پہلے کوئی جہاز مجھ کو نہ ملا تو میں نے ایک لکڑی میں اشرفیاں رکھ کر ڈال دی تھیں- قرض خواہ کہنے لگا اللہ نے وہ اشرفیاں پہنچا دیں جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجی تھیں- پھر وہ اشرفیاں لے کر اطمینان کے ساتھ لوٹ گیا-

۱۴۲۶- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى ﴿وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيْبَهُمْ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) یہ فرمانا جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا ان کا حصہ ان کو دے دو

۲۱۴۴- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۲۱۴۴- ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے ادریس سے' انہوں نے طلحہ بن مصرف سے' انہوں نے سعید بن جبیر سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' اللہ تعالیٰ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ: وَرَثَةً ﴿وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ : يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الأَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِي رَحِمِهِ، لِلأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نَسَخَتْ. ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ إِلاَّ النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ - وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ - وَيُوصِي لَهُ)).

نے فرمایا اور ہم نے ہر ایک کے مولیٰ یعنی وارث ٹھہرائے - اور جن سے تم نے قسم کھا کر قول کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین جب مدینہ میں آئے' اور آنحضرت ﷺ نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا) تو مہاجر انصاری کا ترکہ پاتا' اور انصاری کے ناطہ داروں کو کچھ نہ ملتا' اس بھائی پنے کی وجہ سے جس کو آنحضرت ﷺ نے کرا دیا تھا' جب یہ آیت اتری ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ تو آیت ﴿وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ کو منسوخ کر دیا - اب وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ سے مدد اور اعانت اور خیر خواہی رہ گئی - اور ان کو ترکہ میں سے حصہ ملنا جاتا رہا البتہ وصیت ان کے لئے ہو سکتی ہے -

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَآخَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ.

۲۱۴۵- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے حمید سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (مکہ سے) ہجرت کر کے آئے' آنحضرت ﷺ نے ان میں اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ میں بھائی چارہ کرا دیا -

۲۱۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لأَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لاَ حِلْفَ فِي الإِسْلاَمِ؟ فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ ﷺ ، بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالأَنْصَارِ فِي دَارِيْ)).

۲۱۴۶- ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل بن ذکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا تم کو آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث نہیں پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں نہیں ہیں' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے قریش اور انصار میں خود میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا -

۱۴۲۷- بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ

باب: جو شخص مردے کے قرض کی ضمانت کرے وہ پھر نہیں سکتا' امام حسن بصری نے ایسا ہی کہا ہے

۲۱۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ : ((هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟)) قَالُوا: لاَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ: ((هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا

۲۱۴۷- ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا' انہوں نے یزید بن ابی عبید سے' انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا' نماز پڑھنے کے لئے آپؐ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا؟ لوگوں نے کہا نہیں - آپؐ نے اس پر نماز پڑھی - پھر دوسرا جنازہ آیا - آپؐ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو - ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرض

رَسُولَ اللهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ)).

میں نے اپنے اوپر لے لیا- تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی-

۲۱۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا))، فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُوبَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا، فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَقَالَ : خُذْ مِثْلَيْهَا.

۲۱۴۸- ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے محمد باقر سے سنا- انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کا خراج آئے گا تو میں تجھ کو اس طرح (دونوں لپ بھر کر) دوں گا- پھر بحرین کا خراج آنے سے پیشتر ہی آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی- جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بحرین سے روپیہ آیا- تو انہوں نے منادی کرائی- آنحضرت ﷺ نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر اس کا کچھ قرض ہو تو وہ حاضر ہو- میں یہ منادی سن کر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' میں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اتنا اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا' انہوں نے ایک لپ بھر کر مجھ کو روپے دیئے- میں نے ان کو گنا تو پانچ سو نکلے- انہوں نے کہا کہ اس کے دوگنا اور لے لے-

۱۴۲۸- بَابُ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَقْدِهِ

باب: ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایک کافر کا امن دینا اور ان سے عہد کرنا

۲۱۴۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ((لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلاَّ وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ)). وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلاَّ وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلاَّ يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُوبَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَابَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ:

۲۱۴۹- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے' انہوں نے عقیل سے ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جو بی بی تھیں جناب آنحضرت ﷺ کی کہ میں نے جب ان سے اپنے ماں باپ کو پہچانا تو ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا- اور ابو صالح سلیمان نے کہا مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا یونس سے' انہوں نے کہا مجھ کو عروہ زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' میں نے تو جب سے اپنے ماں باپ کو سمجھا' ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا- اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا تھا کہ آنحضرت ﷺ صبح شام دن کے دونوں کناروں میں ہمارے پاس نہ آتے ہوں- جب مسلمانوں کو (کافروں کی طرف سے) سخت تکلیف ہونے لگی تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے حبش کی طرف چلے برک الغماد میں پہنچے تو ان کو مالک بن دغنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا- اس نے پوچھا ابو بکر کہاں کا قصد ہے- انہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا- اب میں چاہتا ہوں

أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَسِيْحَ فِي الأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي. قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لاَ يَخْرُجُ وَلاَ يُخْرَجُ. فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ. فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ لاَ يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلاَ يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلاً يُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِيْنُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَآمَنُوا أَبَابَكْرٍ، وَقَالُوا لابْنِ الدَّغِنَةِ : مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلاَ يُؤْذِيْنَا بِذَلِكَ، وَلاَ يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا. قَالَ: ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لأَبِي بَكْرٍ، فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلاَ يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلاَةِ وَلاَ الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ. ثُمَّ بَدَا لأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَبَرَزَ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاءُهِمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَجُلاً بَكَّاءً لاَ يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِيْنَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَابَكْرٍ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَأَعْلَنَ الصَّلاَةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، فَأْتِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ

اللہ کی زمین کی سیر کروں اور اس کی پوجا کرتا رہوں – ابن دغنہ نے کہا تم جیسا آدمی نہ نکلتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے – تم تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ ان کو کما دیتے ہو (یعنی غریب پرور ہو) اور ناتا جوڑتے ہو اور بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو اور مہمان کی ضیافت کرتے ہو' اور حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہو' اور میں تم کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں – چلو تم اپنے شہر لوٹ چلو اور اپنے شہر میں اپنے مالک کی پوجا کرو – آخر ابن دغنہ نے بھی سفر کیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ آیا' قریش کے سواروں پاس گیا – اور ان سے کہنے لگا' دیکھو! ابو بکر کا سا آدمی' اور وہ یہاں سے نکل جائے – یا نکالا جائے (سخت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے ہو' جو غریب کی پرورش کرتا ہے' ناتا جوڑتا ہے' بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتا ہے – مہمان کی ضیافت کرتا ہے حادثوں میں حق بات کی مدد کرتا ہے – قریش کے کافروں نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کی – اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امن دیا' مگر ابن دغنہ سے کہنے لگے تم ابو بکر سے کہہ دو اپنے گھر میں اپنے مالک کی پوجا کریں' وہیں نماز پڑھا کریں – جو چاہیں وہ پڑھیں – اور ہم کو نماز اور قرآن پڑھ کر تکلیف نہ دیں نہ علانیہ پڑھیں – کیونکہ ہم ڈرتے ہیں – ہمارے بیٹے اور عورتیں خراب نہ ہو جائیں – ابن دغنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (اس دن سے) اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے – اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا – پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا – تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے جو صحن تھا اس میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز شروع کی' جب وہ قرآن پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں بچے ان پر ہجوم کرتے' اور تعجب سے اس کو دیکھتے' اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑے رونے والے آدمی تھے' جب وہ قرآن پڑھتے تو بے اختیار ان کے آنسو نکلتے' قریش کے کافر رئیس یہ کیفیت دیکھ کر گھبرائے اور ابن دغنہ کو کہلا بھیجا – وہ مکہ میں آیا' کافروں نے اس سے کہا ہم نے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت کریں – لیکن انہوں نے شرط کے خلاف مکان کے صحن میں مسجد بنائی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں – ہم کو ڈر ہوتا ہے کہیں ہماری عورتیں بچے سن کر پھسل نہ جائیں تم ابو بکر سے کہو اگر

يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلاَّ أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لأَبِي بَكْرٍ الإِسْتِعْلاَنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَابَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي؛ فَإِنِّي لاَ أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ((قَدْ أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ، وَهُمَا الْحَرَّتَانِ)). فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ ذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ. وَتَجَهَّزَ أَبُوبَكْرٍ مُهَاجِرًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي. قَالَ أَبُوبَكْرٍ: هَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ)).

وہ اپنے گھر کے اندر عبادت کرتے ہیں تو کریں اگر نہ مانیں اور علانیہ کرنا چاہیں تو اپنی امان ان سے پھیر لو کیونکہ ہم کو تمہاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا- اور ہم تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو علانیہ کبھی عبادت نہیں کرنے دیں گے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابن دغنہ یہ سن کر ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا' تم جانتے ہو' میں نے جس شرط پر ذمہ لیا تھا تو یا تو تم اپنی شرط پر قائم رہو' یا میرا ذمہ واپس کر دو- کیونکہ میں اس کو پسند نہیں کرتا- عربوں میں یہ چرچا ہو کہ میرا ذمہ توڑا گیا- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا لو تم اپنا ذمہ واپس لے لو- اور میں اللہ کی امان پر راضی ہوں ان دنوں آنحضرت ﷺ بھی مکہ میں تھے- آپؐ نے یہ ذکر کیا کہ مجھ کو خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام بتلایا گیا- میں نے ایک کیاری زمین دیکھی جو کالی پتھریلی زمینوں کے بیچ میں ہے- (یعنی مدینہ کے دونوں پتھریلے کنارے) یہ سن کر جس نے ہجرت کی اس نے مدینہ کی طرف کی اور کچھ لوگوں نے جو پہلے حبش کے ملک میں ہجرت کر گئے تھے' یہ کیا کہ مدینہ میں آ گئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی تیاری کی' تب آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہرو' میں سمجھتا ہوں مجھ کو بھی (خدا کی طرف سے) ہجرت کی اجازت ملے گی' ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپ پر قربان' آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت ملے گی' آپؐ نے فرمایا ہاں! اس لئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رکے رہے کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے- اور اونٹنیوں کو چار مہینے تک ببول کے پتے کھلائے تاکہ وہ تیز بھاگنے لگیں-

١٤٢٩- بَابُ الدَّيْنِ

باب: قرضہ کا بیان

٢١٥٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلاً؟ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلاَّ قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ)).

٢١٥٠- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا جنازہ آتا جس پر قرض ہوتا- آپؐ پوچھتے کیا اس شخص نے قرض ادا کرنے کو کچھ زیادہ مال (جو تجہیز و تکفین سے بچ رہے) چھوڑا ہے- اگر لوگ کہتے ہاں! تب تو آپؐ اس پر نماز پڑھتے اور نہ مسلمانوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو- جب اللہ

فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاءُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ)).

تعالیٰ نے آپ کو دولت دینا شروع کی تو فرمایا' میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہوں - جو کوئی مسلمان مر جائے اور قرض دار مرے تو اس کا قرض مجھ پر ہے - اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے -

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْوِكَالَةِ

کتاب وکالت کے بیان میں

وِكَالَةِ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا

ایک شریک دوسرے شریک کا تقسیم وغیرہ میں وکیل ہونا

وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا

اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی میں شریک کر لیا پھر ان کو حکم کیا کہ فقیروں کو بانٹ دیں -

۲۱۵۱- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ بِجُلُوْدِهَا)).

۲۱۵۱- ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے ابن ابی نجیح سے' انہوں نے مجاہد سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں (فقیروں کو) بانٹ دو -

۲۱۵۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُوْدٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ أَنْتَ)).

۲۱۵۲- ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے' وہ عقبہ بن عامر سے' آنحضرت ﷺ نے ان کو بکریاں دیں' اپنے صحابہ میں بانٹنے کے لئے' ایک بکری کا بچہ سال بھر کا بچ رہا - انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا' آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کر لے -

۱۴۳۱- بَابُ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ- أَوْ فِي دَارِ الإِسْلَامِ - جَازَ

باب: اگر مسلمان حربی کافر کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل کرے تو درست ہے

۲۱۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ

۲۱۵۳- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یوسف بن ماجشون نے بیان کیا' انہوں نے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ سے'

عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظُهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ ((الرَّحْمَنَ)) قَالَ: لاَ أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ، كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَاتَبْتُهُ (عَبْدُ عَمْرٍو). فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ، فَأَبْصَرَهُ بِلاَلٌ، فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسِ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، لاَ نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ. فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا - وَكَانَ رَجُلاً ثَقِيلاً - فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ: ابْرُكْ، فَبَرَكَ، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لأَمْنَعَهُ، فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ. وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوفٍ يُرِينَا ذَلِكَ الأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ)).

نے ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے امیہ بن خلف (کافر) کو خط لکھا کہ وہ مکہ میں (جو اس وقت دارالحرب تھا) میرے بال بچوں مال اسباب کی محافظت کرتے رہے گا- جب میں نے خط میں اپنا نام عبدالرحمٰن لکھا تو امیہ کہنے لگا' میں رحمٰن کو نہیں پہنچانتا جو تمہارا جاہلیت کے زمانہ میں نام ہے' اسی نام سے خط و کتابت کرو- آخر میں نے اپنا (اصلی) نام عبد عمرو لکھا' بدر کے دن ایسا ہوا' میں ایک پہاڑ کی طرف نکل گیا کہ امیہ کی جان بچاؤں' لوگ سو گئے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہیں دیکھ پایا- وہ انصار کی مجلس پر گئے' کہنے لگے' یہ امیہ ہے' اگر وہ بچ گیا تو میں نہیں بچا- یہ سن کر انصار کے کچھ لوگ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو کر ہمارے پیچھے نکلے' جب میں ڈرا کہ وہ ہم کو پالیں گے میں نے اس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا کہ وہ اس میں پھنسے رہیں' انہوں نے اس کو مار ڈالا- اور کسی طرح نہ مانا ہمارے پیچھے ہوئے- اور امیہ ایک بھاری بھر کم آدمی تھا' میں نے اس سے کہا ارے بیٹھ جا- وہ بیٹھ گیا- میں اس کے اوپر پڑ گیا کہ میری وجہ سے اس کی جان بچ جائے لیکن انصار نے میرے نیچے سے اس کے بدن میں تلواریں گھونسیں' یہاں تک کہ وہ مر گیا اور ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو بھی لگی' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہم کو اس کا نشان اپنے پاؤں کی پشت پر بتلایا کرتے-

١٤٣٢- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ

باب: صرافی اور ماپ تول میں وکیل کرنا' عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صرافی میں وکیل کیا

٢١٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلَى خَيْبَرَ، فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ: ((أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟))

۲۱۵۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' ان دونوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیلدار مقرر کیا' وہ وہاں سے عمدہ کھجور لے کر آیا- آپؐ نے پوچھا کیا خیبر میں سب ایسی ہی کھجوریں ہوتی ہیں؟ اس نے کہا نہیں' ہم اس کا ایک صاع دوسری

فَقَالَ: إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ. فَقَالَ ((لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا)). وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ)).

کھجور کے دو صاع اور اس کے دو صاع اور دوسری کھجور کے تین صاع دے کر خریدتے ہیں- آپؐ نے فرمایا ایسا مت کر' پہلے پنج میل کھجور کو نقد روپیہ کے بدل بیچ ڈال- پھر روپیہ دے کر یہ کھجور خرید لے اور تولنے کی چیزوں میں بھی آپؐ نے یہ حکم دیا-

۱۴۳۳- بَابُ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

باب: جب چرواہا وکیل بکری مرتی دیکھے یا کوئی چیز بگڑتی تو اس کو کاٹ ڈالے- اور بگڑتی چیز کو درست کر لے

۲۱۵۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ- أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَسْأَلُهُ - وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ - أَوْ أَرْسَلَ - فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا)).
قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ. تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ.

۲۱۵۵- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا' انہوں نے معتمر سے سنا کہا ہم کو عبیداللہ نے خبر دی' انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے' وہ اپنے باپ (کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے تھے' ان کی بکریاں سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) چرا کرتیں' ہماری ایک لونڈی نے دیکھا اس میں سے ایک بکری مر رہی ہے تو ایک پتھر لے کر اس کو کاٹ ڈالا' کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا اس کا گوشت مت کھاؤ' میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا یا کسی کو بھیج کر پوچھوایا' آپؐ نے یہ حکم دیا کہ اس کا گوشت کھاؤ' عبیداللہ نے کہا مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ لونڈی ہو کر اس نے بکری ذبح کی- معتمر کے ساتھ عبدہ نے بھی اس کو عبیداللہ سے روایت کیا-

۱۴۲۴- بَابُ وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

باب: حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل کرنا درست ہے

وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِلَى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.
۲۱۵۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ))، فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ:

اور عبداللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھا کہ ان کے گھر والوں چھوٹے بڑے سب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے-
۲۱۵۶- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے سلمہ بن کہیل سے' انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پر ایک شخص کا ایک اونٹ قرض تھا' وہ تقاضا کرنے آیا- آپؐ نے صحابہ سے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دے دو' ڈھونڈا تو اس عمر کا اونٹ نہ ملا- اس سے بڑھ کر (جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے) ملا' آپؐ نے فرمایا

((أَعْطُوهُ))، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

وہی دے دو- تب وہ بولا آپؐ نے میرا حق پورا دے دیا اللہ آپ کو پورا دے تب آپ نے فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں-

١٤٣٥- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

باب: قرض ادا کرنے کے لئے وکیل کرنا

٢١٥٧- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً)). ثُمَّ قَالَ: ((أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لاَ نَجِدُ، إِلاَّ أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً)).

٢١٥٧- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے سلمہ بن کہیل سے' کہا میں نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' ایک شخص آیا اپنے قرض کا تقاضا آنحضرت ﷺ سے کرنے لگا' اور سخت الفاظ کہے' آپؐ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس کو سزا دینا چاہی- آپؐ نے فرمایا نہیں' کہنے دو- جس کا حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے- پھر آپ نے فرمایا اس کو اسی عمر کا اونٹ دے دو- لوگوں نے عرض کیا اسی عمر کا تو نہیں' اس سے بہتر عمر کا اونٹ ہے- آپؐ نے فرمایا وہی دے دو- تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں-

١٤٣٦- بَابُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَصِيبِي لَكُمْ.

باب: اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو درست ہے

کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ہوازن کی طرف سے جو لوگ آئے تھے- جب انہوں نے لوٹ کا مال واپس مانگا تو آپؐ نے فرمایا میرے حصے میں جو آیا ہے وہ تم لے لو-

٢١٥٨- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ : إِمَّا

٢١٥٨- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا' کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا کہا انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ دونوں نے بیان کیا' جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ کھڑے ہوئے انہوں نے یہ درخواست کی ہمارے مال اور قیدی پھیر دیئے جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات مجھ کو بہت پسند ہے تو دو میں سے ایک بات اختیار کر دو یا قیدی واپس لو یا مال (دونوں واپس

السَّبْيَ وإمَّا الْمَالَ. وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ)) - وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ - فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلاَءِ قَدْ جَاؤُونَا تَائِبِيْنَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ))، فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا)).

نہیں ہو سکتے) اور میں نے تو (جعرانہ میں) ان کا انتظار کیا تھا (ہوا یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ جب طائف سے لوٹے تو) دس پر کئی راتوں تک (جعرانہ میں ٹھہرے) ہوازن کے وکیلوں کا انتظار کرتے رہے- خیر جب ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ دونوں چیزیں پھیرنے والے نہیں ایک ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس دیجئے- اس وقت مسلمانوں میں آپ (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے پہلے جیسے چاہئے ویسی اللہ کی تعریف کی' پھر فرمایا' امابعد! تمہارے یہ بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں' اور میں مناسب سمجھتا ہوں' ان کے قیدی ان کو پھیر دیئے جائیں اب جو کوئی خوشی سے پھیر دینا چاہے وہ تو پھیر دے- اور جو کوئی اپنا حصہ قائم رکھنا چاہئے اس طرح کہ اب جو پہلی فتح ہم کو اللہ دے گا- اس میں سے اس کا بدلہ دیں گے تو ویسا کرے' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کی خوشی کے لئے ان کے قیدی یوں ہی دے دیں گے' آپ نے فرمایا دیکھو! ہم کو معلوم نہیں تم میں کون اس امر پر راضی ہے کون نہیں تو بہتر یہ ہے کہ لوٹ جاؤ' اور تمہارے نقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں- آخر ان نقیبوں نے اپنے اپنے لوگوں سے گفتگو کی' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا وہ راضی ہیں انہوں نے قیدی پھیر دینے کی اجازت دی-

١٤٣٧- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

باب: ایک شخص نے دوسرے شخص کو کچھ دینے کے لئے وکیل کیا اور یہ نہیں بیان کیا کتنا دے' انہوں نے دستور کے موافق دیا

٢١٥٩- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَغَيْرِهِ - يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ، رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَقَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ،

٢١٥٩- ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا' انہوں نے عطاء بن ابی رباح اور کئی لوگوں سے مگر ان سب لوگوں نے حدیث کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تک نہیں پہنچایا بلکہ ایک شخص نے ان میں مرسلاً روایت کیا- انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا- مگر میں ایک مٹھے (سست) اونٹ پر سوار تھا- جو سب کے پیچھے رہتا- خیر جب

فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قُلْتُ: إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَقَالٍ. قَالَ: ((أَمَعَكَ قَضِيْبٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَعْطِنِيْهِ))، فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ، فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ. قَالَ: ((بِعْنِيْهِ))، فَقُلْتُ: بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: ((بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ، قَالَ: ((أَيْنَ تُرِيْدُ؟)) قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلاَ مِنْهَا. قَالَ: ((فَهَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُكَ؟)) قُلْتُ: إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلاَ مِنْهَا، قَالَ: ((فَذَلِكَ)). فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ: ((يَا بِلاَلُ اقْضِهِ وَزِدْهُ)). فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا. قَالَ جَابِرٌ: لاَ تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُنِ الْقِيْرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ)).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گزرے (میرے پاس سے گزرے) پوچھا کون؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبداللہ- آپؐ نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میرا اونٹ بالکل مٹھا ہے- آپؐ نے فرمایا تیرے پاس چھڑی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا مجھ کو دے میں نے دی' آپ نے اس کو مارا اور ڈانٹا وہ جو اس جگہ سے چلا تو سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا- آپؐ نے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال- میں نے کہا یارسول اللہ! آپؐ ہی کا ہے' آپؐ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال- میں نے چار اشرفی کو لیا اور تو مدینہ تک اس پر سوار رہ' خیر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو میں اور طرف جانے لگا- آپؐ نے فرمایا کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے- آپؐ نے فرمایا کنواری چھوکری سے کیوں نہیں کیا وہ تجھ سے کھیلتی' اور تو اس سے کھیلتا' میں نے کہا میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا' میرا مطلب یہ تھا ایسی عورت سے نکاح کروں' جو جہاں دیدہ ہو' آپؐ نے فرمایا یہ بات ہے تو خیر جب ہم مدینہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا بلال' جابرؓ کو قیمت ادا کر دے' اور کچھ زیادہ دے انہوں نے چار اشرفیاں دیں' ایک قیراط سونا زیادہ دیا' جابر رضی اللہ عنہ نے کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک قیراط سونا زیادہ دیا تھا وہ مجھ سے جدا نہ ہوتا' ہمیشہ یہ قیراط جابر رضی اللہ عنہ کی تھیلی میں رہتا تھا-

۱۴۳۸- بَابُ وَكَالَةِ إِمْرَأَةٍ الإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

باب: کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لئے بادشاہ کو وکیل کرے

۲۱۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيْهَا. قَالَ: ((قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)).

۲۱۶۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے ابو حازم سے' انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس' اور کہنے لگی یارسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی (آپ جو جی چاہے وہ کیجئے) ایک شخص بولا' یارسول اللہ! اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے- آپؐ نے فرمایا ہم نے اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا-

۱۴۳۹- بَابُ إِذَا وَكَّلَ رَجُلاً فَتَرَكَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

باب: ایک شخص کسی کو وکیل کرے پھر وکیل کوئی بات چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے- اور اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے

وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللهِ لأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ. قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ. فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالاً، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. قَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ)). فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَولِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لاَ أَعُودُ. فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالاً، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ. قَالَ: ((أَمَا أَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ)). فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهَذَا آخِرُ ثَلاَثِ مَرَّاتٍ، إِنَّكَ تَزْعُمُ لاَ تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ

اور عثمان بن ہیثم ابو عمرو نے کہا ہم سے عوف نے بیان کیا' انہوں نے محمد بن سیرین سے بیان کیا' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا- ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر کر اناج لینے لگا' میں نے اس کو پکڑا اور میں نے کہا خدا کی قسم میں تو تجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا- وہ کہنے لگا میں محتاج ہوں بال بچے والا' اور بڑی تکلیف میں ہوں' خیر میں نے (رحم کر کے) اس کو چھوڑ دیا- جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابوہریرہ گزشتہ رات کو تیرے قیدی کا کیا حال ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے بڑی محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا مجھے رحم آیا' میں نے چھوڑ دیا- آپؐ نے فرمایا' خبردار رہ' وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا- آپؐ کے فرمانے سے مجھ کو یقین ہو گیا وہ پھر آئے گا- میں اس کی تاک میں رہا ایسا ہی ہوا وہ آن پہنچا اور لگا اناج کی لپ بھرنے' میں نے پکڑا اور کہا اب تو ضرور تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا کہنے لگا' محتاج ہوں' عیال دار ہوں اب نہیں آنے کا' پھر مجھ کو رحم آ گیا میں نے چھوڑ دیا- صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا' ابوہریرہ! اپنے قیدی کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا' میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا میں نے رحم کر کے چھوڑ دیا- آپؐ نے فرمایا خبردار ہو جاوہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا- میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا- وہ آیا اور لگا اناج کی لپ اٹھانے' میں نے پکڑا' اور کہا میں تجھ کو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا- اور یہ تیسری مرتبہ ہے- تو ہر بار کہتا ہے میں پھر نہیں آنے کا اور آئے جاتا ہے- کہنے لگا مجھ کو چھوڑ دے میں تجھ کو وہ کلمے سکھلاتا ہوں جن سے خدا تجھ کو فائدہ دے گا- میں نے کہا وہ کیا ہیں' اس نے کہا جب تو سونے

يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا. قُلْتُ: مَا هُوَ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ حَتَّى تَخْتِمَ الآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ، وَلاَ يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ. فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: ((مَا هِيَ؟)) قُلْتُ: قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ ﴿اللّٰهُ لاَإِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِيْ: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلاَ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ. تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلاَثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((ذَاكَ شَيْطَانٌ)).

کے لئے اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ ﴿اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ سے اخیر آیت تک' اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ تیرا نگہبان رہے گا- اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا- یہ سن کر میں نے اس کو چھوڑ دیا- جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگلی رات کو تیرے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے کہا میں تجھ کو کچھ کلمے سکھائے دیتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تیرا فائدہ کرے گا- میں نے اس کو چھوڑ دیا' آپؐ نے پوچھا کون سے کلمے' اس نے سکھائے' میں نے عرض کیا اس نے یہ بتایا جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو آیۃ الکرسی ﴿اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ شروع سے اخیر تک پڑھ اور کہنے لگا ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چوکیدار تجھ پر مقرر رہے گا اور شیطان تیرے پاس صبح تک نہ پھٹکے گا- اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے طالب تھے' یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو جانتا ہے تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں' آپؐ نے فرمایا وہ شیطان ہے-

١٤٤٠- بَابُ إِذَا بَاعَ الْوَكِيْلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

باب: اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بھی واپس ہو گی

٢١٦١- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلاَّمٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((جَاءَ بِلاَلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مِنْ أَيْنَ هَذَا؟)) قَالَ بِلاَلٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيءٌ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: ((أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا، عَيْنُ الرِّبَا لاَ تَفْعَلْ، وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ

٢١٦١- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے' کہا میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا' انہوں نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لے کر آئے- آپ نے ان سے پوچھا' یہ کہاں سے آئی' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میرے پاس خراب کھجور تھی' میں نے اس کے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا- آپؐ کے کھانے کے لئے' آپؐ نے یہ سن کر فرمایا ہائے ہائے یہ تو بالکل سود ہے- بالکل سود' ایسا مت کر- اگر تو آئندہ کھجور خریدنا چاہے تو پہلے اپنی کھجور بیچ ڈال' پھر عمدہ کھجور (قیمت کے بدل)

فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ)).

خرید لے-

١٤٤١- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ، وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

باب: وقف کے مال میں وکالت' اور وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود دستور کے موافق کھانا

٢١٦٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالاً. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ، يُهْدِي لِنَاسٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ)).

٢١٦٢- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو صدقے کے باب میں کتاب لکھوائی تھی' اس میں یوں ہے کہ صدقہ کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے' اور دوست کو کھلا سکتا ہے لیکن اپنے لئے روپیہ نہ جوڑے' اور ابن عمر' عمر رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو اس میں سے تحفہ بھیجتے تھے جو ان کے پاس اترتے-

١٤٤٢- بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

باب: حد لگانے کے لئے کسی کو وکیل کرنا

٢١٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا)).

٢١٦٣- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی' وہ ابن شہاب سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے وہ زید بن خالد اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے انیس بن ضحاک اسلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انیس تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر-

٢١٦٤- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: ((جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ - أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ - شَارِبًا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ)).

٢١٦٤- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی' انہوں نے ایوب سختیانی سے' انہوں نے ابن ملیکہ سے' انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لے کر آئے اس نے شراب پی تھی' آپؐ نے جو لوگ گھر میں موجود تھے' ان کو حکم دیا اس کو حد ماریں میں بھی ان لوگوں میں تھا' جنہوں نے اس کو مارا تو ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا-

١٤٤٣- باب الوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وتعاهُدِها

باب: قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور ان کی نگرانی کرنے میں

٢١٦٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا

٢١٦٥- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے' انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے' انہوں نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

أَخْبَرَتْهُ: ((قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ)).

کہا میں نے آنحضرت ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹے تھے' پھر آنحضرت ﷺ نے ان کے گلے میں ہار ڈالے- اپنے ہاتھوں سے' پھر میرے والد کے ساتھ ان کو (مکہ) روانہ کر دیا مگر جتنی چیزیں آپ کے لئے حلال تھیں' اس میں سے کوئی چیز (اس قربانی بھیجنے کی وجہ سے) آپ پر حرام نہیں ہوئی' یہاں تک کہ وہ اونٹ نحر کئے گئے-

١٤٤٤- باب إذا قال الرجلُ لوَكيلِهِ: ضَعْهُ حيثُ أَراكَ اللهُ وقال الوَكيلُ: قَدْ سَمِعْتُ ما قلتَ

باب: اگر کسی نے اپنے وکیل سے یوں کہا تم جس کام میں مناسب سمجھو اس مال کو خرچ کرو- اور وکیل نے کہا اچھا میں تمہارا کہنا سن چکا

٢١٦٦- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِي بِالْمَدِينَةِ مَالاً، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ. فَقَالَ: (بَخٍ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ. قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا، وَأَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الأَقْرَبِينَ)). قَالَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ. قَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي

۲۱۶۶- مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا میں نے امام مالکؒ کو پڑھ کر سنایا' انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے روایت کی' انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصاری لوگوں میں سب سے زیادہ مدینہ میں جائیداد رکھتے تھے' اور ان کو اپنے سب مالوں میں سے بیر حاء (باغ) بہت پیارا تھا' وہ مسجد کے سامنے تھا' آنحضرت ﷺ اس میں جایا کرتے تھے اور وہاں کا صاف پانی پیا کرتے- جب یہ آیت سورہ آل عمران کی اتری'' تم نیکی کے درجے کو نہیں پہنچو گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو- تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے پاس اٹھ کر آئے اور کہنے لگے' یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے تم نیکی کا درجہ جب تک نہ پاؤ گے جب تک اپنے پیارے مال خرچ نہ کرو گے- مجھے سب مالوں میں سے بیر حاء بہت پیارا ہے- میں آپ کیلئے اس کو خیرات کرتا ہوں- اور اس کا اجر اور ثواب اللہ تعالیٰ پاس جمع کرتا ہوں' آپ جس کام میں چاہیں اس کو لگائیں- آپ نے فرمایا واہ کیا کہتا ہے- یہ مال تو جانے والا ہے یہ مال تو جانے والا ہے- میں نے سنا جو تو نے کہا' میں مناسب سمجھتا ہوں' تو اس کو اپنے عزیزوں میں بانٹ دے- ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا' بہتر پھر اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں کو بانٹ دیا- یحییٰ بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو اسماعیل نے بھی امام مالکؒ سے روایت

عَمِّهِ)). تَابَعَهُ إِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ. وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ ((رَابِحٌ)).

کیا اور روح نے مالک سے رائح بجائے رابح کے روایت کیا یعنی یہ مال تو فائدہ دینے والا ہے۔

١٤٤٥- بَابُ وَكَالَةِ الأَمِيْنِ فِيْ الْخزَانَةِ وَنَحوها

باب: خزانچی کا خزانہ میں وکیل ہونا

٢١٦٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْخَازِنُ الأَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِقُ)) - وَرُبَّمَا قَالَ: ((الَّذِيْ يُعْطِيْ - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّرًا طيب نَفْسُهُ إِلَى الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنِ)).

٢١٦٧- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' انہوں نے برید بن عبداللہ سے' انہوں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا امانت دار خزانچی جو اپنے مالک کے حکم پر پورا پورا خوشی سے خرچ کرتا ہے یا دیتا ہے صدقہ دینے والوں میں شریک ہے (یعنی اس کو بھی صدقہ کا ثواب ملے گا)

بسم اللہ الرَّحمن الرَّحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ والمزارعةِ

کھیتی اور بٹائی کا بیان

١٤٤٦ - بَابُ فَضلِ الزَّرْعِ والغَرْسِ إِذا أُكِلَ منه. وقولهِ تعَالَى:

باب: کھیت اور میوہ دار درخت جس میں سے لوگ کھائیں-اس کے لگانے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ واقعہ میں) فرمایا

﴿أَفَرَأَيتم ما تَحرُثون، أَأَنتم تَزْرَعونهُ أَم نحنُ الزارِعونَ. لو نَشاءُ لَجَعَلْناهُ حُطَامًا﴾ [الواقعة: ٦٣-٦٥]

بتلاؤ تم جو کھیتی کرتے ہو' اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں' اگر ہم چاہیں تو اس کو چورہ کر کے رکھ دیں۔

٢١٦٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح. وحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَو يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَو إِنْسَانٌ أَو بَهِيْمَةٌ، إِلاَّ كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ)). وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ: قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٢١٦٨- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے (دوسری سند) اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی (میوہ دار) درخت لگائے یا کھیتی کرے' پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا چوپایہ جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' اور ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' ہم سے ابان نے بیان کیا' کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

١٤٤٧- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الاشتغال بآلةِ الزَّرعِ، أَوْ مُجاوَزةِ الحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

باب: کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنا یا حد سے زیادہ اس میں لگ جانا- اس کا انجام برا ہے

٢١٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمِ الْحِمصيُّ قَالَ حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الأَلْهانيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ - وَرَأَى سِكَّةً وشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ - سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يقولُ: ((لاَ يَدخُلُ هَذَا بَيْتَ قَومٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُ الذُّلَّ))

٢١٦٩- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن سالم حمصی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے محمد بن زیادہ الہانی نے انہوں نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا' انہوں نے ہل دیکھا (ناگر) اور کچھ کھیتی کا سامان' تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جس قوم میں یہ گھسا' اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل اور خوار کردے گا-

١٤٤٨- بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب: کھیت کی حفاظت کے لئے کتا رکھنا

٢١٧٠- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَمسَكَ كَلْبًا فَإِنهُ يَنقُصُ كُلَّ يَومٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلاَّ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)). قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِلاَّ كَلْبَ غَنَمٍ أَو حَرْثٍ أَو صَيْدٍ)). وقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)).

٢١٧٠- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے' انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے نیک اعمال کا ثواب قیراط روز کم ہوتا رہے گا- البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے کتا رکھ سکتا ہے- ابن سیرین اور ابو صالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت یا شکار کے لئے کتا رکھ سکتا ہے- اور ابوحازم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے البتہ شکار یا ریوڑ کا کتا رکھ سکتا ہے-

٢١٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ - رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ- قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلاَ ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَومَ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ)). قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ)).

٢١٧١- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے یزید بن خصیفہ سے' ان سے سائب بن یزید نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے سنا جو ازد شنوۃ کے قبیلے سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابی تھے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا- آپؐ فرماتے تھے جو کوئی (بے ضرورت) کتا پالے نہ کھیت کے کام کا ہو نہ بکریوں کے بچانے کے لئے' اس کے عمل کا ثواب قیراط برابر ہر روز گھٹتا جائے گا- سائب نے کہا' میں نے سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم نے خود یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا- انہوں نے کہا ہاں! اس مسجد کے مالک کی قسم (یعنی اللہ کی قسم)

١٤٤٩-بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحَرَاثَةِ

باب: کھیت کے لئے گائے بیل سے کام لینا

٢١٧٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ : لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ. قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقَالَ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لاَ رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ)). قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ.

٢١٧٢- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے کہا میں نے ابو سلمہ سے سنا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار جا رہا تھا- اتنے میں بیل نے اس کی طرف دیکھا (اللہ نے اس کو زبان دی) وہ کہنے لگا میں اس لئے پیدا نہیں ہوا میں تو کھیتی کے لئے پیدا ہوا ہوں- پھر آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے اور ایسا ہوا کہ ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا' گڈریا اس کے پیچھے گیا بھیڑیا کہنے لگا (آج تو بچا تا ہے) جس دن (مدینہ اجاڑ ہوگا) درندے ہی درندے رہ جائیں گے اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہوگا- آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ایمان لائے' ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن مجلس میں موجود نہ تھے-

١٤٥٠- بَابُ إِذَا قَالَ أَكْفِنِي مَؤُونَةَ النَّخلِ أَوْ غَيْرِهِ وتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

باب: باغ والا کسی سے کہے تو سب درختوں وغیرہ کو دیکھ لے تو اور میں میوہ شریک ہوں

٢١٧٣- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ. قَالَ: لاَ. فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمُؤونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ. قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا)).

٢١٧٣- ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا ایسا کیجئے کہ کھجور کے درخت ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں تقسیم کر دیجئے- آپ نے فرمایا نہیں ہو سکتا' تب انصار نے مہاجرین سے کہا ایسا کرو تم درختوں میں محنت کرو' ہم تم میوے میں شریک رہیں گے انہوں نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا-

١٤٥١-بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ

باب: میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ

اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کھجور کے درخت کاٹے گئے-

٢١٧٤- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ

٢١٧٤- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ

حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍ
يَحْرِيْقَ بِالْبُوَيرَةِ مُسْتَطِيْرُ

نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے ان ہی کے باغ کا نام بدیرہ تھا اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاہی کا ذکر اس شعر میں کرتے ہیں

بنی لوی کے عمائد پہ ہو گیا آسان
لگی ہو آگ بدیرہ میں ہر طرف سوزان

۱۴۵۲- بَابٌ

باب:

۲۱۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ: ((كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الأَرْضِ، قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذلك، فنهينا. وأما الذَّهَبُ والوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ)).

۲۱۷۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے' کہا ہم کو یحییٰ بن سعید نے خبر دی' انہوں نے حنظلہ بن قیس انصاری سے' انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا سب مدینہ والوں میں ہمارے کھیت بہت تھے' ہم زمین کو بٹائی پر دیا کرتے –اس شرط پر کہ زمین کے ایک معین حصے کی پیداوار ہم لیں گے تو کبھی ایسا ہوتا کہ اس حصے کی پیداوار خراب ہو جاتی باقی زمین کی اچھی رہتی اور کبھی ساری زمین کی خراب ہو جاتی اور اس حصے کی بچی رہتی اس لئے ہم کو اس سے ممانعت کی گئی اور چاندی سونے کے بدل ٹھیکہ دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہ تھا (نقدی ٹھہراؤ بالکل نہیں ہوتا تھا)

۱۴۵۳- بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

باب: آدھی یا کم وزیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَا الْمَدِيْنَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلاَّ يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَزَارَعَ عَلِيٌّ وسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ : كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَإِنْ جَاؤُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا. وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَكُوْنَ الأَرْضُ لأَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ

اور قیس نے ابو جعفر سے نقل کیا' مدینہ میں کسی مہاجر کا گھرانہ ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتے ہوں' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبدالعزیز اور قاسم اور عروہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہم کے خاندان والے اور عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان والے اور علی رضی اللہ عنہ کے خاندان والے اور ابن سیرین سب بٹائی کیا کرتے تھے اور عبدالرحمٰن بن اسود نے کہا میں عبدالرحمٰن بن یزید کا کھیتی میں شریک رہتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس شرط پر بٹائی کی اگر تخم ان کا ہو تو وہ آدھی پیداوار لیں گے –اگر تخم لوگوں کا ہو تو وہ اتنی لیں اور حسن بصری نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ ایک شخص کی زمین ہو (دوسرے کی محنت) دونوں اس میں خرچ کریں اور پیداوار

جَمِيْعًا، فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا. وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَاءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ: وَقَالَ مَعْمَرٌ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَكُوْنَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

آدھوں آدھ بانٹ لیں' اور زہری نے بھی یہی اختیار کیا اور حسن نے کہا اگر کوئی آدھوں آدھ کپاس ٹھہرا کر اس کو چنے تو کوئی برائی نہیں- اور ابراہیم نخعی اور ابن سیرین اور عطاء اور حکم اور زہری اور قتادہ رحمتہ اللہ علیہم نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں کہ جولاہے کو تہائی یا چوتھائی کپڑے کا شریک کر لیں- اور معمر نے کہا اس میں قباحت نہیں اگر جانور ایک معین مدت کے لئے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دیا جائے-

۲۱۷۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ. ثَمَانُوْنَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُوْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ. فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ؟ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الأَرْضَ)).

۲۱۷۶- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے' انہوں نے عبیداللہ عمری سے' انہوں نے نافع سے ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے خیبر کے یہودیوں سے آدھوں آدھ پیداوار پر بٹائی کر لی جو پیدا ہو اناج یا میوہ آپ اس میں سے اپنی بیبیوں کو (سال میں) سو وسق دیا کرتے' اسی (۸۰) وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں یہودیوں کو نکال کر) خیبر کی زمین تقسیم کر دی اور آپ کی بیبیوں سے کہا پانی اور زمین لو یا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملا کرتا تھا وہ لو کسی نے زمین لینا پسند کیا کسی نے کہا ہم کو وسق دیا کرو- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زمین لی تھی-

۱۴۵۴- بَابُ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِيْنَ فِي الْمَزَارَعَةِ

باب: اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد نہ کرے

۲۱۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((عَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ)).

۲۱۷۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ سے' کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر اناج ہو یا میوہ بٹائی کر لی-

۱۴۵۵- بَابٌ

باب:

۲۱۷۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ: فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى

۲۱۷۸- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے طاؤس سے کہا تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے- لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و

عَنْهُ. قَالَ: أَيْ عَمْرُو، إِنِّي أُعْطِيهِم وَأُعِينُهُمْ. وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلَكِنْ قَالَ: ((أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا)).

سلم نے بٹائی سے منع کیا ہے- طاؤس نے کہا میں لوگوں کو زمین دیتا ہوں ان کا فائدہ کرتا ہوں اور صحابہ میں جو بڑے عالم تھے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے مجھ سے کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع نہیں فرمایا البتہ یہ فرمایا اگر کوئی تم میں اپنے بھائی کو یوں ہی مفت زمین دے دے تو اس سے بہتر ہے کہ اس کا محصول لے-

١٤٥٦- بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

باب: یہودیوں سے بٹائی کرنا

٢١٧٩- حَدَّثَنَا بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا)).

۲۱۷۹- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے عبیداللہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہودیوں کے سپرد کر دیا اس شرط پر کہ وہاں محنت کریں اور جوتیں' بوئیں جو پیداوار ہو اس کا آدھا وہ لیں-

١٤٥٧- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: بٹائی میں کون سی شرطیں لگانا مکروہ ہیں

٢١٨٠- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلاً، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ: هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۲۱۸۰- ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا' کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے حنظلہ زرقی سے سنا' انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم سب مدینہ والوں سے زیادہ کھیتی کرتے تھے اور ہم میں کوئی اپنی زمین کو کرائے پر دیتا اور کہتا یہ حصہ زمین کا میں لوں گا یہ تو لے پھر کبھی ایسا ہوتا اس میں تو پیدا ہوتا اس میں کچھ نہ ہوتا' اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا-

١٤٥٨- بَابُ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذَلِكَ صَلاَحٌ لَهُمْ

باب: اگر کسی قسم کا روپیہ ان سے پوچھے بغیر کھیتی میں لگا دے ان کے فائدے کے لئے

٢١٨١- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ، فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي

۲۱۸۱- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوضمرہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا' ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا تین آدمی سفر میں جا رہے تھے' پانی برسنے لگا تو وہ

جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالاً عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ.

پہاڑ کے ایک کھوہ میں گھس گئے- ان کے گھستے ہی ایک بڑا پتھر پہاڑ سے ڈھلکا اور کھوہ کا منہ بند ہو گیا- تب تو ایک دوسرے سے کہنے لگے تو اپنے اپنے ایک اعمال کو یاد کرو- جو تم نے اللہ کے لئے کئے ہوں- شائد اللہ اس آفت کو تم پر سے ٹال دے- ان میں سے ایک کہنے لگا-

قَالَ أَحَدُهُمْ : اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى إِلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ. وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللّٰهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ. وَقَالَ الآخَرُ: اللّٰهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى أَتَيْتُهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلاَّ بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، فَفَرَجَ. وَقَالَ الثَّالِثُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ : أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَعْيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ. فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَعَاتِهَا فَخُذْ. فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ وَلاَ تَسْتَهْزِئْ بِي. فَقُلْتُ : إِنِّي لاَ أَسْتَهْزِئُ بِكَ. فَخُذْ، فَأَخَذَهُ. فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي

میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے تھے- میں ان کے لئے جانور چرایا کرتا تھا' جب شام کو گھر آتا تو دودھ نچوڑ کر پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا- پھر بچوں کو ایک دن مجھے دیر ہو گئی' میں رات تک گھر نہ آیا- جب آیا دیکھا تو ماں باپ سو گئے ہیں میں نے دودھ نچوڑا' جیسے روز نچوڑتا تھا اور دودھ لئے ہوئے ان کے سرہانے کھڑا رہا' میں نے ان کو جگانا پسند نہ کیا اور ان سے پہلے اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی پلانا مناسب نہ سمجھا- وہ میرے پاؤں کے پاس شور کرتے رہے' صبح تک یہی حال رہا یا اللہ تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ذرا سرکا دے کہ ہم آسمان تو دیکھیں- وہ پتھر ذرا سرک گیا- ان کو آسمان دکھائی دینے لگا- دوسرا کہنے لگا یا اللہ میری ایک چچازاد بہن تھی- جس سے میں بہت زیادہ محبت کرتا تھا- جتنی کہ لوگوں کو عورتوں سے محبت ہوتی ہے- میں نے اس سے برا کام کرنا چاہا اس نے نہ مانا جب میں اس کو سو اشرفیاں دوں' میں نے ان کی فکر کی' سو اشرفیاں جمع کیں - جب (میں نے برے کام کے لئے) اس کی ٹانگیں اٹھائیں تو وہ کہنے لگی' ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور میرا کنوار ناحق نہ توڑ' میں یہ سن کر (ڈر گیا) اٹھ کھڑا ہوا- اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تو اس پتھر کو ذرا اور سرکا دے' وہ سرک گیا- اب تیسرا کہنے لگا' یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر رکھا تھا ایک فرق چاول کے بدل' جب وہ اپنا کام کر چکا تو مزدوری مانگی' میں اس کو دینے لگا' اس نے نہ لی' میں نے اس سے کھیتی کی- اور اسی سے گائے بیل چرواہے رکھے (اتنی برکت ہوئی) پھر وہ مزدور آیا' کہنے لگا' خدا سے ڈر' میں نے کہا جا وہ گائے بیل چرواہے سب تیرے ہیں لے لے' اس نے کہا خدا سے ڈر- مجھ سے ٹھٹھا نہ کر- میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا' وہ سب تیرے ہیں لے لے' اس نے لے لئے- اگر تو جانتا ہے میں نے یہ کام تیری رضامندی کے لئے کیا تو باقی پتھر بھی ہٹا

فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللّٰهُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ : ((فَسَعَيتُ)).

دے- اللہ نے ہٹادیا- امام بخاری نے کہا ابن عقبہ نے نافع سے بجائے فَبَغَيتُ کے فَسَعَيتُ روایت کیا ہے-

۱۴۵۹- بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: صحابہ رضی اللہ عنہم کے اوقاف اور خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان

وأَرضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِم ومُعامَلَتِهِمْ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: ((تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لاَ يُبَاعُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ. فَتَصَدَّقَ بِهِ)).

اور آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اصل زمین کو وقف کر دے اس کو کوئی بیچ نہ سکے البتہ اس کا میوہ کھائیں- پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا-

۲۱۸۲- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ((قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَوْ لاَ آخِرُ الْمُسْلِمِيْنَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ))

۲۱۸۲- ہم سے صدقہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے خبر دی' وہ امام مالکؒ سے' وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے' انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھ کو آئندہ جو لوگ مسلمان ہوں گے ان کا خیال نہ ہوتا تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو فتح کرنے والوں میں بانٹ دیتا- جیسے آنحضرت ﷺ نے خیبر کو بانٹ دیا-

۱۴۶۰- بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

باب ناآباد (بنجر) زمین کو جو آباد کرے

وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ مَوَاتٌ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ. وَيُرْوَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَوفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ: وَلَيْسَ لِعِرقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ. وَيُرْوَى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اور حضرت علی نے کوفہ کی ویران زمین میں یہ حکم دیا- اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی ناآباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے- اور عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی مروی ہے- انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے اتنا زیادہ ہے بشرطیکہ وہ کسی مسلمان کی ملک نہ ہو اور ظالم رگ والے کا زمین میں کوئی حق نہیں ہے- اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی مروی ہے-

۲۱۸۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ)). قَالَ عُرْوَةُ : قَضَى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلاَفَتِهِ.

۲۱۸۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا جو شخص ایسی (ناآباد) زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملک نہ ہو- وہ اس کا زیادہ حق دار ہے- عروہ نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا-

١٤٦١- بَابٌ

باب:

٢١٨٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنَ الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. فَقَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ)).

٢١٨٤- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے' انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے' انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ جب رات کو (مکہ جاتے وقت) ذوالحلیفہ میں نالہ کے نشیب میں اترے تھے تو آپ سے خواب میں کہا گیا تم برکت والے میدان میں ہو- موسیٰ بن عقبہ نے کہا' سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا- جہاں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بٹھایا کرتے تھے- وہ اسی جگہ کا قصد کرتے تھے جہاں پر آنحضرت ﷺ اترے تھے- اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں تھی اس میں اور راستے کے بیچ میں-

٢١٨٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ: عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ)).

٢١٨٥- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن اسحاق نے خبر دی' انہوں نے امام اوزاعیؒ سے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا انہوں نے عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا آج کی رات ایک آنے والا (فرشتہ) میرے مالک کے پاس سے آیا اس وقت آپ عقیق میں تھے- اس نے کہا اس برکت والے نالے میں نماز پڑھ اور کہا کہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا-

١٤٦٢- بَابُ إِذَا قَالَ رَبُّ الأَرْضِ أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلاً مَعْلُومًا- فَهُمَا عَلَى تَرَاضِيهِمَا

باب: اگر زمین کا مالک کاشت کار سے یوں کہے میں تجھ کو اس وقت تک رکھوں گا جب تک اللہ تجھ کو رکھے اور کوئی مدت معین نہ کرے تو معاملہ ان کی خوشی پر رہے گا- جب چاہیں فسخ کر دیں

٢١٨٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ..)). وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: ((إِنَّ عُمَرَ بْنَ

٢١٨٦- ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے ہم کو نافع نے خبر دی' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دوسری سند) اور عبدالرزاق نے کہا ہم کو ابن جریج نے خبر دی' کہا مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا، فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ)).

یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز میں سے نکال دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا کیونکہ جب آپ خیبر والوں پر غالب ہوئے تو وہاں کی ساری زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو گئی- آپ نے چاہا یہودیوں کو وہاں سے باہر کر دیں- لیکن انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ ان کو وہاں رہنے دیں وہ کھیتی کا سارا کام کر لیں اور پیداوار میں سے آدھا حصہ لیں- آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا جب تک ہم چاہیں گے تم کو اس کام پر رکھیں گے- آخر یہودی وہاں رہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت میں) ان کو تیماء اور اریحا کی طرف جلا وطن کر دیا-

١٤٦٣- بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ

باب: آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا کھیتی باڑی' پھل پھلاڑی میں ایک دوسرے سے موافقت رکھنا (بے معاوضہ زمین دینا)

٢١٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا. قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟)) قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيعِ وَعَلَى الأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ. قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا، ازْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا. قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً)).

٢١٨٧- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو امام اوزاعیؒ نے' انہوں نے ابوالنجاشی سے جو رافع بن خدیج کے غلام تھے' انہوں نے کہا میں نے رافع بن خدیج بن رافع رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے اپنے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ہم کو ایک ایسی بات سے منع فرمایا جس میں ہمارا فائدہ تھا- رافع نے کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ سچ ہے' ظہیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا' پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو- میں نے کہا نالیوں پر جو پیداوار ہو اس پر یا چوتھائی پیداوار پر ان کو کرایہ دیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند وسق پر آپؐ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم خود ان میں کھیتی کر دیا کرو- یا کھیتی کراؤ- یا خالی پڑا رہنے دو' رافع نے کہا میں نے عرض کیا جو ارشاد وہ سنا اور مان لیا-

٢١٨٨- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ

٢١٨٨- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو امام اوزاعی نے خبر دی' انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا انصاری لوگ تہائی پاؤ آدھی پیداوار بٹائی کیا کرتے تھے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)). وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)).

کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کو (مفت) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا رہنے دے اور ربیع بن نافع ابو توبہ نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو خود دیوے (عاریت کے طور پر) ورنہ زمین خالی پڑی رہنے دے۔

۲۱۸۹- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ يُزْرَعُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلَكِنْ قَالَ: ((أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا)).

۲۱۸۹- ہم سے قبیصہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن دینار سے میں نے طاؤس سے رافع کی حدیث بیان کی' انہوں نے کہا بٹائی پر زمین دے سکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا' آپ نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کو یوں ہی مفت (کھیتی کرنے کو) زمین دے تو یہ کرایہ لینے سے بہتر ہے۔

۲۱۹۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ: ((أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ)).

۲۱۹۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کھیتوں کو آنحضرت ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور شروع معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کرایہ دیا کرتے تھے- (یعنی بٹائی پر) پھر ان کو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث سنائی گئی کہ آنحضرت ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے- تو وہ خود رافع کے پاس گئے- میں بھی ان کے ساتھ گیا ان سے پوچھا رافع نے کہا آنحضرت ﷺ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم جانتے ہو کہ ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اپنے کھیت اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو اور تھوڑی گھاس کے بدل دیا کرتے تھے۔

ثُمَّ حُدِّثْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى الأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ)).

۲۱۹۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ الأَرْضَ تُكْرَى. ثُمَّ خَشِيَ

۲۱۹۱- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث بن سعد نے' انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' مجھ کو سالم نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ ڈرے- ایسا نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ أَحْدَثَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الأَرْضِ)).

باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی ہو' اس لئے انہوں نے (احتیاطاً زمین کو بٹائی پر دینا) چھوڑ دیا-

١٤٦٤- بَابُ كِرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: نقدی ٹھہراؤ پر سونے چاندی کے بدل زمین دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الأَرْضَ البَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ.

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا بہتر کام جو تم کرنا چاہو' یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک ایک سال کے لئے کرایہ پر دو-

٢١٩٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: ((حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الأَرْضِ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ. فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ؟ فَقَالَ رَافِعٌ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ)). وَقَالَ اللَّيْثُ: وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ مِنْ ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ، لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ.

٢١٩٢- ہم سے عمرو بن خالد نے کہا' ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا' انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے' انہوں نے حنظلہ بن قیس سے' انہوں نے رافع بن خدیج- سے' انہوں نے کہا مجھ سے میرے دونوں چچاؤں نے بیان کیا' وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں زمین کو اس پیداوار کے بدل جو نالیوں پر ہو یا جس پیداوار کو زمین کا مالک چن لے' دیا کرتے تھے- آنحضرت ﷺ نے اس سے منع کیا' حنظلہ نے کہا میں نے رافع سے کہا روپیہ اشرفی کے بدل کرایہ دینا کیسا ہے؟ رافع رضی اللہ عنہ نے کہا روپیہ اشرفی کے بدل دینا قباحت نہیں- اور لیث نے کہا جس بٹائی سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا وہ ایسی ہے کہ اگر اس میں حرام حلال سمجھنے والا غور کرے تو کبھی اس کو جائز نہ کہے گا- کیونکہ اس میں دھوکہ ہے-

١٤٦٥- بَابٌ

باب:

٢١٩٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلاَلٌ ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ - وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ - أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ : أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ. قَالَ

٢١٩٣- ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے (دوسری سند) اور ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابوعامر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا' انہوں نے ہلال بن علی سے' انہوں نے عطاء بن یسار سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کر رہے تھے- آپ کے پاس ایک جنگل کا رہنے والا بیٹھا تھا- کہ جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت مانگے گا- پروردگار فرمائے گا کیا تو جو چاہتا ہے' وہ تیرے پاس نہیں' وہ عرض کرے گا بے شک

فَبَذَرَ، فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. فَيَقُولُ اللَّهُ: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لاَ يُشْبِعُكَ شَيْءٌ. فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ لاَ تَجِدُهُ إِلاَّ قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ. وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

ہے- مجھ کو کھیتی کرنا پسند ہے- خیر وہ بیج ڈالے گا- اور پلک مارتے وہ اگ آئے گا- اور سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے لائق ہو جائے گا- پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا- اللہ تعالیٰ فرمائے گا- آدمؑ کے بیٹے لے (اب خوش ہو) تیرا پیٹ بھرنے والا نہیں' یہ سن کر وہ جنگلی کہنے لگا یہ شخص یا قرشی ہو گا یا انصاری وہی کھیتی کیا کرتے ہیں اور ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ ہیں ہی نہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے-

١٤٦٦- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

باب: درخت بونے کا بیان

٢١٩٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ - لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلاَ وَدَكٌ - فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلاَ نَقِيلُ إِلاَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ)).

٢١٩٤- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا' انہوں نے ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا' انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے بیان کیا' انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا' ہم کو جمعہ کے دن خوشی ہوا کرتی' ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں لیتی جن کو ہم اپنے باغ کی مینڈوں پر بو دیا کرتے- وہ ایک ہانڈی میں ان کو پکاتی' اوپر سے تھوڑے دانے جوے ڈال دیتی ابو حازم نے کہا میں یہی جانتا ہوں کہ سہل رضی اللہ عنہ نے کہا نہ اس میں چربی ہوتی نہ چکنائی' پھر ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کی ملاقات کو جاتے' وہ ہمارے سامنے یہ کھانا لاتی ہم کو اس لئے جمعہ کی خوشی ہوا کرتی' اور جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور سوتے-

٢١٩٥- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ، وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ. وَيَقُولُونَ: مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ لاَ يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

٢١٩٥- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور آخر اللہ تعالیٰ سے مجھ کو ملنا ہے- (میں جھوٹ بولوں گا تو سزا یہ ہو گی) کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے- اور بات یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازاروں میں بیچ کھوچ کرتے رہتے' اور میرے بھائی انصار وہ اپنے باغوں میں محنت کرتے- اور میں ایک مفلس قلاش آدمی تھا- رات دن پیٹ بھر گیا تو بس آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتا میں اس وقت موجود رہتا جب یہ لوگ غائب ہوتے- اور میں یاد رکھتا یہ لوگ (اپنے کام کاج کی وجہ سے) بھول جاتے اور (ایک وجہ یہ بھی ہوئی

يَوْمًا : لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ - حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ - ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَ الَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا. وَا اللهِ لَو لاَ آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ - إِلَى قَوْلِهِ:- الرَّحِيْمِ﴾.

کہ) آنحضرت ﷺ نے ایک دن فرمایا جو کوئی تم میں اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو ختم کروں' پھر اسکو سمیٹ کر اپنے سینے سے لگائے تو وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولنے کا- یہ سن کر میں نے اپنی چادر بچھادی- بس وہی چادر میرے پاس تھی اور کوئی کپڑا نہ تھا- یہاں تک کہ آنحضرت نے اپنی تقریر ختم کی- پھر سمیٹ کر میں نے اسکو اپنے سینے سے لگالیا- قسم اسکی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں آپ کی تقریر سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا' اور قسم خدا کی اگر قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ سے الرَّحِيْم تک تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا-

٤٢- كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

کتاب مساقات کے بیان میں

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٤٦٧- بَابُ فِي الشُّرْبِ وَقَوْلِهِ اللهِ تَعَالَى:

باب: کھیتوں اور باغوں کے لئے پانی میں سے اپنا حصہ لینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مومنون میں) فرمایا

﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلاَ يُؤْمِنُوْنَ﴾ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُوْنَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَو لاَ تَشْكُرُوْنَ﴾. الأُجَاجُ: الْمُرُّ، الْمُزْنُ السَّحَابُ.

ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی- کیا وہ اس کا یقین نہیں کرتے- اور (سورۂ واقعہ میں) فرمایا بھلا بتلاؤ پانی جو تم پیتے ہو' تم نے اس کو ابر میں سے اتارا' یا ہم اس کے اتارنے والے ہیں- اگر ہم چاہیں تو اس کو کھارا کڑوا کر دیں' پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے- اجاج کہتے ہیں کڑوے کو اور مزن ابر کو-

١٤٦٨- بَابُ فِي الشُّرْبِ وَمَنْ رَأَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ

باب: جو کہتا ہے پانی کا حصہ خیرات اور ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے

وَقَالَ عُثْمَانُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُوْنُ دَلْوُهُ فِيْهَا كَدِلاَءِ الْمُسْلِمِيْنَ)) فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

خواہ وہ بٹا ہو یا بن بٹا- (مشترک) اور حضرت عثمانؓ نے کہا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کون ایسا ہے جو رومہ کا کنواں مول لے' پھر آپ بھی اپنا ڈول اس میں اسی طرح ڈالے جیسے اور مسلمان ڈالیں (یعنی اس کو وقف کردے) آخر حضرت عثمانؓ نے اس کو خریدا-

٢١٩٦- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ

٢١٩٦- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان

حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ القَوْمِ وَالأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ يَا غُلَامُ: ((أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الأَشْيَاخَ؟)) قَالَ : مَا كُنْتُ لأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ . فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

نے' کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے پاس ایک پیالہ (دودھ پانی کا) لایا گیا- آپ نے اس میں سے پیا اور آپ کے داہنے طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا- بائیں طرف عمر والے لوگ تھے' آپ نے فرمایا او لڑکے! تو اس کی اجازت مجھ کو دیتا ہے کہ پہلے یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں ؟ اس نے کہا میں تو آپ کا جھوٹا جو میرا حصہ ہے وہ اور کسی کو پہلے نہیں دوں گا- آخر آپ نے یہ پیالہ اسی کو دیا-

۲۱۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: ((حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، شَاةٌ دَاجِنٌ - وَهُوَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ، فَأَعْطَى رَسُولَ اللهِ ﷺ القَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ، حَتَّى إِذَا نَزَعَ القَدَحَ عَنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُوبَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ - وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الأَعْرَابِيَّ - أَعْطِ أَبَابَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ: الأَيْمَنَ فَالأَيْمَنَ)).

۲۱۹۷- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے' کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے بیان کیا' کہا ایک بکری انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں پلی ہوئی تھی' اس کا دودھ آنحضرت ﷺ کے لئے دوہا گیا اور اس میں اس کنویں کا پانی ملا دیا گیا جو انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا' پھر آنحضرت ﷺ کو اس کا پیالہ (پینے کے لئے) دیا گیا- آپ نے اس میں سے پیا- جب پیالہ منہ سے جدا کیا' دیکھا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی بائیں طرف بیٹھے ہیں' اور ایک گنوار آپ کی داہنی طرف بیٹھا ہے- حضرت عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار کو نہ دے دیں- انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (پہلے) ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیجئے جو آپ کے پاس بیٹھے ہیں- آپ نے پہلے اس گنوار کو دیا اور فرمایا داہنی طرف والا زیادہ حق دار ہے پھر جو اس کی داہنی طرف ہو-

۱۴۶۹- بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى ،لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ))

باب: جس کا پانی ہے وہ سیراب ہونے تک پانی کا زیادہ حق دار ہے- کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ نہ روکا جائے

۲۱۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلأُ)).

۲۱۹۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے' انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو وہ اس لئے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس ہو وہ بھی رکی رہے-

۲۱۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۱۹۹- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے' انہوں

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((لاَ تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلأِ)).

نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حاجت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ روکو کہ جو گھاس ضرورت سے زیادہ ہے وہ بھی روکو-

١٤٧٠- بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

باب: کوئی شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اس پر تاوان نہ ہوگا

٢٢٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

٢٢٠٠- ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو حصین سے' انہوں نے ابو صالح سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان سے جو نقصان ہو اس کا تاوان نہ ہوگا' اسی طرح کنویں سے اسی طرح جانور اور گڑے ہوئے مال میں پانچواں حصہ دینا ہوگا-

١٤٧١- بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ، وَالْقَضَاءِ فِيهَا

باب: کنویں میں جھگڑا اور اس کا فیصلہ کرنا

٢٢٠١- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ الآيَةَ فَجَاءَ الأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ! كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي، فَقَالَ لِي: شُهُودُكَ، قُلْتُ مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: ((فَيَمِينُهُ)). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ. فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ. فَأَنْزَلَ اللهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ)).

٢٢٠١- ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی شخص کا مال مارے تو وہ اللہ سے جب ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا- پھر (سورۂ آل عمران کی یہ آیت) اللہ نے اتاری' جو لوگ اللہ کے عہد کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مال مول لیتے ہیں- (اخیر آیت تک) پھر اشعث آئے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود تم سے کیا بیان کرتے ہیں- یہ آیت تو میرے باب میں اتری ہے- ہوا یہ تھا کہ میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (اس کا جھگڑا ہوا) آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے کہا گواہ نہیں ہیں- آپ نے فرمایا تو پھر دوسرے فریق سے قسم لے لے' میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھالے گا- اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت اتاری-

١٤٧٢- بَابُ إِثْمِ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

٢٢٠٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ، فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامَهُ لاَ يُبَايِعُهُ إِلاَّ لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ. وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾)).

باب: جو شخص مسافر کو پانی نہ دے اس کا گناہ

٢٢٠٢- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے' انہوں نے اعمش سے انہوں نے کہا' میں نے ابوصالح سے سنا وہ کہتے تھے' میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا- ایک تو وہ شخص جس کے پاس راہ میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو' وہ مسافر کو نہ دے' دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت کرے دنیا کی غرض سے' اگر وہ کچھ دے (دنیا کا فائدہ ہو) تب تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے' تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا اسباب بازار میں بتلائے اور کہے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' مجھ کو اس کی قیمت یہ ملتی تھی- (لیکن میں نے نہ دیا) پھر کوئی شخص اس کو سچا سمجھے (اور دھوکے میں آکر خریدے) بعد اس کے آپؐ نے یہ آیت پڑھی جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سامال مول لیتے ہیں-

١٤٧٣- بَابُ سَكْرِ الأَنْهَارِ

باب: نہر کا پانی روکنا

٢٢٠٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَدَّثَهُ ((أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ - فَأَبَى عَلَيْهِ. فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)). فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: إِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ. فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)).

٢٢٠٣- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے' انہوں نے عروہ سے' انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے' ایک انصاری مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوام سے حرہ کی ندی میں جھگڑا کیا- جس کا پانی (مدینہ کے لوگ) کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے- انصاری (زبیر سے) کہنے لگے' پانی کو بہنے دو (روکتے کیوں ہو؟) زبیر نے نہ مانا پھر دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا' آپؐ نے زبیر سے فرمایا اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی پلا لے- پھر اپنے ہمسایہ کی زمین میں پانی چھوڑ دے- یہ سن کر انصاری غصے ہوا- کہنے لگا' کیوں نہیں- زبیر آپؐ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں نا! آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا' فرمایا اے زبیر! اپنے درختوں کو پلا پھر پانی روکے رہ- یہاں تک کہ منڈیروں تک بھر آئے- زبیر نے کہا قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں (سورہ نساء کی)

فَقَالَ الزُّبَيْرِ: وَاللهِ إِنِّي لأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾.

یہ آیت قسم تیرے مالک کی ان کا ایمان پورا نہ ہوگا- جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں' اسی بارہ میں نازل ہوئی-

١٤٧٤- بَابُ شَرْبِ الأَعْلَى قَبْلَ الأَسْفَلِ

باب: جس کا کھیت بلندی پر ہو پہلے وہ پانی پلائے

٢٢٠٤- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: ((خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ)) فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ. فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ يَبْلُغُ الْمَاءُ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ)). فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَأَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ : ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾.

۲۲۰۴- ہم سے عبدان نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو معمر نے' انہوں نے زہری سے' انہوں نے عروہ سے' انہوں نے کہا ایک انصاری مرد نے زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا زبیر! تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی چھوڑ دے- انصاری نے کہا ہاں وہ آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے نا! تب آپ نے فرمایا زبیر! اپنے درختوں کو پانی دے پھر پانی کو روکے رہ' یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک آجائے- زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ آیت تو' قسم تیرے پروردگار کی وہ مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں' اسی باب میں اتری-

١٤٧٥- بَابُ شِرْبِ الأَعْلَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ

باب: بلند کھیت والا ٹخنوں تک بھر لے

٢٢٠٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: ((أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ يَسْقِي النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ - فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ - ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ)). فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ. فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ -وَاسْتَوْعِي لَهُ حَقَّهُ)). فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ إِنْ هَذِهِ الآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا

۲۲۰۵- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو مخلد نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ کو ابن جریج نے خبر دی' انہوں نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا' انہوں نے عروہ بن زبیر سے' ایک انصاری مرد نے حرہ کی ندی میں جس سے کھجور کے درختوں میں پانی دیا کرتے زبیر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا- آپؐ نے فرمایا (انصاری کی رعایت کی) زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے- پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے- انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں- یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا- (آپ کو غصہ آگیا) آپؐ نے فرمایا زبیر! اپنے درختوں کو پانی پلا' پھر پانی روکے رہ یہاں تک کہ وہ کھیت کی منڈیروں تک آجائے- اور زبیر رضی اللہ عنہ کا جو واجبی حق تھا وہ آپؐ نے دلا دیا- زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے' خدا کی قسم! یہ آیت فَلاَ

شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَقَدَّرَتِ الأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ)) وَكَانَ ذَلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

وَرَبِّكَ ' اخیر تک اسی باب میں اتری' ابن شہاب نے کہا' انصار اور دوسرے لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے یہ فرمانے کا کہ پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ مینڈھیوں تک پہنچے- یہ اندازہ کیا یعنی پانی ٹخنوں تک بھر جائے-

١٤٧٦- بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

باب: پانی پلانے کا ثواب

٢٢٠٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي. فَمَلأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ : ((فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)). تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ.

٢٢٠٦- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے سمی سے' انہوں نے ابو صالح سے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایسا ہوا' ایک شخص (رستے میں) جا رہا تھا اس کو زور کی پیاس لگی وہ کنویں میں اترا اور پانی پیا اندر سے نکلا' دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے- اس نے اپنے دل میں کہا' آخر اس پر بھی وہی تکلیف ہو گی جو مجھ پر تھی' اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اس کو بخش دیا- یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا جانوروں کو پانی پلانے میں بھی ہم کو ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے-

٢٢٠٧- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلاَةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ: ((دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ؟ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ- تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ. قَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا)).

٢٢٠٧- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم سے نافع بن عمر نے' انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے سورج گہن کی نماز پڑھی' (پھر نماز کے بعد) فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا' پروردگار کیا میں بھی دوزخ والوں میں ہوں' اتنے میں میں نے ایک عورت دیکھی' میں سمجھتا ہوں ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی' آپؐ نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ فرشتوں نے کہا اس نے دنیا میں بلی کو باندھ رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی-

٢٢٠٨- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا،

٢٢٠٨- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا' کہا مجھ سے امام مالک نے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو اس لئے عذاب ہوا اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا- یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی- وہ عورت

فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، قَالَ:فَقَالَ:- وَاللّٰهُ أَعْلَمُ-: لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِيْنَ حَبَسْتِيهَا، وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَأَكَلَتْ مِن خَشَاشِ الأَرْضِ)).

دوزخ میں گئی' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے نہ تو نے اس کو قید میں کھانا پانی دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر (اپنا پیٹ بھر) لیتی-

١٤٧٧- بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الحَوضِ وَالقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

باب: حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے (جو بچے وہ دوسروں کو دے)

٢٢٠٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((أُتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ هُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، وَالأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ: ((يَا غُلاَمُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الأَشْيَاخَ؟)) فَقَالَ: مَا كُنْتُ لأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

۲۲۰۹- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابو حازم سے' انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت کے پاس (دودھ کا) ایک پیالہ لایا گیا- آپؐ نے اس میں سے پیا اور آپؐ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو سب لوگوں میں کم سن تھا- اور بائیں طرف عمر والے لوگ تھے- آپؐ نے فرمایا' لڑکے تو یہ اذن دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں؟ وہ کہنے لگا میں تو آپ کا جھوٹا اپنے حصہ کا کسی کو دینے والا نہیں یارسول اللہ! آخر آپؐ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا-

٢٢١٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لأَذُودَنَّ رِجَالاً عَنْ حَوضِي كَمَا تَذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الإِبِلِ عَنِ الْحَوضِ)).

۲۲۱۰- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے' کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے- انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے- میں تو (قیامت کے دن) اپنے حوض پر سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانک دوں گا- جیسے پرائے اونٹ حوض پر سے نکال دیئے جاتے ہیں-

٢٢١١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخبَرَنَا عبدُ الرَّزاقِ أَخبَرَنَا مَعْمَرٌ عن أَيوبَ وكثيرِ بنِ كَثِيرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا. وَأَقْبَلَ جُرهُمُ فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَلاَ حَقَّ

۲۲۱۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے خبر دی' انہوں نے ایوب اور کثیر بن کثیر سے' ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا' انہوں نے سعید بن جبیر سے' کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسماعیلؑ کی ماں (حضرت حاجرہ) پر رحم کرے' اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتیں (اس کے گرد منڈیر نہ اٹھاتیں) یا یوں فرمایا اگر وہ زم زم سے چلو بھر بھر کر نہ لیتیں تو وہ ایک بہتا چشمہ ہوتا اور جرہم قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے' کہنے لگے تم ہم کو اپنے پاس اترنے کی اجازت دیتی ہو' انہوں نے کہا اچھا! لیکن پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں' انہوں نے کہا

لَكُمْ فِي الْمَاءِ. قَالُوا : نَعَمْ)).

بے شک-

۲۲۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَائِهِ فَيَقُولُ اللهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ)). قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - غَيْرَ مَرَّةٍ - عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۱۲- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے عمرو بن دینار سے' انہوں نے ابو صالح سمان سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات بھی نہیں کرنے کا' نہ ان کی طرف نظر التفات کرے گا ایک وہ شخص جس نے جھوٹی قسم کھائی' مجھ کو اس سامان کے اتنے روپے ملتے تھے حالانکہ اس سے کم ملتے تھے- دوسرے جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی ایک مسلمان مرد کا مال مار لینے کو- تیسرے وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا- اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا' تو نے اس پانی کو روک رکھا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا- آج میں اپنا فضل تجھ سے روک لیتا ہوں- علی بن مدینی نے کہا' اس حدیث کو ہم سے سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا' عمرو بن دینار سے' انہوں نے ابو صالح سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے-

۱۴۷۸- بَابُ لاَ حِمَى إِلاَّ لِلهِ وَرَسُولِهِ ﷺ

باب: رمنہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی محفوظ نہیں کر سکتا

۲۲۱۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لاَ حِمَى إِلاَّ لِلهِ وَلِرَسُولِهِ)). وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ، وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ.

۲۲۱۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یونس سے' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے' انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ صعب بن جثامہ لیثی نے کہا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمنہ اللہ یا اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) محفوظ کر سکتا ہے- اور امام بخاریؒ نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو محفوظ کیا- اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرف اور ربذہ کو-

۱۴۷۹- بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَ الدَّوَابِّ مِنَ الأَنْهَارِ

باب: نہروں میں سے آدمی اور جانور پانی پی سکتے ہیں

۲۲۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

۲۲۱۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے ابو صالح

أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلاَ ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ. وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ)). وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ: ((مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلاَّ هَذِهِ الآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾)).

روغن فروش سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا گھوڑے ایک کے لئے ثواب ایک کے لئے بچاؤ اور ایک پر وبال' جس کے لئے ثواب ہیں وہ تو وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لئے) ان کو باندھ رکھے' ان کی رسی کسی رہنے یا باغ میں لمبی کر دے وہ اپنی رسی کی لمبائی جہاں تک اس رہنے یا باغ میں چریں اس کے لئے نیکیاں ہوں گی- اگر ان کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ ایک بلندی یا دو بلندی تک دوڑ جائیں تو ان کے قدم اور ان کی لیدیں سب اس کے لئے نیکیاں ہوں گی- اگر وہ کسی ندی پر سے گزریں وہاں پانی پی لیں' گو ان کے مالک کا ارادہ پلانے کا نہ ہو' تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی- ایسے شخص کے لئے تو گھوڑے ثواب ہی ثواب ہیں- جس کے لئے بچاؤ ہیں وہ وہ شخص ہے جس نے روپیہ کمانے کے لئے' اور سوال سے بچنے کے لئے ان کو باندھا' پھر ان کی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ کا جو حق ہے' اس کو نہ بھولے' تو ایسے شخص کے لئے گھوڑے بچاؤ ہیں- عذاب اور وبال' اس شخص پر ہیں جو اترانے اور دکھانے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے باندھے ہوں اور آنحضرت ﷺ سے گدھوں کو پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا گدھوں کے باب میں تو مجھ پر کچھ نہیں اترا- مگر (سورۂ اذا زلزلت کی) یہ جامع آیت جو کوئی رتی برابر بھلائی کرے گا' وہ (قیامت کے دن) اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے گا وہ بھی دیکھ لے گا-

۲۲۱۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَشَأْنُكَ بِهَا)). قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)). قَالَ فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)).

۲۲۱۵- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے' انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا' انہوں نے زید بن خالد جہنی سے' انہوں نے کہا' ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کو پوچھا- آپؐ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھن پہچان رکھ' پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ اگر اس کا مالک آ گیا تو خیر ورنہ جو چاہے وہ کر' اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری آپؐ نے فرمایا' وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی' اس نے بھولا بھٹکا اونٹ پوچھا- آپؐ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض ہے- اس کے ساتھ مشک اور موزہ سب موجود ہے- پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے اس کو لے لے-

۱۴۸۰- بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ

باب: لکڑی گھاس بیچنا

۲۲۱۶- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحبُلاً فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكُفَّ اللهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ مُنِعَ)).

۲۲۱۶- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا' اگر تم میں کوئی ایک رسی لے اور لکڑی کا گٹھا لا کر بیچے- اس سے اپنا گزر کرے اور اپنی عزت بچائے تو اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے' وہ دیں یا نہ دیں-

۲۲۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ)).

۲۲۱۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے' انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے ابو عبید سے' جو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام تھے- انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں کوئی اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاد کر لائے تو اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے' وہ اس کو دے یا نہ دے-

۲۲۱۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: ((أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى، فَأَنَخْتُهَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لأَبِيعَهُ، وَمَعِيَ صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ. فَقَالَتْ: أَلاَ يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ، فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا- قُلْتُ لاِبْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ. قَالَ: قَدْ

۲۲۱۸- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم کو ہشام نے خبر دی' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' کہا مجھ کو ابن شہاب نے خبر دی' انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہم سے' انہوں نے اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا بدر کے دن جو لوٹ کا مال ملا- اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک جوان اونٹنی پائی اور ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عنایت فرمائی- میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری آدمی کے دروازے پر بٹھایا- میرا قصہ یہ تھا کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں' اس کو بیچوں- میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا- اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جو میں نکاح کرنے والا تھا' اس کا ولیمہ کروں- اس وقت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے- اور گانے والی گا رہی تھی' اس نے یہ مصرع گایا' اٹھو! حمزہ فربہ جوان اونٹنیاں' یہ سن کر حمزہ تلوار لے کر لپکے' ان کے کوہان کاٹ لئے' ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے' اور کلیجیاں نکال لیں- ابن جریج نے ابن شہاب سے پوچھا اور کوہان انہوں نے

جَبَّ أَسنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَنَظَرْتُ إِلَى مَنظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلاَّ عَبِيدٌ لآبَائِي! فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ)).

کہا کوہان بھی کاٹ کر لے گئے- ابن شہاب نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی وہ گئے' کہتے ہیں میں نے ایک ایسا واقعہ دیکھا جس سے میں گھبرا گیا- میں اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا- اور آپ کو سارا قصہ کہہ سنایا' آپ کے پاس اس وقت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے' آپ چلے زید بھی آپ کے ساتھ اور میں بھی گیا' حمزہ کے پاس پہنچے- آپ ان پر غصے ہوئے- حمزہ نے (جو نشہ میں تھے) آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے تم ہو کیا میرے باپ دادا کے غلام ہو- یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے پاؤں لوٹے وہاں سے تشریف لے گئے جب تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی-

۱۴۸۱- بَابُ الْقَطَائِعِ

باب: جاگیر مقطعہ دینے کا بیان

۲۲۱۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْطَعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا. قَالَ: ((سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي)).

۲۲۱۹- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' کہا ہم سے حماد بن زید نے' انہوں نے یحییٰ بن سعید سے' انہوں نے کہا' میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت ﷺ نے انصاری لوگوں کو بحرین کے ملک میں جاگیر مقطعے دینا چاہے- انہوں نے عرض کیا جب لیں گے کہ بھائی مہاجرین کو بھی ویسے ہی جاگیر مقطعے سرفراز فرمایئے- آپ نے فرمایا (بات یہ ہے) تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے- تو مجھ سے ملے تک صبر کئے رہنا-

۱۴۸۲- بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

باب: جاگیر مقطعوں کی سند لکھ دینا

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي)).

اور لیث نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا- اس لئے کہ بحرین میں ان کو جاگیر دے دیں' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ دیتے ہیں' تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی ویسے ہی جاگیروں کی سندیں لکھ دیجئے- آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا- اور ارشاد ہوا تم میرے بعد دیکھو گے دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے تو مجھ سے ملے تک صبر کیئے رہنا-

١٤٨٣- بَابُ حَلْبِ الإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ

٢٢٢٠- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مِنْ حَقِّ الإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ)).

باب: پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوہنا

٢٢٢٠- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے' کہا مجھ سے میرے والد نے' انہوں نے ہلال بن علی سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا اونٹنیوں کا یہ حق ہے کہ ان کا دودھ پانی کے پاس دوہا جائے۔

١٤٨٤- بَابِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ نَخْلٍ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ بَاعَ نَخْلاً بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، فَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ، وَكَذَلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ)).

باب: باغ میں گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے پیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بیچنے والے ہی کا ہے' اور جب تک وہ آپ امیوہ اٹھالے اس کو وہاں جانے اور درخت کو پانی پلانے کا حق ہوگا اور ایسا ہی عریہ والے کو بھی۔

٢٢٢١- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ: ((مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)). وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ.

٢٢٢١- ہم کو عبداللہ بن یوسف نے خبر دی' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپ فرماتے تھے جو کوئی پیوند لگانے کے کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ (جو درخت پر ہو) بائع کا ہوگا- مگر جب خریدار اس کی شرط کرلے اور جو کوئی مال والا غلام خریدے تو مال بائع کا ہوگا مگر جب خریدار شرط کرلے- یہ حدیث امام مالکؒ سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے اس میں صرف غلام کا ذکر ہے۔

٢٢٢٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا))

٢٢٢٢- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عرایا کی اجازت دی اندازکر کے خشک کھجور ان کے بدل دینے کی۔

٢٢٢٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

٢٢٢٣- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن جریج سے' انہوں نے عطاء بن ابی

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا)).

رباح سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا- اور میوے کے بیچنے سے جب اس کی پختگی نہ کھلی ہو- اور آپ نے یہ حکم دیا کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو نہ بیچا جائے مگر روپیہ اشرفی کے بدل' البتہ عرایا کی اجازت دی-

۲۲۲۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ)).

۲۲۲۴- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے داؤد بن حصین سے بیان کیا' انہوں نے ابو سفیان (وہب) سے جو ابی احمد کے غلام تھے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت دی اتنے ہی کھجور کے بدل اندازے سے جب پانچ وسق کے انداز یا پانچ وسق ہو' یہ شک داؤد بن حصین نے کی-

۲۲۲۵- حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ . . مِثْلَهُ.

۲۲۲۵- ہم سے زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ابواسامہ نے خبر دی' کہا مجھ کو ولید بن کثیر نے خبر دی کہا مجھ کو بشیر بن یسار نے' جو بنی حارثہ کے غلام تھے- ان سے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ دونوں سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا- یعنی درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدل بیچنے سے' البتہ عرایا والوں کو اس کی اجازت دی- امام بخاری نے کہا' ابن اسحاق نے کہا مجھ سے بشیر نے ایسی ہی حدیث بیان کی-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

۱۴۸۵- باب فِي الْإِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحجر والتفليس

باب: قرض لینے اور قرض ادا کرنے اور حجر کرنے اور مفلسی منظور کرنے کے بیان میں

۱۴۸۵- باب مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وليسَ عندَه ثَمَنُهُ، أَو لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

باب: جو شخص قرض کوئی چیز خریدے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو

۲۲۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

۲۲۲۶- ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی' وہ مغیرہ سے' وہ شعبی سے' وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما

اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (كَيْفَ تَرَى بَعِيْرَكَ؟ أَتَبِيْعُنِيْهِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ. فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ)).

سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد کیا- آپ نے فرمایا تیرا اونٹ کیسا ہے؟ تو اس کو بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! بیچتا ہوں- آخر میں نے آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا' جب آپ مدینہ میں آئے تو میں اونٹ لے کر آپ کے پاس پہنچا- آپ نے مجھے اس کی قیمت دے دی-

۲۲۲۷- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: ((تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ)).

۲۲۲۷- ہم سے معلّٰی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے' کہا ہم سے اعمش نے' انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا- انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا وعدے پر اور اپنی لوہے کی زرہ قیمت کے بدل اس کے پاس رکھ دی-

۱۴۸۷- بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا، أَوْ إِتْلاَفَهَا

باب: جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے لے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے (برباد کرنے کو)

۲۲۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ إِتْلاَفَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ)).

۲۲۲۸- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا' انہوں نے ثور بن زید سے' انہوں نے ابوالغیث سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال اس نیت سے لے لے کہ اس کو ادا کرے گا تو اللہ اس کی طرف سے ادا کر دے گا- اور جو اسکو تباہ کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اسکو تباہ کر دے گا-

۱۴۸۸- بَابُ أَدَاءِ الدُّيُوْنِ، وَقَالَ اللهُ تَعَالَى:

باب: قرضوں کا ادا کرنا- اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا

﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا، وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، إِنَّ اللهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ، إِنَّ اللهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا﴾

اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں ان کو ادا کرو- اور جب تم لوگوں کا جھگڑا ہو فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو- اللہ تعالیٰ جو تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہے اور سب کچھ سنتا دیکھتا ہے-

۲۲۲۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ

۲۲۲۹- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب (عبدربہ) نے' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے زید بن وہب سے' انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں

النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أُحُدًا - قَالَ: ((مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يَحُوْلُ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ دِيْنَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ)). ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الأَكْثَرِيْنَ هُمُ الأَقَلُّوْنَ، إِلاَّ مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا))- وَأَشَارَ أَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - ((وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ)). وَقَالَ: ((مَكَانَكَ))، وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوتًا، فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ. ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ. فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، الَّذِي سَمِعْتُ - أَوْ قَالَ: الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ - قَالَ: ((وَهَلْ سَمِعْتَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ)).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا- آپؐ نے احد کا پہاڑ جب دیکھا تو فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ سارا سونے کا ہو جائے' اور پھر اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے' مگر وہ دینار رہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ لیا ہو- پھر فرمایا دیکھو جو دولت مند ہیں وہی محتاج ہیں' مگر جو اس طرح خرچ کریں- ابوشہاب راوی نے سامنے اور داہنے بائیں اشارہ کیا اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں اور فرمایا یہیں ٹھہرا رہ آپؐ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے- میں نے کچھ آواز سنی' اور چاہا ادھر جاؤں پھر مجھ کو آپؐ کا فرمانا یاد آیا کہ یہیں ٹھہرا رہ- جب تک میں تیرے پاس آؤں- جب آپؐ تشریف لائے تو میں نے پوچھا' یہ آواز کیا تھی؟ جو میں نے سنی تھی- آپؐ نے فرمایا تو نے سنی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا ہوا یہ کہ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے- اور کہنے لگے' تمہاری امت کے لوگوں میں سے جو کوئی مر جائے وہ شرک نہ کرتا ہو' تو جنت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو (زنا اور چوری) انہوں نے کہا ہاں-!

۲۲۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلاَثٌ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلاَّ شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ)). رَوَاهُ صَالِحٌ وَعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ)).

۲۲۳۰- ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے والد نے' انہوں نے یونس سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو' تب بھی مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ تین دن گزر جائے' اور اس میں سے کچھ سونا میرے پاس رہے' ہاں قرض ادا کرنے کے لئے کچھ میں رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے' اس حدیث کو صالح اور عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا-

۱۴۸۹- بَابُ اسْتِقْرَاضِ الإِبِلِ

باب: اونٹ قرض لینا

۲۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً تَقَاضَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ: ((دَعُوْهُ فَإِنَّ

۲۲۳۱- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو سلمہ بن کہیل نے خبر دی' انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ ہمارے گھر میں بیان کرتے تھے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ایک شخص نے (عرباض یا دوسرا کوئی) آنحضرت ﷺ سے تقاضا کیا اور سخت کلامی کی' آپؐ کے اصحاب نے اس کو سزا دینا چاہا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا جانے دو- جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی

لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً))، وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيْرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ. وَقَالُوا: لاَ نَجِدُ إِلاَّ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: ((اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ، فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

باتیں کہہ سکتا ہے- ایک اونٹ خریدو' اس کو دے دو- لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس کا اونٹ تو نہیں ملتا' اس سے بڑھیا ملتا ہے' آپؐ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو' تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھے طور سے ادا کریں-

۱۴۹۰- بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

باب: نرمی سے تقاضا کرنے کا ثواب

۲۲۳۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَاتَ رَجُلٌ! فَقِيْلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ. فَغُفِرَ لَهُ)). قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۲۳۲- ہم سے مسلم نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے عبدالملک سے' انہوں نے ربعی بن حراش سے' انہوں نے حذیفہؓ سے' انہوں نے کہا' میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا (تیرے پاس کوئی نیکی ہے) وہ کہنے لگا' میں بیوپاری آدمی اتنا تھا کہ مالدار کو میں مہلت دیتا تھا اور نادار کو معاف کر دیتا تھا' آخر وہ بخشا گیا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے-

۱۴۹۱- بَابُ هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ؟

باب: قرضے کے اونٹ کے بدل اس سے بڑھیا اور زیادہ عمر کا اونٹ دینا

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ بَعِيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَعْطُوهُ)). فَقَالُوا: مَا نَجِدُ إِلاَّ سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً)).

۲۲۳۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا' انہوں نے یحییٰ بن قطان سے' انہوں نے سفیان ثوری سے' انہوں نے کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا' انہوں نے ابو سلمہ سے کہا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' ایک (گنوار) شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور ایک اونٹ کا تقاضا آپؐ پر کرنے لگا' آپؐ نے فرمایا اس کا اونٹ دو' لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود ہے تب وہ شخص کہنے لگا آپ نے میرا پورا حق دے دیا- اللہ آپ کو پورا ثواب دے- آپؐ نے فرمایا وہی اونٹ دے دو- اچھے وہی لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں-

۱۴۹۲- بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: اچھی طرح سے ادا کرنا

۲۲۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِنَ الإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ ﷺ: ((أَعْطُوهُ). فَطَلَبُوا

۲۲۳۴- ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پر ایک شخص کا اونٹ ایک عمر کا قرض تھا' وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا- آپؐ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا' اس کا اونٹ دو- انہوں نے ڈھونڈا تو

سِنَّتَهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلاَّ سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: ((أَعْطُوهُ)). فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي وَفَى اللهُ بِكَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

اس عمر کا اونٹ نہ پایا- البتہ زیادہ عمر کا موجود تھا- آپؐ نے فرمایا وہی دے دو- وہ کہنے لگا- آپ نے میرا قرض بھرپور دے دیا- اللہ آپ کو بھرپور ثواب دے- آپؐ نے فرمایا دیکھو تم میں وہی اچھے لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں-

۲۲۳۵- حَدَّثَنَا خَلاَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَ قَالَ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ ضُحًى - فَقَالَ: ((صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي)).

۲۲۳۵- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے مسعر نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے' انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- آپؐ اس وقت مسجد میں تھے' مسعر نے کہا میں سمجھتا ہوں محارب نے کہا چاشت کا وقت تھا- خیر آپؐ نے فرمایا (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھ اور میرا کچھ قرض آپؐ پر نکلتا تھا- آپؐ نے ادا کیا اور کچھ زیادہ دیا-

۱۴۹۳- بَابُ إِذَا قَضَى دُوْنَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: قرض دار قرضہ سے کم ادا کرے اور قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے

۲۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطِي وَقَالَ: سَنَغْدُو عَلَيْكَ، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا)).

۲۲۳۶- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو یونس نے' انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ یا عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے بیان کیا' ان کو جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی' ان کے والد احد کے دن شہید ہوئے' وہ قرضدار تھے' قرض خواہوں نے اپنے قرض کے لئے سخت تقاضا کیا' میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا' (آپؐ سے بیان کیا) آپ نے قرض خواہوں سے کہا ایسا کرو باغ میں جتنی کھجور ہے وہ سب لے لو' باقی قرض معاف کر دو- انہوں نے نہ مانا' آخر آنحضرت ﷺ نے باغ کا میوہ ان کو نہ دیا- اور مجھ سے یہ فرمایا' صبح کو ہم تیرے باغ میں آئیں گے (قرض خواہوں کو بلوا لینا) پھر صبح آپؐ تشریف لائے باغ میں گھومے اور میوے میں برکت کے لئے دعا فرمائی- میں نے جو کھجور کاٹی تو سب کا قرض ادا کر دیا اور کچھ بچ رہی-

۱۴۹۴- بَابُ إِذَا قَاصَّ، أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

باب: اگر قرض ادا کرتے وقت کھجور کے بدل اتنی ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوے یا اناج کے بدل برابر ماپ تول کر یا اندازہ کر کے دے تو درست ہے

۲۲۳۷- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ

۲۲۳۷- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا' کہا ہم سے انس نے' انہوں نے ہشام سے' انہوں نے وہب بن کیسان سے' انہوں نے جابر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ تَمْرَ نَخْلِهِ بِالَّذِيْ لَهُ فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ فَمَشَى فِيْهَا، ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: ((جُدْ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ))، فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِيْنَ وَسْقًا، وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ، فَقَالَ: ((أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ))، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشَى فِيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُبَارَكَنَّ فِيْهَا)).

بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے' ان کے والد شہید ہوئے اور تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرض چھوڑ گئے- جابر رضی اللہ عنہ نے اس یہودی (ابو شحم) سے مہلت مانگی- اس نے مہلت نہ دی- جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا تاکہ آپ اس یہودی سے سفارش کریں- خیر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا تو ایسا کر اپنے قرض کے بدل اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے' اس نے نہ مانا- آخر آپ خود باغ میں تشریف لے گئے- وہاں چلے پھرے پھر جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو کھجور کاٹ اور اس کا قرض ادا کر' جابر رضی اللہ عنہ نے آپ کے لوٹ آنے کے بعد کھجور کاٹی- اور یہودی کے تیس وسق پورے دے دیئے اور سترہ وسق کھجور جابر کو بچ رہی' جابر رضی اللہ عنہ یہ حال کہنے کو آنحضرت ﷺ کے پاس آئے- دیکھا تو آپ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں- جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر رضی اللہ عنہ نے یہ حال کہا آپ نے فرمایا ذرا عمر رضی اللہ عنہ کو تو خبر کر دے- جابر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہنے گئے- انہوں نے کہا میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا جب آپ باغ میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے میوے میں ضرور برکت ہوگی-

۱۴۹۵- بَابُ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب: قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)). فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ قَالَ: ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ)).

۲۲۳۸- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا' کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے' انہوں نے سلیمان سے' انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عروہ سے' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے- یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض داری سے' کسی کہنے والے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے کہا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے جو آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگا کرتے ہیں- آپ نے فرمایا آدمی جب قرضدار ہوتا ہے اور بات کہتا ہے تو جھوٹ اور وعدہ کرتا ہے تو خلاف-

١٤٩٦- بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

باب: قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھنا

٢٢٣٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلاًّ فَإِلَيْنَا)).

۲۲۳۹- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے عدی بن ثابت سے' انہوں نے ابو حازم سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اسکے وارثوں کو ملے گا اور جو بال بچے اور قرضداری چھوڑ جائے اسکے ہم ذمہ دار ہیں-

٢٢٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلاَّ وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾، فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي، فَأَنَا مَوْلاَهُ)).

۲۲۴۰- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے' کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے' انہوں نے ہلال بن علی سے' وہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے' وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس سے مجھ کو سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ نہ ہو- دنیا اور آخرت دونوں میں تم یہ آیت پڑھو' پیغمبر مومنوں سے خود ان سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں- (الاحزاب) پھر جو کوئی مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا جو اس کے وارث ہوں اور جو کوئی قرضہ بال بچے چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے میں اس کا بندوبست کروں گا-

١٤٩٧- بَاب مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ

باب: مالدار ہو کر ٹالم ٹولا کرنا ظلم ہے

٢٢٤١- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَطْلُ الغَنِيِّ ظُلْمٌ)).

۲۲۴۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے انہوں نے معمر سے' انہوں نے ہمام بن منبہ سے جو وہب بن منبہ کے بھائی تھے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض ادا کرنے میں دیر لگانا ستم (گناہ) ہے-

١٤٩٥- بَابُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَال

باب: جس شخص کا حق نکلتا ہو' وہ تقاضا کر سکتا ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ)). قَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهُ: يَقُولُ مَطَلْتَنِي. وَعُقُوبَتُهُ: الْحَبْسُ.

اور آنحضرت ﷺ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا مالدار قرض ادا کرنے میں دیر لگائے تو اس کو بے عزت کرنا' سزا دینا درست ہے- سفیان ثوری نے کہا بے عزت کرنا یہ ہے کہ اس سے کہے تو نے ٹالم ٹولا کیا اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے-

۲۲۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً)).

۲۲۴۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے وہ شعبہ سے وہ سلمہ سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اپنے قرض کا آپؐ سے تقاضا کر رہا تھا اس نے سخت کلامی کی صحابہؓ نے اس کو ٹھونکنا چاہا' آپؐ نے فرمایا جانے دو' جس کا کچھ حق نکلتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے-

۱۴۹۹- بَابُ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيْعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

باب: اگر بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنسہ مفلس شخص کے پاس مل جائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ اس کا حق دار ہوگا

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلاَ بَيْعُهُ وَلاَ شِرَاؤُهُ. وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

اور امام حسن بصری نے کہا' جب کوئی دیوالیہ ہو جائے' اس کا دیوالیہ پن (حاکم کے سامنے) کھل جائے اب اس کا آزاد کرنا' بیچنا' خریدنا کچھ درست نہ ہوگا' اور سعید بن مسیبؒ نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ دیوالیہ ہو جانے سے پہلے کسی نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ اسی کا ہو گیا اسی طرح دیوالیہ ہو جانے کے بعد اگر بجنسہ اپنی چیز اس کے پاس پائی-

۲۲۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَابَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ- أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -: ((مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)).

۲۲۴۳- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے خبر دی' ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرماتے تھے جو شخص اپنی چیز بجنسہ (جوں کی توں) کسی آدمی کے پاس پائے جو مفلس (دیوالیہ) ہو گیا ہو تو وہ اور لوگوں (دوسرے قرض خواہوں) سے زیادہ حق دار ہوگا-

۱۵۰۰- بَابُ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيْمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذَلِكَ مَطْلاً

باب: اگر کوئی مالدار ہو کر کل پرسوں تک قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو یہ ٹالم ٹول نہ ہوگا

وَقَالَ جَابِرٌ: (اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ

اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا' میرے باپ کے قرض خواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا- تو آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا' وہ میرے باغ کا میوہ لے لیں' انہوں نے نہ مانا- آخر آپؐ نے

يَكْسِرْهُ لَهُمْ قَالَ: ((سَأَغْدُو عَلَيْكُمْ)) غَدًا))، فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِي ثَمَرِتِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ)).

باغ ان کو نہ دیا نہ میوہ تڑوایا- فرمایا کل وہاں آؤں گا- پھر صبح کو آپ ہمارے باغ میں تشریف لائے اور باغ کے میوے میں برکت کی دعا فرمائی- میں نے ان سب کا قرض ادا کر دیا-

۱۵۰۱- بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ، أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

باب: دیوالیے یا محتاج کا مال بیچ کر قرض خواہوں کو بانٹ دینا یا خود اس کو دینا کہ اپنی ذات پر خرچ کرے

۲۲۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّي؟)) فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ)).

۲۲۴۴- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین بن معلم نے کہا ہم سے عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا (انصار کے) ایک شخص (ابو مذکور) نے ایک غلام اپنے مرے پر آزاد کر دیا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے؟ نعیم بن عبداللہ قرشی نے (آٹھ سو درہم کے بدل) اس کو خرید لیا- آپ نے اس کی قیمت کے روپیہ لئے اور انصار کو دے دیئے-

۱۵۰۲- بَابُ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ

باب: ایک معین وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا

قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ. وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يُسْلِفَهُ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى. الْحَدِيْثَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ایک میعاد پر قرض دینے میں کوئی برائی نہیں- اگرچہ اس کو اپنے روپیوں سے اچھے روپے ملیں، جب تک اس کی شرط نہ کرے- اور عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا قرض دینے والا اپنی مدت کا پابند رہے گا- اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا- اس نے بنی اسرائیل کے دوسرے شخص سے قرض مانگا- اس نے ایک معین میعاد پر اس کو قرض دیا اخیر حدیث تک-

۱۵۰۲- بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ

باب: قرض میں کمی کرنے کے لئے سفارش کرنا

۲۲۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بن إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أُصِيْبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ

۲۲۴۵- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ نے، انہوں نے مغیرہ سے، انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا، میرے باپ عبداللہ شہید ہوئے اور بال بچے اور

عِيَالاً ودَيْنًا، فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوا. فَقَالَ: ((صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حِدَتِهِ: عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ، والْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ)). فَفَعَلْتُ. ثُمَّ جَاءَ ﷺ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى، وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ)). ((وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا، أَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ. قَالَ: بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ - فَلَمَّا دَنَونَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ ﷺ: ((فَمَا تَزَوَّجْتَ، بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟)) قُلْتُ: ثَيِّبًا، أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ. ثُمَّ قَالَ: ((الْتِ أَهْلَكَ)). فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلاَمَنِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ، وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ، فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ)).

قرضہ چھوڑ گئے- میں نے قرض خواہوں سے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں' لیکن انہوں نے نہ مانا آخر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- میں نے یہ چاہا کہ آپؐ کی سفارش کراؤں-(آپؐ نے سفارش کی) جب بھی انہوں نے نہ مانا' آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر' ہر ہر قسم کی کھجور کے الگ الگ ڈھیر لگا' عذق ابن زید ایک جگہ لیں' ایک جگہ عجوہ' ایک جگہ لیں پھر قرض خواہوں کو میرے آنے تک بلا- میں نے ایسا ہی کیا پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے- اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے' اور ہر ایک قرض خواہ کو اس کی کھجور ماپ ماپ کر دی' کھجور ویسی ہی رہی جیسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا- اور ایسا ہوا- میں پانی بھرنے کے لئے مخصوص اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کے لئے آپؐ کے ساتھ گیا' وہ اونٹ ماندہ ہو گیا- اور لوگوں کے پیچھے رہ گیا- آنحضرت ﷺ نے پیچھے سے اس کے ایک لکڑی کی مار لگائی اور فرمانے لگے' جابرؓ! یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال' اور مدینہ پہنچنے تک اس پر سواری کر سکتا ہے- جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے' میں نے آپؐ سے (الگ ہونے کی) اجازت چاہی' میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے نئی شادی کی ہے' آپؐ نے پوچھا کنواری یا بیوہ' میں نے کہا بیوہ- وجہ یہ ہے کہ عبداللہ (میرے والد) شہید ہوئے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئے' میں نے بیوہ اس لئے کی کہ وہ ان کو ادب تمیز سکھائے آپؐ نے فرمایا اچھا اپنی بی بی پاس جا میں گیا اور ماموں (ثعلبہ) سے کہا' میں نے اونٹ بیچ ڈالا' انہوں نے مجھ کو ملامت کی' یعنی بیان کیا' وہ اونٹ ماندہ ہو گیا تھا- اور آنحضرت ﷺ نے اس کو ایک لکڑی ماری خیر جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے تو میں دوسرے دن اونٹ لے کر پہنچا- آپؐ نے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی دے دیا اور مجاہدین کے ساتھ لوٹ کا حصہ بھی مجھ کو دلایا-

۱۵۰۴- بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

باب: مال کو تباہ کرنا (بے جا اسراف) منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا

وَقَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَاللهُ لاَ يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ وَ﴿لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ﴾، وَقَالَ: ﴿أَصَلَوَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ﴾، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ وَالْحجر فِي

اور اللہ تعالیٰ فساد پسند نہیں کرتا' اور سورۂ یونس میں فرمایا' اللہ تعالیٰ فسادیوں کا منصوبہ چلنے نہیں دیتا' اور سورۂ ہود میں فرمایا' کیا تمہاری نماز ہم کو یہ حکم دیتی ہے کہ جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہم ان کو اور اپنے مال میں من مانے تصرف کرنا چھوڑ بیٹھیں؟' اور سورۂ نساء میں فرمایا' اپنا روپیہ بیوقوفوں کے ہاتھ میں مت دو اور بے

ذٰلِكَ، وَمَايُنْهَى عَنِ الْخِدَاعِ.

وقوفی کی حالت میں حجر کرنا اور دھوکا دینے کی ممانعت-

۲۲۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ)). فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ)).

۲۲۴۶- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے عبداللہ بن دینار سے' انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ایک شخص (حبان بن منقذ یا منقذ بن عمرو) نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا' لوگ خرید و فروخت میں مجھ کو ٹھگ لیتے ہیں' آپؐ نے فرمایا تو بیوپار کے وقت یہ کہہ دیا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے' وہ ایسا ہی کہا کرتا تھا-

۲۲۴۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ. وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)).

۲۲۴۷- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر نے' انہوں نے منصور سے' انہوں نے شعبی سے' انہوں نے وراد سے' جو مغیرہ بن شعبہ کے غلام تھے' انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی تم پر حرام کی اور بیٹیوں کا زندہ گاڑ دینا- آپؐ تو کسی کو نہ دینا اور دوسروں سے مانگنا' فضول بک بک کرنا' بہت سوال کرنا اور مال برباد کرنا-

۱۵۰۵- بَابُ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ ، وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

باب: غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے' بے اجازت کوئی کام نہ کرے

۲۲۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالْإِمَامُ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ، وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا. وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)). قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيْهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۲۲۴۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا' کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' وہ زہری سے' کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ فرماتے تھے' تم میں سے ہر شخص ایک کا حاکم ہے اور اپنی رعیت کی اس سے پرسش ہوگی' بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے تو رعایا کی پرسش ہونا ہے- اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے اسکی رعیت کی پوچھ ہوگی' عورت بھی اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے' وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی' اور خادم (غلام' نوکر) اپنے سردار کے مال میں حکومت رکھتا ہے' وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا- ابن عمرؓ نے کہا میں نے ان لوگوں کا تو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا' آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی رعیت کی باز پرس ہوگی- غرض تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس سے اسکی رعایا کی

فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

بازپرس ہونا ہے-

كِتَابُ فِي الْخُصُومَاتِ

کتاب نالشوں اور جھگڑوں کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٥٠٦- بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الأَشْخَاصِ، وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

باب: قرض دار کو پکڑ کر لے جانا اور مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونے کا بیان

٢٢٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((كِلاَكُمَا مُحْسِنٌ)). قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ قَالَ: ((لاَ تَخْتَلِفُوا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا)).

٢٢٤٩- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' کہا ہم عبدالملک بن میسرہ نے مجھ کو خبر دی' کہا میں نے نزال بن سمرہ سے سنا کہا میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو ایک آیت اسکے خلاف پڑھتے سنا- جس طرح میں نے آنحضرت ﷺ سے سنی تھی- میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا- آپؐ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو' شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اختلاف نہ کرو- تم سے پہلے اگلے لوگ اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے-

٢٢٥٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((اسْتَبَّ رَجُلاَنِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ الْيَهُودِي: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِيْنَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ

٢٢٥٠- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا' کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ اور اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا ایک مسلمان اور ایک یہودی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فخاص) نے آپس میں گالی گلوچ کی' مسلمان کہنے لگا' قسم اس کی جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو سارے جہان پر بزرگی دی' یہودی نے کہا' قسم اس کی جس نے موسیٰؑ کو سارے جہان پر بزرگی دی یہ سن کر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا یہودی کو ایک تھپڑ لگایا- یہودی (روتا پیٹتا ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا- اور جو کچھ حال اس کا اور مسلمان کا گزرا تھا وہ آپ کو کہہ سنایا- آپؐ نے اس مسلمان کو بلا بھیجا اور دریافت کیا' اس نے سارا حال عرض کیا- آپؐ نے فرمایا دیکھو! موسیٰ علیہ السلام پر مجھ کو فضیلت مت دو' قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے' میں بھی بے

تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَثْنَى اللهُ)).

ہوش ہو جاؤں گا لیکن سب سے پہلے مجھ کو ہوش آئے گا- میں کیا دیکھوں گا- موسیٰ علیہ السلام عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں' اب میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا ان لوگوں میں ہیں جن کو اللہ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے-

۲۲۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ. فَقَالَ: ((مَنْ؟)) قَالَ: رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ. قَالَ: ((ادْعُوهُ)). فَقَالَ: ((أَضَرَبْتَهُ؟)) قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قُلْتُ: أَيْ خَبِيثُ، عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلاَ أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الأُولَى)).

۲۲۵۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے باپ یحییٰ بن عمارہ سے' انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت ﷺ بیٹھے تھے- ایک یہودی (فخاص) آیا' کہنے لگا' ابو القاسم! تمہارے ایک صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا' آپؐ نے پوچھا کس نے؟ اس نے کہا ایک انصاری نے- (آپؐ نے صحابہؓ سے) فرمایا' اس کو بلاؤ' وہ آیا' آپؐ نے پوچھا کیا تو نے اس کو مارا' وہ کہنے لگا (جی ہاں)! ہوا یہ کہ میں نے اس کو بازار میں یوں قسم کھاتے سنا' قسم اس کی جس نے موسیٰؑ کو سب آدمیوں پر بزرگی دی' میں نے کہا او خبیث! کیا حضرت محمد ﷺ پر بھی اور مجھ کو غصہ آ گیا- میں نے ایک تھپڑ مار دیا- آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا دیکھو! پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر (اس طرح) بزرگی نہ دیا کرو- قیامت کے دن ایسا ہو گا لوگوں کو غش آ جائے گا- سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر نکلوں گا کیا دیکھوں گا' موسیٰؑ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں- اب معلوم نہیں وہ بے ہوش ہوں گے (اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے) یا طور پر جو بے ہوش ہو چکے تھے وہی ان کو کافی ہو گا-

۲۲۵۲- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. قِيلَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكِ، أُفُلاَنٌ أُفُلاَنٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ)).

۲۲۵۲- ہم سے موسیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمام نے' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے ایک چھوکری کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا (اس میں کچھ جان باقی تھی) لوگوں نے اس سے پوچھا یہ کس نے کیا- فلانے نے یا فلانے نے' جب اس یہودی کا نام لیا تو چھوکری نے سر سے اشارہ کیا وہ یہودی پکڑا گیا اور جرم کا اقرار کیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچلا گیا-

۱۵۰۷- بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ

باب: ایک شخص نادان یا کم عقل ہو گو حاکم

السَّفيهِ والضَّعيفِ الْعَقْلِ،

اس پر حجر نہ کرے

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيهِ الإِمامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ، ثُمَّ نَهَاهُ. وَقَالَ مَالِكٌ: إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لاَ شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ.

مگر اس کا کیا ہوا- معاملہ رد کر دیا جائے گا- اور جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی' آپؐ نے ایک شخص کا صدقہ رد کر دیا- پھر اس کو ایسی حالت میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا- اور امام مالک نے کہا اگر کسی کا قرض کسی پر آتا ہو اور قرض دار پاس ایک ہی غلام ہو اور کوئی جائیداد نہ ہو تو اس کا آزاد کرنا جائز نہ ہوگا-

وَبَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيهِ وَأَمَرَهُ بِالإِصْلاَحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ، لأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَقَالَ اللَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ : لاَ خِلاَبَةَ، وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ.

اگر کسی نے ایک کم عقل یا اس کے مانند کسی شخص کا مال بیچ کر قیمت اس کے حوالے کر دی اور اس سے یہ کہا کہ حفاظت اور درستی سے رکھو تو یہ جائز ہے- اگر اس پر بھی وہ روپیہ برباد کرے- تو حاکم اس پر حجر کر سکتا ہے- کیونکہ آنحضرت ﷺ نے مال کو برباد کرنے سے منع فرمایا- اور جس شخص کو خرید و فروخت میں فریب دیا جاتا تھا- اس سے یہی فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یہی کہہ دیا کر دھوکے کا کام نہیں ہے اور اس کا مال نہیں چھینا-

٢٢٥٣- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لاَ خِلاَبَةَ))، فَكَانَ يَقُولُهُ)).

۲۲۵۳- ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے ایک شخص کو خرید و فروخت میں فریب دیا جاتا تھا- (لوگ اس کو ٹھگ لیتے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو خرید و فروخت کے وقت یوں کہہ دیا کر بھائی دھوکے فریب کا کام نہیں ہے-

٢٢٥٤- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ مَالٌ غَيْرُهُ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بن النَّحَامِ)).

۲۲۵۴- ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے' انہوں نے محمد بن منکدر سے' انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے ایک غلام آزاد کر دیا- اس کے پاس اور کوئی جائیداد نہ تھی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آزادی رد کر دی- اور نعیم بن نحام نے وہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا-

١٥٠٩- بَابُ كَلاَمِ الْخُصُومِ بعضِهم في بعضٍ

باب: مدعی یا مدعی علیہ ایک دوسرے کی نسبت جو کہیں (یہ غیبت میں داخل نہیں ہے)

٢٢٥٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :

۲۲۵۵- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا' کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی' انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ

((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((احْلِفْ)). قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ)).

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لینے کے لئے' وہ قیامت میں جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا- اشعث نے کہا قسم خدا کی! میرے ہی باب میں یہ حدیث آپؐ نے فرمائی' مجھ میں اور ایک یہودی میں ایک زمین ساجھے کی تھی' وہ میرا حصہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا- آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی نہیں- تب آپؐ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا- اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران کی یہ آیت اتاری- جو لوگ اللہ کا عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مال مول لیتے ہیں' اخیر آیت تک-

۲۲۵۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى: ((يَا كَعْبُ)) قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا)) - فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ - قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)).

۲۲۵۶- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضا کیا- دونوں چلانے لگے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تھے- آپؐ نے وہیں سے ان دونوں کی آوازیں سن لیں- پھر آپؐ حجرے کا پردہ اٹھا کر برآمد ہوئے- اور کعب کو پکارا' کعب رضی اللہ عنہ نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ! - آپؐ نے فرمایا اتنا قرض چھوڑ دے اور اشارے سے بتلایا' یعنی آدھا قرض- کعب نے کہا میں نے چھوڑ دیا یارسول اللہ! تب آپؐ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر-

۲۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا،

۲۲۵۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے ابن شہاب سے' وہ عروہ بن زبیر سے' وہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے' انہوں نے کہا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' میں نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان جس طرح میں پڑھا کرتا تھا' اس کے سوا دوسری طرح پڑھتے سنا- اور مجھ کو یہ سورت خاص آنحضرت ﷺ نے پڑھائی تھی- میں قریب تھا حکیم پر کچھ جلدی سے کر بیٹھوں' مگر میں صبر کیے

وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَيَّ غَيْرَ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا. فَقَالَ لِي: ((أَرْسِلْهُ)). ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((اقْرَأْ)) فَقَرَأَ. قَالَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ)). ثُمَّ قَالَ لِي: ((اقْرَأْ)). فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: ((هَكَذَا أُنْزِلَتْ، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ)).

رہا- جب وہ پڑھ چکے میں نے ان کے گلے چادر ڈال کر ان کو گھسیٹا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سورۂ فرقان میں نے ان کو اور طرح پڑھتے سنا' اس کے خلاف جس طرح آپؐ نے مجھ کو پڑھائی آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے- پھر حکیم سے فرمایا' پڑھ' انہوں نے پڑھی' آپؐ نے فرمایا اسی طرح اتری ہے- بعد اس کے مجھ سے فرمایا تو پڑھ میں نے پڑھی' فرمایا اسی طرح اتری ہے- دیکھو قرآن سات طرح پر اترا ہے- جیسے تم کو آسان ہو اسی طرح پڑھو-

۱۵۰۱- باب إخراج أهل المعاصي والخصوم من البيوت بعد المعرفة وقد أخرج عمر أخت أبي بكر حين ناحت

باب: جب حال معلوم ہو جائے تو مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھر سے نکال دینا- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام فروہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہن کو گھر سے نکال دیا- جب انہوں نے نوحہ کیا

۲۲۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ)).

۲۲۵۸- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے' انہوں نے شعبہ سے' انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا میں نے یہ قصد کیا کہ نماز کا حکم دوں- وہ کھڑی کی جائے- اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں-

۱۵۱۱- باب دَعوَى الوَصيِّ للميّتِ

باب: میت کا وصی اسی کی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے

۲۲۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا

۲۲۵۹- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے وہ زہری سے' وہ عروہ سے' وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص دونوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا تھا' اس میں جھگڑا کیا- سعد نے کہا' یا رسول اللہ! میرے بھائی (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مکہ پہنچے اور زمعہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھے تو اس کو لے لے- وہ میرا بیٹا ہے- اور عبد بن زمعہ نے کہا' وہ میرا بھائی ہے- میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس لڑکے کی صورت صاف عتبہ سے ملتی تھی لیکن آپؐ نے یہی حکم دیا کہ

بَيِّنًا، فَقَالَ ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)).

وہ لڑکا عبد بن زمعہ کو دیا جائے- فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا مالک ہو اور ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو اس لڑکے سے پردہ کر-

۱۵۱۲- باب التَّوَثُّقِ مِمَّن تُخشى مَعَرَّتُهُ

باب: اگر شرارت کا ڈر ہو تو آدمی کا باندھنا درست ہے

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عکرمہ کو قید کیا اس لئے کہ قرآن اور حدیث اور دین کے فرائض سیکھے-

۲۲۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ: ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ)).

۲۲۶۰- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے ملک کو کچھ سوار روانہ کئے (سن ۶ھ میں) وہ سوار بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے- اور وہ یمامہ کا سردار تھا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ثمامہ کے پاس تشریف لے گئے- پوچھا ثمامہ تو کس خیال میں ہے؟ وہ کہنے لگا اے محمد! میں اچھا ہوں پھر حدیث کو اخیر تک بیان کیا آپؐ نے یہ حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو-

۱۵۱۳- بَابُ الرَّبْطِ والحَبسِ في الحرَم

باب: حرم میں کسی کو باندھنا اور قید کرنا

وَاشْتَرَى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ، وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ. وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ.

اور نافع بن عبدالحارث نے صفوان بن امیہ سے مکہ میں ایک گھر قید خانہ بنانے کے لئے اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس خریداری کو منظور کریں گے تو بیع پوری ہوگی- ورنہ صفوان کو جواب آئے تک چار سو دینار کرایہ کی بابت ملیں گے- اور عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں لوگوں کو قید کیا-

۲۲۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ

۲۲۶۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے کہا مجھ سے سعید بن ابی سعید نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف روانہ کیا- وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ کر لائے- جس کو ثمامہ بن اثال کہتے تھے- اور مسجد کے ایک ستون

أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ)).

سے اس کو باندھ دیا-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٥١٤- بَابُ الْمُلاَزَمَةِ

باب قرضدار کے ساتھ رہنے کا بیان

٢٢٦٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ - وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ وَقَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الأَنْصَارِيِّ: ((عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ، فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا كَعْبُ)) - وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَكَأَنَّهُ يَقُولُ: النِّصْفَ - فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا.

٢٢٦٢- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اور یحییٰ کے سوا اور راویوں نے یوں کہا مجھ سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری سے' انہوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا' ان کا قرض عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ پر آتا تھا- وہ عبداللہ سے ملے تو اس کے پیچھے ہوئے پھر دونوں نے باتیں کیں اور ان کی آوازیں بلند ہوئیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سے گزرے اور فرمانے لگے کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا قرض معاف کر دے- کعب نے یہ سن کر آدھا قرض اس سے وصول کیا آدھا چھوڑ دیا-

١٥١٥- بَابُ التَّقَاضِي

باب: تقاضا کرنے کا بیان

٢٢٦٣- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: ((كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لاَ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ: لاَ وَاللهِ لاَ أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ. قَالَ: فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالاً وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيَكَ. فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ: لأُوتَيَنَّ مَالاً وَوَلَدًا﴾ ((الآية)).

٢٢٦٣- ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' وہ اعمش سے وہ ابوالضحیٰ سے وہ مسروق سے' انہوں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہاری کا پیشہ کرتا تھا- عاص بن وائل (کافر) پر میرا کچھ قرض نکلتا تھا' میں تقاضا کرنے کو اس کے پاس گیا وہ کہنے لگا میں تو تیرا قرض جب تک نہیں دینے کا- جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر نہ جائے میں نے جواب دیا خدا کی قسم! میں محمد سے اس وقت تک بھی نہیں پھرنے کا کہ اللہ تجھ کو مارے پھر مار کر اٹھائے وہ کہنے لگا تو پھر مجھ کو چھوڑ دے- میں جب مر کر جیوں گا اور مال اور اولاد مجھ کو ملے گی تو تیرا قرض ادا کر دوں گا- اس وقت (سورۂ مریمؑ کی) یہ آیت اتری- اے پیغمبر! تو نے اس کو دیکھا جس نے ہماری آیتیں نہ مانیں اور کہتا کیا ہے مجھ کو مال اولاد ضرور ملے گا- (اخیر آیت تک)

بِسمِ اللهِ الرّحـمنِ الرحيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَاب فِي اللقطةِ

کتاب پڑی ہوئی چیز کے بیان میں

وَ إِذَا أَخبَرَ أخبره رَبُّ اللُّقَطةِ بالعَلامةِ دَفعَ إليه

(جس کو کوئی اٹھائے اس کو لقطہ کہتے ہیں) اور جب لقطہ کا مالک اس کی نشانیاں (صحیح) بتلادے تو اس کے حوالے کردے-

٢٢٦٤- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفلَةَ قَالَ: لَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: ((أَخَذْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلاً))، فَعَرَّفْتُهَا حَولَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيتُهُ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلاً))، فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلاثًا فَقَالَ: ((احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا))، فَاسْتَمْتَعْتُ. فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لاَ أَدْرِيْ ثَلاثَةَ أَحْوالٍ أَوْ حَوْلاً وَاحِدًا)).

٢٢٦٤- ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے (دوسری سند) اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے سلمہ سے کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سنا کہا میں نے ابی بن کعب سے ملا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی- اس میں سو اشرفیاں تھیں- میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- (آپؐ سے پوچھا) فرمایا سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ- میں سال بھر تک دریافت کرتا رہا کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا- پھر میں (دوبارہ) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- آپؐ نے فرمایا' ایک سال اور پوچھتا رہ- میں پوچھا کیا لیکن کوئی نہ ملا- پھر تیسری بار آپؐ کے پاس آیا- آپؐ نے فرمایا اس کی تھیلی اور گنتی اور بندھن احتیاط سے پہچان رکھ پھر اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر' ورنہ تو اس کو اپنے کام میں لا' شعبہ نے کہا میں اس کے بعد جو سلمہ سے مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگے- مجھ کو یاد نہیں تین برس تک بتلانے کو کہا یا ایک برس تک-

١٥١٦- بَابُ ضَالَّةِ الإِبِلِ

باب: بھولے بھٹکے اونٹ کا بیان

٢٢٦٥- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَإِلاَّ فَاسْتَنْفِقْهَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((لَكَ أَوْ لأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)). قَالَ: ضَالَّةُ الإِبِلِ؟

٢٢٦٥- ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے وہ ربیعہ سے' کہا مجھ سے منبعث کے غلام یزید نے' انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار (بلال یا سوید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پڑی ہوئی چیز کو پوچھنے لگا' آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہ پھر اس کی تھیلی اور بندھن پہچان رکھ- اگر کوئی آئے اور پتہ ٹھیک بتلائے (تو دے دے) ورنہ اسکو اپنے خرچ میں لا' اس نے کہا یا رسول اللہ! بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کیلئے یا بھیڑیئے کیلئے' کہنے لگا' کھویا ہوا اونٹ یہ سن کر (غصے

فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ)).

سے) آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا' فرمایا اونٹ سے تجھے کیا کام اسکے ساتھ تو اس کا جوتا اور مشک موجود ہے- وہ پانی پی لیتا ہے درختوں کے پتے کھالیتا ہے-

۱۵۱۷- بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

باب: گمی ہوئی بکری کا بیان

۲۲۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيْدُ: إِنْ لَمْ تُعْرَفْ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا، وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَهُ. قَالَ يَحْيَى: فَهَذَا الَّذِيْ لاَ أَدْرِيْ أَفِي حَدِيْثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ. ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيْكَ أَوْلِلذِّئْبِ)) قَالَ يَزِيْدُ: وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا. ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الإِبِلِ؟ فَقَالَ: ((دَعْهَا، فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا)).

۲۲۶۶- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان تیمی نے' وہ یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ منبعث کے غلام یزید سے انہوں نے زید بن خالد سے سنا' وہ کہتے تھے' آنحضرت ﷺ سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا' آپؐ نے فرمایا اسکی تھیلی اور سر بند دھن کو پہچان رکھ' پھر سال بھر تک لوگوں سے پوچھتا رہ' یزید نے کہا اگر کوئی پہچاننے والا نہ آئے تو جس نے پایا وہ اسکو خرچ کر ڈالے' مگر وہ مال اسکے پاس امانت رہے گا- یحییٰ نے کہا' میں نہیں جانتا یہ فقرہ آنحضرت ﷺ کا فرمودہ ہے' یا یزید نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے- پھر اس نے پوچھا' آپ بھولی بھٹکی بکری کے باب میں کیا فرماتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تو تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کیلئے یا بھیڑیئے کا حصہ ہے- یزید نے کہا بکری کو بھی پوچھنا چاہیے- پھر اس نے پوچھا' بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا اونٹ کو چھٹا رہنے دے اسکے ساتھ موزہ مشک سب موجود ہے' وہ پانی پی لیتا ہے درخت میں سے کھالیتا ہے- یہاں تک کہ اس کا مالک اسکو پالیتا ہے-

۱۵۱۸- بَابُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا

باب: اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے

۲۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ

۲۲۶۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا- انہوں نے زید بن خالد سے' انہوں نے کہا ایک شخص (بلال یا سوید) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا' اور لقطہ کو آپؐ سے پوچھا' آپؐ نے فرمایا ایسا کر اس کی تھیلی سر بند دھن پہچان رکھ' پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتا رہ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ

صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَشَأْنَكَ بِهَا)). قَالَ: ((فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟)) قَالَ: ((هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيْكَ أَو لِلذِّئْبِ)). قَالَ: ((فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟)) قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)).

تیرا اختیار ہے اس نے پوچھا گمی ہوئی بکری کو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی' اس نے پوچھا گما ہوا اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام' اس کے ساتھ اس کا موزہ ہے مشک ہے اور وہ پانی پی لیتا ہے' درخت کے پتے کھا لیتا ہے- جب اس کا مالک اس سے ملے-

۱۵۱۹- بَابُ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوطًا أَو نَحْوَهُ

باب: اگر کوئی سمندر میں لکڑی یا کوڑا یا ایسی چیز پائے

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ - وَسَاقَ الْحَدِيْثَ - فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ)).

اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے- آپؐ نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا- (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اور حدیث کو بیان کیا (جو اوپر گزر چکی) جس میں قرضہ کا ذکر ہے' پھر وہ شخص نکلا اس قصد سے کہ شائد کوئی جہاز آیا ہو اور اس کا روپیہ لایا ہو' اس نے دیکھا ایک لکڑی تیر رہی ہے وہ اس کو اپنے گھر میں جلانے کے لئے اٹھا لایا جب اس کو چیرا تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا-

۱۵۲۰- بَابُ إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيْقِ

باب: رستے میں کھجور پائے

۲۲۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ: ((لَوْ لاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُهَا)).

وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ. وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّي

۲۲۶۸- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے' وہ منصور بن معتمر سے' وہ طلحہ بن مصرف سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے رستے میں کھجور پائی' فرمانے لگے اگر مجھ کو یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا' اور یحییٰ بن سعید قطان نے کہا' مجھ سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے منصور نے اور زائدہ بن قدامہ نے بھی اس حدیث کو منصور سے روایت کیا' انہوں نے طلحہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا (دوسری سند) اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا میں اپنے گھر میں لوٹ کر جاتا ہوں وہاں

لأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا)).

اپنے بچھونے پر ایک کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں- میں اس کو کھانے کی نیت سے اٹھاتا ہوں پھر یہ ڈرتا ہوں کہیں صدقے کی نہ ہو اور اس کو پھینک دیتا ہوں-

۱۵۲۱- بَابُ كَيْفَ تُعَرَّفُ لَقْطَةُ أَهلِ مَكَّةَ؟

باب: مکہ کے لقطہ کا کیا حکم ہے؟

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهَا إِلاَّ مَنْ عَرَّفَهَا)). وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ تَلْتَقِطُهَا إِلاَّ مُعَرِّفٍ)). وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا. فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ إِلاَّ الإِذْخِرَ. فَقَالَ: إِلاَّ الإِذْخِرَ)).

اور طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے- مگر جو اس کو بتلائے' اور خالد حذاء نے عکرمہ سے نقل کیا' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے- مگر جو اس کو بتلائے- اور احمد بن سعد نے کہا ہم سے روح نے بیان کیا' کہا ہم سے زکریا نے' کہا ہم سے عمرو بن دینار نے' انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکار ہانکا جائے نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر جو بتلائے وہ اٹھا سکتا ہے- نہ وہاں کی گھاس کاٹی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے- آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کاٹ سکتے ہیں-

۲۲۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي، فَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلاَ تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ. وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ

۲۲۶۹- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا' کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرا دیا تو آپؐ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے' اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک لیا اور اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر حکومت دی- دیکھو! مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے درست نہیں ہوا (یعنی وہاں لڑنا) اور میرے لئے بھی ایک گھڑی دن درست ہوا- اب میرے بعد کسی کے لئے درست نہ ہوگا- نہ وہاں کا شکار چھیڑا جائے نہ کانٹا اکھیڑا جائے (کاٹا جائے) نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی اٹھائے مگر جو بتلائے- اور جس کا کوئی عزیز مارڈالا جائے

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يُفْدَى، وَإِمَّا أَنْ يُقِيْدَ)). فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِلاَّ الإِذْخِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِلاَّ الإِذْخِرَ)). فَقَامَ أَبُو شَاهٍ- رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ - فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ)). قُلْتُ لِلأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

تو اس کو اختیار ہے خواہ دیت لے یا قصاص' عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! (اذخر کاٹنے کی اجازت ہو) اس کو قبروں میں بچھاتے ہیں' چھتوں پر ڈالتے ہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے- پھر یمن والوں میں سے ایک شخص ابو شاہ نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ خطبہ مجھ کو لکھوا دیجیے' آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا' اچھا ابو شاہ کے لئے یہ خطبہ لکھ دو' ولید بن مسلم نے کہا میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے؟ میرے لئے لکھوا دیجئے- انہوں نے کہا یعنی یہ خطبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا تھا-

١٥٢٢ - بَابُ لاَ تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ

باب: کسی جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہیں

۲۲۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِىءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِهِ)).

۲۲۷۰- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دوسرے کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے نہ دوہے- کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرے گا- کوئی اس کے گودام میں آن کر اس کے غلہ کا کوٹھہ توڑے- اور غلہ لے کر چل دے' ایسے ہی جانوروں کے تھن ان کے کھانے کے کوٹھے ہیں تو کسی کا جانور بے اس کی اجازت کے نہ دوہے-

١٥٢٣- بَابُ إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقْطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ، لأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ

باب: اگر پڑی ہوئی چیز کا مالک سال بھر کے بعد آئے تب بھی پانے والے کو پھیرنا پڑے گا- کیونکہ وہ اس کے پاس امانت تھی

۲۲۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا،

۲۲۷۱- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے' بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید سے جو منبعث کے غلام تھے' انہوں نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے' ایک شخص (سوید یا بلال) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کو پوچھا- آپؐ نے فرمایا ایسا کر سال بھر تک اس کو بتلاتا رہ' پھر اس کا سر بندھن اور ظرف پہچان رکھ'

ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ)). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((خُذْهَا، فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،حَتَّى احْمَرَّتْ وجْنَتَاهُ - أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا)).

بعد اس کے خرچ کر ڈال' اب اگر اس کا مالک آ جائے تو اس کو ادا کر' لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بھولی بھٹکی بکری کو کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا اس کو پکڑ لے- وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی' اس نے کہا' یا رسول اللہ! بھولا بھٹکا اونٹ' یہ سن کر آپؐ غصے ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں گال سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا' آپؐ نے فرمایا اونٹ سے تجھ کو کیا واسطہ اس کے ساتھ تو موزہ ہے مشکیزہ ہے اس کا مالک جب آئے گا اس کو لے لے گا-

۱۵۲۴- بَابُ هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلاَ يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لاَ يَأْخُذَهَا مَنْ لاَ يَسْتَحِقُّ؟

باب: پڑی ہوئی چیز کا اٹھا لینا بہتر ہے' ایسا نہ ہو وہ خراب ہو جائے یا غیر شخص اس کو لے بھاگے

۲۲۷۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: ((كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا، فَقَالَ لِي: أَلْقِهِ، قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلاَّ اسْتَمْتَعْتُ بِهِ. فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا، فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلاً))، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً. ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلاً))، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً. ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا حَوْلاً)) فَعَرَّفْتُهَا حَوْلاً. ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: ((اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِلاَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا)).

۲۲۷۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' وہ سلمہ بن کہیل سے' کہا میں نے سوید بن غفلہ سے سنا' وہ کہتے تھے' میں ایک لڑائی میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا- مجھے ایک کوڑا ملا- ان میں سے ایک نے مجھ سے کہا پھینک دے میں نے کہا نہیں میں نہیں پھینکوں گا- اگر اس کے مالک کو پاؤں گا تو اس کو دے دوں گا- ورنہ اپنے کام میں لاؤں گا- جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور حج کو گئے تو مدینہ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے میں نے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں نے ایک تھیلی پائی تھی جس میں سو اشرفیاں تھیں میں اس کو لے کر آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کو بتلاتا رہ- میں ایک سال تک پوچھتا رہا پھر آپؐ کے پاس آیا' آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اور پوچھتا رہ- میں ایک سال تک اور پوچھتا رہا پھر آپؐ کے پاس آیا- آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اور بتلا' میں نے ایک سال اور ایسا ہی کیا- پھر چوتھی بار آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ نے فرمایا اس کی گنتی اور سر بندھن اور ظرف خیال میں رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ تو خرچ کر ڈال-

۲۲۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهَذَا، قَالَ: ((فَلَقِيتُهُ

۲۲۷۳- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے' وہ شعبہ سے' وہ سلمہ سے' یہی حدیث شعبہ نے کہا پھر میں نے سلمہ

بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لاَ أَدْرِي أَثَلاَثَةُ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلاً وَاحِدًا)).

سے اس کے بعد مکہ میں ملا تو وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا اس حدیث میں سوید نے تین سال تک بتلانے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال تک۔

۱۵۲۵- بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ ولم يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

باب: لقطہ کا بتلانا لیکن حاکم کے سپرد نہ کرنا

۲۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَإِلاَّ فَاسْتَنْفِقْ بِهَا. وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا. وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: هِيَ لَكَ، أَوْ لأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ)).

۲۲۷۴- ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے ربیعہ سے' انہوں نے یزید سے جو منبعث کا غلام تھا- انہوں نے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت ﷺ سے لقطہ کو پوچھا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک بتلاتا رہ پھر اگر کوئی آئے اور اس کے ظرف اور سر بندھن کا پتہ (ٹھیک ٹھیک) دے تو اس کے حوالے کر دے ورنہ تو خرچ کر ڈال اور اس نے بھولے بھٹکے اونٹ کو پوچھا آپ کا چہرہ مبارک بدل گیا' فرمایا اونٹ سے تجھے کیا واسطہ وہ اپنا مشک موزہ ساتھ رکھتا ہے پانی پی لیتا ہے- درخت میں سے کھا لیتا ہے' اس کا مالک جب آئے گا اس کو لے لے گا- اس نے بھولی بھٹکی بکری کو پوچھا- آپؐ نے فرمایا وہ تیری ہے' یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی-

۱۵۲۶- بَابٌ

باب:

۲۲۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ح. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ : لِمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ - فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ - فَقُلْتُ : هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي؟ قَالَ نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا -

۲۲۷۵- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو نضر نے خبر دی' کہا ہم کو اسرائیل نے' انہوں نے ابو اسحاق سے کہا مجھ کو براء رضی اللہ عنہ نے خبر دی' انہوں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے (دوسری سند) ہم سے عبداللہ رجاء نے بیان کیا' کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے' انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا (ہجرت کے قصے میں) میں چلا' ایک بکریوں کا چرواہا ملا' وہ بکریاں ہانک رہا تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا میں اس کو پہچانتا تھا- میں نے اس سے پوچھا' تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے- میں نے کہا میرے لئے دودھ نچوڑے گا؟ اس نے کہا اچھا میں نے اس سے کہا اس نے ایک بکری پکڑی میں نے کہا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر اور اپنے ہاتھ بھی جھاڑ- اس نے ایسا ہی کیا اور ہاتھ پر ہاتھ مارا (گرد جھاڑنے

ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالأُخْرَى - فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ دَاوَةً، عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ)).

کو) پھر ایک پیالہ بھر دودھ نچوڑا اور میں نے آنحضرت ﷺ کے لئے (رستے میں ایک پانی کی چھاگل رکھ لی تھی) اس کا منہ کپڑے سے باندھ دیا تھا- میں نے اس میں سے پانی لے کر اس دودھ پر ڈالا اور نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا- پھر میں آپؐ کے پاس آیا- آپؐ آرام فرما رہے تھے- (میرے آنے پر جاگے) میں نے عرض کیا پیجئے یا رسول اللہ' آپؐ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْمَظَالِمْ وَالْغَصْبِ

کتاب لوگوں کے حقوق اور ان کے زبردستی چھین لینے کے بیان میں

۱۵۲۷- باب وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ، إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُ، مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُؤُوسِهِمْ﴾: رَافِعِي الْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ. [سورة إبراهيم: ١٤، ٤٢، ٤٣].

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُهْطِعِينَ﴾ مُدِيمِي النَّظَرِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: مُسْرِعِينَ لاَ يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ. ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾: يَعْنِي جُوفًا: لا عُقُولَ لَهُمْ. ﴿وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ. وَسَكَنْتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الأَمْثَالَ. وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ، وَعِنْدَ اللهِ مَكْرُهُمْ، وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ.

باب اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اور ظالموں کے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو غافل نہ سمجھنا- اس کے سوا کچھ نہیں' اللہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی' سر اوپر کو اٹھائے بھاگے جا رہے ہوں گے- المقنع اور المقنع کے معنے ایک ہیں- اور مجاہد نے کہا مُهْطِعِينَ کا معنی برابر نظر ڈالنے والے' اور بعضوں نے کہا مسرعین کا معنے جلدی بھاگنے والے' ان کی نگاہ ان کے خود کی طرف نہ لوٹے گی اور دلوں کے چھکے چھوٹ جائیں گے- یعنی عقل سے خالی ہو جائیں گے- اور اے پیغمبر! ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب عذاب اترے گا اس وقت نافرمان لوگ کہیں گے' پروردگار! ہم کو تھوڑی مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرا حکم سن لیں گے اور پیغمبروں کی تابعداری کریں گے' کیا تم نے پہلے یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم کو کبھی زوال نہیں ہونے کا اور تم نافرمانوں کے گھروں میں جا کر بسے تھے اور تم کو معلوم ہو گیا تھا ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا' اور ہم نے تم سے (اگلے بہت) قصے بیان کر دیئے تھے اور یہ کافر بڑے بڑے مکر کر رہے ہیں اور اللہ کے پاس انکا مکر لکھا ہوا (اس کے سامنے کچھ نہیں چلنے کی) گو ان کے مکر سے پہاڑ سرک جائیں گے- تو اے پیغمبر! یہ مت سمجھ کہ اللہ اپنا وعدہ خلاف کرے گا جو اس

فَلاَ تَحْسَبَنَّ اللهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ، إِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾. [إبراهيم : ٤٦].

نے اپنے پیغمبروں سے کیا ہے- بے شک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا-

١٥٢٨- باب القصاص المظالم

باب: ظلم کا بدلہ

٢٢٧٦- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ، لأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا)). وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ.

٢٢٧٦- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی' کہا مجھ سے میرے باپ ہشام دستوائی نے بیان کیا' انہوں نے قتادہ سے' وہ ابو متوکل ناجی سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا جب ایمان دار لوگ (قیامت کے دن) دوزخ پر سے گزر جائیں گے تو بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر اٹکائے جائیں گے' اور دنیا میں جو انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لیا جائے گا- جب پاک صاف ہو جائیں گے تو ان کو بہشت کے اندر جانے کی اجازت ملے گی' قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے- ہر شخص کو بہشت میں اپنا مکان دنیا کے مکان سے بڑھ کر معلوم رہے گا- اور یونس بن محمد نے کہا' ہم سے شیبان نے بیان کیا' انہوں نے قتادہ سے کہا' ہم سے ابوالمتوکل نے بیان کیا-

١٥٢٨- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَلاَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ہود) میں یہ فرمانا سن لو' ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے

٢٢٧٧- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ : كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُوْلُ : أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا، أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ. حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ

٢٢٧٧- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' کہا ہم سے ہمام نے کہا مجھ کو قتادہ نے خبر دی' انہوں نے صفوان بن محرز مازنی سے' انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھامے ہوئے (رستے میں) جا رہا تھا' اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا' کہنے لگا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کیا سنا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جو اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا- انہوں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آپؐ فرماتے تھے' اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلا لے گا- پھر پوچھے گا تجھ کو فلانا گناہ معلوم ہے؟ وہ کہے گا خداوند بے شک معلوم ہے جب سب گناہوں کا اس سے اقرار کرا لے گا اور مومن یہ سمجھے گا' اب تباہ ہو چکا اس وقت فرمائے گا- میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپا رکھے تھے اور آج بخش دیتا ہوں پھر نیکیوں کا کتابچہ اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا- لیکن کافر

حَسَنَاتِهِ. وَأَمَّا الكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الأَشْهَادُ: هَؤُلاَءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ)).

اور منافق ان پر تو کھلم کھلا (فرشتے اور آدمی اور جن) یوں گواہ بولیں گے' یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مال پر جھوٹ باندھا' سن رکھ! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے۔

۱۵۲۹- بَابُ لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ

باب: مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو ان پر ظلم کرنے دے

۲۲۷۸- حَدَّثَنَا يَحيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَومِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَومَ الْقِيَامَةِ)).

۲۲۷۸- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے ان سے سالم نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اس کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا کام نکالے تو اللہ اس کا کام نکال دے گا- اور جو شخص مسلمان پر سے کوئی مصیبت ٹالے گا تو اللہ قیامت کی ایک مصیبت اس پر سے ٹال دے گا اور جو شخص مسلمان کا عیب چھپالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا-

۱۵۳۰- بَابُ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَو مَظْلُومًا

باب: ہر حال میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ أَنَّهُ سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَو مَظْلُومًا)).

۲۲۷۹- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو عبیداللہ بن ابی بکر بن انس اور حمید طویل نے خبر دی' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی کی ہر حال میں مدد کرنا ظالم ہو یا مظلوم-

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: تَأْخُذُ فَوقَ يَدَيْهِ)).

۲۲۸۰- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے حمید سے' انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر' وہ ظالم ہو یا مظلوم' لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے- لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں؟ آپؐ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو-

۱۵۳۰- بَابُ نَصْرِ الْمَظْلُومِ

۲۲۸۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَشْعَثِ بن سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ. فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ، وَرَدَّ السَّلَامِ، وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةَ الدَّاعِي، وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ)).

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا)). وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.

باب: مظلوم کی مدد کرنا واجب ہے

۲۲۸۱- ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے کہا' میں نے معاویہ بن سوید سے سنا وہ کہتے ہیں' میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا- پھر جن باتوں کا حکم دیا ان کا بیان کیا بیمار پرسی کرنا' اور جنازوں کے ساتھ جانا اور چھینک کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا اور مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا' اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا-

۲۲۸۲- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے وہ بریدسے' وہ ابو بردہ سے' وہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے' وہ آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہونا چاہئے جیسے عمارت' اس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے ہوئے ہے اور آپؐ نے انگلیاں قینچی کرلیں-

۱۵۳۱- بَابُ الانْتِصَارِ من الظَّالِمِ، لِقَولِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ :

﴿لَا يُحِبُّ اللهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَولِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ، وَكَانَ اللهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا. وَالَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ﴾. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا، فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوا.

باب: ظالم سے بدلہ لینا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا

اللہ کھلم کھلا برا کہنا پسند نہیں کرتا مگر مظلوم ایسا کر سکتا ہے' اور اللہ سنتا جانتا ہے- اور (سورۂ شوریٰ میں) فرمایا' اور وہ لوگ کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو واجبی بدلہ لیتے ہیں- ابراہیم نخعی نے کہا صحابہؓ ذلیل بننے کو برا جانتے تھے- جب دشمن پر قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے-

۱۵۳۲- بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُومِ، لِقَولِهِ تَعَالَى:

﴿إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا﴾ [النساء: ۱٤۹]. ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِيْنَ. وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا

باب: ظالم کو معاف کر دینا- اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اگر تم کھلم کھلا نیکی کرو یا چھپا کر یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے- اور (سورۂ حم عسق میں) فرمایا برائی کا بدلہ برائی ہے' اسی جتنی' پھر جو کوئی معاف کر دے اور بھلائی کرے اس کو اللہ تعالیٰ ثواب دے گا- بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے- اور جو کوئی اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے اس پر

عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيْلٍ، إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ، أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ. وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ.
وَتَرَى الظَّالِمِيْنَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ إِلَى مَرَدٍّ مِنْ سَبِيْلٍ﴾. [الشوری: ۴۰-۴۴].

کچھ گناہ نہیں گناہ ان پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں' ملک میں ناحق ظلم توڑتے ہیں- ایسے لوگوں کو دکھ کا عذاب ہوگا' اور جو کوئی صبر کرے اور بخش دے تو یہ بڑا کام ہے- اور اے پیغمبر! تو ظالموں کو دیکھے گا- جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو کہیں گے اب کوئی دنیا میں پھر جانے کی بھی صورت ہے-

۱۵۳۳- بَابُ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے

۲۲۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْمَاجِشُوْنُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۲۲۸۳- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون نے' کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے-

۱۵۳۴- بَابُ الاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا اور ڈرتے رہنا

۲۲۸۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ)).

۲۲۸۴- ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے' کہا ہم سے زکریا بن اسحاق مکی نے' انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے' انہوں نے ابو سعید سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھ مظلوم کی بددعا سے بچا رہیو کیونکہ اس کو اللہ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں-

۱۵۳۵- بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَةُ؟

باب: اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو اور اس سے معاف کرالے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضروری ہے؟

۲۲۸۵- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۲۲۸۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے' کہا ہم سے سعید مقبری نے بیان کیا' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ

ا للہ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلَهُ مِنْهُ الْيَومَ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ دِيْنَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ ا للهِ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْمُقْبُرِيَّ هُوَ مَوْلَى لأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ. قَالَ أَبُوعَبْدِ ا للهِ: وَسَعِيْدٌ الْمُقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ، وَاسْمُ أَبِي سَعِيْدٍ كَيْسَانُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دوسرے کسی کی عزت یا آبروریزی کی ہو یا اور کوئی ظلم کیا ہو تو وہ آج دنیا میں معاف کرالے اس دن سے پہلے جہاں نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی البتہ نیک عمل اس کے پاس ہوگا وہ لے لیا جائے گا- اس کے ظلم کے موافق' اور اگر (اس کے نامہ اعمال میں) نیک عمل نہ ہوگا تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈالی جائیں گی- ابو عبداللہ امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اسماعیل بن ابی اویس نے کہا سعید راوی کو مقبری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مقبرہ کے پاس رہا کرتا تھا- امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اور سعید مقبری بنی لیث کا غلام تھا' وہ ابو سعید کا بیٹا تھا' ابو سعید کا نام کیسان ہے-

١٥٣٦- بَابُ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلاَ رُجُوعَ فِيْهِ

باب: جب آدمی کسی کا قصور معاف کردے تو اب پھر رجوع نہیں کر سکتا

٢٢٨٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ ا للهِ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَن أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ا للهُ عَنْهَا: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ أَنْ يُفَارِقَهَا، فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي ذَلِكَ)).

٢٢٨٦- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے (سورۂ نساء کی) اس آیت کی تفسیر میں' اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے رغبتی سے ڈرے فرمایا کسی مرد کے پاس ایک عورت ہوتی ہے وہ اس سے بہت صحبت نہیں کرتا' اور اس کو چھوڑ دینا چاہتا ہے- ایسی عورت اگر اپنے خاوند کو یہ کہہ دے میں نے اپنا حق تجھ کو معاف کر دیا' یہ آیت اسی باب میں اتری-

١٥٣٧- بَابُ إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ

باب: اگر کوئی شخص دوسرے کو اجازت دے یا معاف کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنے کی اجازت اور معافی دی

٢٢٨٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ ا للهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ ا للهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ ا للهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ - وَعَنْ يَمِينِهِ غُلاَمٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ - فَقَالَ لِلْغُلاَمِ: ((أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلاَءِ؟)) فَقَالَ الْغُلاَمُ: لاَ وَا للهِ يَا رَسُولَ ا للهِ، لاَ أُوثِرُ

٢٢٨٧- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے ابو حازم بن دینار سے' انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ پانی پینے کو لایا گیا- آپؐ نے پیا' آپ کی داہنی طرف ایک لڑکا تھا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) اور بائیں طرف عمر والے لوگ- آپؐ نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے تم اس کی اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں؟ اس نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ! میں تو اپنا

بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا. قَالَ : فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ)).

حصہ جو آپ کا جھوٹا ملے کسی کو دینے والا نہیں- آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں دے دیا-

۱۵۳۸- بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الأَرْضِ

باب: جو شخص کسی کی کچھ زمین چھین لے کو کیسا گناہ ہے؟

۲۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ظَلَمَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)).

۲۲۸۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا کہا مجھ سے طلحہ بن عبداللہ نے بیان کیا' ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل نے خبر دی کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جو کوئی کچھ زمین ظلم سے چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں ڈالا جائے گا-

۲۲۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الأَرْضَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ)).

۲۲۸۹- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا- ان سے ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان میں اور چند لوگوں میں کچھ (زمین کا) جھگڑا تھا- انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے ابو سلمہ! زمین ناحق لینے سے بچارہ' کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا-

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَخَذَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، إِنَّمَا أَمْلاَهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ.

۲۲۹۰- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے' انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی زمین بھی ناحق لے لے گا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا- امام بخاری نے کہا یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے جو انہوں نے خراسان میں بنائی لیکن بصرے میں یہ حدیث انہوں نے سنائی-

۱۵۳۹- بَابُ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لآخَرَ شَيْئًا جَازَ

باب: کوئی شخص دوسرے شخص کو کسی بات کی اجازت دے تو وہ کر سکتا ہے

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۲۹۱- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے'

شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ : كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ، فَكَانَ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: ((إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ، إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ)).

انہوں نے جبلہ بن سحیم سے' انہوں نے کہا ہم مدینہ میں بعض عراق والوں میں تھے' ہم پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیرؓ ہم کو کھجور کھلایا کرتے- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہم پر سے گزرتے اور کہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک بار اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا البتہ اگر اس کا بھائی (جو اس کے ساتھ کھا رہا ہو) اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے-

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: ((أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلاَمٌ لَحَّامٌ، فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ: اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ - وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ! فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يُدْعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ هَذَا قَدِ اتَّبَعَنَا، أَتَأْذَنُ لَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ)).

۲۲۹۲- ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابو مسعود سے' ایک انصاری مرد نے جس کا نام ابو شعیب رضی اللہ عنہ تھا- اپنے ایک غلام سے کہا جو قصائی تھا' پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے- اس لئے کہ میں دوسرے چار آدمیوں کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی دعوت کروں- آپؐ سمیت پانچ آدمی ہوں گے- اس نے آنحضرت ﷺ کے مبارک چہرہ پر بھوک کا نشان دیکھا تھا- آخر آنحضرت ﷺ کو اس نے بلایا- آپؐ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے چلا گیا- آنحضرت ﷺ نے صاحب خانہ سے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) آگیا ہے- اس کو اجازت دیتا ہے اس نے کہا' جی ہاں!

۱۵۴۰- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ﴾

باب: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا وہ بڑا سخت جھگڑالو ہے

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الأَلَدُّ الْخَصِمُ)).

۲۲۹۳- ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا' انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو-

۱۵۴۱- باب إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ

باب: جو شخص ناحق جھگڑے ناحق سمجھ کر اس کا گناہ

۲۲۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ

۲۲۹۴- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے' انہوں نے صالح بن کیسان سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی' ان سے زینب بنت ام سلمہ نے بیان کیا' ان سے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے' جو ان کی والدہ تھیں اور آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں'

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسَبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا)).

انہوں نے آنحضرت ﷺ سے - آپؐ نے اپنے حجرے کے دروازے سے کچھ جھگڑا سنا- آپؐ باہر برآمد ہوئے اور فرمایا دیکھو میں آدمی ہوں (غیب کی بات نہیں جانتا) میرے پاس ایک فریق آتا ہے (اپنی دلیل بیان کرتا ہے) کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کرتا ہوں- لیکن اگر میں اس کو (اس کے ظاہری بیان پر بھروسہ کرکے) کسی مسلمان کا حق دلادوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں- وہ لے یا چھوڑ دے-

۱۵۴۲- بَابُ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

باب: جھگڑے کے وقت بدزبانی کرنا

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا، أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)).

۲۲۹۵- ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے' انہوں نے شعبہ سے' انہوں نے سلیمان سے' انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے' انہوں نے مسروق سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپؐ نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں گی تو وہ منافق ہے- اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی' جب تک اس کو چھوڑ نہ دے' وہ چار باتیں یہ ہیں- جب بات کہے جھوٹی' جب وعدہ کرے تو خلاف' جب عہد کرے دغا دے جب جھگڑے تو بدزبانی کرے-

۱۵۴۳- بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

باب: اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق اس میں سے لے سکتا ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يُقَاصُّهُ، وَقَرَأَ: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ [النحل ۱۲۶].

اور محمد بن سیرین نے کہا اپنا حق برابر برابر لے سکتا ہے- اور سورۂ نحل کی یہ آیت پڑھی- اگر تم تکلیف پہنچاؤ تو اتنی ہی پہنچاؤ جتنی تم کو تکلیف دی گئی-

۲۲۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : ((جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ فَقَالَ: ((لَا حَرَجَ

۲۲۹۶- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے' کہا مجھ سے عروہ نے بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہندہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی (ابوسفیان کی جورو) آنحضرت ﷺ کے پاس آئی کہنے لگی یارسول اللہ! ابوسفیان ایک بہت بخیل آدمی ہے کیا میں اس کا روپیہ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں کوئی حرج تو نہیں؟ آپؐ نے فرمایا کچھ قباحت

عَلَيْكَ إِنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ)).

نہیں تو دستور کے موافق لے سکتی ہے-

۲۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ((قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لاَ يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: ((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ)).

۲۲۹۷- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے' کہا ہم سے یزید نے' وہ ابوالخیر سے' وہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے' کہا ہم نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا' آپؐ ہم کو دوسرے ملک والوں کے پاس بھیجتے ہیں- ہم ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری ضیافت تک نہیں کرتے' تو آپؐ نے کیا فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر اترو وہ جیسے دستور ہے' اتنی تمہاری مہمانی کرنے کا حکم دیں تو خیر ورنہ ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کر لو-

١٥٤٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

باب: منڈووں کے نیچے بیٹھنا

وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ.

اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب بنی ساعدہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے) کے منڈوے میں بیٹھے-

۲۲۹۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ حِينَ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقُلْتُ لأَبِي بَكْرٍ: انْطَلِقْ بِنَا، فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ)).

۲۲۹۸- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے امام مالک نے (دوسری سند) اور ابن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی' دونوں نے ابن شہاب سے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا تو انصار بنی ساعدہ کے منڈوے میں جمع ہوئے' میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہمارے ساتھ چلو' پھر ہم انصار کے پاس بنی ساعدہ کے اسی منڈوے میں پہنچے-

١٥٤٥- بَابُ لاَ يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ

باب: اپنے ہمسایہ کو دیوار میں لکڑیاں لگانے سے نہ روکنا چاہئے

۲۲۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ)). ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

۲۲۹۹- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' انہوں نے امام مالکؒ سے' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں) لگانے سے نہ روکے' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو روایت کر کے کہتے تھے' میں دیکھتا ہوں تم یہ بات نہیں سنتے- قسم خدا کی! میں تو یہ حدیث تم کو برابر سناتا رہوں گا-

١٥٤٦- بابُ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيْقِ

باب: شراب کا رستے پر بہا دینا درست ہے

٢٣٠٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَبُو يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، مُنَادِيًا يُنَادِي: ((أَلاَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ)). فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا، فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ. فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا﴾ الآية)).

٢٣٠٠- ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا' کہا ہم کو عفان بن مسلم نے خبر دی' ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ہم سے ثابت نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں لوگوں کا ساقی تھا (شراب پلا رہا تھا) ان دنوں کھجور ہی کا شراب پیا کرتے تھے' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا' سن لو' شراب حرام ہو گئی' انس رضی اللہ عنہ نے کہا' یہ منادی سن کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا باہر نکل اور یہ شراب بہا دے میں نکلا' میں نے اس کو بہا دیا- وہ مدینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا' بعضے لوگ کہنے لگے' ان مسلمانوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پیٹوں میں شراب تھا- اور وہ شہید ہوئے- تب اللہ نے سورہ مائدہ کی یہ آیت اتاری ایمان والوں پر اور جنہوں نے نیک کام کئے کچھ گناہ نہیں اس کا جو وہ کھا پی چکے' اخیر آیت تک-

١٥٤٧- بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيْهَا، وَالْجُلُوسِ عَلَى الصَّعُدَاتِ

باب: گھروں کے صحن اور جلوخانے اور رستوں پر بیٹھنا اور حضرت

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَابْتَنَى أَبُوبَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابو بکر نے اپنے گھر کے جلوخانے میں ایک مسجد بنالی' وہاں نماز اور قرآن پڑھا کرتے' مشرکوں کی عورتیں اور بچے ان پر ہجوم کرتے اور تعجب سے سنتے اور دیکھتے- ان دنوں آنحضرت مکہ ہی میں تشریف رکھتے تھے-

٢٣٠١- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ)). فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. قَالَ: ((فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَى

٢٣٠١- ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عمر حفص ابن میسرہ نے بیان کیا' انہوں نے زید بن اسلم سے بیان کیا انہوں نے عطاء بن یسار سے بیان کیا' انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دیکھو رستوں پر بیٹھنے سے بچتے رہو' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات میں تو ہم مجبور ہیں- وہیں تو ہم بیٹھتے ہیں- بات چیت کرتے ہیں- آپ

الـمَجَالِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا)). قَالُوا : وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

نے فرمایا اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو اس کا حق ادا کرو- انہوں نے پوچھا' کیا حق؟ آپؐ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا اور ایذاء نہ دینا اور سلام کا جواب دینا' اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا-

۱۵۴۸- بَابُ الآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

باب: رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں اگر اس سے تکلیف نہ ہو

۲۳۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَا رَجُلٌ بِطَرِيْقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلأَ خُفَّهُ مَاءً فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لأَجْرًا؟ فَقَالَ : ((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ)).

۲۳۰۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' انہوں نے امام مالکؒ سے' انہوں نے سمی سے جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا ایک شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) رستے میں جا رہا تھا- اس کو بڑی پیاس لگی' ایک کنواں دیکھا اس میں اترا پانی پیا باہر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا ہانپ رہا ہے' پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے' وہ اپنے دل میں کہنے لگا اس کتے کا بھی پیاس سے ہی حال ہوا ہو گا جو میرا ہوا تھا- اور کنویں میں اترا' اپنے موزہ میں پانی بھرا' اور کتے کو پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی' اس کو بخش دیا- صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم کو ان جانوروں میں بھی ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے-

۱۵۴۹- بَابُ إِمَاطَةِ الأَذَى

باب: رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا

وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ)).

اور ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا اگر رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو صدقے کا ثواب ملے گا-

۱۵۵۰- بَابُ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْـمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْـمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا

باب: بلند اور پست بالا خانوں (ماڑیوں) میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے

۲۳۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

۲۳۰۳- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے' انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ

أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ)).

مدینہ کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے' پھر فرمایا' کیا تم اپنے گھروں میں بلائیں اترنے کے مقاموں کو ایسے دیکھ رہے ہو' جیسے میں دیکھ رہا ہوں بارش کے مقاموں کی طرح۔

۲۳۰۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾، فَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالإِدَاوَةِ، فَتَبَرَّزَ، حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ﴾ فَقَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ - وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ - وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْزِلُ هُوَ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الأَمْرِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ. وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ

۲۳۰۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے' انہوں نے عقیل سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی' انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا مجھ کو ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھوں آنحضرت ﷺ کی بیبیوں میں سے وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کی شان میں سورۂ تحریم کی یہ آیت اتری تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے' تمہارے دل بگڑ گئے ہیں- پھر ایسا ہوا میں نے ان کے ساتھ حج کیا- وہ رستے سے مڑے میں بھی چھاگل لے کر ان کے ساتھ مڑا- انہوں نے حاجت پوری کی' جب لوٹ کر آئے تو میں نے چھاگل سے ان کے ہاتھ پر پانی ڈالا- انہوں نے وضو کیا' اس وقت میں نے پوچھا امیر المومنین آنحضرت ﷺ کی بیبیوں میں وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کے باب میں اللہ نے یہ فرمایا اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہو' انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما تجھ سے تعجب ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں' پھر انہوں نے قصہ بیان کرنا شروع کیا' کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمسایہ انصاری دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے' اور باری باری آنحضرت ﷺ کے پاس (مدینہ میں) اترا کرتے ایک روز وہ آتا' ایک روز میں- جب میں اترتا تو اس دن کی خبر وحی وغیرہ اس انصاری کو کر دیتا اور جس دن وہ اترتا وہ بھی ایسا ہی کرتا' اور ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے' جب ہم (مدینہ میں) انصاریوں کے پاس آئے- دیکھا تو ان پر ان کی عورتیں غالب ہیں- یہ رنگ دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی وہی وتیرہ اختیار کیا- ایک بار ایسا ہوا میں اپنی جورو پر چلایا (خفا ہوا) اس نے مجھ کو جواب دیا میں نے اس پر برا مانا' وہ کہنے لگی'

مِن أَدَبِ نِسَاءِ الأَنْصَارِ، فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي، فَرَاجَعَتْنِي، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي. فَقَالَتْ: وَلِمْ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَ اللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلَ. فَأَفْزَعَنِي. فَقُلْتُ: خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ. ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ: أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ. فَقُلْتُ: خَابَتْ وَخَسِرَتْ. أَفَتَأْمَنُ أَن يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِينَ؟ لاَ تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلاَ تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ، وَلاَ تَهْجُرِيهِ، وَاسْأَلِينِي مَا بَدَ لَكِ. لاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ (يُرِيدُ عَائِشَةَ). وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ، فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ: أَنَائِمٌ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ : مَا هُوَ، أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ. قَالَ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ. كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي، فَصَلَّيْتُ صَلاَةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا. فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي. قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ، أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ؟ أَطَلَّقَكُنَّ

تم نے میرا جواب دینا کیوں برا سمجھا ہے؟ قسم خدا کی آنحضرت ﷺ کی بیویاں آپ کو جواب دیتی ہیں' اور کوئی بی بی تو ایسا کرتی ہے کہ دن بھر شام تک آپؐ سے خفا رہتی ہے- یہ سن کر میں گھبرایا میں نے کہا جو بی بی ایسا کرتی ہے وہ غضب کرتی ہے- تباہ ہوئی پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا- میں نے کہا حفصہ رضی اللہ عنہ تم لوگوں کا کیا حال ہے؟ تم میں کوئی سارے سارے دن بلکہ رات تک آنحضرت ﷺ کو غصہ رکھتی ہے- اس نے کہا ہاں! ایسا تو ہوتا ہے' میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہ اور برباد ہوئی- کیا تو اللہ کے غصہ سے نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر کو غصہ دلاتی ہے- تو تباہ ہو جائے گی' دیکھ آنحضرت ﷺ سے بہت فرمائشیں مت کیا کر اور آپ کو جواب نہ دیا کر نہ آپؐ سے خفا ہوا کر- اگر تجھے کچھ درکار ہو تو مجھ سے کہا کر' اور تو اس دھوکے میں مت آ' تیری ہمجولی (گنیاں) تجھ سے زیادہ گوری ہیں اور خوب صورت ہے- اور آنحضرت ﷺ اس کو زیادہ تجھ سے چاہتے ہیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مراد لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان دنوں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان کے لوگ ہم سے لڑنے کے لئے گھوڑوں کے نعل باندھ رہے ہیں خیر میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن مدینے گیا- وہاں سے لوٹ کر آیا تو اس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا' عمرؓ سوتے ہیں میں گھبرا کر نکلا وہ کہنے لگا بڑا سانحہ ہوا- میں نے پوچھا کیا ہوا کہو تو کیا غسان کے لوگ آن پہنچے؟ اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور لمبا واقعہ ہوا- آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دے دی. یہ سن کر میں نے کہا حفصہ رضی اللہ عنہا تو تباہ ہوئی' برباد ہوئی میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے- خیر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مدینے میں) آن کر پڑھی- آپؐ (نماز پڑھ کر) اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے- وہاں اکیلے بیٹھ رہے ہیں' حفصہ رضی اللہ عنہا پاس گیا' دیکھا تو وہ رو رہی ہے- میں نے کہا کیوں روتی کیوں ہے؟ میں تو تجھ کو پہلے ہی ڈرا چکا تھا- اب یہ بتلا کیا آنحضرت ﷺ نے تم لوگوں کو طلاق دے دی؟ وہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لاَ أَدْرِي هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ. فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيْلاً. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيْهَا، فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَهُ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ. فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ. فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ - فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلاَمَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ - فَذَكَرَ مِثْلَهُ - فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلاَمُ يَدْعُونِي قَالَ: أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيْرٍ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ: ((لاَ)). ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ . . . فَذَكَرَهُ. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ. ثُمَّ قُلْتُ : لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لاَ يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأُ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ

کہنے لگی مجھ کو معلوم نہیں آپؐ اس بالا خانے میں ہیں' (پوچھو) یہ سن کر میں (حفصہ کے حجرے سے) باہر نکلا- منبر کے پاس آیا دیکھا تو اس کے گرد لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے کچھ رو رہے ہیں- میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا تو میں اٹھا اس بالا خانے کے پاس آیا جس میں آنحضرت ﷺ تھے- میں نے ایک کالے غلام سے کہا جو وہاں بیٹھا تھا' عمر رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت مانگ وہ اندر گیا' اس نے آنحضرت ﷺ سے بات کی' پھر باہر نکلا تو کہنے لگا میں نے آپؐ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپؐ خاموش رہے میں لوٹ آیا اور منبر پاس جو لوگ بیٹھے تھے انکے ساتھ بیٹھ گیا پھر مجھ پر رنج غالب آیا اور میں بالا خانے کے پاس گیا لیکن ویسا ہی معاملہ ہوا- پھر میں ان لوگوں کے پاس آکر بیٹھ گیا جو منبر کے گرد بیٹھے تھے- پھر مجھ سے نہ رہا گیا رنج نے غلبہ کیا میں (بالا خانے کی طرف) اس غلام کے پاس آیا اور میں نے کہا عمر کے لئے اجازت مانگ لیکن اب کے وہی ہوا- آخر میں پیٹھ موڑ کر (گھر کو) چلا- اس وقت غلام نے مجھ کو پکارا اور کہا آنحضرت ﷺ نے تم کو اجازت دی یہ سن کر میں آپؐ کے پاس گیا- آپؐ خالی بوریے پر لیٹے ہوئے تھے- اس پر کوئی بچھونا بھی نہ تھا- اور بوریے کے نشان آپؐ کے پہلو پر پڑ گئے تھے' ایک چمڑے کے تکیے پر ٹکائے ہوئے جس میں کھجور کی چھال بھری تھی' میں نے کھڑے کھڑے ہی آپؐ کو سلام کیا اور پوچھا کیا آپؐ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دی؟ آپؐ نے میری طرف نگاہ اٹھا کر فرمایا نہیں- پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آپؐ کا دل بہلانے کو یہ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں پر غالب تھے' جب ایسے لوگ پاس آئے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں' پھر سارا قصہ بیان کیا' یہ سن کر آپؐ ہنس دیئے- پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپؐ ملاحظہ فرماتے میں حفصہ کے پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی ہمجولی برابر والی سے دھوکا مت کھائیو' وہ تجھ سے زیادہ خوب صورت ہے- اور تجھ سے زیادہ آنحضرت ﷺ اس سے محبت رکھتے ہیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مراد لیا' یہ سن کر آپؐ پھر ہنسے' جب میں نے دیکھا کہ

فَوَاللهِ مَارَأَيْتُ فِيهِ شَيْأً يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ. وَكَانَ مُتَّكِئاً فَقَالَ: ((أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا)). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي. فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَ قَدْ قَالَ: مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا، مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ. فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ))، وَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرُونَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ، فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ: ((إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا، وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ)). قَالَتْ: قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ - إِلَى قَوْلِهِ - عَظِيمًا﴾ قُلْتُ: أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ. فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ)).

آپؐ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا- بعد اس ہنسے آنکھ اٹھا کر آپؐ کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھلائی دی صرف تین کھالیں- وہ بھی کچی پڑی ہوئی تھیں- میں نے کہا اللہ سے دعا کیجئے' وہ آپ کی امت کو فراغت دے کیونکہ ایران اور روم کے لوگ مالدار ہیں- اللہ نے ان کو دولت دے رکھی ہے- حالانکہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے- اس وقت آپؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے- آپؐ نے فرمایا' خطاب کے بیٹے! کیا ابھی تجھ کو شک ہے (تو دنیا کی دولت اچھی سمجھتا ہے؟) ان لوگوں کے مزے تو دنیا کی زندگی میں جلدی دے دئے گئے ہیں- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے لئے دعا فرمایئے تو ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا راز بیان کر دیا تھا- اور آنحضرت ﷺ کو سخت غصہ ان پر آیا- جب اللہ نے آپؐ پر عتاب فرمایا' خیر آپ انتیس دن بعد (بالا خانے میں اکیلے رہ کر) پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول اللہ! آپؐ نے تو یہ قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آئیں گے اور ابھی تو انتیس ہی راتیں گزری ہیں- میں ان کو گن رہی ہوں- یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے- اور یہ مہینہ انتیس ہی تھا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت اتاری' يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ الآیۃ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہی پوچھا اور فرمایا عائشہ! رضی اللہ عنہا میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب میں جلدی نہ کر' اپنے ماں باپ سے صلاح کر لے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں خوب جانتی تھی کہ میرے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے کی کبھی رائے نہ دیں گے- پھر آپؐ نے یہی آیت پڑھی- يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ سے عَظِيمًا تک' میں نے کہا بس! اسی باب میں میں اپنے ماں باپ سے صلاح کروں' میں تو اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہوں' پھر آپؐ نے دوسری عورتوں کو یہی اختیار دیا سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا-

۲۳۰۵- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَجَلَسَ فِي عُلْيَةٍ لَهُ؛ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا. فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ)).

۲۳۰۵- ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے' وہ حمید طویل سے' وہ انس رضی اللہ عنہ سے' کہا آنحضرت ﷺ نے اپنی عورتوں کے پاس ایک مہینے تک جانے کی قسم کھالی اور آپکے پاؤں میں سوج آگئی تھی- آپ اپنے ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے- پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق دے دیا؟ آپ نے فرمایا نہیں' بلکہ میں نے ایک مہینے تک انکے پاس جانے کی قسم کھائی ہے- پھر انتیس دن تک آپ ٹھہرے رہے' بعد اسکے اپنی عورتوں پاس گئے-

۱۵۵۱- بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلاَطِ، أَوِ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں یا دروازے پر اونٹ باندھ دینا

۲۳۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلاَطِ فَقُلْتُ: هَذَا جَمَلُكَ: فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ قَالَ: ((الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ)).

۲۳۰۶- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عقیل نے کہا ہم سے ابوالمتوکل نے' کہا میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا- انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے- میں بھی آپکے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا' (بلاط وہ پتھر جو مسجد کے دروازے پر بچھے ہوتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ کا اونٹ حاضر ہے آپ باہر آئے اور اونٹ کے نزدیک پھرنے لگے پھر فرمایا قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے جا-

۱۵۵۲- بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب: کسی قوم کے کوڑے پاس ٹھہرنا وہاں پیشاب کرنا

۲۳۰۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَوْ قَالَ: لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا)).

۲۳۰۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا' انہوں نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے' انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا یا یوں کہا آنحضرت ﷺ ایک قوم کے کوڑے پر آئے آپ نے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا-

۱۵۵۳- بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ

باب: رستے میں سے کانٹوں کی ڈالی یا اور کوئی تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا

۲۳۰۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۳۰۸- ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا' کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' وہ سمی سے' وہ ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ)).

اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسا ہوا ایک بار ایک رستے میں جارہا تھا وہاں کانٹے دار ڈالی دیکھی' اس کو اٹھالیا (اور پھینک دی) اللہ تعالیٰ نے اس کام کی قدر کی' اس کو بخش دیا۔

۱۵۵۴- بَابُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ،

باب: اگر عام رستے میں اختلاف ہو

وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ، ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ، فَتُرِكَ مِنْهَا لِلطُّرُقِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ

اور وہاں رہنے والے کچھ عمارت بنانا چاہیں تو سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیں۔

۲۳۰۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَضَى النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ)).

۲۳۰۹- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے' انہوں نے زبیر بن خریت سے' انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے رستے کے جھگڑے میں یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ چھوڑ دیا جائے۔

۱۵۵۵- بَابُ النَّهْبِي بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

باب: کسی شخص کی چیز بے اس کی اجازت کے لوٹنا منع ہے

وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ نَنْتَهِبَ.

اور عبادہ بن صامتؓ نے کہا ہم نے آنحضرت ﷺ سے اس امر پر بیعت کی کہ لوٹ نہ کریں گے۔

۲۳۱۰- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ - وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ: ((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ)).

۲۳۱۰- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عدی بن ثابت نے' کہا میں نے عبداللہ بن یزید انصاری سے سنا وہ عدی کے نانا تھے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ (ناک کان کاٹنے) سے منع فرمایا۔

۲۳۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَنْتَهِبُ

۲۳۱۱- ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے' کہا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی

نُهْبَةً يَرفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ)). وَعَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . . مِثْلَهُ، إِلاَّ النُّهْبَةَ.

ایسی لوٹ کرتا ہے' جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں ہوتا- سعید اور ابو سلمہ نے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت بیان کی' مگر اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے-

۱۵۵۶- بَابُ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ

باب: صلیب (ترسول) کو توڑ ڈالنا اور سور کو مار ڈالنا

۲۳۱۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ)).

۲۳۱۲- ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں عیسیٰ مریم کے بیٹے منصف حاکم بن کر نہ اتریں' وہ صلیب (ترسول) کو توڑ ڈالیں گے سور کو مار ڈالیں گے- اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے اور مال (روپیہ پیسہ) کی اس وقت ایسی کثرت ہوگی' کوئی قبول نہیں کرنے کا-

۱۵۵۷- بَابُ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيْهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ

باب: کیا شراب کے مٹکے (یا پیپے) توڑ ڈالے جائیں مشکیں پھاڑ ڈالی جائیں

فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيْبًا أَو طُنْبُورًا أَوْ مَا لاَ يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ. وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيْهِ بِشَيْءٍ.

پھر اگر کسی نے مورت توڑ ڈالی یا ترسول یا طُنبُورًا (ڈھول) یا جس چیز کی لکڑی کام میں نہیں آتی (جیسے ستارہ وغیرہ) اس پر تاوان ہوگا یا نہیں اور شریح قاضی پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ آیا' انہوں نے کچھ تاوان نہ دلایا

۲۳۱۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نِيْرَانًا تُوقَدُ يَومَ خَيْبَرَ قَالَ: ((عَلاَمَ تُوقَدُ هَذِهِ النِّيْرَانُ؟)) قَالُوا: عَلَى الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ. قَالَ: ((اكْسِرُوهَا وَأَهْرِيْقُوهَا)). قَالُوا: أَلاَ نُهْرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ : ((اغْسِلُوا)).

۲۳۱۳- ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا کہا انہوں نے یزید بن ابی عبید سے' انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے جس دن خیبر فتح ہوا کچھ آگ روشن دیکھی آپؐ نے پوچھا یہ کیا پکا رہے ہیں- لوگوں نے کہا یہی بستی کے گدھوں کا گوشت' آپؐ نے فرمایا یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت وغیرہ سب اوندھا ڈالو (بہادو') لوگوں نے کہا ہم گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھو ڈالیں فرمایا اچھا دھو ڈالو-

۲۳۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ

۲۳۱۴- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' کہا ہم سے عبداللہ بن ابی نجیح نے' انہوں نے مجاہد سے انہوں

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاَثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ: ((﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾)) الآية.

نے ابو معمر سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے (کعبے کے پاس گئے) وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے تھے- آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ہر ایک بت کو کونچا مارتے (وہ گر پڑتا صحابہ توڑ ڈالتے اور سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھتے تھے) حق آن پہنچا اور ناحق مٹ گیا اخیر آیت تک-

۲۳۱۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّهَا كَانَتْ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ. فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ، فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا)).

۲۳۱۵- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا- جس میں صورتیں تھیں- آنحضرت ﷺ نے اس کو پھاڑ ڈالا (یا اتار کر پھینک دیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے دو گدے بنا ڈالے' وہ گھر میں رہے آنحضرت ﷺ ان پر بیٹھا کرتے-

۱۵۵۸- بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

باب: جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے لڑے

۲۳۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ)).

۲۳۱۶- ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے-

۱۵۵۹- بَابُ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

باب: اگر کسی کا پیالہ یا اور کچھ سامان توڑ ڈالے

۲۳۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ، فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ وَقَالَ: ((كُلُوا)). وَحَبَسَ الرَّسُولَ

۲۳۱۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے' انہوں نے حمید سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اتنے میں دوسری ایک بی بی (صفیہ یا ام زینب یا حفصہ رضی اللہ عنہا) نے اپنی لونڈی کے ہاتھ ایک پیالہ کھانے کا بھیجا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (غصہ میں آن کر) ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا' آنحضرت ﷺ نے پیالہ اٹھا کر اس کو جوڑا اور کھانا اس

وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا، فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

گے اندر رکھا اور صحابہ سے فرمایا کھانا کھاؤ' اور اس لونڈی اور پیالہ کو رہنے دیا جب کھانے سے فارغ ہوئے تو دوسرا پیالہ اس کو دیا اور ٹوٹا اپنے پاس رکھ لیا- اور سعید بن ابی مریم نے کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے خبر دی کہا ہم سے حمید نے بیان کیا کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث بیان کی-

۱۵۶۰- بَابُ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

باب: اگر کسی کی دیوار گرادے تو ویسی ہی دیوار بنائے

۲۳۱۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيجٌ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَأَبٰى أَنْ يُجِيْبَهَا فَقَالَ : أُجِيْبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ لاَ تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوْهَ الْمُومِسَاتِ. وَكَانَ جُرَيجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا. فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ، فَأَبٰى. فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيجٍ. فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى، ثُمَّ أَتَى الْغُلاَمَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلاَمُ؟ قَالَ: الرَّاعِي. قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لاَ، إِلاَّ مِنْ طِيْنٍ)).

۲۳۱۸- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے جریر بن حازم نے' انہوں نے محمد بن سیرین سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک (عابد) شخص تھا- جریج نامی' وہ اپنے عبادت خانے میں نماز پڑھ رہا تھا' اس کی ماں آئی' اس کو بلایا لیکن وہ نماز میں تھا' اس نے جواب نہ دیا' اپنے دل میں کہنے لگا میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں' خیر پھر دوبارہ اس کی ماں آئی (اور پکارا لیکن جواب نہ ملا) آخر اس کی ماں نے بد دعا دی' کہنے لگی' یا اللہ! جریج جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے نہ مرے' جریج اپنے عبادت خانہ میں رہا کرتا تھا- ایک فاحشہ عورت کہنے لگی میں اس کو بہا دوں گی' وہ آئی اور جریج سے بات کی' لیکن اس نے نہ مانا' آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے بدفعلی کرائی جب لڑکا جنی تو کہنے لگی یہ جریج کا لڑکا ہے یہ سن کر (اس کی قوم کے) لوگ آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا اور وہاں سے اس کو نیچے اتار کر (خوب) گالیاں دیں' بڑا عابد بنا ہے اندر رنڈی بازی کرتا ہے' جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آیا کہنے لگا اے بچے! (بتلا) تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ چرواہا ہے- اس پر وہ لوگ (جنہوں نے اس کا عبادت خانہ توڑا تھا' شرمندہ ہوئے) کہنے لگے ہم دوبارہ تیرا عبادت خانہ سونے سے بنائے دیتے ہیں اس نے کہا نہیں- مٹی سے بنا دو (جیسے پہلے بنا ہوا تھا)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے

١٥٦١- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهدِ وَالْعُرُوضِ

باب: کھانے اور سفر خرچ اور اسباب میں شرکت کا بیان

وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ؟ مَجَازَفَةً أَو قَبْضَةً قَبْضَةً، لِمَا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هَذَا بَعْضًا وَهَذَا بَعْضًا. وَكَذَلِكَ مَجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالقِرَانِ فِي التَّمْرِ.

اور جو چیزیں ماپ تول کر بکتی ہیں ان کو یوں ہی ڈھیر لگا کر بانٹنا یا مٹھی مٹھی کر کے، کیونکہ مسلمانوں نے سفر خرچ کی شرکت میں کوئی قباحت نہیں دیکھی- اس طرح کہ کچھ یہ کھائے کچھ وہ کھائے یوں ہی انداز سے، اسی طرح سونے کو چاندی کے بدل یا چاندی کو سونے کے بدل بن تولے ڈھیر لگا کر بانٹنے میں اسی طرح دو کھجوریں اٹھا کر کھانے میں-

٢٣١٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، وَهُمْ ثَلاَثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ، فَخَرَجْنَا. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُوعُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذَلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذَلِكَ كُلُّهُ، فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَاهُ كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلاً قَلِيلاً حَتَّى فَنِيَ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلاَّ تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، - فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ - قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ، فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ، فَأَكَلَ مِنْهُ ذَلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً. ثُمَّ أَمَرَ أَبُوعُبَيْدَةَ بِضِلْعَيْنِ مِنْ أَضْلاَعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا، فَلَمْ تُصِبْهُمَا)).

٢٣١٩- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی، انہوں نے وہب بن کیسان سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب سنہ ۸ ھ میں) سمندر کے کنارے ایک لشکر بھیجا، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو اس کا سردار مقرر کیا، یہ تین سو آدمی تھے- میں بھی ان ہی میں تھا- ہم چلے یہاں تک کہ رستے ہی میں توشہ تمام ہو گیا، (یہ صورت حال دیکھ کر) ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ سارے لشکر کے لوگ اپنے اپنے توشہ اکٹھا کر دیں- ایسا ہی کیا گیا، تو کل دو تھیلے ہوئے کھجور کے، ابوعبیدہ اس میں سے ہم کو تھوڑا تھوڑا دیا کرتے، آخر وہ بھی تمام ہو گیا- تب فی آدمی ایک ایک کھجور روز دینے لگے- وہب نے کہا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا- انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو ہم کو معلوم ہوا وہی غنیمت تھی، خیر ہم سمندر پر پہنچے، دیکھا تو پہاڑ کی طرح ایک مچھلی (ساحل پر) پڑی ہے- لشکر کے لوگ اٹھارہ دن تک اسی میں سے کھاتے رہے- پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا، اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں، اونٹ ان کے نیچے سے نکل گیا چھوا بھی نہیں-

٢٣٢٠- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى

٢٣٢٠- ہم سے بشر بن مرحوم نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے، انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا (غزوہ ہوازن میں) لوگوں کے توشے تمام ہو گئے اور ان کو توشے کی احتیاج پڑی، وہ آنحضرت ﷺ کے پاس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ)). فَبُسِطَ لِذَلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ)).

آئے اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت چاہی' آپؐ نے ان کو اجازت دی' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے انہوں نے یہ حال ان سے بیان کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' اونٹوں کو کاٹ ڈالو گے تو پھر تم کیسے جیو گے پھر آنحضرت ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اونٹ کاٹ ڈالیں گے تو یہ لوگ کیسے جئیں گے- آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دو- سب اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لے کر آجائیں- اور چمڑے کا ایک دستر خوان بچھایا گیا سب نے اپنے توشے اس پر ڈال دیئے- آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے برکت کی دعا کی' پھر فرمایا' اپنے اپنے تھیلے لے کر آؤ- لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کر دیا- ہر ایک نے اپنی ضرورت کے موافق لے لیا' تب آپؐ نے فرمایا میں یہ گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں- اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں-

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ((كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَنُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ)).

۲۳۲۱- ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اوزاعیؒ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابوالنجاشی نے کہا میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے' ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ کاٹتے تھے پھر اس کے دس حصے کرتے اور ہم میں ہر کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے پکا ہوا گوشت کھاتا-

۲۳۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)).

۲۳۲۲- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے بیان کیا' انہوں نے برید سے' انہوں نے ابو بردہ سے' انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعر قبیلے کے لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے بال بچوں پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب مل کر اپنا اپنا توشہ ایک ہی کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں- پھر ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں وہ میرے ہیں میں ان کا ہوں-

۱۵۶۲- بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: جو مال دو شریکوں میں مشترک ہو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرے سے برابر مجرا لیں

۲۳۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ

۲۳۲۳- ہم سے محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ نے بیان کیا بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے ثمامہ

بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: ((أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَمَا كَانَ مِن خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ)).

بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو فرض زکوٰۃ کا بیان لکھ کر دیا- جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھی- آپ نے فرمایا جو مال دو شخصوں میں مشترک ہو تو وہ زکوٰۃ میں ایک دوسرا ایسے برابر برابر مجرا لیں-

۱۵۶۳- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

باب: بکریوں کا بانٹنا

۲۳۲۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلاً وَغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ، فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا. فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُوا - أَوْ نَخَافُ - الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ مُدْيٌ، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)).

۲۳۲۴- ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے وہ سعید بن مسروق سے' وہ عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے وہ اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک لگی' انہوں نے لوٹ میں اونٹ اور بکریاں کمائی تھیں- آنحضرت ﷺ پچھلے (اخیر) لوگوں میں تھے' انہوں نے جلدی سے (تقسیم سے پہلے ہی) لوٹ کے جانوروں کو کاٹ ڈالا اور ہانڈیاں چڑھا دیں- آنحضرت ﷺ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں اوندھا دی گئیں' پھر آپ نے تقسیم کی تو ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں- اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا' لوگ اس کے پیچھے ہوئے لیکن اس نے تھکا مارا- اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے' آخر ایک شخص نے تیر مارا اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا' آپ نے فرمایا دیکھو ان جانوروں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں- جب تم ان کو نہ پکڑ سکو تو ایسا ہی کرو- میرے دادا نے کہا کل ہم کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہونے کا ڈر ہے اور چھری بھی ہمارے پاس نہیں- کیا ہم بانس کی کھپاچ سے کاٹ لیں- آپ نے فرمایا جو چیز خون کو بہا دے اور جانور پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخون کے سوا (ان دونوں سے ذبح جائز نہیں) میں تم سے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے' ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں-

۱۵۶۴- بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

باب: دو دو کھجوریں ملا کر کھانا کسی شریک کو درست نہیں جب تک دوسرے شریکوں سے اجازت نہ لے

۲۳۲۵- حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ:

۲۳۲۵- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے جبلہ بن سحیم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ)).

سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا- جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے-

٢٣٢٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: ((كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لاَ تَقْرَنُوا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الإِقْرَانِ، إِلاَّ أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ)).

۲۳۲۶- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے جبلہ سے انہوں نے کہا ہم مدینہ میں تھے' ہم لوگوں پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہم کو کھجور کھلایا کرتے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہم پر سے گزرتے وہ کہتے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھاؤ- کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا' مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے-

تم الجزء التاسع و يتلوه الجزء العاشر ان شاء الله تعالى

نواں پارہ ختم ہوا۔ اس کے بعد دسواں پارہ شروع ہوگا۔ ان شاء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دسواں پارہ

١٥٦٥- بَابُ تَقْوِيمِ الأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ

٢٣٢٧- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ - أَوْ شِرْكًا، أَوْ قَالَ نَصِيبًا - وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)). قَالَ: لاَ أَدْرِي قَوْلُهُ: ((عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)) قَوْلٌ عَنْ نَافِعٍ، أَوْ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٢٣٢٨- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِقِيْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلاصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

باب: مشترک چیزوں کی انصاف کے ساتھ ٹھیک قیمت لگا کر شریکوں میں تقسیم کرنا

۲۳۲۷- ہم سے عمران بن میسرہ ابوالحسن بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص مشترک (ساجھے کے) غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس اتنا مال ہو سارے غلام کی قیمت کے موافق تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا- اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا ایوب نے کہا یہ فقرہ جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا مجھ کو معلوم نہیں' نافع کا قول ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں داخل ہے-

۲۳۲۸- ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشر بن نہیک سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے- آپ نے فرمایا جو شخص (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے وہی اپنے مال میں سے اس کا باقی حصہ بھی آزاد کرائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگا کر باقی حصہ کے لئے اس سے کمائی کرائیں پر اس پر سختی نہ کریں-

١٥٦٦- بَابُ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ؟ وَالاسْتِهَامِ فِيْهِ

٢٣٢٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: تقسیم میں قرعہ ڈال کر حصے کر لینا

۲۳۲۹- ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے

زَكَرِيَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلاَهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوا وَنَجَوا جَمِيعًا)).

زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی باندھی ہوئی حدوں پر قائم ہے (آگے نہیں بڑھتا) اور جو ان میں گھس گیا (گناہ میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے جہاز میں قرعہ ڈال کر جگہ بانٹ لی- کسی نے اوپر کا درجہ لیا کسی نے نیچے کا' اب جو لوگ نیچے کے درجے میں رہے وہ پانی لینے کے لئے اوپر کے درجے والوں پر سے گزرے پھر کہنے لگے اگر ہم نیچے کے درجہ میں ایک سوراخ کر لیں تو بار بار آنے سے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں گے اگر اوپر والے ان کو چھوڑ دیں ایسا کرنے دیں تو سب ڈوب کر تباہ ہوں گے اور اگر ان کو روکیں گے تو آپ بھی بچیں گے دوسرے بھی-

۱۵۶۷- بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ

باب: یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شریک ہونا

۲۳۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ الأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا .. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا - إِلَى- وَرُبَاعَ﴾ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي، هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ، فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا، فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا

۲۳۳۰- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (دوسری سند) اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیرؓ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (سورۂ نساء کی) آیت کو پوچھا اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ کرنے کا ڈر ہو تو جو عورتیں پسند آئیں دو دو' تین تین' چار چار' نکاح میں لاؤ کہا میرے بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے (ولی) محافظ رشتہ دار (جیسے چچیرا بھائی' پھوپھی زاد یا ماموں زاد بھائی) کی پرورش میں ہو اور ترکے کے مال میں سے اس کی ساجھی ہو وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح کر لینا چاہے لیکن پورا مہر انصاف سے جتنا اس کو اور جگہ ملتا ہو نہ دے تو اس کو ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنا منع ہوا- مگر جب پورا مہر انصاف کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ جوان کو دوسری جگہ ملتا ہو' ادا کریں اور ان کو یہ حکم ہو کہ ان کے سوا جو دوسری پسند آئیں نکاح میں لائیں' عروہ بن زبیرؓ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الآيَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ - إِلَى قَوْلِهِ - وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾، وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الكِتَابِ الآيَةُ الأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَ تُقْسِطُوا فِي اليَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللهِ فِي الآيَةِ الأُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ المَالِ وَالجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلاَّ بِالقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ)).

نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا لوگوں نے اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت ﷺ سے مسئلہ پوچھا (ایسی لڑکیوں سے نکاح کی اجازت چاہی) اس وقت (اسی سورت کی) یہ آیت اتری اور لوگ تجھ سے عورتوں کے باب میں فتوے پوچھتے ہیں- آگے فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو یہ جو اس آیت میں ہے اور جو قرآن میں پڑھا جاتا ہے تم پر اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنی اگر تم کو یتیموں میں انصاف نہ ہو سکنے کا ڈر ہو تو دوسری عورتیں جو بھلی لگیں ان سے نکاح کر لو- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ جو اللہ نے دوسری آیت میں فرمایا اور تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور مال اور جمال کم رکھتی ہو اس سے تم نفرت کرتے ہو اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال اور جمال میں تم کو رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر دینا کرو-

۱۵۶۸- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

باب: زمین مکان وغیرہ میں شرکت کا بیان

۲۳۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ)).

۲۳۳۱- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا- جب حد بندی ہو جائے اور رستے ٹھہرا دیئے جائیں پھر شفعہ نہیں رہے گا-

۱۵۶۹- بَابُ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلاَ شُفْعَةٌ

باب: جب شریک گھروں وغیرہ کو تقسیم کر لیں تو اب اس سے پھر نہیں سکتے اور نہ شفعہ کا ان کو حق رہے گا

۲۳۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَضَى النَّبِيُّ ﷺ

۲۳۳۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے معمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں

بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلاَ شُفْعَةَ)).

جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو شفعہ کا حکم دیا جب حد بندی ہو جائے اور رستے الگ پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں رہا-

۱۵۷۰- بَابُ الإِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

باب: سونے چاندی اور جن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے ان میں شرکت

۲۳۳۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ - يَعْنِي ابْنَ الأَسْوَدِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً، فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ)).

۲۳۳۳- ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن اسود سے کہا مجھ کو سلیمان بن ابی مسلم نے خبر دی کہا میں نے ابوالمنہال سے نقد انقد بیع صرف کو پوچھا- انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک نے نقدی میں سے کچھ نقد انقد خریدی کچھ ادھار اتنے میں براء بن عازب ہمارے پاس آئے ہم نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے اور میرے ساجھی زید بن ارقمؓ نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا جو نقد انقد ہو وہ تو رکھ لو اور جو ادھار ہو اس کو چھوڑ دو-

۱۵۷۱- بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: کھیتی میں مسلمان کا ذمی اور مشرک کے ساتھ شریک ہونا

۲۳۳۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا)).

۲۳۳۴- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں-

۱۵۷۲- بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

باب: بکریوں کا انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا

۲۳۳۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهِ أَنْتَ)).

۲۳۳۵- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے' انہوں نے ابوالخیر سے' انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے ان کو بکریاں دیں کہ صحابہؓ میں تقسیم کر دیں- قربانی کے لئے پھر ایک سال بھر کا بکری کا بچہ بچ رہا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کر-

۱۵۷۳- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلاً سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ، فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً.

باب: اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان

اور منقول ہے کہ ایک شخص نے کوئی چیز چکائی دوسرے نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا (تب اس نے مول لے لیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ وہ شریک ہے۔

۲۳۳۶- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ - وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: هُوَ صَغِيرٌ. فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ - وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَيَقُولاَنِ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ)).

۲۳۳۶- ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن ابی ایوب نے خبر دی' انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ کو پایا ان کی ماں زینب ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئیں- انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اس سے بیعت لیجئے- آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے- پھر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو لے کر بازار کی طرف جاتے ہیں وہاں وہ اناج خریدتے ہیں پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان سے ملتے اور کہتے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو- کیونکہ آنحضرت ﷺ نے تم کو برکت کی دعا دی ہے- عبداللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی پورا ایک اونٹ (مع غلہ) نفع میں پیدا کرتے اور اس کو گھر بھیج دیتے-

۱۵۷۴- بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

باب: غلام لونڈی میں شرکت

۲۳۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَصَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ)).

۲۳۳۷- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے اگر وہ اس کی قیمت کے برابر مالدار ہو تو اس کو سارا بردہ آزاد کرا دینا واجب ہے انصاف کے ساتھ اس کی قیمت کرائی جائے اور دوسرے شریکوں کو ان کے حصے کے دام ادا کرے اور بردے کا پیچھا چھوڑ دے-

۲۳۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

۲۳۳۸- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے نضر بن انس سے انہوں نے بشر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلاَّ يُسْتَسْعَى غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

آنحضرت سے آپؐ نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور وہ مالدار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ باقی حصے کے لئے اس سے محنت کرائیں گے مگر سختی نہ کریں گے۔

۱۵۷۵- بَابُ الاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

باب: قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت اور اگر کوئی مکہ کو قربانی بھیج چکے پھر اس میں کسی کو شریک کر لے

۲۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ. وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لاَ يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً، وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا. فَفَشَتْ فِي ذَلِكَ الْقَالَةُ. قَالَ عَطَاءٌ: فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا - فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ - فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: ((بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللهِ لأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقَى للهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْ لاَ أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لأَحْلَلْتُ)). فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هِيَ لَنَا أَوْ لِلأَبَدِ؟ فَقَالَ: ((لاَ، بَلْ لِلأَبَدِ)). قَالَ: وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ وَقَالَ الآخَرُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ

۲۳۳۹- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم کو عبدالملک بن جریج نے خبر دی' انہوں نے عطاء سے' انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے' اور ابن جریج نے اس کو طاؤس سے بھی روایت کیا' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکہ میں آئے حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کوئی نیت (عمرے وغیرہ کی نہ تھی) جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپؐ نے ہم کو حکم دیا ہم نے حج کو عمرہ کر ڈالا یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی عورتوں سے صحبت کریں اس کا چرچا ہونے لگا- عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم (حج کے لئے) منیٰ کو اس کیفیت سے جائیں کہ ذکر سے منی ٹپک رہی ہو- اور جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی آپؐ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے فرمایا مجھ کو یہ خبر پہنچی- بعضے لوگ ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں- خدا کی قسم! میں ان سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اور اگر پہلے سے میں جانتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا- اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا- اس وقت سراقہ بن مالک کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ حکم خاص ہمارے لئے ہے یا ہمیشہ (سب لوگوں) کے واسطے آپؐ نے فرمایا تم سے خاص نہیں ہمیشہ کے لئے ہے- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا اور حضرت علی بھی یمن سے آ پہنچے- عطاء اور طاؤس میں سے ایک تو یوں کہتا ہے حضرت علیؓ نے احرام کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيْمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ)).

ہے کہ انہوں نے لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم کہا تھا خیر آپؐ نے ان کو یہ حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور ان کو قربانی میں شریک کر لیا-

١٥٧٦- بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

باب: تقسیم میں ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر سمجھنا

٢٣٤٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَ إِبِلاً، فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلُوا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ عَدَلَ عَشْرَ مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ. ثُمَّ إِنَّ بَعِيْرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلاَّ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا)). قَالَ: قَالَ جَدِّي : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ فَقَالَ: ((اعْجَلْ، أَوْ أَرِنِي. مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ)).

٢٣٤٠- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی' انہوں نے سفیان ثوری سے' انہوں نے اپنے باپ سعید بن مسروق سے' انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا ہم تہامہ کے ملک میں ذوالحلیفہ میں آنحضرت کے ساتھ تھے ہم نے (لوٹ میں) اونٹ بکریاں کمائیں' لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں (پکنے کے لئے) چڑھا دیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپؐ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں سب الٹ دی گئیں- پھر آپؐ نے تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں اور ایک اونٹ بھاگ نکلا اور گھوڑے سوار کم تھے- آخر ایک شخص نے تیر مار کر اس کو روک دیا- تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو! ان چوپایوں میں بھی بعضے وحشی جانوروں کی طرح چمک نکلتے ہیں- جب تم ان کو پکڑ نہ سکو تو ایسا ہی کیا کرو- عبایہ نے کہا میرے دادا رافع نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو امید ہے یا ڈر ہے کل دشمن سے بھڑ جائیں اور ہمارے پاس چھری نہیں کیا دھار دار لکڑی سے ذبح کر ڈالیں آپؐ نے فرمایا جلدی کرو جو چیز خون بہا دے' (اسی سے کاٹ ڈالو) اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح نہ کرو اس کی وجہ میں کہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں-

كِتَابُ الرَّهْنِ

کتاب رہن کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٥٧٧- بَابُ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى

باب: آدمی اپنی بستی میں ہو اور گرو رکھے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ﴾ [البقرة: ٢٨٣]

(سورۂ بقرہ میں) اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا کوئی نہ ملے تو ہاتھ گرو رکھ لو-

٢٣٤١- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : وَلَقَدْ رَهَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ، وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ. وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((مَا أَصْبَحَ لآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلاَّ صَاعٌ وَلاَ أَمْسَى، وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ)).

٢٣٤١- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا' کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا' ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے اپنی زرہ جو کے بدل گرو رکھی اور (ایک دن) ایسا ہوا میں آپؐ کے پاس جو کی روٹی اور بو دار چربی (کھانے کے لئے) لے گیا اور میں نے آپؐ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام ایک صاع اناج کے سوا اور کچھ نہیں رہا حالانکہ نو گھر ہیں-

١٥٧٨- بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

باب: زرہ کو گرو رکھنا

٢٣٤٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: ((تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ)).

٢٣٤٢- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے کہا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں گروی اور ضمانت دینے کا ذکر کیا- انہوں نے کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی (ابو شحم) سے وعدے پر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی-

١٥٧٩- بَابُ رَهْنِ السِّلاَحِ

باب: ہتھیار گروی رکھنا

٢٣٤٣- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ)). فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا.

٢٣٤٣- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرتا ہے؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے' محمد بن مسلمہ نے کہا میں کرتا ہوں-

فَأَتَاهُ فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ. فَقَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ. قَالُوا: كَيْفَ نُرْهِنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَأَرْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ. قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْهِنُكَ اللَّأْمَةَ - قَالَ سُفْيَانُ : يَعْنِي السِّلَاحَ - فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَقَتَلُوهُ، ثُمَّ أَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرُوهُ)).

خیر وہ اس کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم کو ایک وسق یا دو وسق غلہ قرض دے دو- کعب نے کہا اچھا اپنی جوروئیں گروی کر دو- محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بھلا جوروئیں تمہارے پاس کیسے گرو کریں تم تو سارے عرب میں خوب صورت ہو' کعب نے کہا اچھا اپنے بیٹے گرو کر دو- کہنے لگے کیسے کریں لوگ ہمیشہ طعنے دیتے رہیں گے کہ ایک دو وسق اناج پر گرو کیا گیا تھا- یہ تو بڑے شرم کی بات ہے- البتہ ہتھیار گرو رکھ سکتے ہیں- خیر یہ وعدہ لے کر وہ گئے دوبارہ اس کے پاس آئے اور اس کو مار ڈالا- پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آن کر آپ سے بیان کیا-

۱۵۸۰- بَابُ الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

باب: گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے

وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا. وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ.

اور مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا انہوں نے کہا بھولے بھٹکے جانور پر اس کا چارہ نکلنے کے موافق سواری کی جائے اس کا دودھ دوہا جائے ایسے ہی گروی جانور پر بھی-

۲۳۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ((الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا)).

۲۳۴۴- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن ابی ہائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ فرماتے تھے' گروی جانور پر اس کا خرچ نکلنے کے لئے سواری کی جائے- دودھ والا جانور گروی ہو تو اس کا دودھ پیا جائے-

۲۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ)).

۲۳۴۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا' کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو زکریا نے' انہوں نے شعبی سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا' گروی جانور پر اس کے خرچ کے بدل سواری کی جائے- اسی طرح دودھ والے جانور کا جب وہ گرو ہو تو خرچ کے بدل اس کا دودھ پیا جائے اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ پیئے وہی اس کا خرچ اٹھائے-

۱۵۸۱- بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

باب: یہود وغیرہ کافروں کے پاس کوئی چیز گرو کرنا

۲۳۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ

۲۳۴۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے'

الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ)).

انہوں نے اعمش سے' وہ اسود سے' وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ مدت ٹھہرا کر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو کر دی-

۱۵۸۲- بَابُ إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوِهِ

باب: اگر راہن (جس کا مال ہو) اور مرتہن (گروی دار) کسی بات میں اختلاف کریں

فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ

یا ان کی طرح دوسرے لوگ تو مدعی کو گواہ لانا اور منکر کو قسم کھانا چاہئے-

۲۳۴۷- حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

۲۳۴۷- ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے نافع بن عمر نے' انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو (دو عورتوں کے مقدمہ میں) لکھا انہوں نے جواب میں لکھا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی-

۲۳۴۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: ((قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالاً وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً - فَقَرَأَ إِلَى عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران]. ثُمَّ إِنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ : فَحَدَّثْنَاهُ، قَالَ : فَقَالَ : صَدَقَ، لَفِيَّ وَاللهِ أُنْزِلَتْ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((شَاهِدُكَ أَوْ يَمِينُهُ)). قُلْتُ: إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلاَ يُبَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالاً وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ

۲۳۴۸- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے' کہا ہم سے جریر نے بیان کیا' انہوں نے منصور سے بیان کیا' انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو کسی کا مال مار لینے کے لئے جھوٹی قسم کھائے تو جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا- پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو سچ بتلایا- (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سا مول لیتے ہیں اخیر آیت عَذَابٌ أَلِيمٌ تک' ابووائل نے کہا پھر ایسا ہوا اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے انہوں نے پوچھا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تم سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں- ہم نے یہ حدیث سنائی- انہوں نے کہا سچ کہتے ہیں خدا کی قسم! یہ آیت میرے مقدمہ میں اتری- ہوا یہ کہ میں اور ایک شخص میں کنوئیں کی بابت تکرار ہوئی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد کی- آپؐ نے فرمایا دو گواہ لا- نہیں تو اس سے قسم لے- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا لے گا' کچھ پرواہ نہ کرے گا- آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی کا مال مارنے کی نیت سے جھوٹی قسم کھائے' وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا- پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اتار دی- اشعث نے یہی آیت (سورۂ آل عمران کی) پڑھی

ذَلِكَ. ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً - إِلَى - وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾)).

جو لوگ اللہ کا عہد دے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں' اخیر آیت عَذَابٌ أَلِيمٌ تک-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

۱۵۸۳- بَابُ فِي العِتْقِ وَفَضْلِهِ قَوْلِهِ تَعَالَى :

باب: بردہ آزاد کرنے کا ثواب اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بلد میں) فرمایا

﴿فَكُّ رَقَبَةٍ. أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ. يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ﴾ [البلد : ۱۳-۱۵].

گردن چھڑانا' آزاد کر دینا یا بھوک کے دن ناتے والے یتیم کو کھانا کھلانا-

۲۳۴۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ محمدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ)). قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ - أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ - فَأَعْتَقَهُ)).

۲۳۴۹- ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عاصم بن محمد نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے واقد بن محمد نے کہا مجھ سے سعید بن مرجانہ نے جو زین العابدینؒ علی بن حسینؓ کے مصاحب تھے- انہوں نے کہا مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان بردے کو آزاد کر دے- اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدل دوزخ سے آزاد کر دے گا' سعید بن مرجانہ نے کہا میں یہ حدیث سن کر زین العابدینؒ کے پاس گیا' (ان کو سنائی) علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے کیا کیا' ان کا ایک غلام تھا- عبداللہ بن جعفر اس کی قیمت دس ہزار درہم یا ہزار دینار دینے کو تیار تھے' طیار نے اس کو آزاد کر دیا-

۱۵۸۴- بَابُ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

باب: کیسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے؟

۲۳۵۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَرْحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ)). قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغْلاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)). قلتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ

۲۳۵۰- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا- انہوں نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے' انہوں نے ابومرح سے' انہوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا' اس کی راہ میں جہاد کرنا' میں نے کہا کونسا بردہ آزاد کرنا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور اس کے مالک کو بہت پسند ہو' میں نے عرض کیا اگر میں یہ نہ کر سکوں- آپؐ نے فرمایا تو کسی مسلمان

صَانِعًا، أَو تَصنَعُ لأَخْرَقَ)). قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ)).

کاریگر کی مدد کر' یا بے ہنر کی' (جو روٹی نہ کما سکے) میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں آپ نے فرمایا تو خیر! لوگوں سے برائی مت کر- یہ ایک صدقہ ہے جو تو اپنے اوپر کرتا ہے-

۱۵۸۵- بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعِتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ أَوْ الآيَاتِ

باب: سورج گہن اور دوسری نشانیوں کے وقت بردہ آزاد کرنا مستحب ہے

۲۳۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ)). تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ.

۲۳۵۱- ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے' انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے سورج گہن میں بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا- موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبدالعزیز دراوردی سے روایت کیا انہوں نے ہشام سے-

۲۳۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: ((كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ)).

۲۳۵۲- ہم سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عثمان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ہشام نے' انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے' انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ہم کو سورج گہن کے وقت بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا-

۱۵۸۶ - بَابُ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

باب: اگر مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ)).

۲۳۵۳- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' وہ عمرو بن دینار سے' وہ سالم سے وہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے' آپؐ نے فرمایا جو شخص دو کے ساجھے کا غلام آزاد کرے اگر مالدار ہو تو دوسرے کے حصے کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا-

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ: قَالَ ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى

۲۳۵۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے پھر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور دوسرے شریکوں

شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُم وَعَتَقَ عَلَيْهِ، وإلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ)).

کا حصہ وہ ادا کرے گا اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا نہیں تو جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوا۔

۲۳۵۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أُعْتِقَ)).

۲۳۵۵- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبیداللہ سے' انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے اس پر پورا آزاد کرانا لازم ہے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو اگر اتنا مال نہ ہو جو اس غلام کی واجبی قیمت کو کافی ہو تو بس جو حصہ آزاد کیا وہی آزاد ہوا۔

۲۳۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ . . اخْتَصَرَهُ.

۲۳۵۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر نے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا۔

۲۳۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ. قَالَ نَافِعٌ: وَإِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ. قَالَ أَيُّوبُ: لاَ أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ)).

۲۳۵۷- (دوسری سند) اور ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے' انہوں نے نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دے یا یوں فرمایا غلام میں اپنا حصہ اور اس کی واجبی قیمت کے برابر وہ مال رکھتا ہو تو سارا غلام آزاد ہو جائے گا۔ (باقی حصے کی قیمت اس کو دینا ہوگی) نافع نے کہا نہیں تو جتنا آزاد ہوا بس اتنا ہی آزاد ہوگا۔ ایوب نے کہا میں یہ نہیں جانتا کہ نافع نے یہ اپنی طرف سے کہا یا حدیث میں داخل ہے؟

۲۳۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ: قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ، يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ)). وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

۲۳۵۸- ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ یہ فتویٰ دیتے تھے۔ اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں کے ساجھے میں ہو' پھر ان میں کوئی اپنا حصہ آزاد کر دے تو اس پر سارے غلام لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے۔ جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس غلام یا لونڈی کی واجبی قیمت کافی ہو اور ہر ایک ساجھی کو اس کے حصے کی قیمت دلا کر غلام لونڈی کو چھوڑ دیں گے (اس سے کچھ محنت نہ کرائیں گے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس فتویٰ کو آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے تھے۔ اس حدیث کو لیث اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق اور جویریہ اور یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ نے بھی نافع سے روایت کیا' انہوں نے ابن عمر رضی

وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. . مُخْتَصَرًا.

اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ۔

۱۵۸۷- بَابُ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ، عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

باب: اگر کسی شخص نے ساجھے کے بردے میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے تو دوسرے ساجھی والوں کیلئے اس سے محنت کرائیں گے جیسے مکاتب سے کراتے ہیں اس پر سختی نہیں کرنے کے

۲۳۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ . . ح)).

۲۳۵۹- ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن احمد نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے قتادہ سے سنا کہا مجھ سے نضر بن انس بن مالک نے بیان کیا' انہوں نے بشیر بن نہیک سے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کر دے۔

وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا - أَوْ شَقِيصًا - فِي مَمْلُوكٍ وَخَلاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلاَّ قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)).

(دوسری سند) اور ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے نضر بن انس سے' انہوں نے بشیر بن نہیک سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ یا اپنا ٹکڑا بردے میں سے آزاد کر دے تو اس کو اپنے مال میں سے اس کا چھڑانا (سارا آزاد کرانا) واجب ہے۔ اگر وہ مال دار ہو ورنہ اسکی قیمت لگا کر بردے سے محنت مزدوری کرائیں' پر اس پر سختی نہ کریں' سعید کے ساتھ اس کو حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے بھی قتادہ سے روایت کیا شعبہ نے اس کو مختصر کر دیا۔

تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ . . اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ.

۱۵۸۸- بَابُ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعِتَاقَةِ وَالطَّلاَقِ وَنَحْوِهِ،

باب: اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے عتاق (آزادی) یا طلاق یا کوئی اور ایسی ہی چیز نکل جائے

وَلا عِتَاقَةَ إِلاَّ لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى)). وَلاَ نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ.

اور آزادی صرف خدا کی رضا مندی کے لئے کی جاتی ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے گا اور بھولنے چوکنے والے کو نیت نہیں ہوتی۔

۲۳۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ

۲۳۶۰- ہم سے حمیدی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے مسعر نے انہوں نے قتادہ

بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ)).

سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے میری امت کے وسوسے (خیال) معاف کر دیئے ہیں جب تک ہاتھ پاؤں سے عمل یا زبان سے بات نہ کریں۔

۲۳۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِىءٍ مَا نَوَى: فَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

۲۳۶۱- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے' انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے ہوتے ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوئی اور جس نے دنیا کمانے یا کسی عورت کو بیاہنے کے لئے ہجرت کی' اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

۱۵۸۹- بَابُ إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ هُوَ للهِ وَنَوَى الْعِتْقَ، وَالإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ

باب: جب کوئی شخص اپنے غلام کیلئے یوں کہے وہ اللہ کا ہے اور آزاد کرنے کی نیت ہو تو آزاد ہو جائے گا اور آزادی میں گواہ کرنے کا بیان

۲۳۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيْدُ الإِسْلَامَ - وَمَعَهُ غُلَامُهُ - ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُوهُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ))، فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ. قَالَ فَهُوَ حِيْنَ يَقُولُ: يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

۲۳۶۲- ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا' انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے (سنہ ۷ ہجری) میں آئے- ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا لیکن راہ بھول کر دونوں الگ الگ ہو گئے پھر ایسا ہوا (کچھ مدت بعد) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے' اتنے میں ان کا غلام آن پہنچا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ تیرا غلام حاضر ہے- انہوں نے کہا سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں وہ آزاد ہے- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت (جب مدینہ پہنچے تھے) یہ شعر کہے تھے۔

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

۲۳۶۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ

۲۳۶۳- ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ: يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ قَالَ: وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَايَعْتُهُ، فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ، فَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، هَذَا غُلَامُكَ)). فَقُلْتُ: هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقْتُهُ)). لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ((حُرٌّ)).

نے کہا ہم سے اسماعیل نے وہ قیس سے 'وہ ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا جب میں (مسلمان ہونے کی نیت سے) آنحضرت ﷺ کے پاس آ رہا تھا میں نے رستے میں یہ شعر کہے ۔

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا ایک غلام رستے میں بھاگ گیا' جب میں آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچ گیا- آپؐ سے بیعت کر لی میں آپؐ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں وہی غلام آ نکلا- آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا! ابوہریرہ! دیکھ تیرا غلام آ گیا- میں نے عرض کیا وہ آزاد ہے اللہ کے لئے پھر میں نے اس کو آزاد کر دیا- ابو کریب نے اپنی روایت میں ابواسامہ سے یہ نہیں کہا وہ آزاد ہے-

۲۳۶۴- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: ((لَمَّا أَقْبَلَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَمَعَهُ غُلَامُهُ - وَهُوَ يَطْلُبُ الإِسْلَامَ، فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ . . - بِهَذَا وَقَالَ - أَمَّا أَنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلهِ)).

۲۳۶۴- ہم سے شہاب بن عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن حمید نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے کہا جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے کی نیت سے آ رہے تھے (رستے میں) ان کا غلام رستہ بھول کر الگ ہو گیا- پھر یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے سن لیجئے میں آپ کو گواہ کرتا ہوں' وہ اللہ کا ہے-

۱۵۹۰- بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ

باب: ام ولد کا بیان

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّهَا)).

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے' قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے-

۲۳۶۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((أَنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي. فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا ابْنُ

۲۳۶۵- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' عتبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگا) تو اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی زمعہ کی لونڈی کا جو لڑکا ہے اس کو لے لیجو- وہ میرا بیٹا ہے- خیر جب مکہ فتح ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کو لے لیا اور اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ لائے- سعد نے کہا یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے' میرے

أَخِي، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ. فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَخِي، ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى ابْنِ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيْهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ)). مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ. وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ)).

بھائی (عتبہ) نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے' عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے- میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو (غور سے) دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت مشابہ تھا' پھر آپؐ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ لڑکا (عبدالرحمٰن) تیرا ہے' کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے- (اور باوجود اس کے چونکہ عتبہ سے اس کی صورت ملتی تھی) آپؐ نے حضرت سودہ سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو (حالانکہ وہ حضرت سودہ کا بھائی ہوا) اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی بی بی تھیں-

۱۵۹۱- بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع کا بیان

۲۳۶۶- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ. قَالَ جَابِرٌ: مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ)).

۲۳۶۶- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے' میں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے ہم میں سے ایک شخص نے اپنے مرے پیچھے اپنے غلام کو آزاد کر دیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلوا بھیجا اور بیچ ڈالا- جابر نے کہا وہ غلام پہلے ہی سال مر گیا-

۱۵۹۲- بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب: ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) بیچنا یا ہبہ کرنا

۲۳۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ)).

۲۳۶۷- ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا-

۲۳۶۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ، فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيْهَا، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ)). فَأَعْتَقْتُهَا، فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا

۲۳۶۸- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے' انہوں نے منصور سے' انہوں نے ابراہیم سے' انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدا- اس کے مالک کہنے لگے ولاء ہم لیں گے میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا- آپؐ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو روپیہ خرچ کرے (خریدے) میں نے اس کو آزاد کر دیا پھر آنحضرت ﷺ نے بریرہ کو بلوایا اور فرمایا تجھ کو اپنے خاوند کے باب میں اختیار ہے وہ کہنے لگی اگر وہ مجھ کو اتنا اتنا (بہت

فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ. فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا)).

مال) دے جب بھی میں اس کے پاس نہ رہوں گی- غرض وہ اس سے جدا ہو گئی-

۱۵۹۳- بَابُ إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمُّهُ هَلْ يُفَادَى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا

باب: اگر آدمی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ دے کر اس کا چھڑا لینا

وَقَالَ أَنَسٌ: ((قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلاً)) وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ.

اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا اور اس لوٹ میں جو عقیل رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہما سے ملی تھی؛ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی آخر حصہ تھا' عقیل ان کے بھائی اور عباس رضی اللہ عنہ چچا تھے-

۲۳۶۹- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ رِجَالاً مِنَ الأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: لَنَا فَلْنَتْرُكْ لابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: لاَ تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا)).

۲۳۶۹- ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے' انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چند انصاری لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی اجازت مانگی' اور (آن کر) یہ عرض کیا آپؐ اجازت دیجئے تو ہم اپنے بھانجے عباس کو فدیہ معاف کر دیں- آپؐ نے فرمایا نہیں ایک روپیہ بھی نہ چھوڑو-

۱۵۹۴- بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

۲۳۷۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ. فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ. قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا - يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا- قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ)).

۲۳۷۰- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ کو میرے باپ عروہ نے خبر دی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کے زمانہ میں سو بردے آزاد کئے تھے اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لئے دیئے تھے- جب وہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے سو اونٹ سواری کے لیے دیئے- اور سو غلام آزاد کئے- پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں؟ جاہلیت میں جو میں نے ثواب کے کام کئے ہیں (ان کا ثواب مجھ کو ملے گا یا نہیں؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اسلام لایا تو جتنے نیک کام پہلے کر چکا وہ سب قائم رہیں گے-

۱۵۹۵- بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ

باب: اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو

العَرَب رَقيقًا فوَهبَ

غلام بنائے پھر ہبہ کرے

وباعَ وجامَعَ وفَدى وسَبي الذُّرِّيَة وقولِهِ تعالى: ﴿ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً عَبْدًا مَمْلُوكًا لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا، هَلْ يَسْتَوُونَ؟ الْحَمْدُ للهِ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾ [النحل : ٧٥].

۲۳۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ: ((إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ)) - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ - فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلاَّ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاؤُونَا تَائِبِيْنَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا ذَلِكَ. قَالَ: ((إِنَّا لاَ نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ. فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ)).

یا عربی لونڈی سے جماع کرے یا فدیہ لے یہ سب باتیں درست ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے- ایک شخص غلام ہے دوسرے کے ملک اس کو ذرا بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جس کو ہم نے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ کھلے چھپے اس میں سے خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں اللہ کا شکر (یہ مشرک ان کو برابر نہیں سمجھنے کے) مگر ان میں بہتیرے علم نہیں رکھتے-

۲۳۷۱- ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا کہا مجھ کو لیث نے خبر دی' وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے' عروہ نے کہا مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی' جب ہوازن قبیلہ کے بھیجے ہوئے لوگ (مسلمان ہو کر) آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں- آپ کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو میرے ساتھ جو لوگ ہیں' (میں اکیلا ہوتا تو تم کو واپس دے دیتا) اور سچی بات مجھ کو بہت پسند ہے تم دو میں سے ایک بات اختیار کر دیا تو مال لو یا قیدی لو اور میں نے تو اسی خیال سے قیدیوں کے بانٹنے میں دیر کی تھی- اور آپ جب طائف سے لوٹے تھے تو آپ نے دس پر کئی راتوں تک ان کا انتظار کیا تھا (قیدی تقسیم نہیں کئے تھے) خیر جب ان کو یہ معلوم ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ دونوں چیزیں ان کو پھیرنے والے نہیں تو وہ کہنے لگے- اچھا ہمارے قیدی ہم کو دیجئے- اس وقت آپ پھر کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا اللہ کی جیسی شان ہے ویسی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد! دیکھو (مسلمانو)! تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے آئے ہیں' اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی ان کو پھیر دیئے جائیں- جو کوئی خوشی سے ایسا کرے تو کرے اور جو کوئی یہ چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوڑے تو وہ انتظار کرے جو لوٹ کا مال اللہ تعالیٰ پہلے ہم کو دے دے گا- ہم اس میں سے اس کا حصہ ادا کر دیں گے لوگ کہنے لگے ہم راضی ہیں- آپ نے فرمایا ہم کو معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے- کون راضی نہیں ہے- بہتر یہ ہے کہ تم اب جاؤ اور تمہارے نقیب (چودھری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں- وہ چلے گئے پھر ان کے چودھریوں نے ان سے گفتگو کی' بعد اس کے

فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ. ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. فَهَذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَادَيْتُ نَفْسِي فَادَيْتُ عَقِيلاً)).

آنحضرت ﷺ کے پاس آکر آپ سے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے خوشی سے اجازت دی- زہری نے کہا ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہم کو پہنچا اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سے عرض کیا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا-

۲۳۷۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: ((كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ. حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ)).

۲۳۷۲- ہم سے علی بن حسن نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی' کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے' کہا میں نے نافع کو لکھا انہوں نے (جواب میں) مجھ کو لکھا کہ آنحضرت ﷺ نے بنی مصطلق کو (جو ایک شاخ ہے خزاعہ قبیلہ کی) لوٹا وہ غفلت میں تھے- ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا جو لوگ ان میں لڑنے والے تھے ان کو تو آپ نے قتل کیا اور عورتوں بچوں کو قید کر لیا اور اسی دن ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا آپ کو ملیں- نافع نے کہا یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے بیان کیا وہ اس لشکر میں تھے-

۲۳۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ، فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا؛ مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ)).

۲۳۷۳- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے' انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے' انہوں نے کہا میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان سے عزل کا مسئلہ پوچھا- انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ آئے اس وقت ہم کو عورتوں کی خواہش تھی اور عورت سے الگ رہنا ہم کو مشکل پڑ گیا- ہم نے چاہا عزل کریں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا عزل کر سکتے ہو- کچھ قباحت نہیں' جو جان بھی قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو گی-

۲۳۷۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لاَ أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ . ح)). وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلاَمٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ

۲۳۷۴- ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے' انہوں نے ابوزرعہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں تو بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہا- (دوسری سند) امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن عبدالحمید نے خبر دی' انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے حارث بن زید سے' انہوں نے ابوزرعہ سے

أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ)) قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا)). وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: ((أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ)).

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے - (تیسری سند) اور مغیرہ نے عمارہ سے روایت کی انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں برابر بنی تمیم سے محبت کرتا رہتا ہوں جب سے ان کے متعلق میں نے تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں - آپؐ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے بہت زیادہ مخالف ہوں گے اور ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تمیم کی زکوۃ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوۃ ہے - اور ان میں کی ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قید تھی - آپؐ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہے -

١٥٩٦- بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

باب: جو شخص اپنی لونڈی کو ادب اور علم سکھائے اس کی فضیلت

٢٣٧٥- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ)).

۲۳۷۵- ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا - انہوں نے مطرف سے' انہوں نے شعبی سے' انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو' وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا -

١٥٩٧- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

باب: آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا

((الْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ)) وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَاعْبُدُوا اللهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ، وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، إِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالاً فَخُورًا﴾ [النساء: ٣٦].
ذِي الْقُرْبَى الْقَرِيبُ، وَالْجُنُبُ الْغَرِيبُ الْجَارُ الْجُنُبُ يَعْنِي الصَّاحِبَ فِي السَّفَرِ.

غلام تمہارے بھائی ہیں (آدم کی اولاد) جو تم کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ - اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اور اس کا ساجھی کسی کو نہ بناؤ - اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار پڑوسیوں اور غیر پڑوسیوں اور پاس بیٹھنے والوں اور مسافروں اور غلام لونڈیوں سے اچھا سلوک کرو - اللہ اترانے والے' بڑمارنے والے کو پسند نہیں کرتا - آیت میں ذوالقربیٰ سے رشتہ دار اور جنب سے غیر یعنی اجنبی مراد ہے اور جار جنب سے سفر کا رفیق -

۲۳۷۶- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الأَحْدَبُ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: ((رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلاَمِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلاً فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ)).

۲۳۷۶- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے واصل بن حیان نے جو کبڑے تھے- انہوں نے کہا معرور بن سوید سے میں نے سنا انہوں نے کہا میں نے ابوذر غفاریؓ (جندب بن جنادہ صحابی) کو دیکھا- وہ ایک جوڑا پہنے تھے ان کا غلام بھی (ویسا ہی) ایک جوڑا' ہم نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی اس نے آنحضرت ﷺ سے میری شکایت کی- آپؐ نے مجھ سے فرمایا تو نے اس کو ماں کی گالی دی' پھر فرمایا دیکھو! تمہارے غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہیں' جو تمہاری خدمت کرتے ہیں' اللہ نے ان کو تمہارا زیر دست کر دیا ہے پھر جس کا کوئی بھائی اس کا زیر دست (تابعدار) ہو وہ جو آپ کھائے اس کو کھلائے جو آپ پہنے' وہ اس کو بھی پہنائے- اور ان کو ایسے کام کی تکلیف مت دو' جو ان سے نہ ہو سکے- اگر ایسا کام کرنے کو کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو-

۱۵۹۸- بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَنَصَحَ سَيِّدَهُ

باب: جو غلام اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے صاحب کی بھی خیر خواہی اس کا ثواب

۲۳۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)).

۲۳۷۷- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غلام جب اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے اور اپنے مالک (خدا) کی عبادت اچھی طرح بجا لائے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا-

۲۳۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ)).

۲۳۷۸- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی' وہ صالح سے وہ شعبی سے' انہوں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھائے' تعلیم دے اور اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے- تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا اسی طرح جو غلام اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی اس کو بھی دوہرا ثواب ملے گا-

۲۳۷۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ

۲۳۷۹- ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی ہم کو یونس نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے

أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ)).

کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو غلام نیک بخت ہو' اللہ کا حکم بجالائے' اپنے مالک کی خیر خواہی کرے - اس کا دوہرا ثواب ہے - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا نہ ہوتا اور حج اور ماں کی خدمت تو میں یہی پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں -

۲۳۸۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نِعِمَّا لأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ)).

۲۳۸۰- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے' انہوں نے اعمش سے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا غلام کے لئے یہ کیا اچھی بات ہے کہ اپنے خدا کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے صاحب کی خیر خواہی کرے -

۱۵۹۹- بَابُ كِرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ،

باب: غلام پر دست درازی کرنا (یا اپنے تئیں اعلیٰ سمجھنا)

وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾، وَقَالَ: ﴿عَبْدًا مَمْلُوكًا﴾. ﴿وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ﴾ وَقَالَ: ﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ﴾. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ)). وَ﴿اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ﴾: يَعْنِي سَيِّدَكَ. و((مَنْ سَيِّدُكُمْ)).

اور یوں کہنا یہ میرا غلام ہے یا لونڈی مکروہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اور نیک بخت تمہارے لونڈی غلاموں میں سے اور (سورۂ نحل میں) فرمایا غلام مملوک اور (سورۂ یوسف میں) فرمایا دونوں نے اپنے آقا کو دروازے پر پایا اور (سورۂ نساء میں فرمایا) تمہاری مسلمان لونڈیوں میں' اور آنحضرت ﷺ نے (انصاری سے) فرمایا اپنے سردار کے لئے اٹھو اور اللہ نے (سورۂ یوسف میں) فرمایا اپنے رب (سردار) سے میرا ذکر کیجیے - اور آنحضرت ﷺ نے (بنی سلمہ) سے پوچھا تھا' تمہارا سردار کون ہے؟

۲۳۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)).

۲۳۸۱- ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ آنحضرت ﷺ سے' آپ نے فرمایا جب غلام خیر خواہی سے اپنے مالک کا کام کرے اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا -

۲۳۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ

۲۳۸۲- ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسامہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے' انہوں نے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے - آپ نے فرمایا مملوک (غلام) جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی جیسی لائق ہے خلوص اور خیر

وَالطَّاعَةِ، لَهُ أَجْرَانِ)).

خواہی کے ساتھ خدمت کرے اس کو دوہرا ثواب ملے گا-

۲۳۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّىءْ رَبَّكَ، اِسْقِ رَبَّكَ. وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلاَيَ. وَلاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، أَمَتِي. وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلاَمِي)).

۲۳۸۳- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی' وہ ہمام بن منبہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کرتے تھے- آپؐ نے فرمایا کوئی تم میں سے (غلام لونڈی کو) یوں نہ کہے اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا- اپنے رب کو وضو کرا' اپنے رب کو پانی پلا- بلکہ یوں کہے اپنے سردار' اپنے آقا کو اور کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا غلام' میری لونڈی بلکہ یوں کہے میرا چھوکرا' چھوکری' غلام-

۲۳۸٤- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ، فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ، وَإِلاَّ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ)).

۲۳۸۴- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے' نافع سے' انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو وہ اس کی واجبی قیمت لگا کر اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا' اتنا ہی سہی-

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ. أَلاَ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

۲۳۸۵- ہم سے مسدد نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا' وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہو گی- ایک تو واقعی حاکم لوگوں پر وہ حکومت کرتا ہے ان کی باز پرس اس سے ہو گی دوسرے آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہو گی- تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے اور اپنی اولاد کی' ان کی باز پرس اس سے ہو گی- چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے اس سے اسکی پوچھ ہو گی- سن لو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہو گی--

۲۳۸٦- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ

۲۳۸۶- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے' انہوں نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے' ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- آپؐ نے فرمایا لونڈی جب زنا کرے تو اس کو حد مارو- کوڑے لگاؤ' پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے مارو' پھر اگر زنا کرائے پھر کوڑے لگاؤ- تیسری

فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)).

باریا چوتھی بار میں یہ فرمایا اس کو بیچ ڈالو- بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی-

۱۶۰۰- بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

باب: جب خدمت گار کھانا لے کر آئے

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلاجَهُ)).

۲۳۸۷- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ کو محمد بن زیاد نے خبر دی کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا- انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- آپؐ نے فرمایا جب تم میں کسی کا خدمت گار کھانا لے کر آئے تو اگر اپنے ساتھ اس کو نہ بٹھائے تو خیر ایک نوالہ یا دو نوالے یا ایک لقمہ یا دو لقمے اس کو دے دو- کیونکہ اسی نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی-

۱۶۰۱- باب العبدُ راعٍ في مالِ سيّدِهِ ونَسَبَ النبيّ ﷺ المالَ إلى السيّد

باب: غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اور آنحضرت ﷺ نے مال اس کے صاحب کا قرار دیا

۲۳۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ : فَالإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)). قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

۲۳۸۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی -انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی- انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے تم میں ہر شخص (ایک طرح کا) حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا- امام (بادشاہ) تو حاکم ہی ہے اس سے تو اپنی رعیت کی باز پرس ہو گی- آدمی بھی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اس سے بھی ان کی باز پرس ہو گی اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھی جائے گی اور خادم (لونڈی غلام) بھی اپنے مالک کے مال سے پوچھا جائے گا وہ اس کا نگہبان ہے- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ باتیں تو آنحضرت ﷺ سے سنی ہیں اور میں سمجھتا ہوں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت (باپ کے مال) کی پوچھ ہو گی- غرض تم میں ہر کوئی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہونی ہے-

۱۶۰۲- بَابُ إِذَا ضَرَبَ العبدَ فَلْيَجْتَنِبِ الوَجْهَ

۲۳۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح.

۲۳۹۰- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ)).

باب: اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے

۲۳۸۹- ہم سے محمد بن عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا ابن وہب نے کہا مجھ کو فلاں کے بیٹے (ابن سمعان) نے خبر دی' انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ (ابوسعید) سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے۔

۲۳۹۰- اور امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا جب کوئی مار پیٹ کرے تو منہ پر مارنے سے بچا رہے۔

كِتَابُ المكاتبِ

کتاب مکاتب کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بَابُ إِثْمِ مَن قَذَفَ مَمْلُوكَهُ

باب جو اپنی غلام لونڈی کو زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اسکا گناہ

۱۶۰۳- بَابُ الْمكاتَبُ وَنجومُهُ فِي كلِّ سَنةٍ نجمٌ

باب: مکاتب اور اس کی قسطوں کا بیان ہر سال میں ایک قسط

وَقَوْلُهُ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا. وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ﴾ [النور:۳۳]. وَقَالَ رَوحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَوَاجِبٌ عَلَيَّ إِذَا عَلِمْتُ لَهُ مَالاً أَنْ أُكَاتِبَهُ؟ قَالَ: مَا أُرَاهُ إِلاَّ وَاجِبًا. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَأْثُرُهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: لاَ. ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سِيْرِيْنَ سَأَلَ أَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ- وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ - فَأَبَى، فَانْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا تمہاری غلام لونڈیوں میں جو مکاتب بننا چاہیں ان کو مکاتب کرو اگر تم ان میں بھلائی پاؤ اور اللہ کا مال جو اس نے تم کو دیا ہے ان کو بھی اس میں سے دو اور روح بن عبادہ نے ابن جریج سے نقل کیا میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا اگر میں سمجھوں کہ میرا غلام مالدار ہے اور وہ مکاتب بننا چاہے تو کیا مجھ پر واجب ہے اس کا مکاتب کر دینا انہوں نے کہا میں تو واجب ہی سمجھتا ہوں اور عمرو بن دینار نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا تم یہ کسی سے روایت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں پھر انہوں نے موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سیرین نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ چاہا اس کو مکاتب کر دیں وہ مالدار تھا۔ انسؓ نے قبول نہ کیا۔ سیرین حضرت

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: كَاتِبْهُ، فَأَبَى، فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُو عُمَرُ: ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ فَكَاتَبَهُ)). وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ؛ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ - وَنَفِسَتْ فِيهَا - أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً أَيَبِيعُكِ أَهْلُكِ فَأَعْتِقُكِ فَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي؟ فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا)) فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ؟ شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ)).

عمرؓ پاس گئے' انہوں نے انسؓ سے اس کو مکاتب کر دیا' انس نے نہ مانا' حضرت عمر نے اس کو درے سے مارا اور یہ آیت پڑھی ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ پھر انس رضی اللہ عنہ نے ان کو مکاتب کر دیا اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہ عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئی - اپنی بدل کتابت میں مدد مانگنے کو' اس کو پانچ اوقیہ چاندی پانچ سال میں دینا تھی' (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو آزاد کرنا پسند کیا) اور کہنے لگیں بتلا اگر میں یہ پانچ اوقے تیرے مالکوں کو ایک مشت دے دوں تو وہ تجھ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے یا نہیں؟ اگر بیچیں تو میں تجھ کو آزاد کر دوں گی اور تیری ولاء میں لوں گی - بریرہ نے جا کر اپنے مالکوں سے یہ بیان کیا انہوں نے نہ مانا مگر اس شرط پر کہ ولاء ہم لیں گے - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں یہ سن کر آنحضرت کے پاس گئی اور آپؐ سے بیان کیا (کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالک ایسا کہتے ہیں) آپؐ نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے - بعد اس کے آنحضرت ﷺ (خطبہ سنانے) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ محض لایعنی ہے' اللہ کی مقرر کی ہوئی شرط زیادہ عمل کرنے کے لائق اور مضبوط ہے -

١٦٠٤- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ، وَمَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فِيهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: مکاتب سے کون سی شرطیں کرنا درست ہے اور جو شخص ایسی شرط لگائے جس کا ثبوت اللہ کی کتاب سے نہ ہوتا ہو اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی

٢٣٩١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا. قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ

۲۳۹۱- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عروہ سے' ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ لونڈی ان کے پاس آئی اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں ان کی مدد چاہتی تھی' اور اس نے اس روپیہ میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا اپنے مالکوں کے پاس لوٹ جا اور ان سے کہہ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا

كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ لأَهْلِهَا فَأَبَوا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لَنَا. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ)).

روپیہ ادا کر دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی- بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے یہ ذکر کیا- انہوں نے نہ مانا اور کہنے لگے کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ثواب کی نیت سے تیرے ساتھ کچھ سلوک کرنا منظور ہے تو کریں باقی ولاء تو ہم لیں گے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے یہ بیان کیا- آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تو بریرہ کو مول لے کر آزاد کر دے' ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کر دے- راوی نے کہا پھر آنحضرت ﷺ (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں پتہ نہیں جو شخص ایسی شرطیں لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا گو سو بار شرط لگائے اللہ کی شرط سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے-

۲۳۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا، فَقَالَ أَهْلُهَا: عَلَى أَنَّ وَلاَءَهَا لَنَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لاَ يَمْنَعُكِ ذَلِكِ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۲۳۹۲- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے' کہا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو مول لے کر آزاد کرنا چاہا اس کے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر بیچتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے- آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا تو اپنا کام کر (خرید کر کے آزاد کر دے) ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے-

۱۶۰۵- بَابُ إِسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

باب: اگر مکاتب دوسروں سے مدد چاہے اور لوگوں سے سوال کرے (تو کیسا؟)

۲۳۹۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونَ وَلاَؤُكِ لِي. فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا، فَأَبَوا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَبَوا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ

۲۳۹۳- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا بریرہ رضی اللہ عنہا (میرے پاس) آئی کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے ہر سال ایک اوقیہ' تو میری مدد کریں میں نے کہا اچھا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں ان کو نو اوقیہ ایک مشت دے دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں تیری ولاء میں لوں گی اور وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی ان سے کہا انہوں نے نہ مانا (کہا ولاء ہم لیں گے) پھر بریرہ آئی اور کہنے لگی میں نے ان سے گفتگو کی لیکن وہ اس شرط سے

الْوَلاءُ لَهُمْ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ((خُذِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلاءَ، فَإِنَّمَا الْوَلاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ فَأَيُّمَا شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ. مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمْ أَعْتِقْ يَا فُلاَنُ وَلِيَ الْوَلاَءُ إِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

مانتے ہیں کہ ولاء وہ لیں' یہ خبر آنحضرت ﷺ کو پہنچی آپؐ نے مجھ سے پوچھا میں نے عرض کر دیا آپؐ نے فرمایا تو تو اس کو (مول لے کر) آزاد کر دے اور ولاء انہیں کو دینا قبول کر لے ولاء تو اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر آپؐ لوگوں کو خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے اللہ کو سراہا- اس کی تعریف کی پھر آپؐ نے فرمایا امابعد! تم میں سے بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے (کیا دیوانے ہیں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا اللہ کی کتاب میں وجود ہی نہیں ہے- دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ محض لغو ہیں اگرچہ وہ شرطیں سو بار لگائی جائیں اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا چاہیے اور اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے تم میں سے بعضے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہتے ہیں ارے فلانے! آزاد کر ولاء ہم لیں گے' ولاء تو اسی کی ہے جو آزاد کرے-

۱۶۰۶- بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ.

باب: جب مکاتب اپنے تئیں بیچ ڈالنے پر راضی ہو

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جَنَى مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مکاتب غلام ہے گو اس کے ذمہ باقی ہو اور زید بن ثابت نے کہا جب تک ایک روپیہ بھی باقی ہو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا وہ زندگی اور موت اور جرم کرنے میں غلام ہے جب تک اس پر کچھ باقی رہے-

۲۳۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لَهَا: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ. فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذَلِكَ لأَهْلِهَا فَقَالُوا: إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْوَلاءُ لَنَا. قَالَ مَالِكٌ: قَالَ يَحْيَى: فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۲۳۹۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے' انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد مانگنے آئیں (اپنی بدل کتابت کی ادا میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیری قیمت کے روپیہ ان کو ایک بار گی پھینک دیتی ہوں اور تجھ کو آزاد کر دیتی ہوں- بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا انہوں نے نہ مانا یہ شرط کی کہ ولاء ہم لیں گے امام مالکؒ نے کہا' یحییٰ نے کہا عمرہ یہ کہتی تھیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے-

١٦٠٧- بَابُ إِذَا قَالَ الْمكاتَبُ اشْتَرِني وأَعتِقْني، فَاشْتَراهُ لِذَلِكَ

٢٣٩٥- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِيْ أَيْمَنُ قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ، وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو، فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ، فَقَالَتْ: دَخَلَتْ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ: اشْتَرِنِي وَأَعْتِقِنِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لَا يَبِيْعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي، فَقَالَتْ: لَا حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ بَلَغَهُ - فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا، فَقَالَ: ((اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاؤُوا))، فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا، وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ)).

باب: اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھ کو مول لے کر آزاد کر دے اور وہ مول لے لے

۲۳۹۵- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے کہا مجھ سے میرے باپ ایمن نے' انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' میں نے کہا میں عتبہ ابولہب کے بیٹے کا غلام تھا وہ مر گئے- ان کے بیٹے میرے وارث ہوئے- انہوں نے مجھ کو عبداللہ بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا- عبداللہ نے مجھ کو آزاد کر دیا لیکن عتبہ کے وارثوں نے ولاء کی شرط اپنے لئے کر لی ہے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بریرہ میرے پاس آئی وہ مکاتب تھی- مجھ سے کہنے لگی مجھ کو مول لے لو اور آزاد کر دو- میں نے کہا اچھا پھر بریرہ بولی وہ اسی شرط پر بیچیں گے کہ ولاء وہ لیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس شرط پر میں مول نہیں لیتی- خیر یہ بات آنحضرت ﷺ نے سن لی یا آپ کو پہنچ گئی- آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے بیان کیا- جو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا- آپؐ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کر دے- اور ان کو جو شرطیں وہ چاہیں لگانے دے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو خرید اور آزاد کر دیا اور اسکے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی' اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اگرچہ وہ سو شرطیں لگائیں-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الْهِبَةِ، وفضلها، والتَّحْرِيض عليها

باب: کتاب ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب دلانا

٢٣٩٦- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا

۲۳۹۶- ہم سے عاصم بن علی ابوالحسین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے' انہوں نے سعید مقبری سے' انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے فرمایا مسلمان عورتوں سے کوئی اپنی ہمسایہ عورت کے حصے کو ذلیل نہ سمجھے گو بکری

تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ)).

کا کھر ہی ہو-

۲۳۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ : ((ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ. فَقُلْتُ: يَا خَالَةُ، مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِينَا)).

۲۳۹۷- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے بیان کیا' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یزید بن رومان سے' انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے ہم پر ایسا وقت گزر چکا ہے- ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند دو مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی' (کھانا نہیں پکایا جاتا تھا) عروہ نے کہا خالہ پھر تمہاری گزر کاہے پر ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا یہی دو کالوں پر کھجور اور پانی- اتنا تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت کے ہمسایہ تھے ان کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ (تحفہ کے طور پر) بھیجا کرتے آپؐ ہم کو بھی پلاتے-

۱۶۰۸- بَابُ الْقَلِيلِ مِنَ الْهِبَةِ

باب: تھوڑی چیز ہبہ کرنا

۲۳۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ)).

۲۳۹۸- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے وہ شعبہ سے' وہ سلیمان اعمش سے' وہ ابوحازم سلمان اشجعی سے' وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے- آپؐ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھ کو بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لئے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں اور اگر مجھ کو کوئی بکری کا دست یا پاؤں تحفہ بھیجے تو اس کو ضرور لے لوں گا-

۱۶۰۹- بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

باب: جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا)).

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصہ لگاؤ-

۲۳۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا، ((مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ

۲۳۹۹- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم سلمہ بن دینار نے' انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے مہاجرین میں سے ایک عورت کو کہلا بھیجا- اس کا ایک غلام تھا بڑھئی آپؐ نے یہ کہلا بھیجا- اپنے غلام سے کہہ ہم کو منبر کی لکڑیاں بنا

الْمِنْبَرِ))، فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا، فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا. فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ. قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ، فَجَاءُوا بِهِ، فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ)).

دے- اس نے اپنے غلام کو حکم دیا وہ (غابہ کی طرف) گیا وہاں سے جھاؤ کی لکڑی کاٹی اور آپ کے لئے ایک منبر بنایا- جب پورا کام کر چکا تو اس عورت نے آنحضرت ﷺ سے کہلا بھیجا' آپ کا کام اس نے پورا کر دیا ہے- آپ نے کہلا بھیجا اچھا! وہ منبر میرے پاس بھیج دے- پھر لوگ اس کو لے کر آئے اور آنحضرت ﷺ نے اس کو اٹھا کر وہاں رکھا جہاں تم اب دیکھتے ہو-

۲۴۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ - وَرَسُولُ اللهِ ﷺ نَازِلٌ أَمَامَنَا- وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا - وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي - فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ، فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ، فَقَالُوا: لاَ وَاللهِ لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَغَضِبْتُ، فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا، ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ، ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ. ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ، فَرُحْنَا - وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي - فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ)). فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

۲۴۰۰- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن جعفر نے وہ ابوحازم سے' وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی سے' وہ اپنے باپ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن مکہ کے رستے میں آنحضرت ﷺ کے کئی اصحاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا- اور آنحضرت ﷺ ہم سے آگے اترے ہوئے تھے- میرے ساتھی احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام نہیں باندھے تھا- انہوں نے ایک گورخر جاتے دیکھا- میں اپنی جوتیاں ٹانکنے میں مصروف تھا- انہوں نے مجھ کو خبر نہ کی لیکن انہوں نے دل میں چاہا کاش میں اس کو دیکھ لیتا پھر میں نے جو نگاہ پھیری- تو اس کو دیکھ لیا اور جلدی سے گھوڑے کے پاس جا کر اس پر زین لگایا اور سوار ہوا میں کوڑا اور برچھا لینا بھول گیا- میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھ کو کوڑا برچھا اٹھا دو وہ کہنے لگے قسم خدا کی ہم تو کسی چیز سے تمہاری مدد نہیں کرنے کے مجھے غصہ آیا میں نے خود اتر کر کوڑا اور برچھا لے لیا- پھر سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کیا- اسکو زخمی کر ڈالا پھر اسکو لے کر آیا- وہ مر گیا تھا تو میرے ساتھی اس پر گرے اسکو کھانے لگے پھر ان کو احرام کی حالت میں اس کھانے میں شک پیدا ہوئی- خیر ہم وہاں سے چلے اور گورخر کا ایک دست میں نے اپنے پاس چھپا رکھا- جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ملے- آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا- آپ نے فرمایا کچھ گوشت اس کا تمہارے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے- اور وہ دست آپ کو دے دیا- آپ نے اس کو کھا کر تمام کر دیا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے- محمد بن جعفر نے کہا یہ حدیث زید بن اسلم نے مجھ سے بیان کی' انہوں نے عطاء بن یسار سے' انہوں نے ابوقتادہ سے-

۱۶۱۰- بَابُ مَنِ اسْتَسْقَى وَقَالَ

باب: پانی (یا دودھ) مانگنا اور سہل بن سعد نے کہا

سَهْلٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اسْقِنِي)

آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا پانی پلا

۲۴۰۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ إِسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((أَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُه مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هَذِهِ، فَأَعْطَيْتُهُ، وَأَبُوبَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هَذَا أَبُوبَكْرٍ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ: ((الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلاَ فَيَمِّنُوا)). قَالَ أَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ. ثَلاَثَ مَرَّاتٍ)).

۲۴۰۱- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو طوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا- وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے- آپؐ نے پانی مانگا ہم نے آپؐ کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہا- پھر اپنے کنویں کا پانی اس دودھ میں ملایا اور آنحضرت ﷺ کو دیا- اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپؐ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور ایک گنوار داہنی طرف جب آپؐ پی چکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں (ان کو دیجیے) آپؐ نے گنوار کو دے دیا- اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں داہنی طرف سے شروع کیا کرو- انس رضی اللہ عنہ نے کہا تو داہنی طرف سے شروع کرنا سنت ہے- تین بار کہا-

۱۶۱۱- بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ. وَقَبِلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

باب: شکاری کا تحفہ قبول کرنا اور آنحضرت ﷺ نے ابو قتادہ سے شکار کا دست لیا

۲۴۰۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِوَرِكِهَا - أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ: ((فَخِذَيْهَا لاَ شَكَّ فِي)) - فَقَبِلَهُ. قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ. ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ)).

۲۴۰۲- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ ہشام بن زید بن انس بن مالک سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش بھگایا- لوگ اس کے پیچھے لگے لیکن تھک گئے آخر میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا- انہوں نے ذبح کر دیا اور آنحضرت ﷺ کو اس کا پٹھ یا ران بھجوایا یا ران میں بھجوائیں' شعبہ نے کہا ران میں بھجوائیں' کوئی شک نہیں کی- آپؐ نے قبول کیا- اور اس میں سے کھایا سلیمان نے کہا میں نے شعبہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا؟ انہوں نے کہا ہاں کھایا- پھر کہنے لگے آنحضرت ﷺ نے قبول کیا-

۲۴۰۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللهُ

۲۴۰۳- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے

عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، حِمَارًا وَحْشِيًّا - وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ - فَرُدَّ عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: ((أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ)).

ایک گورخر تحفہ بھیجا- اس وقت آپؐ ابواء یا ودان میں تھے (حج کا احرام باندھے ہوئے) آپؐ نے پھیر دیا جب آپؐ نے صعب کا چہرہ بدلہ دیکھا (ان کو رنج ہوا) تو آپؐ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں-

۱۶۱۲- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

باب: تحفہ قبول کرنا

۲۴۰۴- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ((أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِهَا - أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ- مَرْضَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

۲۴۰۴- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد بن سلیمان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ آنحضرت ﷺ پاس تحفہ بھیجنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری دیکھتے رہتے اس سے یہ غرض تھی کہ آنحضرت ﷺ خوش ہوں-

۲۴۰۵- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ - خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الأَضُبَّ تَقَذُّرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

۲۴۰۵- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے جعفر بن ایاس نے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا- انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا ام حفید (ہزیلہ) نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پنیر اور گھی اور گوہ بھیجی- آپؐ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دیا- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو گوہ آنحضرت ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا (صحابہؓ نے کھایا) اور اگر حرام ہوتا تو آپؐ کے دستر خوان پر کیوں کھایا جاتا-

۲۴۰۶- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا معنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: ((أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟)) فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لأَصْحَابِهِ: ((كُلُوا))، وَلَمْ يَأْكُلْ. وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ ﷺ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ)).

۲۴۰۶- ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے معن بن عیسیٰ نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا' انہوں نے محمد بن زیاد سے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپؐ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ ہے- تو آپؐ صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے اور کہتے ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپؐ بھی ان کے ساتھ رہتے' ہاتھ لگاتے' کھاتے-

۲۴۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۲۴۰۷- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے انس بن مالک رضی

مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ، فَقِيْلَ: تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيْرَةَ، قَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ)).

اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پاس گوشت لایا گیا لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا- آپؐ نے فرمایا اس کے لئے صدقہ ہے- اور ہمارے لئے ہدیہ ہے-

۲۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ، وَإِنَّهُمْ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)). وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ، هَذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيْرَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)). وَخُيِّرَتْ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟ قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا، قَالَ: لَا أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ)).

۲۴۰۸- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے' شعبہ نے کہا میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن سے سنی۔ انہوں نے قاسم سے روایت کی- انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہ کو مول لینا چاہا مگر اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کرلی کہ ہم لیں گے- پھر آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر آیا- آپؐ نے فرمایا تو مول لے کر آزاد کردے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے- اور ایسا ہوا بریرہ کو خیرات میں گوشت ملا- آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو خیرات میں ملا اس کیلئے تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ ہے اور بریرہ جب آزاد ہوئی اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اختیار دیا گیا- عبدالرحمٰن نے کہا اس کا خاوند مغیث آزاد تھا یا غلام شعبہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا' وہ آزاد تھا یا غلام-

۲۴۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: ((عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ: ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا)).

۲۴۰۹- ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن نے بیان کیا کہا ہم کو خالد بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے' انہوں نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے پوچھا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے انہوں نے کہا کچھ نہیں' مگر گوشت ہے جو ام عطیہ نے بھیجا ہے- اس بکری کا جو آپؐ نے ام عطیہ کو صدقہ دی تھی- آپؐ نے فرمایا بکری اپنے ٹھکانے پہنچ گئی-

۱۶۱۳- بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ، وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُوْنَ بَعْضٍ

باب: اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ ایک اپنی خاص بی بی کے پاس ہو

۲۴۱۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ

۲۴۱۰- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا لوگ اپنے اپنے تحفے

النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي. وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ، فَذَكَرَتْ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا)).

بھیجنے میں میری باری کا خیال رکھتے- اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میری سوکنیں سب اکٹھی ہوئیں میں نے آنحضرت ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا- آپؐ نے جواب ہی نہیں دیا-

۲۴۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ((أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ. فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: فَكَلِّمِيهِ، قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا. فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا. فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ. فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا: ((لاَ تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلاَّ عَائِشَةَ)). قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

۲۴۱۱- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید بن ابی اویس نے وہ سلیمان سے' وہ ہشام بن عروہ سے' وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کی دو ٹکریاں تھیں' ایک ٹکری میں تو حضرت عائشہ اور حفصہ' صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہن تھیں' اور دوسری ٹکڑی میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور آپؐ کی باقی بیویاں تھیں اور مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپؐ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہت چاہتے ہیں اور جب کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت ﷺ کے پاس بھیجنا منظور ہوتا تو وہ اس میں دیر کرتا رہتا- جب آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر میں ہوتے اس دن (تاک کر) عائشہؓ کے گھر بھیجتا یہ حال دیکھ کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ٹکری نے ان سے کہا تم آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں عرض کرو- آپؐ لوگوں سے فرما دیں جس کسی کو آپؐ کے پاس کوئی تحفہ بھیجنا ہو وہ بھیج دے- خواہ آپؐ کسی بی بی کے پاس ہوں حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا آپؐ نے کچھ جواب ہی نہ دیا- ان بیبیوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انہوں نے کہا آپؐ نے کچھ جواب ہی نہ دیا انہوں نے کہا پھر عرض کرو- جب ان کی باری ہوئی انہوں نے پھر عرض کیا- آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا ان بیبیوں نے پوچھا تو کہہ دیا کہ آنحضرت ﷺ نے کچھ جواب ہی نہیں دیا- انہوں نے کہا پھر عرض کرو- انہوں نے پھر اپنی باری کے دن عرض کیا تب آپؐ نے (تیسرے معروضے پر) جواب دیا- عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ میں مجھ کو مت ستاؤ- کسی عورت کے کپڑے میں جب میں ہوتا ہوں مجھ پر وحی نہیں آتی مگر عائشہ رضی اللہ عنہا کے کپڑے میں آتی ہے- ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں- آخر ان بیبیوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (آپؐ کی صاحبزادی) کو اپنی طرف سے آپؐ کے پاس بھیجا یہ عرض کرنے کو کہ آپؐ کی بیویاں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں' ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں انصاف کیجئے- انہوں نے عرض کیا آپؐ

ﷺتَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ: ((يَا بُنَيَّةُ، أَلاَ تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ؟)) قَالَتْ: بَلَى. فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ. فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ العدلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، فَرَفَعَتْ صَوتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا، حَتَّى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺلَيَنْظُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ، قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَسْكَتَتْهَا. قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ: ((إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ)). قَالَ الْبُخَارِيُّ: الْكَلاَمُ الأَخِيْرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ: ((كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ)). وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: ((قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ)).

نے فرمایا بیٹا تو میری خوشی چاہتی ہے انہوں نے عرض کیا بے شک یہ سن کر وہ لوٹ گئیں اور ان بیبیوں کو جواب دے دیا- انہوں نے کہا پھر جاؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اب میں نہیں جاتی- آخر انہوں نے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کو اپنی طرف سے بھیجا وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہنے لگیں' آپ کی بیویاں ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے مقدمے میں انصاف چاہتی ہیں' آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں اور آواز بلند کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت بیٹھی ہوئی تھیں' ان کو برا بھلا کہنے لگیں' یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنے لگے (آپ کا مطلب یہ تھا) وہ کیوں نہیں بولتیں' (آپ کی مرضی پاکر) انہوں نے بھی بولنا شروع کیا اور زینب کو جواب دینے لگیں ان کو خاموش کر دیا- آپ نے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا اور فرمایا آخر یہ کس کی بیٹی ہے؟ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے- امام بخاری نے کہا اخیر کا مضمون یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہشام بن عروہ سے مروی ہے- انہوں نے ایک شخص سے (جس کا نام نہیں لیا گیا) انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے اور ابو مروان نے ہشام سے روایت کی- انہوں نے عروہ سے لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری تاکتے رہتے اور ہشام سے' انہوں نے قریش کے ایک شخص سے اور ایک غلام سے (نام معلوم) انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجازت چاہی-

١٦١٤- بَابُ لاَ مَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

باب: جس تحفے کا پھیرنا درست نہیں

٢٤١٢- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيْبًا، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لاَ يَرُدُّ الطِّيْبَ. قَالَ: وَزَعَمَ

۲۴۱۲- ہم سے ابو معمر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے ثمامہ بن عبداللہ نے بیان کیا عزرہ نے کہا میں ثمامہ پاس گیا- انہوں نے مجھ کو خوشبو دی کہنے لگے انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو نہیں پھیرتے تھے- اور انس رضی اللہ

أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ)).

عنہ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ بھی خوشبو نہیں پھیرتے تھے

١٦١٥- بَابُ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً

باب: غائب چیز کا ہبہ کرنا

٢٤١٣- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، حِيْنَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاؤُونَا تَائِبِيْنَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا)). فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ)).

٢٤١٣- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا عروہ نے کہا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان نے ان سے بیان کیا کہ ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے- پہلے جیسے چاہئے ویسے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد! تمہارے بھائی توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں ان کے قیدی ان کو واپس کر دیئے جائیں پھر جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ قائم رکھے (معاف نہ کرے) اور پہلی لوٹ جو اللہ ہم کو دے اس میں سے معاوضہ لے وہ ایسا ہی کرے لوگوں نے کہا ہم آپ کے فرمانے پر راضی ہیں-

١٦١٦- بَابُ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ کا معاوضہ (بدلہ) کرنا

٢٤١٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا)). لَمْ يَذْكُرْ وَكِيْعٌ وَمُحَاضِرٌ: ((عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ)).

٢٤١٤- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے انہوں نے ہشام سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ہدیہ قبول کر لیتے تھے اور اس کا بدلہ کرتے اس حدیث کو وکیع اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے اس کو ہشام سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وصل نہیں کیا-

١٦١٧- بَابُ الْهِبَةِ لِلْوَلَدِ

باب: اپنی اولاد کو ہبہ کرنا

وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الآخَرَ مِثْلَهُ، وَلاَ يُشْهَدُ عَلَيْهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ)). وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ؟ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وَلاَ يَتَعَدَّى)). وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں جب تک انصاف نہ کرے اور دوسری اولاد کو بھی اتنا ہی نہ دے اور ایسے ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو اور یہ بیان کہ باپ اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو پھر رجوع کر سکتا ہے اور اپنی اولاد کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے زیادہ نہ خرچے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی

وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ: ((اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ)).

اللہ عنہ سے ایک اونٹ لیا پھر وہ ان کے بیٹے عبداللہ کو دے دیا اور فرمایا تو جو چاہے وہ کر- پس.

۲۴۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا. فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَارْجِعْهُ)).

۲۴۱۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر سے ان دونوں نے نعمان بن بشیر سے ان کے باپ (بشیر بن سعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے بیٹے (نعمان) کو ایک غلام (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) دیا ہے آپ نے پوچھا کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے- انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو پھیر لے؟

۱۶۱۸- بَابُ الإِشْهَادِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ میں گواہ کرنا

۲۴۱۶- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: ((سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عُمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ، لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: ((أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ ((فَاتَّقُوا اللهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)). قَالَ: فَرَجَعَ، فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ)).

۲۴۱۶- ہم سے حامد بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے وہ حصین بن عبدالرحمٰن سے، وہ عامر شعبی سے، انہوں نے کہا میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ منبر پر (کوفہ میں خطبہ سنا رہے تھے) کہتے تھے میرے باپ نے مجھ کو کچھ دیا (ایک غلام) عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تو آنحضرت ﷺ کو (اس ہبہ کا) گواہ نہ بنا دے- یہ سن کر میرا باپ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا، کہنے لگا عمرہ بنت رواحہ کے پیٹ سے جو میرا بیٹا ہے اس کو میں نے کچھ دیا ہے- اس کی ماں کہتی ہے آپ کو میں گواہ کر دوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تو نے اور بیٹوں کو بھی ایسا ہی کچھ دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں- آپ نے فرمایا لوگو! اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو یہ سن کر میرا باپ لوٹ گیا اور اپنی دی ہوئی چیز پھیر لی-

۱۶۱۹- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

باب: خاوند کا بی بی کو اور بی بی کا خاوند کو ہبہ کرنا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ. قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا يَرْجِعَانِ. وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي

ابراہیم نخعی نے کہا یہ جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا پھر پھرا نہیں سکتے اور آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے بیماری کی حالت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہنے کی اجازت مانگی اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اس کو کھائے جاتا ہے- اور ابن شہاب زہری نے کہا

قَيْنِهِ)). وَقَالَ الزُّهْرِيُّ - فِيمَنْ قَالَ لامْرَأَتِهِ - هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ. ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلاَّ يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ - قَالَ: يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا﴾ [النساء : ٤].

اگر کسی نے اپنی جورو سے یہ سوال کیا کہ کل مہر یا اسکا کچھ حصہ معاف کر دے (اس نے معاف کر دیا) پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد اس کو طلاق دے دیا اور عورت نے ہبہ سے رجوع کیا تو خاوند جو مہر عورت نے ہبہ کیا تھا وہ بھی عورت کو ادا کرے گا- اگر خاوند کی نیت فریب کی تھی اور جو عورت نے اپنی خوشی سے معاف کیا تھا- خاوند نے کوئی فریب نہیں کیا تھا تو ہبہ جائز ہوا (اب خاوند کو اس کا ادا کرنا ضرور نہیں) اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اگر وہ دل کی خوشی سے تم کو کچھ معاف کر دیں (تو مزے سے چکھو)

۲۴۱۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: ((قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَذَكَرْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ : هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ)).

۲۴۱۷- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی' وہ معمر سے وہ زہری سے' کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب آنحضرت ﷺ بیمار ہوئے آپ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے دوسری بیبیوں سے بیماری میں میرے گھر رہنے کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دی' آپ باہر نکلے (مارے ضعف کے) آپ کے پاؤں زمین پر لکیر کرتے جاتے' عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے تھے' عبیداللہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی' انہوں نے پوچھا تو جانتا ہے وہ دوسرا شخص کون تھا' جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے کہا نہیں' انہوں نے کہا وہ علی رضی اللہ عنہ تھے-

۲۴۱۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

۲۴۱۸- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہبہ کر کے پھر رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھائے جاتا ہے-

۱۶۲۰- بَابُ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا، وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ، فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً

باب: اگر عورت اپنے خاوند کے سوا اور کسی کو کچھ ہبہ کرے یا لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اس کا خاوند موجود ہو تو ہبہ جائز ہے بشرطیکہ وہ عورت کم عقل نہ ہو

فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ، قَالَ اللهُ تَعَالَى:

اگر کم عقل (بے وقوف) ہو تو ہبہ جائز نہ ہوگا- اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ [النساء: ۵]

وقوفوں کے ہاتھ اپنے مال نہ دو-

۲۴۱۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِيْ مَالٌ إِلاَّ مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: ((تَصَدَّقِيْ، وَلاَ تُوعِيْ فَيُوعَى عَلَيْكِ)).

۲۴۱۹- ہم سے ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس اور کیا مال ہے وہی ہے جو زبیر نے مجھ کو دیا کیا میں اس میں سے صدقہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا صدقہ دے اور جوڑ کر مت رکھ' اللہ بھی روک لے گا-

۲۴۲۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَنْفِقِيْ، وَلاَ تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ، وَلاَ تُوعِيْ فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ)).

۲۴۲۰- ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا' ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی دادی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خرچ کر اور گنا مت کر اللہ بھی گن گن کر دے گا- اور نہ جوڑ رکھ اللہ بھی روک رکھے گا-

۲۴۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: ((أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: ((أَوَفَعَلْتِ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لأَجْرِكِ)).

۲۴۲۱- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ لیث بن سعد سے' وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ بکیر سے' وہ کریب سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے' ان سے میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ام المومنین نے بیان کیا انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی اور آنحضرت ﷺ سے اجازت نہیں لی جب ان کی باری کا دن آیا اور آنحضرت ﷺ ان کے پاس آئے وہ کہنے لگیں یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی' آپؐ نے فرمایا کیا سچ مچ آزاد کر چکی' انہوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اگر تو وہ لونڈی اپنے ننہیال والوں کو دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا بکر بن مضر نے بھی اس کو عمرو بن حارث سے انہوں نے کریب سے' روایت کیا کہ میمونہ نے اپنی لونڈی آزاد کر دی اخیر تک-

وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ: ((إِنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ..))

۲۴۲۲- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ

۲۴۲۲- ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی عورتوں پر قرعہ ڈالتے اور جس عورت کا نام قرعہ میں نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے اور ہر عورت کے پاس باری باری ایک ایک دن رات رہتے صرف سودہ بنت زمعہ نے (جو بہت

يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ)).

بوڑھی ہو گئی تھیں) اپنا دن رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت ﷺ خوش ہوں-

١٦٢١- بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

باب: پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہئے

وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: ((وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لأَجْرِكِ)).

(اول خویش بعدہ درویش) اور بکر بن مضر نے عمرو بن حارث سے روایت کی انہوں نے بکیر سے انہوں نے کریب سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر تو اپنے ننہیال والوں کو (بنی ہلال کو) یہ لونڈی دیتی تو تجھ کو زیادہ ثواب ہوتا-

٢٤٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا)).

٢٤٢٣- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' انہوں نے ابو عمران جونی سے' انہوں نے طلحہ بن عبداللہ سے جو بنی تمیم بن مرہ (قبیلے) کے ایک شخص تھے- انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو (پہلے) حصہ بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے نزدیک ہو-

١٦٢٢- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

باب: کسی عذر کی وجہ سے حصہ نہ لینا

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: ((كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، وَالْيَوْمَ رِشْوَةً)).

اور عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حصہ بھیجنا ہدیہ (تحفہ) تھا لیکن آج کل تو رشوت ہے-

٢٤٢٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - يُخْبِرُ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ، قَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: ((لَيْسَ بِنَا رَدٌّ

٢٤٢٤- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی' ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے صعب بن جثامہ لیثی سے سنا- وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے تھے- انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپؐ احرام باندھے ہوئے ابواء یا ودان میں تھے' (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپؐ نے پھیر دیا- صعب کہتے ہیں جب آپؐ نے میرے منہ پر حصہ پھیرنے کی ناراضی دیکھی تو فرمایا ہم کچھ تیرا حصہ پھیرنا نہیں چاہتے تھے مگر بات یہ ہے کہ ہم

عَلَيْكَ، وَلَكِنَّا حُرُم)).

احرام باندھے ہیں-

۲۴۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً مِنَ الأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأُتَبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي. قَالَ: ((فَهَلاَّ جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ - أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ - فَيَنْظُرُ يُهْدَى لَهُ أَمْ لاَ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ - اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ. ثَلاَثًا)).

۲۴۲۵- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ زہری سے' وہ عروہ بن زبیر سے' وہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے ازد قبیلے کے ایک شخص کو جس کو (عبداللہ) بن اتیہ کہتے تھے' زکوٰۃ تحصیل کرنے پر مامور کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھ کو تحفہ ملا ہے' آپؐ نے فرمایا اپنے باوا یا میاں کے گھر میں بیٹھا رہتا پھر دیکھتے' کوئی اس کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ چرا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر لادے اس کو لائے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑ بڑ کر رہا ہوگا- گائے ہوگی تو وہ بھائیں بھائیں کرتی بکری ہوگی تو وہ میں میں کرتی ہوگی- پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی آپؐ نے فرمایا اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچادیا یا اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچادیا-

۱۶۲۳- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ

باب: اگر ہبہ کا وعدہ کر کے کوئی مر جائے اور وہ چیز موہوب لہ کو نہ پہنچی ہو

وَقَالَ عُبَيْدَةُ: إِنْ مَاتَا وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدَي لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي أَهْدَى. وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدَي لَهُ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

اور عبیدہ بن عمر سلمانی نے کہا اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور موہب پر موہوب لہ کا قبضہ ہو گیا ہو وہ زندہ ہو پھر مر جائے تو وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا اور اگر موہب لہ کا قبضہ ہونے سے پیشتر واہب مر جائے تو وہ واہب کے وارثوں کو ملے گا اور امام حسن بصری نے کہا دونوں میں سے کوئی مر جائے وہ موہوب لہ کے وارثوں کا ہوگا جب موہوب لہ کا وکیل اس پر قبضہ کر چکا ہو-

۲۴۲۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَ لِيْ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هَكَذَا (ثَلاَثًا)))، فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَمَرَ أَبُوبَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْدَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا. فَأَتَيْتُهُ

۲۴۲۶- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے- آنحضرت ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کے ملک سے روپیہ آیا تو میں تجھ کو اس طرح تین لپ دوں گا- وہ روپیہ نہ آیا اور آپؐ کی وفات ہو گئی- آپؐ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ نے ایک منادی کو مقرر کیا اس نے یوں منادی کی آنحضرت ﷺ نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر اس کا قرض آتا ہو تو وہ حاضر ہو' یہ سن کر میں ان

فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلاثًا)).

کے پاس آیا اور میں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا- انہوں نے تین لپ بھر کر مجھے روپیہ دیئے-

١٦٢٤- بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

باب: غلام لونڈی اور سامان پر کیونکر قبضہ ہوتا ہے

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ.

اور ابن عمرؓ نے کہا میں ایک شریر منہ زور اونٹ پر سوار تھا آنحضرت ﷺ نے اسکو خرید فرمالیا پھر فرمایا عبداللہ یہ اونٹ تو لے لے۔

٢٤٢٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: ((قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ: خَبَأْنَا هَذَا لَكَ. قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ)).

٢٤٢٧- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے وہ ابن ابی ملیکہ سے' وہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے قبائیں (اچکنیں) بانٹیں اور مخرمہ میرے باپ کو کوئی اچکن نہیں دی والد نے مجھ سے کہا بیٹا تو آنحضرت ﷺ پاس میرے ساتھ چل میں ان کے ساتھ گیا والد نے کہا تو اندر جا- اور آنحضرت ﷺ کو میری طرف سے بلا میں گیا' اور آپ کو بلایا- آپؐ باہر نکلے- انہی اچکنوں میں سے ایک اچکن پہنے ہوئے اور والد سے فرمانے لگے میں نے تیرے لئے یہ اچکن چھپا رکھی تھی- والد نے اس کو دیکھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا مخرمہ خوش ہوا یا نہیں-

١٦٢٥- بَابُ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الآخرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلتُ

باب: اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لہ اس پر قبضہ کر لے لیکن زبان سے قبول نہ کرے

٢٤٢٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ: ((أَتَجِدُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: ((فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لاَ. قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)). قَالَ:

٢٤٢٨- ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے معمر نے' وہ زہری سے' انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ یا سلمان بن صخر) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- کہنے لگا میں تباہ ہو چکا آپؐ نے پوچھا کیوں؟ بولا میں نے رمضان میں (روزے میں) اپنی جورو سے صحبت کی- آپؐ نے فرمایا تجھے ایک بردہ آزاد کرنے کا مقدور ہے؟ بولا نہیں آپؐ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟ بولا نہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ بولا نہیں' اتنے میں ایک انصاری شخص (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) کھجور کا ایک ٹوکرا لایا' (جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے) آپؐ نے پہلے شخص سے فرمایا اس کو لے خیرات کر وہ کہنے لگا کس کو خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو نا! یا

عَلَى أَخْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَخْوَجُ مِنَّا. قَالَ: ((اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)).

رسول اللہ! قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا' مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی گھر والے محتاج نہیں ہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا جا اپنے ہی گھر والوں کو کھلا۔

۱۶۲۶- بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

باب: اگر کوئی اپنا قرض کسی کو ہبہ کر دے

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ : هُوَ جَائِزٌ. وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ)). فَقَالَ جَابِرٌ: ((قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي)).

شعبہ نے حکم سے نقل کیا یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اپنا قرض معاف کر دیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس پر کسی کا حق آتا ہو' تو یا ادا کرے یا اس سے معاف کرائے جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ (احد کے دن) مارے گئے- ان پر قرض تھا- آنحضرت ﷺ نے قرض خواہوں سے فرمایا میرے باغ کا میوہ لے لیں اور قرض میرے باپ پر سے معاف کر دیں-

۲۴۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: ((أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمْتُهُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَائِطِي وَلَمْ يُكْسِرْهُ لَهُمْ، وَلَكِنْ قَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ. فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا، فَقَضَيْتُهُمْ حَقَّهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ. ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: ((اسْمَعْ - وَهُوَ جَالِسٌ- يَا عُمَرُ)). فَقَالَ: أَلَا تَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ؟ وَاللهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ؟)).

۲۴۲۹- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس رضی اللہ عنہ نے خبر دی' اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا' وہ ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابن کعب بن مالک نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی' ان کے باپ (عبداللہ) احد کے دن شہید ہوئے- ان کے شہید ہونے پر قرض خواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا- آخر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کیا (سفارش چاہی) آپؐ نے ان سے فرمایا تم اسکے باغ کا میوہ لے لو اور اسکے باپ کا قرضہ چھوڑ دو- انہوں نے نہ مانا- آپؐ نے ان کو میرا باغ نہیں دیا' نہ میوہ درختوں سے تڑوایا- آپؐ نے فرمایا میں کل صبح آؤں گا پھر آپؐ صبح کو تشریف لائے- اور کھجور کے درختوں میں پھرے- اور میوے میں برکت کی دعا فرمائی' بعد اسکے میں نے میوہ کاٹا اور سب قرض خواہوں کا حق ادا کر دیا اور تھوڑی کھجور ہم کو بچ رہی- پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- آپؐ بیٹھے ہوئے تھے- میں نے آپؐ سے یہ حال بیان کیا آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا لو سنو عمر! وہ بیٹھے ہوئے تھے- انہوں نے کہا کیوں نہ ہو تم ہم کو تو یقین ہے کہ آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں- خدا کی قسم! آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں-

١٦٢٧- بَابُ هِبَةِ الواحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

باب: ایک چیز کئی آدمیوں کو ہبہ کرے تو کیسا؟

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ: وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ، فَهُوَ لَكُمَا.

اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے قاسم بن محمد اور عبداللہ بن ابی عتیق سے کہا مجھے اپنی بہن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ترکہ میں سے غابہ میں کچھ جائیداد ہاتھ آئی معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے بدل ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے -(میں نے نہیں بیچی) یہ جائداد تم دونوں لے لو-

٢٤٣٠- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ الأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدًا. فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ)).

٢٤٣٠- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعید سے آنحضرت ﷺ پاس پینے کو کچھ لایا گیا (دودھ پانی) آپؐ نے پیا- آپؐ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباس) اور بائیں طرف عمر والے لوگ آپؐ نے لڑکے سے پوچھا اگر تو اجازت دے تو پہلے یہ (پیالہ) میں ان بوڑھوں کو دوں؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں تو آپؐ کے جھوٹے میں سے اپنا حصہ کسی کو دینے والا نہیں آخر آپؐ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں پہنچ دیا-

١٦٢٨- بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ،

باب: جو چیز قبضہ میں ہو یا نہ ہو اور جو چیز بٹ گئی ہو اور جو نہ بٹی ہو اس کے ہبہ کا بیان

وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ. قَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ((أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي)).

اور آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے اصحاب نے ہوازن کے لوگوں سے جو لوٹ حاصل کی تھی وہ ان کو ہبہ کر دی حالانکہ وہ بٹی نہ تھی اور ثابت بن محمد نے کہا ہم سے مسعر نے بیان کیا انہوں نے محارب سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں (سفر سے لوٹ کر) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپؐ نے میرا قرض ادا کیا کچھ زیادہ دیا-

٢٤٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: ((بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: ((ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). فَوَزَنَ)). قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ ((فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ)).

٢٤٣١- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محارب بن وثار سے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے میں نے ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا جب ہم مدینہ میں پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) کی پڑھ' پھر آپؐ نے اونٹ کی قیمت تول کر دی شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں یوں کہا جھکتی ہوئی تول کر دی اس میں سے کچھ ہمیشہ میرے ساتھ رہتی لیکن حرہ کے دن شام والوں نے وہ مجھ سے چھین لی-

۲۴۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: ((أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟)) فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللهِ، لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا. فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ)).

۲۴۳۲- ہم سے قتیبہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ پاس پینے کو کچھ لایا گیا آپؐ کے داہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا- اور بائیں طرف بوڑھے لوگ- آپؐ نے لڑکے سے فرمایا (میاں لڑکے)! تم اجازت دیتے ہو پہلے میں یہ بوڑھوں کو دوں؟ لڑکے نے کہا نہیں، میں تو آپ کا تبرک کسی کو دینے والا نہیں- آخر آپؐ نے اسی کے ہاتھ میں پہنچ دیا-

۲۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: ((دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا)). وَقَالَ: ((اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ))، فَقَالُوا: إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ. قَالَ: ((فَاشْتَرُوهَا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً)).

۲۴۳۳- ہم سے عبداللہ بن عثمان بن جبلہ (عبدان) نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی، انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ سے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا- انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا ایک شخص کا (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت ﷺ پر (ایک اونٹ) قرض آتا تھا (اس نے سخت کلامی کی) صحابہ نے اس کو سزا دینا چاہا- آپؐ نے فرمایا جانے دو جس کا حق نکلتا ہے وہ ایسا کہہ سکتا ہے- ایک اونٹ اس کو خرید کر دے دو- لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملتا ہے- آپؐ نے فرمایا وہی مول لے کر اس کو دے دو- تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کرتے ہیں-

۱۶۲۹- بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

باب: اگر کئی شخص کئی شخصوں کو ہبہ کریں

۲۴۳۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: ((مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ)) - وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ - فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا

۲۴۳۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عروہ سے ان سے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ اسلام قبول کر کے آئے اور انہوں نے مال اور قیدیوں کو واپس مانگا تو آپؐ نے فرمایا (میں اکیلا تھوڑے ہوں) میرے ساتھ تو اتنے آدمی ہیں تم دیکھتے ہو اور مجھ کو سچی بات پسند ہے تم ایک بات اختیار کر دو یا تو قیدی لو یا مال اور میں نے اسی خیال سے (تقسیم میں) دیر کی تھی اور (واقعی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتوں تک جب طائف سے لوٹ کر آئے تو ان کا انتظار کرتے رہے جب وہ سمجھ گئے- کہ آپؐ دونوں چیزیں تو ان کو پھیرنے والے نہیں تو (مجبوراً)

إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا. فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاؤُونَا تَائِبِيْنَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ)). فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ: ((إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ)). ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا)).

وَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ. يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا.

کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی پھیر دیجئے اسی وقت آپؐ مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے پہلے جیسی چاہئے ویسی اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد! دیکھو مسلمانو تمہارے بھائی کفر سے توبہ کر کے آئے ہیں اور میں ان کے قیدی پھیر دینا مناسب جانتا ہوں جو کوئی خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہو وہ کرے اور جس کو اپنا حق چھوڑنا منظور نہ ہو وہ اس کا معاوضہ پہلی لوٹ میں سے لے جو اللہ ہم کو دے گا- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم خوشی سے ان کے قیدی پھیر دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں کیسے سمجھوں؟ تم میں کس نے اس کو منظور کیا کس نے نہیں کیا' (تم بہت آدمی ہو) بہتر یہ ہے تم جاؤ اور تمہارے نقیب (چوہدری) تمہارا حال ہم سے بیان کریں یہ سن کر لوگ لوٹ گئے- چوہدریوں نے ان سے گفتگو کی- پھر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے- اور آپ کو خبر دی کہ ان لوگوں نے خوشی سے اجازت دی' ہوازن کے قیدیوں کا یہ حال ہم کو پہنچا- یہ زہری کا کلام ہے (جو اس حدیث کے راوی ہیں)

۱۶۳۰- بَابُ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ

باب: اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے اس کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوں تو جس کو دیا جائے وہ زیادہ حق دار ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُهُ. وَلَمْ يَصِحَّ.

اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس میں شریک ہوں گے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے-

۲۴۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا، فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ: أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً)).

۲۴۳۵- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی' انہوں نے سلمہ بن کہیل سے' انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے ایک اونٹ قرض لیا تھا- پھر قرض والا تقاضا کرتا ہوا آیا (سخت کلامی کی) آپؐ نے فرمایا جس کا قرض آتا ہو وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں-

۲۴۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

۲۴۳۶- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور عمر رضی اللہ

سَفَرٍ، فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ، فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَقُولُ أَبُوهُ: يَا عَبْدَ اللهِ لاَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِعْنِيهِ))، فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ لَكَ، فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ، فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ)).

عنہ کے ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھے- ہر گھڑی وہ آنحضرت ﷺ آنحضرت ﷺ کی سواری سے آگے بڑھ جاتا اور ان کے والد حضرت عمرؓ پکارتے ارے عبداللہ! آنحضرت ﷺ سے آگے کوئی نہ بڑھے- آخر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو- انہوں نے عرض کیا لیجیے آپؐ ہی کا ہے خیر آپؐ نے اس کو مول لیا اور اور عبداللہ کو دے دیا فرمایا جو چاہے وہ کر-

١٦٣١- بَابُ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ، فَهُوَ جَائِزٌ

باب: اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا شخص وہ اونٹ اس کو ہبہ کر دے تو درست ہے

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: ((بِعْنِيهِ))، فَابْتَاعَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ)).

اور حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہم ایک سفر میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے- ایک منہ زور اونٹ پر میں سوار تھا- آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو پھر اس کو مول لے کر مجھ سے فرمایا عبداللہ تو یہ اونٹ لے جا

١٦٣٣- بَابُ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

باب: جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ تحفہ کے طور پر دینا

٢٤٣٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ. قَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ: أَكْسَوْتَنِيهَا وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا)). فَكَسَا عُمَرُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا)).

٢٤٣٧- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے دروازے پر ایک ریشمی دھاری دار جوڑا بکتے دیکھا- انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا اگر آپؐ اس کو خرید لیں اور جمعہ کے دن یا جب باہر والے آپؐ کے پاس آئیں تو پہنا کریں تو اچھا ہے- آپؐ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا- جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں- پھر ایسا ہوا کہ اسی قسم کے چند ریشمی جوڑے آپؐ کے پاس آئے- آپؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ان میں سے ایک جوڑا دیا- انہوں نے کہا آپؐ یہ مجھے پہناتے ہیں اور پہلے عطارد جو جوڑا لایا تھا- اس کے باب میں آپؐ ہی نے ایسا فرمایا تھا- آپؐ نے فرمایا یہ میں نے تجھے اس لئے نہیں دیا کہ تو خود پہنے آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا-

٢٤٣٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

٢٤٣٨- ہم سے محمد بن جعفر ابو جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا؟)) فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرْنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ. قَالَ: تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ)).

عمر رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر آئے- اندر نہیں گئے (باہر ہی سے لوٹ گئے) حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا میں نے فاطمہ کے دروازے پر دھاری دار پردہ پڑا دیکھا- بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرائش سے کیا غرض یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہا آپؐ سے پوچھو میں اس پردے کو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا فلاں لوگوں کو بھیج دے' وہ محتاج تھے-

۲۴۳۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي)).

۲۴۳۹- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عبدالملک بن میسرہ نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا' انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ کو ایک دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا میں نے اس کو پہنا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ مجھ پر غصے ہیں میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا-

۱۶۳۳- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکوں کا تحفہ قبول کرنا

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ: أَعْطُوهَا آجَرَ)). وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ. وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ((أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ)).

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی' ابراہیمؑ سارہ (اپنی بی بی) کو لے کر (نمرود کے ملک سے) ہجرت کر گئے- ایک بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ ظالم تھا (اس نے سارہ کو بلا کر دست درازی کرنا چاہی اس کا ہاتھ سوکھ گیا) تب یوں کہنے لگا ہاجرہ لونڈی اس کو دے کر نکالو- آنحضرت ﷺ کی خدمت میں زہر آمیز بکری تحفہ بھیجی گئی اور ابوحمید نے کہا کہ ایلہ کے حاکم نے آنحضرت ﷺ کو ایک نقرہ خچر تحفہ بھیجا اور آنحضرت ﷺ نے اس کو ایک چادر بھیجی اور اس کے ملک کی اس کو سند لکھ دی-

۲۴۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ ﷺ:

۲۴۴۰- ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یونس بن محمد نے کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کو سندس (باریک ریشمی کپڑے) کا ایک چغہ تحفہ گزارا کیا اور آپ لوگوں کو ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے وہ چغہ دیکھ کر تعجب کیا (کیسا عمدہ کپڑا ہے) آپؐ نے

((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا)). وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: ((إِنْ أُكَيْدِرَ دُوْمَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ)).

فرمایا قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے' سعد بن معاذ کی تولیں بہشت میں اس سے اچھی ہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت ﷺ کو تحفہ بھیجا-

۲۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا، فَقِيْلَ: أَلاَ نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لاَ)). فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ)).

۲۴۴۱- ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے وہ ہشام بن زید سے' وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی عورت (زینب) زہر آمیز بکری آنحضرت ﷺ کے پاس تحفہ لائی- آپؐ نے اس میں سے کچھ کھایا (صحابہؓ سے فرمایا تم نہ کھاؤ اس میں زہر ہے) اس عورت کو پکڑ کر لائے' پوچھا اسکو قتل کر ڈالیں' آپؐ نے فرمایا نہیں' انسؓ نے کہا میں اس زہر کا اثر آپکے تالوؤں میں برابر دیکھتا رہا-

۲۴۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاَثِيْنَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟)) فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟ أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟)) قَالَ: لاَ، بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى. وَايْمُ اللهِ مَا فِي الثَّلاَثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلاَّ قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوْا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ. أَوْ كَمَا قَالَ)).

۲۴۴۲- ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو عثمان سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا (ایک سفر میں) آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی- آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ دیکھا تو ایک شخص کے پاس (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ایک صاع یا ایسا ہی کچھ اناج تھا' خیر اس کا آٹا گوندھا گیا' اتنے میں ایک پریشان سر لمبا تڑنگا مشرک (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) بکریاں ہانکتا ہوا آن پہنچا- آپؐ نے اس سے پوچھا (ایک بکری) ہم کو یوں ہی مفت دیتا ہے؟ یا بیچتا ہے وہ بولا بیچتا ہوں خیر ایک بکری آپؐ نے اس سے مول لی وہ کاٹی گئی' آپؐ نے حکم دیا اس کی کلیجی بھونو! عبدالرحمٰن کہتے ہیں قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں کوئی باقی نہ رہا جس کو آپؐ نے اس کلیجی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو- اگر وہ سامنے آیا تو اس کو خود دے دیا' ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا- اور گوشت کے دو پیالے تیار کئے سب لوگوں نے سیر ہو کر کھا لیا اور دونوں پیالوں میں کچھ کچھ گوشت بچ رہا وہ ہم نے اونٹ پر رکھ لیا یا راوی نے کچھ ایسا ہی لفظ کہا-

۱۶۳۴- بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

اب: مشرکوں کو تحفہ بھیجنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿لاَ يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا اللہ تم کو ان کافروں کے ساتھ

الْذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ﴾ [الممتحنه : ٨]

انصاف اور سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے-(جیسے عورت بچے وغیرہ) نہ تم کو انہوں نے تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا-

٢٤٤٣- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ))، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، تَبِيْعُهَا أَوْ تَكْسُوْهَا)). فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ)).

٢٤٤٣- ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا ایک شخص (عطارد بن حاجب) ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا بیچ رہا ہے- انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا آپ یہ جوڑا خرید لیجئے' اور جمعہ کے دن اور جب باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس وقت پہنا کیجئے- آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے' پھر ایسا ہوا کہ ویسے ہی کپڑے کے کئی جوڑے آنحضرت ﷺ کے پاس آئے- آنحضرت ﷺ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو کیونکر پہنوں آپ تو عطارد کے جوڑے میں ایسا ایسا فرما چکے ہیں' آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تجھے اس لئے نہیں دیا کہ تو خود اس کو پہنے تو اس کو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا' ابھی اسلام نہیں لایا تھا' بھیج دیا-

٢٤٤٤- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ، صَلِّي أُمَّكِ)).

٢٤٤٤- ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں میری ماں (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) آئی وہ مشرک تھی (میں نے اس کو گھر میں نہ آنے دیا نہ اس کا تحفہ لیا) اور میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا میں نے عرض کیا میری ماں میا (محبت) سے میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اپنی ماں سے سلوک کر-

١٦٣٥- بَابُ لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

باب: ہبہ اور صدقہ میں رجوع کرنا درست نہیں

٢٤٤٥- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ

٢٤٤٥- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے ان دونوں نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے سعید مسیب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضر

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ)).

ﷺ نے فرمایا اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا (اس کو پھیر لینے والا) ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر کھانے والا-

٢٤٤٦- وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارِكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الَّذِيْ يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ)).

۲۴۴۶- ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے' انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی' ہم کو یہ بری مثال اپنے اوپر لانا پسند نہیں جو شخص ہبہ کر کے پھیر لے وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹ جاتا ہے-

٢٤٤٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

۲۴۴۷- ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے زید بن اسلم سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' میں نے ایک مجاہد کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا اس نے اس کو خراب کر ڈالا- میں نے پھر اس کو خریدنا چاہا میں سمجھا وہ ارزاں (سستا) بیچ ڈالے گا پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اگر وہ ایک روپیہ کو بھی دے جب اس کو مول نہ لے کیونکہ صدقہ دے کر پھر لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے-

١٦٣٦ - بَابٌ

باب:

٢٤٤٨- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: ((أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذٰلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ. فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ)).

۲۴۴۸- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے کہ صہیب بن صنان رومی رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے جو ابن جدعان کے غلام تھے دو کوٹھڑیوں اور ایک کمرے کا دعویٰ کیا اس بنا پر کہ آنحضرت ﷺ نے یہ صہیب (ان کے باپ) کو دیئے تھے- مروان نے (جو ان دنوں حاکم تھا) کہا اچھا تمہارا گواہ کون ہے؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروان نے ان کو بلا بھیجا' انہوں نے گواہی دی کہ بے شک آنحضرت ﷺ نے صہیب کو دو کوٹھڑیاں اور ایک کمرہ دیا تھا- مروان نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی گواہی پر ان کے موافق فیصلہ کر دیا-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٦٣٧- بَابُ مَا قِيْلَ فِي الْعُمْرَى وَالرُّقْبى

باب: عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان

أَعْمَرَتْهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرى: جَعَلَتْهَا لَهُ. ﴿اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا﴾ جَعَلَكُمْ عُمَّارًا.

عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کو گھر عمر بھر کے لئے دے دیا- عمر بھر کے لئے یعنی اس کی ملک کر دیا اور (سورۂ ہود میں جو) ﴿اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا﴾ آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ تم کو زمین میں بسایا-

٢٤٤٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمْرَى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ)).

۲۴۴۹- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے' انہوں نے ابو سلمہ سے' انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے عمریٰ میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جس کو دیا جائے-

٢٤٥٠- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعُمْرَى جَائِزَةٌ)). وَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. نَحْوَهُ.

۲۴۵۰- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا مجھ سے نضر بن انس نے انہوں نے بشیر بن نہیک سے' انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور عطاء نے بھی اس حدیث کو روایت کیا یوں کہا مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ایسے ہی حدیث بیان کی-

١٦٣٨- بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ

باب: گھوڑا وغیرہ مستعار مانگنا

٢٤٥١- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)).

۲۴۵۱- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے' انہوں نے قتادہ سے' انہوں نے کہا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' ایک بار مدینے والوں کو (دشمن کے آ جانے کا) ڈر ہوا- آنحضرت ﷺ نے ابو طلحہ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا- اور سوار ہو کر گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی' اور یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے-

١٦٣٩- بَابُ الإِسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

باب: شادی میں دلہن کو پہنانے کے لئے کوئی چیز مانگنا

٢٤٥٢- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا قَالَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ

۲۴۵۲- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے میرے باپ نے انہوں

عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ. وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْعِيْرُهُ)).

نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتہ پہنے ہوئی تھیں، جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی، انہوں نے مجھ سے کہا ذرا میری لونڈی کو دیکھو وہ یہ کرتہ گھر میں پہننے سے نخرہ کرتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے پاس ایک ایسا ہی کرتا تھا- جس عورت کو مدینہ میں (شادی بیاہ کے وقت) سنورنے کی ضرورت ہوتی تو یہ کرتہ مجھ سے مستعار منگوالیتی-

١٦٤٠- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

باب: دودھ کا جانور (یا اور کوئی چیز) مانگنے پر دینے کی فضیلت

٢٤٥٣- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((نِعْمَ الْمَنِيْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنحة، وَالشَّاة الصفيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ)).

۲۴۵۳- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے وہ ابوالزناد سے، وہ اعرج سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دودھیل اونٹنی جو خوب دودھ دے اس کا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے- اس طرح دودھیل بکری کا دینا جو خوب دودھ دیتی ہے صبح کو ایک برتن بھر کر شام کو ایک برتن بھر کر-

٢٤٥٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ وَإِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: ((نِعْمَ الصَّدَقَةُ.)).

۲۴۵۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف اور اسماعیل بن ابی اویس نے امام مالکؒ سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کیا اچھا صدقہ ہے-

٢٤٥٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ يَعْنِي شَيْئًا، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ أَهْلَ الأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَؤُونَةَ. وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ قِتَالِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ - الَّتِي

۲۴۵۵- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب مہاجر لوگ مکہ سے مدینہ میں آئے- ان کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا (محتاج تھے) اور انصار پاس زمین اور جائیداد تھی تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمدنی میں شریک کر لیا- یعنی باغوں کا میوہ ان کو دیں گے اور محنت کا کام کاج خود کر لیں گے (ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالیں گے) اور انس رضی اللہ عنہ کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما کی بھی ماں تھیں، آنحضرت ﷺ کو کچھ کھجور کے درخت دیئے تھے (ان کا میوہ کھانے کو) آپؐ نے وہ درخت (اپنی کھلائی) ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دیئے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں، ابن شہاب نے کہا مجھ کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت ﷺ جب خیبر والوں کے قتل سے فارغ ہوئے اور مدینہ کی طرف لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی جائیدادیں واپس کر دیں (کیونکہ خیبر میں مہاجرین کو بہت جائیداد مل

كَانُوا مَنَحُوهُمْ- مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عَذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ)). وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بِهَذَا وَقَالَ: ((مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ)).

گئی) آنحضرت ﷺ نے بھی ام سلیم کو ان کے درخت واپس کر دیئے- اور ام ایمن کو آپؐ نے ان کے معاوضے میں ایک باغ سے کچھ درخت دلوائے اور احمد بن شبیب نے کہا (جو امام بخاریؒ کے شیخ ہیں) مجھ کو میرے باپ نے خبر دی' انہوں نے یونس سے یہی حدیث روایت کی اس میں یوں ہے اپنی خاص جائیداد میں سے-

٢٤٥٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَرْبَعُونَ خَصْلَةً - أَعْلاَهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ - مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهَا الْجَنَّةَ)). قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ - مَنْ رَدَّ السَّلاَمَ، وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ، وَإِمَاطَةَ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ - فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً.

۲۴۵۶- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے اوزاعی نے' انہوں نے حسان بن عطیہ سے' انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے بیان کیا' انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس عمدہ خصلتیں ہیں' ان سب میں افضل دودھ والی بکری عاریت دینا ہے- جو کوئی ان خصلتوں میں سے کسی بھی خصلت پر ثواب کی امید سے اللہ کا وعدہ سچا جان کر عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کو بہشت میں لے جائے گا- حسان نے کہا ہم نے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور ایسی ہی باتیں تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم بیان نہ کر سکے-

٢٤٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ، فَقَالُوا: نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ)). وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ:

۲۴۵۷- ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے امام اوزاعیؒ نے' کہا مجھ سے عطاء نے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں (انصار میں) بعضوں کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اس کو تہائی یا چوتھائی یا آدھوں آدھ پیداوار بٹائی پر دے دیں گے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا جن کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو بلا کرایہ یونہی دے اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے دے-

٢٤٥٨- حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: ((وَيْحَكَ، إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ

۲۴۵۸- اور محمد بن یوسف (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے اوزاعی نے بیان کیا کہا مجھ سے زہری نے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت ﷺ پاس آیا اور آپؐ

لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا)).

سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہی آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت بہت مشکل ہے- تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں آپؐ نے فرمایا ان کی زکوۃ دیتا ہے- وہ بولا دیتا ہوں- آپؐ نے فرمایا کسی کو دودھ پینے کے لئے مانگے پر بھی دیتا ہے؟ بولا جی ہاں' آپؐ نے پوچھا ان کو پانی پلاتے وقت دوہتا ہے (اور دودھ محتاجوں کو پلاتا ہے) اس نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا پھر تو ساری بستیوں کے پرے رہ کر عمل کرتا رہ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا-

۲۴۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا، فَقَالَ: ((لِمَنْ هَذِهِ؟)) فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلَانٌ. فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ لَهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا)).

۲۴۵۹- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے ایوب نے' انہوں نے عمرو بن دینار سے' انہوں نے طاؤس سے' انہوں نے کہا سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں جو اس بات کو خوب جانتا تھا (یعنی مزارعت کو) میں نے اس سے سنا یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ ایک زمین پر گئے جہاں کھیت لہلہا رہے تھے- آپؐ نے فرمایا یہ کس کی زمین ہے؟ لوگوں نے کہا فلاں شخص کی ہے- جس جس نے اس کو کرایہ پر لیا ہے- آپؐ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اس کو یوں ہی (بلا کرایہ) اپنی زمین کو دیتا تو کرایہ ٹھہرا کر دینے سے بہتر ہوتا-

۱۶۴۱- بَابُ إِذَا قَالَ: أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: اگر کوئی دوسرے سے یوں کہے میں نے اس لونڈی کو تیری خدمت میں دیا جیسے رواج ہے اس کے موافق جائز ہوگا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَةٌ. وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ.

اور بعضے لوگوں (حنفیہ) نے کہا یہ عاریت پر محمول ہوگا اور یوں کہنا میں نے یہ کپڑا تجھے پہننے کو دیا ہبہ ہوگا-

۲۴۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَأَعْطَوْهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ، وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً؟)) وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ)).

۲۴۶۰- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا وہ اعرج سے' وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابراہیمؑ سارہ کو لے کر ہجرت کر گئے (پھر ظالم بادشاہ کا قصہ بیان کیا حتیٰ کہ) ان کو ہاجرہ لونڈی دی وہ لوٹ کر حضرت ابراہیم پاس آئیں اور کہنے لگیں تم کو معلوم ہوا اللہ نے کافر (بادشاہ) کو ذلیل کیا- اس نے خدمت کیلئے ایک لونڈی دی ابن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یوں نقل کیا ان کی خدمت کے لئے ہاجرہ کو دیا-

١٦٤٢- بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمُرَى وَالصَّدَقَةِ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا.

٢٤٦١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((لاَ تَشْتَرِهِ وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ)).

باب: اگر کسی کو (اللہ کی راہ میں) سواری کے لئے گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمرے اور صدقے کا ہے

اور بعض لوگوں (امام ابو حنیفہؒ) نے کہا اس میں رجوع درست ہے-

۲۴۶۱- ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے امام مالکؒ سے سنا وہ زید بن اسلم سے پوچھتے تھے- انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ اسلم سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لئے دے دیا- پھر میں نے اس کو بکتا ہوا پایا اور آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا پھر میں اس کو لے لوں- آپؐ نے فرمایا مت لے اور اپنا صدقہ مت پھیر-

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

کتاب گواہی کے بیان میں

١٦٤٣- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ، وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ، وَلاَ يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللهُ، فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللهَ رَبَّهُ وَلاَ يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ، وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ، فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا، وَلاَ تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ، ذَلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى أَنْ لاَ تَرْتَابُوا،

باب: گواہ لانا مدعی پر لازم ہے

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا مسلمانو! جب تم ایک وعدہ ٹھہرا کر ادھار کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لو- اور کوئی لکھنے والا تم میں انصاف سے لکھ دے اور لکھنے والا جیسے اللہ نے اس کو سکھلایا لکھنے سے انکار نہ کرے- ضرور لکھ دے اور جس پر قرضہ ہے وہی لکھوائے اور اللہ سے ڈرتا رہے اور اس میں کچھ کانٹ چھانٹ نہ کرے- اگر جس پر حق ہے وہ نادان یا ناتواں ہو یا خود لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے جن کو تم اچھا سمجھو تو دو مردوں کو گواہ کر لو اگر دو مرد نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی، دو عورتیں اس لئے کہ شاید ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے- اور جب گواہ گواہی کے لئے بلائے جائیں تو جانے سے انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے لکھنے میں سستی نہ کرو اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے لیے مضبوطی کے باعث اور آئندہ شک نہ ہونے کے لئے قریب تر سبب ہے البتہ نقد انقد سودے

إِلاَّ أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ لاَ تَكْتُبُوهَا، وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ، وَلاَ يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلاَ شَهِيدٌ، وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ، وَيُعَلِّمُكُمُ اللهُ، وَاللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۲۸۲].

میں جو ہاتھوں ہاتھ کرو اگر نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور بیچ کھوچ کے وقت گواہ کر لیا کرو اور منشی اور گواہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے اگر ایسا کرو تو یہ تمہاری شرارت ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تم کو سکھلاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے-

قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا، فَلاَ تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ [النساء: ۱۳۵].

اور سورۂ نساء میں فرمایا مسلمانو! انصاف پر مضبوطی سے جمے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو گو خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو یا کوئی امیر ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان ہے تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر نہ چلو اگر بات بنا کر گواہی دو گے یا گواہی دینے میں شامل کرو گے تو اتنا سمجھ لو اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے-

۱۶۴۴- بَابُ إِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ: لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا، وَقَالَ: مَا عَلِمْتُ إِلاَّ خَيْرًا .

باب: اگر تعدیل اور تزکیہ میں کوئی اتنا ہی کہے ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں یا میں نے اس کو اچھا ہی جانا ہے تو کیا حکم ہے

۲۴۶۲- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوبَانُ ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا - حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ: أَهْلَكَ وَلاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا. وَقَالَتْ بَرِيرَةُ: إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : ((مَنْ يَعْذِرُنَا فِي رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي، فَوَ اللهِ مَا عَلِمْتُ

۲۴۶۲- ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ثوبان نے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا- انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے عروہ اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا قصہ بیان کیا اور ان میں سے ہر ایک روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے- جب بہتان کرنے والوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر طوفان جوڑا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کیونکہ وحی آنے میں دیر ہوئی آپؐ نے ان سے رائے پوچھی کہ میں اس بی بی کو چھوڑ دوں؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا اپنی بی بی کو رہنے دیجئے ہم تو اس کو اچھا ہی سمجھتے ہیں اور بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے کوئی بات اس میں عیب کی نہیں دیکھی ہے وہ کم سن بچی ہے- (ایسی بھولی بھالی) کہ آٹا گندھا ہوا چھوڑ کر سو جاتی ہے اور بکری آکر کھا جاتی ہے- اس وقت آپؐ نے فرمایا کون ہمارا بدلہ اس شخص سے لیتا ہے جس نے میری بی بی پر تہمت لگا کر مجھ کو رنج

مِنْ أَهْلِي إِلاَّ خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلاً مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا)).

پہنچایا قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں- اور جس مرد سے تہمت لگاتے ہیں اس کو بھی میں نے اچھا ہی سمجھا ہے-

١٦٤٥- بَابُ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِيءِ وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ

باب: جو اپنے تئیں چھپا کر گواہ بنا ہو اس کی گواہی درست ہے

قَالَ : وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَقَتَادَةُ : السَّمْعُ شَهَادَةٌ. وَقَالَ الْحَسَنُ لَمْ يُشْهِدُونِي عَلَى شَيْءٍ ، وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا.

اور عمرو بن حریث نے اس کو جائز رکھا ہے اور کہا کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان ہو اس کے لئے یہی تدبیر کریں گے اور شعبی اور ابن سیرین اور عطاء اور قتادہ نے کہا جو کوئی کسی سے کوئی بات سنے تو اس پر گواہی دے سکتا ہے گو وہ اس کو گواہ نہ بنائے اور امام حسن بصری نے کہا ایسی صورت میں گواہ یوں کہے تجھ کو انہوں نے کسی بات کا گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے ایسا ایسا سنا-

٢٤٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلِقْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى رسولُ اللهِ ﷺ طَفِقَ رسولُ اللهِ ﷺ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النخلِ وهو يَخْتِلُ أَن يَسمَعَ من ابنِ صَيَّادٍ شيئًا قبلَ أَن يَراهُ، وابنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ على فِراشِهِ فِيْ قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا رَمْرَمَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لابْنِ صَيَّادٍ: أَيْ صَافِ، هَذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ)).

۲۴۶۳- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے بیان کیا' سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا' وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس باغ کے قصد سے چلے جہاں ابن صیاد رہتا تھا- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس فکر میں تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی کچھ باتیں سن لیں' اس وقت ابن صیاد ایک چادر لپیٹے ہوئے اپنے بچھونے پر لیٹا تھا- اس میں گن گنا رہا تھا- ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا- آپ درختوں کی آڑ لے رہے تھے- وہ (ایک دم) ابن صیاد سے بول اٹھی صاف یہ محمد آن پہنچے یہ سن کر ابن صیاد چپ ہو گیا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ چپ رہتی تو ابن صیاد کچھ کہتا ہم سنتے-

٢٤٦٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَأَبَتْ طَلاَقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ، إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لاَ، حَتَّى

۲۴۶۴- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا رفاعہ قرظی کی بی بی (سہیہ) آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو طلاق دے دیا- طلاق بھی کیسا تین طلاق اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا وہ تو کپڑے کے حاشیہ کی ڈھیلے ہیں' آپ نے پوچھا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی

تَذُوقِي عُسَيلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيلَتَكِ)). وَأَبُوبَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ. فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلاَ تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)).

ہے؟ یہ تو ہو نہیں سکتا- جب تو دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے مزہ نہ اٹھائے اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے- اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر کھڑے اجازت کے منتظر تھے- خالد نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پکارا کہا تم سنتے ہو؟ یہ عورت پکار پکار کر آنحضرت ﷺ سے کیا کہہ رہی ہے؟

١٦٤٦- بَابُ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ بِشَيءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلِمْنَا ذَلِكَ يُحْكَمُ بِقَولِ مَنْ شَهِدَ

باب: اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے ایک بات کی گواہی دی دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہم کو تو معلوم نہیں، تو جس نے گواہی دی اس کا قول قبول ہوگا

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هَذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلاَلٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالَ الْفَضْلُ: لَمْ يُصَلِّ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلاَلٍ. كَذَلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلاَنٍ عَلَى فُلاَنٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِمِائَةٍ، يُقْضَى بِالزِّيَادَةِ.

حمیدی نے کہا اس کی مثال یہ ہے جیسے بلال رضی اللہ عنہ نے یوں روایت کی کہ آنحضرت ﷺ نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت کی کہ آپؐ نے نہیں پڑھی تو لوگوں نے بلال کے قول کو لیا اسی طرح اگر دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید کے عمر پر ہزار روپیہ قرض نکلتے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی دی کہ ایک ہزار پانسو وہ دلانے کا حکم دیا جائے گا-

٢٤٦٥- حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ لأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي، وَلاَ أَخْبَرْتِنِي. فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ يَسْأَلُهُمْ فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا. فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟)) فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ)).

۲۴۶۵- ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمرو بن سعید بن ابی حسین نے کہا مجھ کو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے، انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی (غنیّۃ) سے نکاح کیا ایک عورت آئی- کہنے لگی میں نے عقبہ اور اس کی جورو دونوں کو دودھ پلایا ہے- شعبہ نے کہا میں تو نہیں جانتا تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہے- نہ تو نے مجھ سے کبھی یہ بیان کیا پھر عقبہ نے ابواہاب کے لوگوں سے پوچھوا بھیجا وہ بھی یہی کہنے لگے ہم کو معلوم نہیں کہ اس عورت نے غنیّۃ کو دودھ پلایا ہو آخر عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے مدینہ میں آپؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اب اس عورت کو تو کیونکر رکھ سکتا ہے- جب ایسی بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) عقبہ نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا-

١٦٤٧- بَابُ الشُّهَدَاءِ الْعُدُولِ

باب: گواہ عادل (معتبر) ہونا چاہئیں

وَقَولِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ -و- مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا دو معتبر آدمیوں کو اپنے میں سے گواہ کر لو اور فرمایا جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو-

[الطلاق: ۲ والبقرة: ۲۸۲]

۲۴۶۶- حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوفٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤَاخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ، وَإِنَّمَا نَأْخُذُكُمُ الآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ إِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ، اللهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيْرَتِهِ. وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ)).

۲۴۶۶- ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عتبہ نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا- وہ کہتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی اتر کر بعضے لوگوں سے مواخذہ ہوتا (اللہ تعالیٰ ان کے دل کی بات آپ کو بتلا دیتا) اور اب تو وحی آنا بند ہو گیا- اب ہم تم کو تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو کوئی ظاہر میں اچھے کام کرے گا اس پر ہم بھروسہ کریں گے اسی کو اپنا مصاحب بنائیں گے اس کے دل کی بات سے ہم کو غرض نہیں' اس کا حساب اللہ لے گا اور جو کوئی ظاہر میں برا کام کرے گا ہم نہ اس پر بھروسا کریں گے نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ میرا باطن اچھا ہے-

۱۶۴۸- بَابُ تَعْدِيْلُ كَمْ يَجُوزُ؟

باب: تعدیل کے لئے کتنے آدمی ہونا چاہئیں

۲۴۶۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوا عَلَيْهَا شَرًّا - قَالَ : غَيْرَ ذَلِكَ- فَقَالَ: ((وَجَبَتْ)). فَقِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لِهَذَا وَجَبَتْ وَلِهَذَا وَجَبَتْ. قَالَ: ((شَهَادَةُ الْقَوْمِ. الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الأَرْضِ)).

۲۴۶۷- ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا' لوگوں نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا' اس کے لئے واجب ہو گئی' پھر دوسرا جنازہ گیا لوگوں نے اس کی برائی کی یا راوی نے اور کوئی لفظ کہا خیر آپ نے فرمایا اس کے لئے واجب ہو گئی- لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے دونوں کے لئے فرمایا واجب ہو گئی واجب ہو گئی- آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی مقبول ہے- مسلمان زمین میں اللہ کے گواہ ہیں-

۲۴۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ: ((أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوتًا ذَرِيْعًا، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ. ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ

۲۴۶۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے ابوالاسود سے کہا میں مدینہ میں آیا' وہاں ایک بیماری پھیل گئی تھی' جس میں لوگ جلدی سے مر جاتے تھے- آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اتنے میں ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا اس کی بھی لوگوں نے تعریف کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہو گئی-

عَمْرُو جَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ)). قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ)). قُلْتُ وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)). ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ)).

پھر تیسرا جنازہ نکلا اس کی لوگوں نے برائی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہو گئی- میں نے کہا کیا چیز واجب ہو گئی یا امیر المومنین! انہوں نے کہا میں نے وہی کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جس مسلمان کے لئے چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اللہ اس کو بہشت میں لے جائے گا- میں نے کہا اگر تین گواہی دیں تو' آپؐ نے فرمایا تین بھی میں نے کہا اگر دو' آپؐ نے فرمایا دو بھی ہم نے یہ نہ پوچھا کہ اگر ایک گواہی دے-

۱۶۴۹- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الأَنْسَابِ، وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ

باب: نسب اور رضاعت میں جو مشہور ہو اسی طرح پرانی موت پر گواہی کا بیان کیا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ)). وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ.

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھ کو اور ابو سلمہ دونوں کو ثویبہ (ابولہب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا اور رضاعت میں احتیاط کرنا-

۲۴۶۹- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَقَالَ: أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ؟ فَقُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي. فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((صَدَقَ أَفْلَحُ، ائْذَنِي لَهُ)).

۲۴۶۹- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو حکم نے خبر دی' انہوں نے عراک بن مالک سے' انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا افلح نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے ان کو اجازت نہیں دی' وہ کہنے لگا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو میں تو تمہارا چچا ہوں' میں نے کہا یہ کیسے اس نے کہا میری بھاوج نے تم کو دودھ پلایا ہے اور دودھ بھی میرے بھائی کا تھا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کا ذکر آنحضرت ﷺ سے کیا آپؐ نے فرمایا افلح سچ کہتا ہے اس کو اندر آنے دے-

۲۴۷۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ : ((لَا تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ)).

۲۴۷۰- ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آنحضرت ﷺ نے حمزہ کی بیٹی (امامہ یا عمارہ) کے باب میں فرمایا وہ مجھ کو درست نہیں جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں' وہ تو میری رضاعی بھتیجی ہے-

۲۴۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ

۲۴۷۱- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے' انہوں نے عمرہ

عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أُرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أُرَاهُ فُلَانًا، لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا- لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ يَحْرُمُ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ)).

بنت عبدالرحمٰن سے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین نے ان سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپؐ نے ایک مرد کی آواز سنی (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! میں سمجھتی ہوں وہ فلانا شخص ہے- حفصہ رضی اللہ عنہا کا چچا دودھ کے ناتے کا' (ایک نسخے میں یوں ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یارسول اللہ! یہ مرد آپؐ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے- آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں فلانا شخص ہے- حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں شخص زندہ ہوتا اپنے رضاعی چچا کو کہا تو وہ میرے پاس (بے حجاب) آسکتا' آپؐ نے فرمایا ہاں! کیونکہ جیسے نسب سے محرم رشتے ہوتے ہیں ویسے ہی رضاع سے بھی-

۲۴۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ وَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا؟)) قُلْتُ: أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَنْظُرْنَ مَنْ أَخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمُجَاعَةِ)). تَابَعَهُ ابْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ.

۲۴۷۲- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی' انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے مسروق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے- اس وقت ایک شخص میرے پاس بیٹھا تھا- آپؐ نے پوچھا عائشہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے- آپؐ نے فرمایا عائشہ! ذرا دیکھ بھال کر چلو کون تمہارا بھائی ہے- رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سنی میں ہو محمد بن کثیر کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمان بن مہدی نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا-

۱۶۵۰- بَابُ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

باب: قاذف (زنا کی تہمت لگانے والا) اور چور اور حرام کار کی گواہی کا بیان

﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا، وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ. إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا﴾ [النور: ٤-٥]

اور اللہ نے فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو' یہی لوگ تو بدکار ہیں' مگر جو توبہ کرلیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکرہ صحابی (نفیع بن حارث) اور شبل بن معبد (ان کی ماں جائے بھائی) اور نافع بن حارث کو حد لگائی مغیرہ پر تہمت کرنے کی وجہ سے پھر ان سے توبہ کرائی اور کہا جو کوئی توبہ کرلے اس کی گواہی قبول ہوگی اور عبداللہ بن عتبہ اور عمر بن عبدالعزیز اور سعید بن جبیر اور طاؤس اور مجاہد اور

وَجَلَدَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ وَنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ، ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ: مَنْ تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. وَأَجَازَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ

وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ. وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: الأَمْرُ عِنْدَنَا بِالْمَدِينَةِ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ: إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ : إِذَا جُلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ أُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ، وَإِنْ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُودُ فَقَضَايَاهُ جَائِزَةٌ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ. ثُمَّ قَالَ:لاَ يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ، فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مَحْدُودَيْنِ جَازَ، وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ. وَأَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالأَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلاَلِ رَمَضَانَ. وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهُ. وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ ﷺ الزَّانِيَ سَنَةً، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَلاَمِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتَّى مَضَى خَمْسُونَ لَيْلَةً.

شعبی اور عکرمہ اور زہری اور محارب بن دثار اور شریح اور معاویہ بن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اسکی گواہی جائز رکھی ہے اور ابوالزناد نے کہا ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ میں تو یہ حکم ہے جب قاذف اپنے قول سے پھر جائے اور استغفار کرے تو اس کی گواہی قبول ہو گی اور شعبی اور قتادہ نے کہا جب وہ اپنے تئیں جھٹلائے اور اس کو حد پڑ جائے تو اس کی گواہی قبول ہو گی- اور سفیان ثوری نے کہا جب غلام کو حد قذف پڑے اس کے بعد وہ آزاد ہو جائے تو اس کی گواہی قبول ہو گی اور جس کو حد قذف پڑی ہو اگر وہ قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہو گا اور بعض لوگ (امام ابو حنیفہؒ) کہتے ہیں قاذف کی گواہی قبول نہ ہو گی گو وہ توبہ کر لے پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں ہوتا- اور اگر حد قذف پڑے ہوئے لوگوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح درست ہو گا- اگر دو غلاموں کی گواہی سے کیا تو درست نہ ہو گا اور انہی لوگوں کی اور لونڈی غلام کی گواہی رمضان کے چاند کیلئے درست رکھی ہے اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ قاذف کی توبہ کیونکر معلوم ہو گی اور آنحضرت ﷺ نے توزانی کو ایک سال کیلئے اخراج کیا اور آپؐ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے منع کر دیا کوئی بات نہ کرے پچاس راتیں اسی طرح گزریں-

۲۴۷۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: ((أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ، وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۲۴۷۳- ہم سے اسماعیل نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس رضی اللہ عنہ سے لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی' ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوہ فتح میں چوری کی' اس کو آنحضرت کے پاس پکڑ کر لائے آپؐ نے حکم دیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس عورت کی توبہ اچھی ہوئی اس نے نکاح کیا پھر وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتی' میں اس کی ضرورت آنحضرت ﷺ سے بیان کر دیتی-

۲۴۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ)).

۲۴۷۴- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے زید بن خالد سے' انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپؐ نے یہ حکم دیا کہ جو شخص محصن نہ ہو اور زنا کرے اس کو سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرو-

١٦٥١- بَابُ لاَ يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

٢٤٧٥- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِيْ مِنْ مَالِهِ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي، فَقَالَتْ: لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلاَمٌ فَأَتَى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهَذَا. قَالَ: ((أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ. فَأَرَاهُ قَالَ : ((لاَ تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ)). وَقَالَ أَبُو حَرِيْزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: ((لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)).

٢٤٧٦- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لاَ أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةً - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ)).

٢٤٧٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ

باب: اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے

۲۴۷۵- ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ابوحیان (یحییٰ بن سعید) تیمی نے' انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا میری والدہ نے والد سے کہا وہ اپنے مال میں سے کچھ میرے نام ہبہ کر دیں- (پہلے تو انہوں نے انکار کیا) پھر مان لیا اور میرے نام ایک (غلام یا لونڈی یا باغ) ہبہ کر دیا والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تم اس ہبہ پر آنحضرت ﷺ کو گواہ نہ کر دو گے- یہ سن کر والد نے میرا ہاتھ پکڑا ان دنوں میں لڑکا تھا- مجھ کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئے اور عرض کیا اس کی ماں نے جو رواحہ کی بیٹی ہے' مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں اس بچے کے نام کچھ ہبہ کر دوں' آپؐ نے پوچھا تیری اور اولاد بھی ہے اس کے سوا- والد نے کہا جی ہے- نعمان نے کہا میں سمجھتا ہوں آپؐ نے فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا اور ابوحریز نے شعبی سے یوں نقل کیا آپؐ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا-

۲۴۷۶- ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوجمرہ نے کہا میں نے زہدم بن مضرب سے سنا' کہا میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے- (صحابہ کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تابعین کا) پھر ان کا جو ان سے نزدیک ہیں (تبع تابعین) کا' عمران نے کہا میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے دو زمانوں کا (اپنے بعد ذکر کیا یا تین کا) پھر آپؐ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے چور' جن میں ایمان کا نام نہ ہوگا- اور کوئی ان کو گواہ نہ بنائے یا نہ بلائے جب بھی گواہی دینے کو موجود ہوں گے منت مانیں گے پوری نہ کریں گے مٹاپا ان پر بہت پڑے گا-

۲۴۷۷- ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی' انہوں نے منصور سے' انہوں نے ابراہیم نخعی سے' انہوں نے عبیدہ سلمانی سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں' پھر جو

الَّذِيْنَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ يَجِيْءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ)). قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: ((وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ)).

ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب پھر ایسے لوگ (دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے- ابراہیم نخعی نے کہا (بچپنے میں) ہم کو شہادت اور عہد پر مار پڑتی-

۱۶۵۲- بَابُ مَا قِيْلَ فِي شَهَادَةِ الزُّوْرِ

باب: جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے

لِقَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ الشَّهَادَةِ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾. وَكِتْمَانِ ﴿وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾. تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ.

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالا خانہ انہی کو ملے گا جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے- اسی طرح گواہی چھپانا بھی گناہ ہے- اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو کوئی اس کو چھپائے اس کے دل میں کھوٹ ہے- اور اللہ تمہارے کام خوب جانتا ہے- اور (سورۂ نساء میں) جو فرمایا اگر تم پیچ دار بات کہو (لگی لپٹی) یعنی گواہی میں-

۲۴۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيْرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)). تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ.

۲۴۷۸- ہم سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے وہب بن جریر اور عبدالملک بن ابراہیم سے سنا' انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر بن انسؓ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا' وہب بن جریر کے ساتھ اس کو غندر اور ابو عامر اور بہز اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا-

۲۴۷۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ (ثَلَاثًا؟) قَالُوا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ -: أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ)). قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ.

۲۴۷۹- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے جریری نے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے' انہوں نے اپنے باپ (نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ) سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ نہ بتادوں؟ تین بار یہ فرمایا- صحابہؓ نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ! بتلایئے- آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا- آپؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے- تکیہ سے الگ ہو گئے فرمایا اور جھوٹ بولنا' سن رکھو بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش! آپؐ چپ ہو جاتے- اسماعیل بن ابراہیم راوی نے یوں کہا ہم سے جریری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن نے-

۱۶۵۳- بَابُ شَهَادَةِ الْأَعْمٰى

باب: اندھے کی گواہی اور اس کا معاملہ اور اپنا یا دوسرے کا

وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ

نکاح پڑھانا یا بیع وشرا کرنا

وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ . وَمَا يُعْرَفُ بِالأَصْوَاتِ. وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلاً. وَقَالَ الْحَكَمُ: رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلَى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ؟ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلاً، إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ. وَيَسْأَلُ عَنِ الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَعَرَفَتْ صَوْتِي، قَالَتْ سُلَيْمَانُ؟ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ. وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ.

اور اذان وغیرہ (جیسے امامت اور اقامت) بھی اندھے کی درست ہے- اسی طرح اندھے کی گواہی ان باتوں میں جو آواز سے معلوم ہوتی ہیں اور قاسم اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور زہری اور عطاء بن ابی رباح نے اندھے کی گواہی جائز رکھی ہے اور شعبہ نے کہا اگر اندھا عقل والا ہو تو اس کی گواہی درست ہے- اور حکم بن عتیبہ نے کہا بعضی باتوں میں اس کی گواہی جائز ہو گی اور زہری نے کہا بھلا بتلاؤ اگر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (جو اندھے ہو گئے) کسی بات کی گواہی دیں تو تم منظور نہ کرو گے اور عبداللہ بن عباس ایک آدمی کو بھیجتے جب وہ کہتا سورج ڈوب گیا تو وہ روزہ افطار کرتے اور لوگوں سے پوچھتے کیا صبح ہو گئی جب وہ کہتے ہاں ہو گئی تو دو رکعات پڑھتے اور سلیمان بن یسار نے کہا (جو غلام تھے) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے میری آواز کو پہچان لیا- اور فرمایا آ جب تک تجھ پر کچھ باقی ہے تو غلام ہے اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے ایک نقاب ڈالی ہوئی عورت کی گواہی جائز رکھی-

۲۴۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : ((رَحِمَهُ اللهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا)). وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ: ((تَهَجَّدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي، فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا)).

۲۴۸۰- ہم سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی' انہوں نے ہشام سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے مسجد میں ایک شخص (عبداللہ بن یزید انصاری) کو قرآن پڑھتے سنا- فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے- اس نے مجھے ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں بھول گیا تھا- اور عباد بن عبداللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اتنا اور بڑھایا کہ آپؐ میرے حجرے میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے- اتنے میں آپؐ نے عباد کی آواز سنی' وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے- آپؐ نے پوچھا عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اللہ عباد پر رحم کرے-

۲۴۸۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

۲۴۸۱- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی' انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ - أَوْ قَالَ: حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ - ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)) وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلاً أَعْمَى لاَ يُؤَذِّنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ: أَصْبَحْتَ.

فرمایا دیکھو بلال رضی اللہ عنہ رات رہے سے اذان دے دیتا ہے تم کھاتے پیتے رہو- یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے یا تم اس کی اذان کی آواز سنو اور ابن ام مکتوم اندھے تھے وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ ان سے نہ کہتے صبح ہو گئی-

۲۴۸۲- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقْبِيَةٌ، فَقَالَ لِي أَبِي مَخْرَمَةُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَيْهِ عَسَى أَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا. فَقَامَ أَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيهِ مَحَاسِنَهُ وَهُوَ يَقُولُ: ((خَبَأْتُ هَذَا لَكَ، خَبَأْتُ هَذَا لَكَ)).

۲۴۸۲- ہم سے زیاد بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حاتم بن وردان نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ پاس قبائیں آئیں' (اچکنیں) تو والد نے کہا تو میرے ساتھ آنحضرت ﷺ پاس چل شاید آپ ہم کو بھی ایک قبا دیں' خیر والد دروازے پر کھڑے ہو رہے اور بات کرنے لگے آنحضرت ﷺ نے ان کی آواز پہچانی آپ ایک قبا لئے ہوئے باہر نکلے اور والد کو اس کی خوبیاں دکھلانے لگے- فرمایا میں نے یہ تیرے لئے اٹھا رکھی تھی تیرے لئے چھپا رکھی تھی-

١٦٥٤- بَابُ شَهَادَةِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کی گواہی کا بیان

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ﴾ [البقرة: ٢٨٢]

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی-

۲۴۸۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَا بَلَى. قَالَ: فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا)).

۲۴۸۳- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو زید بن اسلم نے وہ عیاض بن عبداللہ سے' وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی آدھے مرد کے برابر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک آدھے مرد کے برابر ہے- آپ نے فرمایا بس اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے-

١٦٥٥- بَابُ شَهَادَةِ الإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

باب: لونڈی غلاموں کی گواہی کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ : شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلاً. وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى.

اور انس بن مالک نے کہا (اگر غلام عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے) اور شریح قاضی اور زرارہ بن اوفی نے بھی اس کو جائز رکھا ہے اور ابن سیرین نے کہا غلام کی گواہی جائز ہے مگر اپنے مالک کے فائدے کے لئے جائز نہیں' اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کم قیمت حقیر چیز میں اس کی گواہی جائز رکھی- اور شریح نے کہا تم سب لوگ لونڈی غلام کی اولاد ہو-

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلاَّ لِعَبْدِهِ. وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ. وَقَالَ شُرَيْحٌ: كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ.

۲۴۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح. وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ: أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ، قَالَ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا. فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، قَالَ: ((وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا. فَنَهَاهُ عَنْهَا)).

۲۴۸۴- ہم سے ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے' انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے عقبہ بن حارث سے' دوسری سند) امام بخاریؒ نے کہا اور ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ سے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا یا میں نے عقبہ رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے ام یحییٰ بنت ابی اہاب (عقبہ) سے نکاح کیا پھر ایک کالی لونڈی آئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) وہ کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے- عقبہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا آپ نے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا- اور پھر عرض کیا- آپ نے فرمایا اب نکاح کیونکر رہ سکتا ہے جب لونڈی کہتی ہے اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے- غرض آپ نے عقبہ رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے رکھنے سے منع فرمایا-

۱۶۵۶- بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب: صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہونا

۲۴۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: ((تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَكَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ؟ دَعْهَا عَنْكَ. أَوْ نَحْوَهُ)).

۲۴۸۵- ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا' انہوں نے عمر بن سعید سے' انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے عقبہ بن حارث سے' انہوں نے کہا میں نے ایک عورت (عتیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری عورت آئی کہنے لگی' میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے- عقبہ نے کہا میں یہ سن کر آنحضرت ﷺ کے پاس آیا- آپ نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب ایسی بات کہی جاتی ہے- (کہ وہ تیری دودھ شریک بہن ہے) یا ایسا ہی کچھ فرمایا-

۱۶۵۷- بَابُ تَعْدِيْلِ النِّسَاءِ بَعْضِهِنَّ بَعْضًا

باب: عورتیں' عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں (یعنی ان کی پاکیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں)

۲۴۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ - وَأَفْهَمَنِي بَعْضَهُ أَحْمَدُ - قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا

۲۴۸۶- ہم سے ابوربیع سلیمان بن داؤد نے بیان کیا امام بخاری نے کہا مجھے اس حدیث کے کچھ مطلب احمد بن یونس نے سمجھائے' کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب زہری سے' انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو آنحضرت ﷺ کی بی بی تھیں' وہ قصہ بیان کیا جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان

ا اللّٰهُ مِنْهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيْثِهَا- وَبَعْضُهُمْ أَوْعَى مِنْ بَعْضٍ وَأَثْبَتُ لَهُ اقْتِصَاصًا - وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ، وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا. زَعَمُوا أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيْهِ. فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَونَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ، فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ، فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي، فَإِذَا عِقْدٌ لِيْ مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ، فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي، فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ.

فَأَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيْرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيْهِ، وَكَانَ النِّسَاءُ إِذَا ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ، وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِيْنَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ فَاحْتَمَلُوهُ، وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ، فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا، فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيْهِ أَحَدٌ، فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِيْ كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ، وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ

کی' زہری نے کہا ان سب لوگوں (یعنی عروہ اور سعید وغیرہ) نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اس کو خوب یاد رکھا اور اچھی طرح روانی سے بیان کیا اور میں نے ان میں سے ہر ایک کی حدیث جو اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی یاد رکھی اور ایک کی روایت دوسرے کی تصدیق کرتی ہے (باہم اختلاف نہیں ہے) انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں پر قرعہ ڈالتے اور جس کے نام کا پانسا نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے - ایک جہاد (بنی مصطلق) کے لئے آپ جانے لگے تو میرا نام نکلا میں آپؐ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ واقعہ پردے کا حکم اترنے کے بعد کا ہے - خیر میں ایک ہودے میں سوار رہتی اس میں بیٹھے بیٹھے مجھ کو اتارا کرتے ہم اسی طرح چلتے رہے جب آپؐ اس جہاد سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے اور ہم لوگ مدینہ کے نزدیک پہنچ گئے - ایک رات ایسا ہوا آپؐ نے کوچ کا حکم دیا میں یہ حکم سنتے ہی اٹھی اور لشکر سے آگے بڑھ گئی جب حاجت سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کے پاس آئی - سینہ پر جو ہاتھ پھیرا تو معلوم ہوا کہ ظفار کے کالے نگینوں کا ہار جو میں پہنے تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے - میں اس کے ڈھونڈنے کے لئے پھر لوٹی اور ڈھونڈتی رہی - میرا ہودہ اٹھانے والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سمجھے کہ میں اسی میں ہوں - انہوں نے اس کو اٹھایا جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی تھی - اس پر لاد دیا - اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں' بھاری بھر کم نہ تھیں' نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا - ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں' تو جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا اس کو معمول کے موافق بوجھل سمجھ کر اٹھا لیا کیونکہ میں اس وقت ایک کم سن (دبلی پتلی) لڑکی تھی - خیر وہ اونٹ کو اٹھا کر چل دیئے اور جب سارا لشکر نکل گیا اس وقت میرا ہار ملا - میں جو لوگوں کے ٹھکانے پر آئی دیکھا تو وہاں کوئی نہیں ہے' میں اس جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر اتری تھی میں یہ سمجھی کہ جب لوگ مجھ کو (قافلہ میں) نہ پائیں گے تو اسی جگہ لوٹ کر آئیں گے - بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی میں سو رہی - صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھے وہ قافلہ کے پیچھے رہا کرتے' میری جگہ پر آئے - ان کو ایک آدمی سوتا ہوا معلوم ہوا - جب میرے نزدیک پہنچے تو انہوں نے مجھ کو پہچانا کیونکہ پردے کا حکم اترنے

الْمُعَطِّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ، فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي، فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَأَتَانِي، وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا، فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُعَرِّسِيْنَ فِي نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ، وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الإِفْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ.. فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الإِفْكِ، وَيَرِيْبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لاَ أَرَى مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَمْرَضُ، إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) لاَ أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى نَقَهْتُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا، لاَ نَخْرُجُ إِلاَّ لَيْلاً إِلَى لَيْلٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوتِنَا، وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي الْبَرِّيَةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ. فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ نَمْشِي، فَعَثَرَتْ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ. فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ ، أَتَسُبِّيْنَ رَجُلاً شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقَالَتْ: يَا هَنْتَاهُ، أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالُوا: فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ، فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلَى مَرَضِي. فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ؟)) فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِيْ إِلَى أَبَوَيَّ - قَالَتْ: وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا - فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ ، فَقُلْتُ لأُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ ، هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ، فَوَاللهِ

سے پہلے وہ مجھ کو دیکھا کرتے انہوں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا- ان کی آواز سن کر میں جاگ اٹھی- جب انہوں نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے ایک ہاتھ پر پاؤں رکھا میں اونٹ پر چڑھ گئی وہ پیدل اونٹ کو کھینچتے ہوئے چلے اور قافلہ میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر کو لوگ آرام لینے کو اتر چکے تھے- اب جس کی قسمت میں تباہی تھی وہ تباہ ہوا- اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) بنا- خیر میں مدینہ میں آئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی- لوگ اس طوفان کا چرچہ کرتے رہے- میں تو بیمار تھی مجھ کو شک یوں پیدا ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کی وہ مہربانی میں نے نہ پائی جو بیماری کی حالت میں مجھ پر ہوا کرتی- آپ صرف اندر آتے اور سلام علیک کرتے اور یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے مجھے اس طوفان کی خبر تک نہ ہوئی میں بہت ناتواں ہو گئی- ایک بار میں اور مسطح کی ماں دونوں مناصع کی طرف نکلے مناصع میں ہم لوگ پاخانہ کے لئے جایا کرتے تھے اور رات ہی کو جایا کرتے- ان دنوں ہمارے گھروں کے قریب پاخانے نہ تھے- اور اگلے زمانہ کے عربوں کی طرح جنگل میں یا باہر دور جا کر پاخانہ پھرا کرتے- خیر میں اور مسطح کی ماں (سلمٰی) بنت ابی رہم دونوں جا رہی تھیں وہ اپنی چادر میں الجھ کر پھسلی کہنے لگی (ہائے) مسطح تباہ ہو گیا- میں نے کہا یہ کیا بری بات نکالتی ہے- تو ایسے شخص کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا- وہ کہنے لگی اری بھولی بھالی تجھ کو کچھ خبر بھی ہے- لوگوں نے کیا طوفان اٹھایا ہے- اس نے مجھ سے یہ طوفان بیان کیا- ایک تو میں بیمار تھی ہی دوسرے یہ سن کر اور زیادہ بیمار ہو گئی- جب میں اپنے گھر پہنچی تو آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے سلام علیک کی پوچھا اب کیسی ہے- میں نے عرض کیا مجھ کو میرے والدین پاس جانے کی اجازت دیجئے- میرا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں- خیر آپ نے مجھ کو اجازت دی- میں اپنے ماں باپ پاس پہنچی اور اماں جان سے پوچھا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں' انہوں نے کہا تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر یہ تو زمانہ کا دستور ہے- جہاں کسی مرد کو کوئی گوری چٹی خوبصورت عورت ملی' اور مرد کو اس سے محبت ہوئی تو اس کی سوکنیں اس قسم کی باتیں بہت کیا کرتی ہیں' میں نے کہا سبحان اللہ' لوگوں میں کیا اس کا چرچا ہو گیا (انہوں نے کہا

لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةً عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلاَّ أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا. فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ، وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا؟ قَالَتْ: فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ. ثُمَّ أَصْبَحْتُ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلَكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَلاَ نَعْلَمُ وَاللهِ إِلاَّ خَيْرًا. وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ. فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ: ((يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يُرِيبُكِ؟)) فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيَّ ابْنِ سَلُولَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلاَّ خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلاً مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلاَّ خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلاَّ مَعِي)). فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا وَاللهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ، إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ. فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ - وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلاً صَالِحًا، وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ - فَقَالَ:

ہاں) خیر میں نے یہ رات اس طرح کاٹی کہ ساری رات نہ میرے آنسو تھمے - نہ مجھ کو نیند آئی جب صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (دونوں کو بلوا بھیجا) کیونکہ اس وقت تک کوئی وحی آپ پر نہیں اتری تھی - آپ نے ان سے یہ صلاح کی' کیا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو چھوڑ دوں؟ اسامہ کے دل میں جو آنحضرت ﷺ کی بیبیوں سے محبت تھی' انہوں نے ویسی ہی رائے دی کہنے لگے' یارسول اللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کی بی بی ہے اور ہم تو اس کو پاکدامن ہی سمجھتے ہیں خدا کی قسم اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یوں کہا یارسول اللہ! اللہ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہ رضی اللہ عنہا نہ سہی تو نہ سہی عورتوں کی کیا کمی ہے - بھلا آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی (بریرہ) سے ان کے حال پوچھئے - وہ سچ سچ کہہ دے گی - آپ نے بریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کیا تو نے عائشہ رضی اللہ عنہا میں کوئی شک کی بات کبھی دیکھی ہے؟ وہ کہنے لگی نہیں' قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا' میں نے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر عیب لگاؤں - ہاں! یہ تو ہے وہ ابھی کم سن بچی ہے' آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے - بکری آکر آٹا چکھ جاتی ہے - یہ سن کر آپ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے - اور عبداللہ بن ابی بن سلول کی شکایت کی (اس کو سزا دلوانا چاہی) آپ نے فرمایا کون میرا بدلہ لے گا؟ اس (منافق مردود) شخص سے جس نے میری بی بی پر تہمت لگائی - قسم خدا کی میں تو اپنی بی بی کو اچھا ہی سمجھتا ہوں اور جس مرد (صفوان) سے تہمت لگاتے ہیں' میں اس کو بھی نیک ہی جانتا ہوں - وہ کبھی میری بی بی کے پاس نہ آتا مگر میرے ساتھ - یہ سن کر سعد بن معاذ کھڑے ہوئے (جو اس قبیلے کے سردار تھے) کہنے لگے یا رسول اللہ! میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں - اگر وہ شخص اوس میں کا ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں کا ہے تو جیسا آپ حکم دیں گے وہ ہم بجا لائیں گے - سعد بن عبادہ جو خزرج کے سردار تھے' اور اس سے پہلے وہ نیک آدمی تھے - لیکن اس وقت ان کو جہالت آگئی - سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے پروردگار کے بقا کی قسم تو جھوٹ کہتا ہے - نہ تو اس کو مارے گا نہ ایسا کر سکے گا - یہ سن کر اسید بن حضیر (جو اوس قبیلے کے تھے) کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ

كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، وَاللهِ لاَ تَقْتُلُهُ وَلاَ تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ. فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ، واللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ، فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ. فَثَارَ الْحَيَّانِ الأَوسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ. فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ. وَبَكَيْتُ يَومِي لاَ يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ، وَلاَ أَكْتَحِلُ بِنَومٍ، فَأَصْبَحَ عندي أَبَوايَ وقد بَكَيت لَيْلَتَيْنِ ويومًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ. قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذْ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَومٍ قِيْلَ فِيَّ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لاَ يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي شَيْءٌ. قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ وَكَذَا وَكَذَا، فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ، وَإِنْ كُنْتِ أَلَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ)) فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً، وَقُلْتُ لأَبِي: أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ. قَالَ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ لأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ. قَالَتْ: وَاللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لاَ أَقْرَأُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي

سے کہنے لگے چل بے جھوٹے' پروردگار کے بقا کی قسم واللہ ہم تو اس کو ضرور قتل کریں گے- اور تو بیشک منافق ہے جب تو منافقوں کی (عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کی) طرف داری کرتا ہے- یہ کہنا ہی تھا کہ اوس اور خزرج دونوں کی طرف کے لوگ کھڑے ہو گئے- اور ہتھیار چلنے ہی کو تھا- آنحضرت ﷺ منبر پر سے اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہوئے- آپؐ بھی خاموش ہو رہے میرا یہ حال کہ سارا دن روتے گزرا' نہ آنسو رکتا تھا- نہ دم بھر نیند آئی تھی- میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے- میں دو رات ایک دن سے برابر رو رہی تھی- میں سمجھی کہ میرا کلیجہ کہاں پھٹ جاتا ہے- وہ میرے پاس ہی بیٹھے تھے' میں رو رہی تھی اتنے میں ایک انصاری عورت نے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) اندر آنے کی اجازت چاہی' وہ بھی آن کر بیٹھ گئی- اور میرے ساتھ رونے لگی ہم اسی خیال میں تھے کہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے- اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا- آپؐ میرے پاس بیٹھے ہی نہ تھے- ایک مہینہ (کامل) آپؐ اسی تردد میں رہے میرے باب میں کوئی وحی نہ آئی- آپؐ نے تشہد پڑھا اور فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا مجھے تیری طرف سے ایسی ایسی خبر پہنچی ہے- اگر تو پاک دامن ہے تو اللہ تیری پاک دامنی کھول دے گا- اور جو تو (واقعی) پھنس گئی ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر- جب بندہ توبہ کرتا ہے اور گناہ کا اقرار تو اللہ معاف کر دیتا ہے- جب آپؐ یہ گفتگو کر چکے تو میرے آنسو دفعتًا بند ہو گئے- ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے باپ سے کہا تم میری طرف سے آنحضرت ﷺ کو جواب دو- وہ کہنے لگے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا میں آنحضرت ﷺ کو کیا جواب دوں- پھر میں نے اپنی ماں سے کہا تم تو بھی میری طرف سے کچھ بولو- آنحضرت ﷺ کو جواب دو- وہ بھی یہی کہنے لگی قسم خدا کی میری سمجھ میں نہیں آتا آنحضرت ﷺ کو کیا جواب دوں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان دنوں میں ایک کمسن لڑکی تھی' اتنا بہت قرآن بھی نہیں پڑھتی تھی- میں نے خود ہی جواب دینا شروع کیا اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے جو باتیں بنائیں وہ تم سن چکے ہو اور تمہارے دل میں جم گئی ہیں اور تم نے ان کو سچ بھی سمجھ لیا ہے- اور میں اگر اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری پاکی خوب جانتا ہے- جب بھی

بَرِيْئَةٌ - وَا اللهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيْئَةٌ - لاَ تُصَدِّقُوْنِي بِذٰلِكَ، وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ - وَا اللهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيْئَةٌ - لَتُصَدِّقُنِّي.

وَا اللهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلاً إِلاَّ أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَا اللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ﴾. ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَرِّئَنِي اللهُ. وَلٰكِنْ وَا اللهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَحْيًا، وَلأَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلٰكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا تُبَرِّئُنِي، فَوَا اللهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلاَ خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ. فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ لِي: ((يَا عَائِشَةُ احْمَدِي اللهَ، فَقَدْ بَرَّأَكِ اللهُ)). فَقَالَتْ لِي أُمِّي: قُومِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: لاَ وَا اللهِ لاَ أَقُوْمُ إِلَيْهِ، وَلاَ أَحْمَدُ إِلاَّ اللهَ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ [النور: ۱۱] الآيات. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ - وَا اللهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ - إِلَى قَوْلِهِ - غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ بَلَى وَا اللهِ، إِنِّي لأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِيْ، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ. وَكَانَ

تم مجھے سچا کیوں سمجھنے لگے اور اگر میں (جھوٹ موٹ) خطا کا اقرار کر لوں تو اللہ میری پاک دامنی جانتا ہے - تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے خدا کی قسم اب تو میری اور تمہاری وہی مثل ہے جو یوسف ؑ کے باپ کی گزری - جب انہوں نے کہا اچھی طرح صبر کرنا ہی میرا کام ہے اور تم جو باتیں بنا رہے ہو ان میں اللہ ہی میرا مددگار ہے - یہ کہہ کر میں نے اپنے بچھونے پر گردن موڑ لی - مجھے امید تھی اللہ ضرور مجھ کو پاک کرے گا - لیکن میں یہ نہیں سمجھتی تھی کہ میرے باب میں قرآن اترے گا - (جو قیامت تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ میرے مقدمہ میں قرآن پڑھا جائے گا بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرت ﷺ میرے مقدمے میں کوئی خواب دیکھیں گے جس سے اللہ میری پاک دامنی ظاہر کر دے گا - پھر قسم خدا کی، آپ ؐ اس جگہ سے سر کے بھی نہ تھے اور نہ گھر کے لوگوں میں سے کوئی باہر گیا تھا - اتنے میں آپ ؐ پر وحی آنے لگی - آپ کو پسینہ آنا شروع ہوا (جیسے وحی کے وقت آیا کرتا تھا) موتیوں کی طرح سردی کے دن میں بھی آپ ؐ کے چہرے سے ٹپکتا جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرت ﷺ (خوشی سے) ہنسنے لگے - اور پہلے جو بات آپ ؐ نے فرمائی وہ یہ تھی - مجھ سے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ کا شکر بجالا - اللہ نے تیری پاکی بیان فرما دی - اس وقت میری ماں (ام رومان) کہنے لگیں اٹھ اور آنحضرت ﷺ کے پاس آ - آپ کا شکریہ کر میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہ آپ ؐ پاس اٹھ کر جاؤں گی نہ آپ کا شکریہ کروں گی - میں تو اپنے مالک کا شکریہ کروں گی - پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں - ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوا بِالإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ آخر رکوع تک - جب اللہ نے میری پاکی اتاری تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے قرابت کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے - یہ قسم کھالی اب میں مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہ کرونگا - اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے باب میں طوفان اٹھایا (نیکی برباد گناہ لازم) اس وقت یہ آیت اتری ﴿وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ - إِلَى قَوْلِهِ - غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ تک - ابو بکر کہنے لگے - بے شک میں تو اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا) اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اس طوفان کے

رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْأَلُ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: ((يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ؟ مَا رَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلاَّ خَيْرًا. قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي، فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ. قَالَ: وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ.

زمانہ میں) زینب بنت جحش (میری سوکن) سے میرا حال پوچھتے فرماتے زینب تو کیا سمجھتی ہے- تو نے کیا دیکھا ہے وہ کہتی یارسول اللہ! میں نے جو سنا اور جو دیکھا وہی کہوں گی- میں تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو پاک دامن ہی سمجھتی ہوں- اور آپ کی بیبیوں میں میرے مقابل کی وہی تھیں مگر ان کی پرہیز گاری کی وجہ سے اللہ نے ان کو بچائے رکھا- ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے کہا ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے عروہ سے' انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن زبیر سے یہ حدیث نقل کی ابوالربیع نے کہا اور ہم سے فلیح نے بیان کیا انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن اور یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے یہی حدیث-

١٦٥٨- بَابُ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلاً كَفَاهُ

باب: جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو یہ کافی ہے

وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ: وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ: عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا ، كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي. قَالَ عَرِيفِي: إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ. قَالَ: كَذَلِكَ، اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ.

اور ابو جمیلہ (سنیسن) نے کہا میں نے ایک پڑا لڑکا پایا- حضرت عمرؓ نے مجھ کو دیکھا تو کہنے لگے ایسا نہ ہو یہ غار آفت کا غار ہو گویا انہوں نے مجھ پر گمان کیا- پھر میرے نقیب نے ان سے کہا نہیں یہ نیک بخت آدمی ہے- جب انہوں نے کہا ایسا ہے تو یہ بچہ لے جا اور اس کا خرچ ہم پر ہے-

٢٤٨٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلاَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،فَقَالَ: ((وَيْلَكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ، قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ (مِرَارًا). ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسَبُ فُلاَنًا. وَاللهُ حَسِيبُهُ. وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا. أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا. إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ)).

٢٤٨٧- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب نے خبر دی کہا ہم سے خالد حذاء نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی- آپؐ نے فرمایا ارے یہ کیا کرتا ہے تو نے اس کی گردن کاٹی- کئی بار آپؐ نے یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی تعریف کرنے کی ضرورت پڑے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں آگے اللہ خوب جانتا ہے- میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا میں سمجھتا ہوں وہ ایسا ایسا ہے اگر اس کا حال جانتا ہو-

١٦٥٩- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

باب: کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جتنا جانتا ہو' اتنا ہی کہے

٢٤٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجُلاً يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ: ((أَهْلَكْتُمْ- أَوْ قَطَعْتُمْ- ظَهْرَ الرَّجُلِ)).

۲۴۸۸- ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن زکریا نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے انہوں نے ابو بردہ سے' انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا- آپؐ نے فرمایا تم نے اس کو تباہ کیا- یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی-

١٦٦٠- بَابُ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى

باب: بچے کب جوان ہوتے ہیں' اور ان کی گواہی درست ہے یا نہیں؟

﴿وَإِذَا بَلَغَ الأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا﴾ [النور: ٥٩] وَقَالَ مُغِيرَةُ: احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً. وَبُلُوغُ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ - إِلَى قَوْلِهِ - أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق: ٤]. وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ: أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً.

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا اور جب تمہارے بچے احتلام کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اجازت لیں اور مغیرہ بن مقسم نے کہا مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا تھا- اور عورتیں حیض آنے پر جوان ہو جاتی ہیں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں) فرمایا جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں' اخیر آیت يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ تک اور حسن بن صالح نے کہا ہماری ایک ہمسائی تھی وہ اکیس برس کی عمر میں نانی ہو گئی تھی-

٢٤٨٩- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي)) قَالَ نَافِعٌ: فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ

۲۴۸۹- ہم سے عبیداللہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا مجھ سے نافع نے کہا مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے- اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی- آپؐ نے ان کو لشکر میں شریک نہیں کیا' پھر خندق کے دن پیش ہوئے- اس وقت پندرہ برس کی عمر تھی- آپؐ نے منظور کیا نافع نے کہا میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جب وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد رکھنی چاہئے اور اپنے نائبوں کے نام حکم لکھا کہ جو مسلمان پندرہ سال کا ہو جائے اس کا حصہ (لشکر والوں میں)

بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ.

۲۴۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

لگائیں-

۲۴۹۰- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے صفوان بن سلیم نے انہوں نے عطاء بن یسار سے' انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- آپؐ نے فرمایا جمعہ کے دن ہر شخص پر غسل واجب ہے جس کو احتلام ہوتا ہو-

۱۶۶۱- بَابُ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِيَ قَالَ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِيْنِ

باب: مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے یہ پوچھنا تیرے پاس گواہ ہیں؟

۲۴۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ - وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ - لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). قَالَ: فَقَالَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ: ((احْلِفْ)). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِذًا يَحْلِفُ وَيَذْهَبُ بِمَالِي. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً﴾ [آل عمران: ۷۷] إِلَى آخِرِ الآيَةِ)).

۲۴۹۱- ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابومعاویہ نے خبر دی' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے شقیق سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے جھوٹی قسم (جس کو وہ جھوٹ سمجھتا ہو) کھائے تو وہ خدا سے جب ملے گا خدا اس پر غصے ہوگا- اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سن کر) کہا یہ حدیث تو میرے ہی باب میں آپؐ نے فرمائی- ہوا یہ کہ مجھ میں ایک یہودی (جفشیش) میں ایک زمین ساجھے میں تھی وہ مکر گیا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا- آپؐ نے مجھ سے فرمایا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں- تب آپؐ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ تو قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا- اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت اتاری جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا مول لیتے ہیں اخیر آیت تک-

۱۶۶۲- بَابُ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فِي الأَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ

باب: دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعی علیہ سے قسم لینا

۲۴۹۲- وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهُ)) وَقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ كَلَّمَنِي أَبُو الزِّنَادِ فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ

۲۴۹۲- ہم سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو دو گواہ لا- نہیں اس سے قسم لے اور قتیبہ نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شبرمہ سے (جو کوفہ کے قاضی تھے) مجھ سے ابوالزناد

وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِي، فَقُلْتُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ. فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى﴾ [البقرة:۲۸۲] قُلْتُ: إِذَا كَانَ يُكْتَفَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِيْنِ الْمُدَّعِي فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى، مَا كَانَ يَصْنَعُ بِذِكْرِ هَذِهِ الأُخْرَى.

نے (جو مدینہ کے قاضی تھے) ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے میں گفتگو کی- میں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے مردوں میں سے دو مردوں کو گواہ کرلو- اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد دو عورتیں ان لوگوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو- اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے میں نے کہا جب ایک گواہی اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے تو پھر یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلا دے- دوسری عورت کے یاد دلانے سے فائدہ ہی کیا ہے؟

۲۴۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

۲۴۹۳- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے نافع بن عمر رضی اللہ عنہ نے' انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے' انہوں نے کہا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (مجھ کو) لکھا کہ آنحضرت ﷺ نے مدعا علیہ کو قسم دلانے کا حکم دیا-

۱۶۶۳- باب

باب:

۲۴۹۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالاً لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذَلِكَ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ - إِلَى - عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾. ثُمَّ إِنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِيَّ أُنْزِلَتْ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِي شَيْءٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهُ. فَقُلْتُ: لَهُ إِنَّهُ إِذًا يَحْلِفُ وَلاَ يُبَالِي: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالاً - وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ - لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). فَأَنْزَلَ

۲۴۹۴- ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے' انہوں نے منصور بن معتمر سے' انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ جب اللہ سے ملے گا- اللہ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری فرمایا' جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر عَذَابٌ أَلِيْمٌ تک جب عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے آئے انہوں نے پوچھا ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے تم سے کیا حدیث بیان کی- ہم نے ان سے کہہ دی انہوں نے کہا عبداللہ سچے ہیں' یہ آیت میرے ہی باب میں اتری- ایسا ہوا مجھ میں اور ایک شخص (یہودی معدان بن اسود بن معدیکرب جفشیش) میں کچھ جھگڑا ہوا ہم نے آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کیا آپؐ نے فرمایا تو دو گواہ لا' یا اس سے قسم لے' میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھالے گا- کچھ پرواہ نہیں کرنے کا- تب آپؐ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار لے گا- تو جب اللہ سے ملے گا- اللہ اس پر غصے ہوگا- بعد اس کے اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی تصدیق اتاری

اللّٰہ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ. ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الآيَةَ)).

اور آپ نے یہی آیت پڑھی-

١٦٦٤- بَابُ إِذَا ادَّعَى أَوْ قَذَفَ فَلَهُ

باب: اگر کسی نے کوئی دعویٰ کیا یا (اپنی عورت پر) زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لئے مہلت چاہی

أَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَيِّنَة

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةَ ، أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلاً يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((الْبَيِّنَةَ وَإِلاَّ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ. فَذَكَرَ حَدِيثَ اللِّعَانِ)).

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ ہم سے عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اپنی جورو پر شریک بن سحماء سے زنا کرانے کا جرم لگایا- آپ نے فرمایا یا تو (اس جرم کے ثابت کرنے کے لئے چار) گواہ لا ورنہ اپنی پیٹھ پر کوڑے لگنا قبول کر- اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کوئی اپنی جورو کو برا کام کرتے دیکھے تو کیا گواہ ڈھونڈنے کے لئے (دوڑتا) جائے- آپ برابر یہی فرماتے رہے گواہ لا نہیں تو اپنی پیٹھ پر کوڑے لگوا- پھر ابن عباسؓ نے لعان کی حدیث بیان کی-

١٦٦٥- بَابُ الْيَمِينِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کے بعد (جھوٹی) قسم کھانا اور زیادہ گناہ ہے

٢٤٩٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ. وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلاً لاَ يُبَايِعُهُ إِلاَّ لِلدُّنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِلاَّ لَمْ يَفِ لَهُ. وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلاً بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا)).

٢٤٩٥- ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے' انہوں نے اعمش سے' انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے بات نہیں کرنے کا' نہ ان کو دیکھے گا نہ ان کو (گندگی سے) پاک کرے گا اور ان کو دکھ کی مار پڑے گی- ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ جو دنیا کے لئے (حاکم سے) بیعت کرے- اگر اس کی خواہش موافق اس کو دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ توڑ دے تیسرے وہ شخص جو عصر کے بعد مول تول میں جھوٹی قسم کھائے کہ اس کو یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اس کے کہنے پر دوسرا شخص (دھوکہ کھا کر) خرید لے-

١٦٦٦- بَابُ يَحْلِفُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلاَ يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ قَضَى مَرْوَانُ

باب: مدعا علیہ پر جہاں قسم کھانے کا حکم دیا جائے وہیں قسم کھالے یہ ضرور نہیں کہ دوسری جگہ پر جا کر قسم کھائے

اور مروان نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو منبر شریف پر قسم کھانے

بِالْيَمِيْنِ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَحْلِفُ لَهُ مَكَانِي، فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ، وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِيْنُهُ)) فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُوْنَ مَكَانٍ.

کا حکم دیا زید نے کہا میں یہیں قسم کھاؤں گا اور قسم کھانے لگے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا- مروان زید پر تعجب کرنے لگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعث سے فرمایا تو گواہ لا نہیں تو اس سے قسم لے- اور آپ نے یہ نہیں تخصیص کی کہ فلاں جگہ یا فلاں جگہ-

۲۴۹۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالاً لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)).

۲۴۹۶- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے بیان کیا' انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہو گا-

۱۶۶۷- بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِيْنِ

باب: جب چند آدمی ہوں' اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی کرے تو پہلے کس سے قسم لی جائے-

۲۴۹۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ)).

۲۴۹۷- ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی- انہوں نے ہمام سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا قسم کھاؤ- ہر ایک جلدی کرنے لگا- آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور جس کا نام قرعہ میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے-

۱۶۶۸- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً﴾.

باب: اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں

۲۴۹۸- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ أَبُو إِسْمَاعِيْلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: ((أَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَهُ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِهَا. فَنَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلاً﴾)).

۲۴۹۸- مجھ سے اسحاق (بن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی- کہا ہم کو عوام بن حوشب نے کہا مجھ سے ابراہیم ابواسماعیل سکسکی نے بیان کیا' انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے' ایک شخص (نام نامعلوم) نے بازار میں اپنا سامان رکھا' قسم کھائی میں نے یہ اتنے کو خریدا ہے حالانکہ اتنے کو نہیں خریدا تھا' اس وقت یہ آیت اتری جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں اور عبداللہ بن ابی اوفی نے کہا

[آل عمران: ۷۷]. وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى: ((النَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ)).

بخش کرنے والا گویا سود خوار چور ہے-

۲۴۹۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ - أَوْ قَالَ أَخِيهِ - لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)). وَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ الآية. فَلَقِيَنِي الأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللهِ الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا. قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ.

۲۴۹۹- ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابووائل سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے کسی کا مال مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے بھائی مسلمان کا مال لینے کو وہ جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں اتاری- فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال کماتے ہیں' آخیر آیت تک ابووائل نے کہا پھر مجھ سے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے پوچھا عبداللہ نے تم سے آج کونسی حدیث بیان کی میں نے کہا یہ انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے باب میں ہی اتری-

۱۶۶۹- بَابُ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ؟ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَحْلِفُونَ بِاللهِ لَكُمْ﴾

باب: قسم کیونکر لی جائے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ میں) فرمایا اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تم کو راضی کرنے کے لئے

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ جَاؤُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا﴾. يُقَالُ: بِاللهِ وَتَاللهِ وَوَاللهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللهِ كَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ)) وَلاَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللهِ.

اور (سورۂ نساء میں) پھر تیرے پاس اللہ کی قسم کھاتے ہیں' ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی- قسم میں یوں کہا جائے باللہ تاللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائی اور اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نہ کھائیں-

۲۵۰۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُهُ عَنِ الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ))، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ)). فَقَالَ رَسُولُ

۲۵۰۰- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اپنے چچا ابو سہیل سے' انہوں نے اپنے باپ (مالک بن ابی عامر) سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ کہتے تھے ایک شخص (ضمام بن ثعلبہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا معلوم ہوا وہ آپؐ سے سلام کو پوچھ رہا تھا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کیا ہے؟ رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنا وہ کہنے لگا ان پانچ کے سوا اور بھی کوئی نماز مجھ پر ہے- آپ نے فرمایا نہیں' مگر نفل پڑھے تو اور بات ہے- پھر آپؐ نے فرمایا

اللہ ﷺ: ((وَصِيَامُ رَمَضَانَ))، قَالَ : هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ)). قَالَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ((وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ)). قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: ((لاَ، إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ)) فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلاَ أَنْقُصُ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)).

اور رمضان کے روزے رکھنا' وہ کہنے لگا اس کے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' مگر نفل رکھنا چاہے تو خیر- طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا- اس نے کہا اور بھی کوئی خیرات مجھ پر ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں' مگر نفل صدقہ دینا چاہے تو اور بات ہے- یہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا کہتا جاتا تھا' قسم خدا کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا- آپ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس نے مراد پائی-

۲۵۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ قَالَ: ذَكَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ)).

۲۵۰۱- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے کہا نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے-

۱۶۷۰- بَابُ مَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ بَعْدَ الْيَمِيْنِ

باب: جو شخص مدعی علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد پھر گواہ پیش کرے؟

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ)). وَقَالَ طَاوُسٌ وَإِبْرَاهِيمُ: الْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ أَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ.

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کبھی تم میں کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بڑھ کر ہوتا ہے- اور طاؤس اور ابراہیم نخعی اور شریح نے کہا معتبر گواہ جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں-

۲۵۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ، فَلاَ يَأْخُذْهَا)).

۲۵۰۲- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ سے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے زینب سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے پاس جھگڑتے آتے ہو' اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک تم میں دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہوتا ہے- (قوت بیان بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں (غلطی سے) اگر اس کے بھائی کا حق اس کو دلا دوں تو وہ (حلال نہ سمجھے) اس کو نہ لے اور اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں-

۱۶۷۱- بَابُ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ

باب: وعدے کا پورا کرنا ضروری ہے

وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ ﴿وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ﴾. وَقَضَى ابْنُ الأَشْوَعِ

اور امام حسن بصری نے اس کو پورا کرایا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مریم میں) حضرت اسماعیل کا ذکر کیا' ان کا وعدہ سچا ہوتا اور سعید بن اشوع

بالْوَعْد وَذَكَرَ ذَلِكَ وَعَنْ سَمُرَةَ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: ((سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ قَالَ: وَعَدَنِي فَوَفَى لِي)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَشْوَعَ.

نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا- اور سمرہ بن جندب صحابی رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی نقل کیا اور مسور بن مخرمہ (صحابی) نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ اپنے ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر کرتے تھے اس نے جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا- امام بخاریؒ نے کہا میں نے اسحاق بن راہویہ (مجتہد مشہور) کو دیکھا وہ وعدے پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے-

۲۵۰۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوسُفْيَانُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ: ((سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ، قَالَ: وَهٰذِهِ صِفَةُ نَبِيٍّ)).

۲۵۰۳- ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے نقل کیا- کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے' ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتا تھا کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے اس سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا یہ پیغمبر تم کو کیا حکم دیتا ہے- تو نے کہا نماز اور سچ بولنے اور حرام کاری سے بچنے اور وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا' ہرقل نے کہا پیغمبر کی یہی صفت ہوتی ہے-

۲۵۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عن أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ)).

۲۵۰۴- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے انہوں نے ابوسہیل نافع بن مالک بن ابی عامر سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب بات کرے تو جھوٹ' جب اس کے پاس امانت رکھیں تو چوری کرے- جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے-

۲۵۰۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ، أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا: قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا- فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ-

۲۵۰۵- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو ہشام نے خبر دی' انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا مجھ کو عمرو بن دینار نے خبر دی' انہوں نے محمد باقر سے' انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہو گئی اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ (بحرین کے حاکم) نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روپیہ بھیجا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ پر جس کا کچھ قرض نکلتا ہو یا آپ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (اپنا حق لے لے) جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان سے کہا آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا- تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر جابر رضی اللہ

قَالَ جَابِرٌ: فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ))

عنہ نے کہا' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں پانسو گنے پھر پانسو' پھر پانسو-

۲۵۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: ((سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ: أَيَّ الأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى؟ قُلْتُ: لاَ أَدْرِي حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ. فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ)).

۲۵۰۶- ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو سعید بن سلیمان نے خبر دی' کہا ہم سے مروان بن شجاع نے بیان کیا' انہوں نے سالم بن عجلان افطس سے' انہوں نے سعید بن جبیر سے' انہوں نے کہا حیرہ کے ایک یہودی نے (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) مجھ سے پوچھا حضرت موسیٰ نے دونوں میعادوں میں سے کونسی میعاد پوری کی تھی' میں نے کہا مجھے معلوم نہیں' میں عرب کے عالم سے جب تک نہ پوچھوں' پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' ان سے پوچھا' انہوں نے کہا لمبی میعاد جو شعیبؑ کو زیادہ پسند تھی (یعنی دس سال کی) پوری کی اللہ کا پیغمبر ﷺ جو کہتا ہے وہی کرتا ہے-

۱۶۷۲- بَابُ لاَ يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا

باب: مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ﴾ [المائدة: ١٤].

اور عامر شعبی نے کہا کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہ ہوگی- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ) میں فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو نہ جھوٹا اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو ہم پر اترا اخیر آیت تک-

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لاَ تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ﴾ الآية)).

۲۵۰۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَحْدَثُ الأَخْبَارِ بِاللهِ تَقْرَأُونَهُ لَمْ يُشَبْ؟ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا مَا كَتَبَ اللهُ وَغَيَّرُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوا: ﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ [البقرة: ٧٩] أَفَلاَ يَنْهَاكُمْ بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ

۲۵۰۷- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے' انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے' انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا مسلمانو! تم اہل کتاب سے (دین کی باتیں) کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتری ہے' (قرآن شریف) اللہ کی سب کتابوں کے بعد والی ہے (سب میں نئی اتری ہے) اس میں کچھ خلط ملط گول مول نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ اسی کتاب میں فرماتا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے کو بدل ڈالا اور اپنے ہاتھوں سے اس میں تصرف کیا کہنے لگے یہ اللہ کا کلام ہے- دنیا کا تھوڑا مول کمانے کے لئے کیا تم کو جو اللہ نے علم دیا اس میں ان سے پوچھنے کی

الْعِلْمِ عَنْ مُسَاءَلَتِهِمْ وَلاَ وَا للهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ)).

ممانعت نہیں ہے- اور (تعجب تو یہ ہے) قسم خدا کی اہل کتاب کا کوئی آدمی تم سے وہ نہیں پوچھتا جو تم پر اترا-

١٦٧٣- بَابُ الْقُرْعَةِ فِي الْمُشْكِلاَتِ

باب: مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا

وَقَوْلِهِ: ﴿ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلاَمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ﴾ [آل عمران :]. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اقْتَرَعُوا فَجَرَتِ الأَقْلاَمُ مَعَ الجِرْيَةِ، وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ. وَقَوْلِهِ: ﴿فَسَاهَمَ﴾ أَقْرَعَ ﴿فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ﴾ مِنَ الْمُسْهَمِينَ [الصافات: ١٤١].

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا جب وہ اپنے اپنے قلم ڈالنے لگے کون مریم کی پرورش کرے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا انہوں نے قرعہ ڈالا' تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہ نکلے اور حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اوپر آ نکلا آخر انہوں نے ہی مریم کی پرورش کی اور (سورۂ والصافات میں) فرمایا پھر قرعہ ڈالا تو حضرت یونسؑ پر ہی قرعہ پڑا- (وہ دریا میں پھینک دیئے گئے)

وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ: ((عَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ)).

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت ﷺ نے چند لوگوں کو حکم دیا قسم کھانے کا وہ جلدی کرنے لگے' آپؐ نے فرمایا قرعہ ڈالو (پہلے) کون قسم کھائے گا-

٢٥٠٨- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلاَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلاَهَا، فَتَأَذَّوْا بِهِ، فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: مَا لَكَ؟ قَالَ: تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلاَ بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ، وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ)).

٢٥٠٨- ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے باپ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عامر شعبی نے بیان کیا' انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے' آنحضرت ﷺ نے فرمایا گناہوں پر سکوت کرنے والے اور گناہوں میں بڑھ جانے والے کی مثال ان لوگوں کی سی ہے- جنہوں نے قرعہ ڈال کر ایک جہاز جائے لی' کچھ لوگ نیچے (تتق) میں رہے اور کچھ اوپر (چھتری) پر اب تتق والے پانی لے کر چھتری والوں پر ہو کر آنے جانے لگے ان کو ایذا ہوئی آخر نیچے والوں میں سے ایک شخص نے کلہاڑی لی اور جہاز میں سوراخ کرنے لگا (وہیں سے پانی لے لینے کو) یہ حال دیکھ کر اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے ارے! یہ کیا غضب کر رہا ہے وہ کہنے لگا تم کو میرے آنے جانے سے ایذا ہوتی ہے اور پانی لینا تو ضروری ہے- اب اگر جہاز والے اس کے ہاتھ پکڑیں تو وہ بھی بچے خود بھی بچیں گے ورنہ وہ بھی (ڈوب کر مرے گا) یہ بھی مریں گے-

٢٥٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلاَءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ

٢٥٠٩- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہا' مجھ سے خارجہ بن زید انصاری نے بیان کیا ام علاء رضی اللہ عنہا انصار کی ایک عورت تھی- اس نے

قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِيْنَ أَقْرَعَتِ الأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ، قَالَتْ أُمُّ الْعَلاَءِ: فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ، حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا يُدْرِيْكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ؟)) فَقُلْتُ: لاَ أَدْرِيْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللهِ الْيَقِينُ، وَإِنِّي لأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللهِ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللهِ- مَا يُفْعَلُ بِهِ)). قَالَتْ: فَوَاللهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا، وَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ. قَالَتْ: فَنِمْتُ فَأُرِيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((ذَلِكَ عَمَلُهُ)).

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی' وہ کہتی تھی جب انصار نے مہاجرین کے رہنے کے لئے قرعہ ڈالا تو عثمان بن مظعون کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا وہ ہمارے پاس رہے (اتفاق سے) بیمار ہو گئے ہم نے ان کی تیمار داری کی (یعنی خدمت) جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم نے ان کو (نہلا دھلا کر) کفن پہنایا تو آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے- میں کہنے لگی ابوالسائب تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تم کو عزت دی' آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا تجھ کو کیسے معلوم ہوا؟ کہ اللہ نے اس کو عزت دی- میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر صدقے مجھ کو معلوم نہیں- تب آپؐ نے فرمایا عثمان بن مظعون خدا کی قسم مر گیا اور مجھے اس کی بھلائی کی امید ہے- (پر یقیناً میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) خدا کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان کا کیا حال ہونا ہے- ام علاء نے کہا قسم خدا کی میں عثمان کے بعد اب کسی کی تعریف نہیں کرنے کی کبھی اور مجھے آپؐ کے فرمانے سے رنج ہوا- میں سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک چشمہ بہہ رہا ہے- میں نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا- آپؐ نے فرمایا یہ اس کا (نیک) عمل ہے-

۲۵۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ. وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا. غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللهِ ﷺ).

۲۵۱۰- ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی' انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی- انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں جانا چاہتے تو اپنی بیبیوں کے نام پر قرعہ ڈالتے جس کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے کر نکلتے اور ہر ایک عورت پاس باری باری ایک دن ایک رات رہتے فقط سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخش دیا تھا ان کی غرض یہ تھی کہ آپؐ ان سے راضی ہو جائیں (اور طلاق نہ دیں)

۲۵۱۱- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

۲۵۱۱- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے سمی سے جو ابو بکر بن عبدالرحمٰن کے غلام تھے' انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے اگر

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاس مَا فِي النِّدَاء وَالصَّفّ الأَوَّل ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لأَتَوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا)).

لوگ اس کو جانتے تو پھر قرعہ بغیر اس کو حاصل نہ کر سکتے تو ضرور اس پر قرعہ ڈالتے اور اگر وہ جانتے جو اول وقت نماز کے لئے جانے میں ثواب ہے تو ضرور اس طرف لپکتے اور اگر وہ جانتے جو عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں جا کر شریک ہوتے۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب صلح کے بیان میں

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

١٦٧٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب: لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿لاَ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء: ١١٤]. وَخُرُوجِ الإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ.

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا ان کی اکثر کانا پھوسیوں میں بھلائی نہیں ہوتی مگر اس کی کانا پھوسی میں جو خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں ملاپ کرانے کے لئے کرے اور جو کوئی اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے (نہ ریا کی نیت سے) ایسا کرے اس کو ہم بڑا ثواب دیں گے اور اس باب میں یہ بیان ہے کہ حاکم خود اپنے لوگوں کو ساتھ لے جا کر صلح کرائے۔

٢٥١٢- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ((أَنَّ أُنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ بِلاَلٌ فَأَذَّنَ بِلاَلٌ بِالصَّلاَةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ ﷺ. فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ حُبِسَ، وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِنْ شِئْتَ. فَأَقَامَ الصَّلاَةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْشِي فِي

۲۵۱۲- ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ بنی عمرو بن عوف (انصار کے ایک قبیلے) میں کچھ تکرار ہوئی (وہ قبا میں رہتے تھے) آنحضرت ﷺ اپنے کئی اصحاب (ابی بن کعب، سہیل بن بیضاء) کو ساتھ لے کر ان میں ملاپ کرانے کو تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آن پہنچا اور آنحضرت ﷺ وہاں سے واپس تشریف نہ لائے، بلال آئے انہوں نے نماز کی اذان دی لیکن آنحضرت ﷺ تشریف نہ لائے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے آنحضرت ﷺ تو وہاں پھنس گئے (بنی عمرو بن عوف میں) اور نماز کا وقت آگیا اب تم لوگوں کی امامت کرتے ہو، انہوں نے کہا اچھا اگر تم چاہو خیر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، (نماز

الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا، وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ لاَ يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاَةِ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ، فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلاَتِكُمْ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ، إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لاَ يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلاَّ الْتَفَتَ. يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ وَحِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ؟)) فَقَالَ: مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ)).

شروع کر دی) اس کے بعد آنحضرت ﷺ تشریف لائے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آن کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی وہ نماز میں ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے تھے (جب بہت تالیاں بجائی گئیں تو) انہوں نے نگاہ کی دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں' آپؐ نے ہاتھ سے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا پھر الٹے پاؤں پیچھے سر کے صف میں آ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے آپؐ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف (مبارک) منہ کیا' فرمایا لوگو! جب نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو' تالیاں تو عورتوں کے لئے ہیں' جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے' اس کو سن کر ہر کوئی نگاہ کرے گا۔ (پھر فرمایا) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں نے تم کو اشارہ کیا تم نماز کیوں نہیں پڑھاتے رہے' انہوں نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کو یہ شایاں نہیں کہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے۔

۲۵۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ((قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ. فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبَ حِمَارًا، فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ - وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ - فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي، وَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللَّهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ. فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَشَتَمَا، فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ، فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالأَيْدِي وَالنِّعَالِ، فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ: ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات: ۹].

۲۵۱۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا کہا میں نے اپنے باپ سے سنا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی اگر آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے چلیں تو بہتر ہے۔ یہ سن کر آپؐ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے' مسلمان آپؐ کے ساتھ چلے وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپؐ اس مردود کے پاس پہنچے تو کیا کہنے لگا چلو پرے ہٹو تمہارے گدھے کی بدبو نے میرا دماغ پریشان کر دیا یہ سن کر ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ) بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس پر عبداللہ کی قوم کا ایک شخص غصے ہوا (نام نامعلوم) دونوں میں گالی گلوچ ہوئی اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا' چھڑی ہاتھ جوتا چلنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو یہ بات پہنچی کہ (سورۂ حجرات کی) یہ آیت ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾ اسی باب میں اتری۔

١٦٧٥- بَابُ لَيْسَ الْكَاذِبُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

٢٥١٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا)).

باب: دو آدمیوں میں میل کرانے کے لئے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے

۲۵۱۴- ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے' انہوں نے ابن شہاب سے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا ان سے ان کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا- آپؐ فرماتے تھے وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں میل کرائے اور (ملاپ کی نیت سے) اچھی بات پہنچائے یا کہے-

١٦٧٦- بَابُ قَوْلِ الإِمَامِ لأَصْحَابِهِ: اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ

٢٥١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأُوَيْسِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءَ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَالِكَ فَقَالَ: ((اذْهَبُوا بِنَا نُصْلِحُ بَيْنَهُمْ)).

باب: حاکم لوگوں سے کہے ہم کو لے چلو' ہم میل جول کرا دیں

۲۵۱۵- ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی اور اسحاق بن محمد فروی دونوں نے بیان کیا' دونوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا' انہوں نے ابوحازم سے بیان کیا' انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ قبا کے لوگ آپس میں لڑ پڑے- یہاں تک کہ پتھر چلے- یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی- آپؐ نے (لوگوں سے) فرمایا چلو ہم کو (ان کے پاس) لے چلو ہم ان میں میل جول کرا دیں-

١٦٧٧- بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى:

﴿أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا، وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ [النساء: ١٢٨]

باب: اللہ کا یہ فرمانا

اگر جورو خاوند صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے- (النساء: ۱۲۸)

٢٥١٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ: ((هُوَ الرَّجُلُ يَرَى مِنِ امْرَأَتِهِ مَا لاَ يُعْجِبُهُ كِبَرًا أَوْ غَيْرَهُ فَيُرِيدُ فِرَاقَهَا، فَتَقُولُ: أَمْسِكْنِي، وَاقْسِمْ لِي مَا

۲۵۱۶- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے ہشام بن عروہ سے' انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (سورہ نساء میں جو یہ آیت ہے) اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے پرواہی سے ڈرے اس کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی عورت میں بڑھاپا یا اور کوئی بات دیکھ کر اس سے جدا ہونا چاہے وہ عورت کہے نہیں مجھ کو اپنے پاس رہنے دے اور جو تیرا جی چاہے وہ میرے لئے مقرر کر دے- انہوں نے کہا اگر دونوں کسی بات

شِئْتَ قَالَتْ: فَلاَ بَأْسَ إِذَا تَرَاضَيَا)).

پر راضی ہو جائیں تو اس میں اس کو کوئی قباحت نہیں

١٦٧٨- بَابُ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ

باب: اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو وہ صلح لغو ہے

٢٥١٧- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالاَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ. فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ. فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي: عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ، فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ. وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا. فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا)).

٢٥١٧- ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے زہری نے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے ان دونوں نے کہا ایک گنوار آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے- پھر اس کا دشمن (طرف ثانی) اٹھا اور کہنے لگا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے- اب اس گنوار نے بیان کرنا شروع کیا- میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا- اس نے اس کی جورو سے زنا کیا لوگ کہنے لگے تیرا بیٹا سنگ سار ہونا چاہئے- میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کو دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور برس بھر کا دیس نکالا ہے (کیونکہ وہ محصن تھا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اللہ کی کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا- بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک برس تک پردیس میں رہے گا- انیس بن ضحاک! کل تو ایسا کر اس دوسرے شخص کی جورو پاس جا (اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو) اس کو رجم کر انیس رضی اللہ عنہ دوسرے دن اس کے پاس گئے اس کو رجم کیا-

٢٥١٨- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ)). رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

٢٥١٨- ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے قاسم بن محمد سے' انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی اصل شریعت سے نہ ہو) وہ لغو اور ناجائز ہے- اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر مخرمی اور عبدالواحد بن ابی عون نے بھی سعد بن ابراہیم سے روایت کیا-

١٦٧٩- بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ: هَذَا مَا صَالَحَ فُلاَنُ ابْنُ فُلاَنٍ

باب: صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح نامہ ہے- جس پر فلاں ولد فلاں اور فلاں ولد فلاں نے صلح کی اور خاندان

وَإِنْ لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ أَوْ نَسَبِهِ

اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں ہے

۲۵۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ بَيْنَهُمْ كِتَابًا، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: لاَ تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، لَوْ كُنْتَ رَسُولاً لَمْ نُقَاتِلْكَ. فَقَالَ لِعَلِيٍّ: أَمْحُهُ. قَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا بِالَّذِي أَمْحَاهُ. فَمَحَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، وَلاَ يَدْخُلُوهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ. فَسَأَلُوهُ. مَا جُلُبَّانُ السِّلاَحِ؟ فَقَالَ: الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ)).

۲۵۱۹- ہم سے شعبہ نے وہ ابواسحاق سے' انہوں نے کہا میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو علی رضی اللہ عنہ صلح نامہ لکھنے بیٹھے- انہوں نے یوں لکھا 'محمد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ والوں سے ان شرطوں پر صلح کی) مشرک کہنے لگے یہ مت لکھو' محمد 'اللہ کے رسول' نے اگر تم اللہ کے رسول ہوتے تو ہم تم سے لڑتے کیوں؟ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا رسول کا لفظ میٹ دے- انہوں نے کہا میں تو اس کو نہیں میٹوں گا- آخر آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے رسول کا لفظ میٹ دیا- اور کافروں سے یہ صلح کی کہ (سال آئندہ) آپؐ اپنے اصحاب سمیت تین دن مکہ میں رہیں گے اور ہتھیار جلبان میں رکھ کر مکہ میں داخل ہوں گے- لوگوں نے آپؐ سے پوچھا جلبان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا غلاف اور جو اس میں ہے-

۲۵۲۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ، حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: لاَ نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا مَنَعْنَاكَ، لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: ((أَنَا رَسُولُ اللهِ، وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ))، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((امْحُ)): ((رَسُولَ اللهِ)) قَالَ: لاَ وَاللهِ لاَ أَمْحُوكَ أَبَدًا، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكِتَابَ فَكَتَبَ: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلاَحٌ إِلاَّ فِي الْقِرَابِ، وَأَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ، وَأَنْ لاَ يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ

۲۵۲۰- ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا وہ اسرائیل سے' وہ ابواسحاق سے وہ براء رضی اللہ عنہ سے' انہوںؓ نے کہا آنحضرت ﷺ نے ذیقعد مہینے میں عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکہ والوں نے آپؐ کو نہ چھوڑا- (مکہ میں گھسنے نہ دیا حدیبیہ مقام میں آپؐ اتر پڑے) یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا (آپؐ سال آئندہ) تشریف لائیں تین دن مکہ میں رہیں جب صلح نامہ لکھ چکے تو اس کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد اللہ کے رسول راضی ہوئے کافر کہنے لگے ہم تو آپؐ کی رسالت نہیں مانتے- اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں؟ یوں لکھئے محمد بن عبداللہ- آپؐ نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور ابن عبداللہ بھی ہوں- پھر علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ میٹ دے- انہوں نے کہا میں تو واللہ کبھی نہیں میٹنے کا' آخر آپؐ نے کاغذ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور یوں لکھا (لکھوایا) یہ وہ صلح نامہ ہے' جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا- وہ مکہ میں ہتھیار غلاف میں رکھ کر داخل ہوں گے اور مکہ والوں میں جو کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا اس کو ساتھ نہیں لے جائیں گے' اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکہ میں رہنا چاہے گا تو اس کو منع نہیں کریں

أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الأَجَلُ أَتَوا عَلِيًّا فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الأَجَلُ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ - يَا عَمِّ، يَا عَمِّ - فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ فَحَمَلَتْهَا. فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ. فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ : ابْنَةُ أَخِي.

فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ: ((الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ))، وَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ)). وَقَالَ لِجَعْفَرٍ: ((أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي)). وَقَالَ لِزَيْدٍ: ((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلاَنَا)).

گے- جب (شرط کے موافق سال آئندہ) آپ تشریف لائے اور مدت گزر گئی (تین دن) تو کافر حضرت علیؓ پاس آئے کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرت ﷺ) سے کہو اب جاؤ مدت گزر چکی- آنحضرت ﷺ روانہ ہوئے حمزہ کی صاحبزادی (عمارہ یا امامہ) ان کے پیچھے ہوئی کہنے لگی چچا' چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اپنے چچا کی بیٹی کو لو' انہوں نے اس کو اونٹ پر سوار کر لیا اب علی اور زید اور جعفر رضی اللہ عنہم اس کی پرورش کے لئے جھگڑنے لگے' علی رضی اللہ عنہ نے کہا میری چچا زاد بہن ہے- جعفر نے کہا میری بھی چچا زاد بہن اور اس کی خالہ (اسماء بنت عمیش) میرے نکاح میں ہے- اور زید نے کہا میری بھتیجی ہے لیکن آنحضرت ﷺ نے اس کو اس کی خالہ کے حوالے کیا اور فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے' اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم تو میرے ہو میں تمہارا ہوں- اور جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو صورت اور عادت سے میری طرح ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور مولیٰ ہے-

١٦٨٠- بَابُ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ: فِيْهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

باب: مشرکوں سے صلح کرنا اس میں ابوسفیان کی حدیث ہے

وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ)).

اور عوف بن مالک اشجعی نے آنحضرت ﷺ سے نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصفر (نصاریٰ) میں ایک صلح ہو جائے گی

وَفِيْهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ، وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ((صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ، وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوهُ. وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ: السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ. فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي

اور اسی باب میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور موسیٰ بن مسعود نے کہا ہم سے سفیان بن سعید نے بیان کیا انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ کے دن مشرکوں سے تین شرطوں پر صلح کی ایک یہ کہ جو مشرک (مسلمان ہو کر) ان کے پاس آئے اس کو پھیر دیں گے- دوسری جو مسلمان بھاگ کر مشرکوں کے پاس چلا جائے گا تو مشرک اس کو نہ پھیریں گے' تیسری یہ کہ آپ سال آئندہ مکہ میں آئیں گے تو تین دن رہیں گے اور ہتھیار غلاف میں رکھ کر آئیں گے- جیسے تلوار کمان وغیرہ خیر یہ شرطیں لکھے جانے پر ابوجندل بیڑیوں میں

قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ، وَقَالَ: ((إِلاَّ بِجُلُبِّ السِّلاَحِ)).

لڑکھڑاتا آن پہنچا- آپؐ نے اس کو کافروں کے حوالے کر دیا- امام بخاریؒ نے کہا مومل بن اسماعیل نے سفیان ثوری سے ابو جندل کا ذکر نہیں کیا اور جلبان کے بدل جلب کہا-

۲۵۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلاَ يَحْمِلَ سِلاَحًا عَلَيْهِمْ إِلاَّ سُيُوفًا، وَلاَ يُقِيمَ بِهَا إِلاَّ مَا أَحَبُّوا. فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلاَثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ)).

۲۵۲۱- ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا کہا ہم سے سریج بن نعمان نے کہا ہم سے فلیح نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے (مکہ سے) نکلے قریش کے کافروں نے آپ کو خانہ کعبہ کے پاس جانے نہ دیا- آڑے آئے آخر آپؐ نے (مجبور ہو کر) حدیبیہ میں ہدی کے جانور نحر کر دیئے اور سر منڈایا اور کافروں سے یہ ٹھہرا کہ سال آئندہ آپ عمرہ کریں گے اور تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ لے جائیں اور مکہ میں تب تک رہیں جب تک کافروں کی مرضی ہو خیر آپ سال آئندہ مکہ میں گئے جیسے ٹھہرا تھا تین دن وہاں رہنے کے بعد کافروں نے کہا آپؐ تشریف لے جائیں آپؐ روانہ ہو گئے-

۲۵۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ: ((انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ...)).

۲۵۲۲- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے بشر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے بشر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے کہا عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے ان دنوں خیبر والوں سے صلح تھی-

۱۶۸۱- بَابُ الصُّلْحِ فِي الدِّيَةِ

باب: دیت پر صلح کر لینا

۲۵۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ - وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ - كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ، فَطَلَبُوا الأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ، فَأَبَوا. فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللهِ؟ لاَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا. فَقَالَ: ((يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ)). فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوا،

۲۵۲۳- ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے حمید طویل نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع نضر کی بیٹی نے (جو انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں) ایک لڑکی (نام نامعلوم) کا دانت توڑ ڈالا ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے وارثوں سے کہا دیت لے لو یا معاف کر دو- وہ راضی نہ ہوئے آنحضرت ﷺ کے پاس آئے- آپؐ نے قصاص کا حکم دیا- انس بن نضر (انس بن مالک کے چچا) یہ حکم سن کر کہنے لگے کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا- یا رسول اللہ! قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ایسا تو کبھی نہ ہوگا- آپؐ نے فرمایا اے انس! اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضرور ہوگا) پھر خدا کی قدرت سے ایسا ہوا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے- انہوں نے قصاص معاف

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ)). زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ: ((فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الأَرْشَ)).

کر دیا- تب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم ضرور سچی کرے- مروان بن معاویہ فزاری نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اتنا بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہو گئے دیت منظور کر لی-

١٦٨٢- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

باب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نسبت یہ فرمانا

((ابْنِي هَذَا سَيِّد، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ، وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا﴾.

یہ میرا بیٹا ہے جو (مسلمانوں کا) سردار ہے اور شائد اللہ تعالیٰ کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرا دے اور اللہ نے (سورۂ حجرات میں) فرمایا ان میں میل کرا دو-

٢٥١٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: ((اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: إِنِّي لأَرَى كَتَائِبَ لاَ تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ - وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ - أَيْ عَمْرُو، إِنْ قَتَلَ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ، مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ، مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ؟ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ - عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ - فَقَالَ: اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولاَ لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ. فَأَتَيَاهُ فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالاَ لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ. فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا. قَالاَ: فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا.. وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ. قَالَ: فَمَنْ لِي بِهَذَا؟ قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ. فَمَا

۲۵۱۹- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابو موسیٰ سے' انہوں نے کہا میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے' قسم خدا کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابل پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے- عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے (جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشیر خاص تھے) یہ کہا میں تو یہ فوجیں ایسی دیکھ رہا ہوں جو اپنے برابر والوں کو جب تک مار نہ لیں گی' پیٹھ نہیں پھیریں گی یہ سن کر معاویہؓ نے کہا جو پھر اچھا آدمی تھا' ان دونوں میں عمرو اگر انہوں نے ان کو مارا یا انہوں نے ان کو آخر ان کے خون کا (خدا کے پاس) کون ذمہ دار ہو گا اور ان کی عورتوں بچوں کی کون خبر گیری کرے گا؟ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قریش کے دو شخص جو بنی عبدالشمس کی اولاد میں سے تھے' عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو حضرت حسن کے پاس بھیجا اور کہا ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو- ان سے گفتگو کرو اور جو کہیں وہ مان لو خیر یہ دونوں ان کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلب گار ہوئے حضرت حسن نے فرمایا ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہم کو (خلافت کی وجہ سے) روپیہ پیسہ خرچنے کی عادت ہو گئی ہے اور ہمارے ساتھ جو یہ لوگ ہیں یہ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں (بغیر روپیہ دیئے ماننے والے نہیں ہیں) وہ کہنے لگے معاویہ آپ کو اتنا روپیہ دینے پر راضی ہے اور آپ سے صلح چاہتا ہے جو آپ چاہیں وہ منظور

سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلاَّ قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ. فَصَالَحَهُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ - وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ - وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هذَا سَيِّدٌ،وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ)).

قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ : إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سِمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

کرتا ہے- انہوں نے فرمایا اس کی ذمہ داری کون لیتا ہے اور ان دونوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں حضرت حسنؓ نے جو بات چاہی انہوں نے یہی کہا ہم اس کا ذمہ لیتے ہیں' آخر حضرت حسنؓ نے معاویہ سے صلح کر لی حسن بصری فرماتے ہیں' میں نے ابو بکرہ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپؐ کے پہلو میں تھے- آپؐ کبھی لوگوں کی طرف منہ کرتے کبھی حضرت حسن کی طرف' فرماتے یہ میرا بیٹا ہے (مسلمانوں کا) سردار اور شائد اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں میل کرادے امام بخاری نے کہا مجھ سے علی بن مدینی نے کہا ابو بکرہ سے حسن بصری کا سننا ہم کو اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے-

١٦٨٣- بَابُ هَلْ يُشِيرُ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ؟

باب: کیا امام صلح کر لینے کے لئے (فریقین کو) اشارہ کر سکتا ہے

٢٥٢٥- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أُمَّهُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: ((سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ، عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمْ، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ لاَ أَفْعَلُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لاَ يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، لَهُ أَيُّ ذَلِكَ أَحَبَّ)).

٢٥٢٥- ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن سے ان کی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمان نے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں' آنحضرت ﷺ نے لڑنے جھگڑنے والے لوگوں کی بلند آوازیں دروازے پر سنیں ان میں سے ایک یوں کہہ رہا تھا' کچھ قرضہ معاف کر دے- ذرا مجھ پر مہربانی کر دوسرا کہہ رہا تھا قسم خدا کی میں نہیں کرنے کا- یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے فرمانے لگے وہ شخص کہاں ہے' جو اللہ کی قسم کھا کر یوں کہہ رہا تھا میں نیکی نہیں کرنے کا (قرضہ معاف نہیں کرنے کا) اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! میرا دین دار جو چاہے میں اس کو منظور کرتا ہوں-

٢٥٢٦- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الأَعْرَجِ قَالَ: ((حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ مَالٌ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى

٢٥٢٦- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے' انہوں نے اعرج سے' انہوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن کعب بن مالک نے بیان کیا' انہوں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے' ان کا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ پر کچھ قرض نکلتا تھا- عبداللہ کعب کو رستے میں ملے تو کعب نے ان کو گانٹھ لیا'

ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا كَعْبُ - فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ: النِّصْفَ - فَأَخَذَ نِصْفَ مَا لَهُ عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا)).

دونوں آواز سے جھگڑ رہے تھے - ادھر سے آنحضرت ﷺ گزرے آپؐ نے فرمایا کعب اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض چھوڑ دے - کعب نے آدھا قرض اس سے لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا-

١٦٨٤- بَابُ فَضْلِ الإِصْلاَحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

باب: لوگوں میں ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت

٢٥٢٧- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ سُلاَمَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ)).

۲۵۲۷- ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے خبر دی کہا' ہم کو معمر نے خبر دی' وہ ہمام سے' وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن کے ہر جوڑ پر (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر دن جس میں سورج نکلتا ہے خیرات کرنا لازم ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی ایک نعمت ہے) لوگوں میں انصاف کرنا یہ بھی ایک خیرات ہے-

١٦٨٥- بَابُ إِذَا أَشَارَ الإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى، حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ.

باب: اگر حاکم صلح کرنے کے لئے اشارہ کرے اور کوئی فریق نہ مانے تو قاعدے کا حکم دے دے

٢٥٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلاَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ)). فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ. فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((اسْقِ، ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ)). فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ. وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلأَنْصَارِيِّ

۲۵۲۸- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی' انہوں نے زہری سے انہوں نے کہ مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی زبیر بیان کرتے تھے' ان میں اور ایک انصاری میں (حمید میں) جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا' مدینہ کی پتھریلی زمین کی نالی کے باب میں جھگڑا ہوا - دونوں (اپنے اپنے باغ میں) اس کا پانی لیا کرتے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلا لو - پھر اپنے ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دو - یہ سن کر انصاری غصے میں ہوا اور (شیطان کے اغوا سے) کہنے لگا یا رسول اللہ! زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں نا! آپؐ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) بدل گیا - آپ نے فرمایا اے زبیر درختوں کو پانی پلا پھر جب تک پانی مینڈیروں تک نہ آ جائے اس کو روکے رہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کا پورا حق دلا دیا اور پہلے جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس میں زبیر رضی اللہ عنہ اور انصاری دونوں کی

فَلَمَّا أَحْفَظَ الأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ، قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ إِلاَّ فِي ذَلِكَ: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ الآية)) [النساء: ٦٥].

رعایت تھی- جب انصاری نے (بے ادبی کر کے) آپ کو غصہ دلایا تو آپؐ نے زبیر کا پورا حق صاف حکم دے کر دلا دیا- عروہ نے کہا زبیر کہتے تھے' قسم خدا کی میں سمجھتا ہوں یہ آیت (سورۂ نساء میں) قسم تیرے مالک کی وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے- جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حاکم نہ بنائیں اخیر تک اسی مقدمہ میں اتری ہے-

١٦٨٦- بَابُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ، وَالْمجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ

باب: میت کے قرض خواہوں اور وارثوں میں صلح کا بیان اور قرض کا احسن انداز سے ادا کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لأَحَدِهِمَا لَمْ يَرجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ.

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا دو شریک اگر یہ ٹھہرالیں کہ ایک نقد مال لے لے اور دوسرا (اپنے حصے کے بدلے) قرضہ وصول کر لے تو کچھ قباحت نہیں پھر اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرضہ ڈوب جائے) تو وہ اپنے ساجھی سے کچھ نہیں لے سکتا-

٢٥٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: ((تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوا، وَلَمْ يَرَوا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ)). فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ)). فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلاَّ قَضَيْتُهُ، وَفَضَلَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ وَسْقًا: سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ، أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ. فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَضَحِكَ فَقَالَ: ((ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرهُمَا))، فَقَالاَ: لَقَدْ عَلِمْنَا -

٢٥٢٩- ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے' انہوں نے وہب بن کیسان سے' انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے' ان پر قرضہ تھا- تو میں نے ان کے قرض خواہوں سے کہا تم اپنے قرضہ کے بدل جو مرحوم پر نکلتا ہے' درختوں پر کی کھجور لے لو' انہوں نے نہ مانا سمجھے کہ وہ قرضہ کو کافی نہ ہوگی- پھر میں آنحضرت کے پاس آیا' آپؐ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو کھجور کاٹ کر وہیں کھلیان میں رہنے دے اور مجھ کو خبر کر (میں نے خبر دی) آپؐ تشریف لائے- آپؐ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے- آپؐ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا بھیج' ان کا قرضہ بھرپور ادا کر- میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا' میں نے ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجور بچ رہی' سات وسق عجوہ اور چھ وسق لون یا چھ وسق عجوہ سات وسق لون خیر میں (سب قرض خواہوں کا قرضہ ادا کرے کے گھر لوٹا) اور مغرب کے وقت آنحضرت ﷺ سے ملا آپؐ سے یہ قصہ بیان کیا آپ ہنس دیئے اور فرمانے لگے ذرا ابوبکر صدیق اور عمر

إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا صَنَعَ - أَنْ سَيَكُونُ ذَلِكَ)).

وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ: ((صَلاَةَ الْعَصْرِ)) وَلَمْ يُذْكَرْ ((أَبَا بَكْرٍ)) وَلاَ ((ضَحِكَ)) وَقَالَ: ((وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلاَثِينَ وَسْقًا دَيْنًا)). وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ ((صَلاَةَ الظُّهْرِ)).

رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر ان کو بھی خبر کر دے- وہ دونوں کہنے لگے ہم تو جانتے ہی تھے جب آنحضرت ﷺ نے یہ بات کی تھی (اس پر بیٹھے برکت کی دعا کی) کہ ایسا ہوگا اور ہشام نے وہب سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے مغرب کے بدل عصر کہا اور ابو بکر کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے ہنسنے کا' اس میں یوں ہے کہ میرا باپ تیس وسق کھجور کا قرضہ چھوڑ گیا' اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابر سے ظہر کے وقت کہا (مغرب کے بدل)۔

۱۶۸۷- بَابُ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

باب: کچھ نقد دے کر قرض کے بدل صلح کرنا

۲۵۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح. وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: ((يَا كَعْبُ))، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ، فَقَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قُمْ فَاقْضِهِ)).

۲۵۳۰- ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی (دوسری سند) اور لیث نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب نے خبر دی' ان کے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا' ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ پر ان کا کچھ قرض آتا تھا- انہوں نے اس پر تقاضا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خاص مسجد نبوی کے اندر دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے میں سے سن لیں' آپ باہر برآمد ہوئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا پکارا کعب' کعب انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے ہاتھ کے اشارے سے یعنی آدھا قرض معاف کر دے- کعب نے کہا بہت خوب میں نے معاف کر دیا یا رسول اللہ! تب آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا چل اٹھ ادا کر-

۱۶۸۸- كِتَابُ الشُّرُوطِ

شرطوں کے بیان میں

۱۶۸۸- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الإِسْلاَمِ، وَالأَحْكَامِ، وَالْمُبَايَعَةِ

باب: اسلام لاتے وقت اور معاملات بیع و شرائیں کونسی شرطیں لگانا جائز ہے

۲۵۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ:

۲۵۳۱- ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عروہ بن

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لاَ يَأْتِيكَ مِنَّا أَحَدٌ - وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ - إِلاَّ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ. فَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ، وَأَبَى سُهَيْلٌ إِلاَّ ذَلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ذَلِكَ، فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ أَبَا جَنْدَلٍ إِلَى أَبِيهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلاَّ رَدَّهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا. وَجَاءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ، وَكَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ - وَهِيَ عَاتِقٌ - فَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَا إِلَيْهِمْ لِمَا أَنْزَلَ اللهُ فِيهِنَّ: ﴿إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ - إِلَى قَوْلِهِ - وَلاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ﴾ [الممتحنة: ١٠].

زبیر نے خبر دی انہوں نے مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے تھے' انہوں نے کہا جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا اس میں جو شرطیں آپ نے قبول کی تھیں' ان میں یہ بھی تھی کہ کافروں میں سے ہمارے پاس کوئی مرد آ جائے گو وہ مسلمان ہو تو وہ اس کو پھیر دیں گے اور کافروں کو دیں گے وہ جو چاہیں کریں یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار ہوئی وہ بہت چڑے اور سہیل نے اس شرط بغیر صلح قبول نہ کی' آخر آپ نے اسی شرط پر صلح نامہ لکھوایا اسی دن ابو جندل جو مسلمان ہو کر آیا' آپ نے اس کو اس کے باپ سہیل بن عمرو کو دے دیا اور مردوں میں سے مدت صلح کے اندر جو آپ پاس آیا آپ نے اس کو پھیر دیا- گو وہ مسلمان ہو کر آیا اور عورتوں میں سے مسلمان ہو کر چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں' ان میں ایک ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی تھی جو جوان کنواری تھی وہ بھی اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئی اس کے رشتہ دار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کو مانگتے تھے- آپ نے اس کو واپس نہیں دیا (کیونکہ شرط مردوں کے واپس کرنے کی تھی نہ عورتوں کی) کیونکہ اللہ نے (سورہ ممتحنہ میں) یہ اتارا تھا جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آ جائیں تو ان کو جانچ لو اللہ ان کا ایمان خوب جانتا ہے- اخیر آیت ولاَ هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ تک- (الممتحنہ: ۱۰)

۲۵۳۱- قَالَ عُرْوَةُ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ: ((أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهَذِهِ الآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ - إِلَى - غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قَدْ بَايَعْتُكِ)) كَلاَمًا يُكَلِّمُهَا بِهِ، وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، وَمَا بَايَعَهُنَّ إِلاَّ بِقَوْلِهِ)).

۲۵۳۱- عروہ نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسی آیت کے موافق آنحضرت عورتوں کو جانچا کرتے یعنی اس آیت کے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ - إِلَى - غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ تک عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور ہیں' آپ زبان سے فرما دیتے میں نے تجھ سے بیعت کر لی' قسم خدا کی آپ کا ہاتھ بیعت کرنے میں کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا ہر ایک عورت سے آپ زبان سے بیعت کرتے-

۲۵۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۵۳۲- ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيْرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ: ((وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر رضی اللہ عنہ سے سنا- وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی' آپ نے مجھ سے شرطیں کیں یہ شرط بھی لگائی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا-

۲۵۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)).

۲۵۳۳- ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا' انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا انہوں نے جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے اس شرط پر بیعت کی کہ نماز پڑھا کروں گا اور زکوٰۃ دیا کروں گا اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا

۱۶۸۹- بَابُ إِذَا بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ

باب: پیوند لگانے کے بعد اگر کھجور کا درخت بیچے

۲۵۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُتُهَا لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ)).

۲۵۳۴- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی' انہوں نے نافع سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند لگایا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا میوہ بیچنے والا ہی لے گا مگر جو خریدار شرط کر لے-

۱۶۹۰- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْبُيُوعِ

باب: بیع میں شرطیں کرنے کا بیان

۲۵۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلاَؤُكِ لِي فَعَلْتُ. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ لَنَا وَلاَؤُكِ. فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: ((ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ)).

۲۵۳۵- ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عروہ سے' ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد مانگنے آئی اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اپنے لوگوں پاس جا اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ تیری ولاء میں لوں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں وہ گئی اور اپنے لوگوں سے کہا انہوں نے نہ مانا کہنے لگے' اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خدا کے واسطے تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں تو کریں تیری ولاء ہم لیں گے- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے اس کا ذکر کیا- آپؐ نے فرمایا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو مول لے کر آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے-

۱۶۹۱- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّابَّةِ إِلَى مَكَانٍ مُسَمًّى جَازَ

۲۵۳۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَرَبَهُ، فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ. ثُمَّ قَالَ: ((بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ))، قُلْتُ: لاَ، ثُمَّ قَالَ: ((بِعْنِيهِ بِأُوقِيَّةٍ)) فَبِعْتُهُ، فَاسْتَثْنَيْتُ حِمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَأَرْسَلَ عَلَى أَثَرِي قَالَ: ((مَا كُنْتُ لآخُذَ جَمَلَكَ، فَخُذْ جَمَلَكَ ذَلِكَ فَهُوَ مَالُكَ)). قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ: ((أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ إِسْحَاقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ: ((فَبِعْتُهُ عَلَى أَنَّ لِيْ فُقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ)). وَقَالَ عَطَاءٌ وَغَيْرُهُ: ((لَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ: ((شَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ: ((وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَرْجِعَ)). وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: ((أَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ)). وَقَالَ الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ: ((تَبْلُغُ عَلَيْهِ إِلَى أَهْلِكَ)). وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ: ((اشْتَرَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِأُوقِيَّةٍ)). وَتَابَعَهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَغَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ: ((أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ)) وَهَذَا يَكُونُ أُوقِيَّةً عَلَى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ. وَلَمْ يُبَيِّنِ

باب: اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو میں اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام تک اس پر سوار رہوں گا تو یہ شرط جائز ہے

۲۵۳۶- ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) جا رہے تھے جو بالکل خستہ ہو گیا تھا (چل نہ سکتا تھا) آنحضرت ﷺ اس پر سے گزرے اس کو مارا اور دعا کی وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا (روکے سے نہیں رکتا تھا) آپؐ نے فرمایا جابر رضی اللہ عنہ ایک اوقیہ چاندی کے بدل یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال- میں نے عرض کیا میں نہیں بیچتا- آپؐ نے پھر فرمایا نہیں ایک اوقیہ کے بدل بیچ ڈال میں نے بیچ دیا- اور یہ شرط لگائی کہ میں اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سوار ہوں گا- خیر جب میں (گھر پہنچا) اونٹ لے کر آپ پاس آیا- آپؐ نے اس کی قیمت مجھے دلوا دی جب میں چلا تو آپؐ نے بلا بھیجا' فرمایا میں تیرا اونٹ تھوڑے لوں گا- اپنا اونٹ لے جا وہ تیرا مال ہے- شعبہ نے مغیرہ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے جابر سے یوں روایت کیا ہے- آنحضرت ﷺ نے مدینہ تک اس اونٹ پر چڑھنے کی مجھ کو اجازت دی اور اسحاق بن راہویہ نے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے یوں روایت کیا' میں نے اس اونٹ کو اس شرط پر بیچا کہ مدینہ تک اس کی پشت پر میں سوار رہوں گا- اور عطاء بن ابی رباح وغیرہ نے جابر سے یوں نقل کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو مدینہ تک اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے- اور محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا کہا انہوں نے مدینہ تک اس کی پیٹھ پر رہنے کی شرط کر لی اور زید بن اسلم نے جابر سے یوں روایت کیا آنحضرت نے فرمایا مدینہ تک لوٹتے تو اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے اور ابوالزبیر نے جابر سے یوں نقل کیا ہم نے مدینہ تک تجھے اس کی پشت دی اور اعمش نے سالم سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا تو اس کی پیٹھ پر مدینہ تک پہنچ جا اور عبیداللہ اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابر سے یوں نقل کیا کہ آنحضرت نے اس اونٹ کو ایک اوقیہ کے بدل اور ابن جریج نے عطاء وغیرہ سے یوں نقل کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے یہ اونٹ چار دینار کے بدل خرید لیا اور چار دینار کی ایک اوقیہ

الثَّمَنَ مُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ، وَابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ الأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ ((أُوقِيَّةُ ذَهَبٍ)). وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ ((بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ)) وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ ((اشْتَرَاهُ بِطَرِيقِ تَبُوكَ، أَحْسِبُهُ قَالَ: بِأَرْبَعِ أَوَاقٍ)). وَقَالَ أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ: ((اشْتَرَاهُ بِعِشْرِينَ دِينَارًا)). وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ ((بِأُوقِيَّةٍ)). أَكْثَرُ الإِشْتِرَاطُ أَكْثَرُ وَأَصَحُّ عِنْدِي، قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ.

چاندی ہوتی ہے ہر دینار دس درہم کے نرخ سے اور مغیرہ نے اس حدیث کو شعبی سے' انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ اور محمد بن منکدر اور ابوالزبیر نے بھی جابر سے روایت کیا انہوں نے قیمت کا بیان نہیں کیا اور اعمش نے سالم سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اوقیہ سونا نقل کیا اور ابواسحاق نے سالم سے' انہوں نے جابرؓ سے دو سو درہم قیمت بیان کی اور داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن مقسم سے انہوں نے جابر سے روایت کی آپؐ نے اس اونٹ کو تبوک کے رستے میں خریدا میں سمجھتا ہوں چار اوقیہ کو اور ابونضرہ (منذر بن مالک) نے جابر رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی کہ بیس دینار کو خریدا اور شعبی نے جو ایک اوقیہ نقل کیا اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے امام بخاری نے کہا مدینہ تک سوار رہنے کی شرط بہت روایتوں میں ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ صحیح ہے-

١٦٩٢- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُعَامِلَةِ

باب: معاملات میں شرط لگانا

٢٥٣٧- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((قَالَتِ الأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ. قَالَ: ((لاَ)). فَقَالُوا: تَكْفُونَنَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا)).

٢٥٣٧- ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا انصاری لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے- آپؐ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا (وہ تمہاری جائیداد ہے) تب انصار مہاجرین سے کہنے لگے اچھا ایسا کرو درختوں کی خدمت تم کرو ہم تم میوے میں شریک رہیں گے- انہوں نے کہا بہت خوب ہم نے سنا اور مان لیا-

٢٥٣٨- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا، وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا)).

٢٥٣٨- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے' انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کی- اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور بوئیں' جوتیں اور پیداوار کا آدھا حصہ وہ لیں-

١٦٩٣- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب: نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانا

وَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ، وَلَكَ مَا شَرَطْتَ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ:

اور حضرت عمرؓ نے کہا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب شرط پوری کی جائے اور تو جو شرط کرے اسکے پورا کرنے کا تجھ کو حق ہے- اور مسورؓ

((سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي صَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي)).

نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ نے اپنے داماد (ابوالعاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا رشتہ اچھی طرح پورا کیا- بات کہی تو سچ وعدہ کیا تو پورا کیا-

۲۵۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ)).

۲۵۳۹- ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا' انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم نے عورتوں کی شرم گاہ حلال کی ہو-

۱۶۹۴- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: مزارعت میں شرط لگانا

۲۵۴۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((كُنَّا أَكْثَرَ الأَنْصَارِ حَقْلاً، فَكُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ. فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ، وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ)).

۲۵۴۰- ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا میں نے حنظلہ زرقی سے سنا کہا میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے' تمام انصاری لوگوں میں ہمارے کھیت زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے کبھی ایک جگہ کچھ اگتا' دوسری جگہ نہ اگتا اس لئے مزارعت سے ہم منع کئے گئے- لیکن روپیہ کے بدل کرایہ دینا منع نہیں ہوا-

۱۶۹۵- بَابُ مَا لاَ يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

باب: نکاح میں کون سی شرائط درست نہیں

۲۵۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلاَ يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ. وَلاَ تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا)).

۲۵۴۱- ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا' کہا ہم سے معمر نے وہ زہری سے' انہوں نے سعید بن مسیب سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے- آپ نے فرمایا بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے اور نجش نہ کرو اور اپنے بھائی کی بیع مت بڑھاؤ (مت بیچو) اور اپنے بھائی کے پیغام پر (نکاح کا) پیغام مت دو اور کوئی عورت اپنی سوکن کو طلاق نہ دلوائے اس لئے کہ اس کا حصہ بھی خود لے لے گی-

١٦٩٠- بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لاَ تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ

٢٥٣٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالاَ: ((إِنَّ رَجُلاً مِنَ الأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلاَّ قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ. فَقَالَ الْخَصْمُ الآخَرُ - وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ - : نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((قُلْ)). قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيْدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ: الْوَلِيْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ. اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا بِهَا)). قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ)).

باب: حدوں میں جو شرطیں کرنا درست نہیں

۲۵۴۲- ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے' انہوں نے ابن شہاب سے' انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے' انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے' ان دونوں نے کہا ایک گنوار (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجیے- اس کا دشمن دوسرا فریق (نام نامعلوم) جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا' کہنے لگا جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجیے اور مجھ کو بیان کرنے کی اجازت دیجیے- آپ نے فرمایا اچھا بیان کر وہ کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کا نوکر تھا- اس نے اس کی جورو سے زنا کی' لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہئے تو میں نے سو بکریاں ایک لونڈی اس کی طرف سے فدیہ دے کر اس کو چھڑا لیا پھر میں نے علم والوں سے پوچھا انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لئے دیس نکالا ہوگا- اور اس کی جورو سنگسار کی جائے گی- آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے میں اللہ کی کتاب کے موافق تمہارا فیصلہ کروں گا- بکریاں اور لونڈی تو پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے- ایک سال کے لئے پردیس میں رہنا- انیس رضی اللہ عنہ! کل تو (دوسرے) شخص کی جورو کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو سنگسار کر- صبح انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس گیا اس نے زنا کا اقرار کیا- آنحضرت ﷺ نے حکم دیا وہ سنگسار کی گئی-

١٦٩٧- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ

٢٥٤٣- حَدَّثَنَا خَلاَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ

باب: مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع پر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے

۲۵۴۳- ہم سے خالد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن ایمن مکی نے' انہوں نے اپنے باپ سے' انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ

أَبِيْهِ قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اشْتَرِيْنِي، فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيْعُونِي فَأَعْتِقِيْنِي. قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: إِنَّ أَهْلِيْ لاَ يَبِيْعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلاَئِي. قَالَتْ: لاَ حَاجَةَ لِي فِيْكِ. فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَوْ بَلَغَهُ- فَقَالَ: ((مَا شَأْنُ بَرِيْرَةَ؟ فَقَالَ: اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاؤُوا)). قَالَتْ: فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلاَءَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ، وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ)).

رضی اللہ عنہا کے پاس گیا' انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا لونڈی جو مکاتب تھی ان کے پاس آئی اور کہنے لگی ام المومنین مجھ کو مول لے لو میرے مالک مجھ کو بیچ ڈالیں گے۔ پھر مجھ کو آزاد کر دو۔ انہوں نے کہا اچھا۔ بریرہ نے کہا میرے مالک اس وقت تک نہیں بیچنے کے جب تک وہ ولاء خود لینے کی شرط نہ کر لیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو مجھے مول لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ بات آنحضرت ﷺ نے سنی آپ نے پوچھا بریرہ کا کیا مقدمہ ہے؟ (میں نے بیان کیا) آپ نے فرمایا مول لے کر آزاد کر دے۔ ان کو جو چاہیں شرطیں لگانے دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کو مول لے کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط (اپنے لئے) کر لی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے وہ سو شرطیں لگائیں تو کیا ہوتا ہے

۱۶۹۸- بَابُ الشُّرُوطِ فِي الطَّلاَقِ

باب: طلاق میں شرطیں لگانے کا بیان

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ: إِنْ بَدَأَ بِالطَّلاَقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ.

اور سعید بن مسیب' حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح نے کہا خواہ شرط کو بعد بیان کرے یا پہلے ہر حال میں شرط کے موافق عمل ہوگا۔

۲۵۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي، وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلأَعْرَابِيِّ. وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلاَقَ أُخْتِهَا، وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيْهِ. وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ، وَعَنِ التَّصْرِيَةِ)). تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ. وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ: ((نُهِيَ)). وَقَالَ آدَمُ: ((نُهِيْنَا)). وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: ((نَهَى)).

۲۵۴۴- ہم سے محمد بن عروہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے وہ عدی بن ثابت سے' وہ ابو حازم سے' وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے' انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کے باہر جا کر قافلہ سے (جو رسد لایا ہو) ملنا منع فرمایا اور بستی والے کو باہر والے مال بیچنا اور کسی عورت کا اپنی بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگانا اور اپنے بھائی کے سودا چکانے پر چکانا اور نجش سے بھی منع فرمایا اور جانور کے تھن میں دودھ رکھ چھوڑنے سے' محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن معاذ اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی شعبہ سے روایت کیا اور غندر اور عبدالرحمن بن مہدی نے یوں کہا ان باتوں سے منع کیا گیا اور آدم بن ایاس نے یوں کہا ہم منع کئے گئے اور نضر اور حجاج بن منہال نے یوں کہا منع کیا۔ فقط۔